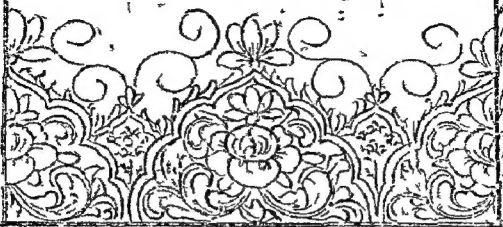


بِعَمَلِ صَنَاعِ مَكِينِ وَ مَكَانِ فَضْلِ خَلْقِ رُوزِ مَا قَالِ شَأْنِ



مَطْبَعِ مَشْهُو نَوَکِ شَوِی رُبِ طَبْعِ مِیْنِ حَاجِی



بسم الله الرحمن الرحيم

سب قرین ثابت ہوا اسلئے اللہ کے کپورد کا رسالوں کا ہوا اور وہ دوا و سلام نازل ہو جو اوپر سردار
 رسولوں کے اور انکی سبک اور اصحاب بایر اور مجدد اور صلوات کے فقیر حقیر جانی محمد اکبر سے دوسرے اور انکی نظائر
 کہتا ہوا اور عقل صداقت اثنا سے پڑھنے والوں ان نام راقی کے اور ہونے پڑھنے والوں اس منہ کے کہیں
 تالیف کرنے طلب ان کہ وہ دہم و دلاہ امین کے متحدہ و زیادہ سب غرضوں سے ہمہ داکہ ایک کتاب بی بی کو گویا کے
 اسطورہ کر کاہی تو انہیں اور غیر کو تو اور دلیسین کے ہو لکھن لیکن فرصت نہ ملتی تھی آغا قاضی بعض دست
 صادق الافلاص اور خاص کثیر الاختصاص کہ فرستے آگیا لکھنیاک اس سے نانویج محمد بن المحمود العینی کے
 پڑھنے میں میرے پاس تھا اور وہ نسخہ نہایت اقدار اور لطافت میں ہوا اور نہ اسانی خط مقدمہ اس کے
 اگر کہیں کر اس کے مقابلے میں بناویں شیخ رئیس کا گیارہ لوق سو اور توڑے یا درون فارسی خوان سے کہ اسکی
 راحت سے بھی بہرہ ور تھے و خوبست شرح کی گئی اپنی عکاسی شرح کرنا اس کے ضرر سے اور دور چاچہ سید کا
 بہرہ آئینہ طلبتہ بہرہ راجتے امکان کے چھایا اور دور کیا بہرہ وہ نسخہ شریفین بہت رکھتا ہوا لیکن جناب
 حکیم مطلق امیر المذبح والکتاب سے امید یہ کہ فائدہ اس شرح کو سب شرحوں سے عام زائد ہو و اتوفی اللہ الابرار
 اور جویشہ ح نوامد مرعوب اور دلائل مطلوب یرشائل شرح القلوب نام لکھا گیا اسید نہایت

اس سرمدایت قبولیت بخشنے والے ہر ورق سے یہ جو کہ مولفیت ذرہ کے مانند بتدریج کو کمال اعتبار بخش کر
غریز من بزرگ تدبیر کی نظر وہاں میں مقبول کرے اپنے احسان اور کرم سے جان تو کہ اس پہلے میں دس قسطے ہیں
المقالة الاولى فی الاموال الطبیعیۃ وہی مشتمل علی خمسہ فصول متعارفہ ثابتہ ہر پنج امور طبعیہ کے یعنی
اہل احکام کے کہ طرف طبیعت کے منسوب ہیں اور تعریف ان امور کی ہمہ در حکمائے یون کی جو کہ وہ امور ایسے
بنیادی ہیں کہ وجود بدن کو انہیں پر موقوف ہو اور تو قوام بدن کا انہیں سے ہو اور اگر انہیں سے ایک کا بھی
عدم فرض کریں بدن کو ہرگز وجود نہ ہو وہاں اور سبب ہیں ارکان افرجہ اختلاط اعتقاد اور طرح قومی
اشغال وجہ نسبت ان امور کی طرف طبیعت کی یہ جو کہ بعضہ ان میں سے یعنی ارکان اور افرجہ اور اختلاط
اور اعضا اور ارواح قوی طبیعت کی مادہ ہیں اور بعضہ یعنی افرجہ اور قوی صدفرت قوی طبیعت کی ہیں اس
سبب کہ افرجہ مہورت اولے ہیں اور قوی مہورت ثانی قوی اور بعضہ یعنی افعال خاصہ قوی طبیعت کی ہیں
اور یہی وجہ نسبت کی ہو سکتی ہے کہ امور مذکورہ کو سوائے افعال کے جس طور سے کہ اوپر لکھا گیا مادہ اور مہورت
قوی طبیعت کی گئیں اور جو درمیان قوت اور فعل کے تعلق شدید ہر طبائے افعال کو امور طبعیہ سے لاحق کیا
در نہ تحقیق میں افعال قریف امور طبعیہ سے خارج ہیں لہذا انہی اور طبیعت ہر وجہ قبول بقراط کے ایک قوت
کہ مدبر بدن آدمی کی ہر اسکو شعور اور ارادہ نہیں ہر اور مدبر حرکت اور سکون بدن کی ہر اور جو قبول
افلاطون کے ایک قوت آسمی ہے کہ اوپر مصباح بدن کے ہوگی ہر اور تلامذہ نے کہا کہ اصطلاح طب میں طبیعت کو
اوپر چار معنی کے اطلاق کرتے ہیں ایک اوپر مزاج کے کہ بدن میں پایا جاتا ہے دوسرا اوپر بنیت ترکیبی
بدن کے تیسرا اوپر قوت مدبر بدن کے چوتھا اوپر حرکت نفس کے اور علامہ قرشی سے حکایت کرتے ہیں کہ
طبیعت وہ قوت ہے کہ اسکی شان سے ہر حفظ کمالات اس چیز کی کہ طبیعت آسمان مانی جاتی ہے اور ہضون نشہ لہا
کہ طبیعت مہر اول بالذہن ہے واسطے حرکت اور سکون اس جسم کے کہ طبیعت اس جسم میں ہے اور مراد مہر سے وہ
چیز ہے کہ مسائل ارکان اس چیز پر قوت ہوں اور یہ مقالہ شامل ہے اور پانچ فصل کے التفصیل الاول فی الارکان
والا افرجہ نفس پہلی ثابت ہر پنج بیان ارکان اور افرجہ کے اما الارکان فی اجسام مبسطہ ہی اجسام اولیۃ البدن
وہی وہاں ارکان پس جسم میں مبسطہ کہ افرجہ اسے اولے ہیں بدن آدمی کے اور غیر آدمی کے ہر اولیۃ ثانیہ سے یعنی حیوانات
و نباتات معاون وہی اتنی لیکن ان تنقسم الی اجسام متماثلہ تصویرہ الطبیائع اور ارکان انہیں سے ہیں کہ انقسم
انکا طرف اجسام متماثلہ تصویرہ الطبیائع کے لکن نہیں ہر نہیں جو کہ ان ارکان سے کہ صورت اور طبیعت متحدہ نہ آتے

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

جستہ کہ وہ بیضی جو اسی صورت اور طبیعت مخصوصہ اپنی پرہیز کوئی جزو کے اسکے اجزائے امتیاز اور اختلاف
 نہیں ہو جاتا چاہیے کہ گفت میں رکن جزو کہتے ہیں اولیٰ ہونا نوئی جزو اولیٰ مانند عناصر کے اور جزو ثانوی
 انظار کے لیکن ان سے مطلق کے رکن مخصوص جزو اولیٰ سے لگا سکا کہ کان اور عناصر اور نفس اور اصل اور
 مادہ اور بیوی کہتے ہیں قائم و دیگر اس اعتبار سے کہ وہ مرکب مافصل کا جزو ہر رکن کہتے ہیں اور اس اعتبار سے
 کہ انظار اور سما لایک کا ساتھ دوسرے کے ہر تہا پر اصل کہتے ہیں یعنی ابسام سے ہر ایک جسم کو یا اصل جو
 اپنے غیر کو اور اس اعتبار سے کہ شرع ترکیب کی اس تہی ہوئی جو عنصر اور اس اعتبار سے کہ انتہا تحلیل کی کسی پر ہوئی جو
 کہتے ہیں اور معنی مطلق کثرت یونانی لفظ تھیل الیہ الیہ تہا اور اس اعتبار سے کہ وہ ہر تہا بتلق کو بعد از تجسس صورت
 معین کے قبول کرتا ہو بیٹے اور اس اعتبار سے کہ وہ قابل صورت معین کو ہو اور کہتے ہیں ایسا ہی لکھا ہے ملائکہ قشری
 چرخ جانوں کے لیکن جسم ایک جو ہر کہ ہما و ثلثہ کو قبول کرے یعنی طول اور عرض اور عمق کو اور جو ہر مرکب جو
 بیوی اور صورت سے اور بیضی کے لکھی معنی میں ایک وہ کہ جزو نہ کہتا ہو یا نذر لفظ اور وحدت کے دوسرے کہ کہ جام
 مختلفہ ہوتو مرکب ہو مانند ارکان اور کو اک اور نفاک کے تیسرے کہ کہ جزو نہ کہتا ہو یا نذر لفظ اور وحدت کے دوسرے کہ کہ جام
 مانند رگشت اور تہی وغیرہ کے اعتقاد بیضی سے جو تمامہ کو تحلیل الا جزا ہو نسبت دوسرے کے مانند خدا کے کہ اسکو
 بار جو مرکب ہوئیے بیضی کہتے ہیں اس سبب سے کہ وہ نسبت باقی اعضاء ترکیبہ تحلیل الا جزا ہو قائمہ اور ارکان کو
 بیضی کہتے ہیں اس لحاظ سے کہ وہ جسم مختلف تصویر الہیہ سے مرکب نہیں ہیں اس لحاظ سے کہ وہ بطریق ترکیب میں
 ہمارے وہ مرکب ہیں لیکن انشاء مختلف الحقائق سے اس سبب سے کہ ہر جسم بیضی مرکب جو جو ہر کہہ کہ مختلف الحقائق ہیں
 ایک ہوئی اور خلد و سر صورت جسم اور اگر صورت نوعیہ کو بھی لکھا کہ رکن تین جو ہر سے ترکیب ہوگی اور صورت
 نوعیہ سولے صورت جسم کے بجز اختلاف خواص کا اس سے جس پر پس جو حرلیت بیضی ہونے کے خالی ہونا
 حقائق مختلفہ سے کہہ دخل نہیں ہو اور اگر ایسا ہوتا کوئی جسم بیضی ہوتا اسلئے کہ ہر جسم بیضی میں در جو ہر سے
 ترکیب ہو گیا کہ میان کیا گیا اور جو کوئی جسم اس سے خالی نہیں پس خالی میں شکو جکا حقائق مختلفہ سے قول

بہرہ ہر جسم
 ترکیبہ ہر جسم
 بیضی ہر جسم

نہیں جو وہی اربعۃ المارہ و بی حارۃ یا سبہ والو اور وہی حار طرب والما و ہوا و در طرب والار منہی ہا و ہوا
 یا سبہ اور ارکان چار ہیں ایک رکن آگ ہے کہ گرم اور خشک ہے رکن دوسرے ہوا ہے کہ وہ گرم اور تر ہے رکن تیسرا
 پانی ہے کہ وہ سرد اور تر ہے رکن چوتھا زمین ہے کہ وہ سرد اور خشک ہے اب جان کو کہ عناصر مضیعہ خفیف ہیں اور مضیعہ
 اور ہر ایک خفیف اور اقلیل سے یا مطلق جو اعضاء جو خفیف مطلق ہے وہ آگ ہے اسی نسبت لماب غایت جو کہ جو

اور جانب محراب اسکی جانب مغز فلک کرکھو اس پر اور بوجہ صفات ہو ہوا ہوا اسی سبب طالب جانب محراب کو
 اور محراب اسکی محاسن مقرر کرکے اور ہوا میں تین درجہ ہیں جیسا کہ کہا جاوے گا اور بوجہ قشیل مطلق جو زمین پر آسما
 سبب سے در طالب غایت سر کرکے اور ہوا میں اس سے بھی اور قشیل صفات پانی پر اسی سبب سے ہوا کرکے
 طالب ہوا اور نیچے ہوا کے اور اوپر زمین کے واقع ہو اور ہر ایک عنصر کو ایک مکان سے مخصوص کیا ہوا وہ مکان باعتبار
 ان کے تصرف طبع کے ہو در نسبت امور تھوڑے کے ایک عنصر دوسرے عنصر کے مکان میں وار ہو سکتا ہے کہ کمالی
 منہ غیبت کے ہیں کہ میل اسکا باطن طوط نیکہ کے ہو اور قشیل و دیگر کہ باطن طوط کرکے نائل ہو اور میل
 مغز فلک ہوا اور کرکھو مغز و سطر زمین میں ہو کہ ہر چیز فلک کا بعد اس نقطہ سے برابر ہو جائے
 ہر ایک عنصر میں دو کیفیت ہیں جیسا کہ کہا گیا اور تخصیص عنصر کی ساتھ دو کیفیت کے بحکم وہاں تعلیمات کے ہو
 کو عقل اسکی نقل میں قاصر ہو اور محکم اسکو خواص صورت نوعیہ سے کہتے ہیں یعنی ہر صورت نوعیہ کو اسکی خاصیت
 ایسی خاصیت دی ہو کہ دو کیفیت آسین پیدا ہوئی لیکن حکما واسطہ ثبوت کیفیات کے حاصر میں مستحاج
 استدلال کے ہوتے ہیں نہ اختصاص کیفیات میں لیکن فعل اور حرکت اس آگ کے کہ اپنے مکان میں ہو یہ ہو
 کہ جو آگ ہر سے پاس ہو کر اسکی نگاہ پر اور محسوس ہو باوجود اسکے کہ ہر کرب ہو بیسٹ پس بیسٹ بطریق اے اگر کرکے
 اسلئے کہ وہ خالص ہو یعنی کسی سے ملی نہیں آوے اپنے مکان پر ہو اور اگر گرمی قوی کا بلانا اور خشک کرنا اور
 پگھلانا ہو اور دلیل اور پر خشکی آگ کے دشواری سے قبول کرنا اسکا اشکال کو ہو اسی سبب کہ اگر آگ نہ تو قی نہ
 پانی اور ہوا کے اشکال چھ پہلو اور چھ پہلو وغیرہ آسانی سے قبول کرتی اور جو مخالفت اسکی تھی اس سبب سے
 کہ آگ سوائے شکل منور ہی کے اور کوئی شکل سے تشکیل نہیں ہوتی اسی سبب سے تنور آگ سے ہوا جس میں ہو
 گوشے اسکی طرف سے خالی رہتے ہیں اور دوسری دلیل یہ کہ آگ اگر خشک نہ ہو چاہیے کہ تر ہو اسلئے کہ اگر خشک
 بسطیت قبول کرے اسکو نہ کہتے ہیں ورنہ خشک اور ویران ان دونوں کے کوئی واسطہ نہیں جو پس آگ اگر
 رطب ہوئی گرمی تر جلد زیادہ جاتی خشک گرمی سے اسلئے کہ احتمالہ عنصر کا طوط مغز ہوا فی الکیمیہ کے بنائی
 ہوتا ہو اور جو آگیا نہیں ہو ویا بھی نہیں اگر کوئی کہے کہ تر گرمی میں برودت اسکی ماضی علت احتمال کی ہو
 نہ رطوبت اسکی ہر جواب دینے کہ کسی گرمی میں خشکی بھی چاہیے کہ مانع ہو پس دونوں گرمی یعنی تر اور خشک
 جملے میں برابر ہوتی اور یا نہیں ہو اور دلیل پیش کریں کہ آگ اگر سرد اور تر ہوئی گرمی بہت آسین ہوئی
 اس سبب کہ رطوبت فزا حرکت کو مانع ہوتی ہو اور یا اگر نہ ہو گرمی ہو اسکی شدید معلوم مقلی پس معلوم ہو

نشانہ فصل ایچ این اکران کے
 بکیر تعلوب تر بر مغزہ اقلاب
 ۵

کہ ہوا میں رطوبت مانع جو افزائے حرارت سے بخارات آگ کے اور دلیل چوتھی یہ جو کہ اگر آگ تیسہ ہوتی جب سردی ہو سکتی
پہنچتی اور اس کو سرد کر دیتی آگ پانی ہو جاتی اس سبب سے کہ مثال ایک عنصر کا اس دوسرے عنصر سے انکی نسبت
مناسب ہو آسانی سے ہوتا ہے لیکن حال یہ جو کہ آگ جب سرد ہوتی ہو ٹھکی ہو جاتی ہو جیسا کہ صاعقہ میں دیکھا جاتا ہے
اور صاعقہ ایک جسم ماری ہو کہ سرد ہو کہ ریل ریل زمین کے کئی جویں ثابت ہو اگر آگ گرم اور خشک ہو
اگر کوئی کے کہ یہ آگ کہ یہاں جو قبول تغیر اور اتصال کو آسانی سے کرتی ہو یا پس کہ نہ ٹکر ہوتی نہ ٹکے گی کہ
یہ امر بنا سے معتقد میں قدح نہیں کرتا جو اس سبب سے کہ شاید آگ خالص کہ اپنے مکان میں ہو قبول کرے
تغیر اور اتصال کو آسانی اور حال یہ جو کہ یہ آگ مرکب ہو اسے بھی شکل منسوبی ایسی آسانی نہیں چھوڑتی جو
اور شاید بیچ اثبات ذات خشکی کے عدم قبول اشکال مہولت کافی ہو اور عدم تغیر و اتصال اجزاء کا
آسانی سے دلیل شدت ہست کی ہو اور سبب یہ کہ خشکی آگ کی ارض کی خشکی سے کہتے ہو پس ثابت ہوئی یہ بات
کہ آگ گرم اور خشک ہو جاتا ہے جیسے کہ آگ بیعت نلک کے کہ دائم حرکت ہو بیشہ حرکت کرتی ہو لیکن دلیل اوپر
گرم ہونے ہو کہ یہ جو کہ ہوا اگر سرد ہوتی ثقالت اور ثافت اُس میں پائی جاتی اس سبب سے کہ روت علت
اُن دونوں کی ہو اور حال یہ جو کہ ہوا کی جو اور طبع اور لعل اور جفت پانی کی اور مغرض اوپر جو اور پخت
حرارت کو لازم ہیں نہایت کار یہ جو کہ گرمی آگ کی سبب رطوبت کے شد یہ نہیں ہو اور دلیل دوسری یہ جو کہ
پانی جبے یا دہ گرم ہو نہ ہو یا جو باوجود اسکے کہ وہ رقی رطوبت میں شریک ہیں اس سے معلوم ہوا کہ میان
اُن دونوں کے مخالفت نہیں مگر حرارت میں پس جب حرارت پانی میں اثر کی اور برودت آگ کی دو ہوتی ہو تو
پانی کی بدل کہ صورت فوہید ہو اکی آگنی فائدہ ہوا یا جو د گرمی کے سرد جسموں ہوتی ہو سبب اس کا یہ جو
کہ یہ ہوا مرکب ہو اور اسے بار دہ مائی اور ارضی سے اور دوسری وجہ یہ کہ ہوا اگر گرم ہو لیکن بہ نسبت ہمارے
بدون کے سرد ہو جیسا پانی نیگرم نسبت گرم پانی کے سرد معلوم ہوتا ہے لہذا ہوا جس بلندی جو زیادہ سرد معلوم ہوتی
بسبب تبدیل ہوا سے جو اسکے یعنی جو اجزاء سے ہوا کے کہ بدن سے میں بسبب ٹٹنے کے ٹھنڈی دیر میں بدن کی گئی ہے
گرم ہو جاتے ہیں جب ہوا اعلیٰ دو اجزاء گرم شدہ و ٹھنڈی ہو اُنکی گیارہ اور اجزاء ہوا کے بدن سے بلے بہ نسبت اُن
اجزاء کے سرد ہیں لیکن دلیل اوپر رطوبت ہوا کے آسانی قبول کرنا اشکال کا ہو اور رطوبت ہوا کی زیادہ ہو
رطوبت پانی سے اس سبب ہو کہ میں کچھ مخالفت نہیں جو میں حرکت جسم کی اُس میں نہایت آسانی سے بدون مانع کے
ہوتی ہو بخلاف پانی کے اور ہوا کے چار درجہ میں ایک درجہ کہ ماس متغیر نہ ہو اور پانی طبع کے جو میں گرم اور سرد

اس سبب سے کہ درجہ سیدہ اور انتہا اس طبقے کی نیچے کی جانب ہاں تک ہو کہ جہاں تک خان مسعود کرتا ہو
اور بعد اس درجہ سیدہ کے درجہ ہو آدھانی کا جو طبیعت اس طبقے کی گرم اور خشک ہو سبب سے وہاں کے
اور جانتا چاہیے نہایت درجہ تعدد اکثر وہاں کا پہلے درجہ تک ہو اور کبھی بعض وہاں قوی الحرارة و شدید النار
اس طبقے سے تجاوز کر کے اور طبقہ سیدہ کو بھی قطع کر کے نار میں لاحق ہوتا ہو لیکن وہاں ٹھہرنے میں گناہ
بوجود پہونچنے کے کہ وہاں تک سبب صدر نہ حرکت دور نہ مار کے پھر لوٹتا ہو اور طبقہ زمہر سے بھی نیچے آتا ہو
اور سبب تولید دیاچ کا ہوتا ہو جیسا بحث ریاچ میں بعد ذکر اقلیم کے آویگا اور بعد درجہ دخانی کے
درجہ ہو جو ہناری کا ہو اور نہایت مسود و خمار کیا ہاں تک ہو اور یہ درجہ شدید البرود و اوسمی بنہ زمہر ہو
اور پیدائش بدلی اور اوسے کی پیمان ہو اور درجہ زوت اس درجے کی متاخرہ بارود اور مرضی کا ہو اور اگر
حرارت سبب قیامد انجہر کی ہو لیکن جیسا کہ سہارا اس درجے تک پہونچتا ہو وہ حرارت قاسرہ ذائل ہو جاتی ہو
اور بخار مرتفع اپنی آہل پر رجوع کر کے ہو اکو سرد کرتا ہو اور جو حرارت انکاسی آفتاب کی اس درجہ تک نہیں پہونچتی
اور انجہر سے ہمیشہ مسود کرتے ہیں بالضرورت اس درجے میں لازم ہوتی ہو اور اسی درجے سے انجہر بارہ ہوا
یعنی نزول کر کے ہوا سے سخت اپنی میں ملکہ ہو اکو سرد کرتے ہیں لہذا جو آئینہ میں گرمی محسوس ہوتی ہو سبب
منع کرنے بدلی کے نزول انجہر سے باز کو قافانہ اگر کوئی کہے کہ بخار نسبت دخانی کے ہلکا ہو پس وجہ اوپر پہونچنے
طبقہ دخانی کے کیا ہو کہ کھینکے اگر چہ دخانی نسبت بخار کے قلیل ہو لیکن اجزا ارضی دخانی کہ سبب پوست ذالی ہاں
اجزا صمدہ ناری کو روکنے ہیں اور محافظت کرتے ہیں غلات بخار کے کہ اجزا آبی اس کے سبب طوبیج کے اجزا
صمدہ کو روک نہیں سکتے پس خان سبب باقی رہنے قائل کے زیادہ مسود کرتا ہو اور طبقہ جو تھا طبقہ زمہر سے
سطح پانی اور زمین تک ہو اور احوال اسکا باعتبار حرارت انکاسی اور بخار نزول کرنے والی کے حرارت اور برود
نقصات ہو جیسا کہ کیا جاتا ہو بیچ رات اور دن کے اور چارے اور گرمی میں اور ہوا آہل بدلی ہاں دن کی
اور قوی زیادہ اسباب سحرست اس ہوا کی حرارت انکاسی آفتاب کی ہو لہذا جقدر زمین سے ہم اوپر جاوے
اور حال یہ کہ آفتاب سر پر قریب ہوتا ہو سردی زیادہ محسوس ہوگی اس سبب سے اپنے مواقع میں گرمی کم محسوس
ہوتی ہو مانند ہماثل کہ سبب کمی پہونچنے حرارت انکاسی کے طرف ان مواقع کے کہ اوپر چاہے کہ اسے انکاس
حرارت شمس وغیرہ کے ہونا کم نشین کا شرط ہو اس سبب کہ انکاس مبدون محافظت خود نوری نہیں ہو سکتا جو پس ان
ارکان سے قابل انکاس کا سوہ سہ پانی اور ارض کے اور کوئی نہیں ہو اسلئے کہ یہ دونوں کیفیت ہیں اور جو زمین

۷
اور اگر کوئی کہے کہ

زیادہ شہت ہو انکس کو زیادہ قابل ہوا سی سبب حرارت انقباض کے جس قدر زمین گرم ہوتی ہو پانی
 زمین گرم ہوتا اگرچہ پانی وہاں ہو جہاں زمین ہو اور پانی اور زمین باوجود اسکے کہ سرد ہیں لیکن سبب اثر
 حرارت انکس کے کہ سردی کی وجہ سے چاہے ظاہر نہیں ہوتی لہذا اگر پانی کو اٹکی جگہ سے اٹھا کر ہوا میں نکال دیا
 سرور زیادہ معلوم ہوتا ہے سبب اُس کے کہ پہلے تھا سبب اُن کے ہونے سبب گرمی کے اور پیل کرنے پانی کے طرف اثری
 طبیعت کے اور جو سائنس کہ حرارت انکس کی وہاں تک پہنچتی ہو سرور فرخ ہو زمین سے اوپر کی جانب اور بعض کہتے ہیں
 طبقہ دغانی ماس کہ وہاں کا جو اور طبقہ مذکورہ شور ہو سائنس میں منقطع ہو اسی اور رقیق ہو اور نیچے اُس کے
 طبقہ بسیط ہو اور نیچے اُس کے طبقہ ہمارے یعنی سردی اور نیچے اُس کے طبقہ انکساید اور بعض لوگ کہہ کر کہ تو میں
 کہتے ہیں اور طبقہ دغانی کو کہہ کر کہ وہاں سے گئے ہیں اور کہتے ہیں کہ آگ دو طبقہ ہو ایک بسیط دوسرا نیچے اُس کے
 مرکب اور فضا مرقعہ سے جو نیاز تک اور شہب و مان پیدا ہوتے ہیں و اللہ اعلم لیکن دلیل اور برودت پانی کے کہتے
 اُس کے جرم کی ہو اور دریافت کہ ناسردی کا اس واسطے اور برودت اس کی نہایت شدید ہو اس سبب کہ کوئی
 اور عنصر اُس سے سرور زیادہ محسوس نہیں ہوتا جو اور دلیل اس کی رطوبت پر برودت قبول اشکال کی ہو اور پوشیدہ
 کہ پانی بالطبع جامد یعنی بستہ ہو لیکن انی سبب سے کہ اُس کو ہوتا ہے اور اندر حرارت انقباض کے جمود و برودت قبول
 تفرق و انفصال اور تشکل اشکال آسانی سے ہوتا ہے اسی سبب پانی کو رطب کہتے ہیں یعنی جیسا کہ طبائس جسم کو
 کہتے ہیں کہ قابل اتصال اور انفصال اور تشکل کا ہو آسانی سے بالطبع اسی طرح اُس جسم کو کہتے ہیں کہ اگرچہ بالطبع
 جامد ہو لیکن اُسے سبب سے قابل سہولت اتصال اور انفصال اور تشکل ہوتا ہو جو پہلی قسم سے جو اور پانی دوسری
 قسم سے شہر نہیں نے یون ہی کہا ہے کتب شفا کے اور ظاہر ہے کہ پانی اگر بالطبع بستہ نہوتا وقت دور ہونے کا سر کے
 کہ جو کو گھس کر تازی پانی بستہ نہوتا اور بستہ ہوتا پانی کا کہ نہ دھریں میں اور وقت جاوے کے اور شہر میں شیر آب سے
 اس محل کو تائید نہ کرنا ہو اور ثابت ہوا ہے کہ برودت پانی کی قوی ہو برودت عناصر باقیہ سے اور پانی سہر و دہر کا ہے
 میں کثافت پانی کا کہ برودت علت کثافت کی ہو اور عنصر سبب سرد ہونے پانی کا یا عنصر نہیں ہو سکتا جو اور یہ
 کثافت نہیں ہو مگر سبب میل کرنے پانی کے اور طبیعت انہی کے پس ثابت ہوئی یہ بات کہ پانی بالطبع جامد ہے
 نہ سائل اور یہ ایسا قیحد لازم العرفت ہے کہ بیان اُس کا ضرر ہو اور جمودت بالطبع پانی کی کہ بیان کی گئی
 اس سے جو برودت اس کی لازم نہیں آتی اس سبب کہ اُس دو جو کہ ہرگز اور کوئی وجہ سے قبول اتصال اور
 انفصال اور تفرق اور تشکل کا آسانی سے نہ کر کے جتنا کہ وہ بسیط ہو اور پانی بسیط سبب تہذیب و تہذیب

کہ آسمان سے دور ہو اور زیادہ جگہوں میں دائرہ آسمان سے مرکز پر جس قدر تقابل بالسطح ہو چاہیے کہ اپنے
 مرکز کی طرف رجوع کرے اس واسطے کہ نسبت مرکز کی طرف مجموعہ اجزائے دائرہ اور مرکز کے برابر ہو اور جب
 یہ بات ثابت ہوئی پہنچ بیان وجہ ہونے زمین کے وسط میں کچھ حاجت نہ رہی اور جو بیٹھے لوگ اسکے بیان میں
 کہتے ہیں کہ قوت و افادہ آسمان کی ہر طرف سے زمین کو دفع کرتی ہو یا قوت جاذبہ اسکی ہر طرف سے جذب
 کرتی ہو اس سبب سے زمین وسط میں واقع ہوئی خوب نہیں ہو اس سبب کہ اس سے لازم آتا ہو کہ زمین وسط میں
 بالسطح واقع نہیں ہو بلکہ بالقطر اور جو یہ خلاف مفروض ہو لیکن دلیل اوپر پوست زمین کے عصر قبول ہو
 افتراق اور افعال اور تشکیل کو جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہو اور جاننا چاہیے کہ خشکی زمین کی جس لاس سے مد رک
 نہیں ہوتی اس طرح رطوبت پانی کی اس واسطے کہ پوست اور رطوبت کیفیات افعال سے ہیں اور وسط
 احساس کے لمس سے فعل محسوس سے اور افعال حاس سے لازم ہو اسلئے کہ حاس نام قبول کرنے اثر کا مجموعہ
 حاس سے لیکن ارتضا من اور درشتی کہ لاس وقت و بالے شوی یاس کے پاتا ہو اس سبب کہ میں کو محسوس
 کرتا ہو بلکہ اس سبب سے کہ جو شوی یاس خامرے فخر کو قبول نہیں کرتی پس عقل حکم کرتی ہو کہ یہ شوی یاس
 اس طرح رطوبت پانی کی بھی اس سے مد رک نہیں ہوتی اور لہذا دنت کہ اسکے لمس سے معلوم ہوتی ہو سبب
 اسکے قوام کے ہو کہ جو جرم اسکا سبب برودت کے محسوس ہو تا ہو اور قبول کرتا ہو دارد ہونے ہر ایک چیز کو
 اپنے میں آسانی سے عقل حکم کرتی ہو اس امر پر کہ وہ رطب ہر بخلاف حرارت اور برودت کے کیفیات فاعلیہ
 بالذات ہیں اور قوت لمس سے محسوس ہوتے ہیں فائدہ ضروریہ جو کہ کہ گما گیا ہو و نام زمین کا وسط میں اور
 گردی ہونا افلاک اور غما کر کا موافق تجویر عقل حکم کے ہو لیکن شرح شریعت خلاف اسکے ظاہر و تا ہو اور جو
 شرح میں ہو وہ حق ہو اس واسطے کہ قول حکم کا از رو سے استدلال کے ہو اور استدلال کو استدلال نہیں ہو مگر وہ
 الہیہ المرجع فرماتے ہیں ہیست سبب سبب سبب لایان جو میں بود و پیاچو میں منت بندے تمکین بود و امتیاء نفع مار کہ مرید
 طبیعت اور دفع اور تنقید ہو کہ سبب محسوس میں اور توڑنا سرزمین زمین اور پانی کلید در مسامہ ہو کہ
 متغزل اور کشادگی اجسام کا اور سوا انکے اور فائدہ پانی کا یہ ہو کہ اور ارکان اسکے سبب سے ہیئت کو قبول
 کرتے ہیں اور فائدہ زمین کا وہ ہو کہ ہر ایک چیز اسکے سبب سے مضبوط ہوتی ہو اور نیست رکی رہتی ہو
 و اما الامر جہ فقول ان الارکان اذا صغرت اجزاء و اتصا لیکن فرما جس ہم کہتے ہیں کہ اجزاء ارکان کے
 ہر وقت جزو اور چھوٹے ہوں اور ایک جزو دوسرے سے مس کرے عقل بعض فی بعض بقوا بالمتضادہ

۴
 متن
 ۵

کے سہل قبول ہو تا ہو پس مطلب ہو گا نہ ایس اور پانی پانی شیرین ہر شوریہ کدو یا سے شور کے پانی میں
موس ہوتی ہے سبب ملنے اجڑاے ارضی کے ہر شیرینی پانی نیم کی اور شیرینی بنی بنی پانی شور کی کہ مکت ملی سے
کرتے ہیں اس بات کی تائید ملتی ہے کہ جو بنی پانی کا اجڑنے کے کثیف ارضی سے جدا ہو تا ہو اپنی حیثیت اور صفو اصلی پر جو بن
کرتا ہے اور کثیف پچ شور پانی دیکھتے شور کی ہے کہ قو مزاج اسکا گرم اور خشک اور عذوق سے دور ہو جو اور ایسا اگر قو
تمام عالم میں دیکھ عام لازم ہوتی اس سبب سے کہ رطوبت جسم کثیف کی مادہ عذوق کی ہر قائلہ و تقاضہ طبی پانی کا
یہ تھا کہ اوپر سبب از سے زمین کے محیط ہوتا اور حائل ہوتا درمیان ہوا اور زمین کے لیکن جو کھلی ہوا بعض
زمین کا واسطہ طور پر کھانچے اور کار تھا خالص النہی نے ایک میلہ کیا تو پانی بعضے اجڑاے زمین میں آگیا اور زمین
ایک طرف سے کھل گئی اور جیلہ یہ تھا کہ اسنے کو اک کونا شیرینی کی کہ وہ اپنی قوتوں سے بعضے عناصر کو گرم کرتے
اور اس سبب سے فطرہ پختہ مادن ہوتے ہیں پس ہر وقت بعضے اجڑاے زمین کے گرم ہوئے اور فغان اور
و غیرے بنک مود کر گئے اسقدر اجڑاے زمین کے خالی اور کا واک رہے اس سبب سے کہ زمین سیال نہیں ہے
تو حیرت نقصان کر کے اور جو پانی طالب جست مرکز کا ہے بالطبع ان خالی جگہوں میں آتا ہے اور زمین ماس ہو لی
ہوتی ہے واسطے طور موالید ثمر کے اور تفصیل کثیف تھوڑی زمین کی جلد مستحق پیدا کرنے والی زمین اور
اسانوں سے ہوا کر زمین کا جو خفایہ الاجزاء ہر ہندی اور پستی میں ہو سکتا ہے کہ وقت گئے پانی کے
زمین میں جو اونچی ہو ظاہر ہو اس واسطے کہ پانی مساوی التدریج و برزخ و یک بہت ہونے اسکے بعض اجزاء کے
سبب گئے زمین میں پس کل پانی میں واقع ہوتی ہے مثلاً ہم اگر کھون سوکھنا ہو اور کدو دریاں پانی
تحلیل المقدار کے کہ کھون کے ہر طرف سے محیط ہو سکے رکھیں پانی اس کھون میں مداخل کر گیا پس جو اجزاء
کھون کے اونچے ہیں کثیف رہیں گے اور گمان نہو کہ پانی سبب جو زمین میں لغو نہ کرنا ہو اس واسطے پانی طالب تھا
مگر کہ زمین ہر اور تاثیر کو ایک کی قریب کر کے نہیں پہنچتی تو سبب مدخن کے بغیر ضرورت خلا کے فتوہ پانی کا
لازم آتا ہے اور جو احتمال ایک شعر کا ساتھ دوسرے شعر کے بھی تاثیرات کر کہ ہے جن کا نہیں ہر کی گئی ہیں کوئی غصہ ست
نقصان واقع نہیں ہوتا ہر ضرورت مدخن سے لیکر بل اسکا دوسرے شعر آتا ہے پانی کہ زمین کے گڑھے میں
آتا ہے آہستہ آہستہ زمین جو جاتا ہے اور پھر جو اجڑاے زمین میں سبب مدخن کے سوا چہ تہا ہے اور پانی ریان اگر
زمین ہو جانا ہر اسی طرح استمالات عناصر میں بقا سے عالم تک باقی رہینگے لیکن دلیل برودت زمین کی کثافت
اسکی ہر اسی سبب زمین سبب ضرورت کے واسطے واقع ہوئی اس واسطے کہ سبب جگہوں میں نمی حکمہ وہ ہے

اور اس سبب سے کہ زمین میں سبب مدخن کے سوا چہ تہا ہے اور پانی ریان اگر زمین ہو جانا ہر اسی طرح استمالات عناصر میں بقا سے عالم تک باقی رہینگے لیکن دلیل برودت زمین کی کثافت اسکی ہر اسی سبب زمین سبب ضرورت کے واسطے واقع ہوئی اس واسطے کہ سبب جگہوں میں نمی حکمہ وہ ہے

اثر کرتی ہیں بیٹے ان سے بیچ بیٹے کے اپنی تو تین تغذیہ سے وکثر عمل و اجود و تھانورہ کیفیتہ الائنس
اور تورتے ہیں ہر ایک ارکان سے غلبہ اور تیزی کیفیت و دوسرے کی غذا اتنے افضل و لا افعال انہما الیٰ فیہ ہیں
بہر وقت منہی ہوتی ہیں تاثیر اور تاثر ارکان کی طرف ایک کدہ و کثرت لیاکات مرکب کیفیتہ متشابہتی فی آخر انہما بہتہ الترتیب
حاصل ہوتی ہیں اس مرکب کو ایک کیفیت متشابہ اور برابر اسکے اجزائیں اور وہ مزاج ہی یعنی وہ کیفیت حاصل
سے بزرگ ہو اور جان تو کہ قسم دوسری اور طبیعیہ سے کہ مزاج ہی وہ مصدر ہی مانند مزاجت کے کہ اندک و بجا کے اور
کیفیت مشترکہ معدولہ کے ہوتے ہیں اس سبب سے کہ مزاج یعنی مناسب حاصل ہو کیفیت کا ہی اور اس سبب سے کہ
پیدا ہونا مزاج کا موقوف ہو اور پرنے عناصر کے اور ملنا موقوف ہو اور فعل اور افعال ہر ایک کے اور مست
اجسام ہیں اور ہر جسم کو مادہ اور صورت لازم ہو اور کیفیت اسکو عارض ہو اور نسبت مادہ کے جسم کو وجود بالقوہ تو
اور سبب صورت کے وجود بالمثل اس اختلاف کیا ہو ملنے اس معنی کہ ان تینوں سے فعل اور افعال کسی طرف
منسوب ہو جیسا کہ مشرعات من قول میں کہا جاتا ہے قول پر پلایہ ہو کہ ہر ایک کیفیت کیفیات اربعہ سے اپنی ضدین
فعل کرتی ہو اور شمل ہوتی ہو وہ ضد اس سے مثلاً حرارت برودت میں اثر کرتی ہو اور برودت حرارت میں
اور رطوبت برودت میں اثر کرتی ہو اور برودت رطوبت میں اور مشہور نزدیک اطباء کے یہی ہو اور جو اور مذکور ہو چکا
کہ رطوبت اور برودت کیفیات افعالی ہیں اور یہاں فعل طرف ان کے منسوب اس سبب سے کہ رطوبت برودت میں
اور برودت رطوبت میں اثر کرتی ہو پس درمیان دونوں قول کے تماثل واقع ہوا اطباء نے واسطے دفع اس تماثل کے
وہ وجہ کہا ہو ایک وہ کہ مراد ان کے افعال ہونے سے یہ ہو کہ یہ حرارت اور برودت میں فعل نہیں کرتی ہیں نہ یہ
کہ اپنی ضدین میں فعل نہ کرتی ہیں مثلاً برودت کہ ضد رطوبت کی ہو اور برودت میں فعل اور افعال کرتی ہیں لیکن
حرارت اور برودت میں فعل نہیں کرتی ان سے فعل البتہ ہوتی ہیں بخلاف حرارت اور برودت کے کہ آپس میں فعل
اور افعال کھتی ہیں اور بھی رطوبت اور برودت میں فعل کرتی ہیں پس جانب افعال کے رطوبت اور برودت
میں عام واقع ہوئی اور جانب فعل کے خاص اس سبب سے کیفیت افعالی مشہور ہو تین دوسری وجہ یہ کہ اگرچہ
رطوبت اور برودت سے فعل اپنی ضدین اور بھی غیر ضدین متحقق ہو لیکن فعل جو اسطرح حرارت اور برودت کے
ظاہر زیادہ ہو اور افعال جو اسطرح رطوبت اور برودت کے پس سبب کثرت ظہور فعل کے حرارت اور برودت میں
اور سبب کثرت ظہور افعال کے رطوبت اور برودت میں انکو غافل اور انکو افعالی کہتے ہیں اور نہ ہی حقیقت
ہر ایک کیفیات اربعہ سے غافل ہیں اور بھی فاعل اور یہ کلام موافق ان کے مذہب کے ہی جو قائل اس تجمل کے ہیں

اور پنج اہل اس قول کے امام رازی سے روایت کی ہے کہ یہ قول دو چیز سے خالی نہیں ہے یا انکار کوئی نیت اسکی ضد سے مقدم ہے اور انکار اسکی ضد کے سوبہ حال ہے اس سبب کہ جو چیز قبل انکار کے سر نہ کر سکے اور حال یہ کہ وہ قبل اسکو نہ ہونے کے قوی تھی بعد انکار کے کیونکہ کاسر ہو سکتی ہے واسطے اپنے کاسر کے یا یہ کہ کسر اور انکار ہر ایک سے معاف ہو بدون بقیہ کے سوبہ بھی حال ہے اس سبب کہ اگر نیت کے چاہتا ہے اور انکار و غلویت کو اور ہونا ایک چیز کا غالب بھی ہو اور غلویت بھی ایک وقت میں ایک جہت سے ممکن نہیں ہے اور صاحب نفسی نے اس کے دفع میں کہا ہے کہ ذات کیفیت کی فاعل ہے بدون لحاظ تیزی کے اور تیزی کیفیت کی فاعل ہے اور ظاہر ہے کہ جو فعل اور افعال اور اعتبار مختلف سے ہوں کچھ قباحات نہیں ہے فعل اور افعال متماہو یا مقدم اور مؤخر لیکن تیزی اور غلبہ کیفیت کو معارف ذات کیفیت کے سمجھنا اسکی کیفیت کے افعال کے طرف ذات کیفیت کے اور اسناد افعال کے بالا استقلال طرف تیزی اور غلبہ کیفیت کے کہ ان دونوں تمام چاہتا ہے تو اوپر اس کے پوشیدگی کے خبر ہو قول دو سر یہ کہ تلیل صورت ذمیہ ہو بلکہ کیفیت ہے اور مادہ فاعل اور یہ مذہب حکما کا ہے اور اسکی تحقیق میں کہا ہے کہ جسم میں تین چیزیں صورت اور مادہ اور کیفیت صورت بالذات فاعل ہے اپنے مادے میں اور مادہ فاعل ہے اور نتیجہ اس کے فعل اور افعال کا پیدا ہونا کوئی کیفیت کا ہے کیفیات سے پیچ جسم کے اسی سبب سے کوئی جسم بدون کیفیت کے نہیں ہے پس مادہ کہ بالذات لیاقت افعال کی رکھتا ہے فاعل نہیں ہو سکتا ہے اسلئے کہ فاعل فاعل نہیں ہوتا لیکن کیفیت دو حال سے خالی نہیں ہے یا کوئی کیفیت کا جسم میں بسبب صورت کے ہے یعنی صورت مبداء اس کیفیت کی ہے جیسے حرارت واسطے آگ کے اور برودت واسطے پانی سبب مادہ کے ہے یعنی کیفیت مادہ سے علاوہ رکھتی ہے جیسے رطوبت واسطے پانی کے اور بھوت واسطے زمین کے پس جو کیفیت کہ صورت سے علاوہ رکھتی ہے جب صورت فاعل ہوگی وہ کیفیت بھی فاعل ہوگی اور جو کیفیت مادی ہے علاوہ رکھتی ہے جب مادہ فاعل ہوگا وہ کیفیت بھی فاعل ہوگی اسی سبب حرارت اور برودت کو کیفیات فاعلی کہتے ہیں اور رطوبت اور بھوت کو کیفیات فاعلی نہیں کہ کیفیات اکلیل باعث تمام ہونے فعل اور افعال نہ کوئی نہیں ہو سکتیں اس سبب کہ لازم کو نہ تمام افعال پہلے فعل میں کہا ہے لیکن تیزی اور غلبہ کیفیات کی شکستہ ہوتی ہے پس وجود کاسر کا لازم ہوا اور جو معارف و احوال کاسر اور شکستہ شرط ہے اور جسم میں کوئی چیز واسطے کاسر ہونے کے نہ ہی مگر صورت پس بالضرورت جب ہوا کہ فعل کو طرف صورت کے ہم نسبت کو میں اور اس سبب کہ اثر صورت کا پیچ دوسرے مادہ کے بالذات نہیں ہو چک سکتا

اور اس کیفیت کو کہ صورت سے علاوہ کتنی جو واسطہ کریں ہم میں تحقیق ہوا کہ صورت ایک عنصر کی اور جو عنصر دیگر کو
مستقل کرتی جو طرقت اپنی کیفیت کے اندر تیزی کیفیت اس عنصر کی عکس صورتی اور اس سبب سے کہ بیچ کلام یعنی علم سے
عظام کے مانند شیخ رئیس وغیرہ کے اسناد و فعل اور انفعال کی طرف کیفیات کے واقع ہوا تو اس کے دوسرے قول کے
اس کلام کی تاویل اس طرح کرتے ہیں کہ مراد فعل کیفیات تھا بلکہ واسطی کیفیات کا جو لیکن جو نزدیک اسباب کے
مبادی کیفیات کے کہ عبارت صراحت ہوا اس سے یہ کہ جس نظام مخصوص نہیں ہے اسے اور غریب شہدوں سے
غیر ممکن ہو مبالغہ کو طرف کیفیات کے کہ مخصوص اور ظاہر میں منسوب کیا اور نہ حقیقت میں مقصود و تفاعل مبادی
کیفیات کا جو بیان تو کہ مائیت صورت پانی کی اور زاریت صورت آگ کی جو لیکن سردی پانی کی اور زاریت
آگ کی اور حرارت اور پیریت آگ کی اعتراض ہیں کہ لاحق ہوتے ہیں جسم پانی اور آگ کو اور یہی کیفیت
ہیں اور اس قول دوسرے پر کہ مذہب حکما کا جو لوگوں نے دو اعتراض کیے ہیں ایک یہ کہ جو مائیت ہوا
کہ صورت بیچ غیر اپنے مادے کے فعل نہیں کرتی مگر تو سبب کیفیت کے اور دو تفاعل نہیں ہوتا مگر کسی کیفیت
کہ اسی میں جو اس صورت میں لازم آیا کہ اسناد و فعل اور انفعال کی طرف کیفیت کے جو اور یہ خلاف تفسیر ہے
اور اس اعتراض کے دفع میں لوگوں نے کہا کہ جو کہ کیفیت فاعل جو باعتبار صورت کے اور تفاعل جو باعتبار مادی
اور یہی تفاعل اور انفعال دو اعتبار مختلف سے ہوئے تحقیق لکھا ایک چیز میں منع ہو گا اور بعضوں نے کہا کہ
فاعل صورت ہو جو واسطہ ذات کیفیت کے اور تفاعل مادہ جو بیچ تیزی کیفیت کے تفریع ذات کیفیت پس باعتبار
مختلف ہو گئے اور اعتراض دفع ہوا اعتراض دوسرا یہ کہ حیوت پانی گرم کو سرد پانی میں مائیت ہیں لیکن
ہوتا ہے اور یہ سوائے فعل اور انفعال ہر ایک کے نہیں ہو سکتا اور حال یہ صورت دو وزن پانی کی مختلف نہیں
بلکہ واحد ہے اس لیے کہ تیزی اور تقسیم جسم سے کہ اوپر لائی نوعیت کے ہو صورت میں مختلف واقع نہیں ہوتا مگر
پس نسبت تفاعل کی طرف کیفیات کے تحقق ہوئی اور دفع اس اعتراض کا اس طور پر کیا کہ جو ہو سکتا ہے کہ سرد
پانی گرم کی مائیت جو پہلی صورت کو کہ قبل گرم ہونے کے تھی اور اس سبب سے کہ جبا میں جو صورت ہو سکتا ہے کہ
واحد ہیں اور مخالفت نہیں ہو گزیر صورت دوسرے کے اور حکم مخالفت تفریع پر نہیں کر سکتے مگر مائیت کیفیات کے
خواہ تفریع ایک کیفیت میں ہو خواہ دو کیفیت میں پس حیوت پانی سرد گرم ہو اگرچہ رطوبت میں تہا جو
لیکن حرارت میں تفاوت بڑا لازم ہو کہ صورت آگ کی بھی مستعمل دوسری صورت سے ہوئی ہو لیکن مائیت
اسکی مائیت کا اور قیوم سابق کے قاصد مقصود نہیں ہو اس لیے کہ بیچ باقی رہنے یا فانی ہونے صورت نوعیت کے

شکل مختلف جس کچھ دخل نہیں رکھتی ہو مثلاً اگر کیوں کو آگ میں صورت کیوں اور آگ کی مختلف نہوں کی باوجود
 اس کے کہ شکل جلدی یا مل ہوئی اور علت اس کی سبب ہو کہ کیفیت میں تفریق نہیں ہو ایسی ثابت ہو کہ کیفیت کا
 لازم ہو اختلاف صورت کو اور نہیں دخل ہو نہایت شخصی کے باقی رہنے اور فانی ہونے میں اور جو کلام شیخ
 مقدم ہوتا ہو باعث بطلان اس اعتراض کا جو یہ کہ شیخ نے نشان میں کہا کہ اگر علت جو واسطے گرم کرنے
 عنصر پانی کے اور نہیں علت جو واسطے بطلان استدعا و باطل کے کہ پانی واسطے قبول کرے کیفیت پانی کے
 یا اس کی حفظ کے رکھتا ہو اور یہ کلام دلالت نہ کرتا جو اور باقی رہنے صورت نوعیہ کے گرم پانی میں باوجود
 بطلان کیفیت کے پس جو اور صاحب نفیسی کے کہا کہ کیفیت مرکب کے کہ اس میں صورت تابع کیفیت کی ہو نہ بطلان
 اس لیے کہ کیفیت بسیط کی تابع صورت کی ہوتی ہو نہ بطلان کیفیت بسیط سے بطلان صورت نوعیہ کا نہیں ہو نہ ممکن
 بطلان صورت کو بطلان کیفیت لازم ہو نہ بطلان کیفیت مرکب کے کہ اس میں صورت تابع کیفیت کی ہو نہ بطلان
 کیفیت مرکب کو بطلان صورت لازم ہو نہ بات بھی بخود قبول شیخ کو جو اس واسطے کہ پانی بسیط جو کہ گرم ہوتا
 اس کا صورت کو باطل نہیں کرتا ہو قول تیسرا یہ وہ کہ کیفیت قائل ہو اور واسطہ فعل اور شکل بعض نشان میں
 یہی قول ہو اور دلیل اس پر یہ کہ اس میں پانی گرم کی کہ مشہور ہوتی ہو بیشی جو اور نہیں ہو اس
 میں کے نہیں ہو سکتی اور حقیق ہو جو کہ پانی گرم اپنی صورت نوعیہ پر جو کہ اسیست ہو اور وہ صورت جو کہ
 پس ثابت ہو کہ قائل خوف کی کیفیت ہو اور جو کیفیت ماضی قائل ہو سکتی جو کیفیت نواتی بطریق
 اولے قائل ہوگی اور اس سبب کہ قائل منتقل نہیں ہو سکتا یا ضرور چاہیے کہ واسطہ منتقل ہو پس ثابت ہو کہ
 یہ بات کہ کیفیت قائل ہو اور واسطہ فعل ہو بیچ اشراج غنا صر کے اور بعض لوگ اس قول کو بھی نہ کرتے ہیں
 اور کہتے ہیں کہ قائل اس کے صورت پانی گرم ہونے کی جو واسطہ کیفیت عرضی کے اور صورت جو عنصر کی
 اپنے واسطے میں فعل بالذات کرتی ہو اور واسطہ غیر اپنے میں بواسطہ کہ کیفیت خواہ کیفیت ذاتی ہو یا عرضی
 اور بیچ دفع اس رو کے کہتے ہیں کہ اس تقدیر پر لازم آتا جو کہ صورت پانی گرم کی سبب ہو اپنے واسطے
 بالذات اور ضمن ہو واسطہ غیر کہ کیفیت عرضی سے اس سے باطل ہو البتہ اہم اس لیے کہ لازم آتا جو قائل کہ
 طبیعت واحدہ کا ان واحدہ میں دو امر تانی کو قائم ہوچہ متشابہ ہو تفرج کے اجزاء مرکب میں تفرج
 کی ہو ایک واسطہ کہ امر اس متشابہ سے متشابہ ہو اس معنی سے کہ اگرچہ حرارت قائم ہو اجزاء میں سے ہر
 جزو تانی سے لیکن نمایاں نہیں ہوتی ہو تفرج دونوں تفاوت دونوں کیفیت میں بیچ ص کے مانند کہ نہیں کے

کہ مرکب جو شہد اور سرگرم سے کہ ہر چند قیام ملاوت کا شہد سے اور قیام ترقی کا سرگرم سے ہر یک میں مجموع میں ایک کیفیت اور اصل مہلکی ہو کہ ان دونوں کیفیتوں کو جو پالیا اور ان کے علاوہ علاوہ دریافت ہوئے سے مانع ہوتی کہ ہر توجہ دوسری یہ کہ مراد تشابہ حقیقی ہو اس معنی سے کہ شبہ کی کیفیات متعدد متضادہ کو جو ہر ایک کیفیت واحد و متضادہ کہ متوسط ہر دو میان کیفیات متضادہ کے مین لیا ہو توجہ تیسری یہ کہ مراد تشابہ نوعی ہو اس معنی سے کہ کیفیت فراخی حادثہ ترکیب سے کہ متوسط ہر کوئی توسطہ کے کہ در میان کیفیات درجہ کے اور تمام ہر جزو نامی سے تشابہ ہر نوع میں اس کیفیت متوسطہ موصوفہ کو کہ تمام ہر جزو نامی سے اور یا ایسا ہوتا کہ جزو نامی مثلاً سر و ہر نسبت اس سے کہ پہلے تھا اور جزو نامی گرم ہر نسبت اس کے پہلے تھا اسطرع رطوبت اور ہر نسبت اس کیفیت فراخی کہ تمام ہر ساتھ ایک کے اجزائے مرکب سے ہر جزو غیر اور ساتھ ہر جزو میں اس کیفیت فراخی کہ تمام ہر ساتھ دوسرے جزو کے لیکن دونوں نوع میں تشابہ ہر جزو اس وجہ سے کہ ہر جزو ہر جزو ہر ساتھ محال متعددہ کے نام نہ مین ہو سکتی ہو اور تیس کر تو ان دونوں ہر جزو اور ترقی کو حاصل ملا کر یہ ہر کہ استخراج عناصر اور قیام مل انکی کیفیات سے ایک کیفیت ایسی حاصل ہوئی کہ ساتھ نوع ہر ایک کے کیفیات اجزائے مرکب سے تشابہ اور ہر وقت کہ مین ہر اور اس سے ثابت ہو کہ صورت مین عناصر کی مرکب مین ویسی ہی باقی رہتی ہیں اور پیدا ہونا صورت اور کیفیت تشابہ کا وقت ترکیب کے ان صورتوں کو باطل نہیں کرتا اور اسی سبب سے جب کہ کسی جسم کو کہ فرع اور رانیق مین منظر کرتے ہیں اجزائے اربعہ عناصر کے اس سے متغیر ہوتے مین باقی اور اپنی صورتوں کے اس طور پر کہ اجزائے نامی اور اسمی خود ظاہر اور محسوس اور ولالت کرتے ہیں اور پڑتی اور پانی کے اور اجزائے ہر نامی ولالت کرتے ہیں اور ہر ایک اور اسطرح اور ہر ایک بھی سبب موصود کرنے کے اور ہر ایک بعض لوگوں نے کہا ہو کہ ترکیب سے صورت مین عناصر کی باطل ہو جاتی ہیں بلکہ جیسا کہ اوپر معلوم ہو چکا ہو اور ہر ایک اس قول کا کہ ہر متوسطہ کو مفید کیا ساتھ قید کوئی توسطہ کے یہ ہر کہ توسطہ اقسام مزاج کے مین داخل ہیں اسطرح کہ اجزائے گرم جب اس جزو مین فرض کیے جادین اور اجزائے بارو پانچ کیفیت اس کب کی مائل ہر حالت ہوگی پس توسطہ مطلق ہوگی اور ہر مرکب ہر مزاج سے خارج ہوگا انتباہ اگر کوئی قائل کے کہ ہر مزاج کی نقص ہوتی ہو مگر اسے اور اسے کہ متزاج مین حادث ہوتی ہیں اس سبب سے جیسا کہ مزاج پر مین مصادق آیا ہو کہ مزاج ایک کیفیت ہو کہ پیدا ہوتی ہو متزاج مین تفاعل کیفیات سے اور تشابہ ہوتی ہر جزو اجزائے اس مرکب کے اسی طرح اور ہر رنگ فقیر کے بھی مصادق آتا ہو اسطرح پر کہ رنگ کیفیت

کہ پیدا ہوتی جو تفاعل کیفیات سے اور تشابہ ہوتی ہے اور اسے مرکب کہتے ہیں جو اس کا یہ ہے کہ یہ مرکب وغیرہ
کیفیات تفاعل مذکور سے پیدا نہیں ہوتے بلکہ صورت سے پیدا ہوتے ہیں کہ وہ صورت پیدا ہوتی ہے مزاج
اور مزاج پیدا ہوتا ہے تفاعل مذکور سے اور مزاج مزاج میں وہ چیز ہے کہ تفاعل مذکور سے حادث ہو
بلکہ مزاج میں مزاج اور نہ گئے غیر وجود ہو گئے اور نقص و زرم نہ آئی و نہ ختم بحسب القیاس العقلیۃ
الیٰ یا کیونکہ مستلزاماً بالحقیت و یو انیکون المقادیر من کیفیات التصادف فی المیزاج متساویۃ و یہی
مستلزاماً بالحقیت اور قسم ہوتا ہے مزاج باعتبار قسمت عقلی کے یعنی باعتبار تجویز عقل کے نہ باعتبار وجود کے
خارج میں طرقت اس طرح کے کہ عقل حقیقت پر اور وہ یہ ہے کہ قدر کیفیات تصادف و کی پیچ مرکب کے برابر ہوں اور
اسکو مکمل اعتباراً بالحقیت کہتے ہیں الیٰ یا کیونکہ خارجاً عن الاعتدال الحقیقی اور قسم ہوتا ہے مزاج طرقت
اس چیز کے کہ وہ خارج ہو اعتدال حقیقی سے مگر انقسم الاول مالا یکن ان یوجد فی المزاج اصلاً لیکن
فہی علیٰ معنی عقل حقیقی نہیں ہے کہ ممکن نہیں ہو پایا جانا اسکا خارج میں ہرگز بل الذی یوجد
من الامزجۃ و ناہر خارج عن الاعتدال الحقیقی بلکہ جو مزاج پایا جاتا ہے مزاج میں سے نہیں ہے مگر مزاج
اعتدال حقیقی سے خارج و مزاج یا مستعمل ہو یا غیر مستعمل اور سے حقیقت کے لیکن مستعمل وہ چیز ہے کہ پیچ
مزاج کے کیفیات اور برابر ہوں اس طرح کہ میل غیاصر کی کہ حامل کیفیات کے ہیں طرقت ان کے مکانوں کے
برابر اور خطا ہو کہ یہ نہیں ہو سکتا مگر اس صورت میں کہ قوی یعنی صورتیں نوعیہ انکی برابر ہوں اس سے
کہ وہی صورتیں چاہئے والیٰ بین انما کو اور انھیں آثار سے میل ہو اور یہ مستلزام اس بات کو ہے کہ قوت
برابر ہوں اور سے کیست باعتبار حجم کے اور اندوے کیست بھی باعتبار شدت اور ضعف کے ایسے کہ قوت
مقداراً ہر خاصہ کے برابر ہو گئے اور سے حجم کے طوائف کے کہ متعین ان کے ہیں یہی برابر اور شکافی ہو گئے
اور قوت مختلف ہونے کے غالب حجم میں غالب میل میں ہو گا نتیجتاً اس واسطے کہ جسم محل ہو اور صورت حال اور
بسبب تحریری جسم کے صورت بھی تحریری ہوتی ہے پس اختلاف صورتوں کا پیچ و خفا سے میل کے بسبب اختلاف
کمیت اجسام کے ہو اور مناسب صورتوں کا بسبب مناسب ہونے مقدار اجسام کے ہو اور قیاسی حجم کی پیچ کیست اجسام کے
اس واسطے کہ اگر اگل اور ہو غیبت میں تقدیر وزن کی زمین میں نہ کر سکتے بلکہ مستعمل حقیقی کہ مذکور ہو اور وہ اسکا
خارج میں متن ہو اور دلیل متعلق ہے کہ ہر خاصہ مستلزم صورتوں میں وہ ہے کہ باہر میں ایک وہ کہ
ان کے کوئی ایسا خاصہ نہ ہو کہ متعلق ہو خاصہ کر کے سے طرقت ان کے مکانوں کے پس ظاہر ہو کہ اس سے

ترکیب حاصل نہوت کے گی اس سبب سے کہ عناصر بالطبع مائل اور شائق اپنے اجاگر ہو گئے اگر مائل نہ ہوں
 لازم آتا ہے کہ مکان مطلوب بالطبع متروک بالطبع ہوا و یہ محال ہے دوسرے وجہ یہ کہ واسطے عناصر کے
 کوئی قاصر ایسا ہو کہ تشتت اور تفرق اجزاء کو ملانے ہو لیکن یہ بھی ممکن نہیں ہے اس سبب سے کہ قاصر
 کو بیچ مکان ایک بیسٹ کے ان عناصر سے رکھ دیا یا اور مکان میں اور ظاہر ہے کہ مکان اور سو مکانات
 بساط کے نیچے آسمان کے موجود نہیں ہیں اس لئے کہ خلا محال ہے اور کوئی بیسٹ نہیں ہے جو اسے ان چار
 بساط کے اور اگر قاصر میں کہ بیچ مکان ایک بیسٹ کے رکھ دیا اس صورت میں ترجیح بلا مرجع لازم آتی
 اور یہ بھی محال ہے اور اگر کہیں کہ وہ قاصر بھی بالطبع مائل طرف مکان ایک بیسٹ کے ہو وہ ان رکھ دیا اور
 ترجیح بلا مرجع لازم آوے گی ہم جواب دینگے کہ ایسا قاصر ضرور ہے کہ صاحب ہم ہو گا اس واسطے کہ اقتضایہ
 مکان معین کا خاصہ طبیعت جسم کا ہے اور جب قاصر کے واسطے جسم ثابت ہوا محال ہے کہ وہ جسم مختلف تھا
 تھا خدا کرین مکان واحد کو بالطبع جیسا کہ ثابت کیا ہے تو کوئی اور بھی یہ قاصر ایک بیسٹ ہو گا یا مرکب اگر
 البتہ عناصر اربعہ سے خارج ہو گا اور اس امر کا کوئی قائل نہیں ہے اور اگر مرکب ہے یہ بھی محتاج ہو گا طرف قائل
 کے اس صورت میں مسلسل لازم آوے گا یا دور دوریہ و نون باطل ہیں پس ثابت ہوا ہے کہ امر معتدل
 حقیقی نہیں پایا جاتا ہے خارج میں ہرگز لیکن غیر معتدل یعنی خارج اعتدال حقیقی سے بھی باور و قسم کے ہے
 ایک معتدل بالفرض و سراسر خارج اعتدال مفروض سے اور یہ دونوں خارج مزاج جو زمین جیسا کہ کہا
 جاتا ہے و تقسیم انے مایہ سیمہ الاطباء معتدلاً بالفرض اور تقسیم ہوتا ہے مزاج و دوسرے مرتبہ طرف اس چیز
 کہ اسکو اطباء معتدلاً بالفرض کہتے ہیں و اطلاق اعتدال کی اس پر نظر مشتق ہونے کے یہی لفظ
 سے ہے ورنہ نظر تفاوت یعنی تکافؤ کی غیر معتدل ہے و ہوائیوں کو موضع مافی مزاج و ہوائی الاخرہ
 اور وہ یہ ہے کہ جو کوئی موضوع کیواسطے ایک نوع مزاج کا کہ وہ بہترین اجوں کا ہر ج حق و بی موضوع
 کے اور موضوع بدن بالکل ہوا ایک عنصر اس بدن اور ما بہترین مزاجوں سے وہ ہے کہ واسطے قاصر
 باعتبار تفاضل اس کے حال کے حاصل ہو عناصر سے باعتبار کمیات و کیفیات کہ وہ مقدار کہ لائق ہے
 اس کے کہ ہو در باعث تکمیل اس فعل ہو کہ اس کے مطلوب ہو مثلاً شیر کہ مقصود اس شجاعت ہے زیادتی
 مزاج کی کہ موجب شجاعت کی ہوتی ہے ایمین و زیادہ اسکو اعتدال اسدی کہتے ہیں اسبطر حیر کو
 میں کہ وہ سخت خوف و زہام و دیکھا ہے زیادتی روادت کی کہ موجب مردی اور خوف کی ہے اس میں لازم ہے

اور اسکو اعتدال یا بنی کہتے ہیں اور قیاس کر توان دونوں پر اور ونگو والے مایکون خارجا عن ہذا
 الاعتدال اور قسم ہوتا ہے زواج طرفتس چیز کے کہ خارج ہوا اس اعتدال مغروفس سے والاعتدال ہذا
 المعنی لغوی کہ ثانیۃ وجہ بنی الاعتبارات اور اعتدال س منی سے یعنی معتدل فرضی کو عارض ہوتی ہے
 آہم وجہ اعتباروں سے احدا والاعتدال النعمی بالقیاس لے مایہ خارج عنہ وہو المزاج الذی یحصل
 الانسان مثلاً بالقیاس لے سائر الکلمات ایک ن سے معتدل نوعی بالقیاس اس کے کہ وہ خارج ہے
 اسکی نوع سے اور وہ ایسا مزاج ہے کہ اسکو حاصل ہو مثلاً بنظر تمام موجودات کے بواسطہ ظہور انما فیضانی
 اسین انفعول ہوا درکبات سے اور یہ دلیل اسکی اعتدال کی ہے نسبت اور ونگو والثانی المعتدل النعمی
 بالقیاس لے مایہ داخل فی نوع وہو المزاج الذی یحصل لہ اعدل من شخاص نوع الانسان اور
 دوسرا اس سے معتدل نوعی بالقیاس اسکی کہ وہ اسکی نوع میں داخل ہوا اور ایسا مزاج ہے کہ حاصل
 ہوتا ہے اسکو اعدل موشخاص نوع انسان سے جاننا چاہئے کہ اعتدال نوعی بقیاس خارج و طرفت
 نوع کے محتاج ہوتا ہے اپنے وجہ بنی کہ وہ حاصل ہوتا ہے ہر فرد کو افراد نوع سے موافق تفاوت مرتبہ کے
 اور اعتدال نوعی بقیاس داخل کے طرفتس کے محتاج ہوتا ہے ہر چیز جو بنی کہ کمال اس کے اور مزاج
 حاصل نہیں ہوتا ہرگز اس شخص کو کہ واقع ہو چکے وسط کے تفصیل اسکی یک اعتدال مزاج انسانی ایک
 عرض کشا وہ کہتا ہے اور اسکی دو طرف ہیں اور ہر طرف کیواسطہ ایک حد ہے کہ اگر آدمی اس حد تک دیگر
 من حدیث المزاج انسان سے خارج ہو جاوے اور دوسیاں طرفت وجود وسط حقیقی کا کہ اسکا حقائق و
 کہتے ہیں ضرور ہوا یہ وسط نسبت اس کے کہ داخل بطرف ہے معتدل ہوتا ہے اور جو میل بطرف کہتا ہے نسبت
 اس وسط کے معتدل نہیں ہوتا ہے اور جملہ اعتدال اور قریب س سے باعتبار دوری اور نزوی کے اسی وسط
 سے ہو پس جو آدمی کہ مزاج اسکا بیچ وسط کے ہے معتدل زیادہ ہے بنظر اس کے کہ اس سے غیر ہوا و داخل
 اسکی نوع میں اور یہی طرح جو قریب وسط کے ہے معتدل ہے نسبت اس کے میل بطرف کہتا ہے لیکن مقصود
 مراد اعتدال نوعی قیاس داخل سے معتدل زیادہ ہے ثالثاً المعتدل العنقی بالقیاس لے مایہ خارج عن معتدول
 المزاج الذی یحصل لمکان التیم من الاقالیم تیسرے معتدل عنقی بالقیاس اس کے کہ معتد سے خارج ہوا اور وہ ایسا مزاج
 کہ حاصل ہے ایک اقلیم کے ہندو انونو اقلیم سے یعنی ایک گروہ نوع ہے کہ ممتاز ہو غریب سے کہ وہ داخل اسکی نوع میں ہوا
 اور غریب کہہ کر شخص کو کہ خاص ہندی سے ہوا لای زیادہ ہو اسکو من حدیث ہندی ہونے کی مزاج جیسی وغیرہ صفت کہ نوع میں

داخل ہیں یہاں تک کہ اگر اس مزاج سے جو معنوی اسکی صفت جو خارج ہو اس صنف سے ہو گا الرابع المعتدل یعنی
 بالقیاس اسے ماہر و داخل فی صنفہ وہو المزاج الذی یحصل لامعدل شخص من اشخاص صنف معین جو متساوی
 معتدل یعنی یوقیاس اسکے کہ صنف میں داخل ہو اور وہ ایسا مزاج ہو کہ حاصل ہو معتدل ترین یعنی جو
 اشخاص صنف میں سے اور جان تو کہ جو کہ بیچ اعتدال نوعی نظر مدخل کے گنا گنا مانند وسیع ہوئے
 عرض اعتدال کے اور اثبات و دوطول پر وسط حقیقی کے بیان بھی باسطح لحاظ کرنا چاہئے تو روشن ہو کہ
 جو شخص اشخاص صنف میں سے بیچ حقیقی کے ہو وہ معتدل ترین نسبت اور اشخاص کے کہ اسکی صنف
 میں داخل ہیں انتباہ اعتدال نوعی ہو یا صنفی و حال سے خالی نہیں ہر ایک ہ کہ نفس اعتدال کہ اسکی سبب اپنے
 خیر سے ممتاز ہو تا ہی لحاظ کیا جائے گا اس پر اعتدال یا ناقص و بیرونی و ادبی اعتدال نوعی و صنفی نظر مزاج سے و اس
 و کہ تمام اعتدال اگر اسکے سبب نوع یا صنف میں کمال متقی ہو تا ہی لحاظ کیا جائے گا و یہ نہیں ہو سکتا ہر مگر قیاس اس کے
 نہ بظرا آن فراہم کہ او سطین واقع ہیں کمال اعتدال نوع یا صنف میں ثابت ہو یعنی ادبی اعتدالی نوعی و صنفی نظر مدخل
 اور جو مبتدی ہو نہ بلکہ متوسط ہو بہت اعتدال ثانیہ کمال خوب ریافت نہیں ہے جو ہیں اس مختصر میں تعجب حاصل کسی کو
 کچھ شبہ نہ ہو و ایک کے دو حیرت سے استنباط ہو ان خاص الاعتدال انھیں بالقیاس انما ہو خارج عنہ وہو المزاج
 الذی یحصل شخص معین کیونکہ جو داخما یا بخارج معتدل شخص ہر قیاس اسکے کہ وہ اشخاص سے ماہر و اور وہ
 ایسا مزاج ہو کہ حاصل ہو تا ہی شخص معین کو ہو کہ وہ شخص جو صحیح حاصل اسکا یہ ہو گا اگر ایک معین کو صنف
 قیاس میں اور پرازداد کہ وہی صنف ہوں پس ہر کو بہتر و صحیح زیادہ پاویں ہم نسبت بعض افراد اس
 صنف کے اگرچہ بظاہر بعض غیر معتدل ہو اور اس معلوم ہو تا ہی کہ مزاج اس شخص کا جس صنف میں ہے اس کے لائق یا
 ہر اشخاص کے مزاجوں بعض اشخاص کو اسکی صنف میں اس واسطے معتدل استحقاق بالقیاس اس احوالہ فی نفسہ
 وہو المزاج الذی اذا حصل شخص کان علی اصل ما شیئ ان علیہ ہذا معتدل شخص ہر قیاس اسکی
 و انکے احوالہ و وہ ایسا مزاج ہو کہ حیثیت حاصل ہو کہ جس شخص لائق ہے حالت پر ہو کہ اس حالت پر ہونا اسکو لائق ہو
 یہ ہو کہ جو شخص صنف بااعتدال ہو نسبت اور اشخاص کے احوال اسکے بظاہر اسکی اس کے بھی متفاوت ہو وہ مزاج کہ بہتر
 حالت میں اسکو حاصل ہو لائق زیادہ ہو اسکو و مزاج اسے کہ اسکو و حال تو معین ہو تا ہی پس جو مزاج اسکے انفس
 احوال کا سامنے مزاج اور حال اس کے غیر افضل ہیں قیاس میں مزاج معتدل یا دو یا تھے ہیں و بیرونی و ادبی اعتدال
 شخصی قیاس میں اصل کے اسباب المعتدال المعنوی بالقیاس اسے غیر وہو المزاج الذی یحصل ان یکون المعنوی

کل عضوین یا اعضا یا مخالف بغير مساوان مستدل عضوی و بقیاس غیر کے اعضا سے اور وہ ایسا مزاج ہے
 کہ واجب ہو نا انہیں مزاج کا ہر عضو کو اعضا متساو و مخالف ہر عضو سے اس میں ان مخصوص کے کوئی غیر ہو نہ
 ایسا ہو کہ ایک عضو کو سادہ ہر عضو کے جو قیاس کے میں ان بعضہ عضو کا بنظر اعضا کے مستدل ہو مثلاً اعتدال
 و مانع کا وہ کہ سرد و تر ہوا و رطوبت اس کی سبب اعضا سے زائد نہیں یہ مزاج اگرچہ حق و مانع کے مستدل ہو لیکن
 جلد کو اس قیاس کے کہ جلد مستدل زیادہ اس سے کہ اگر کینیات اربعہ ہوں بلکہ اعتدال سے قریب یا دھن جیسا کہ
 اعضا کے کہا جا گیا انناس المعتدل العضوی بالقیاس احوالی انفسہ بہ مزاج الذی زاحصل للعضو ان اعتدال
 مانع فی ان کون علیہ ثلثون معتدل عضوی و بقیاس اس کی حالت کے احوال کے دورہ ایسا مزاج ہے کہ جو وہ مزاج حاصل
 عضو کو وہ عضو بہتر جالات ہر کو لائق ہو نہ اس عضو کو پڑے اس کے اظہار ہر کہ مزاج ہر عضو کا کہج بہترین
 موجود ہر لائق زیادہ ہو اس عضو کو اگر مزاج باقی اس کے احوال سے اویسی مراد ہر اعتدال عضو بنظر داخل کے و انا خارج
 عن الاعتدال بحسب مطلق الاطباء اتفق علی تمانیۃ اتسام لیکن خارج اعتدال مفروض بطور مطلق طبیعتوں
 ہوتا ہر قسم پر لانا مان کون آخر مانع فی اس سے کہ تحقیق وہ یا گرم زائد اس سے کہ چاہے یعنی نسبت کمال مستدل
 مفروض کے گرمی اس میں زائد ہوا و او برز و نہ یا سرد زیادہ اس سے ہوا و او کلب شہ یا تر زیادہ ہو
 اس سے او اٹھیں شہ یا خشک زیادہ ہو اس سے او آخر اربط شہ یا گرم زیادہ او و تر زیادہ ہو
 اس سے یعنی بیچ دو کیفیت کے زائد ہوا و آخر اٹھیں شہ یا گرم زائد او و خشک زیادہ ہو اس سے
 او برز و او اربط شہ یا سرد زائد او و تر زیادہ ہو اس سے او برز و اٹھیں شہ یا سرد زائد او و خشک
 زائد ہو اس سے فائدہ مزاج خارج اعتدال مفروض سے آٹھ قسم میں منقسم ہوا اس لئے کہ خروج
 اس کا اگر زیادتی ایک کیفیت ہو و کیفیات چار میں ہیں چار قسم ہوا اور ان چار کو مفسر و
 کتب میں اور اگر خارج بسبب زیادتی دو کیفیت کے لازم ہو کہ وہ دو کیفیت ہوں کہ اٹھیں شہ و نہ
 اس واسطے کہ اجتماع ضد کا حال ہو پس یہ بھی چار قسم ہیں جیسا کہ بیان کیا گیا انکو مرکب کہتے ہیں
 پس ثابت ہوا کہ ہر معتدل آٹھ قسم ہیں چار مفروض و چار مرکب تبغیہ لفظ معتدل کہج مطلق الہا کے کہج ہر ہر
 ایک مان کیفیات متضادہ ہر ہر ہوں اور اسکو معتدل حقیقی کہتے ہیں کہ اس کا ذکر ہو چکا ہو اور اس کے لئے وجود
 نہیں ہر دوسرو مان کہ مرکب کو وہ مزاج یا گیا ہو کہ وہ مزاج اسکو بہتر او یہ شتی عدلی فی القیاس
 ہو جیسا کہ مذکور ہوا اور اسی سے کہ کہا جاتا ہے کہ ہر ایک نوع کا مزاج اس کے حق میں ہر قسم اور مان

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

کہ در کتب قریب باعتبار ان متیق ہو جیسا کہ کیا جاتا ہو کہ جلد اعدل ہر سبب اعضا سے جو تھا وہ ان کہ ہو
کوئی نیز بدن پر وارد ہو اور اسکی حرارت سے منقل ہو اثر کر کے احمین بسبب یہ اگر کے کیفیت کے
کہ وہ کیفیت نامہ ہو بدن کی کیفیت سے پیسے کہ کہا جاتا ہو کہ غلائی و دو اعتدل ہر پنجون وہ ان کہ
آمی کو محتاج نہ کرے طرف اور متنبیہ ہو ایسے معتدل ہر جیسا کہ کہا جاتا ہو کہ خط اشتوا اور فصل ہر پنج
اعتدل ہیں اس سبب سے کہ خط استوا میں اور فصل ربع میں بدن معتدل مزاجوں کے منقل نہیں ہوتے
حرارت یا برودت وغیرہ سے تو محتاج اور متنبیہ یا ہو ایسے کے ہوں تھا وہ ان کہ جیسے گرمی اُس سے
محسوس ہو سردی بھی ویسی معلوم ہو جیسا کہ کہا جاتا ہو کہ فصل خریف کی معتدل ہر ایسے کہ بدن فصل
خریف میں جیسا گرمی سے منقل ہوتا ہو سردی سے بھی ویسا منقل ہوتا ہو الفصل المشائی
فی الاخطاط فصل دوسری ثابت ہر پنج بیان اخطاط کے اور غلاط جمع غلط کے ہر دو اخطاط ہر پنج
ستیاں ہر پنج اذی اللہ اولاً اور قاطع سہم رطب بالفضل ہر کہ قابل سیلان کے ہر دو معتدل ہوتی ہو
اسکی طرف غذا پہلے استعمال میں یعنی چیز اکول کہ معدہ میں وارد ہوتی ہو اپنی صورت نوعیہ چھوڑ کر پہلے
کہ صورت دوسری یعنی ہر بھی صورت غلطی ہر جیسا کہ پنج بیان تولد اخطاط کے اسی فصل میں فصل
کہا جاوے گا انشاء اللہ تعالیٰ اور جان تو کہ معنی جسم اور رطب کے پنج پہلی فصل کے مذکور ہوئے یہ ان معنی
سیال کے معلوم کیے جاتے ہیں چھپا نہ ہے کہ سیال وہ ہر کہ اسکی شان سے ہو کہ اسکے اجزا بالطبع سیل اور
غذا بشیر اسفل کو کرین پس اس سے معلوم ہو کہ رطوبت پنج سیال ہونے کے شرط نہیں ہر اسی سبب سے رمل
یعنی ریت کو سیال کہتے ہیں باوجود اسکے وہ شصہ لہو ہست ہو اور وجہ سیال کہنے کی یہ ہر کہ اجزا اسکے بالطبع
سیل طرف اسفل کے رکھتے ہیں حاصل اسکایہ ہر کہ جو کچھ بعض لوگوں نے کہا ہو کہ مراد سیال سے دفع بالظلم ہر
اور اس تقدیر پر لفظ رطب کی کہ پنج تعریف غلط کے ہر نامہ چھپا ہوں باطل ہو اور رطب میں تغیر بالفضل کی اسوجہ
ہے لگائی تو یہ اعتراض وارد ہو کہ صفر اور سودا یا پس ہیں پس چاہیے کہ ان کا خط نہ کہن اس سبب کہ مراد
ہر پست سودا اور صفر اسے یہ پست بالقوہ ہو اور مراد رطوبت سے تعریف غلط میں رطوبت بالفضل ہو ہر دو وزن ہو اور
خامد قتل ماتن کا رطب واسطے احتراز کے ہر چہ ہی اور گوشت اور غضروف وغیرہ سے تو یہ اعتدال تعریف غلط
تکجا دیں کہ رطب نہیں ہیں اور قول اسکا سیال نے چربی وغیرہ کو نکال دیا کہ سیال نہیں ہیں بلکہ نیم ہیں
اور یہ گمان نہ کریں کہ غلط حقیقی اور حاجی اس تقدیر پر چار غلط سے خارج ہوتے ہیں وہ سیال نہیں ہوتے

نہ
اس سبب سے
فصل ہر پنج
کہ غلطی ہو
نہ غلطی ہو
نہ غلطی ہو
نہ غلطی ہو

جان انکو کہ اس میں کچھ خلط نہیں ہے کہ رطوبت ثانیہ کہ بیان اسکا کیفیت تو لہذا اخلاط میں مصلح ہو اور طبیعت ہے اور امور طبیعتہ تخصر میں سات قسم ہیں پس اگر اسکا خلط میں شمار نہ کریں لانہم آہی کہ اسو طبیعتی آہی چون اور یہ خلط مفرض ہے اور اعضا سے بھی شمار نہیں کر سکتے اس سبب سے کہ یہ رطوبات جسمانی گئی ہیں واسطے تغذیہ کے پس اعضا سے شمار کرنا جائز نہیں گالیسے کہ اعضا واسطے تغذیہ کے میان میں ہیں باقی رہی یہ بات کہ بھر اسکو اخلاط میں کیوں داخل کرتے ہیں کیونکہ کہ شمار کرنا اسکا خلط سے کہ خلط واسطے مقالات کے اخلاط سے اور واسطے باقی رہنے ضرورت کلی کے کہ نیز امور طبیعتہ کا سات قسم میں منافی اس کے اخراج کی حد خلط سے نہیں ہو سکتا ایسے کہ اخراج اسکا حقیقت ہے اور شمار کرنا بسبب ضرورت کے ہو سوال جب حد خلط میں اولیت استمالہ کی ضبط ہونی چاہیے کہ وہ خون کہ بلغم سے پیدا ہوا زود و سودا کہ اسہان اخلاط سے پیدا ہو ان دونوں کو خلط کہیں لیکن انکو کہ خلط کہتے ہیں کیا وجہ ہے جو اس اولیت باعتبار انکی قسم کے دونوں پائی جاتی ہے کہ خلط ہونا انکا پیدا ہوا ہے کیلوس سے یقیناً یعنی کیا دوس سے مثل اس کے یعنی بلغم اور اخلاط پیدا ہوئے اور اس کے خلط ہونے میں شبہ نہیں ہے لیکن دمویٹ اور سودا اولیت کے باعتبار استحکام ایک خلط کے طرف دوسرے خلط کے دوسرے مرتبہ ظاہر ہوئی ایک امر زمانہ ہے اور طبیعت کے اس واسطے کہ درجہ ان دونوں کے کوئی تسمیہ متعارفہ نہ ہو واسطے نہیں ہو اور پس ثابت ہو کہ وہ دونوں پیدا ہوتے ہیں اول استمالہ کیلوس سے جیسا کہ شے ذکر کیا اور جاننا چاہیے کہ خلط اگر یہ بلا ہو وہ طبیعت سے نہیں نکلتا ہے اس واسطے احتراق اگر ہر شدید ہو لیکن خلط کہ حد خلط سے نہیں نکلتا ہے اور احتراق اس سے زیادہ نہیں ہوتا کہ تو اسکا غلیظ ہو اور ساتھ اس کے اشکال کو بسو لست قبول کرنا ہے اور کثرت اور قلت باعتبار شدت ازفت کے احتراق سے والواہر اربہ اور اتسام خلط کے چار ہیں اور ضرر انکا چار میں اس طور پر ہے کہ سفر چار ہیں اور اور غذائیں مرکب میں عناصر سے پس بالضرور چاہیے کہ بیج غذا کے قوت ایک عنصر کی غالب ہو پس سبب کہ برابر ہی محال ہے اور جو ایک قوت عنصری غذا میں زیادہ ہوگی بالضرورت چاہیے کہ وہ خلط کہہنا سبب ہے اس قوت زائم کے ہو ظاہر آوے لہذا ہر ایک خلط اوپر طبیعت ایک عنصر کے واقع ہے اولہا الدم و ہوا و رطب اول اور افضل اخلاق میں خون ہے لہذا وہ گرم اور تر ہے اس دلیل سے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جو خون چلتا زیادہ ہوتا ہے حرارت اور بلوبت غالب ہوتی ہے اور بیماریاں گرم اور تر پیدا ہوتی ہیں اور خشک امین گرم اور تر سے اندک گوشت اور شراب کے پیدا ہوتا ہے اور بیج و فست گرم اور تہ کے اور بیج سن نموکے گرم اور

تر شفت کتاہ اور بیماریان خونی چیزین سرد اور خشک سے دور ہوتی ہیں اور لطیف لوگ کثرت میں
خون سردی اس دلیل سے کہ عورتان میں بہت ہوتا ہے وہی سبب سے ہر شے میں بیش لاتی ہیں اور خشک
نہیں کہ کہ مزاج الکثا بارہو جو آب اسکا یہ ہو کہ ہم نہیں مانتے ہیں کہ پیدائش خون کی عورتوں کے بدن میں
زیادہ ہوتی ہے مردوں کے بدن سے لیکن جو ان کے بدن میں تحلیل کم ہو بواسطہ سردی مزاج کے کہ سام کو
کثیف کتی ہو تاہم معلوم ہوتا ہے کہ اوپری کی حرکات کی ان میں سردی مزاج کو وہ دیتی ہے جو طبیعت کے نام
خالق کے بخان کو معیض سے دفع کرتی ہے اور فائدہ خون پہنچ جان کے غذا دیتا ہے جسے جو غلہ
بدن سے بسبب تحلیل کے کہ ہوتا ہے خون بدل اسکا ہوتا ہے اور بدلی ہو گیا کہ اس خبر پر زیادہ نقصان
دار ہو تا ہے اور سن و قوت میں بقدر نقصان کے اور بچ سن انکا دل کے کسر نقصان سے اور حقیقت میں نادی
خون پر اور غلط مانند ابازیر صلیح کے ہیں ایسا ہی شیخ نے کہا ہے والصفرا و بی حارہ یا البتہ اور انواع غلط
صفرا پر اور وہ گرم اور خشک ہے اور اوپر طبع اک کے کہ لہذا جب اس سال میں ٹھکانا ہو کنارے معتد میں لڑ
اور سوزش محسوس ہوتی ہے تو میں سوزش پنج صحت کے اور کڑوا لی تھ میں معلوم ہوتی ہے اور صفرا امراض
گرم اور خشک پیدا کرتا ہے کہ سرد اور تر سے نفع پاتے ہیں اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ خون کو لطیف کرے تو اس سے
خون جاری ہو گا تنگ میں گذرنا ہو اور خون اگر بہ نسبت بلغم اور سودا کے لطیف ہو لیکن بہ نسبت صفرا کے
غلظت زیادہ ہو اور بسبب بیش بلغم اور سودا کے زیادہ غلیظ ہوتا ہے جو پس حکم حقیقی نے صفرا کو ساتھ اس کے
مکرب کیا تو خون ہر عضو تنگ راہ عالم میں نمود کر سکے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ صفرا کی غذا میں ہر صفرا
ضروری و ماخوذ یہ یعنی پیچہ ہر سے کہ اس سبب سے کہ وہ صفرا لطیف ہو اور غذا غصو لطیف کی بھی حاجت کہ
لطیف ہو اور صفرا بھی لطیف ہو مٹا اسکا خون سے لازم آیا تو کہ دیوے صفرا اس غصو کو مٹا سبب اس کے
قیسرا فائدہ یہ ہے کہ آدمی کو اوپر نقصانے حاجت کنیز دار کرے اس طور پر کہ صفرا اوپر مٹا سے سامان کے
پسے گزنا ہو وقت حاجت کے اور بسبب مزاج اور قدرت اور جلا کے رطوبت کو کہ کسلخ و داخلی اسما میں دلا
سخت کرنے مٹا اس کے نقل غذا سے واقع ہو جیسا کہ میں اساتیر می صفرا سے خبر اکر قوت و فائدہ اس کے دفع پر خوش
کرتی ہے اور آدمی ہر اکر کرنے پر متوجہ ہوتا ہے و بلغم و ہوا بار و طبع اور انواع اخلاط سے بلغم کو اور وہ سرد
اور تر ہے اوپر طبیعت پانی کے اس دلیل سے کہ زیادہ لاتی اسکی بیماریان سرد اور تر پیدا کتی ہے اور گرم
اور خشک سے دور ہوتی ہیں اور بچ مزاجوں اور سنوں اور اوقات سرد اور تر کے زیادہ ہوتا ہے

اور اندر سرد و دیر سے پیدا ہوتا ہے اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ جب غذا کو کئی وقت بدن کو نہیں پہنچتی ہے
بلکہ خون ہوتا ہے اور بدل یا قلیل کا ہوتا ہے دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اعضا اور مناسل کو تر رکھتا ہے
تو حرکات کی گرمی سے کہ جمعت ہو خشکی نہ پڑے تیسرا فائدہ یہ ہے کہ بچہ غذا سے بعض اعضا کے ہند
دماغ اور مخاع کے داخل ہوتا ہے اس سبب سے کہ دماغ بھی غنی مزاج ہے لہذا سرد اور تر ہے اور دماغ
خدا اور فشدی کے مناسبت لازم ہے جو تھا فائدہ یہ ہے کہ خون کو ترجیح کرتا ہے اور قوت دیتا ہے اسکو کہ
اعضا پر چکنا ہو اور وہی بار دہ یا بستہ اور اقسام اخلاط سے سودا ہے اور دوسرے دوا و خشک ہے
اور طبع زمین کے دلیل اسکی خشکی اور سردی کی یہ ہے کہ وہ پیدا ہوتا ہے زمین سرد اور خشک ہے
اور وہ پیدا کرتا ہے امراض سرد اور خشک کو کہ نفع پاتے ہیں اشیاء گرم اور تر سے اور نزدیک قلوب
سردی بلکہ کی زائد ہے سودا کی سردی سے جیسے گرمی صفر کی زیادہ ہے خون کی گرمی سے اور فائدہ سودا
یہ ہے کہ خون کو فیلٹ اور تین کرے وقت حاجت کے یعنی نزدیک توقف خون کے واسطے مثلاً بچہ
عضو سے یعنی ہوجانے جزو عضو کے اور عمل سودا کا بچہ خون کے اسوقت میں ماخذ مل نہیں دیا کہ
دودھ میں اور جو فائدہ صفر میں مذکور ہو کہ صفر اخون فیلٹ کو رفیق کرتا ہے تو نفوذ کرے تھامی نکالت
ساتھ اس قول کے کہ سودا اخون کو فیلٹ کرتا ہے منافات اور مخالفت نہیں رکھتا ہے اس سبب سے
کہ اکٹھا ہونا ان دونوں فائدہ کا کہ آپس میں ضد ہیں ایک وقت میں مقصود نہیں ہے بلکہ ایک وقت میں
حاجت اسکی ہے اور دوسرے وقت میں احتیاج اسکی اور قدرت ان تصرفات پر حکم خداوند سبحانہ طبعیت کو
تو خون کے مرکب ہے اور اخلاط سے کہیں بسبب تاثیر صفر کے متاثر کرتی ہے یعنی وقت نفوذ کرنے خون کے
تھگ مجاری میں اور کہیں تاثیر سودا سے یعنی وقت پہنچنے خون کے نزدیک اعضا کے اور فائدہ اسکا یہ ہے
کہ بچہ غذا سے بعضے اعضا کے داخل ہوتا ہے مانند ہڈیاں اور باطن اور خضر و غیرہ کے کہ سخت پیدا
کیے گئے ہیں واسطے مثلاً بہت کے درمیان خاوی اور معتدی کے اور جو اعضا کہ سودا انکی غذا میں
داخل ہوتا ہے بہت ہیں ان اعضا سے کہ بلغم انکی غذا میں داخل ہوتا ہے اور جو اعضا کہ بلغم انکی غذا میں
داخل ہوتا ہے بہت ہیں ان اعضا سے کہ انکی غذا میں صفر اور تھامی دوسرا فائدہ یہ ہے کہ تھامی سودا سے
وقت حاجت کے اوپر غم مدد کے گرتا ہے تو صبر کرے آدمی کو بھوک سے اور تحریک بھوک کی کرے
جانتا چاہیے کہ طحال یعنی تلی گندہ سودا کا اور درمیان طحال اور غم مدد کے ایک راہ ہے جو وقت

آوی کو حاجت غذا کی ہوتی ہے شعور اسوداد ہاں سے اسی راہ سے غم مدہ پر گرتا ہے اور سبب اپنی
 ترشی اور زخمی مٹی کی ملائین کے قہمد کہ کہ نصیبی اور قوی الحس ہو لند کر تا ہے اور اس کے جسم نہ کو
 بخور تا ہے اور قوت ویتا ہے قوادی دریا ت کر تا ہے اس کیفیت کو کہ سے مجموع ہے اور دلیل اس بات پر
 ترشی باعث جوع کے اور محرک بھوک کی ہے یہ کہ ہم دیکھتے ہیں بعض آدمی کو کہ بھوک انکی ضعیف
 ہوتی ہے جب ترشی کھاتے ہیں بھوک انکی ظاہر ہوتی ہے لند اگر کم شہرون میں روزے وار سر سے
 افطار کرتے ہیں اور اگر کہین بھوک مطلق ظاہر نہیں ہوتی پانی سے کہ چاہیے چنانچہ یہ امر پوشیدہ
 نہیں ہے فائدہ فضل اخلاط میں خون ہے اسی سبب سے بدن کو حسن اور جمال دیتا ہے اور محبوب
 طبیعت کا ہے اس واسطے کہ مناسب زندگی اور مزاج روح کے ہے اسی سبب سے جب سہل دیتے ہیں بھوک
 طبیعت کو مدد ہے طبیعت انکو نہیں چھوڑتی ہے اور اخلاط کو نکالتی ہے اور بعد خون کے بلغم کو فضیلت ہے
 اس واسطے کہ وہ خون بالقوہ ہے اور بعد بلغم کے صفر کو ہے اس واسطے کہ پچ حرارت کے خون سے وقت
 رکھتا ہے اور وجہ ذکر کرنے صفر کی بعد خون کے سبب موافق ہونے صفر کے ساتھ خون کے حرارتین
 و در حقیقت میں مرتبہ اس کے ذکر کا بعد بلغم کے ہے جیسا کہ اکثر کتابوں مستبر میں ہے اور بعد صفر کے سودا
 اگر چه اس اعتبار سے کہ سودا بعد خون کا ہے کہ فضیلت نہیں رکھتا ہے لیکن جو سودا قوام بدن میں محتاج ہے
 اور کہ ہے مانند اور اخلاط کے اور مقابلہ کرنے والا خون کا ہے فضیلت سے خالی نہیں ہے اس لیے
 کہ وہ این فصل کی شرافت ہوتی ہیں وکل واحد منہما بقسم الی طبیی وغیر طبیی اور ہر ایک اخلاط
 بقسم ہوتا ہے دو قسم پر ایک طبیی دوسرا غیر طبیی اما الدم الطبیی فواہر اللون لانہ لم یلمس
 باخون طبیی پس وہ سرخ رنگ ہے اور بوسہ نہیں رکھتا اور شیرین زیادہ ہے نسبت اور غلط شیرین
 جانتا چاہیے کہ پچ اصطلاح اطباء کے غلط طبیی انکو کہتے ہیں کہ کہ بدن پیدا ہوا وہ بدن کو نفع دے
 پس جو غلط کہ کہ بدن پیدا ہو لیکن بدن کو اس سے نفع نہ ہو یا جو غلط کہ اور عضویں پیدا ہو انکو غیر طبیی
 کہتے ہیں اور خون طبیی کی چار صفت ہیں تین اسے صغیف نے ذکر کیا ہے اور چوتھے اعتدال قوام ہے
 چنانچہ چار دن فضل ذکر کرتے ہیں ساعتر بہت فائدہ دن کے جان کو کہ پہلی صفت خون میں سرخ ہونا ہے
 اس واسطے کہ کہ بھوک شیرین ہے اور انکا مولد ہر اس معنی سے کہ انکو مشابہ اپنے کرنا ہے تو اس سے
 غذا کرے اور ظاہر ہے کہ جب سفیدی کیلوی جسم سے دور ہو کر سرخ ہو جائے دلیل استقامت تمام کی

ہوتی ہے جو سبب مشابہت کے اور دلیل دوسری اور فضیلت سُرخ کی یہ جو کہ سُرخ کی دلیل مشتعل ہونے
گرمی کی ہے جیسے زردی دلیل زیادتی گرمی کی اور سیاہی دلیل غلبہ سردی کی اور سفیدی دلیل غامی کی ہے
اور سُرخ خون کی باعتبار مکان کے جو تفاوت ہوتی ہے جو خون دل اور شریانین میں جو ناصع الحمرہ ہر
نسبت اُس خون کے اور وہ اور کبد میں ہر درہ حقیقت میں خون طبعی قافی ہر جس جگہ کہ ہوا سوا سٹے
کہ ناصع الحمرہ وہ سُرخ ہے جو کہ مائل بہ شہرت اور زردی ہوا اور جو خون کبد اور اور وہ میں ہر قافی ہے یعنی
سرخ صرف کچھ زردی اور سیاہی اُس میں ہو اور سُرخ اسکی نسبت خون شہرہ این کے غلیظ ہوتی ہے
صفت دوسری وہ جو کہ بوسے متعفن اور بوسے ترش وغیرہ روائح روی نہ رکھتا ہو حاصل ہے جو
کہ کوئی قسم بوسے بد اور ترش وغیرہ نہ رکھتا ہو اور ماتن نے بر سیل شال کے اکیلے متن کو ذکر کیا کہ
وزنہ مقصود سب روائح رویہ سے خالی ہوتا ہے اور ساتھ اسکے چاہیے کہ مدیم اور کٹھ بھی ہو کہ یہ دلیل
غالبہ سردی کی ہے صفت تیسری وہ جو کہ معتدل القوام ہو یعنی قوام اسکا متوسط ہو درمیان قوام صفر
اور بلغم اور سودا کے مانند صفر کے پتلانوا اور مانند دونوں خلط باقی کے گاڑھا ہوا سوا سٹے کہ بہت
پتلانویون کے غذا ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا ہے اور گاڑھا بہت پیدایش روح کی لیاقت نہیں رکھتا ہے
اور معتدل دونوں کی صلاحیت رکھتا ہے اور جو یہ صفت ظاہر تھی صفت نے ذکر نہ کیا صفت چوتھی
وہ جو کہ شدید العلوات اور شیرین ہو یعنی لذیذ اور مزہ اسکا مشابہ مزہ شیرین چہرے کے ہو مانند شہاد اور
شکاک کے نہ کہ شیرینی اسکی مثل شیرینی شہد اور شکو کے ہو اور فائدہ اسکی شیرینی کا یہ ہے کہ اعضا اسکو
جلد اور زیادہ جذب کریں اسوا سٹے کہ اعضا سب شیرین ہیں مگر بعض اعضا میں باوجود شیرینی کے تھوڑی
کڑواہی محسوس ہوتی ہے مانند شہد کے کہ جب حد میں سے زیادہ جوش کریں مائل بہ تلخی ہوتا ہے اور
بعض اعضا میں سیلا پن اور بعض میں پھیکا پن جیسے فواکہ شیرین بعض مائل بہ سیلا پن میں مانند
بیس کے اور بعض مائل پھیکا پن مانند تر بوڑ کے اما غیر الطبیعی فی نحو الذی یخالقہ اور خون غیر طبیعی
وہ جو کہ مخالفت خون طبیعی کے ہو اور یہ غیر طبیعی دو حال سے خالی نہیں ہے ایک وہ کہ سب صفات طبعی
مخالفت ہو جیسے خون سپید متن غلیظ القوام معدوم العلوات یعنی بد بو قوام میں گاڑھا ہو اور شیرین نوا
اسکو غیر طبیعی مطلق کہتے ہیں بدتر اور وہ کہ بعض صفات میں مخالفت ہو اسکو غیر طبیعی ہیج صفت مخالفت
کیلئے مثلاً اگر خون سُرخ سے خالی ہو اسکو غیر طبیعی رنگ میں کہتے ہیں اور اگر ساتھ بد بو کے ہو غیر طبیعی

جو میں کہتے اور اگر مزہ بکرا جو یا توام غیر طبیسی مرض سے میں یا توام میں کہتے اسی تھیں اس پر اگر مٹا لفت
 دو صفت میں یا تین میں جو غیر طبیسی کو یہی انھیں سے مفید کہہ گئے جیسا کہ کہتے ہیں مخالفت رنگ اور
 بلو کو غیر طبیسی جو رنگ اور جو میں چھپانہ رہے کہ خون غیر طبیسی دو قسم ہو ایک وہ کہ خون اپنی ذات میں
 جردن ملنے اور خلط کے کوئی سبب سے دائرہ طبیسی سے باہر آوے دوسرا وہ کہ سبب کوئی خلط کے
 اخلاط ثلثہ سے غیر طبیسی ہو اور جس خلط سے کہ اسکو بگاڑا جو نشان اس خلط کا خون میں ہلکا سا ہو گا
 بدن میں اور بعد نکلنے کے بدن سے جیسا کہ چھپا نہیں ہو اور غیر طبیسی کہی ساتھ عفویت کے ہوتا ہو اور
 کہی بدون عفویت کے اور نقص خون کو تب مطبقہ لازم ہو اگر نقص داخل رگوں میں ہو اور اگر خارج
 رگوں سے ہو تب نہیں پیدا کرتا ہو مگر یہ کہ دم بڑا پیدا کیا ہو خصوصاً باطن میں کہ اس صورت میں
 تب مرضی لازم ہوگی اگر کہیں کہ خون ساتھ اور اخلاط کے مرکب ہو جو وقت وہ بگڑ گیا چاہے کہ جو اخلاط
 اس سے ہیں بگڑ جاویں اور مرض دوسری اکیلے کو جو دھو ہو ہم جواب دینگے کہ اگر چہ اخلاط ساتھ
 خون کے مرکب ہیں لیکن تب بھی خون اپنی بساطت پر باقی ہو وہ ساتھ اخلاط کے ملکر ایک ذات
 تعمیر ہو اگر تو فساد خون کا مستلزم ہو فساد اور اخلاط کو اسی طرح جو خلط کہ ساتھ خون کے مرکب ہو
 رگوں میں انہیں متاثر کرتے ہیں ایک ذات نہیں ہوتے ہیں اسی سبب سے وقت کھانے سہل کے
 وہی خلط اسہال میں نکلتا ہو کہ دوائے سہل اس سے مخصوص ہو اور نقص اس خلط کا موجب عفویت
 وہ خلط کا نہیں ہوتا ہو اس واسطے کہ مادہ ہر خلط کا متفاوت ہو اور متغیر ہوتا ہر خلط کا خاص ہو ایک
 سبب سے اور ہر ایک سبب غیر مختار ہو غیر دوسرے کے لہذا جو چیز کہ مفید صغیر ہو مفید بلیغ کو نہیں ہو
 اس واسطے کہ جو اخلاط کہ آپس میں مخالفت ہیں مفید ہر ایک کا بھی آپس میں مخالفت ہو گا اور بالآخر
 اگر ایک چیز وہ خلط کو مفید ہو یا زیادہ دوسرے لیکن افساد ایک خلط سے افساد دوسرے کا لازم
 نہیں آتا ہو بسبب اختلاف مادوں کے اس واسطے کہ مادہ نقص کا سرعۃ الانفعال ہو اور مادہ مفید کا
 بطی الانفعال ہو اور وہ بھی مشروط بشرائط ہوتا ہو پس ثابت ہو کہ فساد خون کا اور اخلاط کو فساد
 نہیں کرتا ہو اور فساد کرنا لازم نہیں ہو اور نہ وجہ ہو جان تو کہ مفید آدمی میں خون نہایت رفیق
 اور بہت ہوتا ہو یہاں تک کہ پیسنے میں نکلتا ہو کہی توام خون کا غلیظ نہ یا وہ ہوتا ہو یہاں تک
 کہ بہتہ ہو جاتا ہو جیسا کہ ہندو میں فائدہ معلوم اول یعنی اسکو نے کہا ہو کہ جو خون کہ بہتہ ہو جاتا ہو

مگر خون اوفت اور خرگوش کا اور جو میوان کہ دھل اسکا بڑا ہر خون اسکا غلیظ ہے اور جو میوان کہ صاحب دم کا ہر داغ اور دل اور جباب اور کبد رکھتا ہے اما الصفراء الطبیعیۃ نمی رعنوۃ الدم الطبیعی و ہر امر ناصح خفیف حادث اما صفراء غیر اسے طبیعی ہیں وہ سرخ و سرخ اور کثیف خون طبیعی کا ہے اور وہ سرخ حالمس اور ہلکا اور تیز جی جان تو کہ اوپر کہ چلے ہیں کہ جو غلیظ طبیعی ہے پیدائش اسکی کہ مین ہے اور اوصاف ذاتی صفراء کے تین ہیں ایک وہ کہ سرخی اسکی مائل بنزدی ہے مانند بال و عرقان اور یہ بسبب اسکی زیادتی لطافت کے ہے اور پر خون کے اور مقرر ہے کہ جسم سرخ کہ لطیف اور رقیق ہے نزدی ہوتا ہے دوسرا وہ کہ ہلکا ہوا سواستے کہ اوپر طبیعت آگ کے ہے اور اس سبب سے سبب غلیظ ہے اوپر ہوتا ہے تیسرا وہ کہ تیز ہوا سواستے کہ بسبب زیادتی جوش کے پیدا ہوتا ہے اور وہ موجب شدت گرمی کا ہے اسی سبب سے گذرنا اسکا اوپر اس اور مری کے سوزش اور اندک پیدا کرتا ہے و اما غیر الطبیعی فاقسامہ اربۃ لیکن صفراء غیر طبیعی ہیں چار قسم ہے الاول المرة الصفراء وہی صفراء غلیظہ و طویۃ رقیقہ پستہ مرہ صفراء ہے اور وہ ایسا صفراء ہے کہ رطوبت رقیق باقی اثنی عشر سے مرکب ہو جان تو کہ مرہ کبیر نیم اور شدت اسے مملہ ساتھ کچھ بچ بخت کے یعنی شدت اور قوت ہے جو صفراء قوی زیادہ ہے و اختلاط مین ہے اسکو مرہ کہتے ہیں اور اسی طرح سودا کو بھی لیکن جو خاص اس قسم کا اصطلاحین نام مرہ کو صفراء ہوا ہے اسواستے کہ جو اور اقسام صفراء کے ایک ایک نام سے خاص ہوئے سبب شبہت کے کہ آگے کہا جاوے گا اور اس قسم مین مشابہت نہ تھی پس اس قسم کا نام عام رکھا تو اور اقسام سے ممتاز ہو اور وہ چار دوسری یہ ہے کہ یہ قسم نسبت اور اقسام صفراء کے کثیر الوجود ہے پس تشبیہ اسکا اس نام سے خبر دیتا ہے اس امر پر کہ گویا صفراء انصر اسی قسم مین ہے اور رنگ اس قسم کا زرد ہوتا ہے اسواستے کہ رنگ صفراء سے طبیعی کا سرخ ہے اور رنگ باغم کا سپید اور تھنہ مری سے ساتھ سفیدی کے نزدی حاصل ہوتی پائمانی الحیۃ وہی القی سینا الطیار رطوبۃ غلیظہ نوع و دوسری صفراء سے طبیعی سے مسطہ بعض سے نمی ہے اور وہ ایسا صفراء ہے کہ اس مین رطوبت غلیظہ باغنی ملی ہو اور شبہ نزدی انہ سے کہ ہوا زرد سے قوام اور رنگ کے لہذا صوبہ یہ جمع کیا ہے اور مع باغم مین اور مسطہ صفراء البیض یعنی زردی انڈے کی ہے اور یہ قسم بھی زرد ہوتی ہے اس سبب سے کہ پہلے نوع مین بیان کیا گیا الثالث الصفراء الکراتیۃ وہی ان کو کون مرکبہ من الصفراء المحترقہ و من المرة الصفراء

اور اگر باقی کون فی الحسبہ جو فیہ قرینہ کا نام صفر اسے کرائی جو بینی موافق رنگ گندہ کے اور وہ
ایسا صفر ہے کہ صفر اجزاء اور مردہ قرینہ دسے اور یہ ایش اسکی مدد میں ہوتی ہے نہ اور یہ کہ
اس کو پر کہ بعض اجزاء صفر کے جلیا دین ہر دن ملنے اور کسی چیز کے اور سیاہ ہو جائے شدت اخراق
ہے اور صفر اسے کہ نہ دسے مگر مشابہ ہو جائے جو ساتھ رنگ پانی گندہ کے اسواسطے کہ سیاہی اور
زردی کے ملنے سے بڑی حاصل ہوتی جو الاراج الصفر اور الخبازہ وہی انھن انوار الصفر و طبعہا
قریب من السود نوع جو تھی کا نام صفر اسے رنگاری ہو اور وہ گرم زیادہ سبب قسم صفر اسے جو
طبیعت اسکی نزدیک نہ ہوں کے جو اور حقیقت میں یہ قسم تیسری قسم میں داخل ہو ساتھ تھوڑے
فرق کے اور وہ ایسا ہے کہ جب اخراق صفر کا کہ مرکب صفر اسے غیر محرق سے ہوتا ہے شدید و کرائی
ہوتا ہے اور جب اخراق شدید ہو جاوے نہ رنگاری ہوتا ہے اسواسطے کہ شدت گرمی سے کہ رطوبت دور
ہوتی ہو اور ہر گس آتی جو جسم سفیدی مارتا ہے جیسا کہ راکہ میں دیکھا جاتا ہے کہ نسبت کوٹے کے سفید
ہوتی ہو اسواسطے کہ کوٹے میں گرمی نے خوب اثر نہیں کیا لہذا رطوبت اسکی کہ سبب رکاوٹ اس کے
اجزائی جو اس میں باقی ہو اور اسی سبب سے اس میں جو انہیں اسکتی ہو لہذا سیاہ ہو اور جب گرمی زیادہ
اثر کر لے ہو اور رطوبت کو دور کر لے ہو یہاں تک کہ اجزائے اس کے آپس سے جدا ہو جائے تین اس وقت پسیدی
مائل ہو جاتی ہے لہذا ایک نوع اور ہو صفر اسے نا طبیی کہ ماتن نے اسکو کھل کر بیان نہیں کیا وہ ایسا
صفر ہے کہ صفر اسے طبیی ساتھ تھوڑے صفر اسے نا طبیی یعنی محرق کے ملے اسکو صفر اسے محرق
کہتے ہیں رنگ اسکا سرخ مائل کوٹ ہوتا ہے سبب ملنے صفر کے ساتھ سودا کے اور قید تھوڑے
ملے سودا کی ساتھ صفر کے اسلئے کہ اگر سودا بہت ملے اسکو اصناف سودا سے شمار کریں گے نہ صفر اسے
اسواسطے کہ حکم غالب کو ہوتا ہے اور حقیقت میں صفر اسے محرق یہی ہو اور اگر کہ کرائی اور رنگاری کو صفر
محرق کہتے ہیں لیکن مجازاً ہے اور جانا چاہیے کہ بچ کرائی اور رنگاری کے کہ بعض اجزاء صفر اسے
محرق شدہ کے ساتھ ملے صفر اسے کہ محرق نہیں ہو اور ہوتا ہے یہ شرط ہے کہ اختلاف انکا شدہ یہ بیان کہ
کو بصارت اس میں فرق نہ کر کے اسواسطے کہ اگر ایسا ہو لکہ اجزاء صفر اسے محرق غیر محرق سے ممتاز ہوں اسکو سودا
صفر اسے کہیں گے یعنی ایسا سودا ہے کہ صفر اسے کہ ملنے سے حاصل ہوا ہے اور فرق بچ کرائی اور رنگاری کے
اور بچ اور اقسام کے یوں کہ کہنے والا کرائی رنگاری میں خود صفر اسے باعتبار اختلاف اجزاء کے

اور مختلط اور قسا مین وادو خارجی جو یعنی مختلط اور جو اور غیر مختلط اور جو و دون ایک تین بین
 اعتبار و بیش طبع و نیکو نگار هر صفر اسے طبعی شیرین پر مانند شہد کے اور علامت قرشی بھی اسیکو
 تجویز کرتا ہے لہذا پنج شرح قانون کے حکم کے انما قدر مختلطی کنگا نشینا فیہا صفر ارحمیت و کان ملہ و سا
 حلوا جان تو کہ مختلط خون کا ساتھ صفر کے سبب ناپسندیدہ ہونے صفر کا نین ہو سکتا ہے اگر نین
 اس واسطے کہ اگر خون کم ہو صفر اسکو اپنے طرحت خلیل کر لیتا ہے اور اگر بہت ہو اسکو خون صفر اوی
 کتے ہیں نہ صفر اسے ناپسندیدہ پس ثابت ہو کہ صفر ناپسندیدہ نہیں ہوتا ہے مگر سبب شے بنم کہ یا سودا کے
 بشرط غلبہ صفر کے اور اس کے از رو سے کیفیت کے بنم مین اور از رو سے کیت کے سودا مین پس
 احتراق بعض اجزائے صفر کے اور دماغ اسکا ساتھ اور اجزائے صفر کے کہ محرق نہیں ہیں بشرط
 شدت اختلاط کے جیسا کہ کہا گیا فائدہ صفر کے نافذ ہوتا ہے ساتھ خون کے تیزی اسکی کمتر تیزی
 اس صفر اسے کہ جاتا ہے مراد مین اسواسطے کہ تعلیل الحدت تغذیہ کے مناسب ہو اور کثیر الحدت اور
 واسطے غسل فضول اور جبردار کرنے اسما اور عطلہ مقصد کو اور نہ کالے فضول کے آنا الباقی المقتضی
 فہو الذی یصلح لاین یستیر دما و کاندہ دم فاصر من تمام النفع لیکن بنم طبعی پس وہ جو کہ صلاحیت
 اس امر کی رکے کہ جلد خون ہووے گویا و خون ہو کہ ابھی تک نفع خوب نہیں پایا یعنی قریب خون
 بنے کے ہے اور قریب قریب کی اسواسطے کیا ہے کہ تو بنم کشتا اور چھیکا کہ اقسام غیر طبعی مین طبعی سے خارج
 ہو جاوین اسواسطے کہ یہ دونوں اگر چه صلاحیت خون ہونے کی رکھتے ہیں لیکن بید مین استعمال مین
 لیکن چھیکا نسبت کتنے کے طیل البعد ہو اور جو بنم مانند خون کے میا کیا گیا ہے واسطے غذا ہونے کے
 اس کے لیے مفرغ نہیں ہے جیسا کہ واسطے صفر کے مراد اور واسطے سودا کے طحال ہو بلکہ وہاں تہ خون کے
 رگون مین جاری ہوتا ہے تو وقت حاجت کے خون ہو جاوے اور بنم طبعی کی دو صفت مین ایک شہاد
 طیل اسواسطے کہ وہ قریب نفع کے ہے اور شیرینی شہ نفع کو لازم ہے جیسا کہ خون مین کہا گیا دوسرے
 اعتدال قوام کے اور وہ خون سے تمور ناخلف ہوتا ہے جو سبب کی نفع کے اور بنم طبعی شدید البعد نہیں ہے
 بلکہ وہ بقیاس بدن کے تعلیل البر و اور بقیاس خون اور صفر کے سرد ہو و ناخیر البقیس فاقا کثیر شہ
 لیکن غیر طبعی پس اقسام اس کے پانچ ہیں جان تو کہ بنم غیر طبعی وہ ہے کہ خون ہو جائے سے بید ہو
 غیر ممکن الاستعمال بنون ہو و البش اسکی کبد مین ہو خواہ اور جاہ مانند مدہ اور سارا قاع کے و جملہ

جو بنم طبعی
 کہ بنم طبعی
 کہ بنم طبعی
 کہ بنم طبعی

انہی دین میں باقی دوسرے فرس کے ہوتا ہے یا اندر سے توام کے لیکن غیر اندر سے رنگ اور بوس کے
 نہیں ہو سکتا جو اس واسطے کہ سب اقسام بلغم کے سفید صمدیم الراسخین اس واسطے بلغم بارہی اور برہم
 سفیدی کا ادب باعث عدم راہ کا ہو پس اگر اسی میں کوئی چیز مکار کے رنگ کو شہر کرے اس کا اقسام
 لے والی سے شمار کریں کہ اقسام بلغم سے شمار نہیں کیا جاوے گا اسی سبب سے صفراء امید کو اقسام
 صفراء سے جانتے ہیں یا جو اس کے بلغم نسبت صفراء کے آئین زیادہ ہوتا ہے اور وہ شمار کر لی اقسام
 لے والی سے یہ کہ ہر چیز کو نسبت کرتے ہیں اس کے طوط کو جو محسوس زیادہ ہو اور پھر اس مادہ کے
 کہ صفراء اور بلغم ہوں جو محسوس ہوتا ہے یعنی رنگ اس کا وہ زرد ہو نہ سفید فائدہ بلغم بلغم متعین ہو
 ہو سکتا ہے اسی کے شمار نہیں کرتے اس واسطے کہ عنونت ساتھ کسی نوع کے اذراع انہی سے محسوس نہیں ہو
 بلکہ سب اقسام میں ہو سکتی ہے اور عام ہے کہ بلغم متعین بلغمی ہو یا بلغمی اور جو بلغم بلغمی ہے اس واسطے کہ
 اس بلغم کو کہتے ہیں کہ کب میں پیدا ہو اور ان اوصاف کے کہ ماکور ہوئے و موصوف ہو متعین ہونا اس کا
 ساتھ باقی رہنے اوصاف مذکورہ کے معقودین نہیں نفل کرنا ہو اس سبب سے کہ صفوت اگر چہ
 حقیقت میں امر غیر بلغمی ہے لیکن جمع ہونا ساتھ بلغم بلغمی صلیح کے منافق نہیں ہو الاول (املا و هو الذی
 بنما لہ قدر من غلط الحما و نور چلی اقسام تسمہ بلغم سے بلغم شہین ہو کر لے آئین متعین و اخوان
 اور یہ قسم پنج اکثر کتابوں کے نہیں ہو اثنی السالک ہو الذی بنما لہ مرۃ محترقہ ہو آئین الامتداد
 نوع دوسری بلغم شور ہو کر لے ساتھ بلغم کے متعین امرہ محترقہ اس تہ کہ محوت اور شوریت پیدا کرے آئین
 اور رنگ زرد غالب ہو اس واسطے کہ اگر زردی غالب ہوگی اقسام بلغم سے شمار ہوگا جیسا کہ صفراء محیہ میں
 کہا گیا ہے اور دیگر مترین انواع بلغم سے ہو اورائل ہو مگر ہی اور شکلی ایسا کہنا ہو شیخ نے اور یہ کہ بلغم مینی
 گرم ترین ہونا بلغم شور کا ساتھ قضیہ کہ یہ بلغم کے کہتے ہیں کل بلغم بارہی و طب کے منافات اور مخالفت نہیں
 اس واسطے کہ یہ قضیہ کہ یہ نظر خون اور صفراء کے جو مینی حکم کہ مناسب اقسام بلغم جو یہ بروت اور رطوبت نسبت
 خون اور صفراء کے ہو اور بلغم جو یہ گرم و نسبت خون کے سرد ہوگا اور ہر چند کہ بلغمی کر لیا نظر بلغم کے
 رطب ہوگا اور یہی طمانے کہا ہے کہ یہ بروت اور رطوبت با اعتبار طبیعت بلغم کے ہو پس مارض ہونا گرمی اور
 خشکی کا نسبت کوئی مارض کے اس حکم کو ناقص نہیں ہو سکتا ہے جیسا کہ گرم ہونا پانی کا ساتھ اس کی
 سردی کے بلغمی جو منافات نہیں رکھتا ہے اور سبب شوریت کا یہ ہے کہ جو ایک مقدار معتدل صفراء کا

ساتھ بلغم کے ساتھ جویشٹہ ایندازے بلغم کو جلاتا ہے پس حاصل ہوتی ہے اس سے کچھ لذت کہ اسکو ماحولت کہتے ہیں
 انشا اللہ انما مضی و ہو بلغم صحت فیدہ الحارۃ ضعیفۃ نوع تیسری ترش ہے کہ بلغم میں حرارت ضعیفہ اثر
 کرے اور یہ قسم اعلیٰ بیرووت و میں ہو اور ترش ہو نیکی چار سبب میں ایک وہ کہ سودا سے حرش
 آسین ملے آسندہ کہ مزے کو کھنا کرے لیکن رنگ کو تغیر نہ کرے اس واسطے کہ اگر رنگ کو تغیر کیا اقسام
 سودا سے شمار کیا جاسا و لگانہ بلغم سے سبب دوسرا وہ کہ حرارت توجہ قوی زیادہ حرارت غریزیہ سے
 بلغم شیرین میں پیدا ہو کہ اسکو جوش دے اور حرارت غریزی تھلیل ہو جاوے اور بیرووت طلبہ کرے
 اور بلغم ترش ہو جاوے پیسے کہ عصارات ترش ہوتے ہیں شدت گرمی میں سبب تیسرا وہ کہ بیج بلغم
 شیرین کے بیرووت غالب ہو اور حرارت غریزی کے پس حرارت ذاتی اسکی مغلوب اور منطقی ہو جاوے
 اور اس سبب سے ترشی ظاہر ہو جیسے نمہ اور دھارے ترش ہوتے ہیں شدت جازون میں سبب
 چوتھا وہ کہ حرارت غریزی ضعیف عمل کرے بیج بلغم پیکے کے اور پکا نہ سکے اور سبب پیدا کرے تھلیل کے
 کہ حرارت کو لازم ہے بلغم کو مستند قبول کرنے پر و غار ہی کے کہ سے پس ترشی آسین ظاہر ہو جیسے خوا کہ
 پیکے کہ اسکو حرارت ضعیف کم پکاوے اور وہ ترش ہو جائیں فائدہ بلغم ترش دو وجہ سے خارج نہیں
 ایک وجہ یہ کہ کوئی چیز غریب ترش کہ سودا ہی آسین ملے دوسری وجہ یہ کہ بد لون ملے اور چسپ نہ کے
 کہ ٹیکے داخل میں ہو ترش ہو جاوے اور وہ ملو ہو یا تھو اور سبب ترش ہونے حلو کا یا حرارت ہو
 یا بیرووت ہو اور سبب ترش ہونے قہہ کا یا حرارت غریزی ہو فقط جیسا کہ چارون قسم میں کہا گیا
 فائدہ بیرووت سبب اقسام بلغم سے بیج قسم تیسری کے ظاہر ہو اور اس طرح جسکی پہلی قسم میں کہ
 محتاط جسم یا پس سے ہو یعنی سودا سے اور بیج باقی اقسام کے سبب خشکی کا بسبب ہونا مائیت کا ہر سبب
 پر دگی اور سخیل اسکا ساتھ ارضیت کے بسبب و شوری الفعال کے الرابع اخصص ہو الذی یغلب اللہ
 یغلب علیہ الجوہر الارضی و ہو اکثر الاضافۃ نوع چوتھی بلغم خضص ہے یعنی رحمت کہ اسکو کیلا اور
 کوکنا کہتے ہیں اور وہ ایسا بلغم ہے کہ غالب آدھے آسپر جوہر ارضی اور یہ قسم بلغم سے کثیف ترین اقسام
 میں ہے اور پیدا ہونا اسکا وہ طور پر ہے ایک وہ کہ سودا سے خضص یعنی کچا آسین ملے اور مزہ اسکا
 تغیر کر دے اور جان لو کہ سودا جتنا کہ پکا نہیں ہو گیا ہوتا ہے اور بعد پکنے کے ترش ہوتا ہے پس اگر سودا
 اپنی بلغم میں ملتا ہے اسکو بھی کیلا کرتا ہے اور اگر سودا پکا آسین ملتا ہے اسکو ترش کرتا ہے دوسرا وہ کہ

شدید اور بلغم کے جذبہ کرے اور اسکی بایست کو بہت کرے اور اس سبب وہ مستحیل بہ ارضیت اور غرض
 ہو جاوے مانند نوک کہ نوک پیدا کرے کہ ابھی تک حرارت متعین نہ ہو کہ باعث ترشی کی ہو اور حرارت جو
 کہ باعث حارث کی ہو کچھ آئین اثر نہ کیا کیونکہ سیلاب ہو تا ہو اور یہ قسم بھی میل بہ برودت اور برودت کو
 بلکہ اسکا میل بلغم ترش سے زیادہ ہو اور علت برودت اور برودت کو جو نہ رنج ہونے کے ایک متاثرہ
 ساتھ متعین ہو کہ اطباء کے بلغم طبع ہر پنج بحث ترش اور شور کے مذکور کی گئی ہو انخاص اس لئے وہ لازمی
 لا طعم نہ دینا بلغم طبع الجوہر المائی و جو ابرو الا صنف توجہ پانچویں قسم ہے یعنی پھیکا اور وہ ایسا ہو
 کہ میرہ ہو اور اس پر جو ہر مائی غالب ہو اور سرد ترین اقسام بلغم سے ہو اور کثیر الغیبت اور بعد مستحیل
 ہونے سے طرف خون کے اور اس قسم کو مسخ بھی کہتے ہیں ہمیشہ متوجہ اور سین مہلہ مہلہ اور پاک
 ستھانی سے کن اور خا سے میرہ کے اور بر وزن قبیل کے اسوائے اکت میں مسخ اور لقمہ مترادف ہیں
 اور جنب میرہ جو نکاح ہو کہ وہ ساتھ کوئی چیز غیر کے ملا نہیں اور متعش نہیں ہو اسوائے کہ وہ
 بلغم کہ ابھی نفع نہیں پایا ہو اور متعش ہو یہاں تک کہ لطیف آئین سے تحلیل ہو جاوے بہت ٹھہرے
 اور باقی غلیظ ہو جاوے اس میں سردی زیادہ ہوتی ہے سبب کثافت کے لیکن جو اعتدال وغیرہ
 مہلہ مزے سے خالی ہو ساتھ کسی مزے کے طعم سے موصوف نہیں ہو اور اوپر اس کیفیت کے کہ
 اہیت کو لازم ہوتی ہے یعنی بے طعمی پر باقی ہو اور یہاں اعتراض کیا ہو لوگوں نے اس طرح ہے کہ
 اطباء نے اس قسم کو پنج اس بلغم کے کہ غیر طبعی اندر سے مزے کے ہو نہ بلکہ کیا ہو پس جو چیز کہ مزہ نہ ہو
 اسکو مزے والی میں ذکر کرنا مناسب نہیں ہوتا ہے جو اب اسکا دو طور سے دیتے ہیں ایک یہ کہ
 مسخ کو اقسام بلغم مزے والے سے نہیں گنا ہے بلکہ اقسام بلغم سے گنا ہو اندر سے طعم کے یعنی بلغم
 دو طرح ہے ایک وہ کہ مزہ رکھتا ہے دوسرا وہ کہ مزہ نہیں رکھتا ہے بلغم اندر سے بلغم کے دو قسم
 ہوتا ہے جیسا درست ہے کہ کہیں حیوان اندر سے طلق کہے یا انسان ہو یا غیر انسان سا کچھ اس امر
 غیر انسان ناطق نہیں ہوتا ہے دوسرا یہ کہ لفظ طعم کی کبھی اس چیز پر دیتے ہیں کہ جس پر خوش و غم
 حکم کرے اور محکوم غایہ کیفیت موجود ہو یا محکوم طبع غیر کیفیت موجود ہو فائدہ بلغم طبعی
 یا اندر سے مزے کے ہوتا ہے یا اندر سے قوام کے جو اندر سے مزے کے ہو اور اقل نے اسکو غلیظ کیا
 ہے کہ کچھ اب جو بلغم غیر طبعی اندر سے قوام کے ہو اور اقل نے اس سے قرض نہیں کیا ہے مابین کرتا ہیں

جان نوکر، طبیعی اندو سے قوام کے دو قسم ہو ایک وہ کہ متفق القوام ہو دوسرا وہ کہ مختلف القوام ہو
 قسم پہلی پنج بیان متفق القوام کے اور یہ دو طرح پر ہو ایک وہ کہ نہایت پیلا ہو اور سبب اسکا
 غالب بینا اجزائے مائیکہ کا ہو اور دوسرا جو قیامت رقت سے مشابہ پانی کے ہو اسکو مائی کہتے ہیں
 اور وہ ہوا سلسلہ رقت کے سرچ الاثر ہو غصہ میں دوسرا وہ کہ نہایت غلیظ ہو اسکو موی کہتے ہیں اور
 اس سے گمان ہو کہ تشبیہ ساتھ جس یعنی گچ یا بتار کثافت قوام کے ہو کہ وہ ماننا گچ کے غلیظ ہو
 اسواسطے کہ قوام کوئی باطن کا بلا غم سے اس کثافت کو نہیں پہنچتا ہی بلکہ تشبیہ اسکی اس اعتبار سے ہو
 کہ جو گچ پانی میں ڈالیں سفیدی آسین مشابہ تھوئیں ناپخت کے ظاہر ہوتی ہو اس طرح یہ بلغم پنج تشبیہ
 اور غلیظ کے ساتھ اس کے مشابہ ہو اور وہ غلیظ ترین اقسام بلغم سے ہو قسم دوسری پنج مختلف القوام
 اور یہ بھی دو قسم ہو ایک وہ کہ اختلاف اسکا محسوس ہو بسبب غامی کے اور اسکو غام کہتے ہیں بسبب
 باقی رہنے کے اور پرخامی اپنی کے اگر کہیں کہ جو چیز کہ اختلاف آسین محسوس ہو کہ چونکہ اس کے اختلاف پر
 حاکم کر سکتے ہیں جواب اسکا یہ ہو کہ حکم اس سبب سے کہ بعض اجزاء اس کے جسم قابل میں سرعت کے ساتھ
 گتے ہیں اور بعض اجزاء اس کے اس جلدی سے نہیں گتے پس اس وجہ سے اختلاف کا حکم کرتے ہیں لگاتار
 اس کے قوام میں اختلاف محسوس نہیں ہو دوسرا وہ کہ اختلاف اسکا معلوم ہو اور محسوس اسکو مائی
 کہتے ہیں بسبب مشابہت کے ساتھ مائی اس کے اسواسطے کہ مائی یعنی بلغم ناک کا اکثر مختلف القوام ہوتا ہے
 جس میں دوا السودا و الطبیعیۃ فی فکر الدم لیکن سودا سے طبیعی پس وہ در خون طبیعی کا ہو اسواسطے
 کہ نسبت سودا کے ساتھ باقی اخلاط کے مانند نسبت زمین کے ساتھ باقی ارکان کے ہو اور تیز کرنا اس کے سبب
 اخلاط سے مانند تیز ارضیت کے ہو اجسام ساکنہ سے اور ارکان میں کوئی قابل ترسبکی نہیں ہو مگر خون پس
 اگر خون محمود ہو رسوب اسکا بھی محمود ہو یعنی طبیعی اور اگر محمود نہیں ہو رسوب اسکا بھی محمود نہیں ہو
 اور غیر طبیعی ہو اور دھرقا بلیت ترسب اجزاء کا پنج خون کے اس سبب سے ہو کہ مادہ خون کا لائق ترسب
 کے ہو بلکہ بلغم کے کہ قیامت لزوجت سے صلاحیت اس کام کی نہیں رکھتا ہو اسواسطے کہ اجزاء
 اس کے آپس میں متشبث ہیں اجزائے ارضی کہ آسین جن اور اجزاء کو پھاڑ کر پیچ نہیں بیٹھ سکتے ہیں
 اور معرقا بھی قابل اس کام کے نہیں ہو تین وجہ سے ایک یہ کہ مادہ اسکا لطیف ہو اجزائے ارضی
 کمتر رکھتا ہو اور ہوا اجزاء ارضی کم ہو پھارنے پر اور پیچ آنے پر قادر نہ ہو سکے وجہ دوسری یہ کہ

ماود صفر کا دوا اتم حرکت ہو اور جو جسم مائل کہ متحرک ہو تا ہر اجزائے ارضی اس سے متسبب نہیں ہوتا
 جیسا کہ پانی جاری نہیں دیکھا جاتا جو کہ اجزاء ارضی جیسے پانی بند سے میں نیچے بیٹھے ہیں جاری پانی
 نہیں بیٹھے ہیں وہ تیزی یہ کہ ماود صفر کا ہر جن قبیل السد ہر اور سب اسکا کہ اقل قبیل ہو
 یا مرقع ہو یا ہر قمر حرارت غریبی سے یا متعین ہوتا ہو قمر حرارت غریبی سے اور جب متعین ہوا
 لطیف اسے تحلیل ہو جاتا ہو اور باقی کثیف ہو کہ سودا سے احتراقی ہوتا ہو نہ رسوبی اور جو متعین ہوا
 کہ واسطے رسوبیت کے اتنی غریبین درکار ہیں سو دا بطریق اسے قابل اس کام کے ہو گا کہ ترسب
 اس کے اجزائین ہو نہیں سکتا پس ثابت ہو کہ قابل رسوبیت کا ماود خون کا ہو فقط واما غیر الطبیۃ
 ففی الخفاۃ المحرق لیکن سودا سے تالیسی وہ قواطع محرق یعنی جلا ہوا ہو جانتا جاتے کہ جو قواطع الخفاط
 اربہ سے کہ جلا یعنی اجزائے لطیفہ اس کے تحلیل ہو جاوین اور اجزائے کثیف باقی رہیں وہ سودا سے
 غیر طبعی ہو اور اسکو سودا سے احتراقی اور مردہ سودا کہتے ہیں اس واسطے کہ محرق ساتھ قوت اور تیزی کے
 ہوتا ہو اور مضعی مردہ کے قوت ہو لیکن جان کر کہ تیزی سودا سے محرق کی کچھ قوت اور ضعف کے
 باعتبار تیزی اس خفاۃ کے کہ اس سے حاصل ہوتی ہو کثیف ہوتی ہو جو احتراق صفر سے ہونے زیادہ
 اس سے کہ احتراق قوت سے ہو اور جو احتراق سودا سے ہوتا ہو تیز تر اور زیادہ ہو کہ جو احتراق باقم سے ہو اور
 اس طرح پنج قلت فساد کے اور حرمت فساد کے احوال اسکا بھی غمات ہے سو دا سے دوسری قبیل السبا داو
 بجلی الرذائے ہو اس واسطے کہ خون افضل اخلاط ہو اور مناسب حیات اور حرمت کے ہو اور سودا صفر اوی
 شدید الفساد و اویس یعنی الرذائے ہو اس واسطے کہ افراد تیزی اور لئس کے اور حرمت نفوذ کے لیکن طلاج بھی
 جلا قبیل کرنا ہو اویج تیزی ہرمت کے کثیف ہو جاتا ہو بسبب لطافت ماود کے اور سودا صفر اوی جو سودا
 رقیق سے موری نہ یاد ہو اس سے کہ سودا غلیظ سے حاصل ہو اس واسطے کہ وہ بسبب قوت کے گھستے والا
 ہوا اور زانی ہو لیکن اگر تارک کیا جاوے طلاج کو بلکہ قبول کرتا ہو اس واسطے کہ ماود رقیق جلا تحلیل ہو تا ہو
 جو سودا غلیظ سے ہو غلیان اسکا اور چکنا اسکا اعضائین کثیف ہو تا ہو اس واسطے کہ غلیظ اس کے لہذا پنج قبیل
 اور قبیح اور قبول طلاج کے عاصی ہوتا ہو اور سودا سے یعنی رقیق ہو یا غلیظ کہ قبول کرتا ہو رواست کو
 نسبت اخلاط ثانیہ کے لیکن جو ماود اسکا غلیظ ہو اور مزج تحلیل جلد تین ہوتا ہو اور ضرر اسکا اگر کچھ
 کمتر ہو لیکن دیر تک رہتا ہو اور طاهر ہو کہ اس باب میں غلیظ نسبت رقیق کے زیادہ ہو قیادہ سودا

کہ غلامہ صاف ہو کہ مین جاوے اور پیدا کرنے سے سے دور رہے اور یہ غلامہ کہ کہ مین جانا ہو کہ
 سب اجزا مین چھتا ہو مانند برودہ کہ کہ پانی مین بجو مین اس واسطے کہ کچا جوت نہیں لکھتا ہو کہ کھانا
 اور نقش اسکا بھی روشن ہو کہ کو تو غدا بواسطہ ملاقات اپنے سر جزو کے ساتھ اجزا اس کہ کہ جلد یک جا ہو
 اور اخلاط بخا وے اور یہاں صورت نوعیہ غذا کی تسلیل بصورت اخلاط ہوتی ہو جیسا کہ ابتدا بحث اخلاط مین
 لکھا گیا اور جوہ غلامہ کہ مین پکتا ہو اخلاط اربعہ اُس سے ظاہر ہوتے مین اور فضله اس بنیم دیکھتے ہو
 شائے مین جاتا ہو اور وہ نفع کچھ کہ کہ کے اور بعد اسکے عروق مین ہوتا ہو آسودہ زبان سر مانی مین کیوس
 کہ مین کیوس مین شئی غرقہ و شئی کالکروب و قد کیون مہاشی محرق اذ افراط الطبخ و شئی عج اذا قصر الطبخ
 پس حاصل ہوتی ہو اس غلامہ ملبہ غرقہ فی الکبد سے ایک چیز مانند سر جوش کہ اور ایک چیز مانند وہ کہ
 اور کبھی ہوتی ہو ساتھ سر جوش اور وہ کہ ایک چیز چلی ہوئی جو وقت کہ کچھ بہت ہو اور کبھی ہوئی ہو ایک چیز
 جو وقت کہ ناقص ہو طبع اور جو پیدا ایش سر جوش اور وہ کہ کی کہ اخلاط طبیسی مین حرارت متنا کہ سے ہو اور
 پیدا ایش محرق کی غیر طبیسی ہو حرارت مفرطہ سے احتراض کرنے مین کہ حاصل ہونا انکا ایک طبع مین کیونکہ وہ
 اس سبب سے کہ لازم آتا ہو کہ حرارت فاعلہ واحد ایک وقت مین بھی مستعمل ہو یہی مفرط اور یہ محال ہو جواب
 اسکا یہ ہو کہ حرارت اگر چہ واحد ہو لیکن تفاوت باعتبار مواد کے ہو لہذا حرارت واحد کو خالص مین بھی کہتے مین
 کہ چھ پچھتے مواد کے جلانے والی ہوتی ہو اور پچھتے مین سے مکی کرنے والی اور نرم کرنے والی ہے کہ
 پر شیدہ تعین ہو اور یہی جواب ہو پچھتے ہونے خام کے ساتھ انکے نال غرقہ ہی الصفر اذ طبیسیہ پس سر جوش
 صفر اسے طبیسی ہو و المحرق الطیف صفر اذ غیر طبیسیہ اور چیز چلی ہوئی الطیف اس مین سے صفر اسے نا طبیسی ہو
 کہ شیدہ سودا غیر طبیسیہ اور کثیف اس مین سے سودا سے نا طبیسی ہو و اشئی الخج سو البلم اور چیز کچی دی بلمہ ہو
 طبیسی ہو یا نا طبیسی جان کہ کہ پچھتے پچھتے بلمہ طبیسی کے موقوف چن ایک وہ کہ کہ بلمہ مین پیدا ہوتا ہو
 ہر طبع کہ مین پیدا نہیں ہوتا حاصل قول کا بھی یہی ہو اور وہ اعتراض کہ اس قول پر اور شہر مین
 کہ بلمہ طبیسی کا پیدا ہونا ضرور ہو اس واسطے کہ جزو اعظم غذا سے بعض اعضا کا ہو پس چاہیے کہ پچھتے ہو کہ
 پیدا ہونا اسکا ضرور ہو جواب اسکا یہ ہو کہ پیدا ہونا اسکا ہر طبع کہ کہ مین اس کے ضروری ہونے کو نقصان نہیں کرتا
 البتہ چھتے مین ضروری ہو کہ ہر طبع مین ضروری ہو نہ مین دیکھتا ہو کہ کہ مینا پانی کا ضروری ہو فی الجملہ
 لیکن ہر صفت ضروری نہیں ہو اور نہ احتیاج ہونا ہر لفظ اسکی طوط اس کے ضروری ہونے کو نقصان

نہیں کرتا ہو تو کھ دو سر اور کہ ہر طرح کبھی مین پیدا ہوتا ہو مائع اور اخلاط طبیع کے اس دلیل سے
 کہ وہ مرکب ہو عناصر اربعہ سے اور اس مضمین ہر عنصر سے وہ خلط کہ مناسب کے ہو پیدا ہوتا ہو
 یقیناً اور مائع شدہ کا قورونی اور اکثر متاخرین کا بھی ہو لیکن بلغم نامطبیعی بالافتراق اور اسلئے دار اخلاط
 نامطبیعی ہر طرح مین ہمیشہ پیدا نہیں ہوتے اسلئے کہ وہ ضروری نہیں مین و اما المصنعی من بذہ اسباب
 انصافاً تو بالذم لیکن جو صفات اور پختہ ہوا ان سب سے وہ خون ہو ہی طریق پیدا ہونے اخلاط کا جگہ
 اور جو جو وہ خلط کا موقوف ہو اور جو وجود مطلق اربعہ کے کہ فاعلی اور مادی اور صوری اور غائی مین
 اور پیمان انکی واجب ہو اس واسطے کہ علم وجود کوئی چیز کا کامل نہیں ہوتا ہو مگر بعد عالم کے سبب کے
 کہتا ہے مائع کہ سبب افتا علی ہو حرارت معتدلہ پس سبب فاعلی خون کا حرارت ہو کہ متوسط ہونہ مفرطہ
 کوتاہ و سبب المادی ہو المعتدل من الاغذیۃ والاشرۃ الفاضلہ اور سبب مادی خون کا غذا مین اور
 اشرہ معتدل کامل الکیوس مین مانند گوشت بکری کے نیچے اور روئی کے سبب الصوری النفع الفاضل
 اور سبب صوری خون کا نفع کامل ہو و سبب الغائی تغذیۃ البدن و تسمینہ و تربیۃ اور سبب غائی خون کے
 کئی چیز مین ہیں ایک وہ کہ بانی کو غذا دے دوسری وہ کہ بدن کو گرم کرے اپنی حرارت ذاتی سے
 اور سبب پیدا کرنے اوداع کے قیتری وہ کہ بدن کو تر رکھے و الصفر و سببها الغائی اما الطبیعی منها فحرارة
 معتدلة لیکن صفر اسے طبیعی پس سبب فاعلی اسکا حرارت معتدل و اما المحرقة منها فحرارة المفرطة اور
 سبب فاعلی صفر کے محرقة کا حرارت مفرطہ ہو و سببها المادی الطبیعی اعمار و الحما و الدم و الحریۃ من الاغذیۃ
 اور سبب مادی صفر اسے طبیعی اور نامطبیعی کا غذا اسے لطیف گرم ہو اور شیرین اور چکنی اور تیز و سببها الصوری
 فی الطبیعی منها و النفع الفاضل اور سبب صوری صفر اسے طبیعی کا نفع کامل ہو و فی غیر الطبیعی منها
 و النفع الفاضل اور سبب صوری صفر اسے نامطبیعی کا اثرات حرارت نفع کی ہو و سببها الغائی
 تغذیۃ الاعتصار الی سبب ان یکون فی غذاؤها قط من الصفر و لطیف الدم یسمل بہا لغوذة
 فی الحما رسی الفیقۃ و لذۃ الاسما و تحسن بالماجۃ الی دفع الفضلہ اور سبب غائی صفر کا کئی چیز ہو
 ایک وہ کہ بیج غذا سے بعض اعضا کے کہ مانند رید کے داخل ہو دوسرا وہ کہ خون کو لطیف کرے
 تو بیج مجاری تنگ کے نفوذ کر سکے قیتر او کہ امیا کو لندہ کرے تو حاجت دفع کرنے فضلہ کی معلوم ہو
 جیسا کہ بیج مقدّمہ سمجھت اخلاط کے کہا گیا و سبب البلغم الغائی حرارة مقترنة اور سبب فاعلی بلغم طبیعی

یا غیر طبیعی حرارت قاهرہ ہو اور قصور اس حرارت کا نسبت اور افلاک کے جو درجہ بعض اقسام ہوتے ہیں
 جیسے بلغم شوریدہ ہو جو حرارت فاعلی قوی کے نہیں ہو سکتا ہو سبب المادی علیہ الرطب المزجج الی
 من الاغذیۃ اور سبب مادی بلغم کا فضا سے غلیظ تر ازج سرد ہو یا متقاضی بخلی اور کثیر اور کثرت کے لیے
 اعتدال منفع اور سبب مادی بلغم کا فضا سے سرد ہو و سبب الفاعلی ان کیوں معد التغذیۃ البیان من ذلک ان الذی
 و ترطیبہ و تغذیۃ بعض الاعضاء التي یوجب ان یکون فی ناسا قسط من البیان اور سبب صفائی بلغم کے
 کئی ہیں ایک وہ کہ بلغم آمادہ اور تیار ہو اس امر پر کہ جو بدن کوئی وقت نہ اچھا و بخون ہو کر نہ آسکے بدن
 ہو جاوے و دوسرا وہ کہ ترطیب بدن کی کرسہ قیسا وہ کہ بیچ نہ سے بعض اعضا کے داخل ہو جیساکہ کہا گیا
 و سبب السودا الفاعلی اما الطبیعیۃ منها فحرارۃ معتدله لیکن سبب فاعلی سبب طبیعی کا حرارت معتدلہ جو
 اس واسطے کہ وہ در خون طبیعی کا جو اور اعتدال حرارت کا بیچ فاعل ہونے حرارت کے تیسرین نسبت حرارت
 غیر طبیعی کے جو در نہ شک نہیں جو کہ وہ حرارت اعتدال حرارت فاعلی خون سے تیار و پر دما اکثر و قریب
 متجاوزۃ عند الاعتدال لیکن سبب فاعلی سوداے معتدلہ کا حرارت زیادہ ہو اعتدال سے اور جان کو گرم
 فاعلی سودا کا جو و سردی قوی کا جو و سبب المادی ہر غلیظ طیل الرطوبۃ من الاغذیۃ اور سبب مادی سودا کی
 فضا سے غلیظ طیل الرطوبۃ جو مانند بکین اور عجلی شور اور گوشت سوکھانے و گنے کے خاصہ میل اور بھینے کا اٹھنا
 اور سبب اسے سوکھانے کا فضا سے گرم ہو و سبب المادی الفاعلی الرطب بکیت لایسئل ولا یقل اور سبب مادی سودا
 ثقل تر نشین ہو کہ شامل ہوا اور غلیظ پاوے جیساکہ چاہیے و سبب الفاعلی تغذیۃ الاعضاء التي یوجب ان
 تی فضا انما قسط من السودا و تغذیۃ شہود الطعام بان یغصب الی فم المعدة من الطحال فی نشا بعض وقتہ و یہ قطع
 نہ محوشتہ فی تہو الشہود اور سبب فاعلی سودا کئی ہیں ایک وہ کہ داخل ہونے فضا سے بعض اعضا کے کہ تھوڑا سا
 داخل ہونا ان اعضا کی تہا میں ہر دو دوسرا وہ کہ اندر کھانے کی فضا سے اس طرح سے کہ تھوڑا سا
 اوپر معدہ کے تلی سے گزے اور جو دوسرا ہو کہ کثرت سبب کیلاجن کے فم معدہ کو سکڑے گا اور سبب شہی کے
 کہلا و لگا پس آدمی نما جائے گا پس اگر کہ نہ بعد فاعلی جو معدہ کے اور بافتبار متاد طبیعی کے ہر اسکو شہوت
 صاوق یعنی سچی ہمو کہتے ہیں اور طبیعت فاعلی سودا کی یہی قسم جو در نہ شہوت کا ذریعہ یعنی موجب کی کہ کہتے ہیں
 اور ہر مرض جو اور مرض فاعلی نہیں ہوتی جو اس واسطے کہ غایت مطلقہ طبیعتی ہوتی جو اور مرض مطلقہ نہیں ہوتا
 طبیعت ہر مادی اور فم سردی کی غلابہ ہوتی من سے ایک نسبت ہر قسم سردی اور فم سردی کی کئی جاتی ہر دو تیار ہوں

ہضم پر مشتمل ہو جاوے جان تو کہ ہضم تیسرا پنج عروق کے جو اور دو عبارت ہو کہ تیسرا جو ہے طبیعت اولی سے
 ساتھ رطوبت ثانیہ کے اس طور پر کہ اجڑا سے مادی ستمید کے بابتیا مزاج ہر عضو کہ دو جزو اس سے
 مناسبت کرتا ہو ستمید او شکیع ہو جاوے چھپا نہ رہے کہ جو پنج عروق کے اخلاط نفع پاتے ہیں ایسا نہیں ہو
 کہ وہ سب ایک مرتبہ رطوبت ثانیہ بخالتے ہیں اور غلبہ خلط کے عروق میں نہیں رہتے بلکہ اخلاط عروق میں
 باقی رہتے ہیں اور ساتھ اسکے بعض اس خلط سے کوئی کوئی وقت رطوبت ثانیہ بن جاتا ہو پس پنج عروق کے
 رطوبت اولی اور رطوبت ثانی ہیشہ موجود ہیں بخلاف کیلوس کے کہ وہ معدے سے جگہ میں جاتا ہو اور جب
 پکنا ہو سب اخلاط بن جاتا ہو اور جگہ مادہ کیلوسی سے خالی ہو جاتا ہو جب تک کہ او کیلوس آوے اور اخلاط سے بیچ
 جگہ کے تمام دھونے نفع تک رہتے ہیں بعد نفع کے اپنے اپنے محل میں چلے جاتے ہیں مگر اس قدر کہ اسکی غذا ہو کہ
 او کو کسی کوئی خلط نہ یاد آوے اس مقدار سے کہ چاہیے جگہ میں رہ گیا ستمہ اور درم پیدا کرتا ہو بالکل رطوبت ثانیہ کہ
 اسکا ذکر ہم کر رہے ہیں دو قسم سے ذی نہیں ہو ایک قسم فضول ہو اور بدن کو اس سے کچھ حاجت نہیں ہو
 اور وہ خلط ناظمی میں داخل ہو نکالنا اسکا واجب ہو اور اگر نہ نکالیں ستمہ کرمیات پیدا کرے
 قسم دوسری کہ فضول نہیں ہو یعنی متعلق الیہ بدن کی جو اسکی چار قسمیں ہیں ایک ہے کچھ عروق ملبر و قیر کے
 موجود ہو دوسری قسم وہ جو ہر عضو ہر جاوے طبابتیا مزاج کے فقط اور مقصود ہضم تیسری سے یہی ہو تیسری
 قسم وہ ہو کہ ہر ملبر و قیر کے اعضا میں منتشر ہو چھٹی قسم وہ کہ التیام اور التصاق اعضا کا اس سے ہو اور
 جو نفع ہضم کے اعضا میں ہو وہ عبارت ہو جو جانا رطوبت ثانیہ کا قابل غذا ہو جانے اعضا کے اور غذا
 بالذیل اسی جگہ ہوتی ہو اس واسطے کہ مادہ غذا عضو کی ہوتی ہو اور فضلاء ان دونوں ہضم کا پسینا اور
 اور میل ہیں کہ بدن اور ذراک اور کون سے شکلتے ہیں اور دفع ہوتے ہیں اور ہضم کہ بعد ستمہ کے ہونا
 اسکا کیلوس ہو کہ وہ پنج قسمیں نفع نفع اور بیان ملل اور بعد کے ساتھ مثلاً لون کے جو جان تو کہ کھانے
 تفریق نفع کی یون کی ہو کہ نفع ہو حالت من الحارۃ البسم ذی الرطوبۃ الی موافقۃ النایۃ المظلمۃ یعنی نفع وہ
 کہ حرارت اثر کرے بیچ جسم کے کہ تیسری رکھتا ہو اور اس جسم کو پھیر کر مٹی حالت پر پوہ بن جاوے کہ اس سے
 غایت مطلوب تھی اور اس پر اعتراض کیا ہو کہ پنج حد نفع کے حرارت کی کمی ہو اور لکھا اس امر پر متفق ہیں کہ نفع اسکا
 بارہ ہو پس غذا تیس ہو جو اب اس سے ہو کہ حقیقت میں منفع سب اخلاط کی طبیعت ہو اور کہ طبیعت کا نفع بین
 حرارت غریبی ہو یہ نسبت نفع کی طرف حرارت کے ثابت ہوئی لیکن اشیاء سے بارہ بیچ اور صغریٰ کی

نہیں

نہیں

سیدین طبیعت کے جن اسواسطے کہ طبیعت باعتبار برادے کے فجاج معین کی جو کہ اس مادے سے ملتا ہے
 اور یہ بات مقصود میں غفل نہیں کرتی جو اور بھی اعتراض دوسرے کی ہے کہ احوال حرارت مضمر مفید کہا ہو
 ساتھ مادے رطب کے اس تقدیر پر لازم آتا ہے کہ اخلاط یا پس اور نڈاسے یا پس نفع کے قبول کرنے سے
 خارج وہ ان اور یہ خلاف مغروض ہو جواب اسکا یہ ہے کہ اخلاط اور اندیہ خاکی رطوبت ہی سے نہیں ہیں
 پس انما ذوات رطوبۃ انکے حق میں صادق آتا ہے رطوبت فعل اخلاط کی خود ظاہر ہو لیکن رطوبت اغریض تک
 کی بھی تحقیق ہو اس سبب کہ وہ مرکب بین عناصر سے اور جو بیٹھے کئے رطب ہیں پس اور مرکب کے اطلاق و
 رطوبت کے کر سکتے ہیں نظیر اسکے اوپر رطب کے اور انوع نفع کے چار ہیں ایک کئے نفع انشروہ یعنی پکنا پھل کا
 وہ ایسا ہے کہ نوک اور غیرہ اس مرتبہ کو پھونپن کہ پیدائش انکے مثل کی ہو سکے دوسرے نفع الغذا ہے اور دوسرا
 کہ غذا اصلاحیت جزو جو مکی پیدا کرے اور مادہ خاص اس نفع کا جہنم جو تیسرے نفع صنایع یعنی کوئی چیز صلاحت
 اسکی پیدا کرے گا اسکو مائل کوکچ کھانے کے صرف کر سکیں چچ وقت غیر مضطر کے اور یہ نفع کئی دو چیز
 اور ہر دو میں نام اسکا طعمہ و جو پہلی وہ ہے کہ حرارت فاعلہ نفع کی ہو الی بر یعنی وہ حرارت جو اسے ملی ہو
 اور ساتھ اسکے اس جسم سے کہ نفع پانا ہو ملی جو یعنی بیج اس جسم کے اور حرارت مذکورہ کے کوئی چیز مانع مانا
 کی ہو اس نفع کو شوکتے ہیں نظیر اسکی کباب ہے کہ آگ کی دوا میں پکا میں وجہ دوسری وہ کہ حرارت مذکورہ دوسری
 یعنی اجسام ارضی سے مرکب اور ساتھ اسکے جسم کئے والی سے ملی ہو اس نفع کو کیسب کئے ہیں نظیر اسکی شلا
 کباب ہے کہ اوپر چنگاری کے رکھیں تو کچے وجہ تیسری وہ کہ حرارت مذکورہ اس جسم سے تہلے بلکہ درمیان دونوں
 اولیٰ چیز واسطہ ہو پس وہ حرارت اثر کرے واسطہ میں اور وہ واسطہ اثر کرے جسم مذکور میں نظیر اسکی دیک ہو
 کہ بیج اٹھ اور کھانے کے مائل ہو الی جو اور یہ واسطہ والا تین حال سے باہر نہیں جو ایک وہ کہ مرکب ہو تاکہ انیم
 دوسرے کا ساتھ اس جسم کئے واسطے کے شرط ہو اس نفع کو قلی کئے ہیں دوسرے کہ اسکے ساتھ مرکب جسم کائناتی کے
 شرط ہو اسکو طبعین کئے ہیں تیسرے کہ ساتھ اسکے مرکب جسم مانی کا شرط ہو اسکو طبعین کئے ہیں اور کبھی چنانچہ
 اوپر تصفیہ کی فصلوں سے بولتے ہیں جیسا کہ ہیں کہ بیج الذیاب اوصافی اور اکثر اطلاق قلی کا بیان کرتے
 کہ کوئی چیز کو واسطہ کوئی جسم کے آگ پر ہونے میں مدون لائے واقع کے اور جس بجائے علی اوپر و صا و ہما کے
 سر و ذن قلی کا جو اور کبھی طبع کو اوپر دوسرے مٹی کے ان الفاظ سے بطور اشتراک کے بولتے ہیں اور
 رضہ مقام سے معلوم ہوتا ہے کہ اقسام نفع سے نفع انفلات ہے یعنی ادہ سل الاذ قاع ہو جاو اور یہ ایسا ہو جاو

بسم الله الرحمن الرحيم

مجلس علمیه

کریختی جوہر
اسکے سہیل
عاشق بیگم
میں

کارتھا ہو پتلا اور جو پتلا ہو گا ترھا اور جو لیسہ دار ہو گا کڑے کڑے ہو جاتا ہو اس واسطے کہ غرض فیصلہ متین
ہم پر تو وقت نفع کے معنیان نکرتے نفع کو عیاد قبول کرنے اور سود کا مخرج ترقیق کا اور بلغم ترقیق اور
یج کا اور سفر انیلا کا پوتا ہو لیکن خون مخرج ترقیق کا نہیں بلکہ اس سبب کہ مرکب و انما طہرہ کا ہو
نبار غلبہ غلط ملنے والے کے وقت بلکہ خون کے کبھی ساتھ تھیلہ کے اور کبھی ساتھ ترقیق کے حاجت پڑتی ہو
براعت اس امر کی نافع ہوتی ہو مگر کبھی بدن پر پوشیدہ نہیں ہو لیکن سبب پچ نفث کے بدل ہو مٹی رسیدی ہو کہ
ہی انکی رسی ہو اور پچ عورت عام کے جو پچ کو اس سے دیکھ کرین واسطے حاصل ہونے کوئی امر کے اور پچ اور پچ
کے کہ عورت خالص ہو کہ پچ نہ ہو تو وقت غلیہ کوئی چیز کی بکام ہو کہ حاجت اس چیز کی موقوف ہو یا جو واک کا پس
سبب نام ہو مراد علت کا ہو اور اگر سبب ناقص ہو مراد علت ناقصہ ہو اور علت نامہ نہ چیز ہو کہ وجود معلول کا
یہ اس کے وجود کے واجب ہو مانند روشنی کے آفتاب کو اور گرمی الگ کو اور بیض لوگوں نے کہا ہو کہ علت نامہ وہ
ہو کہ جملہ یا ترقیق غلیہ وجود اش ہو اور علت ناقصہ مخالفت اس کے ہو اور مراد علل اربعہ سے بھی علت ناقصہ ہو وہ
رقم بین مادی سترہی ناقصی قافی اس واسطے کہ سبب میں داخل ہو یا نہ اگر داخل ہو لیکن بالقرہ پس آگے
دی گئے ہیں اندر اس کے نسبت تلوار کے اور اگر داخل ہو لیکن بالفعل اسکو صورتی کہتے ہیں مانند
دورت تلوار کے کہ تیرہوی ہو یا سیدھی اور سو اس کے ہو اور جو داخل نہیں ہو یعنی سبب سے خارج ہو اگر ایسا ہو
بیروا لاسیہ کا ہو اسکو فاعلی کہتے ہیں جیسے تلوار بنانے والا نسبت تلوار کے اور اگر وہ سبب معقول ہو اسکو فاعلی
کہتے ہیں مانند لڑائی کے ساتھ دشمن کے اور علت فاعلی اگر جو وجود میں ہو نہ ہو لیکن نہیں میں عدم ہوتی ہو

الفصل الثالث فی الاعضاء

اصل سیرى ثابت ہو پچ بیان اعضا کے ہو پچ اجسام مولدہ من اول مخرج الاغلاط کما ان الاغلاط اسام مولدہ
من اول مخرج الارکان اور اعضا وہ اجسام میں کہ پیدا ہوتے ہیں اول ملنے اغلاط سے جیسا کہ اغلاط وہ اجسام میں
پیدا ہونے میں اول مخرج ارکان سے قائمہ اس مقام میں بیان کنی امر کا لازم ہو تو شبہ کے اور پھر تیرہوی اعضا
وہ اغلاط کے دارو ہوتے ہیں مخرج بر جادین ایک اسم ہے کہ جانا چاہیے کہ مراد پیدا شدہ اعضا کی اول مخرج
غلاط سے وہ ہو کہ عضو پیدا ہو اس سے کہ وہ جو مخرج اول مخرج اغلاط سے پیدا ہو اور جو اس کے کہ اندر غلاط سے
ہوتی ہو اور رطوبت ثانیہ سے اعضا اور اگر یہ قید نہ کریں کہ رطوبت ثانیہ اور وہ غلاط کہ غلاط دوسری سے
پیدا ہو تا ہو وہ عضو میں داخل ہو جائے اس واسطے کہ تکون میں اول مخرج الاغلاط ان دونوں پر صادق آتا ہو

فیصلہ
بیان اجزاء
عورت اور انکی
اور انکی

بدون واسطے کے پس قید واسطے کے لازم ہوئی تو ہر عضو کی تمام ہر دوسرا امر یہ کہ مراد ممکن اعضا کا رطوبت
ثانیہ عام ہو کہ بدون واسطے کے ہوا تہذیبہ پیش اعضا سے مفرد کے اس سے یا واسطہ ہوا تہذیبہ پیش اعضا کے
اس سے اس واسطے کہ مفرد رطوبت ثانیہ سے ہونے میں اور اعضا کے ہر عضو سے مفرد رطوبت ثانیہ
ہو تاہر اور اعضا سے مرکب عضو مفرد سے پس اعضا سے مفرد درمیان ان دونوں کے واسطہ ہونے میں اور اس
قید تہذیب سے حضور کب مراد عضو میں داخل رہتا ہر تیسرا امر یہ کہ پہنچ پیدائش اخلاط کے اول مزاج اور کائنات
بھی قید مذکور کو لازم رکھیں اس واسطے کہ اول مزاج اور کائنات سے نبات ہوتی ہو اور نبات سے اخلاط پس
نبات درمیان ان دونوں کے واسطہ ہوتی ہو اور عام ہو کہ تولد اخلاط کا نبات سے بدون واسطے
کے ہو مانند تولد خلیط کے افہ یہ نباتیہ سے یا واسطہ ہو مانند تولد اخلاط کے افہ یہ حیوانیہ سے اور تولد حیوانیہ
افہ یہ نباتیہ سے اور تولد خلیط کے افہ یہ سے چوتھا امر یہ کہ پہنچ اخراج اور روح کے تفریق اعضا سے تاویل کریں
اس واسطے کہ اجسام تولد میں اول مزاج اخلاط اس کے حق میں بھی صادق آتا ہو اور تاویل اس کی دو طور پر ہو
ایک یہ کہ مراد جسم سے کہ پہنچ تفریق عضو کے ہر جسم کثیف ہو اور روح لطیف ہو پس روح تفریق اعضا سے یکجا ہو
دوسرے یہ کہ مقصود پیدائش اعضا سے جسم سے کہ حاصل ہوا ہو اول مزاج و اخلاط سے واجب ہونا پیدائش
اعضا کی ہر اس جسم سے معنی وجود اعضا کا بدون اس کے واسطے کے ممکن ہووے اور اس قید سے اور روح تفریق
اعضا سے خارج ہو میں اس واسطے کہ تولد اور روح کا رطوبت ثانیہ سے بطریق وجوب کے نہیں ہو کبھی اور روح اس
پیدائہ ہوتی ہیں اور کبھی اخلاط سے بدون واسطے کے بلکہ اجزاء اخلاط کے لطیف ہو اور متخیر ہو کر زمین
مزاج روحی حاصل ہوتا ہو بدون مقدم ہونے اس مزاج کے کہ اخلاط بسبب اس مزاج کے صورت ثانیہ
ہو جاوین دہی متقسم اسے دہیستہ وغیرہ دہیستہ اور اعضا متقسم ہوتے ہیں طرقت رئیس اور غیر رئیس کے ذاتی
لیست برہیستہ متقسم الی خادمتہ الرئیستہ وانے غیر خادمتہ الرئیستہ اور ہر اعضا کے خادم رئیس شین میں ان کی
دوسرے میں ایک خادم رئیس کے اور دوسری غیر خادم رئیس کے ذاتی لیست بنادمتہ الرئیستہ متقسم
مروستہ وغیرہ مروستہ اور ہر اعضا کے خادم رئیس کے نہیں ہیں دوسرے میں ایک مروستہ دوسری غیر مروستہ
اما الاعضاء الرئیستہ فی التی کمون مبادی القوی مستجابا الیہا فی بقاؤہ و شخص اول النوع لیکن اعضا کے
پس وہ مبادی تو قوتوں کی ہیں اور طرقت ان کے حاجت ہوتی ہو پہنچ باقی رہنے شخص کے ذاتی برہنہ فرع
جان تولد مبادیہ جو کہ سبب وجود کا ہو اور عام ہو کہ فاعلی ہو یا قابلی اور دھارک رئیس یا نکل اکاب وجہ سے

میں وہ فاعلی ہیں اور دوسری وجہ سے مبد و تابعی وجہ فاعلیت کی فاعل ہوتا انکا واسطے ارواح کے کہ محل
توقون کی ہیں اسواسطے کہ ارواح مبد و تابعی کے قوی میں اور اعتقاد مبد و تابعی ارواح کے پس مبد و تابعی
واسطے قوی کی ثابت ہوا اسواسطے کہ مبد و تابعی ہوتا ہوا اس واسطے اس شخص کے اور وجہ فاعلیت کی قابل ہوتا
اور ہوا پس اس واسطے کہ نفس فاعلی ہوتا ہوا اور پر قواس مذکور کے شیعہ مطلق سے اور ہوتا ہوا اعتقاد
رہی سے فاعل اور قابل مذہب اکثر محققون کا ہر پنج بیان ارواح اور قوی کے متصل کہا جاویگا اور پڑھیں
انام کے لئے ہند سے رہیہ مبد و تابعی ارواح کے ہیں مانند دل کے اور ہند دوسرے مبد و تابعی ارواح کے ہیں
اسواسطے کہ فاعلیت اور قابلیت اس کے نزدیک بنظر حفظ ارواح کے ہو اور فاعل ارواح کا سوا اسے دل کے اور کوئی
عضو کو نہیں کہتا ہو مگر اس واسطے کہ ارواح میں کہا جاویگا انکے ببقا انکے لیکن اعتقاد رہیہ کہ مبادی
قوت کے ہیں باعتبار بقا شخص کے یعنی بقا سے وجود حیوان کا از روئے شخص کے اسی قوت پر توقون ہو
فناشہ پس وہ عضو میں القلب ایک آئین سے دل ہو وہ مبد و تابعی اسے مبد و تابعی اور دل مبد و قوت
حیوانی کا ہو اور حاجت طرف اس قوت کے اس سبب سے جو کہ بدن مرکب ہو عناصر اربعہ سے اور ہر ایک
انہیں سے اپنے مکان کو چاہتے ہیں بالحق اور ہمیشہ پنج ارواح وہ انی اور انکے کاک کے ہیں پس احتیاج
شرور ہونی طرف ایسی قوت کے کہ ہمیشہ انکو کاک کرے اور اس سے جدا ہونے نہ دیوے لہذا وہ فاسد اور
متفصل نہیں ہوتے بلکہ یہ قوت انہیں ہو اور وہ دل اور پڑھنے اس قوت کے پنج دل کے وہ ہیں ایک یہ
دل سب اعتقاد سے پہلے پیدا ہوتا ہو اور حرکت کرتا ہو اور آخر اس عضو سے جو کہ سائن ہوتا ہو نزدیک سے
جیسا کہ مقرر کیا ہو حکمانے اور یہ ولایت کرتا ہو اس لہر پر کہ ممکن زمینگی کا اور اسکی قوت کا وہی ہو دوسری یہ
جست قوت کوئی شریان شریان سے مضبوط باندھیں چھ موضع بندش سے اثر قوت حیوانی کا منقطع ہو جاویگا اور
عضو مذکور فاسد اور متفصل ہو جائے مگر مانند اعتقاد سے مروہ کے اور جو ثابت ہو کہ شریان دل سے جتے ہیں پس
مبد و ہونا دل کا واسطے اس قوت کے تحقیق ہوا واللہ اعلم اور عضو دوسرے اسے دماغ ہو وہ مبد و قوت اس کی حرکت
اور وہ مبد و قوت حس اور حرکت کا ہو یعنی قوت نفسانی کا اور حاجت طرف اس قوت کے اسواسطے ہو کہ
بعض اشیاء بدن کو ضرر کرتے ہیں اور بعض نافع ہیں لازم ہو کہ بدن میں ایک چیز ہو کہ اس کے واسطے سے بدن کو
ضرر نہ ہو اور ضرر اور نافع کے اور بھی بدن میں حرکت ہو تو اس کے سبب نافع کو طلب کرے اور ضرر سے پرہیز کرے
اور اس کام کے لیے مخصوص قوت نفسانی ہو اور وہ دل اور پڑھنے اس قوت کے پنج دماغ کے تین تین ہیں ایک

کہ جب قوت ہوتی ہے اعتصاب کو غیب یا نہ حین ایکٹ جاوے اس کے نتیجے میں اس حرکت باطل ہو جاتی ہے اور یہی وہ کہ جب قوت جزئی خارج کی بند ہو یا ایکٹ جاوے اس حرکت اس کی نتیجے میں باطل ہو جاتی ہے تیسری وہ کہ جس وقت کوئی آفت قوی کہ یہ سبب بند ہو نیکی پڑے جو اس کو پودے میں اس حرکت سبب بدن کی باطل ہو جاتی ہے اور شک نہیں ہے کہ قوت اعتصاب کا دماغ جزئی خارج اور یہ اصول قوت نفسانی کا احتضار میں بواسطہ اعتصاب ہے اور شغل غلبہ دماغ کا ہو اور فیضان قوت مذکور کا بیچ ان اعتصاب کے خارج سے جسے بین بھی دماغ سے ہو یا مبدیہ ہونا دماغ کا واسطے قوت نفسانی کے ثابت ہوا اور الگ اور بعض تیسرا اعتصاب ہے جس سے جگر میں مبدیہ القوت البیضاء اور جگر مبدیہ قوت طبعی کا ہر مین قوت تغذیہ اور تغذیہ کی یہاں سے اعتصاب کو پہنچتی ہے اور اس امر میں الجا کہ اختلاف میں ہے اکثر اسی امر میں لیکن مراد اس سے اول یہ پیش میں پہنچنا اس کا ہر مین بیچ اولیٰ پیدائش کے مگر سے بواسطہ اور وہ کے اور بعض میں قوت طبعی پہنچتی ہے اور یہ نہیں ہے کہ اور طریق مدد کے ہمیشہ پہنچتی ہو جائے اندک کے ہذا قوت دماغ اور دل کے کہ ہمیشہ اپنے اعتصاب کو پہنچتی ہے بلکہ مدد کے اور اتفاق کیا ہے اور الجا ہے اس امر پر کہ اور وہ بند ہوں اور نزدیک اعتصاب کے مادہ غذا کا موجودہ فعل اس عضو کا تغذیہ میں باقی رہتا ہے اور باطل نہیں ہوتا لیکن اور یہ عدم بطلان فعل عضو کے اس صورت میں کوئی دلیل نہیں کسی ہر حرکت ہے اور نہ پہنچنا قوت طبعی کا اور پسہل مدد کے تحقق ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ سبب از تقاضا ہے ہر ایک عضو میں ایک ایک قوت تغذیہ کی بخشی ہو دوسرے عضو سے انکو نہیں پہنچتی اور نزدیک اس قوم کے مگر عضو میں نہیں ہے لیکن اکثر تقاضا اس امر میں کہ جگہ سے قوت تغذیہ کی اعتصاب کو پہنچتی ہے اور اس طور پر کہ کہا گیا ہے عضو میں ہر جگہ قائمہ قوت تغذیہ اور تغذیہ کی جس کیفیت سے کہ ہر وجہ اعتصاب اس کی طرف ضروری ہے اس کے بدن ہمیشہ مکمل میں ہے اس صورت میں واجب ہے کہ اسی قوت ہو کہ جمل ممکن کو لاتی ہے اس صورت کے خون کو پیدا کرے ایسے کہ خون مادہ حیات کا ہر روح مکمل کا بدل اسی سے ہوتا ہے اور یہی بدل بدن کا اور یہ بدل یا موافق مقدار بطل کے ہو باز اور اس سے یا کمتر یا کہ پوشیدہ نہیں ہے لیکن حاجت تغذیہ کی حیثیت ہے کہ یہ زندگی باقی ہے اور حاجت تنہی کی کمال نشہ اور رستہ تک پس و اب حسب بقا النوع فہو انما مع الرابع تنہی الانشیاں لیکن باعتبار باقی رہنے نوع انسان کے پس یہ تنہی عضو کو تنہی ساتھ عضو جو تھے کہ کہ وہ دونوں تنہی میں بیچ باقی رہنے نوع کے تنہی کے کہ مقام تنہی کا ہر بھی دخل ہو پس وہ بھی عضو میں سے ہو گا اور بقا نوع کا بعد بقا تنہی کے ہر جو کچھ بقا تنہی کے فیل ہر طریق اولے اس میں شرط ہو گا انما ہوتے

قوت طبعی کا ہر مین قوت تغذیہ اور تغذیہ کی یہاں سے اعتصاب کو پہنچتی ہے اور اس امر میں الجا کہ اختلاف میں ہے اکثر اسی امر میں لیکن مراد اس سے اول یہ پیش میں پہنچنا اس کا ہر مین بیچ اولیٰ پیدائش کے مگر سے بواسطہ اور وہ کے اور بعض میں قوت طبعی پہنچتی ہے اور یہ نہیں ہے کہ اور طریق مدد کے ہمیشہ پہنچتی ہو جائے اندک کے ہذا قوت دماغ اور دل کے کہ ہمیشہ اپنے اعتصاب کو پہنچتی ہے بلکہ مدد کے اور اتفاق کیا ہے اور الجا ہے اس امر پر کہ اور وہ بند ہوں اور نزدیک اعتصاب کے مادہ غذا کا موجودہ فعل اس عضو کا تغذیہ میں باقی رہتا ہے اور باطل نہیں ہوتا لیکن اور یہ عدم بطلان فعل عضو کے اس صورت میں کوئی دلیل نہیں کسی ہر حرکت ہے اور نہ پہنچنا قوت طبعی کا اور پسہل مدد کے تحقق ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ سبب از تقاضا ہے ہر ایک عضو میں ایک ایک قوت تغذیہ کی بخشی ہو دوسرے عضو سے انکو نہیں پہنچتی اور نزدیک اس قوم کے مگر عضو میں نہیں ہے لیکن اکثر تقاضا اس امر میں کہ جگہ سے قوت تغذیہ کی اعتصاب کو پہنچتی ہے اور اس طور پر کہ کہا گیا ہے عضو میں ہر جگہ قائمہ قوت تغذیہ اور تغذیہ کی جس کیفیت سے کہ ہر وجہ اعتصاب اس کی طرف ضروری ہے اس کے بدن ہمیشہ مکمل میں ہے اس صورت میں واجب ہے کہ اسی قوت ہو کہ جمل ممکن کو لاتی ہے اس صورت کے خون کو پیدا کرے ایسے کہ خون مادہ حیات کا ہر روح مکمل کا بدل اسی سے ہوتا ہے اور یہی بدل بدن کا اور یہ بدل یا موافق مقدار بطل کے ہو باز اور اس سے یا کمتر یا کہ پوشیدہ نہیں ہے لیکن حاجت تغذیہ کی حیثیت ہے کہ یہ زندگی باقی ہے اور حاجت تنہی کی کمال نشہ اور رستہ تک پس و اب حسب بقا النوع فہو انما مع الرابع تنہی الانشیاں لیکن باعتبار باقی رہنے نوع انسان کے پس یہ تنہی عضو کو تنہی ساتھ عضو جو تھے کہ کہ وہ دونوں تنہی میں بیچ باقی رہنے نوع کے تنہی کے کہ مقام تنہی کا ہر بھی دخل ہو پس وہ بھی عضو میں سے ہو گا اور بقا نوع کا بعد بقا تنہی کے ہر جو کچھ بقا تنہی کے فیل ہر طریق اولے اس میں شرط ہو گا انما ہوتے

خادم خود و دلائل بر او ششستین دوسرا بود که رئیس بی او بیسی خادم بود و کبد بر اسواسلے که در وقت
 تنفس کی اسفا کو دینا جو اس سبب سے رئیس پر اور قبول کرتا جو قوت حیات کو دل سے پس مردوں پر
 تیسرا بود کہ رئیس تنہا لیکن خادم بود و دوسرا جو اور مانند اس کے کہ تن میں مذکور ہیں جو محتاد و کہ نہ خادم
 اور نہ رئیس و دوسرا حساس پر و اما الاعضاء التي ليست بمخادمة ولا يبرو سته ففی الاعضاء التي تقتضی
 بقوت غریزہ ادا والا یجری الیها من الاعضاء التي یستعمل فیها قوت غریزہ من الاعضاء التي یستعمل فیها قوت غریزہ من
 اعضا کہ نہ خادم ہیں اور نہ مرد ہیں پس وہ اعضا ہیں کہ نہ مرد ہیں اس قوت غریزہ کی سے کہ ایک لے
 ام رجاء می بین بولی یا یکی طرف تو تین دوسرے اس کے رئیس سے انکی ذات میں یا استیال قوت
 غریزہ کی جو کہ امر تنقیہ کا اس سے تمام ہوتا ہو اور عضو دوسرے سے قوت نہیں آتی جو مانند بتوں اور
 خضر و فہن اور گوشت غیر حساس کے فائدہ مرد و عورت میں قوتی سے ایک عضو سے طرف ان اعضا
 قوت نہیں اور انسانی جو نہ میوانی کہ جو عضو جو حیات کو دل سے قبول کرتا ہو یقیناً اور شک نہیں ہو کہ
 بڑی و غیرہ معروف بحیات ہیں و منقسم الاعضاء بالاماتہ الی مفردہ وہی التي اسے جزو محسوس افرد
 کان مشارکاً للکل فی الاسم والجماد و اعضا بتامہ منقسم ہوتے ہیں طرف مفرد کے اور مفرد و عضو ہر
 جو جزو محسوس اس سے لیا جائے وہ جزو مشترک کل کے پانچ نام اور تفریق کے ہوا کے مرکزہ وہی التي
 ناکون کہ لک دوسری اعضا البتہ اور طرف کب کے اور وہ عضو جو کہ ایسا ہو اور اسکو اعضا سے لکھتے ہیں
 فاما لہ جزو اسے جزو محسوس سے کہ پانچ تفریق عضو مفرد کے واقع ہو یہ ہو کہ اسے جزو لیا لایہ جزو
 یعنی جو جزو محسوس کہ اسکو کہ سکیں کہ یہ جزو فلاں عضو کا ہو اسکو جو تو لیسوے پانچ نام اور تفریق کے
 ساتھ اپنے کل کے شریک ہو پانچ تفریق نہ پانچ کسبت کے اور اس تفریق سے شہتہ تفریق مفرد سے
 منع ہوتے ہیں اسواسلے کہ اگر قید سال نہ جزو کی نہ لازم آتا ہو کہ مثلاً شریان کو مفرد و تین
 ایسے کہ اگر اسکا جزو نہایت جھوٹا مرض میں یا بڑا جزو طول میں ہم کاٹ لیں اس جزو کو سلا کل
 شریک نام اور تفریق میں نہ ہوگی ساتھ اس بات کے کہ وہ جزو حقیقت میں جزو شریان کا جزو اسواسلے
 کہ جو شریان کا مشروط ہو اسپر کہ محبت اور مخالفت ہوا جو ایک مذکور آتا ہو اسکا شامل اوپر شریک شریانی
 نہ ہو کہ نہ جانا جب ایسا جزو شریان کا ہو پس جزو مذکور کو شریان نہ کہیں گے پس شریان مفرد ہوگی او طول
 اس کے مخالف جزو بقید مذکور سے مفید کیا ہونا مفرد کا اوپر شریان کے قائم اور درست رہا

یا اسوائے فشا اور تر کو اعتنا سے مفرد سے شمار کرتے ہیں ساتھ اس بات کے کہ ہر ایک مرکب میں غصہ اور
 رابطہ سے اور جو حسب اور باط کو افسے جدا کریں اس حسب اور باط کو غشا اور تر کہ کیلئے اور حالانکہ یہ اجزاء انسان
 اسوائے کے یہ اگرچہ اجزاء اسکے ہیں حقیقت میں لیکن دائرہ و قیال انہ جزو سے خارج ہیں جس شخص ہو کہ سچ عقلمند
 عدم ترکیب غشا سے شرط نہیں ہو بلکہ قشا بہ پنج اجزاء کے شرط ہو دو بھی مفید بقیہ مذکور اور شمار کرنا غشائے مرکب
 ساتھ اسکے کہ وہ مرکب ہو بھی اسی وجہ سے ہو اور یہاں تاقرض کیا ہو لوگوں کے کہ پنج تعریف مفرد کے جزو کو ساتھ
 اتصال انہ جزو کے مفید کیا ہو جو وقت ہاتھ سے مثلاً اللہ را یک تل کے کائناتیں شکستین ہو کہ باقی جزو ہاتھ کا ہو اور
 کل کو پنج تعریف کے میں بعد قطع کے بھی ساتھ اس تعریف کے قبل قطع کے محدود و تمامہ صفت جو اس لازم آتا ہو کہ
 ہاتھ کو کہ عضو الی ہو مفرد کہیں اور تعریف مفرد کی الی نہ جواب اسکا یہ ہو کہ ایسے ہاتھ کو کہ اس سے مقدار نہایت
 تحریری کا تا ہو بقینا ہاتھ کیلئے نہ جزو ہاتھ کا اور نہ پنج تعریف کے جزو ہو پس اعتراض رفع ہو گیا اور فائدہ
 قید کرنے تعریف مفرد کے ساتھ اسکے جزو مذکور اسکا شرک یک کل کے نوعیت میں نہ کلیت میں ظاہر ہو اسیلے
 کہ اگر کلیت ملحوظ ہو جو جبرئیت ضد کلیت کی ہر مشارکت جزو کی ساتھ کل کے ہرگز نہ ہو سکے گی مثلاً ایک یا جو
 گوشت وغیرہ سے کہ عضو مفرد میں لیوینہ جزو محدود و مکمل ہو گا لیکن اس حیثیت کہ وہ جزو ہو اور جزو مفرد
 کل کی ہوتا ہو تباہین اور تخیلف درمیان دونوں کے سبب جبرئیت اور کلیت کے باقی ہر اگرچہ پنج نوعیت کے
 اشتراک ہو مثلاً تعریف نہی کی یہ ہو کہ سخت ہو اور نہ سفید پس جو جزو کہ اس سے فرض کر لیکے متصف اسی صفت سے
 ہو گا اور مراد اشتراک سے پنج نوعیت کے یہی ہو لیکن پنج نہی کے کلیت اور باعتبار ہر موضوع کے بدلے سے
 شخص کو ساتھ ہیئت کے لاحق کریں شک نہیں ہو کہ پنج اسکے جزو کے یہ حیثیت نہ ہوگی پس شخص ہوا کہ مقصود
 پنج تعریف مفرد کے اشتراک جزو کا ساتھ کل کے باعتبار نوعیت کے ہو نہ باعتبار کلیت کے انتباہ و چنانچہ
 مفرد کی معلوم ہوئی مرکب کو اسکے خلاف جسے بھی پوشیدگی تعریف میں نہ رہی یعنی مرکب وہ ہو کہ جو جزو اس
 لیوے تو غریب نہ ہو کل کو نہ پنج نام کے نہ پنج تعریف کے اور مراد جزو سے یہاں بھی دو جزو ہو کہ اسکو جزو
 اس عضو کا کہ سکتے ہوں ورنہ ہاتھ کہ اس سے نہایت چھوٹا جزو کائناتیں لازم آتا ہو کہ مرکب نہ ہو اسوائے کے کہ
 حقیقت میں جزو جیسا کہ چھوٹے کو بولتے ہیں بڑے کو بھی کہہ سکتے ہیں یعنی جزو قلیل کہ ہاتھ سے جدا کریں
 وہ بھی حقیقت میں جزو ہاتھ کا ہو اور جو ہاتھ سے بعد قطع کے اس سے ویسا باقی ہو وہ بھی پنج حقیقت کے
 جزو ہاتھ کا ہو اس واسطے کہ ہاتھ حقیقت میں عبارت مجموعہ سے ہو لیکن عرف میں جیسے جزو نہایت

جلیل کو جزو ہاتھ کا نہیں کہتے ہیں ویسے ہی وہ باقی کو بھی بڑا ہاتھ کا نہیں کہتے ہیں بلکہ ہاتھ کہتے ہیں اور جان تو کہ عضو مرکب کو عضو آلی کہتے ہیں اس سبب سے کہ وہ آلہ نفس کا جو بیچ تمام حرکات اور اور افعال کے اور اگرچہ بیچنے اعضا بے منفرد بھی آلہ نفس کے ہیں جیسے اعصاب کہ آلہ نفس کے ہیں بیچ نفوذ و بیچ حساس مرکب کے اعضا میں اور جیسے شرائین کہ آلہ بین بیچ نفوذ و بیچ حیران کے اعضا میں اور جیسے اردو کہ آلہ بین بیچ نفوذ و بیچ کے اعضا میں لیکن نام رکھنا مرکب کا ساتھ آئے کے مناسب نہ ہو اس واسطے کہ مقصود یہ پیش فصوص مرکب سے یہی ہو کہ آلہ ہر کلاں منفرد کے کہ مقصود اسکی پیدائش سے وہ ہر کہ تمامی عضو مرکب کی اس سے ہو اور اگر ایسا ہوتا مقصود بیچ پیدائش جن انسان کے کفایت کرتا احتیاج مرکب کی تنوعی میں تیس ایک شو کہ ساتھ اس چیز کے کہ مقصود اس سے ہوا ہے ہونا ہر کلاں تو کہ الہیائے اعضا کو دوسرے طور پر کہا ہو مطلق اور غیر مطلق ہر کلاں ان دونوں سے قابل ہوتا ہیں یا غیر قابل پس سب چار قسم ہوتے ہیں ایک مطلق قابل اور دو دماغ اور کبد و دوسرے مطلق قابل اور دل ہر اوپر اسے فیلوف کے تیسرے غیر مطلق قابل وہ مانند گوشت حساس کے جو محتاج ہر غیر قابل و اندیشہ ہی کے ہوا فائدہ بیچ بیان منی مطلق اور غیر مطلق اور قابل اور غیر قابل کے جان تو کہ ہر عضو میں قوت غریزی ہو کہ اسی سے امر اسکی تغذیہ کا تمام ہوتا ہو ساتھ اس کے بعضے اعضا مبادی قوت کے ہیں اور اعضا دوسروں کو قوت دیتے ہیں اسکو مطلق کہتے ہیں اور بعض غیر مطلق ہیں یہ دوسرے مقصود قبول قوت کا کہ قیہ قابل ہیں ورنہ غیر قابل جیسا کہ گامگا اور مراد اس قوت سے سوا سے قوت تغذیہ کے ہو جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہوا اور تفاوت اس امر میں کہ قوت تغذیہ کی ہر عضو کو بذاتہ حاصل ہو یا جاگہ سے ہونی بیچ بیان رئیس کے اور غیر رئیس کے کہا گیا ہو اور جاننا چاہیے کہ بیچ مطلق ہونے کی حالت شرط ہو لیکن رئیس کو مطلق ہونا لازم نہیں ہو اس واسطے کہ بیچ ریاست کے ہو پختنا اسکی قوت کا اور عضو کو شرط نہیں کیا ہو بدو ہونا اسکا واسطے قوت کے کافی ہو بظان مطلق کے کہ تغذیہ قوت کا اس سے اور عضو کو شرط کیا ہو ساتھ ہونے اس عضو کے بدو لندا اخصوان کو ساتھ اس امر کے کہ رئیس میں مطلق نہیں کہتے ہیں مطلق رئیس سے انھر ہوتا ہو

الفصل الرابع فی القوی و بی تفصیل اقسام

مصلحتی ثابت ہر بیچ بیان تو قوتوں کے اور قوتیں تہم ہیں نزدیکی المباح کے لیکن نزدیک فلاسفہ کے قوت جانین اور قوت ایک ہیئت ہر جسم جانین میں کیوں کو اس کے واسطے سے مباشرت افعال کی بالذات ممکن ہونی قوت بدو فعل کی ہر بالذات اور بدو قوت کے ظاہر و فاعل کا ہر اس سبب کہ جو بدو فعل کا بدو بدو کے محال ہر

اور دوسری بات یہ کہ شک نہیں ہے کہ جن پنج کیست کے ساتھ سب اجسام کے شریک ہو اور ساتھ اس شریک کے بدن سے وہ انما نظر ہوتے ہیں کہ غیر بدن میں نہیں پہلے جاتے وہ یہ صدور تار کا نہیں ہے مگر اس امر سے کہ وہ امر جسم میں خالی ہو اور جسمیت کو لازم نہ ہو اس واسطے کہ اگر جسمیت کو لازم ہو گا سب اجسام اس میں شریک ہونگے اور یہ امر جو تحقیق ہوا وہی امر سہی بقوت ہوا بنظر فعل کے اور جان تو کہ قوت کی دو قسمیں ہیں اولیٰ اور ثانوی اس لئے قوت حیوانی اور نفسانی اور طبیعی ہیں اور ہر ایک اسے جنس میں کہ تحقیق میں انہی قوت جو پیر پر جیسا کہ کہا جا چکا اور ثانوی مانند سمع اور بصر اور ذوق اولیٰ کے اور یہ قوت قوت آئین سے ہیں کہ بدن انکی طرف محتاج اور مضطر نہ ہوتا ہے پنج بقائے شخص یا نوع کے بخلاف قوتی اولیٰ کہ بدن مضطر الیہ ہے اور قوتیں مذکور جو تین قسم میں ماقن کہتا ہے کہ احد با قوت طبیعیہ وہی فی الکلب۔ ایک اسے قوت طبیعی ہے اور وہ پنج جگر کے ہے و نانیہا قوتہ حیوانیہ وہی فی القاب دوسری قوت حیوانی ہے اور وہ پنج دل کے ہے و نانیہا قوتہ نفسانیہ وہی فی الدماغ تیسری قوت نفسانی ہے کہ دماغ میں ہے اما القوتہ الطبیعیہ تنقسم اے قسمیں ثلثہ و نہ خواصہ لیکن قوت طبیعی پس منقسم ہوتی ہے دو قسم کہ مخدومہ اور خواصہ ہے اما المخدومہ تنقسم اے مایہ تصرف فی الغذاء و لبقاء النفس وہی القوتہ و النامیہ لیکن مخدومہ منقسم ہوتی ہے طرف اس قوت کے کہ تصرف کرتی ہے پنج غذا کے واسطے لبقاء النفس کے اور وہ قوت غاذیہ اور نامیہ ہے واسطے مایہ تصرف فی الغذاء و لبقاء النوع وہی الولدہ و الصغیرہ اور طرف اس قوت کے کہ تصرف کرتی ہے پنج غذا کے واسطے باقی رہنے نوع کے اور وہ مولدہ اور مصورہ ہے و اما الغاذیہ فی التی تحلیل الغذاء اے مشابہتہ المتغذی تحلیل بدل یا تحلیل منہ لیکن ناویہ پس وہ ہے کہ پیمیر دیتی ہے غذا اسکی صورت سے طرف مشابہت منہ کے کہ غذا اگر نوالہ ہو تو اس منہ کو پہونچے بدلہ اس چیز کے کہ منہ سے تحلیل ہوا ہے اور ظاہر ہے کہ اعضا ہیشہ تحلیل ہوتے ہیں اور اگر بدل نہ پہونچے حیوان ہلاک ہو جاوے و اما النامیہ فی التی تزیید فی اقطار الجسم علی التماسب الطبیعی لیکن تمام النشوی لیکن نامیہ پس وہ قوت ہے کہ زیادہ کرتی ہے اور بڑھاتی ہے پنج اقطار جسم کے یعنی پنج طول اور عرض اور عمق کے تو پہونچے جسم تمام بڑھنے کو و اما الولدہ فیصلے نویں نوع بحسب النشوی فی الذکر و الاشی لیکن مولدہ پس وہ دو قسم ہے ایک قسم وہ ہے کہ پیدا کرتی ہے نئی کو نہ اور مادہ میں و النوع فیصل القوتی التی فی النشوی غیر بہا تزیجات بحسب کل عضو و عضو میں فی الغیرۃ الاولیٰ اور ایک قسم وہ ہے

و جب کہ ان توحید کو کہ منی میں جن بعد اس کے ملائی ہو اسکو آمیزش بائے فطرت سے موافق ہو
 خدا کے پیش ہر جزو منی کو مستند کرنی ہو واسطے قبول کرنے صورت کوئی عضو کے اعضا سے توحید متاثر
 ہر عضو کے ایک جزو منی کا مستند ہوئے واسطے احتمال اور ہر جانے عضو کے اور اس قوت کو یعنی مولد کو
 منیر و اولے کہتے ہیں اور فعل اس قوت کا دو طرح ہے ایسے کہ قوت مذکورہ دو قسم ہے مباد کہ کہا گیا کہ
 منی کو پیدا کرنی ہو خزاوردادہ میں اور وہ خصیوں سے ملکہ نہیں ہوتی ہر دو طرح کے و ذکر تفریق کرے
 خصیوں سے ہر ادنی کے بیچ اویٹنی کے تفریق کرے ساتھ تفصیل اور مزاج توحید کے کہ منی میں جن
 باعتبار ہر ہر عضو کے اور جنیل بیچ منی کے نہیں ہوتا ہر ہر وقت ہونے منی کے بیچ رحم کے اس واسطے کہ
 فعل اگر خصیوں میں ظاہر ہو جائے کہ بعد ملنے منی خزاوردادہ کے بیچ رحم کے حاجت اور منیر کی
 اس واسطے کہ تفریق بینیتوں میں بعد ملنے دونوں منی کے ضرور ہو اور تفریق بینیتوں میں ہوتا ہر اور بیچ منی کے
 اس واسطے کہ ایک منیر کے دوسرے کسی نے نہیں کیا اور جو عمل اس قوت کا ثابت ہو کہ بیچ منی کے وقت ہونے
 منی کے رحم میں ہوتا ہر لازم آیا کہ عمل قوت مصورہ کا بھی رحم میں ہر بیچ منی کے واسطے برابر ہو بیچ
 عمل مولد کے عمل مصورہ کو اس واسطے کہ عمل مولد کو مستند کرنا مادہ اعضا کا ہر واسطے قبول کرنے
 صورت کے اور عمل قوت مصورہ کا پہنانا صورت مصوی کا اس اور مستند کو باعتبار اسکی توحید کے
 پس چاہیے کہ عمل دونوں قوت کا ایک ہو فائدہ اطباء نے اختلاف کیا ہر بیچ اس امر کے کہ مولد و
 مصورہ نفس و ان سے فائز ہوتی ہیں اور بیچ منی کے وقت بیونے منی کے بیچ رحم کے یا نفس یا
 فائز ہوتی ہیں اور بیچ منی کے وقت ہونے منی کے خصیوں میں اور نکلتی ہر ساتھ منی کے نزدیک نکلتے
 منی کے خصیوں سے اور ظاہر ہوتا ہر فعل انکا بیچ رحم کے اور قول پہلا مع ہر اور دلیل اور ضمیمہ
 ہونے دوسرے قول کے یہ کہ عضو کثیرا بدن کا ہو اور تعلق نفس کا اس سے نسبت فضلات کے
 بہت اور زیادہ ہوتا ہر لیکن شک نہیں ہو کہ جو و ذکر اکٹ جاتا ہر بدن سے تعلق نفس کا بھی اس سے
 کٹ جاتا ہو لہذا غرض کو قبول کرتا ہر پس منی کہ فضول میں سے ہر اور تعلق نفس کا اس سے نسبت
 ہر بدن کے کتر ہو بعد ملکہ ہونے منی کے بدن سے تعلق نفس یا پ کا اس سے کس طرح باقی بیگا اس
 بیچ کی ہر اور اعتنا اس سے پیدا ہونے نکتہ بیچ و جمہ مولد کے ساتھ منیر و اولے کے جانا چاہیے کہ اطباء
 منیر کا جیسا کہ اوپر اس قوت کے بعض اطباء نے کیا ہر اور غرض کے بھی اطلاق کیا ہر مہربان پائے جانے منی تفریق

دو فن میں اور اس سبب سے کہ مولدہ نظر بن مولود کے قدم رکھتی ہے مگر مایہ پر اسکو اولیٰ ملو
 ثانیہ نام رکھا واسطے فرق ہونے کے درمیان دونوں کے اور یہ شیدہ نہیں ہے کہ یہ مولدہ کہ تصرف
 کرتی ہے بیعت نہی کے کہ مادہ مولود کا ہر جملہ قوتیں مان سے یا باپ سے ہیں وفاق اختلاف دونوں سب کے
 اور قوتیں اس شخص سے کہ مادہ مولود سے مودہ دہو اس واسطے کہ وہ مولودہ کہ جملہ قوتی اس شخص سے ہے
 بعد پیدا ہونے اعضا سے ریختہ کے اور قوتیں دوسری کی خصوصاً حاصل ہونے قوت طبعی کے جو ذہنی ہے
 جیسا کہ نفی نہیں ہے پس تسمیہ مولود کا ساتھ اولے کے نظر اسکے عمل کے ہر بیج بدن غیر کے کہ وہ مولود ہے
 ورنہ نظر بدن صاحب اپنے کے کہ سفیر ثانیہ ہے اس واسطے کہ عمل اسکا بعد عمل مایہ کے ہر بیج بدن صاحب
 قوت کے اسلئے کہ عمل مایہ کا خون میں ہو اور عمل مولودہ کا مٹی میں ہو اور شک نہیں ہے کہ مٹی بعد خون کے
 پیدا ہوتی نہیں عامل مٹی میں ضرور ہے کہ عامل خون سے ہو خروا امتیاز بیج ہر عضو کے جیسے کہ جاذبہ اور
 ماسکہ اور ہاضمہ اور واقعہ موت قوت ایہ اس عضو کے تفتیز کے بین قوت مغیرہ ہے یعنی مایہ قوت طبعی
 اور قوتی اربعہ مذکورہ خادم مغیرہ کے ہیں اور عمل نام مغیرہ کا ذکر کہ اس چیز کو کہ ہاضمہ نے مستعد
 عضو کو میکا کیا ہو مشابہ عضو کے کرے بالفضل اور جان کو کہ فعل مغیرہ کوئی عضو کا ساتھ فعل مغیرہ
 عضو دوسرے کے شرکت نہیں رکھتا ہے مگر فقط قوت مغیرہ بلکہ کہ فعل اسکا ساتھ افعال مغیرہ اور
 اعضا کے مشترک ہے اس واسطے کہ عمل اسکا غذا کو خون کرتا ہے اور شک نہیں ہے کہ خون صلاحیت تفتیز
 سب اعضا کی رکھتا ہے مختلفات مغیرہ مری اور معدہ کے شلا کہ فعل ایک کرنا خون کا مشابہ مری اور معدہ کے
 اور وہ غذا کہ مستعد واسطے بنے صورت مری اور معدہ کے ہر عضو دوسرے اس سے ہرگز نفع نہیں پاتا ہے
 بلکہ نڈاے مذکور نسبت اور اعضا کے فضلہ ہے اور اس تقریر سے روشن ہو کہ فعل ہاضمہ کا وہ ہے کہ غذا کو مستعد
 کرے اس اثر پر کہ عضو ہو دے اور بیج اس حالت کے وہ غذا اور پر نوعیت اپنی کے ہوتی ہے اور فعل مغیرہ کا وہ
 کہ اس مادہ مستعدہ کو مشابہ عضو کے کرے مزاج اور قوام اور رنگ اور ذرات میں اور اس حالت میں صورت
 سابقہ ناسد ہوتی ہے یقیناً واسطے ہو جانے عضو کے بالفضل اور وہ کہ مضیہ اطبانے اور ہاضمہ کے اطلاق غیر
 کیا ہے نظر منت کے جو ورنہ اصطلاح جمہور کے مغیرہ وغیر ہاضمہ کی ہے جیسا کہ فرق درمیان ان دونوں کے
 ظاہر ہوا ہے اور اس سبب سے کہ کام قوت مایہ ہر عضو کا دو طرح ہے ہر ایک وہ کہ غذا سے مستعد کو ساتھ
 عضو کے مادہ سے دوسرے وہ کہ غذا سے ملی ہوئی گوشت ہاضمہ کے کرے سب جہوں سے تفتیز المایہ ثانیہ کہ بھی

ہیں ہر کہ نہ اسے محذوب مسوک صورت عضو کی قبول نہیں کرتی ہر مگر بعد اسکے کہ مستند قبول کرنے کی
 جو اور یہ مستند او حاصل نہیں ہوتی ہر مگر اس بلو پر کہ تو ام اور مزاج اسکا صلاحیت عضو ہونے کی لکھے اور
 صلاحیت تو ام اور مزاج کی نہیں ہوتی ہر یہ دن تفریق اور رقیق اور غلیظہ اور اسے خالی محذوب کے
 عامل ان چیزوں کا لازم ہو اور وہ قوت ہضم ہر اور فرق در میان ہضم اور غازیہ کے کہا گیا کہ غازیہ غذا کو
 عضو کے کتنی ہر اور ہضم غذا کو مستند مشابہت کے کتنی ہر یعنی غازیہ شیبہ اور ہضم یہی ہر اور ہضم
 وافعہ کی یوں ہر کہ شک نہیں ہر کہ نہ اسے محذوب و وجہ ہر سے مرکب ہر ایک جز و صلح اشتہار کا
 دوسرے غیر صالح اسکا پس بالضرور پنج عضو کے فضلہ رہیگا اور فضلہ باعث ضرر کا ہر پس دفع اسکا لازم ہر
 اور دفع بدون دفع کر نیوالی کے نہیں ہو سکتا ہر وہ قوت وافعہ ہر پس اس کلام سے حاجت چاروں کی
 حاجت ہوئی اور خادم ان قوتوں کی چار کیفیت ہیں یعنی حرارت اور برودت اور رطوبت اور جہت
 اور اس وجہ سے چاروں قوت بھی محذوم ہیں پس خادم حقیقی یعنی خادم صرف کہ اسکا کوئی خادم نہ
 چاروں کیفیت ہیں اور محذوم حقیقی مصورہ ہر اور قوتیں قوسی طبیعیت سے ایک ہر سے خادم ہیں اور ایک
 وجہ سے محذوم جیسا کہ منفی نہیں ہر قائم و خدمت کیفیات اربعہ کے واسطے تو اسے اربعہ کی اس سب سے
 کہ حامل ہونا تو اسے مذکورہ کا تمام نہیں ہوتا ہر مگر حرکت سے اور حرکت کہ تمام کر نیوالی افعال ان
 قوتوں کی ہر بدون کیفیات اربعہ کے نہیں ہو سکتی ہر اور جو مدد کا نہ یادہ سببوں میں اوپر حرکت کے
 حرارت ہر ہر ایک قوت بالذات اسکی محتاج ہر اور طرقت کیفیات باقیہ کے بالعرض جیسا کہ کہا جاتا لیکن
 حاجت جاذبہ اور وافعہ کی طرف حرکت کے اس واسطے ہر کہ فعل ان دونوں کا نقل کرنا ہر ایک مکان سے
 دوسرے مکان کو اور نقل نہیں ہوتی مگر حرکت سے اور اسطرع ہضم ایسے کہ فعل اسکا احالہ و سطح ہر
 اور وہ بدون تغلیظ رقیق کے اور بدون تفریق غلیظہ کے اور بدون تقطیع مشبث اور ملی ہونے کے اور بدون
 جمع کرنے مشبث اور متفرق کے نہیں ہو سکتا ہر اور یہی محتاج حرکت مکانیک میں لیکن اسکا اگرچہ فعل
 اسکا ہر کہ مسوک کو حرکت سے منع کرے لیکن یہ منع بھی بدون حرکت کے نہیں ہوتا ہر اس واسطے کہ عمل اسکا
 وہ ہر کہ کثرت سورب کو حرکت سے طرف بنیت افعال کے اور کبھی لیٹ ستر عرض بھی مدد کرتی ہر اس امر کو نتیجہ کتنی
 اعتنا سافہ کو عضو سے کہ اوپر مسوک کے شامل ہر پس بالغ کر لگی مسوک کو خروج سے قال جالینوس المورب و استمر
 نوامد و ہمیشہ اسانت المانفذ و ذکاب مما یعین علی الاساک اس تقریر سے محتاج ہر کہ احتیاج ہر ایک کن ہر ہر قوت

محذوب ہر کہ نہ اسے محذوب مسوک صورت عضو کی قبول نہیں کرتی ہر مگر بعد اسکے کہ مستند قبول کرنے کی
 جو اور یہ مستند او حاصل نہیں ہوتی ہر مگر اس بلو پر کہ تو ام اور مزاج اسکا صلاحیت عضو ہونے کی لکھے اور
 صلاحیت تو ام اور مزاج کی نہیں ہوتی ہر یہ دن تفریق اور رقیق اور غلیظہ اور اسے خالی محذوب کے
 عامل ان چیزوں کا لازم ہو اور وہ قوت ہضم ہر اور فرق در میان ہضم اور غازیہ کے کہا گیا کہ غازیہ غذا کو
 عضو کے کتنی ہر اور ہضم غذا کو مستند مشابہت کے کتنی ہر یعنی غازیہ شیبہ اور ہضم یہی ہر اور ہضم
 وافعہ کی یوں ہر کہ شک نہیں ہر کہ نہ اسے محذوب و وجہ ہر سے مرکب ہر ایک جز و صلح اشتہار کا
 دوسرے غیر صالح اسکا پس بالضرور پنج عضو کے فضلہ رہیگا اور فضلہ باعث ضرر کا ہر پس دفع اسکا لازم ہر
 اور دفع بدون دفع کر نیوالی کے نہیں ہو سکتا ہر وہ قوت وافعہ ہر پس اس کلام سے حاجت چاروں کی
 حاجت ہوئی اور خادم ان قوتوں کی چار کیفیت ہیں یعنی حرارت اور برودت اور رطوبت اور جہت
 اور اس وجہ سے چاروں قوت بھی محذوم ہیں پس خادم حقیقی یعنی خادم صرف کہ اسکا کوئی خادم نہ
 چاروں کیفیت ہیں اور محذوم حقیقی مصورہ ہر اور قوتیں قوسی طبیعیت سے ایک ہر سے خادم ہیں اور ایک
 وجہ سے محذوم جیسا کہ منفی نہیں ہر قائم و خدمت کیفیات اربعہ کے واسطے تو اسے اربعہ کی اس سب سے
 کہ حامل ہونا تو اسے مذکورہ کا تمام نہیں ہوتا ہر مگر حرکت سے اور حرکت کہ تمام کر نیوالی افعال ان
 قوتوں کی ہر بدون کیفیات اربعہ کے نہیں ہو سکتی ہر اور جو مدد کا نہ یادہ سببوں میں اوپر حرکت کے
 حرارت ہر ہر ایک قوت بالذات اسکی محتاج ہر اور طرقت کیفیات باقیہ کے بالعرض جیسا کہ کہا جاتا لیکن
 حاجت جاذبہ اور وافعہ کی طرف حرکت کے اس واسطے ہر کہ فعل ان دونوں کا نقل کرنا ہر ایک مکان سے
 دوسرے مکان کو اور نقل نہیں ہوتی مگر حرکت سے اور اسطرع ہضم ایسے کہ فعل اسکا احالہ و سطح ہر
 اور وہ بدون تغلیظ رقیق کے اور بدون تفریق غلیظہ کے اور بدون تقطیع مشبث اور ملی ہونے کے اور بدون
 جمع کرنے مشبث اور متفرق کے نہیں ہو سکتا ہر اور یہی محتاج حرکت مکانیک میں لیکن اسکا اگرچہ فعل
 اسکا ہر کہ مسوک کو حرکت سے منع کرے لیکن یہ منع بھی بدون حرکت کے نہیں ہوتا ہر اس واسطے کہ عمل اسکا
 وہ ہر کہ کثرت سورب کو حرکت سے طرف بنیت افعال کے اور کبھی لیٹ ستر عرض بھی مدد کرتی ہر اس امر کو نتیجہ کتنی
 اعتنا سافہ کو عضو سے کہ اوپر مسوک کے شامل ہر پس بالغ کر لگی مسوک کو خروج سے قال جالینوس المورب و استمر
 نوامد و ہمیشہ اسانت المانفذ و ذکاب مما یعین علی الاساک اس تقریر سے محتاج ہر کہ احتیاج ہر ایک کن ہر ہر قوت

طرف حرارت کے جو نہیں گشتیات تینوں باقی بعضی کوفے ٹخنہ میں بعض قوتوں سے ہیں جیسا کہ کہا جاتا ہے
 جان تو کہ باذکر کہ بیوست قدرت کرتی ہے ساتھ حرارت کے واسطے کہ جو قوت استرخا سے رطوبتی پیچ
 جو ہر روح کے کہ عامل قوت کی ہر پیچ آفر قوی کے تفرک کہ ہر مانع اٹلے افعال کو علی الاغنی ہوتا ہے
 اس واسطے کہ رطوبت مرغی ہو اور درمیان جاذب اور حرکت کے مخالفت سے بالذات پس بیوست کہ نصب
 رطوبت کی ہر پیچ جذب کے مطلوب ہو تا مقوی اسکے فعل کو جو لیکن افعہ کو بیوست اور برودت و وزن
 خام و مین ساتھ حرارت کے اور جو قدرت بیوست کی یہی ہے کہ جاذب مین بیان ہوئی اور جو قدرت
 برودت کی و افعہ کو قوی ہے کہ برودت کیفیت اور خافہ غریب مذکور کی ہر اس شکل پر کہ ضرور ہوتی ہے پیچ
 منسخر کے توفیق بالکل حاصل ہو و ظاہر ہے کہ بخورنا محتاج ہے اسکا کہ بخورنے والا ایک زمانے لائق تاک
 اور بیست اسام اور عسر کے باقی سے توجہ کو کہ آئین ہر شکل آسے لیکن ماسکہ کو بھی بیوست اور برودت
 خام و مین ساتھ حرارت کے اور جو قدرت بیوست کی وہی ہے کہ بیان ہو چکی اور اسطرح وجہ قدرت
 برودت کی اور ظاہر ہے کہ احتیاج برودت کی پیچ اسکا بٹری چیز کے زیادہ جو اس واسطے کہ ہیئت مذکور
 ضرور ہے کہ ایک زمانے و لذت تاک باقی ہو اور یہ تصور نہیں ہو سکتا مگر برودت سے لیکن بافعہ کہ رطوبت ثابت
 کرتی ہے ساتھ حرارت کے اس واسطے کہ رطوبت مذکور کی ہے باضمہ کو پیچ قبول کرنے اسکے فعل کے کہ احوالہ اطلع
 اور تفسیر مین ہیں اور ان قوی اربعہ سے محتاج رطوبت کی نہیں ہے مگر باضمہ و اما الحیدر انیہ فی التی تسلی
 انیہا طالسلب و الشرائین و انیہا لمرشح الروح و افریح بالانحرور الدفائیہ و ہما کون حرکہ الخوف و الغضب
 لیکن قوت حیوانی پس وہ ہے کہ انقباض اور انقباض دل کا اور رگین جندہ اور ترویج اور افریح بنارون و افعہ
 اسی سے ہے اور حرکت خوف اور غضب کی اس سے متعلق ہے اور یہ ترویج روح کی جذب شیم سے ہے اور جذب شیم کی
 اندر اور یہ کہ ہوتی ہے اور یہی اندر اذنا قد شرائین کے بواسطہ ماسم جلد بدن کے اسی جذب سے پیچ ہوا کے
 جو دم کو پس کرین زمانے طویل تک صبر کر سکتے مین بخلاص اسکے کہ جو پانی مین او تیرین استدر صبر اور پس
 نفس کے نہیں ہو سکتا جو اس واسطے کہ پیچ پہلی صورت کے اگرچہ استبشاق ہو اکار یہ سے نہیں ہے لیکن منافع
 شوائین سے بھی اور پیچ دوسری صورت کے یہ بھی رہتا ہے پس اضطراب جلد ظاہر نہیں ہوتا ہے فائدہ قوت حیوانی
 وہ ہے کہ جو پیچ اعضا کے حاصل ہو اعضا کو دھلے قبول کرنے قوت اس اور حرکت کے مستعد کر دے بشرطہ مرغی ہو
 منافع کے اور حاصل ہونے شرط کے اہ حیات بدن کی اس قوت سے ہے اور مرکب اسکا روح حیوانی پر اور دل

خبر نیاٹ کا جو اسکوہرک حقیقی کہتے ہیں اور وہ نفس باطنی ہو اور جو درگ جزئیات کا جو نقصان سکود کر کے
کہتے ہیں نہ یہ ہر کسی دوتسم ہو مینا کہ کہا جاتا ہے واما التي في الظاهر فهي السمع والبصر والشم والذوق واللمس
لیکن چونچ ظاہر کے ہیں یعنی خارج و مانع میں درگ ہیں حواس خمسہ ظاہری ہیں وہ سمیع اور بصر اور شمس
اور ذوق اور لمس ہیں اور ہر ایک حواس سے مستقل کہا جاتا ہے بدو پر دو گار آدمیوں کے جان تو کہ جو ظاہری
اندازہ جاسوسن کے یعنی ہر کارون کے بہن واسطے حواس باطنی کے اور مراد عادت سے وہ قوت ہو کہ دیر فانی
پیدا کر کا اس سے متعلق ہو چھپتا رہے کہ حواس ظاہری کو پہنچ کر کتنا موافق قول جمع اور مشورہ کے ہو رہے ہیں
تھا تھا کہ اس واسطے قوت لمسی کو جا رہا تھے ہیں ایک وہ ہو کہ حاکم ہر در میان مار لور بار دکے اور دوسری عالم کی
دریان رطب اور بابس کے اور قیصری حاکم در میان صلب اور لین کے اور جو تھی حاکم در میان خشن اور لمس کے
کی کھر کھری اور چکنی کے اور یقینوں نے حاکم در میان فضل اور خفیت کے زیادہ کیا ہے اور پست اسکے کہنے کا
ملان ہو ہو کہ گرمی خلافت سردی کے ہو اور لطوبت ہیوست کے اور صلاحیت نرمی کے اور شدت ملاست کے
واسطے اساس ہر ایک تقضائے ایک قوت جدا لازم ہو لیکن یہ گمان باطل ہے اس واسطے کہ سیاہی اور سفیدی
شرعی اور ردی بھی متضاد ہوتا ہے اسکے کوئی شخص قوت باصرہ کو متعدد نہیں کہتا ہے اور سطح ہونا مذوقت
مویات اور سورت کہ متعدد ظاہر ہو پس چاہیہ کہ نہ کہلئے بھی متعدد ہوں اور مصر حواس کا آٹھ ہیں
توا اور جو اسکے جواب میں بیش لوگ کہتے ہیں اور تضاد کو مس لمس میں محصور کر کے قول قائمین ائمہ ہو گیا
کہ کیا ہے جو آخر کو سر انجام اسکا تمام نہیں ہوتا ہے ترک کرنا اسکے بیان کا میں نے لائق جانا اور بحث
فسخہ ظاہری کوچ پایہ فاخر سے بیان کیا ہے فائدہ و بیج بیان قوت سمیع کے اور سمیع قوت ہو کہ سپرد
بیج اس منصبے کہ مقرر صفحہ میں پچایا اور ادراک اسکا بلکہ خالق قتالے کے موتوف ہو اور یہ پہنچنے
منقطع کہ تکلیف کی نسبت موت ہو اور ترتیب صوت کی یون ہو کہ صوت ایک چیز ہو کہ حادث ہوتی ہے بیج
غنیط سے بسبب سائنس نیست کے کہ واقع ہو در میان دو جسم متضاد کے اور اس ساس کو قطع کہتے ہیں
ت ہوتی ہے بسبب تغزین نیست کے کہ واقع ہونی بیج جسم کے اور اس تغزین کو تلح کہتے ہیں اور بیج ساس
لے قید نیست کی یعنی شدید کی اس جب سے کسی بڑا اگر ساس او تنقل آپسگی اور سستی سے ہوں تو
سوس شوگی اور تیج ہو گا کہ ساس غنیط ساتھ تلح غنیط کے اسکا ثابت ہو بعد صدیہ کے ساتھ حرکت
کے نہ ہو جو باتیکن ہتی ہے کہ نیست موت سے یعنی قبول کرتی و حرکات کو کہ وجہ برائی ہے زلفات صوت سے

اور ساتھ اسی ہیئت و نظام کے اندھ ماس کو چھوکتی ہر ادراک اُس سے حاصل ہوتا ہے جو ہی جمع ہوا اور سمجھنا
 معانی متعدد کا سماج سے کہ ہر ایک ساتھ ایک توجہ مقصود کے خاص مصالح مصلحت مطلق سے ہر ایک کے
 اُسکا متصل سے خارج ہے لیکن استدلال سپر کہ مس کرنا اور نہ کا بسبب پہنچنے ہوا سے حامل کی صانع کو بہترین اور
 کہہ میں ایک وہ کہ مشہور ہے کہ اگر کوئی انبوہ لانا لاکر ایک طرف ہی صانع کے یعنی سوراخ کان کی شخص کے
 اور طرف دوسری تہ میں ملا کر بلند آواز سے بائیں کرے وہ شخص ٹینگا اور کوئی عصا مجلس سے نہ ٹینگا بسبب
 نہ پہنچنے توجہ ہوا کے طرف اُن لوگوں کے اس واسطے کہ اس صورت میں توجہ ہوا کا انبوہ میں معصوم ہر دوسرا
 وجہ استدلال کہ ان ہر کہ دیکھا گیا ہے کہ جو وقت ایک شخص فاصلہ دور سے کوئی چیز کو ایک چیز سے مارے چوت
 اُسکی زیادہ اُسکی آواز سے محسوس ہوتی ہے تو سیکھایہ کہ ظاہر ہے کہ آواز ساتھ ہوا کے میل کئی ہر دیکھا کہ بیچ
 آواز دونوں کے کہ اوپر شمارہ بلند کے کھڑا ہو روشن اور ظاہر ہو کہ وہ آدمی کی طرف بنے ہوا کے ہون اُسکی
 آواز کو سننے میں اگرچہ دور ہوں اور وہ آدمی کہ بہت مخالفت میں ہوتے ہیں نہیں سننے اگرچہ قریب ہوں
 اور جانتا چاہیے کہ مس سیم کا فاضل زیادہ سبب ہوا سے ہر اس سبب سے کہ راہ قلم اور درس کی
 اور مشرف ہونے کی صورت سے کہ میں بیٹائی ہی کان ہر لہذا جو کوئی مان سے ہر پیدا ہوتا ہے بات نہیں
 اور ناقص رہتا ہے اس واسطے کہ بات جیسے سمع نہیں ہوتی ہوتے ہیں نہیں آتی ہر میں جو ناسم سمع کا باعث
 بطلان کلام کا اور اکثر تقلید کا ہوتا ہے اختلاف اور اس کے کہ بطلان اُسکا موجب بطلان حاسہ دوسرا
 نہیں ہو سکتا ہر اسی وجہ سے سمع کو پہلے ذکر کیا ہے فائدہ ہر بیان قوت بھر کے اور وہ ایسی قوت ہے کہ
 سپر کی گئی ہے بیچ تقاطع صلیبی کے کہ درمیان دو عصب جوف کے واقع ہے اور اُسکی شان سے ہر ادراک
 روشنی اور رنگ اور شکل کا جانتا چاہیے کہ اور مقدم دماغ سے اوپر زیادتی کے کہ مشابہ ہو بی بیٹان کے
 اور شرم اُس سے تعلق رکھتا ہے دو عصب بے ہیں ایک داہنی طرف سے دوسرا بائیں طرف سے اور عصب اہنا
 طرف بائیں کے اور ہر اور عصب بائیں طرف داہنے کی بیچ اُس جگہ کے برابر اقصہ کے ہر آپس میں نہ ہیں بلکہ
 تقاطع صلیبی کے اور ہر سے یہاں ایک تجولیت ہو گئی ہے جس جو داہنی طرف سے آتا ہے بائیں آنکھ کو پہنچا ہے
 اور جو بائیں طرف سے آتا ہے داہنی آنکھ کو پہنچا ہے اور موضع تقاطع کامل نور باصرہ کا ہے اتنا کہ کہ دونوں باصرہ
 جو چیز کو دیکھی جاتی ہے دیکھنے والا یہی نور باصرہ ہے لہذا دونوں آنکھ سے ہر ایک چیز ایک معلوم ہوتی ہے اور
 سی سبب سے اُس مجمع النور میں التواپڑے جیسا کہ اُسکی تقاضا میں کجی واقع ہوا اور ایک تجولیت کہ نمی گویا دو تجولین

نور
 ہر
 ادراک
 ہر
 ادراک

میں

اچھو جائیں اور حیات عارض ہوتی ہے ویسا کثیر ہونے محل نور کے اس واسطے اس صورت میں بسبب فقر و کمزوری
نور میں اثنیتہائی میں جنھیں بڑی جو اور فصل ہر آنکہ کا طرہ معلوم ہوتا ہے تنہیہ بی تحقیق البصار کے البیا
اور مکمل طور مختلف رکھتے ہیں جسٹہ بروج شعاع مائل ہوتے ہیں اور بیٹے بسببیت ہوا اور بعضے باطلیاء شعاع کے
اور علیہ یہ کہ باطلہ متعجب اس سبب کی کمائی یعنی اور اک متل بشر سے غیر ممکن ہو لہذا اہل دین اس کے ذکر سے متوجہ رہیں
سیاہ نہیں کیا ہے فائدہ پہنچان قوت شرم کے اور وہ وہی قوت ہے کہ سپرد کی گئی ہے بیچ زائد تین کے کہ بیچ غریبوں
ہے ہر مشابہ جو بیسی پستان کے اسکی شان سے اور اک راٹھ کا حکم خالق قضا کے اور بیچ بسببیت اور اک کے
اقتضائے کیا ہے کہ سہو اس امر میں کہ اور اک راٹھ کا اس طریق سے ہو کہ ہر ایک بسببیت ذی راٹھ شرم کو پہنچے تو
پس شمار اسکو اور اک کہتا ہے اور بیٹے کہتے ہیں کہ اور اک مذکورہ اثراتی بطور تہذیب اور انفصال اجڑے ذی راٹھ کے ہر
اور ہر ہوا سے یعنی اجڑا چھوٹے چھوٹے لطیف ذی راٹھ سے جدا ہوتے ہیں اور بیچ اس ہوا کے کہ ذی راٹھ سے محیط ہر
متشبث ہوتے ہیں جب شمار سے شہین درک ہوتے ہیں اور بیچ رواں قتل کے گوگون نے کہا ہے کہ اگر ایسا ہوتا ہے
طرح ان کے کہ جو ذی راٹھ کا ناقص اور کم ہو جاتا اس واسطے کہ جدا ہونا اجڑا کا کسی چیز سے سبب کم ہونے اس چیز کا
ہو اور بیچ ذوق اور جرم اس چیز کے اور حال یہ ہے کہ تھوڑی شک سنگی جانی ہے بہت زمانے تک ساتھ تہذیب ہوتے
ہو اور ان کے بدن انفصال کے یعنی جرم اور وزن شک میں کہ نقصان ظاہر نہیں ہوتا لیکن امام نے کہا ہے
کہ حق ہے کہ درون و جو کہ میں اور بعض لوگ اس امر پر یہ خصوص شرم کا بسبب فعل ذی راٹھ کے ہے بیچ شمار کے
بدن اس کے کہ ہر ایک ہوا اجڑا اس کے تنہا اور منفصل ہوں اور یہ قول نزدیک ملک کے نہایت منہایت ہے لہذا
کہ کہ کتب میں وجہ قیسری مذکور نہیں ہے اگر کوئی قائل ہے کہ اطفالون وغیرہ سے منقول ہے کہ اطفال شرم کہتے ہیں
اور انہیں راٹھ میں اور حال یہ کہ وہ ان نہ ہوں اور نہ تنہا اور نہ تنہا میں معلوم ہوا کہ ذی راٹھ عبارت اس
جسم سے ہے کہ وہ ہر صورت میں ایک خاصیت تھیں کہی ہو کہ بیچ شمار کے فعل کر کے بشرط انتساب ہر بابا لہذا
ہم کہیں کہ کہ تقدیر ثبوت اور قیاس کے کہ اطفال میں جنھیں شرم کا بطور مذکور کے سبب شرم کا بیچ مضمریات کے
مطلق مذکور کے نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ تفویض نامہ صورت تنہیہ کا کہ آنکو خاصیت کہتے ہیں اس تقدیر پر
کہ ثبوت آثار کا کیفیات ممکن ہوا اور جو ایسا نہیں ہے ویسا بھی نہیں ہے فائدہ پہنچان ذوق کے یہ قوت قوت
منہایت ہے بیچ اس عصب کے کہ مفروض ہے اور جرم نہان کے اور اور اک معلوم کا اس کے نشان سے ہے ہر ہر ہر
عنائی کے کہ عیسیٰ بیچ گوشت نڈلے کے کچھ چیز زبان کے واقع ہے اور کام احکام ولد اللعاب ہے اور اور اک جو ہر ہر

تعارف فصل سے بیان تری
کہ تندرست و سرخ و انقلاب
اچھو جائیں اور حیات عارض ہوتی ہے ویسا کثیر ہونے محل نور کے اس واسطے اس صورت میں بسبب فقر و کمزوری
نور میں اثنیتہائی میں جنھیں بڑی جو اور فصل ہر آنکہ کا طرہ معلوم ہوتا ہے تنہیہ بی تحقیق البصار کے البیا
اور مکمل طور مختلف رکھتے ہیں جسٹہ بروج شعاع مائل ہوتے ہیں اور بیٹے بسببیت ہوا اور بعضے باطلیاء شعاع کے
اور علیہ یہ کہ باطلہ متعجب اس سبب کی کمائی یعنی اور اک متل بشر سے غیر ممکن ہو لہذا اہل دین اس کے ذکر سے متوجہ رہیں
سیاہ نہیں کیا ہے فائدہ پہنچان قوت شرم کے اور وہ وہی قوت ہے کہ سپرد کی گئی ہے بیچ زائد تین کے کہ بیچ غریبوں
ہے ہر مشابہ جو بیسی پستان کے اسکی شان سے اور اک راٹھ کا حکم خالق قضا کے اور بیچ بسببیت اور اک کے
اقتضائے کیا ہے کہ سہو اس امر میں کہ اور اک راٹھ کا اس طریق سے ہو کہ ہر ایک بسببیت ذی راٹھ شرم کو پہنچے تو
پس شمار اسکو اور اک کہتا ہے اور بیٹے کہتے ہیں کہ اور اک مذکورہ اثراتی بطور تہذیب اور انفصال اجڑے ذی راٹھ کے ہر
اور ہر ہوا سے یعنی اجڑا چھوٹے چھوٹے لطیف ذی راٹھ سے جدا ہوتے ہیں اور بیچ اس ہوا کے کہ ذی راٹھ سے محیط ہر
متشبث ہوتے ہیں جب شمار سے شہین درک ہوتے ہیں اور بیچ رواں قتل کے گوگون نے کہا ہے کہ اگر ایسا ہوتا ہے
طرح ان کے کہ جو ذی راٹھ کا ناقص اور کم ہو جاتا اس واسطے کہ جدا ہونا اجڑا کا کسی چیز سے سبب کم ہونے اس چیز کا
ہو اور بیچ ذوق اور جرم اس چیز کے اور حال یہ ہے کہ تھوڑی شک سنگی جانی ہے بہت زمانے تک ساتھ تہذیب ہوتے
ہو اور ان کے بدن انفصال کے یعنی جرم اور وزن شک میں کہ نقصان ظاہر نہیں ہوتا لیکن امام نے کہا ہے
کہ حق ہے کہ درون و جو کہ میں اور بعض لوگ اس امر پر یہ خصوص شرم کا بسبب فعل ذی راٹھ کے ہے بیچ شمار کے
بدن اس کے کہ ہر ایک ہوا اجڑا اس کے تنہا اور منفصل ہوں اور یہ قول نزدیک ملک کے نہایت منہایت ہے لہذا
کہ کہ کتب میں وجہ قیسری مذکور نہیں ہے اگر کوئی قائل ہے کہ اطفالون وغیرہ سے منقول ہے کہ اطفال شرم کہتے ہیں
اور انہیں راٹھ میں اور حال یہ کہ وہ ان نہ ہوں اور نہ تنہا اور نہ تنہا میں معلوم ہوا کہ ذی راٹھ عبارت اس
جسم سے ہے کہ وہ ہر صورت میں ایک خاصیت تھیں کہی ہو کہ بیچ شمار کے فعل کر کے بشرط انتساب ہر بابا لہذا
ہم کہیں کہ کہ تقدیر ثبوت اور قیاس کے کہ اطفال میں جنھیں شرم کا بطور مذکور کے سبب شرم کا بیچ مضمریات کے
مطلق مذکور کے نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ تفویض نامہ صورت تنہیہ کا کہ آنکو خاصیت کہتے ہیں اس تقدیر پر
کہ ثبوت آثار کا کیفیات ممکن ہوا اور جو ایسا نہیں ہے ویسا بھی نہیں ہے فائدہ پہنچان ذوق کے یہ قوت قوت
منہایت ہے بیچ اس عصب کے کہ مفروض ہے اور جرم نہان کے اور اور اک معلوم کا اس کے نشان سے ہے ہر ہر ہر
عنائی کے کہ عیسیٰ بیچ گوشت نڈلے کے کچھ چیز زبان کے واقع ہے اور کام احکام ولد اللعاب ہے اور اور اک جو ہر ہر

ہر حال سے خالی نہیں ایک وہ کہ اجڑائے ذہنی علم کے طین ساتھ عذاب کے پس بیچ زبان کے گھٹیل اور وہ سے
 لاتی ہون اور درک ہون اور اوپر اس تقدیر کے فائدہ اس رطوبت کا تسلیل پہنچتے جو ہر ذہنی علم کا ہر طرف
 حاسہ ذوق کے دوسرا وہ کہ رطوبت بسبب عادت کے شکست ہو علم سے دن آمیزش کے اور گھسکہ درک ہوا اور
 اوپر اس تقدیر کے محسوس حقیقت میں خود رطوبت ہو کہ شکست ہوئی ہر نہ جرم ذہنی علم کے اور اوپر دونوں تہذیب
 درمیان فائدہ کے اور اس کے محسوس کے واسطے نہیں جو ایسے کہ جرم ذہنی علم کا ساتھ کیفیت کے فائدہ سے
 عاتی ہوتا ہر بھلائی البصار کے کہ محتاج ہو اس بات کی کہ درمیان بصر اور بصر کے جسم شفاف عامل ہو
 انتباہ چھ احساس بلغم کے شرط ہو کہ رطوبت لعلالی اور غلو ص اسنے کے ہر بعضی خالص ہو اور کوئی اثر
 ملی جو خواہ یہ ملنے والا اور دھاری ہو خواہ بدنی اسی سبب سے کہ جس شخص پر صغیر غالب ہو شہد کو
 کر دیا معلوم کرتا ہو سبب ملنے صغیر کے ساتھ رطوبت زبان کے اس واسطے کہ وہی دریافت ہوتی ہو دوسرے
 اور منع کرتی ہو جس فرسے دوسرے کو بسبب اپنی کڑوائی کے کہ غالب ہو کیفیت میں اور بسبب مزون کے
 فائدہ بیچ بیان قوت لمس کے اور وہ ایسی قوت ہو کہ سپرد کی گئی ہو بیچ جلد کے اور اکثر گوشت کے
 اور سو اسے انکے مانند افشہ کے اسکی قوت کی شان سے ہو اور اک حرارت اور برودت اور رطوبت اور
 برودت کا اور مانند انکے کہ لمس سے متعلق ہیں اور طریق حصول اس جس کا یوں ہو کہ قوت لاسہ متغزل
 ہوتی ہو لمس سے وقت ملاہتہ کے پس لمس فاعل ہو اور لاسہ متغزل اور اس سبب سے کہ رطوبت اور
 برودت کو کیفیت متغزل کہتے ہیں اعتراض کرتے ہیں کہ احساس طوبت اور برودت کا لمس سے کیونکر ہو سکتا
 لیکن جواب اسکا بکثرت ارکان میں بیچ اور بعض کے مذکور ہوا ہو انتباہ نفع و دیمت اس قوت کا بیچ ظاہر
 ہون کے ظاہر ہو اس واسطے کہ باعث حفاظت ہوان کی معرقون سے ہو جیسا کہ غفی نہیں ہو اور اس
 سبب سے کہ جلد بیچ محل آفات داخلی اور خارجی کے ہو اور یہ امر موجب سلطان یا نقصان قوت لمس
 جلد کا ہوتا ہو حکیم مطلق نے اس گوشت کو کہ نیچے جلد کے جو بھی ذہنی حس کیا ہو تو اگر جلد کو کچھ قوت پہنچے
 وہ گوشت احساس میں قائم مقام جلد کے ہو وے اس واسطے کہ حاجت حیوان کی طرف سے لمس کے شدید
 زیادہ حاجتوں سے ہو اور باعث حفظ جلد کا ہلاک سے ہو اور بعض اصناف بالنی کہ مدیم لمس منسلوق
 ہوتے ہیں واسطے نفع عظیم کے جیسے کہ اگر ذہنی حس ہوتا جو مقام قولہ اخطا کا ہو اور بعضی غلط عادات
 لذت میں نہایت تکلیف ہوتی ہو اور جیسے تلی اور گردہ کہ جگہ گرنے اور جاری ہونے غلط لذت کے ہیں

ملک

اور یہ ہے یہ سب سے پہلے کہ وہ عالم الحکمت پر لیکن وہ عقلمانی کہ اوپر دیگر کے اور اعتقاد سے سیدم الحس کی عیضہ میں جس
رکعتی جین نو وقت در و آفت کے انس ختم کو کلیعت اوپر مقابلہ کرنے آفت کے سبقت کیسے لیکن بتایا
لکھو بدن اور ستون حرکات کی ہیں اگر یہ جس رکعتیں ہر ان اکثر الم میں نہ بتا سبب حفظ اور عزت
اعضا کے اور مصاکات کے کہ پچا دانے ٹکس نہیں ہر جانتا چاہیے کہ حواس ظاہری حقیقت میں عاودہ درکہ
باطنی کے ہیں اور بنظر لکھ جاسوس اور عجزوں کے ہیں و اما الی فی الباطن فالحس المشترک والایمال المتصرف
والوہم والماخلۃ لیکن جو بیچ باطن کے درکہ ہیں حواس خمسہ باطنی ہیں کہ مذکور ہوئے اور مفصل ہر ایک
کے جاتے ہیں اما الحس المشترک فی الی شادی الیہا جمیع الصور الخمسہ لیکن وہ قوت کہ اسکا نام مشترک
ایسی قوت ہر کہ طرف اس کے پہنچتی ہیں صورتیں مختلف یعنی حواس ظاہری جو ادراک کرتے ہیں اور بیچ
حواس باطن کے اس سے خبر ہو جاتی ہے اسی جس سے متعلق ہر لکھ اسکو مس مشترک کہتے ہیں یعنی جو حواس
ظاہری درکات اپنے کو اسکو پہنچاتے ہیں اشتراک اسکا حواس ظاہر سے ثابت ہو اور دلیل اوپر وجود
مس مشترک کے وہ ہر کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہم ہیں ایک امر جو کہ حکم کرتا ہے وہ بیچ محسوسات کے از رو سے
تھاویز کے اسطور سے کہ یہ نہ غیر اس رنگ کے ہے اور عالم اس حکم کا ضرور ہے کہ جامع ان سبھوں کا ہر یعنی
چاہیے کہ یہ رنگ اور یہ مزہ نزدیک عالم مذکور کے جمع ہوں پس وجہ ہر کہ بیچ ہمارے ایک چیز ہر کہ صور
محسوسات کی آئینہ جمع ہوں اور وہ چیز نقش ناطقہ نہیں ہو اسواسلے کہ وہ محسوس کو دریافت نہیں کرتا ہر
مگر قوت جسمانی بسبب مناسبت کے دونوں میں اور بھی کوئی حواس ظاہری سے ایسی نہیں ہر کہ سبکو
دریافت کرے اسواسلے کہ ہر ایک اپنے اپنی محسوس خصوص کو دریافت کرنی ہے جس سبب سے ہر فری کو دریافت
نہیں کرتی ہے اور فوق رنگ کو اور طعم سوا سے اپنے پس واجب ہر کہ وہ چیز نفس ناطقہ کے اور غیر
حواس ظاہری کی ہو اور وہ جس مشترک ہے اور ادراک مس مشترک کا مشروط بحضور ما و فہین ہر لیکن ادراک
اسکا اگر سانس مادی کے مشاہدہ کہتے ہیں اور اگر لکھ فاشب ہونے مادی کے ہر تفصیل کہتے ہیں تحسین
ادراک حواس ظاہری کے کہ وہ مشروط بحضور ما و ہر و علما اول الطین القدم من الدفخ اور وضع اس
قوت کی جانب پہلے بلین مقدم کی ہر دفع سے اور فائدہ ہونا مس مشترک کا اس محل میں وہ ہر کہ خود حضور
کہ حواس ظاہری نے انکو ادراک محسوس کیا ہے آسانی سے انکو پہنچیں اور دلیل اوپر یہ ہے مس مشترک کے ہر تمام
تجزہ نہیں ہر کہ مشروط ہر یعنی ہر وقت مقدم دان میں کہہ آفت پہنچتی ہے بیچ فعل اس قوت کے نقل ہوتا ہر

خیال

اما خیال ہی الی سلفہ بالقبیلة السیة مشترک من الصور الموصیة بعد التیجوت یکون جس دوسرے حواس باطنی سے
خیال ہر اور وہ ایک قوت ہو کہ حفظ کرتی ہو اس چیز کو کہ قبول کرتی ہو اسکو جس مشترک یعنی موصیہ موصیہ کہ
غائب ہوئے ان صورتوں کے جس ظاہر سے اور قید غائب ہو نیکی اس واسطے ہو کہ موتین موصیہ جتنا کہ اس
ظاہر میں ہیں جس مشترک سے غائب نہیں ہیں لیکن بعد غائب ہو نیکی اس قوت کی حاجت ہو تو صورتین
غائب ہو نیکی گو محال نہ کرے لہذا لوگوں نے کہا ہو کہ خیال خزانہ جس مشترک کا جو جان لو کہ اگر قوت
ایسی خیال ہوتی کوئی چیز بعد غائب ہو نیکی یا نہ رہتی اور جو کچھ دوسری مرتبہ محسوس ہوتی بعد غائب ہو نیکی
آدمی اسکو پہچاننا پس منار کو نافع سے اور دوست کو دشمن سے فرق نہ کرتا اور امر معاش اور مکار و فحل
پاتا اور دلیل اس امر پر کہ حفظ صورت کا اور قوت سے ہو اور ادراک انکا اور قوت سے وہ ہو کہ ثابت ہو چکا ہو
کہ قبول غیر حفظ کے ہو لہذا پانی قبول شکل کی کرتا ہو لیکن حفظ شکل کی نہیں کر سکتا ہو بسبب نوت قوت ہلکا
یعنی حافظہ کے پیچ پانچ اور قوت فعلیوں میں دلیل ہو اور قوت قوتوں کی اس واسطے کہ واحد سے
نہیں صادر ہو تا ہو مگر واحد پس ہونا ایک قوت کا فاعل سے اور حافظہ سے متعامل ہو پس ثابت
ہوئی یہ بات کہ قوت قائمہ غیر قوت حافظہ کی ہو و محالہ آخر البطلان القدم من الدلائل اور ہر جگہ اسکی جانب
آخر بطلان مقدم کی ہو و ملغ سے اور اگر جو یہ دو قوتیں پنج البطلان مقدم کے ہیں لیکن خیال آخر بطلان نہیں ہو اور
جس مشترک اسکی پہلی جانب میں اس واسطے کہ خیال خزانہ اسکا ہو اور خزانہ ہر قوت کا مناسب ہو کہ قوت پیچھے
اس قوت کے ہو اور دلیل اوپر ہونے اس قوت کے اس مقام میں خیل ہونا فاعل اس قوت کا ہو
قوت واقع ہونے آفت کے موضع مذکور میں خاندہ جس مشترک اور خیال نزدیک اساطی کے و ادراک
اور واسطی حقیقہ اور وہم اس واسطے کہ نزدیک اس کے ہر کہ باطنی تین قوت ہیں پس ہر قوت پنج ایک البطلان کے
بطلان ملغ سے ہو اور تقسیم ہر کہ باطنی کی با پنج قوت میں اوپر مذہب حکما کے ہو ایسا ہی کہا کہ
شیخ سعدی علیہ الرحمہ فی التفریح فی الصور الموصیة وما ینہا الجویہ بالترکیب و دلیل لکیر جس
حواس باطنی سے تصرف ہو اور وہ ایک قوت ہو کہ تصرف کرتی ہو پنج صورتوں موصیہ کے کہ انکو ہر مشترک نے
مرک کر کے خیال کو سپرد کیا ہو اور تصرف کرتی ہو پنج معانی جزئیہ ان خبر قوتوں کے کہ رک کیا ہو ان معانی کو
مترجمہ نے اذیہ تصرف ترکیب سے ہو اور تفصیل سے مثل ان خیل انسانا ذرا سین فقد رکب اسانیا ہو
مانند اسکی تفصیل کرے آدمی کو شکار کہ دوسرے رکھتا ہو پس بحقیقت ترکیب کیا سر کو اور پر بطن آدمی کے یعنی ہر

مازرو سے ترکیبے ہو اور اگرچہ تفصیل غیر نفس الامر کے ہو لیکن باعتبار اسکے تحلیل کے تحقیق مرکب ہوا ہو
 وشل ان پتیلہ حکیم الراس تقدہ فضلت راسہ عن بدتہ اور مانند اسکے کہ تفصیل کرے آدمی کو کہ بدلت کس ہو
 پس تحقیق جدا کیا قوت نے سر کو بدن آدمی سے اور یہ صرف مازرو سے تفصیل کے ہو اور تحقیق اسکی نہیں ہو مگر
 باعتبار تفصیل کے جیسا کہ کہا گیا ہو اور کیا گیا ہو کہ صرف اندر سے ترکیب اور تفصیل کے بیچ صدور محسوسہ کے ہو
 اس سے صرف اسکا بیچ معانی کے بھی دریافت کر سکے ہیں ترکیب اور تفصیل سے فائدہ صرف قوت کے ہو
 بیچ صورتوں اور معانی کے ترکیب اور تفصیل سے مجہد اسکا چہ قسم ہو ایک وہ کہ بعضی ہو بین ساتھ بعضی ہو دونوں کے ترکیب کر
 جیسے تفصیل کرے مثلاً کوئی آدمی کو کہ دوبارہ زور رکھتا ہو یعنی صورت جملہ کی یا صورت آدمی بے جملہ کی مرکب کرے
 دوسرا وہ کہ بعضی معانی کو ساتھ بعضی معانی کے مرکب کرے جیسے تفصیل کرے دوستی جنونی کو ساتھ دشمنی جنونی کے اور
 قید جنونی کی اسلئے کہ معانی کلی کو نفس ناظرہ تک ہو اگرچہ یہ ادراک بسبب غلام چو اس قوت کے ہو اور اسکی
 تیسرا وہ کہ بعضی صورتوں کے مرکب کرے جیسے دوستی جنونی کو کہ بیچ نیک کے ہو تفصیل کرے چوتھا وہ کہ بعض صورتوں کو بعضی
 صورتوں سے جدا کرے جیسے تفصیل کرے کوئی آدمی کو کہ سر نہیں رکھتا ہو یا چہ ان دو کہ بعض معانی کو بعض صورتوں سے
 جدا کرے جیسے تفصیل کرے دوستی جنونی کو کہ زید سے سلب ہو چہ خدا کو کہ بعضی معانی کو دینے معانی سے جدا کرے جیسے
 تفصیل کرے دوستی جنونی کو کہ دوستی کی ہو دشمنی جنونی سے اور چہ نامیایہ کہ قوت تصرف باعتبار استعمال نفس ناظرہ کے
 بیچ معانی کلی کے سہی ہو مثلاً اس واسطے کہ بیچ مواد مکرری کے تصرف کرتی ہو اور باعتبار استعمال و بیچ صورتوں کے سہی
 جنریت کے پتیلہ نام ہو اس واسطے کہ بیچ صورتیں خیالی اور انکے معانی کے تصرف کرتی ہو اگر کہیں کہ ہم مدرس معانی ہو چہ ہم
 صو کا پس ہم کہیں کہ تصرف نہ کر بیچ صورتوں کے استعمال کر سکتا ہو جواب اسکا یہ ہو کہ قوی باطنی ہمارا آئیے مقابل
 ہاں جو بیچ ایک سے ان قوتوں کے قسم انتہا ہوتی ہو دوسرے میں بھی بسبب مقابل کے شکس ہوتی ہو چہ اور بعض
 ماضیوں کیوں جواب یا ہو کہ وہ ہم سب قوی حسی پر حاکم ہو اور اصل ہو بھی مددک معانی کا اور بھی مددک ہر
 لیکن بسبب ادراک ہم کے واسطے معانی کے فقط اس بسبب ہو کہ کوئی قوی حسی ہو سہا و کچھ بیچ اور اک معانی کے
 وشل نہیں کتنی جزئیہ کہ اور اک ہم کچھ صورتوں کے نہیں ہو اور خصوصاً معانی میں ہر بلکہ تمام ادراکات افعال
 حسی ہم سے ہیں اور قوتیں دوسری سے کہ مزید انکا مرتبہ وہم سے کم ہو پس ہر بلکہ ادراکات اور اعمال حسی نسبتاً کم
 ہو گون نے طرف اس قوت کے کچھ اور اک و تصرف کے وہم سے شکرت کتنی ہو و ملکہ اول اللہین الما و ملکہ
 من الدماغ اور موضع قوت تصرف نہ کا اول اللہین اوسط دماغ کا ہوا و بعض حاصل نے بیچ متحدہ اس قوت کے

ساتھ بلبل اور سگ کے کہا ہے کہ اگرچہ موضع اس قوت کا سبب دماغ ہو بسبب عام ہونے اسکے تصرف کے
لیکن ساطعت اور غلبہ اور یکپاچہ بلبل اور سگ کے ہی تو نزدیک کی اسکی بھی صورتوں سے ہو اور بھی معانی سے
اور اس سبب سے تصرف اسکا پچ ہر ایک کے اُنسے آسانی سے ہو سکے اور استقام وہم کا اسکے واسطے بھی
آسانی سے ہوئی اُنسے آہ استقام نفس مطلقہ کا اس قوت کو مقصور نہیں ہوتا ہے مگر پچ آدمی کے پس قوت
شکر و خاص واسطے آدمی کے ہو واما وہم فی القوت ملتی تد رک بہا المعانی الخیر فیہ المتعلقہ بالمسوات

من الوافقۃ والحقائق والصدقات لیکن جس چوتھا جو اس بالطنی سے وہم ہو اور وہ ایک قوت ہے
کہ دریافت کیا جاتا ہے بسبب اسکے معانی جزئیہ کہ منطلق محسوسات سے ہیں یعنی موافقت اور مخالفت اور دشمنی
اور دوستی جنہی مانند دوستی جنہی کے کہ دریافت کیا جاتی ہے جزئیہ نسبت اسکے لڑکے کے اور اسطرع دشمنی جنہی کے کہ دریافت
کیا جاتی ہے بیشریہ میں سے نسبت بکری امین کے اور وہ نسبت دریافت کرنے معانی کے وہم سے ساتھ اسکے
کہ وہم صورتوں کو بھی دریافت کرتا ہے اچھی گندہ پکلی پونچ قوت متصرفہ کے پس یاد کو تو اور دلیل اور وہم
اور اک معانی مذکورہ کا جو اس واسطے کہ کوئی مدد و فن درک کے نہیں ہو لیکن دلیل اور پر مغائر ہونے وہم کے
مس مشترک کو ہونا وہم کا جو ان قوتوں سے کہ جو اس ظاہری اپنے محسوس کو اس نکتہ میں ہو معانی ہے
اور دلیل اور پر مغائرت وہم کے خیال کو ظاہر ہو اس واسطے کہ خیال حفاظت صورت کی کرتا ہو اور وہم حکم کرتا ہے
پچ محسوسات کے ساتھ معانی غیر محسوسہ کے واما آخر بلبل الاو سطن الدماغ اور موضع وہم کا آخر بلبل اور وسط
دماغ کا جو اور دلیل اور پر ہونے وہم اس تمام میں منہل ہو ماضل وہم کا جب اس جگہ میں آفت واقع ہو اور
بعضے علماء اسپرین کہ قوت دہی پچ سبب دماغ کے ہو لیکن بلبل اور وسط کہ سنی بدودہ ہے مقصود زیادہ ہے وہم سے
اور ہر سکتا ہے کہ تعین وہم کا ساتھ اس جگہ کے نسبت ہی اختصاص کے ہو اور ہونا وہم کا پچ تمام بلبل کے
مشق علیہ ہو لیکن ظاہر کلام کا خبر دیتا ہے اور اختلاف کے واما الحافظہ فیہ الی تحفظہ للمعانی المد رکہ پلو ہم کہ
مس پانچواں جو اس بالطنی سے حافظہ ہو اور وہ ایک قوت ہے کہ حفظ کرتا ہے اور نگاہ رکھتا ہے ان معانی کو کہ
وہم سے ادراک کیے گئے ہیں لہذا وہ کو گون نے کہا ہے کہ حافظہ خزانہ وہم کا ہے اور نسبت حافظہ کی ساتھ وہم کے
مانند نسبت خیال کے ہے جو مس مشترک ہے اور قوت حافظہ مددگار وہم کی ہے بسبب حفظ کے اور ایک قوم اسکو
ذکرہ نام کرتے ہیں اس واسطے کہ ذکر تمام نہیں ہوتا ہے مگر اسی قوت سے اس طور پر کہ ذکر عبارت ہو حافظہ کرنا
معتد کو بعد ذہول کے پس ذکر مرکب ہوا وہ غیر سے ایک ادراک کرنا اس چیز کا کہ مدد کہ ہوئی ہو اور ذکر وقت

تکسیر القلوب تر بر سر منقہ اعتبار

کہ اس شمس کو شوق کوئی جزو کا نہایت ہوتا ہے لیکن عزم اس کے اور نہیں ہوتا ہر سب لذت دیا کے یا اور کوئی امر کے
 تنبیہ اہل عبارت جو عزم شدید سے کوئی غالی تو رہے ہو یعنی ترو و امن نہوا اور اسکا عزم جزم کہتے ہیں اور غفل کا ہم
 ارادہ ہوا اور ترک کا نام کہتے ہیں اور جانا جائے کہ قوت شوقیہ و قسم و شوق و انہ اور غصہ جیسا کہ اس کے شوق اگر طاعت
 جلب نفس کے ہو شوقانی ہو اور اگر طاعت دفع ضرر کے ہو غصہ کی اور حرکت ارادی ہوا قوت سے تمام ہوا تو ایک قوت تھیلے
 یا وجہ دوسری قوت شوقیہ تیسری قوت ہا زمرہ جو تھی قوت فاعلہ اس واسطے کہ آدمی بصورت کوئی چیز کو تصور کرتا ہے
 دفع ہو یا صارت قوت شوقیہ اسکو اطلاع کرتی ہو اور جب شوق غالب ہوا قوت ہا زمرہ نکال دیتی ہو بعد اسکے فاعلہ
 حرکت عضلہ کی ہو اور کہتے ہیں اس اثر پر کہ قوت شوقانی اور غصہ کی فاعلہ شوقیہ کی ہیں اور قسم اسکی نہیں میں حساب
 اسی امر پر لیکن شیخ رئیس و غیرہ اس امر پر ہیں کہ سائنس کا کیا دلائل ان ملکہ نفسی القوتہ اسے ملکہ عضلہ الملیحہ
 ملکہ الیہ اسے لیکن قوت فاعلہ کہ قسم ہا جیہ کی ہوا اور کمال حرکت کی توجہ قوت ہو کہ جملہ عمل اور حرکت کے لائق ہو
 عضلہ کو اور دلچیز قوت ہا جیہ کی ہو اور طریق یہ ہو کہ اگر قوت ہا جیہ اور انقباض عضلہ کا باعث ہوتی ہو فاعلہ کو درہم
 کرتی ہو اور عضلہ کو جذب کرتی ہو طوت اس کے بعد کے پس و تری کھینچ جانا ہو سبب انقباض عضلہ کے طوت اسے
 سبب کے پس عرض میں لیا دہ ہوتا ہو اور طول میں گشتا ہو پس بالضرر و ردہ عضلہ کو ترو و کو اس سے
 طاعت منقبض ہوتا ہو اور اگر قوت ہا جیہ اور انقباض عضلہ کے باعث ہو قوت فاعلہ عضلہ کو مسترخ ہوا
 بست کرتی ہو اور رماں کرتی ہو طوت غلات جلیت بعد مس کے پس اسکی جمعیت بستے و تری
 متد ہوتا ہو طوت غلات بعد اپنے کے پس طول میں زیادہ ہوتا ہو اور عرض میں نقصان قبول
 کرتا ہو اور بالضرر و ردہ عضلہ کو متعلق اس و تری ہے ہونہ سبب اور کثافت ہوتا ہو یہ ہو کیفیت قبض اور
 بسط عضلہ کی تسبارک اللہ اسپین النما لنین **الفصل الخامس فی البقیۃ الامور الطبیبیہ**
 فصل پنجم میں ثابت ہو چکا بیان البقیۃ امور طبیبیہ کے وہی الافعال الصادقہ من القوی اور وہ الافعال بن کہ قوت سے
 صادر ہوئے ہیں والا لاجل اور دوسری بار اہل میں تمیز پنج چار فصلوں کے امور طبیبیہ بیان کیے اور وہ امور
 امور طبیبیہ کے کہ باقی تھے بیان ذکر کیا ہو پس اگر امور طبیبیہ کو سبب مذکورہ ہیں معنی کہ کھینچ ہم جیسا کہ اوپر اسی
 بصورت میں اسناد اور فاعلہ کو اور قوت کے لایطوت کر کے اور معنی عبارت کے کہ ان میں سے کئی کئی ہیں
 ہا جیہ ہر پنج البقیۃ امور طبیبیہ کے کہ افعال اور اعلیٰ ہوتا ہو میں بیان کہ ان کے کہ عبارت کیا اور اگر معنی ہر
 جیسا کہ اسپر قبض لوگ ہیں اور صنعت کو کسی انھیں قبض سے متا کر کے اسناد وغیرہ کو اور لافعال کے ہر طوت کر کے

اور یہی ظاہر تر ہو والا نشان والاوان والسمتہ الفرق بین الذکر والانثی اور فقیہ امور طبعیہ سے ایسا نشان میں
 اور اولان اور سمہ اور فرق در میان نر اور مادہ کے جیسا کہ ہر ایک کہا جاوے گا اما الافعال منقسمہ الى مفرد و
 مرکب لیکن افعال و مطلق ہر مفرد اور مرکب اما المفرد وہو الذی یمتد بقدر واحدہ کا جذب والا ساک والضم والفتح
 لیکن مفرد وہ ہو کہ ایک قوت سے تمام ہو مانند جذب اور اساک اور ضم اور فتح کے اور اگر کوئی کہے کہ حصول مفعول کا
 موقوف ہو اور اساک کے اور پس چاہیے کہ مفعول مرکب ہو فعل اساکہ اور ضمہ سے جواب اسکا یہ ہو کہ
 اسکا پنج حقیقت مفعول کے کہ عبارت تفسیر مذکور سے ہو فعل نہیں مگر تفسیر استعالیٰ فقط ضمہ سے مشتق ہوتا ہے
 اور ہونا اسکا کہ بشرط حصول فعل ضمہ کے ایک امر زائد ہو اور ہر مفعول کے جیسا کہ تفسیر نہیں ہے جیسے جاذبہ بھی
 شرط حصول فعل اساکہ کی ہو اور اسبطرہ ضمہ کو اور واقعہ کو پس فعل کسی ایک قوت کا تو اسے اگرچہ سے
 پنج حقیقت فعل قوت دوسرے کے مداخلت نہیں ہو والکربا ہو اللہ یمتد بقدر واحدہ کا جذب والا ساک والضم والفتح
 کہ دو قوت سے تمام ہو مانند نفوذ نورا کے فانی ہونے بقوتین الہا ذیہ والدالذیہ اسواسلے کہ نفوذ نورا موقوف طبعیہ
 دو قوت سے تمام ہوتا ہے ایک جاذبہ مجذوب الیہ کی دوسری دافعہ مجذوب منہ کی اور اسی جملہ سے اندر اور
 یعنی علیٰ اسواسلے کہ وہ بھی دو قوت سے ہوتا ہے ایک جاذبہ طبعی اور دوسری دافعہ ارادی اور یہی
 فعل شیخ رئیس کے ہو لیکن نزدیک قرخی کے جاذبہ ارادیہ اور دافعہ ارادیہ سے اندر اور تمام ہوتا ہے
 اور انہیں افعال مرکبہ سے ہر شہوت طعام کی اسواسلے کہ وہ بھی قوت سے ہوتا ہے ایک جاذبہ طبعی
 دوسری قوت جیسا کہ ہم مدہ بین ہو یا بلکہ جانتا چاہیے کہ ترکیب قوتوں سے بیچ ہونے فعل مرکب کے
 عام ہو کہ تو اسے مختلفہ المضافات یا متقدّمہ المضافات سے مختلفہ المضافات وہ ہیں کہ در میان دو قوتوں کے متعارضت
 اندر جو مجلس کے ہو جیسے قوت طبعی ساتھ نفسانی کے جمع ہو جیسا کہ ذکر کیا گیا پنج شہوت طعام کے اور ازوراد کے بھی
 اور ہوا لغت رائے شیخ رئیس کے اور متقدّمہ المضافات وہ ہیں کہ بیچ جنس کے متقدّمہ ہون جیسے قویٰ اور ہر طبعیہ کہ
 جاذبہ اور اساکہ اور ضمہ اور دافعہ مفعول کے ہیں اما الارواح فنی اقسام متحدہ من تجاریہ الاغلاط الممردۃ و غلاط
 لیکن ارواح وہ اقسام ہیں کہ پیدا ہون نہایت اغلاط تک سے اور انکی لطافت سے اور طریق تولد روح کا لون ہو
 کہ جو خون پنج بطن اسیر دل کے وارد ہوتا ہے اور قطع پاکر و ان لطیف ہوتا ہے اور بعضہ اجزائے اسکے بخار لطیف بننے میں
 روح ہی ہو اور دلیل اس بات پر کہ تولد روح کا اغلاط سے ہر نوعیت روح کی ہر وقت تبادل غذا کے اور ضعیف ہونا
 اسکا وقت قلبت اور ہونے غذا کے اور جو بعض لوگوں نے کہا ہے کہ روح ہوا کا مستحق سے پیدا ہوتی ہے جیسا کہ

۷
 جاذبہ طبعیہ
 دافعہ ارادیہ

ہائینوس نے تصریح کی ہے قبول نہیں اس واسطے کہ اگر ایسا ہوتا تو قیاساً حیات کے بدن مذکور کے ہشتاق ہوا کہ
 کفایت کرتا بسبب موجود ہونے مادہ روح کے کہ ہوا ہو اور جو کافی نہیں ہو جس تو لہ روح کا ہوا ہے
 مذکور سے ہی نہیں ہو سکتا ہے لیکن اس قدر ہو کہ ہوا بیچ تنغیہ اور تبدیلی روح کے طرف اعضا کے مدد دیتی ہو
 مانند پانی کے اور جو لوگ استدلال کرتے ہیں تا نکلیں تو لہ روح کے ہوا سے مستشرق سے اس طور پر کہ ہم
 دیکھتے ہیں کہ آفتاب غرض مدت طویل تک باعث ہلاکت کا ہو اور یہ نہیں ہو مگر اسی سبب کہ مادہ اور پانی
 روح کا کہ ہوا ہر معدوم ہوتا ہو جو آب اسکا یہ ہو کہ سبب ہلاکت کا وقت منع کرنے ہستناق کے
 دور ہو جانا استوار قبول کرنے قوت حیوانی کا ہو روح سے اس واسطے کہ روح بہت گرم ہو اور جو لوگ
 نسبت روح کی سرد ہو اور پونچھا اسکا ہر ایک آن باعث اسکی تبدیل کا ہوتا ہو جو اس سے باز رکھا گیا
 روح گرم ہو جاتی ہو اور محرق ہوتی ہو اور یہ تبدیلی کرنے قوت حیوانی کی نہیں رہتی ہو بالضرور
 ہلاکت ہو جاتی ہو پس ہلاکت بیچ صورت منع ہستناق کی بسبب ہونے مصلح روح کے ہو بسبب
 نہ ہونے آگے مادہ اور وہ کے بیجا کہ گمان کیا ہو ان لوگوں نے اور جاننا چاہیے کہ ان روح اگر یہ
 قوتے کو فائل ہیں لیکن نزدیک اطباء کے ثابت ہو کہ حرکت روح بسبب تھریک قوتے کے ہو اور
 حاجت قوتے کی بیچ انتقال کے مبادی سے طرف متعاہد کے اس سبب سے ہو کہ قوتے نزدیک اطباء
 کیفیت ہیں اور کیفیت جملہ اعراض سے ہو اور انتقال عرض کا بدون انتقال محل کے کہ اسکا سرور میں
 محل ہو اور اس سبب سے کہ باعث اور انتقال معرض کے بھی عرض ہو مقصد وین کہہ قیامت
 نہیں آتی ہو بسبب مخالفت ہونے وجہ احتیاج کے فائدہ جو کلام اطباء میں روح سے مراد ہو
 کہا گیا لیکن جو روح بیچ کتب الہی کے کہ مذکور ہو اور زبان شرع کی فرمان قل الروح من امر ربی
 بیان کرنے سے ساکت ہوئی بیچ زبان فلاسفہ کے نفس ناطقہ نام ہو اور اشارۃ لفظ انہ کہ ہر ایک
 اسکا کہنے والا ہو یہی ہو اور نزدیک جہور کے عقل بھی ایسا کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ نفس ناطقہ
 اگرچہ بالذات ساتھ ارواح کے واحد ہو لیکن اعتبار میں مخالفت ہو اس واسطے کہ لطیفہ درکہ انسانی کو
 باعتبار خلق کے بدن سے اور اسکی تدبیر کو نفس ناطقہ کہتے ہیں اور باعتبار اس امر کے کہ طرف عالم
 قدس کے توجہ کرنا ہو روح کہتے ہیں اور بعض بیچ عقل کے اور نفس ناطقہ کے بھی فرق کرتے ہیں اور کہتے ہیں
 کہ عقل ایک قوت ہو واسطے نفس ناطقہ کے اور فاعل حقیقت میں نفس ناطقہ ہو اور عقل اسکی آلہ ہو نیز بعض کہتے

قبت قاطع کی اور ثابت ہوا کہ تعلق نفس ناطقہ کا ساتھ بدن کے اور فیضان قوی کا نفس سے اوپر بدن کے
 نہیں ہوتا ہرگز مبد و وجود احسنے رئیس کے اور کمال بدن کے اعتبار و جوتین ہیں اور ہر ایک محتاج
 حامل کی ہیں اور دل بھی تین قسم ہوتی ہیں جیسا کہ باطن کتابہ و تقسیم الی الطبیعیۃ دینی الی تقدس الی البدن الی الروحانی
 اعضا و ارب اے مجمع البدن اور منقسم ہوتی ہر روح ساتھ طبعی کے اور وہ نافذ ہوتی ہر جگر سے بیچ رنگوں
 غیر ہندہ کے یعنی اور وہ کے طرف تمام بدن کے والی النساء دینی الی تقدس البدن فی العصب
 اعضاء الاعضاء اور منقسم ہوتی ہر روح ساتھ نفسانی کے کہ وہ نافذ ہوتی ہر دماغ سے بیچ عصب کے ہایت
 اعضا تک والی الخیرات دینی الی تقدس البدن فی الشرائع الی مجمع البدن اور منقسم ہوتی ہر روح
 ساتھ حیوانی کے کہ وہ نافذ ہوتی ہر دل سے بیچ شرائع کے سب بدن میں و اما الانسان فنی اربۃ لیکن انسان
 باعتبار نفیرات ظاہری کے اول عمر سے آخر تک چار درجے رکھتے ہیں انمو ایک سن منو ہر دو ہر آدمی بدوم
 قیہ انمو اور سن منو ہر کہ منو اربعین ہمیشہ ہوتا ہوتا ہر قریب سن ثانی سن سنۃ اور نہایت اسکی ترقی ایک سن
 تیس برس کے ہر اور اسکو سن حدیث بھی کہتے ہیں جانتا چاہیے کہ نمودر فکا بیس برس تک خوب ظاہر
 اور بعد اسکے بھی شک نہیں ہر کہ مال آدمی کلچ جمال اور کمال و قوت کے ترقی کرتا ہوا اور یہ ولالت کہ ہر
 کہ قوت نامیہ ابھی توقف نہیں کرتی ہر اسی سبب سے طواہن گرچہ ہیں اور پھر جتیمہ ہیں بعد بیس برس کے
 اور بعض لوگوں نے تقریباً کی ہر کہ نہایت سن شوکا اٹھائیس برس ہر لیکن لفظ قریب ثمانین سن کی
 بدولت تیسین کے قریب زیادہ صواب سے معلوم ہوتی ہر جیسا کہ مغنی نہیں ہر احوال سے
 اور سن منو بھی چار درجہ رکھتا ہر اور ہر سات برس کے سر پر یعنی بیچ ساہوے کے ایسا تغیر پایا جاتا ہر کہ
 ہر روح ہر ہر ایک کمال کو جیسا کہ مشہور ہر کہ نزدیک گذرنے ساہوے اول کے کچھ مغنی اعضاء میں
 پائی جاتی ہر اور قوی ہوتے ہیں افعال پوری قوت سے اور دانت شست اور دوا ہی بدل جاتے ہیں شو
 و اتون سے اور بظریحی کمال کچھ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ و علم فرمایا ہر ملو اعضاء
 الصلوۃ و ہم ابنا و بیع اول لیکن نزدیک گذرنے ساہوے ثانی کے مخفی کافی اور قوت دانی بیچ ہر ہر ہر
 اور اسی سبب سے بالغ ہونا مرد اور عورت کہ اس سن میں ہر ہر ہر اور نکاح شرعی سے اس حال میں مخاطب ہر کہ
 نزدیک گذرنے ساہوے تیسرے کے آدمی کو کمال قوت ظاہر ہوتی ہر کہ اس سن میں ہر ہر ہر ہر اور دقتا
 اور ترقی خاص ہوتی ہر لیکن نزدیک گذرنے ساہوے چہرے کے قوت نامیہ کا ٹھہر جاتا ہر اسو اسلے کیجی اس حال

الانسان

باعتبار نفیرات ظاہری کے اول عمر سے آخر تک چار درجے رکھتے ہیں انمو ایک سن منو ہر دو ہر آدمی بدوم قیہ انمو اور سن منو ہر کہ منو اربعین ہمیشہ ہوتا ہوتا ہر قریب سن ثانی سن سنۃ اور نہایت اسکی ترقی ایک سن تیس برس کے ہر اور اسکو سن حدیث بھی کہتے ہیں جانتا چاہیے کہ نمودر فکا بیس برس تک خوب ظاہر اور بعد اسکے بھی شک نہیں ہر کہ مال آدمی کلچ جمال اور کمال و قوت کے ترقی کرتا ہوا اور یہ ولالت کہ ہر

تحتی اعضا کی نہایت کم ہو پختی ہو میں مجاری کو وسعت اور تہیہ متعدد ہوتی ہو ایسا کہما ہو مجاری کو تسلی کرنے
 لیکن جب وہ رطوبت کے ساتھ ساتھ پختی ہو مقرر رکھا ہو اور ہر مرتبہ کو نام مخصوص کیا جیسا کہ کہا جاتا ہے
 جان کر پہلے سن بطولیت کا ہو اور وہ عبارت اس سے ہو کہ مولود کو استعداد حرکت مکانی کی اور حرکت
 انقضائے اپنے آشفنے کی بالفعل نمود و سران صبا کہ وہ بعد نفوس اور قبل شدت کے ہو اور اس میں بین
 بعضے دانت گر جاتے ہیں اور بعضے جھٹے ہیں اور جان لو کہ کبھی صبا کو اوپر سن منہ کے بھی اطلاق کرتے ہیں
 اور وہ اس وقت کہتے ہیں کہ صبا پختی و مقابلے شباب کے پختی سے اس طرح کہ وہ بعد شدت کے ہو
 اور گرنا اور عسار و انتون کا اس میں پورا ہو جاتا ہے لیکن مراہقت یعنی احتلام ایسی واقع ضرور ہو
 چرتمنا سن رفاق کہ وہ عبارت اس سے ہو کہ سبز و منہ پر ظاہر ہو اور منہ ہو یا تھوڑا سن فنی کہ نو آئین
 از دہ سے کہتے ہیں کہ کھڑا ہو اس آہستہ آہستہ و غلبہ الحار و الرطوبتی ہذا اس اور غلبہ ہوتی ہو
 حرارت اور رطوبت غریزی اس میں ہر یکم جدا ایتھالے تو بسبب طوبت اور حرارت کے پختی نو کے کہ عبارت
 تہید اعضا سے ہو و ہوسن الوقت اور و سران و قوت ہو اور اسکو سن شباب بھی کہتے ہیں بسبب
 ہونے حرارت کے شباب یعنی قوی و ہر استکمل انموں غیر ظہور نقص اور سن و قوت وہ ہو کہ نو آئین
 نہایت کو پہنچا ہو اور اوپر اس حالت کے ثابت ہو بغیر ظہور نقصان کے و ہمسار و قریب سن ہستہ
 نو آئین سنہ اور نہایت اسکی قریب پختی برس کے ہو لیکن یہ اس صورت میں ہو کہ رطوبت غریزی اکثر
 اور قواس ہندی قوی نہون اسواسطے کہ اگر رطوبت غریزی و افراد تو تین شدید ہو لیکن چالیس برس تک
 سن و قوت رہتا ہے جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہو و غلبہ الحار و الرطوبتی ہذا اس اور غلبہ کہتی ہو کہ می او
 مشکلی اسوقت میں تنبیہ اطبا متفق ہیں اسپر کہ سن شباب اور صبا عارین لیکن اختلاف کیا اس میں
 کہ حرارت سن شباب کی برابر ہو حرارت سن صبا کے یا کم اور زیادہ اور اس جگہ کئی قول ہیں پہلا قول یہ ہو
 کہ حرارت لڑکوں کی زیادہ ہو حرارت شبان سے اور دلیل لائے ہیں کہ معنی نہیں ہو کہ نوجوان لڑکوں کے ہو
 اور نو نہیں ہوتا ہو مگر کثرت رطوبت غریزی سے اور رطوبت مذکورہ مادہ حرارت کی ہو اور مادہ ہذا
 نو نہیں کر سکتا ہو بلکہ محتاج ہو طرف نازل کے کہ حرارت ہو پس لازم آتا ہو کہ حرارت اس میں غالب ہو
 اور بھی معنی نہیں ہو کہ افعال طبیسی لڑکوں کے یعنی اشتہا اور ہضم باوجود ضعف اعضا کے زیادہ ہوا ہوں سے
 میں اور یہ دلیل واقع ہو اور کثرت حرارت کے اور افعال اس قول کے پختی ہو دلیل پہلی کے جواب یہ ہیں

سن العلوب

سن العلوب
 سن العلوب
 سن العلوب

کہ نہ ہوتا جو انون کا بسبب غلبہ ہو مست کے ہو نہ ہو اسلئے کی حرارت کے اور شک نہیں ہو کہ امتناع عمل کا
 جیسا کہ نہ ہونے فاعل سے ہوتا ہو نہ ہونے امتناع قابل سے بھی ہوتا ہو اور بھی ہو سکتا ہو کہ آدمی کا کوئی کمال
 نہیں سے مقدار ہو پس جو وقت آدمی اس کمال کو پہنچے جو طبیعت اپنی مقصود طبیعت کو پہنچی پھر تیسریہ میں نہ کوثر
 کیگی اور حال یہ کہ گرمی اسکی اسلئے ثابت بلکہ زیادہ ہو اور پنج ردو دلیل دوسری کے کہا ہو کہ ہو سکتا ہو
 کہ کثرت کثرت ہائی اور شدت ہضم پنج لکون کے ہا اسلئے کثرت حرکات کے ہوتی ہو اور ہوا اسلئے توجہ تمام
 انکی طبیعت کے ان امور پر اسوائے کہ اسوقت آدمی کو اندیشہ اور اذیت نہیں ہوتا ہو سوائے اکل کے
 اور مانند اسکے دوسرا قول یہ ہو کہ حرارت جو انون کی زیادہ حرارت لکون سے ہو اور ہماں بھی ردو دلیل
 لاتے ہیں ایک یہ کہ شک نہیں ہو کہ حرکات جو انون کے قوی زیادہ ہیں حرکات لکون سے اور قوت
 حرکات کی نہیں ہوتی مگر تقویت سبب سے اور سبب اسکا حرارت ہو اسوائے کہ بدن حرارت کے
 فین ہائی جاتی دوسری دلیل یہ کہ مشہور ہو کہ جو لکون کو حرارت بہت ہوتا ہو اور یہ دلیل غلبہ
 خون کی ہو اور غلبہ خون کا بالکل نشان زیادہ قوی حرارت غریبی نکلا ہو اور مخالفت اس قول کے
 پنج ردو دلیل پہلی کے کہتے ہیں کہ منعت حرکات لکون کا نسبت غلبہ رطوبت کے ہو انیں اسوائے
 کہ استرخا من قوت حرکت کو ہو اور پنج ردو دلیل دوسری کے کہتے ہیں کہ ہم نہیں مانتے ہیں کہ خون
 جو انون کا زیادہ خون لکون سے ہو نظر احوال ہر ایک کے لینے جو خون کہ پنج لکون کے ہو
 نسبت انکے حال کے جو انون کے خون سے کثرت نہیں ہو اسوائے کہ نسبت حال جو انون کے جو انون کو
 بنظر انکے حال کے لکون ہیں سے جو انکو مقدار ہو اور موافق زیادہ ہو بنظر انکے حال کے اور کثرت رنگ کی
 لازم نہیں ہو کہ خون کی کثرت سے ہو اسوائے کہ ہو سکتا ہو کہ ہوا اسلئے خشکی عروق کے ہو اسوائے کہ ہیں انضمام
 اور پختہ کو غلبہ قبول کرنا ہو تیسرا قول یہ کہ حرارت لکون کی برابر ہو حرارت جو انون کے مقدار میں اور
 اور مخالفت اسکے جو تیزی اور نرمی میں اور یہ قول جالینوس کا ہو قہنی نہ ہے کہ دراد برابری سے ہر مقدار
 ہماں برابری ہی قوت تاثیر کے ہو پنج مقدار کے اسوائے کہ حرارت کیفیت ہو اس میں تقدیر مقدار کی
 میں ہو سکتی لیکن دلیل اوپر برابری کے مستند ہونا دونوں طرف کا یعنی زیادہ قوی اور نقصان کا ہوا و وجہ
 مستند ہونے نقصان گرمی جو انون کی نسبت لکون کے دوسری ہو اسوائے کہ اگر ایسا ہو تا ضرورتہ قبول
 جو ان میں ظاہر ہوتا اور لازم ہونا قبول کا منعیہ ہونے گرمی کو اس سبب سے ہو کہ حرارت غریبی

نہ ہوتا جو انون کا بسبب غلبہ ہو مست کے ہو نہ ہو اسلئے کی حرارت کے اور شک نہیں ہو کہ امتناع عمل کا

نہ ہوتا جو انون کا بسبب غلبہ ہو مست کے ہو نہ ہو اسلئے کی حرارت کے اور شک نہیں ہو کہ امتناع عمل کا

رطوبت اصلی کو محفوظ ہو اور امور غریبہ اور حرارت غریبہ کی کوئلہ ہو جسوقت وہ ناقص ہوئی ذبول عادی
ہوتا ہے اور جو اعتراض کرتے ہیں کہ اگر جو انون میں حرارت ناقص نہ ہو چاہیے کہ نمونہ سے
جواب اسکا بیچ رد و دلیل پہلے قول کے مذکور ہو لیکن یہ بعد از یہاں حرارت کی بیچ جو انون کے یہ کہ زیادتی
حرارت غریبہ کی دو چیزوں سے ایک چیز کو لازم ہو ایک یہ کہ اقرار کرنا چاہیے اس امر کا کہ جو انون میں
نفس دوسرا قایم ہو تا ہے اور نفس سابقہ موجودہ کے اور یہ خلاف ہو اور یہ اس صورت میں لازم آتا ہے
کہ حرارت غریبہ کی جو نفس حرارت غصہ کی سے نہ جائیں بلکہ کہیں کہ وہ جزو آسمانی ہو کہ قابض ہوتا ہے اور بدلت
وقت فیضان نفس کے اور جدا ہوتی ہے بدن سے وقت جدا ہونے نفس کے یعنی روح کے بدن سے ہر عیب ہر
معتقدین کے دوسری چیز وہ کہ اقرار کرنا چاہیے کہ جزو ناری ہے ساتھ عناصر کے بعد وجود بدن کے اور یہ محال ہے
اسو اسلئے کہ بدلت عناصر کے داخل ہونا اور عنصر کا ممکن نہیں ہے اور یہ اس صورت میں لازم آتا ہے کہ حرارت غریبہ کی
نفس حرارت ناری سے جائیں جیسا کہ یہ مذہب اس گردہ عام المباح کہ ہے کہ انکے لیے تحقیق حاصل نہیں ہے بلکہ حرارت
خواہ اجزاء آسمانی سے جائیں خواہ جس غصہ سے جیسا کہ بیان کیا گیا زیادتی ممکن نہیں ہے اسلئے نقصان
آخر میں دونوں کا لیکن وہ بات کہ بیچ کتب المباحہ کہ ہے کہ غلابی چیز حرارت غریبہ کی کوئلہ کرتی ہے مقصود اس سے
ملا ہر ہونا اس کے اثر کا ہے قرار واقعی بسبب ذوال مانع کے نہ زیادتی ذات حرارت غریبہ کی حقیقتہً نامند رطوبت
غریبہ کے کہ بیچ عمدہ کے میں ہو کہ منع کرتی ہیں نامور آثار حرارت کو لہذا باضہ میں غفور ہوتا ہے اگر کہیں کہ رطوبت
حرارت کو ضعیف کیا صادق ہو اور اسلئے جسوقت کسی چیز سے ازالہ اسکا ہو اور حرارت اور حالت اپنی
برجوع کرتی ہے اگر کہ کہیں کہ غلابی چیز زیادہ کرنے والی حرارت کی ہے درست ہو فائزہ اور جو اعتراض کرتے ہیں
کہ اگر حرارت جو انون کی زیادہ حرارت لڑکوں سے نو تہ بہ تہ اخراج جو انون کی ممکن ہو اسو اسلئے کہ اعضا انکے جس زیادہ
اعضا لڑکوں سے نہیں ہیں اور تہ بہ تہ عضو خیر کی کثرت اسکی اس کے انداز سے کے موافق مقدار ہر اسلئے تہ بہ تہ عضو
کافی نہیں ہوتی ہے جواب اسکا یہ ہے کہ اعضا لڑکوں کے اگر چہ چوٹے ہیں لیکن جو اسوقت میں عضو بیچ بڑے اور تہ بہ تہ
نسبت ہوئی پس بڑے اعضا کا قائم مقام عضو کبیر کے ہے وہ حرارت کہ انکے بدن میں متوجہ بڑھانے کے ہے جو انون
بیچ حفظ انکے اعضا کے کہ کبیر میں صرف ہوئی ہے لیکن مخالفت درمیان دونوں حرارت مذکورہ کی بیچ تیزی
اور تیزی کے لیتا ہے شک اس میں نہیں ہے اسو اسلئے کہ بیچ لڑکوں کے جو رطوبت زیادہ ہے تہ حرارت کا کثرت
اسلئے کہ حرارت چیز رطوبت کی ساکن زیادہ اور نرم زیادہ ہوتی ہے اور حرارت شفیقہ سا کی تیز زیادہ اور

بہار

بہار

گردد و زیادہ ہوتی ہو جیسا کہ دیکھا جاتا ہے کہ اگر پانی اور تھیر کو ایک ایک سے گرم کریں گرمی تھیر کی زیادہ تر
گرمی پانی سے محسوس ہوتی ہے اور سبب زیادتی رطوبت لڑکون کا یہ ہے کہ موضوع انکلا یعنی بدن انکے قریب
مبداء کے ہوا سوائے کہ نمی مادہ بدن کا ہے اور وہ گرم اور تریز ہے جس جو بدن قریب مبداء کے ہوتا ہے اور طب
ہوتا ہے ورنہ ان انخلاط مع بقا القوت و ہوا سن اگلا ولہ اور تیسرے سن انخلاط می ساتھ باقی ہونے قوت کے
اور اس کو سن کو ملت بھی کہتے ہیں وہو الذی تمیز فی نقصان اذان القوت لم تقتض بعد ادر سن کو ملت وہ ہے
کہ ہوا ہر اس میں نقصان مگر یہ کہ قوت اجمعی تک ضعیف نہ ہوئی ہو یعنی اگر نقصان بیچ بدن کے طہ ہوتا ہے
میسے جاتی رہتا بصارت اور ورنہ بدن کا اور غیب ہونا بالون کا اس پر دلالت کرتے ہیں لیکن تصور یہ ہے کہ
طہ ہر نہیں ہوتا ہے اس قدر کہ انکو اعتبار کریں و ہذا قریب میں ستیں سنہ اور یہ سن قریب مابعد برس کے ہر
وینقلب البرود و اس فی ہذا سن اور قلبہ کئی برس سردی اور خشکی اس عمر میں یعنی غلبہ سردی کا بسبب
نقصان حرارت غریبی کے اور غلبہ خشکی کا بسبب غلبہ رطوبت پر اس وقت میں ورنہ انخلاط طبع و
فصحت القوت و ہوا سن الشیخوخۃ اے آخر العمر جو تیسرا سن انخلاط طہ ساتھ قوت ضعیف مافی کے بیچ قوت کے
اور اس کو سن شیعخت کہتے ہیں اور ہوا اسکی آخر عمر تک ہو وینقلب علیہ البرود و الرطوبۃ فی ہذا سن اور سبب
ہوتی ہے سردی اور رطوبت غریبی بیچ اس سن کے اور وجہ غلبہ سردی اور خشکی کی اس سن میں بھی وہی ہے
کہ کو ملت میں کمی گئی اور شدت سردی اور خشکی شیخ کی نسبت کہل کے بھی متفق ہوئی ہستی ہڈیوں کی اور خشکی
بلکہ دال ہوا پر غلبہ سردی اور خشکی کے اس سن میں کہیں غلبہ رطوبت غریبی کا بیچ شیعخت کے اس سبب سے ہر
کہ قوت باطن اس سن میں مہذب ضعیف حرارت کے ضعیف ہوتی ہے اس سبب سے رطوبات فضلی بدن میں
زیادہ ہوتی ہے اور سبب اعضا کو تر کرنے میں نہ وہی تری کہ بطریق تغیر کے بیچ جو ہر کے درائی ہو میسے انکو سن
ہوتی ہے ہر یک بطور رطوبت کے یعنی میکانہ کی اور رطوبت لڑکون کی مثال رطوبت شاخ سبز کے ہے اور رطوبت شیخون کی
مانند رطوبت گرمی خشک کے کہ پانی میں ترکیا ہو کر رطوبت یہاں جو ہر شیخون فغوض نہیں کرتی ہے اور باہر جو
انتزاج کے اجزاء و ابواب کو از غلبہ سے تیز کر سکتی ہے و بخلات لکڑی سبز کے کہ آسین یہ تیز نہیں ہوا انتزاع
رطوبت غریبی زیادہ کر نوالی خشکی اعضا سے اصلی کی ہوا سوائے کہ رطوبت ذکر اور اہر اعضا کے ملے ہوتی ہے
اور اس سبب سے اعضا کو متع کرتی ہے جیسا کہ چاہیے اور مدلل یہ کہ آپ لیاقت اغشاء کی نہیں کہتی ہے
کہ فضلی ہر پس خواہ مخواہ خشکی زیادہ ہوتی ہے وینک کہ کام تمام ہوا اور اگر رطوبت غریبی اس سن میں

نورق نسکی بیج مشائخ کے نسبت کو دل کے بہت ظاہر ہوتی قائمہ موت بیج اصلای ہکا کے دوطرے ہر
ایک طبعی دوسری احرامی طبعی وہ ہر کہ رطوبت اصلی مرث ہو جاوے اور موت واقع ہو اور اخر می
دو ہر کہ اگر ہر رطوبت اور حرارت غریزی اپنے حال پر ہیں لیکن بسبب درخا ہر کے مانند قتل اور غرق
وغیرہ کے یا امور دانی کے مانند امراض مملکہ کے موت واقع ہو اور اخر تمام حواس جمعی قطع ہو اور اگر کو
موت غیر طبعی ہی کہتے ہیں پوشیدہ و نہایت کہ جو مقدار انسان کی کسی لگی بافتار اکثریت اور باعتبار قایلیم معتدل
ہیں رنچ بعض سکانون کے تیس برس کے سن میں شوخت ظاہر ہوتی ہو اور بعض نکانون میں ساٹھ برس
شباب رہتا ہو باعتبار اختلاف حال قایلیم کے اور مخفی نہایت کہ واجب ہونا موت کا براہین سے ثابت ہوا
مگر تین اکثر مدت حیات کی اور عصر اسکا بیج ایک سو اوچیس برس کے دلیل سے ثابت نہیں ہوتا ہر اور بعض
لوگوں سے روایت کیا گیا ہو کہ ممکن ہو کہ آدمی نو سو ساٹھ برس تک عمر پاوے اما الاولان لیکن نگ غالب
سن ابلغم ہیں نگ سفید باغم سے ہوا سواستے کہ باغم سفید ہر جس حقیقت وہ غالب ہوتا ہر رنگ اسکا اور جل کے
ظاہر ہوتا ہو اور جانا پایا ہے کہ سردی ہر سفید کر نیوالی جل کے ہوا سواستے کہ وہ خون اور عصر اور سودا
کم پیدا ہونے دیتی ہو اور ساتھ اسکے جو کچھ افسے پیدا ہوتا ہر بسبب غلبہ برودت کے غلیظہ اور ظاہر ہوتا ہر
اور طرف خارج کے نہیں پہنچ سکتا ہر اسلئے کہ سبب حرکت کا حرارت ہر اور حرارت خود مغلوب ہر اور شک
تین ہر کہ رنگ اصلی جلد کا سفید ہر مانند اعضاء اصلی کے اسواستے کہ عصبانی ہر اور رنگین ہونا اسکا
ازخلاف سے ہر اور جب تک کوئی نمونہ اسکو نہ ہوئے اپنے رنگ پر رہتی ہو کہ سفید ہو اور فرق دونوں سفیدی
یہ ہر کہ جو سفیدی بسبب باغم کے ہوتی ہر اس میں جلد نرم و متزل ہوتی ہو اور لمس میں نہ اوت و برودت محسوس
ہوگی بخلاف اس سفیدی کے کہ بر د ساف سے ہو والا حمر من الدم اور مرضی رنگ کی شدت غلبہ خون
اسلئے کہ خلط سرخ ہی خون ہر اور اخر ماصع کہ بیج بٹ صفر اسکے مذکور ہوا وہ ایک قسم رنگ زرد سے ہر
کہا لایحی اور قید شدت غلبہ خون کی بیج سرخ ہونے جلد کے اس سبب سے کی گئی کہ خون بہ نسبت صفر کے
غلیظہ ہوتا ہو جس جہت کہ اعتدال سے زیادہ ہوگا کثرت اور مائل طرف غلبہ میں کے ہوگا اور وہ بیخونی کا
ہوگا والا صفر من الصفر اور زردی رنگ کی اکثر غلبہ صفر سے ہر اور کبھی ہوتا ہو کہ زردی بسبب کم ہونے
خون کے ہوتی ہو جیسے نامونہ میں اور فرق در میان ان دونوں زردیوں کے یہ ہر کہ جو زردی بسبب غلبہ صفر کے
ہوتی ہر اس میں شراق اور چمک اور نشانیاں حرارت کی موجود ہوتی ہیں بخلاف اس زردی کے کہ قلت خون سے ہو

نورق نسکی بیج مشائخ کے نسبت کو دل کے بہت ظاہر ہوتی قائمہ موت بیج اصلای ہکا کے دوطرے ہر ایک طبعی دوسری احرامی طبعی وہ ہر کہ رطوبت اصلی مرث ہو جاوے اور موت واقع ہو اور اخر می دو ہر کہ اگر ہر رطوبت اور حرارت غریزی اپنے حال پر ہیں لیکن بسبب درخا ہر کے مانند قتل اور غرق وغیرہ کے یا امور دانی کے مانند امراض مملکہ کے موت واقع ہو اور اخر تمام حواس جمعی قطع ہو اور اگر کو موت غیر طبعی ہی کہتے ہیں پوشیدہ و نہایت کہ جو مقدار انسان کی کسی لگی بافتار اکثریت اور باعتبار قایلیم معتدل ہیں رنچ بعض سکانون کے تیس برس کے سن میں شوخت ظاہر ہوتی ہو اور بعض نکانون میں ساٹھ برس شباب رہتا ہو باعتبار اختلاف حال قایلیم کے اور مخفی نہایت کہ واجب ہونا موت کا براہین سے ثابت ہوا مگر تین اکثر مدت حیات کی اور عصر اسکا بیج ایک سو اوچیس برس کے دلیل سے ثابت نہیں ہوتا ہر اور بعض لوگوں سے روایت کیا گیا ہو کہ ممکن ہو کہ آدمی نو سو ساٹھ برس تک عمر پاوے اما الاولان لیکن نگ غالب سن ابلغم ہیں نگ سفید باغم سے ہوا سواستے کہ باغم سفید ہر جس حقیقت وہ غالب ہوتا ہر رنگ اسکا اور جل کے ظاہر ہوتا ہو اور جانا پایا ہے کہ سردی ہر سفید کر نیوالی جل کے ہوا سواستے کہ وہ خون اور عصر اور سودا کم پیدا ہونے دیتی ہو اور ساتھ اسکے جو کچھ افسے پیدا ہوتا ہر بسبب غلبہ برودت کے غلیظہ اور ظاہر ہوتا ہر اور طرف خارج کے نہیں پہنچ سکتا ہر اسلئے کہ سبب حرکت کا حرارت ہر اور حرارت خود مغلوب ہر اور شک تین ہر کہ رنگ اصلی جلد کا سفید ہر مانند اعضاء اصلی کے اسواستے کہ عصبانی ہر اور رنگین ہونا اسکا ازخلاف سے ہر اور جب تک کوئی نمونہ اسکو نہ ہوئے اپنے رنگ پر رہتی ہو کہ سفید ہو اور فرق دونوں سفیدی یہ ہر کہ جو سفیدی بسبب باغم کے ہوتی ہر اس میں جلد نرم و متزل ہوتی ہو اور لمس میں نہ اوت و برودت محسوس ہوگی بخلاف اس سفیدی کے کہ بر د ساف سے ہو والا حمر من الدم اور مرضی رنگ کی شدت غلبہ خون اسلئے کہ خلط سرخ ہی خون ہر اور اخر ماصع کہ بیج بٹ صفر اسکے مذکور ہوا وہ ایک قسم رنگ زرد سے ہر کہ لایحی اور قید شدت غلبہ خون کی بیج سرخ ہونے جلد کے اس سبب سے کی گئی کہ خون بہ نسبت صفر کے غلیظہ ہوتا ہو جس جہت کہ اعتدال سے زیادہ ہوگا کثرت اور مائل طرف غلبہ میں کے ہوگا اور وہ بیخونی کا ہوگا والا صفر من الصفر اور زردی رنگ کی اکثر غلبہ صفر سے ہر اور کبھی ہوتا ہو کہ زردی بسبب کم ہونے خون کے ہوتی ہو جیسے نامونہ میں اور فرق در میان ان دونوں زردیوں کے یہ ہر کہ جو زردی بسبب غلبہ صفر کے ہوتی ہر اس میں شراق اور چمک اور نشانیاں حرارت کی موجود ہوتی ہیں بخلاف اس زردی کے کہ قلت خون سے ہو

اور قیاسات طبیعت کے ساتھ امراض کے اور ممکن خون کا اُسپر گواہ ہوگا والا سودا و من اسود اور زنگ سیاہ
 قابض سودا سے جو خود قلب اسکا بسبب کثرت اُسکے پیدا ہونے کے جو حقیقتہ یا بسبب واقع ہونے سے دن کے
 بیچ خارج کے ہو کہ سودا اپنے دفع میں جانین سکنا ہی بالضرورت علی ہو کہ طرقت فہر ہون کے دفع ہوگا اما
 المستقیمہ نمی عامل البسفی الحسن والہزال لیکن مہنت پس یہ عبارت ہو حالت بدن سے باعتبار دفع اور
 لاغری ہونے بدن کے اور معتقد اس سے یہ ان کرنا اسباب فربہ اور لاغری کا جو فی اسن لکان شمس
 فہومن البرودۃ والظوۃ پس فربہ اگر چہ ہی سے ہو پس و درودت اور رطوبت سے جو اس سبب سے کہ سبب
 یا دی چہ ہی کو کہ انیت خون کی جو دم شہین سے تر زیادہ ہو اور سبب ذہلی چہ ہی اور مجر اُسکی برودت ہو لہذا
 ابدان بارودین اور افساس بارودین مانند اما وغیرہ کے بہت پیدا ہوتی جو اور اس مقام میں ہزار
 کرتے ہیں کہ قلب گرم زیادہ سبب افساس سے جو بالاتفاق اور ساتھ اُسکے چہ ہی اُسپر بہت ہوتی جو پس کیا وجہ جو
 جواب اسکا یہ جو کہ طبیعت حکم حکم مطلق بل شائد کے حتی الامکان جویشہ اصلع بدن میں رہتی جو اور ہرگز
 مضبوط اُسکے لائق نہ فطرت کرنی جو پس دل کہ گرم زیادہ سبب افساس سے جو بہت اُسپر غالب ہوتی جو اور
 وہ نسبت باقی افساس کے طرقت تربیب کے محتاج زیادہ ہوتا جو اس واسطے طبیعت ہمیشہ ماؤ شمی کو واسطے
 تربیب کے دل کی طرقت ہی جو تربیب نہایت کے رطوبت کو مدد سے او وہ غشاکہ او پر دل کے
 معلوم کہ سبب برودت خوامی کے ماؤ شمی کو قاعد ہوتی جو اور بہتہ رأس سے بسبب گرمی دل کے پگھلتی جو
 طبیعت اُسکی عومل اور ذہبیتی جو موجب اپنی عادت کے کہ جانب امر دل کے توجہ اور اعتنا بہت
 رکھتی جو ان کا ان کمیا من الحرارة والظوۃ اور اگر فربہ ہی بسبب گوشت کے جو پس وہ حرارت اور
 رطوبت سے جو اس سبب سے کہ سبب ماؤ شمی گوشت کا خون فیلا جو اور خون سبب افراط سے تر زیادہ
 اور سبب فاعل اُسکا حرارت جو کہ رطوبت ہائی خون کی تحلیل اور تغیر کر کے صورت لحمی پیدا کرنی جو
 والہزال لکان مع السمۃ فہومن الحرارة والینس اور لاغری اگر ساتھ سہرت کے جو پس وہ گرمی
 اور خشکی سے اس واسطے کہ سہرت کہ اُسکو اوست ہی کہتے ہیں اور وہ عبارت جو سیاہی سے کہ کتر اور
 مشہقہ جو اور ترجمہ اُسکا گندم رنگ جو جب ساتھ لاغری کے نفع ہو کہ سبب اسکا اضران
 افراط کا ہوگا یا حرارت محترقہ جاہ کی کہ ممل رطوبات کی اور موجب ہزال کی ہوگی اور ہر قدر
 دلیل گرمی اور خشکی کی جو و لکان مع البسہ یا فاض فہومن البرودۃ والیسوسۃ اور لاغری

اگر ساتھ سفیدی کے ہو ہیں وہ سردی اور خشکی سے ہو اس واسطے کہ سفیدی دلیل کچی خون کی سردی
خون کی بات برودت کی ہو اور آخری دلیل کچی گرمی کی ہو اور کچی گرمی کی ہو اور انما العرق بین الذکر والاُنثی
فالذکر احر و اُنثی لیکن فرق درمیان نر اور مادہ کے باعتبار مزاج کے پس نر گرم زیادہ اور خشک نر زیادہ ہو
والاُنثی ابر و درطیب اور مادہ سرد زیادہ اور تر زیادہ ہو جانا چاہیے کہ جنس عورت کی جنس مرد سے
تر زیادہ ہو اور ہر فرد مرد کا گرم زیادہ ہر فرد عورت سے ہو باعتبار مزاج اخلاصہ سے ریئسہ کے کہ مستقلاً
دلی مزاج دیکوری کا ہو لیکن بنظر باقی اخلاصہ کے اور بنظر مجموع مزاج بدن کے بہت ہو کہ عورت گرم
زیادہ مرد سے ہو لیکن یہ بات مطلب کو تو نہیں کرتی اور تمیز حرارت مردوں کی نقصان نہیں کرتی ہو
اور دلیل اور گرمی مردوں کے کئی چیز ہیں ایک یہ کہ پیدائش انکی جلد زائد ہوتی ہو بدلیس جو رتوں سے
جیسا کہ بیچ تشریح رحم کے کہا جاوے گا دوسرے یہ کہ اکثر جنین ترساقط ہوتا ہو اور سرعت پیدائش اور رتوں
سقوط دلیل گرمی مزاج کی ہیں اس واسطے کہ گرمی کیفیت غاطلہ اور محکم ہو تیسرے یہ کہ پیدائش انکی
دراہنی جانب رحم میں ہوتی ہو اور شک نہیں ہو کہ دراہنی جانب بیوان کی بائیں جانب سے گرم زیادہ ہو
چوتھے یہ کہ ثابت ہو کہ مں فرد کی مٹی گرم ہو اُس سے لڑکا اکثر پیدا ہوتا ہو چوتھیں یہ کہ لختن ہو کہ انحال
مردوں کے سر پہ زیادہ اور قوی زیادہ افعال عورتوں سے ہوتے ہیں اور یہ سب چیزیں نشان حرارت کی ہیں
اور جو بعضے مفترقین سے منقول ہو کہ مزاج عورتوں کا گرم زیادہ مزاج مردوں سے ہو اس دلیل سے کہ عورتوں
بعض ہوتا ہو اور وہ دلیل غلبہ خون کا ہو جواب اسکا لوگوں نے اس طرح دیا ہو کہ ہم نہیں تسلیم کرتے ہیں
کہ کثرت خون عورتوں کی بسبب کثرت حرارت کے ہو بلکہ بسبب قلت تھل کے ہو اس واسطے کہ برودت زیادہ
اور کثرت سکون انکا مشہور ہو خون کو تھل سے اور جو خون خوب تھلیل نہ ہو وہیں مسکیمہ مطلق نے افواج
اُس خون کا اس طریق سے مقرر فرمایا پس کثرت خون عورتوں کی عارضی ہو وہاں بسبب زیادہ
حرارت کے وامتداد اسلم المقالة الثانیۃ فی التشریح وہی مشتمل علی فصول
مقادیر ثابتہ بیچ تشریح کے اور مشتمل ہو اور یہ کئی فصولوں کے جان کو کہ تشریح بیچ سے کے ظاہر کرنا
اور کہنا کوئی چیز کا ہو اور بیچ اصطلاح کے عبارت چوتھیں اُس سے کہ اُس سے پہچانی جاوے جسے حقیقت
اور صورت اور کیفیت اور کیفیت و معنای اور چاہیے جانا کہ لغت علم تشریح سے ظاہر ہو جو وہ بطور عام اور بطور
خواہ بطور عمل کے لیکن لغت بطور عام اور بطور حکم ہر دون عمل کے یہی ہو کہ جو اور پرتشریح کے اظہار ہو معرفت جان کی

خوب حاصل ہوتی ہے اور اس سبب سے احوال اور عوارض بدن سے بحث کرتا اصل ہوتا ہے لیکن تشویش
 عمل کے کئی طرح پر ہو ایک وہ کہ جو وضع اعضا کے متعلق ہوئے وضع اور یہ وضع کے اسطے کہ تشویش کا کئی وقت
 کی عضو مقصود میں حاصل ہو ممکن ہوتا ہے اور اسطے اور یہ تشویش میں جو وضع اعضا کی ملامت ہو ہو مافیہ کے
 اس دو امین کہ مخصوص اس عضو سے ہر تصرف خوب کر سکتی ہیں مانند مزاج ضعیف کے ساتھ قوی کے
 باعتبار اتفاق اسے حل مرض کے عیساکا اپنی جگہ میں مذکور ہو گا و دوسرا یہ کہ جس وقت کوئی تشویش ہو جائے
 حل جاوے یا نکل جاوے نہ کرنا اس عضو کو نہایت ہمیشی پر آسانی ہو سکتا ہے دوسرا یہ کہ نزدیک بطور اور
 قطع شران اور مصیب کے جب وضع اعضا کی خوبی معلوم ہوتی کوئی آفت اور نہ ہو چنے گی بلکہ وقت اعضا کو
 علم تشریح کا محتاج بہ تشریح نہیں ہوگا اسلئے سمجھانے کے ایک نمونہ بیان کیا گیا یہی کافی ہے فصل فی تشویش
 فی النظام فصل پہلی پنج تشریح ہڈی کے اور متعلق بدنون کے پنج جن کے نام ہیں ہڈی ہڈی تشویش
 مرکبہ من سببہ اعظم لیکن کاسہ سر میں مرکب ہر سات ہڈی سے اربعہ کا لہران چار قطعہ اسے
 مانند دیواروں کے ہیں کہ ہر طرف سے ایک قطعہ کو لہرا ہے اور یہ ہڈیاں نسبت تحت کے سخت واقع ہیں
 اس سبب سے کہ وصول ہمدات کا اوپر وقوع قطعات کے زیادہ انھیں پر ہے اور سخت زیادہ سب
 ہڈیوں سے ہڈی موخر کی ہے جدار مقدم کو عظم ہمہ کہتے ہیں اور موخر کو عظم قعدہ اور وہ ہڈی کہ درشت
 اور باریں واقع ہیں نام ان کے حمیرین ہیں اور برجی اس سبب سے کہ جن کے سخت ہیں نسبت عظم
 حمیر کے اور ان دونوں ہڈی میں کان مخلوق ہوئے ہیں و واحد و کالقاعدہ اور ایک ہڈی ان
 سات ہڈیوں سے مانند قاعدہ یعنی سطح سفلی کی ہے و اسلئے باقی ہڈیوں کے اور بنات سب ہڈیوں کی
 اسی پر ہے اور یہ ہڈی کثیر الاضلاع اور اسطو فی شکل اور کثیر الصلابت واقع ہوتی ہے اس واسطے کہ
 عامل سب ہڈیوں کی ہے اور فضول دماغی ہمیشہ اس پر کرتے ہیں اور بخار بدنی ہمیشہ اس کی طرف مسموم کرتے ہیں
 اور اس میں ایک سودا ہے جو کہ اسے جنگ سے شہد تاک نافذ ہوا اور ذک اعلیٰ زمین جو کہ ہر
 اور اسکو عظم دمی کہتے ہیں والباقیاتان یتالفت شہما الصفات اور وہ ہڈیاں کہ باقی رہیں اسلئے
 یہ پیش کش کر لی ہوئی مانند سقن یتے محبت کے اوپر دیواروں کے اور یہ دونوں ہڈیاں نرم اور
 ضعیف ہیں اور فائدہ و زخاوت ان ہڈیوں کی اور مدد شدت سختی کی یہ جو بخار اس میں کئی
 نفوذ کر کے اور دماغ پر گرانی شو و بعض ہا مشروب الی بعض بدو و ذیال لہا شکرین اور بعض

تشویش

تشویش

ان ٹیڈلن کے پنج بعضی کے متداخل کیا ہے بسبب وزنون کے کہ انکو شون کہتے ہیں اور جانا چاہیے کہ ہر ایک کو ان ٹیڈلن سے دندلے ہیں اور کاواک مانند آری کے دندلے کاواک میں پست ہو گئے ہیں اور اس وصل کو نشان اور وزر کہتے ہیں اور سب وزرین پانچ ہیں تین وزر حقیقی ہیں کہ حقیقت میں اجزا فروشی مانند دانستون کے ہر ایک سے پنج سوراخ دوسرے کے متداخل کیا ہے اور وزر در زمین ہیں یعنی مانند وزر کے دکھلائی دیتی ہیں لیکن جرم انکا دوسرے جرم میں خاص اور متداخل کے نہیں کیا ہے بلکہ سطح خارجی سے زیادہ نہیں بڑھتی اسی میں مختصر ہیں لہذا انکو وزر قشری کہتے ہیں بسبب پیدا ہونے وزنون کے اوپر قشر کے اب یہ پانچون وزر بیان کیجاتی ہیں جان کو کہ تین وزر حقیقی سے ایک وزر اکیلی ہو کہ وہ پیشانی اور دونوں ٹیڈلن یا فروخ سے مشترک ہو اور جو مقطع اسکا منتہی اکیل کا ہے کہ سر پر کہتے ہیں نام اسکا اکیلی ہو اور اکیل کو فارسی میں کاج کہتے ہیں اور یہ وزر مانند قوس کے ہو اس شکل پر وزر دوسری تھی کہ مستقیم در میان سر کے لنبائی میں ہو اور جو وزر اکیلی مانند قوس کے ہو اور وزر تھمی سیدی لنبائی میں آسین گئی ہو اسکو سہم نام رکھا کہ بنظر تیر کے ہو کہ در میان کمان کے قائم ہو اس شکل پر — اور اسکو سفودی بھی کہتے ہیں یعنی سین مہملہ اور ضم فاسے مشدود اور سکون واو اور واول مہملہ اور یانے نسبت کے اور سفود ایک آلہ ہے کہ اس سے گوشت کو کباب کرتے ہیں ایک طرف اسکا قوس ہوتا ہے اور اس کے وسط میں مانند عود کے قائم اور وزر قیسری لامی ہو اور لامی اس سبب سے کہتے ہیں کہ وہ وزر مانند لام خطیونان کے ہوئی ہو اور لام یونانی ٹیڈلن دال خط لنگ ہوتا ہے اس شکل پر اور یہ وزر مشترک ہو در میان دونوں تہی یا فروخ اور قوس کے اور دونوں کنارے در لامی کے غلظ اور بڑی تکنتی ہوئے ہیں لیکن دو وزر غیر حقیقی کہ انکو وزرین اور کاڈین اور قشرین کہتے ہیں لنبائی سر میں برابر وزر تھمی کے سیدھی وسیع ہیں ایک تہی جانب ہو دوسری بائیں ہو اس شکل پر — اور سب وزرین صادق اور کاؤب سے ملکہ یہ شکل حاصل ہوتی ہو — و ہذہ العظام قسمی قبائل الراس اور ہڈیان ساتون کا ہے کہ قبائل الراس کہتے ہیں اور رفع متعدد ہونے ہڈیوں کا یہ ہو کہ دماغ عضو رئیس اور خزانہ اس نفس کا ہے اور سب اسکا وقایہ ہو اور بدیہی ہو کہ عضو کردی عظمی کہ متعدد ہڈیوں سے بنا گیا ہو مضبوط ہوتا ہے نسبت اس عضو کے کہ ایک ٹکڑا ہو اور عنقوت لگاؤ میں واقع ہو تمام سرایت نہیں گئی ہو

و اما اعمی خلا علی مرکب من اربہ عشر حلا نالیکن محی او پر کا مرکب جو چھتا ہڈیوں سے والا اسفل
من غلیظین مثلاً صفین اور لمبا پچے کا مرکب جو دو ہڈیوں سے کہ آپس میں ملی ہوئی ہیں یعنی ایک قطرہ سے
اور ایک قطرہ پائیس اور پچہ ٹھنڈی کے دونوں ملی ہیں اور پچہ سنوں کے لفظ مثلاً صفین نہیں جو جانتا چاہیے
کہ محی بالغت نسبت لمبہ کو کہتے ہیں یعنی جگہ جمنے والی کسی کی اور عدان دونوں ہڈی کی ابرہہ ٹھنڈی
تک ہو لنبانی میں اور صدغ سے دوسری صدغ تک جوڑائی میں اور صدغ بالغت بنا گوش کو کہتے ہیں اور
عدان فاصل در میان لمحائی واسطے اور اسفل کے ظاہر جو اور لمی کو خاک بھی کہتے ہیں لغتہ فاب جان تو کہ
تک واسطے چو وہ ہڈی سے مرکب ہو اس طریق پر کہ چھ اٹسے دونوں آنکھ کی اور دو ہڈیان اور کہ ہر ایک
شلت ہیں اور دو ہڈیان کہ خوف واقع ہیں اور دو ہڈیان کہ نکلی ہیں در میان میں کہ آنکھ عظم و جنہ
کہتے ہیں اور وجہ بلیغ داد اور سکون عیم اور دونوں اور ہا کے خاسی میں رخسارہ جو اور دو ہڈیان تک کی ہیں
اور جو پیمان عدد ہڈیوں مذکور کی جیسی چاہیے ہڈوں مشا ہرے کے چوتھ ستر سے تھی تعداد مجازاً ترقی کیا گیا
اور مغنی تربت کے پنج جزو تک کے دو ہڈیان ہیں کہ اوجی تاک تک آئی ہیں بعد اُنکے دو فقرات کے ساتھ لیں
ہڈیوں کے ملی ہیں پیدا ہوئیں کہ انھوں نے ہیئت تاک کی تمام ملی اور در میان دونوں فقرات اور دوران
ہڈی کے ایک فقرات حامل ہو کر جو تک کو دو قسم کر دیا ہو اور مخزون جبارت انھیں دونوں تجریت سے ہیں
اور یہ دونوں تخریج تاک تک پہونچ کر ہڈیان ایک ہو گئے اور اُس جمع میں دوران یعنی دو لقبہ پیدا ہوئے
ایک ہڈی مصفات سے واسطے نکلے الالیش داغ کے دوسرا خاک سے واسطے وصول نسیم کے ربر کو اور
واسطے نکلے زملوات علق کے وقت حاجت کے اور مصفات باگسر ہڈی جو نرم متخلل کہ اُسپر دو عصب زائد
کہ شرم کے ہیں موضوع ہیں اور اس میں بہت سوراخ ہیں پیدا ہوا تھ سوراخوں ابر مردہ کے اور فائدہ سوراخوں
ظاہر ہو کہ وہی سوراخ واسطے وصول میں شہوات کے اور اس تھ اور فضالت کے ہیں لیکن فائدہ افرج اور پچہ
سوراخوں کا وہ ہر کہ جو ہے شہوم انہیں بتایا کہ تبدیل پاکر داغ کو پوچھے اور داغ سردی ہو اسے خار جی سے
کہ وجہ ہو کہ صدر مذہب دینے سے لغتہ ہرے قتار کہ اللہ جس ان العیوس خاندہ جو تاک تک اعلیٰ میں داخل
اور تخریج انگلیوں کی امان بنے بتائی اس سبب سے تاک کو طمہ و خور نہیں کیا اور اس طرح کان کو عریان جزو
داخل ہیں جدا ذکر نہیں کیا لیکن تاک اسفل دو ہڈی سے زائد نہیں جو مینا کہ گایا اور دو ہڈیان تاک
اُس جگہ کہ آنکھ ہنسی ہو اور وقت حرکت تھ کے فاصلہ در میان دونوں کے ظاہر جو نسیم ہوئے ہیں اور مضبوط

رباطوں سے بندھی ہیں دمن آنتھن و ٹلٹھن سنا اور دو لمبی تپیس عدد دانت سے مرکب ہیں یہاں کہ غفلت
 کہا جاتا ہے جو ان کو کہ سولہ دانت ہیج ٹک ایک کے ہیں اور سولہ ٹک اٹھل میں اور یہ بانٹا کر اکثر آدمیوں
 کے ہر ورنہ کبھی بعض آدمیوں میں نو از جنہین ہوتے ہیں و فون ٹک میں زیادہ اٹھائیں عدد دانت
 نہیں ہوتے لیکن نام دانتوں کے اس طور پر میں بتایا اور دو چار دانت آگے کے ہیں دو اور پاردو نیچے اور
 بعد ان کے رابعیات ہیں اسٹیج اور یہ آٹھون دانت غریض ہیں اور سرانگے تیز تو قطع اشیا کا آسانی سے ہر بعد
 ان کے انیاب اور دو بھی چار ہیں دو اور پاردو نیچے اور جرم ان کے کھٹے اور سرانگے ٹوکرا میں تو توڑنا اشیا سخت کا
 آسان ہو اور انکو فارسی میں ٹیش کہتے ہیں اور بعد ان کے طوائن ہیں اور انکو اضر اس بھی کہتے ہیں اور طوائن
 سولہ ہیں آٹھ ٹک ٹائین اور آٹھ ٹک اٹھل میں ہر جانب سے چار چار اور انکو فارسی میں دمن ان اسٹیج
 کہتے ہیں اور یہ نوٹے اور سرانگے چوڑے یہاں کہتے ہیں تو طوائن میں بھی سخت اشیا کا آسان ہو اور بعد ان کے نو از
 ہیں اور دو بھی چار ہیں دو اور پاردو نیچے اور نیچے ان کے جگہ جگہ دانتوں کی نہیں ہے اور انکو انسان العلم بھی
 کہتے ہیں اس سبب سے کہ اکثر بعد بلوغ کے محنت میں سن و فون ٹک اور انکو فارسی میں دندان خرد اور دندان غفل
 کہتے ہیں اس اعتبار سے کہ بعد بلوغ کے وقت کمال عقل کے نکلتے ہیں ذہن کہ اگر بعض آدمیوں میں یہ دانت نکلتا نہیں
 عقل کا ہو کمال یعنی ثنایا جس عین کی ہے اور انیاب میں کی اور اضر اس کے ہیں اور انیاب میں کہ انکو از جنہین جمع بانٹ کی فائدہ اگر
 بیچ جمل اللہ کے کہا ہے کہ نو از جنہین انیاب اور اضر اس کے ہیں اور انیاب میں کہ انکو از جنہین انسان مذکور کا ہے
 یعنی وقت شکاک کے ظاہر ہوتے ہیں اور بعض افراد انیاب اور اضر اس کے جانتے ہیں لیکن اکثر اور شہر دی ہے کہ اوپر
 کہ پیکے یعنی وہ اقصی دانتوں میں ہیں جانتا چاہیے کہ کوئی آدمی جس نہیں کہتی ہے گردانت لیکن پیش قہ میر پر
 کہ دانتوں کو بیڑیوں میں شمار کریں اور اگر عصاب سے جائیں جس انکی بوجہ حسن ثابت ہوتی ہے اور جو دانت
 ظاہر ہر سخت اور سفید ہیں اور ساتھ ان کے صاحب جس میں انکی بدالیش میں حکمانے اختلاف کیا ہے بعض حکماء انہیں
 کہ وہ بیڑی ہیں اور انکا ذات میں جس نہیں ہے اگر صاحب جس ہوتے کہٹنے اور پسینے سے دانتوں کو الم ہو چکا
 اور وہ الم اور درد کٹا ہر وقت ہر سبب اسکا یا سو خراج عصب کا ہے کہ دانتوں میں التیام رکھتا ہے یا دیر
 طمع کا اور جو یہ اعضا یعنی عصب اور عمو دانتوں سے بہت اتصال رکھتے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ درود الدن
 اور بعض حکماء یہ کہتے ہیں کہ دانت عصب میں اگر عصب توڑ دے تو انکی ہی غفل ہوتے اور ترشی سے تھڑکتے اور پورے
 نہیں ہے کہ فکڑ سوا سے عصب کے اور کسی عضو میں نہیں ہوتا ہے اور فکڑ دانت کا نام مرض ہے لیکن حق ہے کہ جسم

الاسماء والصفات

R

کتابخانه عمومی
کتابخانه عمومی

کتابخانه

5-2511

•

4

10

22

دانت کا پانی سے ہو اور عصب نامی اس کے جرم سے لپٹے ہیں اور یہ عصب دانت کی جڑ میں نیا دو جو پھر اس کے
 دور او فرمان اور تھیر کا بواسطہ عصب کے جو اور سختی اور ریزہ ریزہ ہونا اور زلفت پانا پھیلنے اور کمانے سے
 بسبب اس جرم کے ہر کہ بیڑا بکلیا جس دانت میں تحقیق ہو جس کو ہر کہ ہو اور جالیوں سے لگا ہوا کہ دانت
 جس کہتے ہیں اور کسی اٹھانے کرتے ہیں مانند لب کے اور ثابت بن قرو اور شیخ رئیس اور اسکے تابع سب
 اس پر متفق ہیں اور بھی حکمانے انھماں کہ اس امر میں کہ تولد دانت کا فلسفہ سے ہر اٹھانے سے یعنی خون سے
 لیکن جو تحقیق ہو یہ ہر کہ پیدائش دانت کی انس خون سے ہر کہ مشابہ بنی کے ہر اس واسطے کہ ہر کہ کو بسبب
 اس کے کہ وہ تریب اللہ ہر پیدائش سے احوال خون کا مشابہ بنی کے اصل ہوتا ہو یہ بیب مشابہت سن کے
 اور جب قوت فاعلہ ملاتی ہوئی مادہ قابلہ سے کہ بیج بنت انسان کی ہر با ضرور دانت کو جو جاتی ہر
 اور جو مادہ اس کا منی سے شدید اللہ مشابہت ہو اگر کہین کہ دانت منی سے پیدا ہوتے ہیں ہو سکا ہر اور اسی
 سبب سے دانتوں کو عضا سے علیل سے شمار کیا جو اور کہا جو کہ عضا سے علیلہ دو بین کہ منی سے پیدا ہوں اور پیدائش
 انکی نام ہر کہ بواسطہ ہر سے دانت یا ہر دون واسطے کے جیسا کہ باقی اعضا سے علیلہ بین ان اعتبار کہ بھی ہر ہر
 کہ شاخ بین دانت بعد کہ لے کے پھر جنتے ہیں یہاں تک کہ لوگوں نے حکایت کی ہر کہ ایک شخص نے
 چھٹی مرتبہ دانت بٹھالے تھے پس یہی جنتے ایسے دانتوں کے کئی قول لوگوں نے بیان کیے ہیں ایک یہ کہ
 مادہ پہلے دانت کا کہ باقی تھا کہ اس وقت میں ہر عمر آیا دوسرا یہ کہ بیف شاخ کو ایسا مزج عارض ہوتا ہر
 کہ وہ مشابہ مزاج من میں ہوتا ہر پس دانت پیدا ہوتے ہیں با عرض تیسرا یہ کہ یہ دانت نہیں جن
 حقیقت میں بلکہ یہ جنس مایاں سے ہیں کہ سخت ہو کر قائم مقام دانت کے ہوئے ہر جنتے ہر کہ جو عصب
 دانت سے متصل ہر بعد کہ دانت کے ظاہر اور کشت ہو کہ تیرج سخت ہوتا ہر اور گوشت کے اسے فروز میں
 چھل جاتا ہر جیسا کہ میں جس حصہ مذکور قائم مقام دانت کے ہوتا ہر اور حقیقت میں دانت نہیں ہر دانا
 الیہ ان محسوس واحد شمار کرتے ہیں کہتے لیکن دون ہر ایک اسے مرکب ہر کہتے سے اور کہتے کہ
 فارسی میں ثانی کہتے ہیں اور وہ کہتے ایک ہدی ہر موقوف ثلث شکل کہ ایک طرف سے چوڑی اور جرم
 اس کا ناک اور پتلہ واقع ہوا اور دوسری طرف محسوس اور نیک اور بیضیہ ایجاب تشریح سے کہتے ہیں کہ اوپر ہر شانہ
 آدمی کے دو ٹکڑے ہر کے ہیں کہ انکو قلعہ کہتے کہتے ہیں اور یہ اوپر ہر میں خاص ہر اور جو ان میں نہیں ہر
 اور دونوں ٹکڑے ایک اوپر شانہ کے اور دوسرا نیچے شانہ کے ہر اور انھیں دو نمونہ رانہ کے بسبب کہتے ساتھ

مکرر انقباض و ترمیم غرض انقباض

مکرر انقباض و ترمیم غرض انقباض

جنگردن کے مربوط ہو کر انکو مقدار الغراب کہتے ہیں اور منافع ہر عضو کے ظاہرین اور جسد کے گھٹے جانو
 اس سے زائد ہیں اب جان تو کہہ دیجیے کت کے تین ٹنٹ ہیں ایک کات اور سکون اسے ثبات و قوت کا
 دوسری کسر اول اور سکون ثانی کا تیسرے فتح و دونوں کا اور پوشیدہ ہے کہ کت حقیقت میں بیچ
 ہاتھ کے ذیل نہیں ہوا اس لئے کہ شروع ہاتھ کا منکب سے ہو پس شمار کرنا کت کا ہاتھ میں جاتا ہے ہر ہاتھ
 اور ہر اختلاف اقل کے بیچ ہاتھ کے اور منکب اور وزن مجلس کے اس مفصل کو کہتے ہیں کہ جمع ہڈی
 شانہ اور بازو کا ہوا اسکو فارسی میں دوش کہتے ہیں و عضد اور مرکب ہوا ہر ایک ہاتھ بازو سے اور
 جتنا چاہیے کہ ہڈی بازو کی اگرچہ حقیقت میں مرکب ہوا چار ہڈی سے لیکن اصل ایک ہڈی ہر ہڈی ہر
 اور تین ہڈی اور پڑنے کے سر اور جڑ ملی ہیں اور مجموع ایک معلوم ہوتی ہیں لہذا کہتے ہیں کہ عضد ایک
 ہڈی ہوا اور ہڈی بازو کی عمدہ پیدا کی گئی ہوا اور سستیر اور خم اسکا سینے عجب اسکا طرف دشی کے
 اور مقرر اسکا طرف اسی کے ہر دشی اس جانب کو کہتے ہیں کہ طرف خارج بدن کے ہوا اور اسی
 طرف بدن کو کہتے ہیں و ساعدہ و کت من مضمین متلا متین بسمیان بازو ندین الاطی والا سفل اور ہر
 ہاتھ مرکب ہوا ساعدہ کے وہ بنا گیا ہوا دو ہڈی سے کہ آپس میں ملی ہیں لہذا کہتے ہیں کہ مقابل
 انگوٹھے کے ہر ہاتھ کہتے ہیں اور جو مقابل چھوٹی انگلی کے ہر ہاتھ کہتے ہیں اور اگرچہ
 ہڈی ساعدہ کی بھی چار ٹکڑے ہیں لیکن اصل اور بڑی دو ہڈی ہیں اور دو ٹکڑے چھوٹے ایک اوپر
 اس کے اور دوسرا اور اسفل کہتے ہیں اور سب چاروں ہڈی و دماغ ہوتی ہیں لہذا انگوٹھ
 کہا ہوا کہ ساعدہ دو ہڈی سے مرکب ہوا اور ہڈی ساعدہ کی خم نہیں رکھتی اور منافع عمدہ ہونے ہڈی
 عضد کے اور عمدہ ہونے ہڈی ساعدہ کے اور سوا اسکے بیچ پیدائش ہر جو دو ہر عضو کے اشکال
 متماثل سے اس قدر ہیں کہ سوا سے علم الہی کے احاطہ انکا عیسو ہر تھوڑی اُن سے تشکلات میں بھی ہیں
 و رسیخ مد کت من ثانیہ اعظم اور ہر ایک ہاتھ ہر کتیب ہر رسیخ سے کہ دو مرکب ہوا ہڈی سے
 ان میں سے سات ہڈی اصلی ہیں اور ایک ہڈی زائد جو اصلی ہیں و دعت میں ملا ہوا ہیں تین
 اُن سے جانب ساعدہ سے اور چار جانب انگلیوں سے اور درمیان پشت دست کے دونوں ہاتھ میں
 ملی ہیں اور جو ہڈی زائد ہر بیچ طرف خنجر کے اوپر ہڈی صفت ثانی کے منوع ہوتی ہوا اور نگہبان اور
 پناہ اس عصب کی ہر کت میں آتا ہوا اور ثانیان نہ کو سب خمدار میں درخت اور موٹی بدن تجلیت کے

اور شدید الزلزلہ میں اور اگر ایسی غنیمتیں بھی کام ہاتھ کے بہت سستی ظاہر ہوتی اور ریش منہ اول اور سکون ثانی کے واسطہ منہ ثانی کے پشت دست کو کہتے ہیں اور اطباء کی اصطلاح میں پشت باکوئی کہتے ہیں اور جہاں سے سین کے صداد بھی آتا ہے اور ڈیران ریش ہاتھ اور پانوں کو فارسی میں خردو کہتے ہیں بلکہ موات میں اور بڑے فطرتیہ ہر ایک ہاتھ مرکب جو کہتے ہیں کہ وہ مرکب چار ہڈی سے ہے اور یوسٹید اور بے کہتے ہیں کہ چار ہڈی میں کرانگیوں سے وسط کہتے ہیں کہ موصوع میں تو بیج تفریق کہتے ہیں کہ موصوع اور سہار اور وسطی اور خضر اور خضر انھیں چار ہڈیوں سے ملی ہیں ثلثات ابہام یعنی نر و اگشت کے کہ ریش کی ہڈی سے ہے اور ہر ہڈی کہتے ہیں کہ وسط کہتے ہیں اور وسط کو ساتھ ریش کے ہونے مضبوط ہوا کہ اذیت اصل و نفع سے جو شہر فطرت اور مرکب ہر ایک ہاتھ پانچ انگلی سے کہ وہ مرکب ہیں چار ہڈی سے ہر انگلی میں تین ٹکڑے ٹکڑے کہ نسبت ٹکڑے اور پر کے برابر جو تو حامل حمل سے قسری تو یاد ہو کہ یہ سبب پیدا ہونے شکل و فعل کا جو اور یہ ہڈیاں ہونے جو تفریق کے ہیں اور درمیان سلاسیات کہ سوراخ میں بھرے ہوئے ہیں چوٹی چوٹی ہڈیوں سے کہ انکو ہمسائیہ کہتے ہیں یعنی سین مہمل اور سکون میم اور نفع سین مہمل ثانی اور میم ثانی اور العن اور کسوف اور نفع یا سے ثانی مشد و اور ہر اور سلاسیات جمع سلاسی کی ہر باضم دہی المفاصل قائم و جو بیج مباشرت فعل ہاتھوں کے اور کھیلانے اور گرگڑنے جن کے اور پھٹنے اور اٹھانے اشیاء کے طرف انگلیوں کے حاجت بہت تھی خالق مطلق نے اور ہر انگلیوں کے ناخنوں سے مدد دی تو بواسطہ ناخنوں کے مقصد خوب انتظام سے حاصل ہر اعتبار کے انداز میں انھیں انھیں اور ناخن کو عربی میں ظفر کہتے ہیں باضم اور انہیں اور انھیں جمع ہر اور اٹھانے اور ہر ہڈی سے کہ انکو جمع ظفر کی (ظفر جو غلط ہے اور جو ظفر مانند شجر کے ذرا سے ہیں اور ہڈیاں میں نہیں ہر ظفر میں ذکر اسکا نہیں آیا و اما العنق فمرکب من سبعة اعظم ہر قنار العنق میں گردن میں مرکب جو سات ہڈی سے کہ وہ قنار عنق کے ہیں جان تو کہ قنار جمع فقرے کی ہر اور قنار ہڈیاں چوٹی مشقوبہ اوسط ہیں کہ جو گردن سے پشت کا وہ ایک موضوع ہیں اور نکال دماغ سے دماغ کے مانند انھیں نمد ہوا اور قنار کے پانچ مرتبہ ہیں پہلے مہر گردن کے اور دو انکے سات ہیں دو مہر پتھر کے اور دو انکے بارہ ہیں تیسرے مہر کمر کا کہ اور دو پانچ ہیں چوتھے مہر فقرے کے اور دو انکے تین ہیں پانچ مہر عصی کے کہ وہ بھی تین ہیں سب فقرے میں ہیں اور بیج پیدا ایشس فقروں کے

اور اگر کسی کو اندیشہ ہو کہ

تشریح العنق

انسان میں چار چیزیں طوالت میں مسطور ہیں اور زیادہ ترین منافع کا یہ ہے کہ احتساب قیامت اور
 خسارت اعتدالی ہو چکے ہوں تو ان سے اور چناہ شمع کہ منبت اعتصاب کا جو دور کمال زیادہ ہو اور غور
 کردن سے انکار کرنا جو ادنیٰ طرف اور بائیں اور خط تعبیر یا دوری کی اور سب فقرے گردن اور پشت و نیز
 سوا سے باہرین فقرے میں ملکہ ساتھ فقرے قلم کے متصل ہو دو وزن پہلے میں زوا کے گھٹنے میں زوا زیادہ تر
 جڑ بازو کے کندہ ان زوا کو انجہ کہتے ہیں اور خاندہ انکا مضبوطی جرم فقرے کی ہر اور رخ کرانہ تصانیخ
 اعتساب باطنی شریعت سے اور اوپر پٹھان سب فقرے کے زوا میں ماند کاشت کے کہ انکو شوکت اورین من
 کہتے ہیں لیس سین احادیث اور وزن اور کسر و بین مانی اور کون فون مانی کے نزد اسکا سنہ ہر اور نام
 زوا کے متصل کا کہ دراصل اعتدال فقرن کا آپس میں ہو سوا نص اور مفرد اسکا شاخص ہو چر چند فقرے گردن کے
 چھوٹے زیادہ ہیں فقرن باقیات سے اسوا سے کہ بی اچھی جوئے ہیئت کے اور غلام ہوئے فعل اس شو کے
 کہ اجزائے متعدد سے مرکب ہو واجب ہو کہ حامل سنگین زیادہ ہوں معمول سے لیکن سوراخ فقرن علیا کے
 کشادہ زیادہ ہیں سوراخ فقرن علی سے تو غلی عجزت مونا زیادہ نکلا اور چند راگے جاتا ہر چند سچ گھلتا ہو
 اندہ دم کے جیسا کہ دیکھا جاتا ہو نہرین اور بڑے ہون میں اور اوپنے اور بائیں ہر فقرے سے ایک ایک عصب
 نکلا ہو اور فقرے سے ایسے ایک عصب نکلا جیسا کہ بیچ شریعت اعتصاب کے کہ باہر انکار انشاء اللہ تعالیٰ و لکھ
 داما القوتہ فقرے میں سنگین اما چھب گردن پس مرکب ہو دو ہڈی سے جانا چاہیے کہ دو کڑے ہڈی کے نام اور
 اوپر ہڈی ان قص کے کہ انکو ہڈیوں سینہ کی کہتے ہیں و ضرع ہوئی ہیں اور بیج وسط کے کہ اس جگہ کو خر
 کہتے ہیں دونوں کڑے ساتھ ہڈیوں سینہ کے سٹے ہیں اور در میان ان دونوں کے فرج ہو کہ دیکھا جاتا ہو
 اور طرف دوسری انکے ساتھ ہڈی کت اور عضد کی مربوط ہو اور خدا ہو اور در میان خم کے سوراخ اور بری تینا
 کہ گھین لیسے و لیخ کو گئی ہیں اور اعتصاب و مانع کے کہنے نابل ہوئے ہیں اور سیکو تر قوت کہتے ہیں اور تر قوت
 سوسے آدمی کے اور حیران میں نہیں ہوتا ہو اور سبب فمیدگی اور مجاری کے کہ آئین میں خیر نام ہو اور اما
 الصدر مرکب من سینہ عظم مہی علام القس لیکن سینہ مرکب ہو سات ہڈی سے کہ انکو عظام القس کہتے ہیں
 اور قس غرقا اور صا دھلہ شدہ دو کے سینہ کو کہتے ہیں اور یکا صا دھلہ سینہ مہی آتا ہو اور جو بی وضع سینہ کے
 محاکات دل اور ریا اور مری کے کام تہ و تہا یک حکم سق فی فیاد انکی ہڈی سے فرانی اور اس سے کہ وہ سق
 نفس کے انساظ اور انتباض ضروری تھا پیدایش ہڈیوں کو کہ کسی نرم کی اور ایک دوسری کو ساتھ مضارب کہ کہ وہ

اور غور

اور غور

اور غور

فی الحیاتیات

در میان این ترتیب و یا اور جو اضلاع یعنی پسیان قفس کی ہڈی سے ملی ہیں ساتھ قفس مدور کے بھی ساتھ
 کیے اور پچھلے اور انتہائی بیرون کے درمیان میں ایک غصرت چوراس تیرا شکل و دھرت کی طرح
 درمیان حصے سخت اور نرم کے اور عاقلہ ہونے کے واسطے یہ انعام کی گناہات تھاجی سے اور اس غصرت کو
 قلم الخیومی کہتے ہیں بسبب مشابہت فیخ کے واما الکمر فربک بن سبب غصرت فقر و اربقہ و غصرت غصلا کی بن پش
 مرکب ہر ستر فقر سے اور پچھلے فقر سے اور مراد طر سے یہاں نیچے گردن سے فقر سے تیرا کسہ ہوا اور اس صورت میں
 قفس بھی غصرت میں سبب ہوگا اور اگر غصرت کی غصرت گردن سے اور قفس سے مراد کہیں جیسا کہ مشابہت میں ہر بار غصرت
 غصرت کے اور پچھلے فقر سے قفس کے ہونے لیکن اگر غصرت کو قفس میں سے جدا کیا گیا تو پچھلے فقر سے قفس کے قفسوں سے
 اور جان کو کہ بارہ فقر کے نیچے گردن سے قفس تک ہیں نام انکا فقار القصد بھی ہوا اور اوپر کہ گیا کہ سب فقر سے
 اجنبہ کہتے ہیں مگر باحوال فقر و غصرت اور وجہ غصرت مناج کی اس فقر سے میں ہر کہ کتا رہ حجاب کا اس باحوال
 فقر سے طاق اگر مناج رکھتا حجاب کو اوپری کرنا اور بیرون پہلو کی یعنی پسیان انہیں بارہ فقر سے ملی ہیں
 ہر طرف سے بارہ و لیکن اضلاع اور ضلع میں کے ہیں اور ضلع ساتھ کسر و ضا و جمرہ اور سکون لام کے
 یا ساتھ فقر کے ہڈی قفسی مشہور ہو کہ ترکی میں فقر سے کہتے ہیں جو دہانے کے سینہ سے ملی ہیں ہر طرف سے
 سات مدد اور انکا نام اضلاع الساجر اور وس مدد کہ بعد ان کے ہیں ہر طرف سے پانچ مدد انکا نام اضلاع
 اور عظام الخاف ہوا اور یہ بتدی پچھلے قفسی میں باقوں اپنے سے اور پانچ میں کہ سب میں پچھلے اور سب
 آخرین ہوا اشکو ضلع قفسی کہتے ہیں ساتھ معینہ قفسی کے اور پوشیدہ تر ہے کہ اضلاع صدر کے اسی طرف سے
 اور فقرات سے ملے ہیں پچھلے فقر کے دوا شدہ نکلے ہیں اور پچھلے فقر کے سورخ خانہ کی پچھلے فقر کے
 واقع ہر مذکور ہوئی اور اسی جگہ متصل مضاحت پیرا ہوا اور اس طرف سے کہ عظام قفس سے ملے ہیں پچھلے فقر
 اور ہر ضلع کے پچھلے فقر کے کہ پچھلے ہر مذکور قفس کے واقع ہر مذکور ہوئی لیکن اضلاع زور کہ انکو عظام
 کہتے ہیں دو بھی اسی طرح ملے ہیں لیکن دوسری طرف ان کے ایک غصرت اور ہر طرف ایک کے گنگا
 واسطے دو کام کے ایک دو کہ سختی بیرون کی احتیاج سے نرم کو حجاب ہوا اور سوا اسکے تکلیف سے
 دوسرا وہ وقت مددوں کے اس سبب سے کہ سرانکہ کوئی چیز جن کرے نہیں میں ٹوٹ نہا وین بلکہ
 اضلاع صدر کے کہ سرانکہ سینہ کی بیرون سے ملے ہیں اور آفت لہٹنے سے محفوظ رہیں اس طور پر کہ مذکور ہوا
 اور نو اندازہ دہرے اضلاع کے اور غصرت انکا آپس میں ساتھ غصرت لین کے اور مددوں کا دراز ہونا اور

بھون کا کوتاہ ہو جائے تو اس سے بڑھ کر کہنے میں آوے کہ کعبہ پر غزوہ اور نوسہ از مکتبہ جو وجود پندار کا
 نوانی شمر و انکسرت احسان و وجودہ اما العجز کرب من ثلث فقرات و تباوہ سلطان لیسسان علمی العانیہ لیکن
 جو کرب جو تین فقرات سے اور وہی ساتھ اس کے ملی ہیں کہ اگر کوئی علمی العانیہ کہتے ہیں اب حقیقت فقرات مذکور کی اور
 وہ نام کہنے دونوں بیہون کی کسی جاتی ہو جان تو کہ جو کہ اور پوزن منہ اور کہتے کہ جو بیہون قطن کے واقع ہو اور
 ہدی اسکی ساتھ ہی قطن کے مشابہ ہو اور فقرے جن کے سب فقرات سے شدید زیادہ ہیں بیچ نہایت کے اور
 مضبوطی مفصل کی اور ہدی اس کے فقرات کے چار سے زیادہ ہیں اور فقرات سے اور غریب اس کے اعصاب کے
 وسط و دونوں جانب بہت اور یہی من کے واقع نہیں ہیں بلکہ آگے اور پیچھے واقع ہوئے ہیں اس واسطے کہ کوئی
 درک کا کہ بیچ و دونوں طرف فقرے کے واقع ہو مزاہمت نکرسے اور پوشیدہ نہ ہے کہ عجز میں وہ فقرے ہدی کے
 ملے ہیں ایک واپسی طرف سے اور ایک بائیں طرف سے اور دونوں بیہون ہدی ہیں اور نام خاص میں کہ ہیں
 لیکن اس سبب سے کہ دونوں بیہون ہیں چاہوت تفسیر میں عزت کا ایک نام ہو جیسے کہ جو جانب وحشی میں ہو
 عظم المنصرہ اور فقرے کہتے ہیں یعنی ہدی جیسے کہ معنی بھٹی کی اور فقرے جو اسے پہلے اور اسے ہماہ اور ذات
 اور غا اور ہا کے ہو اور جو اسل النسی میں ہو حق القند کہتے ہیں یعنی حقہ ران کا اور وہ ایک گڑھا ہو کہ
 ہدی ران کی اسیں گڑھی ہو اور جو جانب قد ام کی ہو عظم العانیہ کہتے ہیں یعنی ہدی ران کی اور دونوں
 بیہون وسط نام میں آپس میں ملی ہیں اور بار بار جگہ نشہ یا لون نیچے پات کے ہو اور جو طرف غلط کے ہو
 عظم الورد کہتے ہیں یعنی ہدی سر میں یعنی جو سر کی فائدہ ہدی ان مذکور نہ کہ بنیا و کہ ہیں اس واسطے کہ بیہون
 تو خالی کے اور عامل اور پشیمان ہو واسطے بیہون اسل کے اور اور اس ہدی کے اعضاے شریفہ فائدہ رشتہ اور ہدی
 اور ارمیہ منی مردان کے اور متلا اور قضیب اور فرج کے موضوع ہیں اور ہر جگہ ایک بہت اس ہدی کا نام ہو لیکن ہا
 حکم العانیہ ہر تینہ الکلی باشمہ اشہر اجزایہ یعنی کل کا وہ نام ہو کہ نام مشہور و جزو کا تھا و اما بعض فقرے
 من ثلث فقرات لیکن بعض فقرے سے اور بیان تو کہ یہ فقرے غفرانی ہیں اور زائد نہیں رکھتے
 اور اگر کہا گیا کہ ہر فقرے سے دو عصب ہے این مگر فقرے آخر بعض سے کہ ایک عصب ہا ہو اور بعض فقیر میں
 و سکون صا و صلا و یا فتمہ میں ثانی اور سکون صا و ثانی کی ہو اور استخوان ثلث گاہ سے مشہور ہو و اما
 الریحان و کل واحد منہما کرب من فقر و ساق و قدم لیکن و دونوں پاؤں پس ہر ایک اس کے مرکب ہیں
 فقر و ساق اور قدم سے و القند ہو عظم العظام فی البدن اور ران ہدی ران ہدی بیہون بدن سے اس واسطے کہ

مفصل

مفصل

مفصل

کہ دو مائل ہر اعضا سے فوقیہ اور ذلیہ قریب ہر اعضا سے تحت کو اور کوئی بڑی بیچ بدن آدمی کے بڑی اور
اس سے نہیں ہر اور زمین قریب اور قریب کسکا طرط و مشی کے اور قریب کسکا طرط انسی کے واقع ہر اور قریب
اسکے حسن الخامت ہر نزدیک جلوس کے اور پناہ ہر سبب قریب کے واسطے بڑے قریب اور احباب اور حروق کے
اور اسکے اسفل میں دونوں دھن واسطے مفصل کر کے کہ بیچ فقرہ اور کو واک بیسی ساق کے آئینہ اور ساتھ
ربطیات قوی کے مسکے ہوئے اور اوپر مفصل مذکور کے ایک بڑی غفر و فیہ تدریک التخل فحاجب قریب ہر
اور سی می قریب کو مضغہ کہتے ہیں یعنی راس مملہ اور سکون ضا و مجرہ اور فیہ خاک کے مع الداء اور بین الکبریتہ می
ور قریب اسکے ہر کو سبب قریب اور کواکب کے ذائد مفصل کو چھپائے رکھتی ہر اور ہر مفصل مذکور میں حرکات
قوی اور کثیر واقع ہوتی ہیں واسطے منبسطی کے یہ بمنزلہ سر پوش کے ہر اور اخات غابجی کو اس سے منع کرتی ہر
اور رموی ہوتی ہر اور اسکونارسی میں آئینہ زانو کہتے ہیں ہر چند غایت نے اسکو بیان نہیں کیا لیکن غایت
ور باقیہ و نصب شخ کے مذکور کی گئی واساق مرکب من غلین متلاصقین اور ساق مرکب ہر دو ڈیوان سے
کہ پس میں ملین انسانی ہر اور ساق بھی طرط و مشی کی قریب رکھتی ہر اور طرط انسی کے قریب واسطے ان
فائدوں کے کہ قریب قریب میں کما گیا اسماء القصبین الکبریٰ اور صغریٰ دونوں ہر دیوان کا نام ہر قصبین
ایک کو کبرئے دوسرے کو صغریٰ کہتے ہیں کہ اس سبب سے کہتے ہیں کہ دوسرے سے لایہی ہر اور حیثیت میں
ساق یہی ہر اور قریب سے ملی ہر اور جانب انسی کے ہر نکات صغریٰ کے کہ وہ جو قریب زیادہ کبرئے سے ہر اور
قریب سے نہیں ملی ہر لیکن اسفل سے ساتھ کبرئے کے سراسر مشی ہوتی ہر اور وہ جانب و مشی کے ہر اور قریب
ساق کی کوتاہ ہر نسبت بڑی قریب کے تو انھانے میں قوی اور حرکت میں سبک ہر واسطہ علم

والقدم مرکب من کعب و عقب و زور قی و زور ذی و ذریعہ اعظم للرسخ خمسہ مشطہ خمسہ اصلہ مرکب من ارجح
عشر فطما اور قدم کہ عبارت ہر بیچ ساق سے پس دو مرکب ہر بہت بڑیوں سے مانند کعب و عقب اور ذریعہ
اور زور قی کی اور چار بڑیوں رسخ سے اور پانچ بڑیوں مشط سے اور پانچ بڑیوں مشط سے کہ جملہ مرکب ہیں ہر اور کبرئے
بیچ ہر بڑی کے تین کبرئے ہیں گو تر کشت یسے انگوٹھا کہ آئینہ دو کبرئے ہیں اور سب بڑیوں قدم کی مشرک
ذکر کیا تہ ہیں چنان کہ کعب کو فاسی میں شتا لنگ کہتے ہیں اور پانچ اسکے دونوں جانب قدم کے
ظاہر ہر اور یہ دو جگہ ہر کہ ساق کا ساتھ قدم کے بڑے ہر اور وہ واسطہ ہر در بیان ساق اور قریب کے
اور اوپر کی طرح سے دو ذائد رکھتی ہر کہ ایک آئینہ بیچ قصبہ کبرئے کے اور دوسرے بیچ قصبہ صغریٰ کے

گندست کے ہوا اس سبب کہ ریشہ یون کا ایک حصہ ہوا اور ریشہ گندست کی دو حصہ ہیں اور یہی دلیل ہے
چنانچہ کہا گیا باوجود ہڈی ہڈی کی موافق قول یاقن کے چار میں مرتین ہڈیوں کے ایک طرف سے سا
زور تکی کے مربوط ہیں اور اقام سے ساتھ تین ہڈی کے متعلقہ کی ہڈیوں سے ملی ہیں اور ہر تکی ہڈی کا
نزدی ہر جیسا کہ آئے ہیں فائدہ متحقق ہوا ہر کہ سب ہڈیاں ریشہ کی چار ہیں ایک گنے کے سمت متفرک
نام اسکا نزدی جو پس ہو گئے کہ بن ذکر نزدی کے چار ہڈی ہڈی کی کہا ہو توجہ اسکی یون کر سکتے ہیں کہ
نزدی کو سبب خاص ہونے نزدی کے ساتھ ایک اسم اور بہت مخصوص کے پہلے اور ملاحظہ ذکر کیا اور سب
ہر شمار عام کے ہوا اسکو بیان کیا سن قبل ذکر کرنے عام کے بعد ذکر کرنے خاص کے ہوا اس بیان سے قہار
اور مخالف ہر جیسا کہ اوپر سے جیسا کہ اظہار کلام سے معلوم ہوتا ہو اور غایب ہر جیسا کہ انسان مرکب میں انسان
مایل یا نظیر میں ہو واقع ہوا ہو لیکن متعلقہ ہر کے پانچ ٹکڑے ہیں بیچ مقابلہ پانچ انگلی کے تو اتصال انگلی
ساتھ ہڈیوں انگلی کے بطور مقابلہ کرنا ایک فرد کا ساتھ فرد کے کہ مضبوط زیادہ مرتبہ قابل میں سے ہر جی
استحکام کے ثابت ہو لیکن پانچ انگلی مرکب ہیں چوڑا ہڈی سے ایسا ہے کہ انگوٹھا دو ہڈی رکھتا ہو اور باقی
انگلیاں ہر ایک تین تین ہڈیاں اور ان کے مفاصل کو یہی سلامیہ کہتے ہیں جیسا کہ ہاتھ میں تحقیق لفظ سلامیہ کی
ساتھ تو انکو کثیرہ کے نندہ جملہ عظام ہیں الا انسان پس یہ میں سب ہڈیاں ہیں آدمی کی چوبیس و زبے کہ سب
ہڈیاں ہون کی سوا سلامیات کے اور سوا عظم لامی کے کہ بیچ ہر کہ ہر اور سواے اس ہڈی کے کچھ فائدہ
غلبہ کے کبھی پائی جاتی ہو جیسا کہ تیج رئیس اور صاحب کامل الصناعة نے کہا ہر دو سو اڑھتالیس ہڈی ہیں اور
مہر صاحب کے اور واقعہ ظاہر کے اور بعض لوگ دو سو سینتالیس کہتے ہیں اس سبب سے کہ حق الفز کو ساتھ ہر
خاصہ کے ایک شمار کرتے ہیں اور اگر یون ہڈیوں کے کہ ہر چند وہ جدا جدا ہیں لیکن ظاہر میں تین تین ہڈی
شمار کریں پس عدد سب ہڈیوں کے دو سو چوبیس ہڈی ہیں جنہما انتہی یہ تین تین ہڈیوں کے اور فائدہ ہڈیوں پانچ ہڈیوں
اور محافظت مارت ہڈی کی ہر اور ہر ہر جزو کے ہر جزو میں صغیر ظاہر میں تین تین ہڈیوں کے اور فائدہ ہڈیوں پانچ ہڈیوں
جیسا کہ یون کا یون ہر کہ ہڈی ہر کہ اسکی دریں گیارہ ٹکڑے اور دونوں ٹکڑے ہر کہ ٹکڑے اور دانست تیس اور
ہر کہ گردن اور ہر کہ تیس اور ہر کہ گردن دو ٹکڑے اور دونوں کتف دو ٹکڑے اور قدامت دو ٹکڑے اور دونوں
فائدہ سات ٹکڑے اور ہر کہ تیس اور ہڈیاں سینہ کی سات ٹکڑے اور ہڈی خاصہ کی دو ٹکڑے اور دونوں
پانچ سات ٹکڑے پس دو سو اڑھتالیس ہڈی ہون موافق قول جامع کے کہ انکو گون گنے کہا کہ تا حفظ رحم کے

کندہست کے ہر اس سبب کے رخ پاؤں کا ایک صفت ہو اور رخ کندہست کی دو صفت ہیں اور یہی دلیل اندر ہے
چنانچہ کہ کیا یا جو کہ ہڈی سنہ کی موافق قول ماتن کے چار زمین سترین ہڈیوں کے ایک طرف سے سامہ
زردی کے مربوط ہیں اور ادم سے ساتہ تین ہڈی کے شطر قدم کی ہڈیوں سے ملی ہیں اور پونہمی ہڈی کا نام
نزدی ہے جیسا کہ آئے ہیں فائدہ متحقق ہوا ہے کہ سب ہڈیاں رخ کی چار ہیں ایک لگے کہ سمت غیر کے
نام اسکا نزدی ہے پس بولنے کے رہن و ذکر نزدی کے چار ہڈی رخ کی کہا ہے قضیہ اسکی یوں کر سکتے ہیں کہ
نزدی کو سبب خاص ہونے نزدی کے ساتھ ایک اسم اور نسبت مخصوص کے پہلے اور ملحدہ ذکر کیا اور سب
پچ شمار عام کے جو اسکی بیان کیا سن قبیل ذکر کرنے عام کے بعد ذکر کرنے خاص کے ہے اور اس بیان سے تین
اور مخالفت نہ کیا جاوے جیسا کہ ظاہر کلام سے معلوم ہوتا ہے اور شاہین بن قنارہ الانسان مرکب من السوسیان
تالیف یا تفسیر میں ہوا جو لیکن شطر قدم کے پانچ ٹکڑے ہیں پچ مقابلہ پانچ انگلی کے تو اتصال انگلی
ساتھ ہڈیوں انگلی کے بطور مقابلہ کرتا ایک فرد کا ساتھ فرد کے کہ مضبوط زیادہ مرتبہ تقابل میں ہے جو پچ یا
استحکام کے ثابت ہو لیکن پانچ انگلی مرکب ہیں جو کچھ ہڈی سے اسلٹے کہ انگلی متحدہ ہڈی رکھتا ہے اور پانی
انگلیاں ہر ایک تین تین ہڈیاں اور ان کے مفصل کو بھی سلامیہ کہتے ہیں جیسا کہ ہاتھ میں تحقیق لفظ سلامیہ کی گئی
ساتھ فوائد کثیرہ کے نندہ جملہ طعام بدن الانسان میں ہیں سب ہڈیاں بدن آدمی کی پوشیدہ نہ ہے کہ سب
تہ یا لہ بدن کی سوا سانیات کے اور سوا اسے عظم لامی کے گنچہ حجرہ کہ ہے اور سوا اسے ہڈی کے گنچہ خادہ
تک کہ کسی پانی جاتی ہے جیسا کہ شیخ رئیس اور صاحب کامل الصناعت نے کہا ہے دو سو اڑھائیس ہڈیاں ہیں پچ
غیر سب اصح کے اور موافق ظاہر کے اور بعض لوگ دو سو سینتالیس کہتے ہیں اس سبب سے کہ حق الفخذ کو ساتھ ہڈی
خاصہ کے ایک شمار کرتے ہیں اور اگر پونہ ہڈیوں کے کہ ہر چہ وہ جدا جدا ہیں لیکن ظاہر میں تین تین ہڈیوں کی
شمار کریں پس ہر دو سب ہڈیوں کے دو سو چوبیس ہڈیوں میں منقشہ انشا ینہ فیہ المبدن و حئلہ اور فائدہ ہڈیوں کا ہینو
اور مواظقت تجارت بدن کی ہے اور پچ ہر جزو کے ہر جزو میں تحقیق ظاہر ہر انسان الفقد حسن الخالقین انشا ذکر
جملہ ہڈیوں کا یوں کہ ہڈی سر کی سوا اسکی زمین گیارہ ٹکڑے اور دونوں ناک سولہ ٹکڑے اور دانت تیس اور
ہرے گردن اوپر پٹھ کے تیس اور چتر گردن دو ٹکڑے اور دونوں کتف دو ٹکڑے اور ذلہ اکتف دو ٹکڑے اور دونوں
فامہ سات ٹکڑے اور فرجہ معنی پسیلیاں چوبیس اور ہڈیاں سینہ کی سات ٹکڑے اور تہی خاصہ کی دو ٹکڑے اور دونوں
پاؤں سات ٹکڑے پس ہر دو اعضاء میں ہر جزو موافق قول جمع کے لہذا لوگوں نے کہا کہ تہ و فخذ رحم کے

مطابق مع دو بدن و بدن کی بدن طبیعت سرد و طبع چو خواہی کہ بدانی بہ یقین سے بدن میں
 از اینجا کہ بدن می آئی **فصل الثانی فی یقینہ الاعضاء المفردة**
 فصل دوسری ثابت بر پنج باقی اعضا مفرد کہ اور ہر ایک ان اعضا سے نکلا نہ کہ ہوتے ہیں سبب ابتداء
 حق کے اما انفرادیت نمود جسم البین من فطرت لیکن غفرت میں دو ایک جسم ہر نرم یا یاد ہستی سے واسطہ بہن
 سائر الاعضاء اور سخت زیادہ ہر سبب اعضا سے وخلق یمن اتصال الفطری بالاعضاء واللیدہ اور پیدا کیا گیا غفرت
 جو سبب کے یوں نہ مندر اور عصب کا کہ جسم میں ساتھ ہستی کے سخت ہر تدریج ہر سبب کہ اوپر ہر سبب کے اور اوپر ہر
 شادہ کے فابری اور اگر کوئی تہمت پہونچے حلال ہستی سے کوفہ نہوا و غفرت سبب کے کہ کچھ منقطع ہوتا ہر عصب کو
 تکلیف نہیں پہونچا ہر اور ہوا اسکے جس عضو میں کہ حاجت غفرت کی تھی واسطے غرض اور فیض کے پیدا کیا گیا نہوا و غفرت
 شادہ یعنی پس پاک اور نہ ہر شادہ غفرت کی فائدہ و خیر و غفرت کی ہر اور فائدہ غفرت کی ہر تے کا یہ ہر کہ جو وہ اور غفرت
 مانند پوست اور گوشت کے پڑا ہے اور ہی سبب ہونے غفرت کے واصلی غفرت وقت حرکت کے تکلیف نہوا و غفرت
 اگر کسی کا ہر کا تکلیف دینا اور ہی واسطہ میرے جہاں فطرت اور نہوا و غفرت کی ہر متبادلہ ہر مدد کے ایک غفرت
 مانند سرخس کے لہذا اسکے غفرت خبری کہتے ہیں اور وہ چناہ فرموا دکا ہی ہونچے آفتون خارجی سے اور سزا کا غفرت
 اور فائدہ اسکا یہ کہ اگر کسی سیدی یا فرقت سے اور اس سبب سے راہ غفرت کی جواب میں بند نہوا و غفرت
 وقت اشتہار کے آسانی سے جمع ہو سکے اور جب چوڑی بدن ہر کھلیا و سکے اور فیضی حالت اصلی پر آجا و سکے اور کا غفرت
 اور فیض اسکا یہ کہ کوکان مانند دایان کے کھڑا ہے واسطے جمع کرنے آواز ان کے اور نزدیک صدموں کو ٹٹ نہوا و
 اور قصبہ بر غفرت کی ہر اور فائدہ اسکا یہ کہ توراہ نس کی ہر دم کھلی رہے اور ہی گردن کے جھکنے کو منع کھڑے اور
 مادہ نزلہ سے جلد اثر قبول نہ کرے اور فائدہ ہر سے اور فطرے عصب کے ہی غفرت میں تو انہر بیشتنا آسانی سے ہو
 اور پختہ رہیں اور جو غفرت میں ہڈیوں سم شاہزادہ ہی غفرت عظام کے ان تیون غفرت کو عظام سے شمار کرتے ہیں
 اور اعضا کہ انہر غفرت میں بہت ہیں جیسے آنکھ اور ایک اور قاعدہ دل کا اور آئینہ زانو اور مانند اسکا اور پس جب
 غفرت واقع ہوا بہت منافع ہیں اما عصب بھی اجسام میں لیکن بے جسم سفید ہر اور سفیدی اسکی اس سبب سے
 کیونکہ اسکا ہر ہر اور جو زیادہ ہوتا ہر ہر فالب ہوتا ہر اور غلبہ بلغم کا رنگ کوفہ کر تا ہر اور بلغم اسکی ہر دی کا
 یہ کہ کوکشت حرکات سے جل نہوا و سکے کہ وہاں حرکات کا ہر اگر کہم ہر کثرت حرکات سے کہ من جن
 جل جلائی نہوا فی الاغصان و طبیعت فی الافصال نرم ہر ہر بیٹے کے اور سخت ہر ہر ہر اور نہوا و سکے کہ جلائی نہوا

فصل الثانی فی یقینہ الاعضاء المفردة

فصل الثانی

کرا حساب بالکل غیر محسوس کہ وہ عصب کہ انکھ میں آیا اور تمام ٹوٹ کر اور انکھ نام عصب جو قدر ہو اور حساب بعض
 ذرات سے اور بعض چڑے اور ب حساب تین طرح ہیں اور تینوں مانند ایک دوسرے کے ہیں لیکن فعل اور شفقت میں
 ب ایک مخالفت دوسرے کے ہیں پہلی نوع کو عصب کہتے ہیں تمام مطلق پرسی ہو اور میان ہی قسم راہی اور دوسری
 نوع کو بلا کہتے ہیں اور تیسری نوع کو درمیان کہنا جاتا ہے خلقت لیتیم ہا اوس و انکھ کہ پیدا کی گئی ہیں عصب اور
 سبب کامل پر اعضا سے صاحب اس اور حرکت کو حس اور حرکت اور معلوم ہو کہ حیوان کو نبات اور جمادات سے اختیار ہو
 بسبب حس اور حرکت اختیاری کے اور اصل قدرت حس اور حرکت کی دماغ ہو اور کلاہ دونوں کا عصب ہو اور پوشیدہ
 کہ عصب دماغ کہتا ہے ایک ذاتی اور دوسرے یعنی شغ ذاتی دو ہو کہ دماغ بواسطہ عصب کے افادہ حس اور حرکت کا
 کرنا جو تمام اعضا کو اور بعض عرضی انکھ کی تیسری ہو ایک ہر گوشہ کو بند پڑا اور بدن کو قوی کرنا جو اور دوسرے اور کو افادہ
 آفت سے اعضا سے درمیان حس کو خبر دینا جو جیسے کلیما اور تلی اور پیر اگر جس میں رکھتے لیکن غشاء عصبی اور پوشیدہ
 تو اگر غشاء مذکور میں درمیان ہو یا عصب کے سمند و ہوں بسبب فعل درم کے بعد تفریق بھی کہ غشاء انکی کہ غشاء اور تفریق
 ہوتی جو آدمی معلوم کرنا جو کہ دماغ کو حس اور جاننا چاہیے کہ دماغ کو میدہ و عصب کیا ہو ساتھ ایک بعض
 حساب تمام سے جو میں اور یہ اس سبب کہ تمام دماغ سے پیدا ہو اور جس کو کہ تمام سے جو گیا دماغ سے جو اس سے
 کہ میدہ ایک چیز کا میدہ اس چیز کا ہو فائدہ اگر کہیں کہ نبات ہو اور کہ عصب سولہ عصبیہ جو کہ انکھ کے سبب
 غیر محسوس ہیں پس روح انکی کیونکہ اس میں نافذ ہو کہ عصب کو پہنچتی ہو اور سو او یعنی جس طرح اس میں تداخل کر کے
 فالج وغیرہ پیدا کرتے ہیں جو اب اسکا یہ ہو کہ چند عصب میں جو تین ہیں لیکن اسام اور سالک تمام حساب میں
 ہیں پس واسطے نفوذ روح کے کہ جسم لطیف ہو اس قدر نفوذ کفایت کرتے ہیں ساتھ اس کے روح نافذ بھی کل المقدار
 ہوتی جو غالب اور قید غالب کی واسطے ہو کہ روح نافذ بھی عصب ہو کہ کے کثیر المقدار ہو لہذا وہ عصبیہ جو تین پیدا کیا گیا
 جو جسم کثیر اس میں گنجائش کرنے اس واسطے کہ جب تک مکان وسیع نہیں ہوتا جسم کثیر اس میں گنجائش نہیں کر سکتا اگرچہ
 لطیف ہو لیکن بلکہ کہ نسبت سے عصب میں تداخل کرنا جو ہی نہایت رقت اور قلت کے ہوتا ہو اور دوسرے اور قدر
 جس مادہ مالی غیر حس سے عصب تک نفوذ کر سکا ہو لہذا اور جو عصب دماغ سے جو ہیں اور بعض خلل سے
 مانع کہتا ہے کہ تقسم الی غایت من الدماغ اور تقسم ہوتے ہیں عصب طرقت اس چیز کے کہ جس میں دماغ سے
 جسی نسبت از دلج اور جو دماغ سے جو ہیں سات چور ہیں پوشیدہ و تربے کہ عصب دماغی سے حس اور حرکت کو
 استغفار و نہیں کرتے ہیں جو اعضا سے سر کے اور منہ اور اعضا جیسا کہ شہر دھا گیا جاتا ہے لیکن بلکہ انکی اور

در
 تفسیر

[illegible]

روح تیرہ کے فکر اکثر اس سے طرف ناحیہ خدا کے اور عضلہ عریفہ بھی کان کے پونچا اور باقی طرف عضلہ صغیر کے
 اور جو اس کا کثرت اور ظاہر ہے تھا تو وصول آواز کا آسمین آسان شود و عصب پانچوں کے سبب کے منہ کے
 مؤخر و مانع سے سخت پیدا کیا گیا اور واسطے اس کام کے مخصوص ہوا شعیبہ محمدیٹا جان تو کہ نزع چھٹا عصب دماغی سے
 مؤخر و مانع سے جدا ہوا اور وہ ساتھ نزع پانچویں کے شدید الا اتصال ہو اور ساتھ آئینہ اور ریلہ کے شدید ہو کر گویا دونوں
 ایک ہو گئے بعد اسکے نزع مذکور نزع پانچویں سے جدا ہو کر تین شاخ ہو اور شاخ اُس قبضہ کے پہنچا اور لای کے واقع ہو مقلین
 تنہا بعد اسکے ایک شاخ اُس سے طرف عضلات ملق کے اور عضلہ حرز زبان کے گئی تو نزع ساتویں کو مدد کرے تحریک میں اور
 شاخ دوسری طرف عضلہ کتف کے اور اُس پر حرکت کر دے قریب کتف کے ہر خند ہوئی اور اکثر اسکے پیچ عضلہ عریفہ کے اوپر کتف کے ہر
 شرف ہوئی اور شاخ تیسری کہ ان دونوں شاخ سے برسی ہر طرف احشاء کے خند ہوئی اُس راہ سے کہ عرق ساقی اُس راہ سے
 نکلتی ہو اور شاخ ناگوار عرق بنائی کہ جس اس مقام کے کہ جگہ او ترنے شان کی اور جگہ جڑ سے عرق ساقی کی پشہ واد
 مربوط ہوئی ہو اور وہ شاخ جو برابر خیرہ کے پہنچتی ہو کئی شعبہ شاخ باطن سے جدا ہوتے ہیں اور عضلانی خیرہ و تک کو سر
 اُن عضلہ کا اوپر ہو اور خیرہ اور عضلات خیرہ کہ اٹھائے رکھتی ہیں پونچتے ہیں پس جو شاخ مذکور حمار زدن کی ہو
 خیرہ سے شعبہ اور اُس سے نکلتے ہیں اور مود کو کے ساتھ عضلانی خیرہ کے کہ سر اُن عضلہ کا او ذہد حمار اور وہ عضلانی بیج
 انقباض اور انقباض طرہ مالی کے مدد گار ہیں پونچتی ہیں اور اس سبب سے کہ اسی شاخ کا شعبہ اوپر آتا ہو واسطے جنسب
 عضلات مزبور کے وقت حاجت کے اس شاخ کو عصب راجع کہتے ہیں پس شاخ مذکور بالکل خند ہوئی ہو اور شعبہ کئی اُس سے
 نکلتی ہیں آئینہ حجاب اور صدر کے اور اسکے عضلات کے اوپر بیج دل لہریدہ اور رود اور شریان کے کہ ہر اس موضع کے ہیں متفرق
 ہوتے ہیں اور باقی بیج حجاب صدر کے نافہ ہوتے اور بیج آئینہ احشاء کے پر لگندہ ہو کر ساتھ ہڈی مانر کے منہ ہوئی ہو شعبہ حجاب
 جان تو کہ نزع ساتویں عصب دماغی سے اُس موضع سے کہ شکر ہو در میان دماغ اور مخاع کے نکلا ہو اور اکثر اسکے بیج
 عضلہ حرکت زبان کے اور بیج اُس عضلہ کے کہ شکر ہو بیج دوق اور لای کے متفرق ہو اور بیج تشریح عصب دماغی کی
 ویکون باس الحواس خمس دس بعض الا اعضا اور حامل ہوتی ہو سبب عصب دماغی کے حس و اس پانچوں کے اور عضلہ کے
 جیسا کہ مذکور ہوا والی ثابت اس النزع اور تقسم ہوتا ہو عصب طرف اُس چیز کے کہ جمعی ہیں نزع سے یعنی مرام مؤخر سے
 ورجو اتن تشریح عصب دماغی سے خارج ہو اور تشریح کیا بیج تشریح عصب نزعی کے جیسا کہ کتاب ہو و ہوا و ذلک ان ذلک
 فردا نزع لہ و عصب کہ نزع سے جمے ہیں اُس نزع میں ہوا ایک فرد تھا کہ نزع نہیں نکلتا اور عصب ہوتا ہو گویا کہ عصب
 ہو اور عصب شافین اسکی مانند تیری دست اور خاقون کے اور بیان عصب شافینی کا چار شعبہ میں نکلا آتا ہے شعبہ

ایچ حساب شمس کے کہ فقرے گروں سے مکمل ہیں اور وہ اٹھ سو چوبیس ہزار ہزاروں کے برابر ہیں جو کہ زمین و آسمان کے
 نکلا ہو و تینوں سے کیچ پہلے فقرے کے ہیں اور پچھلے فقرے کے پر لگندہ ہوا و تیرہ سو سبب و چون سے چھوٹا ہوا اور دوسرے
 زون نے جو نقصان کیا ایک دوسرا زون نکلا جو ان دو سوراخ سے کہ درمیان پہلے فقرے اور دوسرے فقرے کے واقع
 اور اس کے سبب اور تیرہ سو چوبیس ہزار ہزاروں کی طرح مسو کیا ہو اور تمام سے خلعت ہو کہ اوپر طبقہ خارج کے کہ درمیان و آسمان کے
 ٹھہرا ہو اور نہ اس کے تصور زون پہلے کا اور پچھلے کا جس کا سر زمین اکثر اسی زون سے ہوتا ہے لیکن تیسرا زون نکلا ہو
 ان دو سوراخ سے کہ درمیان دوسرے فقرے اور تیسرے کے واقع ہیں اور ہر ایک فرد اس کی دو شاخ ہو کہ ایک شاخ
 پیچ من مصلحت گردن کے کہ وہ ان آریا جو فقرے ہوئی ہو جس طرف فقرے کے صاعد ہو کہ بعد پو پچھنے کے برابر فقرے کے
 ان کی جڑوں میں پر لگندہ ہوئی ہو بعد اس کے طرف سر ان فقرے کے بلند ہوئی ہو اور ملتی ہو ساتھ رہا طول غنائی کے
 کہ سناس سے اب تک بھی ہیں جو اس کے خلعت ہو کہ نفوذ کئی ہو طرف دونوں کان کے واسطے جو ایک مصلحت کان کے
 اور شاخ دوسری طرف تمام کیل کر کے مصلحت لفظ تک کہ اوپر کھٹ کے ہو پونجی ہو اور پچھلے فقرے کے ساتھ اس شاخ
 عرق اور خلعت کا حافظ اس کے ہیں لیکن ہونے ہیں واسطے تقویت اسی شاخ کے کہ ہوا و تیرہ سو چوبیس ہزار ہزاروں میں اور
 شاخ مذکور کسی یعنی ہر ساتھ مصلحت صدقین کے اور مصلحت کانوں کے پچھلے ہوا و تیرہ سو چوبیس ہزار ہزاروں میں اور
 رخسار و ہونے ہیں پونجی جو تھا نکلا ہو درمیان فقرے تیسرے اور چوتھے سے اور یہ بھی مانند تیسری زون کے دو شاخ رکھتا ہو
 اور ایک شاخ تمام میں آئی اور دوسری خلعت میں گئی اور شاخ مقدم منبر ہو اور نہ زون پانچواں اس کے ساتھ ملا ہو اور لوگوں نے کہا
 کہ اس شاخ سے ایک شبہ مانند جالے لکڑی کے نکلا ہو اور اوپر و قریب جانی کے جملہ ہوا اور اوپر و دونوں مشجبات نصف صدر کے
 کہ مذکور جاب عاجز ہو پونجی اور شاخ دوسری کہ لکڑی کے طرف خلعت کے مصلحت ہو کہ پچھلے من مصلحت کے ظاہر ہوئی ہو اور طرف
 سناس کے مکمل ہو اور شبہ اس کے طرف اس مصلحت کے کہ درمیان سر اور گردن کے مشترک ہیں پونجی میں پس اپنی نایت تک
 پونجی مصلحت ہوئی طرف تمام کے اور متصل ہوئی ہو ساتھ مصلحت خدا و کا فون کے پچھلے چوپاؤں کے اور لوگوں نے کہا ہو
 کہ بیان سے طرف ٹیچ کے مندر ہوئی ہو لیکن زون نکلا ہو درمیان چوتھے اور پانچویں فقرے اور یہ بھی دو شاخ ہو اور ایک
 اس سے کہ مقدم کو آئی ہو چھٹی کی طرف مصلحت رخسار و گردن کے اور اس مصلحت کے کہ اوپر سا کر تا ہو سر اور اس مصلحت کے کہ
 مشترک ہو درمیان سر اور گردن کے پونجی اور شاخ دوسری کے دو شبہ ہوئے ایک شبہ درمیان شاخ اول اور شعبہ ثانی کے و غلظت
 اور ایک کھٹ کے آیا اور تیرہ سو چوبیس ہزار ہزاروں سے ساتھ اس شبہ کے ملا ہو اور دوسرا شبہ ساتھ شبہ پونجی پانچویں اور
 چھٹے اور ساتویں کے ملا اور پچھلے جاب کے مانند ہو لیکن پونجی چھٹا اور ساتواں اور آٹھواں اسی طرح درمیان و فقرے کے

ایک ہر دوسرے کے نکلنے میں جیسا کہ نوج آنکھوں ان اقباس سے کہ جس کے ہر درمیان آخر فقرے گردن کے او
 پہلے فقرے پر مگر کھلا ہو اور شے ان نوجوں کے آپس میں بالاعتبار ہیں لیکن اکثر شے نوج میں کی طرف سے
 سطح کث کے آئے ہیں اور وہ ان سے تجاوز نہیں کیا۔ رتھوڑا اس سے ساتھ عضلے سر اور گردن اور پیشہ اور مرکب ہا کے
 ہونچکر ساتھ شے نوج خاص کے مصاص ہوا لیکن نوج آنکھوں طرف جہلہ ساعد کے آیا ہو اور ساتھ
 پہلے فقروں سینہ کے ملا اور اس نوج سے کچھ بھی جناب کو نہیں پہنچا شیعہ دوسرے نوج ان اعصاب جناس کے
 کہ صدر کے فقروں میں محصور ہیں اپنے فقرے پر مگر کے اور یہ بارہ نوج ہیں یہاں نوج درمیان فقرے پہلے
 اور دوسرے سے نکلا دو شلخ ہوا ایک شلخ کہ برسی ہو پتہ عضلین اضلاع کے اور عضلے پیٹھ کے شرف
 اور شلخ دوسری طرف اضلاع کے آتی جو دراز ہو کر اور ساتھ نوج آنکھوں گردن کے متصل ہو کر ساعد
 اور کندہست کو پہنچتی ہو واسطے پہنچانے جس اور حرکت کے اسی سبب سے ذات الجنب میں کہیں دور
 ہاتھ میں ہوتا ہو لیکن دوسرا نوج نکلتا ہو اس سورج سے کہ متصل ثقبہ مذکورہ کی ہو پس ایک جزو اس
 طرف ظاہر عضد کے متوجہ ہو کر افادہ مس کا عضد کو کرنا ہو اور باقی ساتھ باقی ازواج کی مع ہو کر کھپ
 جدا ہوتا ہو اور متوجہ ہوتا ہو طرف اس عضلے کے کہ اوپر کث کے موضوع ہیں اور ان عضلین کے کہ اوپر
 پیٹھ کے موضوع ہیں لیکن نوج تیسرا اور چوتھا اور پانچواں نوج دوسرے ہر ایک اسے نکلتا ہو ان
 ثقبوں سے کہ درمیان فقروں کے واقع ہیں لیکن نوج گیارہواں اور بارہواں نکلتے ہیں ان ثقبوں سے
 کہ پنج فقرے گیارہویں اور فقرے بارہویں کے واقع ہیں قمار و اعصاب فقار صدی سے جو اعصاب کہ
 سینے کے فقروں سے جے ہیں دوجہ سے باہر نہیں ہیں یا یہ کہ شے ان کے کث میں آئے ہیں یا عضلی
 پیٹھ میں اور ان عضلین میں کہ درمیان اضلاع غلت کے واقع ہیں اور اوپر خارج سینے کے موضوع ہیں
 آئے ہیں اور جو اعصاب کہ فقروں اضلاع نور سے جے ہیں پہنچتے ہیں درمیان اضلاع کے اور عضلی البطن کے
 اور ہر شے ان اعصاب کے جاری ہوتے ہیں اور وہ اور شرائین اور ان کے خارج میں اگر شلخ کو پہنچنے ہیں
 شیعہ تیسرا پنج ان اعصاب جناسی کے کہ فقروں قلن سے مخصوص ہیں اور یہ پنج نوج ہیں اور ازواج مذکورہ
 مشترک ہیں اس امر میں کہ ہر ایک اسے نکلا ہو ثقبہ مخصوص اپنے سے پس ایک جزو اس سے ساتھ عضلی پیٹھ کے
 اور ایک جزو ساتھ عضلی بطن کے اور ساتھ عضلی بتلہ پیٹھ کے پہنچتا ہو لیکن تین نوج اوپر کے ملے ہیں ساتھ اس
 عضلے کہ نازل ہوا ہو دماغ سے اور دوزخ اسفل برے برے شے ہو کر شے اسکے طرف ناحیہ ساون کے آئے ہیں

اور ساتھ ان ششوں کے ایک شعبہ زوج قسری سے اور ایک شعبہ پہلے عصبانہ جو سے ملا ہے لیکن یہ دونوں
 شعبے کہ اس میں ہیں مفصل و یک سے تباہ نہیں کیا ہر ملکیت مفصلی و یک کے متفرق ہو کر رہ گئے ہیں اور شعبہ
 زوج کے وہاں سے تباہ کر کے ساتوں کے اندر رہتے ہیں فائدہ جو عصبانہ طرف پاؤں کے آیا ہے بعض
 اُس سے ظاہر اور غایان اور بعض نیچے عصبانہ کے خالص اور مستقیم اور اس سبب سے کہ واسطے اُس شخص کے
 کہ ناحیہ فائدہ سے جتنا ہو کوئی راہ طرف پاؤں کے نہ تھی نہ تھی سے اور نہ باطن فائدہ سے ایک طرف
 اُس عصبانہ سے کہ ساتھ مفصلوں پاؤں کے خاص ہو جاری ہو کر طرف جوت کے نافہ ہو اور پس اُس طرف سے
 کہ طرف عصبانہ کے این مفصل فائدہ کا بہت ہو چاہے نہ ہو طرف مفصلی کہ کہ شعبہ جو تھا پہلے اُن عصبانہ
 نفعی کے کہ فائدہ جو اور بعض اُس سے ہیں۔ چہ زوج ہیں اور ایک فرد لیکن پہلا زوج ان سے ساتھ عصبانہ
 قلبی کے ملا ہے اور بعض بعض لوگوں کے اور تالیف باقی اور غرض ششوں میں اخیر جو اور اخیر فائدہ بعض سے
 ہوا ہے متفرق ہونے ہیں بیچ مفصلی متعدد کے اور بیچ قصب کے اور بیچ مثلاً اور دم اور غشاء بطن کے اور بیچ
 اُنسی و غلی ہنری مائے کے اور بیچ اُس مفصلی کے کہ شعبہ ہو ہو ہو بیچ سے یہ تھی متفرق عصبانہ نفعی کا فائدہ
 در میان دونوں کے و سورت واقع ہیں کہ عصبانہ اُس سے نکلتے ہیں بظرافت چار فائدہ کے کہ سورت خود
 انہیں فائدہ میں تھا واقع ہو اور فائدہ اُن کے عصبانہ کا ہوا ہو ایک ان فائدہ سے پہلا فائدہ گردن کا کہ
 اور وہ فائدہ فائدہ سے کہ گیارہویں اور بارہویں ہیں اور ایک فائدہ اخیر کہ عصبانہ میں ہو اور عصبانہ خود
 اُس سے نکلا ہو جیسا کہ کہا گیا ہو یا کیوں مس لافضاء والی وون الرقبۃ وحرکتا اور سبب عصبانہ نفعی کے
 حاصل ہوتی ہو جس اور حرکت اُن اعضا کو کہ نیچے گردن کے ہیں یعنی اکثر اعضا سو سے گردن کے فائدہ میں اور
 حرکت کا انہیں عصبانہ سے کرتے ہیں ورنہ اوپر بیان کر چکے ہیں کہ بیچ بعض مہاجروں کے قصب عصبانہ دماغی کا کہ
 تصرف عصبانہ نفعی کا اور اسطرح یعنی عصبانہ نفعی بیچ گردن اور سر کے ہیں یہ ہے ہیں اور فائدہ جس اور حرکت
 کرتے ہیں انتہا و اگر کہیں کہ ثابت ہوا ہو کہ اصل اور حرکت اکثر اعضا سے توفہ بدن کے عصبانہ نفعی سے ہیں نہ
 عصبانہ دماغی سے پس اُس صورت میں کہ فائدہ دماغ میں ہے جو دماغ سبب عصبانہ دماغی کا ہو چاہیے کہ ضرر
 انکا اُن اعضا میں کہ تصرف عصبانہ نفعی کا تو نہیں ہو تا ہر نو لیکن حال یہ ہے کہ بیچ سکتہ اور بیچ کے ہم دیکھتے ہیں
 کہ بیچ جس اور حرکت سبب اعضا کے فتور ہوتا ہو جواب اسکا یہ ہو کہ اگر بیچ اعضا سے توفہ بدن کے فائدہ جس اور حرکت کو
 عصبانہ نفعی سے ہے لیکن عصبانہ نہ کہ وہ واسطے ہے زیادہ نہیں ہیں اور بعد تحقیق اسکا کہ نفعی جو وہ بھی جیسا کہ فائدہ

کر انہیں ہر طرف سے متحرک کر دینا

ہوئے نہ سہ اور نہ کہ انہیں ہر نفسان روح انسانی کا طرف متحرک کرنا غیر صلاح کا ہو اور وہ ان سے سب اعضا کو
 بواسطہ اعصاب کے نہیں ہوتا ہر گروہ و مائع سے کہ محل روح اور قوت نفسانی کا ہر کس اور حرکت اس روح اور قوت سے
 تعلق رکھتی ہو اور ظاہر ہو کہ جس وقت بعد و او راصل کے سہ ہوا اور روح مذکور طرف متحرک کر کے تاؤ نہیں ہوتی ہر طرف
 یا بالکل یا ثبات رائے ہونے سے کہ اور بالفرد ہر جس اور حرکت سب اعضا کے فتور ہوگا الا الا و تاؤ فی اجسام ثابت
 من اطراف العصل او تاؤ جامع و تنگی ہو اور وہ جسم من کو محنت میں سر مشغولوں کے اور تاؤ لیٹا او تاؤ اسکی عصب اور باط سے
 اور اکثر اس عصب اور باط کے عضلات سے نکلنے میں موٹ ہوئے میں جیسا کہ پہلے تشریح مسئلہ کے کہا یا تو گاہ اور بعض لوگ
 کہتے ہیں کہ ہر کتا ہر کو غیر عصب اور باط سے متعلق ہوں اور اس امر میں علماء کے بہت قول ہیں مگر جو قول کو اقرب
 بصواب ہو گا لگایا اور گمان نہ ہو کہ ہر حصے سے وتر نکلا ہو اس واسطے کہ بعض عضلات در نہیں رکھتے ہیں جیسے عضلات پیشانی کا
 کہ وتر نہیں رکھتا ہر اور وجہ شمار کرنے او تاؤ کی وجہ اعضا مفرد کے ساتھ اس امر کے کہ وہ عصب اور باط سے
 مرکب ہیں بیچ میان اعضا مفرد اور مرکب کے گذر چکا ہے ہر شہیدیت بالعصب مشاہیر ہر عصب بیچ رنگ اور بیچ کے
 او بیچ قبول کرنے حرکات مختلف کے اور او تاؤ متوسط میں بیچ نرمی عصب کے اور سختی رباط کے اور بھی صاحب ص میں
 اور بھی صاحب حرکت متصل اطراف یا بالاعضاء انسان فی الاعضاء المتحرکہ پس ملاقی اور متصل ہوتی ہیں او تاؤ اعضا
 متحرکہ کو کہ یعنی طرف اخیر و تر کا کہ مقابل اسکے نسبت کی ہر اعضا کے محو کہ ہو چکا ہو فتارہ عقد ہما یا عقد ہما پس کبھی
 بند کر کے ہیں اور کہیں بیچ ہیں اعضا کو بسبب کھینچنے اپنے کے و تارہ تر فیہا یا سترھا تھا اور کبھی نہ کھینچ کر کے ہیں
 اور بیٹھ کر کے ہیں اعضا کو بسبب سترھا اپنے کے جانتا چاہیے کہ بعد و مظهر حرکت اعضا کی عضلات میں قوت
 عضلہ تشنج اور بقیع ہوتا ہو اور اپنے بعد و کی طرف رجوع کرتا ہو و تر بھی بہتیمت اسکے کھینچ جاتا ہو اور اعضا کو
 کھینچتا ہو اور بقیع عضلہ بیٹھ جاتا ہو اور طرف خلاف بعد و کے رجوع کرتا ہو و تر بھی سترھی ہوتا ہو اور بالفرد
 سترھا لیس یا سباط بیچ اعضا کے ظاہر ہوتا ہو والقباض والباسط ہوا اللہ الذی لا الہ الا وہ و اما الارباعہ طائفتی اجسام
 شہیدیت بالعصب لیکن رباط ہما پس وہ اجسام ہیں کہ عصب کے مشابہ ہیں رنگ اور تو ام میں لیکن سفیدی اور سختی
 انکی زیادہ ہو سفیدی اور سختی اعصاب سے اس واسطے کہ رباط ہڈی سے جستا ہو اور عصب دماغ اور متحرک سے
 اور مرد و شدت ملائیت سے یہاں عسر الاعطاف ہر نہ عدم الاعطاف کہا لایخفہ اماقی من العظم اسلہ العظم
 رباط اتا ہو ہی سے طرقت گوشت کے و قوسل بین طرفی عظم المفاصل و بین اعضا اخری اور تاؤ دینا ہو
 رباط درمیان و طرف ہڈی مفصل کے یا درمیان اعضا کے اور کے لینے بعض رباط طرف گوشت کے ہے

تشریح الاعضاء

سکھلا اور
 سخت اور
 دی و متحرک
 سکھلا اور
 دی و متحرک

تشریح الاعضاء

اور بعضے واسطے ارتباط بھی مفصل کے ساتھ آپس کے یا ارتباط اور عضو کچھ آپس کے یا جملہ نسبت رہا لیکن معلوم ہوا اور دوسری نعمت یہ ہو کر باطن اور حسب قسطی اور شاخ شاخ ہو کر آپس میں متفرق ہو دیں اور درمیان انکما گوشت سے پر ہووے اور عضل پیدا ہووے میں شافین رباط کی اور شاخیں جنصلہ کی عضلات سے سر نکالتی ہیں اور وتر اُن سے پیدا ہوتا جو عیساکہ کہا گیا اور بعضی فشاہین بھی رباط سے پیدا ہوتی ہیں جاق کو جو رباط عضلی میں آیا اسکا نام مطلق رباط چاہیے جسے سواس رباط کہہ اور نام اسکا نہیں ہے غلات اُس رباط کے کہ جو واسطے اتصال عظام متصل کے یا واسطے اتصال اور راسنا کے مخصوص ہے اور ایک عضو کو ساتھ دوسرے کے باندھتا ہے کہ انکو عقب بھی کہتے ہیں واسطے مشابہت کے ساتھ عقب قوس کے اور عقب قوس اُس پر کہتے ہیں کہ اوپر کمان کے پیٹھے ہیں واسطے مضبوطی کے اور فاشی ہیں انکو بند کمان کہتے ہیں اور رباط مذکور بھی جو واسطے استحکام کے مقرر ہے انکو اس نام سے پکارا ہے ہیں اور رباط مس نہیں رکھتا ہے اور ریشہ جس ہوتا رباط کا یہ ہے کہ گوشت حرکت عضلات سے اور دوسرا ہونے لگے کہ اس میں ٹھیکت اور اذیت انکو ہوتا اور عضلات فی اجسام لحمی الجسد لیکن وہ اجسام ہیں کہ گوشت اُن میں نہ رہتا ہے اور لحمی الجسد کہتے ہیں ورنہ وہ مرکب ہو عیساکہ کہ مقرر کرتا ہے و ترکیبها من اللحم الغضروف و العصب و الاوتار و الارباطات اور ترکیب عضلی کی گوشت خالص سے ہے اور حسب اوتار اور رباطات سے عیساکہ کہا گیا رشاخیں رباط اور حسب کہ کہ اس میں جناتی ہیں اور رطل اور کاوالی انکی گوشت سے بھری جاتی ہے اور عضلہ بھی ہے اور بعد خلست عضلہ کے شافین کہ اس سے نکلتی ہیں و پیدا ہوتا ہے جو پوشیدہ و تربت کہ پتہ و عضلہ کے انتہائی میں ایک جسم جیسی مانند نور کے ہے کہ انکو نور عضلہ کہتے ہیں اور نور مذکور حقیقت میں بیج ہے جسکے ہوتا ہے لیکن بڑے عضلون میں نمایان ہے اور چھوٹے عضلون میں مانند عضلی پک کے کہ نمایاں ہے اور وتر اگر بیج ترکیب عضلہ کے دخل نہیں رکھتا ہے کہ الاغنی لیکن اس سبب سے کہ سر عضلی کا بنف و تر کا ہرگز ہوا ہے یعنی اُس سے مرکب ہے اور مقرر نے جو شاخیں ترکیب عضلی کے ذکر کیا اسکی وجہ ثبات ہے کہ یہ بڑے فی تنجی بیان کرنا اسکا ضرور نہیں ہے یا یہ زعم کیا کہ جو فشاہ اسکے اوپر رطل ہے اور مسد اقل نہیں ہے اُسے تو ازینا پس انکو بیج ترکیب کے دخل نہیں ہے اور ساتھ اسکے اگر بجائے اوتار کے نہ تھا کہنا خوب ہوا و معتد بہا

ہڈیوں کے مضاف ہیں جو بوجہ عدم تفرق ہڈیوں کے اور اعضا کے ہونے میں بسبب پہونچنے مفری و گرمی کے
 اس واسطے کہ عضلہ مرکب ہی اعضا سے بلکہ دھار سے بسبب اعتدال اپنے مزاج کے پناہ امنائے ناخت
 اپنے کا ہوتا ہی سردی اور گرمی سے و شغل الحرارة الغریزی فی الجسد لئلا یخلل او یثابہ رکھتا ہی حرارت غریزی کی
 پہونچنے کے اور اسکو منع کرتا ہی تحلیل سے براہ سام کے بسبب کشیف ہونے جرم کے فائدہ عضلہ نزدیک
 تیغ کے اعضا سے مرکب سے ہی لیکن موقوف اس امر میں تابع قول جالینوس کے ہو کر اعضا سے مفردہ سے
 شمار کرتا ہی اور وہ اس کے شمار کرنے کی اعضا سے مفردہ سے ہی شروع بحث مفرد اور مرکب کے بیان کی گئی ہی
 اور بسبب عقلی بدن کے پانچ سو اوتیس ہیں اور جو تفصیل انکی مقدار ضروری تھی مجملہ اقلیت کیا گیا اور اسکو
 انصواب النسخی شرائین لیکن یہ کہیں کہ وہ چھپنے والی ہیں اور کا شرائین نام ہی فی اجسام عصبیہ اعضا
 پس وہ اجسام عصبی مضاعف ہیں یعنی دو تکی ہیں تالی من القلب تالی ہیں یعنی جسمی ہیں دل سے محو
 در بیان ہیں کا واک ہیں یعنی خالی جیسا کہ گو نکل لازم ہی لیس اس امر سے حرکت فی نفسانین ہی شرائین کو
 حس اور حرکت بذاتہ و فی تجوینا روح کثیر و دم قلیل اور جو شرائین کے روح بہت ہی اور خون تھو
 و منفعتا ان لفیداء اعضا و قوۃ و الحیوة التي تمکلهما من القلب و فائدہ شرائین کا یہ ہی کہ پہونچا دین اعضا
 قوت زندگانی کی کہ اوٹھالائے ہیں دل سے یعنی قوت حیوانی کہ دلیں ہر راہ اسکی نفوذ کر سکی ہی
 شرائین ہیں بواسطے شرائین کے سبب جگہ پہونچتی ہی اور دو سرفائدہ یہ ہی کہ دل اور روح کو تفریق
 کرتی ہیں بسبب انساخ اور انقباض اور بسبب نکالنے پنجاہ دغانی کے جذب نسیم سے اسواسطے کہ جیسا
 جذب نسیم کا یہی کی راہ سے ہوتا ہی بواسطے شریان و ریدی کی اسی طرح ہر شریان سام جلد بدن سے ہی
 جذب ہو اگر تھی ہی اور بخار دغانی کو دفع کرتی ہی کہ او سین ہی اسی سبب سے کھلا کھٹنا بدن کا بیچ ہوا سے
 معتدل کے سبب ترویج اور تفریح تمام ہوتا ہی لیکن جو نزدیک ترین راہیں پہونچنے ہو گی طرف دل کے
 مزید فائدہ استنشاقی ہوا کا متخون اور منہ سے خوب ظاہر ہو اور منہ کرتا نسیم کا اس راہ سے باعث ہوا
 ہوتا ہی اور اسی سبب سے کہ حیوان کو طرف پہونچنے نسیم کے دلیں حاجت شدیدی یکہ شریان شریان کے
 بیچ رہے کے آئی ہی ایک تکی خلوق کیا تو ہو ایلاد او سین نفوذ کرے اور حکمت بیچ حاصل ہونے شریان کے
 یہ ہی کہ تو ہو اصاف ہو کر دل کو پہونچے اسواسطے کہ اگر در بیان رہے اور دل کے منفذ ہوتا ہو واقع ہوتا
 شرائین کا ورمیان اون دونوں کے بطور راہ کے ہوتا جیسا کہ بیچ مد سے اور جگر کے بواسطے ماسا

من
 شریح
 عصبیہ

وہ خون کہ اٹھا لاتی ہیں جگر سے یعنی خون کہ پیچ جگہ کے سپرد ہوتا ہے اس واسطے اور وہ سہ ہزار ہزار
 پونچھ ہزار فائدہ آورده جمع درید کی ہر اور اونکو مروق سو لکن بھی کہتے ہیں ورنہ شلین ہزار و ہزار
 کہتے ہیں یہ مراد ہے کہ مانند صلب کے پیچ لمس کے نرم اور پیچ توڑ نیکی سخت ہیں وید کہ کوئی شے عصب کا
 انہیں بلاتا ہے اس واسطے کہ شلین اور اورده مفرد ہیں حقیقت میں اوپر وہ سب اصح کے و فید علی الصبح
 اس واسطے کہ کسی کہ بعض لوگ طرف اس امر کے کہتے ہیں کہ پیچ سطح داخلی شلین کی طبقہ داخلی مہینہ
 رفیق ملد جاے مگر پیچ کے موضوع ہر اور بعض لوگ اوپر سطح خارجی شلین کی طبقہ خارجی ہر کہتے ہیں
 کہ غشا ہے اور جانا چاہیے کہ جرم درید کا نسبت جرم شریان کے بہت ہلکا واقع ہے یہاں کہ کوئی نہ کہتا ہے
 کہ موٹائی جرم شریان کی نسبت جرم درید کی گیارہ گونہ ہے طبقہ خارجی اور کا چھ گونہ اور طبقہ داخلی پانچ
 اور سب اورده ایک طبقہ ہیں مگر درید شلانی کہ جگر سے دکانی ہے اور دل اور یہ کو خدا ہی اور وہ طبقہ
 کہتے ہیں اور نفع طبقہ اور ہونیکا اس درید شلانی کی یہ کہ تو دلو خدا خوب صاف ہو کر پیچ اس واسطے کہ
 درید نامور لمین پھیلی ہے اور خدا اس سے دلو ہو پیچ ہی ترشح کر کے اور واسطہ طرح ریکو اور پوٹیدہ
 کہ جگر سے پہلے دو گرین نکلی ہیں کہ وہ جڑ سب اورده کی ہیں ایک جانب مقعر جگر سے اور دوسری طرف
 حدیہ سے جو مقعر سے نکلی ہے اور سوکوا باب الکید کہتے ہیں اور اسکی شعبوں کو کہ معدی اور امعا کہ ہو پیچ
 ماسا ریتا کہتے ہیں کہ واسطہ جذب غذا کے خاص ہیں جگر کیلوس کو اسی راہ سے جذب کرتا ہے اور جیسا کہ
 شروع ہضم معدی کا وقت چبلانے سے شروع ہضم کیدی کا وقت وارد ہونے غذا کے پیچ اس واسطے
 کے لیے ماسا ریتا میں بھی قوت ہضم کی ہے اور نہ اسباب اصح کے اور یہ کہین نہایت باریک ہیں مانتا بل
 تو غذا صاف اور لطیف جگر میں جاوے اور اگر ایسی نوسقین سدہ پیچ کید کے لازم رہتا اور قات قوی
 واقع ہوتین اور جیسا کہ کیلوس معدی سے اور غذا سے لطیف امعا سے انہیں گون میں ہو کر جگر میں جذب
 ہوتا ہے اور جگر کا بھی انہیں سے تدریج منفع ہوتا ہے اور اکثر درو اس کے فضلے کا اوپر امعا کے ہی
 اور شاید کہ جگر سے معدہ میں اگر معدے سے امعا میں آتا ہو بالکل درمیان معدے اور جگر اور امعا کے سوک
 ماسا ریتا کے کو کوئی راہ نہیں ہے اور شیبے باریک باب الکید کے پیچ جرم جگر کے سمت مقعر میں متفرق ہیں اونکو
 بدول ماسا ریتا کہتے ہیں فائدہ کہ بھی ہوتا ہے کہ ایک شان ان ماسا ریتا سے خدہ چتا جو ماسا ریتا کے مانتا ہیں
 وسیع اور کشادہ ہیں یہاں تک کہ کاسٹر ابراہم خدا پیچ کے جگر سے او میں گنجائش کر سکتا ہے یہاں تک کہ اسکی

سہ ہزار ہزار
 ہزار ہزار
 ہزار ہزار

پہلے تجربہ نے مشاہدہ کیا ہے کہ ایک ٹھکانہ لحمی کچا ہے بعد اسکے ہلاک ہوا اور حرکت سے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بن گئے اور ثابت ہوا کہ ٹکڑے اندر خون بہت نہیں ہے اور جرم اعضا سے بھی نہیں ہیں البتہ کہ گہرے ہوا
 حال یہ کہ آفت پیچ بیکر اور ہلاک ہوتا بعد اسکے ٹکڑے کے تائید کرنے والہ می اوپر سے اوس ٹکڑے کے جگہ سے اسی
 سوائے مساریق کی کوئی اور راہ در میان بگراہ اعضا کے نہیں ہے بلکہ صرف عروق کرتا ہے جیسے کہ تجربہ سے معلوم ہوا
 وسیع ہو گیا اور اس سبب سے کہ حدیث مجرای غریب کا بیج بدلتے مگر یہ تو جیسا کہ بعضوں نے اس کو تشریح
 کہا ہے کثرت مسعت مجری کی بعد میں ہو سکتا ہے اس امر کے کہ جرم ہر ایک قابل تجدید اور مسعت کے ہوا اور پیچ
 حصص عارضین مگر یہ مذکورہ کا لکھا ہے کہ کثرت و بیکر کا بعد ہر ایک پیچ ہونے کے کر کے اعضا سے ملتی ہو سکتی ہے
 پس طبیعت مدبرہ بناوٹ اعضا کو متخلی یعنی ڈھیلی کر کے سوراخ پیدا کرتی ہے اس طرح کہ وہ کثرت و بیکر اور میں
 آتا ہے نہایت بنیاد معلوم ہوتا ہے و اللہ اعلم بحقیقۃ الاحوال اور جو کہیں کہ حدیث بیکر سے ٹکڑے کو سکو چون
 کہتے ہیں اور بعضے شیعہ اوس سے خود بیکر میں متفرق ہیں اور باقی ٹکڑے و شاخ ہو گئے ایک صلی ہو کر اعضا
 بدن میں منسحب ہوئی اور دو مرتبہ باطن ہو کر اسفل زمین متفرق ہوئی واسطے ہونچانے غذا کے
 اعضا سے اعلیٰ اور اسفل کو اوپر شیعہ قبل ہونچنے کے خامیت کو چار نام رکھتے ہیں جو قریب بعد اسکے ہیں
 اوکو جداول اور وہ اور بعد اسکے سواتی جداول اور بعد اسکے روافض اسواتی اور بعد اسکے عروق اسواتی
 کہتے ہیں اور جو انہیں سے پیچے ہیں نسبت مقدم کے وہ یا ایک زیادہ ہیں بہتر شاخوں کے اور بھی جداول
 اجود سے دو شاخیں ہیں پیچ کر دے اور شاخے کے آئی ہیں واسطے ذلت کے اور بہتر شاخوں کے غذا کے
 اور ان ذلتن شاخوں کو طابین کہتے ہیں اس واسطے کہ مطالع ہوئی ہیں بیکر پیچ تشریح کرنے کے بیان کیا گیا
 اور ان شاخوں سے تشریح تشریح ہوا اور وہ کے اسی مقدار پر پختہ کیا گیا اور جو انہیں سے تصدیع کیا گیا
 پیچ باطن منصرف ہوا کہ مشرق و مغرب کے بعد حدیث عالمی و اما اللہ اعلم بقولہ میں زمین کہ ایک کوشت
 پیدا ہوا ہے و متانت خواہ سے اور سید اسطیج کوشت کے مزہ جاتا ہے و عود کرتا ہے و سب خون میں سے لیا گیا
 کہ خون ہر وہ ہمیشہ پیچ بدلتے ہوئے ہے اور اسطیج فاضل اسکا متوجہ ہو یعنی حرارت بنانا اعضا سے منسوب
 کہ عود و نکالنے اعضا کے دشوار ہے یا کہ متوجہ جیسا کہ بعضوں نے لکھا البتہ و لکھو میں اور وقتہ کرتی ہیں
 یعنی نسبت کرتی ہیں کوشت کو گرمی اور خشکی لیکن گرمی تحلیل کرتی ہے و سبوبات آئی کو خوات و تہرل کو پانی
 اور خشکی اوس اہمیت کہ ہر تسک کرتی ہے یعنی وکتی و اور پیچ غلبہ مدد دیتی ہے و نفعہ ان میں اعضا

فصل
 در
 تشبیح

وین فح الرغوات عنہا ورفق گوشت کا وہ ہے کہ گرم کرتا ہے اعضا کو اور دفع کرتا ہے اونٹ کے فتنہ کو ورنہ اگر اگر گوشت نہ ہو اعضا صاحب اور عضلات تہ یک مہد جو کنگے ستانوی ہوتا اور بھی مریض کا بیٹ بیچا ورنہ یہ تو تون کے ضعف پڑتے اور شکل بڑی معالج ہر جیسے کہ پرشیدہ نہیں ہر اور پوشیدہ نہ ہر گز وین میں ہوتا ہے کہ ساتھ جلد کے اتصال رکھتا ہے صاحب جس پر مانتہ جلد کے ربا فی جوین اور جوین جو گوشت کو تین دمہ فرس کریں وہ منہ اوپر کے جس رازہ کے حامل ہے کہ اکثر اجزا اس کے ساتھ ہیں اور جس کے نزدیک اور رفیع اس کی حس میں ہے کہ تو خلیفہ جلد کا ہو یہ احساس کے وقت واقع ہونے لگتا جلد میں اور سبب جس رازہ ہونے گوشت کا ہے کہ گوشت میں لیف عصبی شامل ہے واما الشحم فہی کہ جس مایۃ کہ دم و سوسمہ لیکن پیہ یعنی چربی یا ہوتی ہر اجزائے قریب سے کہ کچھ خوراک اس سے ہے شحم فیہ اور نرم ہوتی ہے و یقینہ الیہ اور عضلات کرتی ہے اس کو نرمی سبب جو اور قریبی کی لہذا اگر پیہ اس کی اور پوشا ونگے اور اعضاے عصبانی کے ہر اور حرارت اس کو گھولاتی ہے و نفعتہ ان فیہ فی العفول و بجا و وہ و خفنگہ اور رفیع چربی کا ہے کہ تر کر دے عضو کو کہ ہسایہ و اسکے ہر اور محضہ کر کے اس کو واما الغشا و فامہ جسم عصبانی رفیق مدیم الحول لیکن غشائیں جلی جسم ہر عصبی ہا کثیر کرت اور مراد عصبی سے ہے ہر پوشا ہا عصب کے ہر بیج رنگ کے اور جانا چاہیے کہ غشائیں قسم ہر ایک وہ کہ تشنج ہر سبب عصب سے فتنہ مانند اس غشائی کہ جمل تنج کو ہر دوسرے وہ کہ متنج ہر لیف رباط سے فقط مانند غشائی کہ جمل و مانع کی ہے اس واسطے کہ غشا رے مذکور اس رباط سے کہ اکثر ہڈی تخت سے جلی ہے حاصل ہوتی ہے تیسرے وہ کہ متنج ہر لیف عصب اور رباط سے مانند غشائیں تمام بدن کی وہ جس قلیل اور غشا کو جس تصور کچھ باعتبار اکثر غشاؤں کے کہ ہر تمام بدن کے ہر رے غشا لا مانع کو جمل ہر مرکز جس نہیں سکتی اس واسطے کہ لیف رباط سے فقط پیدا ہوتی ہے اور رباط کو جس نہیں ہے اور غشا کہ جمل تنج کو ہر ہر حس کہ جلی اس واسطے کہ لیف عصب فقط سے پیدا ہوتی ہے کہ اس واسطے پیدا ہوا اس کے کے عضو صاحب جس اور عضو غیر صاحب ہے لہذا جس قلیل کہ جلی ہر اور فائدہ صاحب جس ہوتے ان غشائیں کا ہے ہر اعضاے مدیم الحول کے مانند غشائی اور کہ کو اس واسطے استعمال غشا کے اور بدن اعضا کی حصہ جس سے ہوتے و نفعتہ ان فی غشائی الاعضاء و جلیہ اور رفیع غشا کا وہ ہے کہ چھپا لیا ہو اعضا کو اور پناہ میں رکھے اور کھل و مرصل فائدہ غشائی ہے کہ مرصحت ہر اور رے فائدہ ہر جس میں کمال یعنی اور پوشیدہ ہر کہ غشا ہر بدن کے تو فائدہ یہی غشائی نہیں ہر کایہ

نوشتر
نوشتر

نوشتر
نوشتر

کہ اگرچہ اعضاء ترشحی القلب ہوں اور کچھ پوچھنا چاہیے کیا ہی محفوفہ و غلا و ریح رکھے اور کسی شکل پر جیسا کہ یہ وہاں کے
 کو اجڑا ہے اور اس عضو کے کہ آپ اور کچھ پوچھنا چاہیے کیا ہی محفوفہ و غلا و ریح رکھے اور کسی شکل پر جیسا کہ یہ وہاں کے
 مشہور ہے کہ اگر کثرت اور ہر مجلس خوشی و شادی کی جاکم نہ رہی و سرگاہ نہ ہو کہ ایک عضو کو ساتھ دوسری عضو کو ساتھ
 جیسے کرے کہ ساتھ پشت کے متعلق کیا ہے اور ہر جن تعلق کرنے کا ساتھ پشت کے کیسی عصب و ریح بلکہ کچھ
 لیکن تمام تعلق غشا سے ہر تفسیر کردہ کہ غشا و اسطیہ و دیان عصب و سخت و نرم کے تو نرم سخت سے نرم و سخت
 جیسا کہ اغنیہ ام الکلیان کے ظاہر ہے جو کچھ اوپر غشا مانع تفسیر بر عضو کو ہر جیسا کہ مری اور معدہ و اور اس کے
 ظاہر ہے یا پھر جو کہ گیند و سمین متبج ہوں اور اس کے غذا دینے کی مایہ و جیسا کہ چھ شائے مشی کے
 ظاہر ہے جو کچھ غشا و غشا بسبب حاصل ہونے کے انچہ کردہ بعض اعضاء شریض سے منع کرے جیسے کہ
 بیج حجاب خارج کے ظاہر ہے اس واسطے کہ اگر در بیان اعضاء تنفس کے کہ ریاہ اور دل میں اور در میان
 اعضاء غذا کی کہ معدہ اور مری اور دیگر میں حجاب خارج کر لے اور کچھ دیا کر غلا کتے ہیں حاصل اور
 خارج نمود و ہر اعضاء غذا سے تعلق بہت دل اور ریاہ کو پونجی اور ہمیشہ گفت عظیم موجود رہتی
 استوانہ کہ غشا حفظ حرارت کی کرے اور تحلیل نمودے جیسا کہ بیج اور غشا کے کہ اوپر جو کچھ کے
 متہ ہو اور سکون شاق کہتے ہیں محسوس ہو آٹھوان وہ کہ غشا عفن کو دور حصہ کرے بسبب حاصل و غشا
 اور اس عضو میں تو اگر کوئی آفت اور اس عضو کو پونجی تمام نمود یعنی سبب عضو کو نہ پونجی بلکہ جان تک
 ممکن ہو ایک جانب میں رہی جیسا کہ بیج اور اس غشا کے کہ نصف غلا و ریح یعنی دماغ کو لمبائی میں در حصہ
 کیا ہے معدہ اور کثرت اجنبیک کہ مادہ خوب قوی نہیں ہوتا سکتہ اور لغتہ و کرب و دماغ مرکب نہیں ہوتا
 اس واسطے کہ اگر مادہ تنحویہ ہی اور دفع اور سکا طرف خارج کے ممکن نہیں ہو طبیعت مادہ کو ایک طرف میں
 دفع کرتی ہو تو آفت عدم ہو تو ان وہ کہ غشا بیج اعضاء عظیم الحس کے افاضہ جس کا کہ جیسا کہ
 بیج بیکر اور شش اور طحال کے ظاہر ہے و اما بجلد نہ جسم عنبائی لیکن جلد یعنی پوست جسم عنبی ہو
 کہ بنایا گیا ہے ششائے اطراف عصب سے اور عروق سے اور رافق اسکی نسبت افشہ او صفاتی
 غلیظہ زیادہ ہے اور جلد آدمی کی بقیاس حیوانات کے رقیق زیادہ ہے اور کم ہوئی اور خفیف القوت
 نولہ جس کثیر اور جلد کو جس بہت ہی واسطے حاصل کہ یکے عصب سے اور کثرت حس کی واسطے ہو کہ
 سنانی کو جلد در رک کرے اور اس سبب سے حیوان اپنی قیمن آفت سے بچاؤے اور بالک نہ ہو پوچھنا
 نہیں ہے کہ متدل تر سبب اعضاء میں جلد ہی اس واسطے کہ کیفیات اربعہ اربعین برابر ہیں اسطوریہ

(۱)

اگر جاندار کے ساتھ اعضا کے گرم کے قیاس کرین سرد ہو اور جو ساتھ اعضا سے سرد کی قیاس کرین گرم ہو اور
جو ساتھ اعضا سے رطب کی قیاس کرین خشک ہو اور جو ساتھ اعضا سے خشک کے قیاس کرین تر ہو پس وہ
معتدل ہو اور جان تو گرم ترین اعضا میں دل ہو اور سرد ترین اعضا میں عصب اور تر زیادہ اعضا میں مائع
اور خشک زیادہ اعضا میں ہڈی ہو و منفعت ستر الاعضاء اور فائدہ جلد کا ستر اور چھپانا اعضا کا ہر توانو کو
محافظت کرے آفات سے اور پناہ دین رکھے اور جانا چاہیے کہ جو جلد عروق قوی اور ظلیا عصب منتسج ہوتی ہو و رواج
باریک کہ در میان بناوٹ کے پدید ہونے اور نفع مسام کہتے ہیں اور نفع مسام کا وہ ہے کہ توانو اس سبب سے
بدن نفس کرے اور نسیم داخل ہو اور فضیلت نکلیں اور ظاہر ہے کہ جلد بعض موضع کی غلیظ ہو اور جلد بعض
موضع کی رقیق اور بعض جلد بدون بال کے ہو اور بعض جلد بہت بعض کے غیر الحس ہو جیسا کہ اوپر لکھا گیا
اور جلد حقیقت میں مرکب ہے لیکن موقوف نے اور بعض جلد نے اسکو غدد سے شام کیا ہے جیسا کہ ہر کسی
مکرم بیان کی گئی ہے و اما الشعر منہ مایزین الجسد لیکن موسے یعنی بال پس بعضے اون سے وہ چیزیں کہ زینت
دیتے ہیں بدنگو وہو شعر الرأس اور وہ بال سر کے ہو اور بال حاجیوں کے اسی قبیل سے ہیں نہ مایزین بعض
انسان دون بعض اور بعضے بالوں سے وہ چیزیں کہ زینت دیتی ہیں بعض آدمی کو نہ بعض دوسرے مثل الحیۃ
تیلے او سکی ڈاڑھی ہو اسواسے کہ بیچ حق مرد و نیک زینت ہے بیچ حق عورتوں کے ومنہ مافیہ المنفعة والزینۃ
اور بعضی اول بالوں سے وہ چیزیں کہ اون میں منفعت اور زینت دونوں ہیں مثل ہرپ العین اور قیصر
دوسل پلک ہے کہ باوجود زینت کے تقویت دیتی ہو نور باہر و کولیب جمع کرنے اور منع کرنے جیکے اجسام
صغیر کو کرنے سے بچ آئندہ کے وقت کھلے ہوئے آئندہ کے ومنہ مافیہ المنفعة ودون الزینۃ اور بعضے بالوں سے
وہ چیزیں کہ اون میں منفعت اکیلی ہے نہ زینت مثل سائر شعر الجسد مانت بال تمام بدن کے فائدہ منفی بالیہ
من الفضول پس محقق ہے کہ بال بدنگو سے پاک ہوتا ہے بدن فضیلت سے یعنی فضلی کہ بیچ ہضم خیر کے
ہو تہ جن بواسطہ لوسکے دفع ہوتے ہیں فائدہ بیچ بیان خلقت بال کے جان تو کہ وہ بخار دانی کہ اجزاء
مائی اوس سے اکثر تحلیل ہو جاوین اور تھوڑی کہ تھاسکا اجزای ارضی کا اونسے ہو سکتا ہے او تمیز ہے جی کوئی
سبب مسام میں آتا ہے اور ایک زمانہ لائق تاک وہاں مقبوس رہتا ہے بدون استیصال ہر تیک طرف کیفیت
غیر ملائم کے پس بخار مذکور منعقد ہوتا ہے ساتھ مادہ شعری کے یعنی وہ بخار مادہ شعری ہو جاتا ہے اور جو
پچھلے سے مدد پہنچتی ہے قوت واقعہ سے خصوصاً کہ رطوبت بدن کی لزوج اور چرب ہو مادہ منعقدہ مسام

نکستہ ہو گیا ہو کر تیسری طریق پیدا ایش بال کا پس جہاں بخار نافہ مسام میں نافہ رغو یا نافہ پو لیکن
اوس زمانے تک کہ جبین انتقاد ہوتا ہی محتسب تیرہ یا محتسب ہو لیکن کیفیت اوسکی سورا المراج
سے متغیر ہو جاوے اور کیفیت غیر ملائم حاصل ہوا اول صورتوں میں بال پیدا نہونگے اور نفوذ نہ کرنا بخار کا
پنج مسام کے اور کسی وجہ کی ہر ایک وہ کہ مادہ تھوڑا ہو یعنی بخار خالی کتر پیدا ہو بسبب کمی گرمی کے اور
نہ جہاں ڈاڑھی کا پنج عورتوں کے اور خیموں کے اسی قبیل سے ہی وجہ دوسری وہ کہ خون مادہ بخار خالی کا
ہو کتر پیدا ہوا اور نہ کرنا بال کا ناقص ہونے پہونچنے مدد کے اسی قبیل سے ہی تیسری وجہ یہ کہ
رطوبت اس بخار میں اکثر ہو اور دخانت کتر اور ظاہر ہو کہ جہتیک ناریت غالب نہ ہو بخار میل طرف
کھینکے کے نہ کر کیا اور نہ کھنک ڈاڑھی کا پنج اگر کون کے اسی سبب سے ہی چوتھی وجہ یہ کہ منافذ یعنی مسام
نہایت تنگ ہوں بسبب بردت مزاج یا بسبب کثافت کے پس مادہ بال کا اوسقدر کہ چاہیے نہ بخار ایش
نہیں کر سکتا یا پانچویں وجہ کہ سیلان فصول کا مانہ جبین وغیرہ کے باعث امانہ بخار کہ ہو لیکن نہ ٹھہرنا
بخار کہ مسام میں اوس زمانے تک کہ بال پیدا ہوں تین وجہ ہر ایک وہ کہ مادہ رقیق ہو اور اس کے
جلد تحلیل ہو جاوے اور ظاہر ہو کہ جب تک کسافت و دخانت کو لازم ہو بخار میں نہ ہو العقاد کو قبول
نہیں کرتا اس سبب سے کہ ٹھہرنا تین ہی دوسری وجہ یہ کہ مسام کشادہ ہوں نہایت و اسی سبب سے
مادہ مستعد جلد نکل جاوے اور تحلیل ہو جاوے تیسری وجہ یہ کہ گرمی مادہ اور مسام مفت ل ہوں
لیکن کوئی اسباب محلہ مغرطہ امور بدنی سے یا خارجی سے واقع ہو کہ مادہ کو قبل مستعد نہ کیے تحلیل کرے
لیکن مشکف ہو ناوے کا کیفیت غیر ملائم سے یہی ہو کہ پیدا ایش خاسد کرتا ہو اور نفوذ مادہ کا مسام
میں اور ٹھہرنا اوسکا وہاں پنج پیدا ایش بال کے کفایت نہیں کرتا ہی جہتیک کہ تغیر و تکیف سے ساتھ
کیفیت غیر صالحہ کے مخلوط نہ ہو میسا کہ دار الحیہ اور دار الثعلب میں نکلیا جاتا ہے کہ بواسطہ اعتبار خلط
ہی کے پنج منافذ کے مادہ شغری بھی فساد قبول کرتا ہو فائدہ بعض حکما بال اور زناخ کہ فضلات سے شفا
کرتے ہیں ذاعضا سے اور شیع رئیس بھی اوتھیں سے ہی واما الطفر فو جو ہر عین لیکن ناخج ہر شہا عصب کے
پنج رنگ کے زیر کہ وہ عصب ہو جیساکہ بعضوں نے گمان کیا ہے اسواسطہ کہ شیع رئیس نے نصیح کی ہے
استوہر کہ ناخن نرم ہڈی سے پیدا ہوتے ہیں متغیر ان بدیم الا ناعل و یعیہا علی تہا وال الا جالم لصفار
وامسا کا اور فائدہ ناخن کا یہ ہے کہ مضبوط اور قائم رکھے سر انگلیوں کو اور مدد دے اور نکو او سپر لینے

تیسری اوجھا و مفردہ

نہیں کر سکتا یا پانچویں وجہ کہ سیلان فصول کا مانہ جبین وغیرہ کے باعث امانہ بخار کہ ہو لیکن نہ ٹھہرنا

چھوٹے چھوٹے اجسام کے اور سولے اونٹوں اور منافع بھی ہیں بابت کچھ لکھا ہے اور جنہ کے اور شاید کائنات
 یعنی جگہ کام تھیا رکھا کرے اور جو منافع کا وہ بالغات واقع ہوا تو نزدیک دیکھو اور جو نہ دیکھتے اسکی
 سمجھنے کے مستطاف ہوا اور پچھٹ نہا دے اور جو محل رکھتا ہے اور چھلنے کے بھی وائٹم نشوونما پیدا کیا گیا
 آفتابہ پنج شمار اعضاء مفردہ کے اقوال الجباب کے مختلف واقع ہوئے ہیں نزدیک و بطن کے جودہ
 میں ختم ہوا و عصب و تر باط عسل شریان ویدیکم شمع غشا جلد شمع و کھڑا و شمع نہیں ہے یہ قانون کے
 کہ عظم و عروق عصب و تر باط شریان ویدیکم شمع اور باط و بھیل اسکی ہے تیراں لکھتے شریان و ویدیک
 ایک جاتا ہے پس جو شیخ رئیس نے کہا نزدیک سیمی کے آئندہ ہیں اور باط و شمع و تر باط و شمع و تر باط
 و جلد و تر باط و شمع و تر باط و شمع و تر باط و شمع و تر باط و شمع و تر باط و شمع و تر باط و شمع و تر باط
 الجباب و عدد کہتے ہیں نو عدد وہ کہ شیخ رئیس نے کہا ہے اور سات ہیں شمع سمین غذا جلد و شمع و تر باط
 وائٹم اہم بالاصواب اور جو موافق بیان اعضاء مفردہ سے فایغ ہو شروع کرتا ہے یہ اعضاء کے
 افضل الثالث فی تشریح الاعضاء المکررۃ کالذی مانع والعنین والاذنین واللسان وفصل
 تیسری ثابت ہے یہ تشریح اعضاء مرکب کے مانند دماغ اور دوا و دوا و دوا اور دوا و دوا اور زبان کے
 لیکن اور اعضاء مرکب فصلوں مختلف میں مفصل اند کو رہو سگے اما الدماغ جو ہر جو متعلق ابیض اللون
 لیکن دماغ جو ہر نرم متعلق سفید رنگ ہے نفع رخو ہونیکا وہ ہے تو شکل اسکی اچھی ہے اور تخیلات کو تو
 دریافت کرے اسواسطے کہ چیز نرم شکل کو آسانی سے قبول کرتی ہے اور فائدہ دوسرا وہ کہ تو اعضاء
 غذا بہت پہنچے اسواسطے کہ اعضاء دماغ اور نخاع سے غذا کرتے ہیں لیکن ترمی مقدم دماغ کی زیادہ ہے
 اسواسطے کہ وہ منیت اعضاء حس کا ہے اور جس الفعل ہے محسوس سے اور واسطے اس کام کے
 ترمی لازم ہے لیکن ہر خورد دماغ ترمی کم رکھتا ہے اسواسطے کہ وہ منیت اعضاء حرکت کا ہے اور حرکت کو
 سختی سبب کو کی لازم ہے اور سختی خورد دماغ کی بہ نسبت مقدم دماغ کے ہے ہر خورد دماغ بالکل نرم ہے کیلا سختی
 مرکب من الخ والمشرایات والاورود والغشا والمسمی بام الدماغ والقیض والصاب الذی بایاتی تحت
 دماغ مرکب ہے مغز اور گین اور چھلنے والی ہے اور دوا و چھلنے والی سے اور غشا کے کہ اسکا کام الدماغ
 کام ہے اور دوسری غشا کہ تحت سے ملاتی ہے لیکن اعضاء کا اس سے ہے ہوں اجزاء سے ذاتی
 دماغ سے نہیں ہیں لہذا اسکی ترکیب میں شمار نہیں ہونی اور جانا چاہیے کہ اور دوا و شمع و تر باط

افعال
 اعضاء
 حواس

تشخیص
 الدماغ

یعنی دو ساق اور مقلعے ان دونوں خط کا ناویہ نام ہی جب کیوں الحس والحرکہ اور دماغ سے حاصل ہوتی ہی حس اور حرکت ارادی پنج بعض اعضاء کے پیٹے دماغ مبدع قوت حس اور حرکت کا ہی اور قویٰ بواسطہ اسکے خادموں کے اعتنائیں پہنچتے ہیں اور قید یعنی کی اس سبب سے کی ہی کہ حس اور حرکت اکثر اعضا کی تخلع سے ہیں جیسا کہ پنج تشریح اعصاب کے مذکور ہوا تھا اس امر کے کہ نسبت حس اور حرکت سب اعضا کی طرف دماغ کے جائز ہی اس لیے کہ دماغ یا مبدع ہی یا مبدع المبدع اما الحس جو واسطۃ العصب اللین لیکن حس پس بسبب عصب نرم کے ہی کہ مقدم دماغ سے نکلتا ہی واما الحرکہ جو واسطۃ العصب العصب لیکن حرکت پس بسبب عصب سخت کے ہی کہ موخر دماغ سے جاتا ہی اور جو جتنے اعصاب نرم کی مقدم دماغ سے اور اعصاب سخت کی موخر سے پنج بحث عصب کے مذکور ہوئی ہی فائدہ دماغ تین قسم پر تقسیم ہوتا ہی کہ ہر ایک قسم کو بطین کہتے ہیں بطین پہلایہ مقدم دماغ کے ہی اور بڑا ہی دونوں بطین اخیر سے اور منبت اعصاب حس کا اور محل حس مشترک اور خیال کا ہی اور بطین تیسرا پنج موخر دماغ کے ہی اور یہ بطین اگرچہ نسبت بطین مقدم کے بہت چھوٹا لیکن بتقریب بطین اولیٰ کے بڑا ہی اور نسبت اعصاب حرکت کا اور محل حافظہ کا ہی لیکن بطین میانہ کہ وسط دونوں بطین کے ہی کچھ وسعت نہیں رکھتا ہی بلکہ بمنزلہ مورمی پانی کے ہی کہ درمیان دونوں بطین کے حادث ہوا ہی طویل اور کرومی شکل اور محل قوت متصرف اور وہم کا ہی اور اس بطین کو اس سبب سے کہ مانند دہلیز کے باعث جمع ہونے دونوں بطین کا ہوا ہی مجموعہ بطین کہتے ہیں اور اناج بھی کہتے ہیں اور اس سبب سے کہ اجنبی سے دماغ کے کہ اوپر اس بطین کے مادی ہیں دومی شکل معلوم ہوتے ہیں اور یہی بطین مذکور مانند کیڑے کے حرکت کرتا ہی انبساط اور انقباض سے دودھ کہتے ہیں اور سبب اسکی حرکت کا یہ ہی کہ اندر اس بطین کے دونوں طرف دو زیادتی جو ہر دماغ سے میدی میدی واقع ہوئی ہیں اور ساتھ اریطہ کے مربوط ہوئی ہیں اور شان ان زیادتیوں سے یہ ہی کہ ایک مرتبہ حرکت کرتی ہیں ساتھ ماست اور مقاربت کے اور دوسری بار ساتھ جدائی اور مبادعت کے لہذا اطباء نے انکو ساتھ منفین کے مشابہت دی ہی جسوقت یہ مستد سوتی ہیں اور مقاربت کرتی ہیں پھر ہی یعنی بطین بند ہو جاتا ہی اور حرکت

انتباہی ہی ہے اور جو لمبیدہ ہوتی ہیں اور انتہائی ہیں کشادگی بیچ مجزی کے غماہ ہوتی ہی اور حرکت انتہائی ہی ہے اور نفع بیچ اس قبض اور بسط کے تصدیق روح نفسانی کا ہر اجزہ دماغی سے اور حرکت دودھ سے دماغ بالکل متحرک ہوتا ہے اور ان زائدوں کو بلوڑتین اور نیسین اور غلبتین کہتے ہیں اور جانین کہ لیلون بالکل صاحب غصنوں ہیں بجائے ان زائدتین کے کہ وہ افسانہ صاف اور بدن شکن کے ہیں اور غصنوں بغین اور صفا و سمجھتین کے جمع غصن کی ہی یعنی شکن کا اوپر سطح غصن کے پڑتی ہے اور مراد غصنوں سے تڑپ اور تھپے ہیں کہ مانند کڑے خود اور جوشن کے پڑتے ہیں بیچ جرم دماغ کے اور نفع تڑپ کا وہ ہے کہ اگر روح بہت آدھے اور بیچ فتنائے لیلون کے گنجائش ذکر کے ان لیلون میں آوے اور فائدہ دوسرا نفع روح کا ہر بہ سبب فتنہ روح کے ان تنگیوں میں اور تنگیوں ہونا روح کا مزاج دماغ کے جیسا کہ بیچ تجاویف کے نفع پاتی ہی اور مناسبت ساتھ دماغ کے پیدا کرتی ہے اور جان تو کہ دماغ اول سے آخر تک مقابلہ در سہمی کی دو حصے ہی اور یہ تقسیم بیچ مجاہلون اور روح اور لیلون کے بالکل نافذ ہوتی ہے اور اعصاب اور عروق ہر حصے کے جدا ہیں اور جو آپس میں شدید الاتصال ہیں فرق در بیان دونوں کے محسوس نہیں ہو مگر بیچ جزو مقدم کے اور نفع بیچ دو حصے ہونے دماغ کے یہ ہے کہ اگر ایک جانب میں مادہ نامعی او ترے دوسری جانب سالم ہے اور طبیعت کی شان سے ہی محفوظ رکھنا اجزائے بدن کا جانشک کہ ممکن ہوا اور پوشیدہ نہ کہ واسطے نفع فضول دماغی کے دو مجزی طبیعی واقع ہیں ایک بیچ لیلون مقدم کے اوس جبکہ کہ دوزائد مشابہ سرسپتان کے ہیں خود اور غصین زائدوں سے مادہ نکلتے ہی طرف ناک کے اور دوسرا لیلون واسطے کے قریب موخر کے اور مادہ لیلون واسطے اور موخر کا اسی راہ سے نکلتا ہی طرف ناک کے منہمبہ استلال اور اس امر کے کہ ہر ایک لیلون ساتھ ایک قوت کے خاص ہی کر سکتے ہیں اس طرح کہ جب کوئی لیلون میں آفت پڑیگی فعل اوس قوت کا متصرف ہوگا واما العینان کہ کلام حدیث منہما مرکبہ من سبع طبقات وثلث رطبہ لیکن دونوں آنکھ ہیں ہر ایک اونسے مرکب ہر سائے طبیعہ اور تین رطبہ سے اگر چہ او رورہ اور شترائین اور اعصاب اور عضلات بھی بیچ ترکیب آنکھ کے داخل ہیں لیکن جو مالک امر کا بیان کرنا طبقات اور رطبہات کا تھا مولف نے تھین دونوں پر

تشریح

کفایت کیا اور باوجود ظاہر ہونے اس امر کے کہ غصتا بھی معلوم ہوتا ہے راہ درازی کی مختصر میں کچھولی
 یعنی مفصلاً بیان نہ کیا لیکن ہم اعصاب کا ذکر کرتے ہیں کہ اہم مقصود وہی ہیں اس واسطے کہ مجری نور کے
 ہیں اور جان تو کہ طبقات غشا ہیں بعضے ان کے موضوع ہیں اور بعضے کے جیسا کہ بیان ہوتا ہے اور
 رگوں یا جسم مانی ہیں صاحب جمود یعنی بستہ کہ یہ طبقات کے محصور ہیں اور یہ بھی مذکور ہوتے ہیں
 اور جو ملتئم پہلا طبقہ ہے بنظر خارج کے مولف نے اسی سے شروع کیا اور کہا کہ الطبقة الاولیٰ
 الطبقة وہی الباقی علی النور اور طبقہ پہلا ملتئم ہے کہ وہ متصل اور ملاقی ہوا کے ہی جان تو کہ
 طبقہ مذکور غرضانی ہے اور علیٰ الجرم مختلط ساتھ عضلات محرکہ آنکھ کے اور گوشت سفید
 چکنے سے بھرا ہوا اور وہ شاخیں غشائے صلب سے کہ نیچے پوست سر کے اور اوپر قحف کے ذہن
 ہی ناشی ہوا ہے اور آگے آنکھ کے موٹا ہو کر سب اجزاء آنکھ کو چھپا لیا ہے کہ طبقہ قرنہ کہ تھوڑا
 دوسرے واسطے غزوہ نور کے ظاہر اور کھلا رہا اور حوالی اسکے ساتھ ملتئم کے انعام اور اتصال لیا لہذا
 اس کو ملتئم کہتے ہیں جان تک کہ سیاہ یا کبود ہے قرنہ پور سوائے اسکے ملتئم حاصل کلام کا
 یہ ہے کہ قرنہ بھی ہوا سے ماس ہے فائدہ جیسا اس طبقے کا غشا سے مافوق القحف سے
 سوائق راے القراح کے ہے اور راہی اسپر ذلیل لایا ہے کہ جو درم ملتئم کا سد یہ ہوتا ہے
 تنجا وڑ کرتا ہے حوالی آنکھ کو بیان تک کہ رخسار سے پرہو نہ چتا ہے اور یہ امر بدن مشارکت
 غشا سے مذکور کے نہیں ہو سکتا ہے لیکن انہی چانس اور رو فاس اس بات پر ہیں کہ غشا سے
 سخت دماغ سے کہ داخل قحف میں چھپا ہے اس استلال سے کہ رد شدہ ہیں اور حواس کو متغیر
 کرتا ہے لیکن یہ استلال لائق اعتبار کے نہیں ہے اس واسطے کہ اہم غشا سے خارجی کا بھی ذہن اور حواس
 کو متغیر کرتا ہے بسبب مجاورت دماغ کے ہمیں کہ یہ صدام ضربی کے دیکھا جاتا ہے اور جو بیماریاں
 کہ اس طبقے میں ہوتی ہیں خاصہ بالمشارکت چودہ ہیں والطبقۃ الثانیۃ اکثر شبہ اور
 طبقہ دوسرا تریہ وہی بعد الملتئمہ اور وہ بھی ملتئم کے ہی ولا لون لہا اور نہیں کوئی رنگ
 اس طبقہ کوئی ذاتہا واما تیلون بلون الطبقة التي تحتها اور رنگین نہیں ہوتا ہے مگر رنگ
 طبقہ کہ اس طبقے کے چھپے واقع ہے جان تو کہ قرنہ طبقہ ہی سخت اور شفاف مانند شخ
 سفید یعنی سیبک کے کہ نہایت باریک اور ہلکا ہوا اور قسمیہ اسکا ایسی سبب ہے اور دھرات

بته صلبه سے نکلا ہے اور بجنہ محیط ہوا اور واسطے سبب طبقات اور رطوبت کے کہ نیچے
 کے ہیں پناہ ہو البسبب حفظ کے لہذا حکیم مطلق نے اسکو چار نہاد پیدا کیا مانند طبقات سینک
 کہ اگر کوئی آفت پہونچے بسبب تہ دار ہونے کے اثر آفت کا۔ یہ اجزا میں نہ آئے اور ہو سکتا ہے
 بسبب تہ دار ہونے کے سینک سے مشابہت دی ہے بالجملہ سخت ترین اجزائے آنکھ میں ہی ہو
 کہ ہو کو ماس اور مخاط طعمہ کا نہیں ہے واسطے محافظت کے ایسا واقع ہوا تو قاحلم تمام طعمہ کے
 ہوا اور مثالی اس طبقہ کی سادہ رطوبت جلدیہ کے مانند نشان شیشہ فقہ میں کہ ہی نسبت روشنی
 چراغ کے یعنی آفات خارجی کو منع کرتا ہے اور ٹھکنے نور داخل کو مانع نہیں ہوتا بسبب شفاف
 ہونے کے اور پیریاں کہ اس طبقہ میں ہوتی ہیں تو ہیں والبطیقة الثالثة انصیتیہ طبقہ تیسرا
 عنبیہ ہی وہی قد تکون سودا اور وہ بعضے آدمی میں سیاہ ہوتا ہے وقد تکون زرقا اور بعضے میں
 آسمان گون وقد تکون شملہ اور بعضے میں مائل بسرخی مانند حدقہ بیڑ کے وہی بعدا القرنیۃ اور وہ
 نیچے قرنیہ کے ہی جان تو کہ عنبیہ ایک طبقہ ہی غلیظ الجرم اور پیچ وسط کے اور بمقابلہ جلدیہ
 کے ایک ثقبہ واقع ہوا مانند اس ثقبے کے کہ انگور میں ہوتا ہے جسہ قوت کہ خوشی سے جدا
 کرتے ہیں اور اسی مشابہت سے یہ نام رکھا ہے غرض اس ثقبے سے نفوذ نور کا ہے اور رنگ
 طبعی اسکا نزدیک جالینوس کے آسانی ہے اور نزدیک ازسطو کے سیاہ اور اکثر نزول الی سیاہ
 آنکھ میں ہوتا ہے اور غبار اس طبقہ کا یعنی جو ماس قرنیہ کے ہی سخت ہے تو سختی قرنیہ سے تکلیف
 نہ پائے اور باطن اسکا نرم اور ملائم اور صاحب نمل اور نشوونہ واقع ہے مانند اسفنج لینے ابر
 مردہ کے اور اس طرف سے ساتھ بیضیہ کے ملا ہے اور منفعت اس کے صاحب نمل ہو نیکی ترین
 ایک وہ کہ جو پانی نازل ہوتا ہے اوپر عنبیہ کے اور قح کرنے والا دستکاری سے اسکو شامہ
 بیج نمل کے اس کے غلظتوں سے اکٹھا جاتا ہے اور مقابلہ ثقبہ سے ہٹ کر اور طرف ہو جاتا ہے
 دوسرے یہ کہ جو فضا آنکھ پر گرتا ہے بیج نمل کے ٹھنڈا ہے جہاں تک کہ ممکن ہے اور اوپر ثقبے کے
 نہیں گرتا تیسرے وہ کہ رطوبت بیضیہ کے صاف اور لغز نہ یہی پھیلتے والی ہے بسبب مجاورت جسم
 صاحب نمل کے اپنی جگہ پر رہتی ہے اور سائل نہوتی اور پیریاں کہ اس طبقہ کی خاص ہیں باطن
والبطیقة الرابعة الرطوبۃ البیضیۃ اور بعد طبقہ عنبیہ کے رطوبت بیضیہ ہی وہی رطوبۃ صافیہ

شبیہ لبیاض البیض اور وہ رطوبت ہی صاف مشابہ سفیدی اندے کے رنگ اور صفائی
اور قوام میں لندہ ایتنیہ کہتے ہیں اور منفعت خلقت اس رطوبت کی آگے اور سامنے رطوبت
جلید یہ کے یہی کہ روشنی قوی تدریج رطوبت جلید یہ پر پڑے اور اس کے سبب سے جلید یہ
تکلیف نور قوی اور ہوا کے گرم سے محفوظ رہے اور تین بیماری اس کی خاص ہیں والطبۃ الزاجۃ
العنکبوتیہ اور طبقتہ چونکہ عنکبوتیہ ہی وہی طبقتہ شبیہ بنج العنکبوت اور وہ پردہ ہی
مشابہ یافتہ مکرے کے وہی بعد الرطوبۃ البیضیۃ اور وہ چھپے رطوبت برفیہ کے ہی اور طبقتہ
کن سے شبکیہ سے جمائی اور شاخیں پتلی طبعے میثمیہ سے اس میں ملی درجہ داخل ہو دوسراں طبقتہ
اور برفیہ کے اور جو یہ طبقتہ نہایت ہلکا ہی مانند جالے مگڑی کے اس سبب سے اس کا نیام
اور فائدہ اسکے رقیق ہونیکہ یہی کہ البصار کو منع نہ کرے اور دوسری بھی خاص ہیں و بعد ہر
الطبقتہ الرطوبۃ الجلیدیۃ اور چھپے اس طبعے کے رطوبت جلید یہ ہی وہی رطوبۃ صافیۃ شبہ
الجلیدیۃ اور وہ رطوبت ہی صاف مشابہ برف کے اور یہ رطوبت سب اجزائے آنکھ میں
اشرف ہی اس واسطے کہ علاقہ حقیقی بینائی کا اسی سے ہی اور باقی سب اجزا خادوم ہیں اندہ اس میں
واقع ہوئی ہو تو نہایت محفوظ رہا اور اس سبب سے کہ وہ لبیۃ اور صاف ہی مانند برف کے
جلید یہ نام ہوا اس واسطے کہ ترجمہ جلید یہ کا برف ہی اور جو شکل میں گول ہی بر دیہ بھی کہتے ہیں
اور ترجمہ برد کا کہ اس جگہ واقع ہوا اثر الیضیۃ اولابی اور جانب مقدم اس کی چڑی ہی اور جانب
اس کی لانبی اور فائدہ چڑائی جانب مقدم کا یہی کہ واسطے واقع ہونے اشباح کے مواقع بڑے ہوں
اور چھوٹی مرنی کو بھی حصہ بہت ہو اور فائدہ دلانے ہونے اس کے موخر کا یہی کہ اشباح چھبہ
مخوف کے خوب پیوست ہو جائیں اور ایک بیماری اس کی خاص ہی اور شاربک بہت ہیں و بعد
الرطوبۃ الزجاجیۃ اور بعد جلید یہ کے رطوبت زجاجیہ ہی ہی تیسرے الزجاج الذائب اور وہ مشابہ
شیشے پگھلائے کے ہی اس واسطے کہ صاف غلیظ القوام سفید رنگ ہی ساتھ تھوڑی سرخی کے
کہ یا شیشہ پگھلایا ہی لندہ زجاجیہ کہتے ہیں اور وہ انہی صفت موخر جلید یہ کے شامل ہوا ہی واسطے
پہنچانے خدا کے جلید یہ کو بیماریاں اس کی دو ہیں اور جلال او نکا و شاربک نسبت امرض اور اجزا
آنکھ کے بسبب دور ہونے وصول اثر واکہ دخلی ہو یا خارجی اور بسبب شاربک ہونے اطلاع کے اور

یہ بیان اس طبوت کے والطبقتہ الخاضعہ الشبکیۃ اور طبقتہ یا شجوان شبکیہ ہی وہی بعد الذرا جاتیہ
 اور طبقتہ زجاجیہ کے ہی اور طبقتہ مذکور اطراف عصیہ مجوفہ سے پیدا ہوا ہی اور اوریز جاجیہ اور
 جلیدیہ کے نیچے کی طرف سے شامل ہوا ہو و ہائیک کہ درمیان جلیدیہ اور شبکیہ کے ہی اور
 سبب سے کہ استمال اسکا ان دونوں طبوت پر مانند شامل ہونے شبکیہ کے ہی اور شکار کے
 شبکیہ نام رکھا گیا جیاریان کہ اسمین ہوتی ہیں بائیں اور علاج انکا بھی دشوار ہی اسواسطے
 کہ اکثر دوا خوب نہیں پہنچتا اور بھی کی الحس اور کثیر الشریان مجلطہ السادۃ المشیمیہ پر وہ چٹا
 شیمیہ ہی وہی شہد المشیمیہ اور وہ مشابہ مشیمیہ کے ہی وہی بعد الشبکیۃ اور پچھلے شبکیہ کے ہی جان تو
 کہ بافت اس طبقے کی اطراف غشا سے رقیق دماغی سے اور اونہ اور شریان سے واقع ہی اور شبکیہ
 اس سبب سے کہتے ہیں کہ اشتمال اسکا اور پر شبکیہ کے مانند اشتمال مشیمیہ کے ہی اور چنبن کے
 اور جو کہ طبقتہ مذکور کثیر العروق اور منفذہ اے اور اجزائے آنکھ کا ہی امراض دموئی اسمین اکثر
 ہوتے ہیں والطبقتہ السابغۃ الصلیبۃ اور پر وہ ساتون صلیبہ ہی وہی بعد المشیمیۃ اور وہ نیچے شبکیہ کے
 طاقی عظم العین متصل ہی ہڈی آنکھ کے یعنی ہڈی کٹر لکھ کے اور وہ اطراف غشا سے صلیب دماغی
 کہ ساتھ عصیہ مجوفہ کے متصل ہی ناشی ہوا ہی فائدہ جو شمار طبقات ساتون کے مذکور ہوئے
 بنا بر قول جوہر کے ہی ورنہ اسمین اختلاف بہت ہی بعض صلیبہ کو غشا سے کہتے ہیں طبقے سے
 اسواسطے کہ نزدیک ان لوگوں کے طبقہ سوائے جسم تخمین المجرم کے نہیں ہوتا اور درمیان غشا اور
 طبقے کے فرق کرتے ہیں لیکن حق وہ ہی جو کہتے کہا اور بعض شبکیہ کو طبقات میں شمار نہیں کرتے ہیں
 اور بعض سبکہ بتیہ کو بھی اجزائے شبکیہ سے جانتے ہیں اور بعض لوگ ساتھ عکابوتہ اور شبکیہ کے
 اخیر کو بھی اور بعض ساتھ تینو تک جنید کو بھی اجزائے مشیمیہ سے لیتے ہیں اور بعض ساتھ چاروں تک فزیہ کو
 اجزائے صلیبہ سے شمار کرتے ہیں پس نزدیک بعضوں کے سب طبقات چھ ہیں اور نزدیک بعض
 پانچ اور نزدیک بعضوں کے چار اور نزدیک بعضوں کے تین اور نزدیک بعضوں کے دو ہیں لیکن
 صحیح تینوں طبوت کے اتفاق ہی اسبطرح صحیح طبقے مشیمیہ کے اعتبارہ اعصاب آنکھ کے
 دو قسم ہیں ایک وہ کہ حس لمس اور حرکت کو پہنچاتے ہیں آنکھ تین دوسرے وہ کہ غشا ہیں
 بینائی کے اور سے ہیں ساتھ عصیہ مجوفہ کے اور صحیح تشریح اعصاب کے لیا گیا الا ان فی غریبہ

انتظام چشم
 طبقات کے

تشريح الاذن

تشریح اللسان

من اللحم المحض والنفوذ والعصب الحساس لیکن کان پس مرکب ہی گوشت خالص اور
 ہڈی نرم اور عصب سے کہ جس رکھتا ہی ومنفعته ما قبل الصوت وجمہ لیدخل الصماخ خاد فائدہ
 اسکا قبول کرتا اور جمع کرتا آواز کا ہی تو داخل ہوا وانیج سورخ کان کے اور جان تو کہ نہی ج
 عظم خیر کیے واقع اور صاحب قرار ہی تو ہوا اصلاح پاکر تدریج آوے اور بیچ انتہا سے صماخ کے
 کہ نام آسکا جو ہی ہوا کٹری اور رکھی ہی اور ایک عصب اس منقذ میں اور گرداگرد جو کہ ہوا
 اور اس عصب کو غشا سے طبعی کہتے ہیں جب وقت ہوا سے کامل الصوت صماخ میں نفوذ کرتی ہی
 اور جو بہ میں پہنچتی ہی ہوا سے ایستادہ کو حرکت دیتی ہی موافق تموج اپنے کے پس عصب
 مفروض منفعل ہوتا ہی اور یکجہ اندر سجانہ کے سمع حاصل ہوتا ہی اور صماخ بکسر صا و مہلک
 بسین مہلک بھی آتا ہی اور جو بلفظ جمیم اور سکون او اور فتح با سے موحودہ اور وقف ہا کے نام انتہا
 صماخ کا ہی طرف داخل کے اما اللسان فهو مرکب من اللحم والعروق والشریانات والعصب الحساس
 والغشاء المتصل بفتاؤ المرئی لیکن زبان پس مرکب ہی گوشت اور آوازہ اور شریان اور عصب
 اور آس غشا سے کہ ملی ہی غشا سے مری سے گوشت اسکا غلاف ڈھیلہ ہی اور سفید اور سرخ جو
 معلوم ہوتا ہی بسبب خون کہ گونکے اور عصب اسکا نشعب ہی اسصاب دماغی سے اور زبان
 بیچ طول کے دو حصہ ہی لیکن بسبب شامل ہونے غشا کے تمیز نہیں ہوتی ہی درمیان دونوں حصہ
 اور آس کے چرمین ایک غدہ لمبی ہی کہ آسکو مولد اللعاب کہتے ہیں اور نیچے آس کے دو سورخ ہیں کہ اکل
 ایسے سلامتی تسمین سماتی ہی واسطے نکلنے لعاب کے اور ان سورخوں کو ساکبی اللعاب کہتے ہیں یعنی
 گردانہ لے لعاب کے اور رفع نکلے لعاب کا نذوۃ یعنی ترہ ہونا زبان کا ہی تو زبان واسطے نذوۃ کے
 مسلسل اللطاعت ہوا اور نیچے زبان کے خود زبان میں دو رنگ بڑی سیر واقع ہیں اور ان رنگوں سے
 شیعہ بڑے متفرق ہو کر بیچ جرم زبان کے پیچیلے ہیں اور یہ دو رنگ بڑی کو صرین کہتے ہیں اور بھی واسطے
 حرکت زبان کے اعصاب اور عضلات مخصوصہ زبان میں مقبوس منفعته تقلیب الطعام المعتم
 علی الازداد اور رفع زبان کا پھر ناذہ اکا ہی تو بالکل جیلانی جاوے اور مدد دینا بیچ نکلے غذا کے اور بھی
 دینا اوپر کلام اور نفث کے اور آس کے ذوق کا ہی اور آس سبب سے کہ تیرم اسکا نذوۃ کی کیفیات بلیقا
 جلد اثر قبول کرتی ہی لہذا رنگین ہوتا اسکا باعتبار رنگ مایک اہل لاکل سے مقرر کیا ہی مانند لاکل کے

الفصل الرابع فی الرتہ و القلب فصل چہم فی تائید ہی پنج بشریح چھ پڑے اور دل کے

اما الرتہ فی مرتبہ من العلم علی لون اللور و من غضا رقب تبتہ المرنیہ و الشرائین الثانیہ من القلب

لیکن پیچیرا پس وہ مرکب ہی گوشت گلابی رنگ سے اور شتر و قین قصبہ ریا اور شتر بانوں سے

کہ جسے ہین دل سے اور جانین کہ گوشت یہ کار خوار و متخاض ہی نہیں اسانی لغتہ ماحر و ہر کہ

نہیں ہی ریا کو فی ذاتہ حس اور حرکت اما غشاء و احلا حس لیکن نشا ہی ریا کے پیچھے وہ پردہ

کہ اوپر ریا کے میٹا ہی پس اسکو حس تھوڑی ہی پو شیدہ نہ رہی کہ ریا بالکل شکل تینورہ کے ہی

بڑا جزا اسکا بمنزلہ کہ دے تینورہ کے ہی اور مرد او قسط ریا سے خاص ہی ہی اور جو کون کے بانیہ

کھلا ہی بمنزلہ تہ کے ہی نام اسکا قصبہ الریا اور اس کے سر کو حیزہ کہتے ہیں اور شتریح ریا کی پنج

تین جزو کے ہم ذکر کرتے ہیں جسو پیلان پنج جزو کے وہ عضو ہی غضروفی مرکب تین غضروف سے

ایک آگے سے اسکو درقی اور ترسی کہتے ہیں درقی بقول الی و راعی ملتین اور رقاٹ کے سپر کو

کہتے ہیں اور ترس لغتہ تہ سے فوقانیہ اور سکون راسہ مہلا و دین مہلا کے بھی سپر کہتے ہیں او

اس سبب سے کہ غضروف از روے صورت کے یا از روے محافظت کے مشابہ درقی لیٹی سپر

غازیون کے ہی یہ نام رکھا ہی اور تو اسکا نیچے رخ کے محسوس ہوتا ہی اور بعد مانع ہونیکے نشوون

معلوم ہوتا ہی اور دو غضروف باقی بچھے ہیں بائل طرف مری کے اور یہ دونوں چھوٹے ہیں ایک کا

نام نہیں ہی لیکن بنام لاسم لم مشہور ہی اور دوسرے کو کہتی کہتے ہیں اسواسطہ کہ وقت تحلیط عام

اور پانی کے اوپر ثقبہ قصبہ ریا کے گرتا ہی تو کوئی چیز پنج قصبہ کے بنادے اور کھانا اور نہ ہونا

حیزہ کا اسی سے ہی اور ظاہر ہی کہ واسطے تنفس کے حاجت کھانے کی ہمیشہ ہی اور اسی طرح

نزدیک نکلنے کے احتیاج ساقہ بند ہونے کے لازم ہی اسواسطہ کہ اگر بند نہ ہو اور تھوڑا جسم غریب

انہیں جاوے کھانسی شدید ہوتی ہی اور کھانسی نہیں ٹھہرتی جب تک کہ وہ چیز نہ نکلا اور کبھی ہوتا

کہ وہ چیز غرض ہو جاتی ہی اور ہلاک کرتی ہی لہذا تاکید کیا ہی تو کون سے کہ وقت کھانے

اور پینے کے اسی حرکت نہ کریں کہ احتمال او ترے کھانچ قصبہ ریا کے ہو اور قوی یا سہا پینے

محکم قوی یا ہنسی ہوتی ہی درمیان نکلنے کے اور گلب بضم میم اور کسر و کاف اور تشدید باء

موجود ہی لینے اوپر منہ کے کرنے والا اور حیزہ آلہ تمامی آواز کا اور ریگن نفس کا ہی اور اس کے

جوف میں ایک قسم ہی مشابہ زبان مضمار کے کہ بند ہوتا ہی اور کھلتا ہی اور آواز اس سے حاصل
 ہوتی ہی اسی سبب سے نزدیک حدوث آفت کے پیچ حجرہ کے فساد آواز میں حاصل ہوتا ہی
 جزو دوسرا پیچ قصبہ ریہ کے اور وہ مرکب ہی غضارین کثیر صاحب زور سے جو غضروف کے مری
 اتصال نہیں رکھتا ہی کامل التندویر ہی اور جو اس سے ملا ہی ناقص التندویر ہی اور دور ہر ایک کا
 بقدر تھائی دائرہ کے واقع ہی اور دونوں طرف اُس کے غشا متصل ہوئی ہی کہ ستم اور دائرہ کی
 ہوتی ہی اور درمیان غضارین کے اغنیہ نرم حامل ہیں کہ آپس میں مرتبط ہیں اور پیچ باطن قصبہ کے
 بالکل ایک غشا المس بائل یہ پوست اور صلابت مستطین ہی اور اسید طبع اور پراؤ کے ظاہر کے
 بھی غشا مستطین اور قصبہ ریہ کے مری کے لہذا اُسکی بیاریوں میں دو اوپر سینے کے اور مری
 بیاریوں میں دو اویچھے لگاتے ہیں بسبب قریب ہونے عضو باؤف کے اُس طرف سے
 فائدہ آدمی کو تنفس دائم کی احتیاج ہی لہذا اسلک تنفس کا غصرونی پیدا کیا گیا تو شائبہ
 انطباق کا نہو اور جو بعض اجزا اُسکے پیچھے سے ساتھ مری کے ملاپ رکھتے ہیں غضارین وہاں کے
 ناقص بنائے گئے اور نشا اُس مقام میں قائم مقام اُسکے ہوئی تو صلابت غضروف سے
 تکلیف مری کو نہ پونچے اور پیچ نکلے چیزوں کثیر الجحم کے ممانعت نہو اور اس سبب سے کہ وہ
 آواز کا ہی باطن اسکا غشا سے اسکیا گیا تو امر اوڑکا کاں ہو اور اس سبب سے کہ وہ
 جگہ گرنے نوازل مادہ کا اور جگہ معبود کرنے بخبر سے دل کا اور جگہ قریع صدمے آواز کا قاع غشا کے
 مذکور بائل بسجنی و شکی کی گئی تو مصل القبول اور صریح الافعال نہو اور اس سبب سے کہ امتداد
 اور اجتماع اُسکا وقت تنفس کے اور بھی صدمات سے احتیاج اور تکلیف نہو اسے سبب
 غضارین اُسکے مر باطن غشائی سے آپس میں مربوط ہوئے اور علاوہ اُسکے ایک غشا اوپر
 اُسکے پٹائی گئی تو می قنلت خوب ہو جزو تیسرا پیچ خود ریہ کے اور وہ مرکب ہی شعبوں قصبہ
 ریہ سے اور شعبوں شریان اور بائی سے اور شعبوں ورید شریانی سے اور گوشت ڈھیلے
 مستغنیل سے اسطوریہ کہ جامع سبب شعبوں کا ہوا اور اوپر اُسکے ایک غشا محیط ہی اور غشا ہی
 مانند کوتہ تہہ کے صاحب منافذ واقع ہوئی ہی تو رطوبات فضائے سینے کے پیچ ریہ کے
 داخل ہو سکیں یہ اسے کہ چہر می علمی واسطے نکلنے رطوبات فضائے سینے کے یہی ریہ ہی جو کچھ

اس کے گرد ہوتا ہے بالکل ریہ میں آتا ہے اور قصبہ ریہ کی راہ سے نکلتا ہے اور جان کو کہ ریہ
دو حصے ہے ایک طرف بائیں کے اور دوسرا طرف دائیں جو داہنی طرف ہے اس کے تین
شعبے ہوتے ہیں اور جو بائیں طرف ہے اس کے دو شعبے ہوتے ہیں اور فائدہ اس کے تقسیم ہونے کے
اور اس کے متعلق کے اور اس کے مرکب ہونے کے شعبہ نوریہ یا ویشریان اور گوشت سے اور فائدہ
موجود ہونے سے ریہ کا بیج بان کے اور راہ پہنچنے سے ہوا دل کو اور معدہ و پیٹا ہوا کانٹھ کو تین فائدہ
کے جاتے ہیں فائدہ پہلا چھپانہ رہے کہ آدمی کو طرف تنفس کے احتیاج دہی ہے اور یہ اکثر قس
اس کا ہے لہذا حکیم مطاق نے اس کو دو قسم کیا اور اجزا سے ہر قسم کے جہاد وضع کیا چھپانہ مانع کو
تقسیم کیا تو اگر ایک قسم کو کوئی آفت پہنچے قسیم دوسری امر تنفس کو مقوم ہے اور بھی صاحب
متعلق کیا مانند اسفنج کے کہ تو ہوا سے پیچڑ کو فیضان میں بہت ہوں اسطے انیسا ط اور نمک کے او
ساتھ آسے وقت انقباض کے اور دفع کے مدد کرے جیسا کہ اسفنج میں دیکھا گیا ہے کہ جسم کا
بہت پانی کو نشرب کرتا ہے اور تھوڑا پیچڑ نے ہیں کچھ اوس میں پھنک جاتا ہے اور یہ کام بدن جسم
متعلق کے نہیں ہو سکتا ہے اور اس سبب سے کہ انشعاب جسم کا موجب انیسا ط آسے
جسم کا ہوتا ہے سب ریہ آخر سے پانچ شق ہوا اور جو ریہ کے بائیں طرف دل واقع ہوا ہے تین
جسے ریہ کے داہنی طرف اور دوسرے بائیں طرف گئے تو نقصانے اس جانب کی مزامت کیا
اور پری دونوں طرف سینے کے برابر ہوا اور جانیں کہ دل سے ایک شریان ریہ میں آئی ہے اور اس
شریان کو شریان وریدی کہتے ہیں اس واسطے کہ وہ مانند اور دے کے ایک طبقہ مخلوق ہوئی اور وہ
نڈے پختہ کو دل سے ریہ کو پہنچاتی ہے اور ہوا سے صاف ریہ سے دل کو بھی لیجا تی ہیں
اسطو پر کہ دوسرے فائدہ سے میں بیان کرینگے اور بھی ایک وریدی کلیجے سے دل میں آئی ہے اور
وہان سے ریہ میں واسطے ہیو پچانے غذا کے دیکھو اور اس کو وریدی شریان کہتے ہیں اس واسطے
کہ مانند شریان کے صاحب دو طبقہ کی ہے اکثر یہ پیچڑا غذا کا اسی سے ہی بنیادے شریان ریہ
مخصوص تنفس سے ہے اور غذا کہ اس شریان سے آتی ہے نہایت تھوڑی ہے تو دگر لگی
فیضان میں مبتلا نہ ہو اور نفوذ اور خروج ہو اکیس فائدہ جو جان تو جو غذا کہ ریہ کو پہنچتی ہے جو کچھ
کامل رکھتی ہے جلد استیل بعض ہوتی ہے اور یہ اس واسطے ہوا کہ ریہ بہت مشغول ہونے کے طرف

نفس کے اور سبب دوام حرکت کے خوب ہضم کرنے سے قاعہ کی بنا برآں قادر مطلق نے حصہ اُسکا
 بھی نڈا سے پختہ مقرر فرمائی ہی تو تھوڑے قسوف سے صورت نڈائی چھو کر شکل عسوی بہن لے
 گوشت یہ کام صاحب خلل اور جامع شعبوں رگوں کا ہی اور واسطے خلیہ ہوا نیت کے سرخی اُسکی
 بستی ہی کہ گلابی اوسکو کہتے ہیں خاکہ دوسرے منفعت ریب کی بیج بدن کے استنشاق ہوا کا ہوا
 دفعیہ ہوا کا اور نکالنا فضلات کا جیسا کہ کہا گیا لیکن نفع استنشاق کا وہ ہی کہ ایک تنفس میں
 لینے ایک ہر تہ کے دم لینے میں بہت ہوا منجذب ہوا اور واسطے پورے بدل کے موجود اور
 مستعد رہے تو اگر اتفاق جس نفس کا پڑے اور بیج داخل ہونے ہوا کی خارجی کے کچھ تعلق
 واقع ہو جیسا کہ وقت غوطہ مارنے کے اور چلانے کے اور دم روکنے کے قصد اوقت گذرنے کے
 اور قاذورات کے اور سوائے اسکے ہوتا ہی اضطراب رخا اور ہوائے موجودہ ریب کی واسطے
 ترمیم دل کے ایک زمانہ لائق تک کفایت کرتا ہے اس واسطے کہ دل اس سبب سے کہ کثیر الحارث ہوا
 طرف بروہت کے محتاج رہتا ہی اور کوئی مبرہ غیر مضبوط البوکہ دم دم پر پہنچنے اور دل کے سوائے
 ہوا کے نہیں ہی اور معلوم ہوا ہی کہ ہوا اگر چہ گرم ہی لیکن نسبت بدن کے سید ہی خصوصاً
 نسبت عضوی یا طبعی شدید الحرارة کے ساتھ اس بات کے کہ جو ہوا ہوائے پاس ہی انجرو بائی سے
 بروہت مانی کو حاصل کیا ہی بالجمہ اکثر حیوان بری اسکے محتاج ہیں اور بیج ہوا دل کے قید غیر مضبوط البو
 کی ہونے کی ہی کہ دل معدن روح کا ہی اور روح گرم اور لطیف ہی پس ہر مضبوط سے افسردہ
 ہو جاوے گی خاکہ تیسرا شریان دریدی بیج جرم ریب کے متفرق ہوئی ہی اور ایک طبقے کی بنائی گئی
 تو نفع دہوا کا بیج اسکے مسام کے آسانی سے ہوا واسطے پہنچنا ہوا سے ریب کا دل میں اسی راہ سے
 ہی کہ مسام کی راہ سے بیج جو رگ مذکور کے آتی ہی اور دل کو پہنچتی ہی اور پھر اسی راہ سے
 انجرو اسکے ہوا میں ملکر نکلتے ہیں نہ یہ کہ منہ شعبوں رگ مذکور کے بیج جو رگ کے کھلے ہوئے
 واقع ہیں جیسا کہ منہ ماسار لیا کے بیج معدہ کے واسطے کہ اگر ایسا ہوتا پہنچنا ہوا کا اگر انجذاب
 اُسکا قوی ہی بدون مہلت کے اور بدون اصلاح پانے کے دل کو ہوتا اور تکلیف دیتا
 بناو علیہ مقل ہوا کا مسام رگ سے مقرر ہوا تو بہ سبب ضیق منفذ کے جلد نہ گذرے اور ٹھہرے
 بیان تک کہ کثافت سے پاک ہوا اور مناسبت ساتھ فراج دل کے پیدا کرے اور عمدہ ترین آلات تنفس میں

یہ ہر لکڑا ایک کو مبداء الحیوۃ کہتے ہیں اس واسطے کہ اگر یہ حصول اس متشاق کا تمام ہلن سے
 ہوتا ہی اسلئے کہ براہ مسام جلد سے ہوا بیچ متناقض شریکین کے آتی ہی اور ترویج روح کی کرتی ہی لیکن
 ترویج عام والہ یہی استتشاف رہے اور بقا سے زندگانی کا اوس پر موقوف ہی نہایت یہ ہی
 کہ اگر تھوڑی نفس کی عادت کریں ایک زمانہ دراز تک اس سپر قدرت پائے ہیں اور اسوقت میں جو کہ
 یہ میں محض وہی امر ترویج دل کو سر انجام دیتی ہی اس واسطے کہ جنس نفس سے بیچ مغرب ہونے
 ہوا ہے رہے کہ طرف دل کے قوت پڑتا ہی اس واسطے کہ حرکت دل اور شریکین کی کہ قبض اور بسط
 کہتے ہیں دائمی ہی خواہ نفس کو روکیں خواہ نہ روکیں نہایت یہ ہی کہ دم لینے میں دم بند نہیں ہوا
 آتی ہی اور ترویج روح کو کرتی ہی اور اوپر تقدیر جنس کے جب تک کہ ہوا سے محصور ہی رہے کہ
 کثرت آئینہ شریکین سے قلبی سے گرم نہیں ہوتی ہی اور کثرت مزاج دل سے ہی ترویج اسکی کفایت
 کرتی ہی اور جو گرم ہوئی اضطراب طرف ہوا سے خارجی کے ہوگا اور اگر داخل ہوتا ہوگا بیچ متناقض
 شریکین کے مسام جلد سے بھی دائمی ہی بنا بر قبض اور بسط شریکین کے لیکن اتمام اسکی فعل کا
 اس امر میں بھی تنفس سے مربوط ہی مگر یہ کہ کثرت عادت کرتے جنس نفس سے جذب نسیم کا
 متناقض شریکین سے عادت ہوتی ہی جیسا کہ بیچ اہل ریاضت کے مشہور ہوتا ہی کہ بہت دن تک
 محصور النفس رہتے ہیں اور پوشیدہ ہو کر ہوا مبدی روح کی ہی تائید پانی کے واسطے غذا کے
 اور جیسا کہ پانی خالص غذا نہیں ہوتا ہی ہوا اکیلی بھی روح نہیں ہوتی ہی اور اس قوم نے
 کہ یہ گمان کیا ہی باطل ہی اس واسطے کہ ثابت ہوا ہی کہ بسط غذا نے مرکب کی نہیں ہوتی ہی
 بسبب نہ ہونے مناسبت کے درمیان دونوں کے اس واسطے کہ درمیان غذائی اور شریکین
 کے مناسبت شرط ہی لیکن پانی جو ساتھ رطوبت کے مرکب ہوتا ہی غذا ہوتا ہی اسبطر ہوا
 ساتھ بخرون کے ملکر روح ہوتی ہی اما الفک فائدہ جسم مخروطی کہیتہ الصنوبر لیکن دل پس
 جسم ہی مخروطی شکل مانند صورت صنوبر کے یعنی ایک طرف سے موٹا اور دوسری طرف سے
 باریک ہی قاعدہ درمی وسط الصدر قاعدہ اسکان درجیان سینے کے ہی وراسہ مائل
 الی جانب الیسار اور سر اسکا مائل طرف بایں کے اور پوشیدہ نہ رہے کہ دل کا بیچ کی
 جانب سے اور مقابل پستان بایں کے نہونچا ہی اور قاعدہ اسکا اوپر کی جانب ہی اس

شکل میں نفع پہ مائل ہونے والے کے طرف بائیں کے یہی کہ بیکر سے پسید ہوا وسط
تبادل اور برابر ہونے دونوں طرف بدن کے بیچ حرارت کے اس واسطے کہ دل اور کب: دونوں
گرم ہیں اور جو دل شریعت ترین سبب اعضا میں تھا اور سینہ کہ صندوق بدن کا ہر انداز میں
دریعت کیا گیا تو محفوظ رہا اور ہوا محرقاتی اور وہ سرخ رنگ مائل لسیا ہی ہی مرکب میں لالہ
والعیف والغضروف والفتا والصلب اور مرکب ہی گوشت اور لیف اور غضروف اور عظام
سخت سے اور جان تو کہ گوشت اسکا سخت پیدا کیا گیا ہی تو آفت کو قبہ ہوں نہ کرے
جلدی سے اور بھی بواسطہ اجتماع حرارت کے تکلیف خون کی بوجہ احسن اور اکیل کربے
تو روح اوس سے پیدا ہوا اور لیف اسکی تین قسم ہی طویل واسطے جذب کے اور مرکب میں
واسطے دفع کے اور مرکب واسطے اساک کے تو قسم حرکت کی واقع ہوا اور فواید اور بھی ہیں
اور عظام اسکی اسواسطے سخت پیدا کی گئی ہی تو پناہ ہوا آفات کے پہنچنے سے لہذا غشاء نہ گور
اور ہر جرم دل کے چربی اور ملی نہیں ہی بلکہ ارٹھی ہوئی اور جدا ہی مگر بڑیک آگنی اصل کے کہ قاعدہ
اتصال رکھتی ہی اور نفع دوسرا بیچ جا رہوئے غشاء کے سہولت انبساط کا ہی اور بائیں کہ
ارتباطہ رابطوں کا اور جہناشہ این کا جانب قاعدہ سے واقع ہی اور بھی ایسا کہ ایک عضو ہی
عظمی مانند بنیاد کے کہ کچھ غضروف سے مشابہت رکھتا ہی اور حقیقت میں غضروف نہیں ہی
اور نفع اسکا بھی سیدھے نکلے شریانیں کا ہی اور بھی سیطرف وہاں کہ مدخل مادہ سیر
کا ہی دوسرے گوشت کے کہ حسی ہیں نکلے ہیں اور شکل دوکان کے کہ اسکو ازنی اغلب
کے تین میں دخول نسیم اور خروج بخار کو مستعد کرنے والے ہیں جبوقت دل منقبض ہوتا ہی
یہ دونوں فراہم ہوتے ہیں تو نسیم کو لیا ہی دل کے اندر جایا وے اور جو منقبض ہو دونوں پھر چور
ہوتے ہیں تو اور ہوا کو حاصل کریں وہو بیع الحورارۃ الغریزۃ اور دل جگہ پیدا ہونے حرارت
غریزی کا ہی اور معدن روح کا ہی اور میان وجود حرارت غریزی کا مفعل کہ آئے ہیں ہم والطبا
اور دل کے دو لیف بیچے جاتے ہیں موافق قول جہور کے احد ہا الامین ایک اونسہ دہائی لیف
مزد ہذا الطوبالدم الکثیر والروح القلیل اور یہ لیف بھرا ہی بیت خون اور تھوڑی روح سے
اسہولیت کے بیکر سے ملا ہے اور مدفع فعل اسکا مشغول ہونا جذب غذا سے اور امتحان کرنا غذا کا

دل مجازی کی فیما بین القلب الی الریہ دم الغذاء اور واسطے اس بطن کے راہ میں ہر کہ مجاری ہوتا ہے پچ
 او کے دل سے طرف ریہ کے خون غذا کا یعنی خون کہ وہ غذا ہے ومن الریہ الی القلب اور مجاری ہوتی ہے
 ریہ سے طرف دل کے ہوا جان تو کہ ایک مجری طرف حیکہ کے ہے اور ایک ورید وہاں داخل ہوتی ہے
 واسطے پہنچانے خون کے جگر سے دل میں آوردہ سر مجرا طرف ریہ کے ہے ایک ورید شریانی دوسرے
 نکل کر ریہ کو پہنچتی ہے واسطے پہنچانے غذا کے ریہ کو جیسا کہ پچ تشریح ریہ کے کیا گیا اور اس سبب سے
 کہ زیادہ اور ایک کے مکمل جمع کا رکھتا ہے اطلاق مجاری کا اور دو مجرے کے باک نہیں ہے اور ہر چند
 شریان وریدی سے کہ بطن الیہ سے نکلی ہے بھی حصول جذب ہوا کا اور دفع بخار کا ہوتا ہے لیکن مخصوص
 زیادہ اور عمدہ زیادہ اس بات میں ورید شریانی والثنی الا لیسر اور بطن دوسرا بائیں طرف ہے اور
 نسبت امین کے بڑا زیادہ اور مضبوط زیادہ ہے وہو مملو بالروح الکثیر والدم الغلیل اور بطن چپ
 مجرا ہے روح حیوانی بہت اور خون نچوڑے سے ہلاک امر کامل سے پیدا کرنا روح کا ہے اور عمدہ جز
 وجود خون سے اوس میں پیدا یت روح کی ہے اوس سے اور مصاحب ہوتا خون کا ساتھ روح کے
 پچ شریان کے دونوں طریق شریان سے اس واسطے کہ خون بمنزلہ مرکب کے واسطے روح حیوانی کے
 اور بمنزلہ ذخیرہ کے ہے تو نزدیک نقصان روح کے روح دوسری از جو سے مدد کے پیدا بھی ہوتی ہے
 اس واسطے کہ پچ شریان کے بھی روح پیدا ہوتی ہے لیکن نہ اسطور پر کہ روح دل کے ہوتی ہے اور جو سبب
 شریان کا دل ہے پیدا یشاؤسکی شریان بھی اونکے مبدع کے فیض سے ہے اور اسی سبب سے
 ہے تخصیص مبدع ہونے دل کا واسطے روح کے وہو منبت الشریان اور بطن الیہ محل جسے
 شریان کا ہے اور بطن بھی دو منہ رکھتا ہے ایک منہ شریان عظیم ہے کہ سبب شریان
 بدن کے اوس سے نکلے ہیں اور دوسرا منہ ایک شریان ہے کہ ریہ کو لگتی ہے اور نفوذ ہوا کا
 ریہ سے دل کو اس سے بھی حاصل ہوتا ہے اور شریان وریدی نام ہے قائدہ درمیان دو بطن
 مذکور کے ایک مجری واقع ہے کہ جو خون کہ امین سے الیہ میں آتا ہے یہاں تفسیح پا کر ساتھ معدن
 روح کے کہ بطن الیہ سے بہت پیدا کر کے آتا ہے اور مجرے مذکور وقت چوڑے ہونے والے
 وسیع ہوتا ہے اور وقت دراز ہونے دل کے بند ہوتا ہے یعنی انضمام اور ایسا طو کا موافق انضمام
 اور ایسا دل کے ہے اور قیاس اس مجری کا مانند قیاس بطن واسطہ دماغ کے ہے اور بعض اسکے بھی

ایشن کہتے ہیں اور دل میں تین جگہن ثابت کہ تین لیکن جالینوس اور معتال اوسکے بلندی و رفعت
 شمار کرتے ہیں اور ہر ایک کو درست ہی کہ اصطلاح مقرر کر کے لفظ قاعدہ لیکن امین کا بہت
 نیچے ہی نسبت قاعدہ لیکن ایسر کے اور حکمت اس میں یہ کہ جو کچھ صاف ہی ایسر میں آئے
 اور جو کیفیت ہی وہاں رہ جاوے بسبب تغیر اور تسخیر ان میں کے بہ نسبت ایسر کے
 انتباہ جو حیوان کہ دل اوسکا بڑا ہوا و قلیل الحارث نہو دلیہ ہوتا ہی اور جو حیوان کہ دل اوسکا
 چھوٹا ہو لیکن کثیر الحارث ہو وہ بھی دلیہ ہوتا ہی اور جو حیوان کہ دل اوسکا قلیل الحارث
 ہوتا ہی اگرچہ بڑا ہو نامرد ہوتا ہی مانند اونٹ اور خرگوش کے اور پوشیدہ تر ہے کہ دل الم کو
 تحمل نہیں کرتا ہی اور نہ درم کو اسی سبب سے بعد بیج حیوان کے کوئی آفت دل میں پائی نہیں
 بخلاف اور اعضا کے کہ اکثر اذات و کلائی دیتے ہیں اور کبھی طبا جاتا ہی یہ دل بعض اوقات
 کبیر الجسد کے ایک ہڈی بترہ غصروف کے اور کبھی دل بعض ہڈی کا صاحب دوسرے کا یا با
 اور قوت حیات کی دل سے ہی کہ جو دل کو حیوان سے جدا کرتے ہیں حرکت ہی دل کے ایک زمانہ
 تک محسوس پاتے ہیں اور جو بعض اطباء نے کہا ہی کہ دل قبیل عضلہ سے ہی شیخ رئیس دامت
 اتفاق کیا ہی اسپر کہ اوسے خطا کی نہایت یہ کہ وہ شدید المشابہت ہی غصروف سے لیکن
 حرکت اوسکی غیر ارادی ہی ہو اب تک نہیں کہ حرکت عضلی کی ارادی ہی الفصل الخامس
 فی التشریح حجاب الصدر والمعدة والامعاء فصل بانچہ میں ثابت ہی بیج تشریح
 بزرگ سینہ کے اور تشریح معدہ اور امعاء کے اما حجاب الصدر ہو کرکب من اللحم والعصب والاس
 المکرک لیکن بزرگ سینہ کا پس وہ مرکب ہی گوشت سے اور عصب حس والا اور حرکت دین والا
 سے ومنفعة انیسا الصدر و انتفاضہ اور تمدن اس حجاب کا کھلتا سینہ کا ہی واسطہ جذبہ ہوا کہ
 اور بند ہونا سینہ کا واسطہ پھیر لائے ہوا کہ مہیا کہ منفع میں مشوہی اور حجاب مذکور قاعدہ مل داتہ
 ہوا ہی دو بیان اعضا سے تنفس کے اور اعضا سے غذا کے تو اعضا سے تنفس بخلاف غذا سے
 محفوظ نہیں اور وہ آخر ہڈی نظام قفس سے نکلا ہی اور اسفل کو مندر ہو کر اوپر پھیل تو ریت
 اور آخر فقر سے قمار صد تک منتہی ہوا اور وہاں ساتھ سب اشباع کے ملحق ہوا اور اوپر
 دو سوراخ ہیں ایک اکر واسطے نفوذ مری اور شریان کبیر کے اور دوسرا مفر واسطے صوبہ ذفر

تشریح حجاب الصدر

اوس رنگ کے کہ نام اوسکا ایس ہی اور وہی ایس ہی کہ کبد سے نکلی ہی بالجمہ اس حجاب عاجز
 ہوا دیا فرما کہتے ہیں صاحب اسباب و علامات کہ حجاب متعرض ہیں الکبد والمعدة کوس
 ام سے بیان کیا اور بعض لوگ حجاب مذکور کو عضل سے شمار کرتے ہیں فائدہ اوس جگہ سے
 کہ مبد اس حجاب کا ہی ایک عشا پیدا ہوئی ہی اور اعلیٰ کو آئی اور دو شق ہوئے ایک طرف
 خلف سینہ کے اور دوسری طرف قدام کے اور اوس جگہ کے کہ ملتی ترقوتین کا ہی مل گئی ہی اور
 جگہ پیدا ہونے ذات العرض اور ذات الصدر کی بھی عشا ہی اگر درم بین شق قدامی کے ہو
 ذات الصدر اور اگر بین شق خلفی کے ہو ذات العرض کہتے ہیں اور اس عشا کو ساتھ حجاب مذکور
 کے کچھ علامتیں ہیں واما المعدة ففی جسم مستدیر الیہ مکرر من اللحم والعصب والعروق والشرايين
 لیکن معدہ پس وہ جسم ہو کر دی شکل مرکب ہی گوشت اور عصب اور رگوں کے یعنی اور وہ
 اور شرائین سے اور وہ وطبقہ رکھتا ہی مانند اس کے طبقہ داخلی عصبانی ہی اور خارجی لحمانی
 اور صورت معدہ کی ساتھ کدو کے گردن بلذ کے مشابہت دیتے ہیں اور اس تجارت اوسکی نظر
 ماتحت مری کی ہی اور مری بھی جزد معدہ کی ہی جیسا کہ مولف کہتا ہی وبتقسیم الی اجزاء تلاتہ
 اور تقسیم ہوتا ہی معدہ طرف تین جزد کے المری و فم المعدة و قعر یا ایک مری دوسرا فم معدہ
 تیسرا قعر معدہ جیسا کہ ہر ایک ان تینوں سے جدا جدا کہے جا سکتے ہیں واما المری فاثنتین
 اقصیٰ القسم الی عند مقلع عظام القص لیکن مری پس تحقیق وہ شروع ہوتی ہی نہایت خلق
 سے اور پہونچتی ہی قریب اوس جگہ تک کہ انتہا ہڈی سینہ کی ہو اور نہین ہی نیچے اوس کے
 مگر غضروف منجری اور پوشیدہ نہ ہے کہ مری نیچے قصبہ ریه کے واقع ہی لہذا اس کے امراض تین
 رکھتا ہوا اکا در میان دونوں شانے کے چاہیے اور راہ وارد ہونے طعام اور شرائیب کی
 خلق سے طرف معدہ کے بھی ہی اور وہی مری مرکب ہی گوشت وغیرہ سے کہ مذکور ہوا
 بخلاف او کے مقلع کے کہ اوسکو منہ معدہ کہتے ہیں کہ وہ گوشت سے خالی ہی اور طبقہ
 عشا کی کہ طبقہ باطن مری کے ہوتا ہی لیفین اوسکی دراز نہین اور طبقہ عشا کی کہ اوپر او کے
 محیطہ لیفین اوس کے مستعرض ہیں اور حکمت اوسکی درازی میں اور اوسکی چوڑائی میں آسانی
 نکلنے کی ہی کہ لا یخنق واما قعر معدہ فمقلع عظام القص لیکن فم معدہ نزدیک انتہا سے

نکلی

نکلی

ہڈی سینہ کے ہی مقابل عظم خجری کے وہ ہمارے منہ کا گوشت سے خالی ہی اور
 معبد ہی اور کے شدید ہی اور کمت اس میں یہ ہی کہ شدید الحس ہو واسطے دریافت کرے
 بھوک کے سرمایہ بقا سے حیوان کا ہی اور ہیج اس جگہ کے ایک شعبہ عصب و مانع سے
 متفرق ہو اہی واسطے فائدہ جس کے اور اسی سبب سے ہو کہ ہستشامہ و اہم کر یہ مستانی
 پیدا کرتا ہی اور اشدانی بہت سرد کا درمیان مایہوں کے محسوس ہوتا ہی واسطے کہ عصب ہڈی کو
 ہر مانع سے نکلتا ہی مایہوں پر مہر کر کے طرف ہم معدے کے آتا ہی اور ہم معدے کو اور مہر ہڈی کو
 بھی کہتے ہیں اس واسطے کہ اتساع ہیج معدہ کے وہاں سے پیدا ہوتا ہی اور بعض فوائد نام
 رکھتے ہیں واسطے ترویجی کے فوائد سے یعنی دل سے و اما قصر ما فقیہا اللحم لیکن فقر و کمال
 اور سینہ گوشت ہی اور اس سبب سے ہا منہ فقر معدہ میں بہت ہی و مومند فوق
 السرة اور محل فقر معدہ کا اور نواف کے ہی اور وہ تہذیب اطباء و اہنی مائل ہی واسطے
 حاصل کرنے حرارت کے کبد سے تو ہضم قوی ہو اور اس واسطے کہ غذا زلف کا کبھی ہضم کے
 طرف بیکر کے آسانی سے ہو و منفہا ہضم الغذاء اور نفع معدہ کا ہضم غذا کا ہی تو وہ غذا کو مستعد
 کرے واسطے فعل کبد کے جیسا کہ مری اور ہم مستعد کرنے میں غذا کو واسطے فعل معدے کے
 فائدہ جیسے اوپر سے مری ہی بیٹے سے مغائے اشد عسری ہی مری مدخل طعام کا ہی اور
 معا محسوس او کے فتنے کا ہی جیسا کہ مذکور ہو گا لیکن معدہ بیٹھے سے ساتھ فقروں کے اور
 د اہنی جانب سے ساتھ کبد کے اور بجانب بائیں سے ساتھ طحال کے مربوط ہی رباطوں سے
 اور یہ بھی ماتہ مری کے صاحب دو طبقہ کا ہی اور لیفین طبعہ داخلی کی لائے اور چھ مین
 اور لیفین طبعہ خارجی کے عریض ہیں واسطے اوس فائدے کے کہ ہر آگے ہیں انتباہ
 غذائے معدے کی خون سے ہی کہ اوپر چمکتا ہی عروق سے یا منسوب ہوتا ہی اوپر ہر
 سے اور جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ غذا او کی اوس طعام سے ہی کہ وہ معدے میں ہضم
 ہوتا ہی معقول نہیں ہی اس واسطے کہ ہضم کیلوسی کے غذا مستحیل ہوتی ہی کیفیت نے
 نہ نعت سے اور واسطے تقدیر کے استحالہ کیلوس کا او کی نوعیت سے اور حاصل ہونا
 غذا کا لازم ہے لہذا الامعاء فی اجسام عن بانیہ مضاعفہ ذات حس مرکبہ من العصب و اللحم

فصل
 تہذیب
 کمال
 ہندو
 ہما

فصل
 تہذیب
 کمال
 ہندو
 ہما

واللہ

والعراق و انشراہین لیکن رد دے لینے انشراہین پس وہ جسم میں عصبیہ مضاعفت صاحب مس
 مرکب ہی عصب اور شحم اور عروق اور شراہین سے وہی سستہ بالعدا، راسا پتھر دہیں لالہ و سفید
 و السائیم والد قیق و الاسود و القولون و المستقیم چنانچہ ہر ایک جدا جدا کسی جاتی ہیں پوشیدہ
 نہ کہ تین انشری اوپر کو علیا کہتے ہیں اور اس سبب سے کہ جرم اسکا باریک ہی و فاسق بھی
 کہتے ہیں اور ان انشریوں میں چربی نہیں ہی بسبب نزدیک ہونے کے اسنا سے گرم سے
 لیکن بیچ سطح باطن انکی کے رطوبت لنج واقع ہو قائم مقام چربی کے تو دفع مغرت
 تیزی صغرا وغیرہ کی کرنے جرم امعا سے اور رطوبت مذکورہ وغیراس کہتے ہیں اور وہ جمع
 غرس کی ہو ساتھ میں مجہ کے اور تین انشراہین نیچے کو سفلی کہتے ہیں اور اس سبب سے
 کہ جرم اسکا غلیظ اور موٹا ہو غلاظ بھی کہتے ہیں اور بیچ اسکے باطن کے واسطے عرض مذکور
 کے چربی بچھائی ہو خاصہ اور ابتدا سے امعا کی معدے کے نیچے سے اور اتھا اسکی معدہ
 تک جیسا کہ ہم ذکر کرتے ہیں جان تو کہ پہلی انشری اثنا عشری ہو اور وہ ملی ہی معدے سے
 متبادلہ مری کے ہی کہ بیچ وسط احلائے معدے کے مری ہی بیچ وسط اسکے سفلی کہے ہو وسط
 مکملے سفلی کے اور منہ او مسکا سے ہو بنام بواب کے اوپر نہ ہمت اصح کے اور تجویف
 اسکی نسب مری کے تنگ واقع ہوئی ہو اور بحکم خداوند تعالیٰ بواب جب تک
 کہ طعام ہضم پانا ہی بند رہتی ہو بعد اسکے کھلتی ہی تو فضلہ سحر ہو جاوے اور
 اثنا عشری اس سبب سے کہتے ہیں کہ لبنائی اسکی بارہ انگلی مضموم ہوتی ہو اسکی
 صاحب کی انگلیوں سے اور ہر چند بواب نام اسکے منہ کا ہی لیکن کل کو بھی کہتے ہیں
 تسمیہ الشی باسم اشرف اجزاء اور یہ انشری شریطھی نہیں ہی مستقیم الطول ہی معا
 دوسری صائم ہی اور وہ صاحب تلفیض اور التواہی اور نفع اسکے پچھا رہو بیکا
 یہ ہی کہ جو غذا اسمین آوے ویر تک پہنچے توجہ غداہیت رہی ہو کہ جذب کرے اور
 صائم اس سبب سے کہتے ہیں کہ اکثر مریں خالی رہتی ہی اور کثرت خلوص دو سبب
 میں ایک وہ کہ نزدیک جگر کے ہو اور اسارینا اکثر اس سے ملی ہیں خلاصہ غذا کا جلدتر
 جگر میں جاتا ہی اور دوسرا وہ کہ راہ زہرہ لینے پتہ کی بیج اسی انشری کے ہی صغرا کو پتہ سے

امعاء میں آتا ہے واسطے غسل فضل کے پہلے صائم پر وارو ہوتا ہے اور جو صفا بھی شدیدہ الموت
ہو اور ساتھ رطوبت کے نہیں ملا اثری مذکور کو خوب دھوتا ہے قنطاری سے ان دو سبب سے
وہ اثری اکثر خالی رہتی ہے اور صاحب تلفیت ہوتا اسکو واسطے ٹھہرنے غذا کے منافی نہیں ہے
اور اسکے صائم نام ہونے سے اسواسطے کہ زمانہ ٹھہرنے غذا کا بہ نسبت زمانے لٹائی ہرنے کے
بہت ثقیل ہوتا ہے اور اکثر کو حکم کل کا ہے اور لوگوں نے کہا ہے کہ یا اثری مرض میں زیادہ
تنگ ہوتی ہے اور معاتیسری و مینج ہی اور دقاق بھی کہتے ہیں سمیۃ للجزء باسم کل اسواسطے
کہ عینون اثری کو دقاق کہتے ہیں اور اس سبب سے کہ وہ اثریان مذکور و بنا خاص مخصوص
ہوتی ہیں اسکو بنا م کل کے سمیۃ کیا بالجملہ وہ آخر امعاء علیائے ہی نہایت ہلکی ہے اور ملا فین
کثیر رکعتی ہے ساتھ بہت گلاہٹ کے اور رفع تلافین اور استسار کا بہت پھیرا غذا کا ہے تو
تخلاصہ غذا کا جگر خوب خوب کرے رگوں ماسا ریتا سے اور فائدہ و دسرانج ٹھہرنے غذا کے
دراز تک وہ ہے کہ قیامی جلد جلد محسوس تاول غذا کا نہوا و کشادگی ان تینوں اثری کی ہے
ہے اور اسی قدر منفذ کربچ بواب کے ہے یہاں تک اسوہ قدر و سمت ہے اور ہضم
اگرچہ سب اثریوں میں ہو لیکن بچ علیا کے بہت ہے بسبب تزدیکی معدے او کبد کے
اثری چوتھی کے پہلے امعاء سفلی سے احوال ہے اور وہ قسمیہ کی ہے کہ وہ ایک منفذ کثیف
واسطے مدخل اور مخرج کے اور بمثلہ تمبلی کے واقع ہے جو کچھ اس میں آتا ہے جرت قہری
کل آتا ہے اور منفعت اسکی احوالیت کی یہ ہے کہ تو بمثلہ خزانہ کے ہو واسطے فضل کے اور
اس سبب سے مجری امعاء و اور تولید سے محفوظ ہو اور بھی حاجت بزرگی بروقت نہوا
نسبت اس اثری کے بقیاس اور امعاء خلاط کے مانند نسبت معدے کے ہے یہ منفذ اسکا
دقاق کے یعنی جیسا کہ ہضم معدے میں بنظر دقاق کے بہت ہے ہضم اس اثری میں
بھی بنظر قیون اور مستقیم کے زیادہ ہو لہذا ہل اسنی طرف اکثر رکعتی ہے واسطے ہستنا و حرات
باضمہ کے جگر سے اور طرف پشت کے گتروں اور مبد و تانی استحالہ غذا کا بھی اثری ہے
اور وہ کوئی رباط سے بندھی نہیں ہے اسی سبب سے متحرک اور مستقل رہتی ہے اور بچ
بیاری جتی کے اکثر بھی اثری چچ کیمیہ خنیر سے اوترتی ہے اور فائدہ و دسرانجیت میں ہے

بسیب ٹھہرنے فتنے کے اسعین دیدان پیدا ہوں امعاہین اور یہ اشتری ہو گئی جگہ رہنے کی ہو
اور نفع پیدا ایش دیدان کا بہت ہی اور اکثر مرض عقی بسبب پیدائش دیدان کے پیدا نہیں
ہوتے لیکن اس شرط سے کہ وہ قلیل العذہ اور صغیر الحجم ہوں ورنہ پیدائش او کی خود مرض ہی اور
لوگوں نے کہا ہے کہ کم کوئی ہو گا کہ دیدان سے خالی ہو اور یا وجود اسکے کثرت اور برائی او کی کہ بہت
مرض کا ہی بھی کم ہی فضل خالق تعالیٰ سے اور پانچویں اشتری قولوں ہی اور یہ تہ مستح
اعور کے ملی ہی بخلاف اور امعا کے کہ ہر ایک بچے دوسرے کے ملی ہی اور وہ اسکی پیچ اعور کے
معلوم ہوئی ہی اور یہ اشتری ہر چند غلیظ زیادہ اور امعا سے ہی لیکن تنگ زیادہ ہی وسعت
اسکی نسبت اعور اور مستقیم کے اور وہ جو پیدا ہوتی ہی پہلے داہنی طرف سیل کرتی ہی اور
نزدیک جگر کے ہو چکر بائیں طرف پھرتی ہی مائل باسفل اور نزدیک لمحال سے گذر کر
اور کش ران چب کے پینے چڑھے کے نزدیک ہو کر پھر داہنی طرف پھرتی ہی اور برابر
فقرے قطن کے اگر پیچے جھکتی ہی اور مستقیم سے ملتی ہی اور بائیں کہ او سبکہ کہ بائیں طرف
پہونچی ہی نزدیک تلی کے نہایت تنگ ہوئی اور فراہم ہوئی اسی سبب سے جب تلی درم
کرتی ہی ثقل اور ریج اشتری سے نکلتا ہی آسانی سے اور حاجت اسکی پڑتی ہی پہلو سے چبکہ
ملیں نزدیک نکلنے کے تو مدد دیوے او پر نکلنے کے اور پوشیدہ نہ رہے کہ نام اسکا قولنج سے مشتق
ہی اور جو قولنج اکثر اسی میں ہوتا ہی یہ نام اسکا کھنا تسمیۃ ایشے باسم لمحال اور نفع بھی اہر ہونیکا
وہی ہی کہ او پر بیان ہوا اور معا جھٹی مستقیم ہی اور وہ اگر چہ کوتاہ ہی لیکن فروغ زیادہ ہی قریب
فراخی معدہ کے اور نفع فراخی کا یہ ہی کہ تو مخزن ثقل کا ہو اور بہت چیز او میں سما سکے تو وقت
دفع کے نکلن او س نہیں کا آسانی سے ہوا اسواسطے کہ جو چیز کہ بہت ہی باطنج میل اسفل کی طرف
رکتی ہی واسطے ثقالت کے کہ کثرت کو لازم ہی بخلاف شے الثقیل کے کہ محتاج قاصر کی ہو پیچ نکلنے کے
اور قاصر دفعہ ہی اور شاید کہ دفع سے بھی مستعمل نہو بسبب قلت مقدار کے اور باز رہنے
طبیمت کے او کے دفع سے تو رہنا ناچاہیے کہ بعض لیضین اس مباح کے صاحب جذب ہیں تو
اپنے او پر سے حصہ ماقولون بے جذب کرے ثقل کو اور پاک رکھے او کو سدہ دن اس کے
پیدا ہونے سے اور مستقیم اس سبب سے کہتے ہیں کہ وہ قولون سے دور تک سیدھی واقع ہوئی

بدن کبھی کے استاد کیا ہی اور پرقطن کے اور اسکے کثر سے نزدیک مقدمہ کے حوصلہ ہی کہ
 اور سکو شرح کہتے ہیں مبین معبر اور جیم کے کام اسکو یہ ہی کہ نزدیک تبر کے ڈھیلہ ہونا تاہم نہ
 مقدمہ کا کھل جاوے اور ثقل نکل آوے اور پھر بعد حاصل ہونے حاجت کے منقبض اور پتہ
 تو مغذہ بین تکی آوے اور جو امعاء میں سے بوقت نہلے آوے اور اس پر سطح داخلی اس مسلک کے طبیعت
 لزج مخاطی واقع ہی ساتھ شحمیت کے واسطے حفاظت امعاء کے اور منہ کرنے و تخفیف کے نہایت
 سے اور اس رطوبت کو بھی اغراس کہتے ہیں اسواسطے کہ اغراس امعاء علیہ سے مخصوص نہیں
 کہا لایخنہ اور جانا پائے کہ ثقل جیسا کہ ہے اغراس اور قولوں کے نہیں آتا ہی عفونت نہیں کرتا ہی
 و منفعتا و فتن الطعام الفصل السادس فی تشریح الکبد و الحرارة و الطحال فصل
 جیمی ثابت ہی یہ تشریح جگر اور زلخزہ اور سرز کے اما الکبد فی جسم مرکب من اللحم و العروق و الشرايين
 و الششاء و اللدی تشریح لیکن جگر وہ جسم ہی مرکب گوشت اور رگیوں اور شرايين و ویشاء سے کہ بگا
 پھیلایا اور گوشت اسکا سرخ ہی مانت خون جامد کے و لیس لمان فی نفسہا حس اور کبد کو فی ذاتہ
 حس نہیں ہی قائدہ بحس ہونے کا یہی کہ تکلیف نہ پاوے تیزی اغلاط سے اسواسطے کہ وہ ہا
 اور نشاء و اغلاط کا ہی اور اکثر امر میں غلط خیر طبعی لذت ہوتا ہی پس اگر صاحب حس ہوتا تات
 رہتا ہیستہ و اما غشاء ربا فلہ حس کثیر لیکن وہ غشاء کہ مجمل اور سائر اور حافظہ شکل کبد کی ہی حس بہت
 رکھتی ہی اور بسبب نفوذ اس کے بعض اجزاء کے ظاہر گوشت کبد کو بھی حسہ حس سے ہی او یہ
 اسواسطے ہی کہ جو کوئی آفت جگر کو پیو پئے جگر کو خبردار کرے یہی جگر اکثر امور کے اور قدرت او کے ذرا
 حاصل ہو اور یہی غشاء رابطہ دیتی ہی جگر کو ساتھ نشاء مجمل معدہ اور امعاء کے اور بھی رابطہ دیتی ہی
 ساتھ حجاب کے بواسطت رابطہ عظیم قوی کے اور ساتھ امتلاء قصب کے بواسطت رابطہ سفیر قوی
 کے و لو نہا شیبہ بالدم الجعد اور رنگ جگر کا مانند خون استہ کے یہی جگر قدرت اور غیرت کے اسواسطہ
 کہ وہ بیح حقیقت کے خون ہی کہ حرارت سے معتقد ہوا ہی وہی منبت العروق الغیر الضواریہ
 التي تسمى الاوردة او وہ جگر جینے رگون ناجندہ کا ہی اور رگیں مذکور کو اور دہا کہتے ہیں اور غشاء اور
 ورید ہی اور بیح تشریح اور وہ لے کہہ آئے ہیں ہم زبان بھی تھوڑا کہ لازم حاصل کو ہی کہنا ہا
 جان تو کہ دو ورید کیلئے سے نکلیں ہیں بمنزلہ جڑ کے ایک جانب حد بہ سے اور دوسری طرف

تشریح کبدہ

مقرر سے مدلی کو اجوف اور مقعر کی گویا بکتے ہیں جو واسطے پہونچانے غصہ کے اسضا کو اوپر
 شیعے نائیت کے طرف گردے کے خاص ہوئے شیعے اجوف کے ہیں اور جو واسطے جذب خلط
 کیلوس کے معدے اور امعاء سے خاص ہی اور ماسا زلیقا نام ہوا شیعے باب کے ہیں جیسا کہ
 پنج ذکر اور وہ کے مشرق کا گذر یا پچھلے شرب جگر کا خلا صہ کیلوس سے مانند شرب اسفنج کے ہی
 پانی سے اسواسطے کہ کبد تجرین وسیع نہیں رکھتا ہی مانند معدے کی کہ غذا جمع ہوا ایک فصا میں
 اور پیا چاہیے کہ اوپر جگر کے زیادہ تیناں ہیں انگلی کے مانند کہ اس کے سبب سے گردے کے شامل ہوا
 مانند اس کے کہ کوئی شخص کوئی چیز کو ہاتھ میں لیوے اور نید سے الکف ہو اور ان ہاتھوں کے گرد اس کے
 اور نفع زداند کا حاصل ہونا پسیدگی اور انخما ہی واسطے شامل ہوئے کبد کے اسما پر اور زوائد کو

بعض آدمی میں چار ہوتے ہیں اور بعض میں پنج اور بعض میں دس زیادہ زوائد ہیں مراد اسکا ہوا ہا الی
 ناحیۃ المعدة اور پنج طرف مقعر کے کہ اوپر باب کے ہی ایک مقعر ہی طرف پتے کے واسطے دفع ہونے
 صفر کے اوس سے اور بھی اسی طرف میں مقعر دوسرا ہی طرف تلی کے واسطے دفع ہونے سودا
 اوس سے ابھی درمیان جگر اور دل کے ایک رگ واقع ہی واسطے اخلاص اور استفادہ کے نام
 و یہ شریانی ہی اور اطبا کو اسمیں اختلاف ہی بعضے کہتے ہیں کہ جگر سے جمی ہی اور یہی انھوں کو
 بعضے کہتے ہیں کہ دل سے نکلی ہی اور جسطور پر کہ ہو وہ میاں ہی درمیان جگر اور دل کے اور چشم
 پنج نفس معدے کے کوئی عصب نہیں ہی لیکن ایک عصب باریک معدے سے جگر میں ہی
 اور اس سبب سے کہ وہ عصب نہایت باریک ہی معدے کو شراکت جگر سے مضرت کہ نہ ہو
 نزدیک لاحق ہونے آفت کے پنج جگر کے مگر یہ کہ الم قوی جگر میں ہو کہ اس صورت میں ازیت
 اوسکی معدہ تک پہونچتی ہی بسبب مشارکت کے و موضعہ فی الجانب الایمن اور محل جگر کا
 طرف ہی و ظہر مالمصق الخلف اور پشت جگر کی یعنی حد بوسکا ساتھ پیلون پچھلے
 ملا ہی اور یہ ملا پنج بعضے آدمی کے شدت ہی اور جرم کبد نے پسلی کو مس کیا ہو اور دستہ
 کیا ہی اور پنج بعضے کے مس شدید اور تکیہ نہیں کیا اور شراکت کبد کی ساتھ پیلون کے احجاب
 باعتبار اوستگی ماست کے ہی و لیکن مالمصق بالمعدۃ اور شکم جگر کا یعنی مقعر اوسکا معدے سے متصل
 اوپر طریق اشتغال کے واعلا مانند یدی فیما بین الصدر اوپر جگر کا شروع ہوتا ہی و میان حجاب سیدہ

یعنی پر اس تجاب سے واستقامت یعنی الی الخاصۃ اور پائین جگر کا پونچتا ہی طرف مٹی یا خامرہ کے
 نیچے زیادہ تر معدے سے تھوڑا و منفعتہا تو لید الدم لتغذیہ الاعضاء اور نفع جگر کا پیدا کرنا خون کا ہی
 بسبب لہذا کہ کیلوس کے جیسا کہ بیان ہو گیا اور تخصیص ذکر تو لید خون کی با و صفت اسکے کہ تو لید با و
 اخلاط کی بھی کرتا ہی واسطے عمدہ ہونے خون کے ہی اور یہ بحث اخلاط کے لگایا کہ غذایہ حقیقہ کے
 خون با و باقی اخلاط بزرگ با زیر مصلی کے بین و اما الحرارة ملاصقة بالکبد لیکن تمیز یعنی پتہ و جسم
 کہ صغیر صوبانی مانند تھیلی کے ملاصقة بالکبد ملا ہی یعنی لٹکا ہی اور پر جگر کے سمت معدے کی جیسا کہ
 گذرا ہی اور دو شعبے عصب اور شریان سے کہ اوپر کبد کے آئے ہیں او سین پہونچے ہیں واسطے اخلاط
 حس اور حیات کے وہی و اما الحرارة الصغیرہ اور مرد و حمل رہنے صغیر کا ہی و منفعتہا جذب الحرارة
 الصغیرہ من الکبد اور نفع اوس کا جذب صغیر کا ہی مگر سے اس واسطے کہ اگر صغیر اس طرف نہ کھینچتا
 اور جگر میں رہتا یہ قان لاتا اور بہت امراض پیدا کرتا اور نفع دوسرا یہ ہے کہ تو اوس صغیر اوپر
 اویس کا کرتا ہی واسطے غسل و تنصیف کے جیسا کہ یہ باب امعا کے گذر لہذا شعبے کثیر و مجرے مرا ہے
 بجانب امعا کے واقع ہیں اور یہ اکثر آدمی کے شعبہ باریک اسفل معدے سے بھی ملا ہی واسطے ایک کرنے
 معدے کے رطوبات سے اس واسطے کہ اکثر اطفال رطوبات کا او سین باعث فساد ہضم کا و رافعات کا کہ
 اور کبھی ہوتا ہی کہ یہ شعبہ وسیع پیدا ہو یا بہت شعبے طرف معدے کے واقع ہوں اور اوس سبب سے
 آدمی ہمیشہ پیچ ٹھیکٹ کے اور یہ بخلقت ہی پیچ اکثر امر کے اور کبھی ہوتا ہی کہ یہ عارضی ہوں اس واسطے
 کہ حد و ت مجازی جدید کا ممکن ہی جیسا کہ مقرر ہوا و اما الطحال فهو جسم مرکب من اللحم و الشریکین مختلف
 لحد اللون شعبیہ بالکبد لیس کہ فی نفسہ حس لیکن تلی ایک جسم ہی مرکب گوشت اور شریان سے
 اور صاحب تھنمل ہی واسطے سہولت قبول کرنے کے فضول سوداوی کا اور رنگ اوس کا مائل
 یکو و تہی اور شایہ کبد کے ای پیچ رنگ کے اور زمین ہی اوس کو فی ذاتہ حس تو متا دی نہ
 اوس چیز سے کہ مستفح ہوتی ہی و اما غشاء ذہ حس کثیر لیکن غشا اوس کی کما و سپر بخل ہوتی بعضی
 ہی اور صفاق سے نکلی اوس کو حس بہت ہی تا و ریفت کرنا آفتون کا اور دفع کرنا اوس کا ممکن ہو
 اور باقی کہ غشا ہے مذکور سے روا بط پیدا ہوے کما و سکوا ساتھ معدہ اور اضملاع وغیرہ
 کے مرتب کیا ہی اور تلی بھی صاحب تحریک ہی عمدہ اوس کا جانب اضملاع کے ہی اور ارتباط اوس کے

ہاں یہ ایسا مضبوط تھیں ہیں کہ دوسری طرف سے ہی لٹاؤہ معدے سے التصاق رکھتے ہیں۔
 کچھ سختی تلی کے اور کچھ سختی جانب بائیں معدے کے فرق مشکل سے کہہ سکتے ہیں موضع فی الجانب الایسر
 میں نفاذ الخلف والمعدۃ اور سرکان تلی کا بیچ بائیں طرف کے ہی درمیان پسلیوں خلف کے
 اور معدے کے وہو جار الجمرۃ السوداء اور تلی جگہ رہتے جڑ سودا کا ہی ومنفعۃ جذب المرقۃ
 السوداء من الکبد اور نفع تلی کا کھینچنا سودا کا ہی جگر سے اور اس جذب میں دو فائدے ہیں ایک
 وہ کہ کھینچا سودا اسے زائد سے پاک رہے اور امراض سوداوی پیدا نہوں دوسرا وہ کہ تھوڑا اس
 سوداے وقت خالی ہونے معدے کے اوپر فم معدے کے گرنے واسطے تنبیہ اور سکے اور شہوت
 طعام کے جیسا کہ ابتدائیں کہ گایا جاتا چاہیے کہ تلی دو منفذ رکھتی ہی ایک طرف متعرب کے واسطے
 جذب سودا کے اور یہ منفذ بڑا ہی اور دوسرا طرف فم معدے کے واسطے گرنے سودا کے اوپر فم معدے کے
 اور یہ منفذ چھوٹا ہی اور نفع بڑا ہی منفذ پہلے کا اور چھوٹا ہی دوسرے کا ظاہر ہی تو سودا جگر سے
 بغیر اغت نکل آئے اور متقیہ بیچ جگر کے ظاہر ہوا اور اوپر فم معدے کے گرنے کو کثرت جوع سے تکلیف
 ظاہر نہوا اور خاصیت تلی کی یہ ہی کہ جو تلی موٹی ہو بدن بدلہ ہوا اور جو تلی دلی ہو بدن موٹا ہوا وہ
 بیچ شراکین تلی کے خون پیک کر مانند جہر تلی کے ہوتا ہی پس جو فضلہ ہی دفع ہوتا ہی اور جسوقت
 شفت بیچ واقعہ کے ہوتا ہی کبر اور صلابت تلی میں واقع ہوتا ہی اور جسوقت ضعف بیچ جاذب کے
 ہوتا ہی فساد بیچ جگہ کے واقع ہوتا ہی اور بیماریاں سوداوی ظاہر ہوتی ہیں الفصل السابع فی البقیۃ
 الاعضاء والمرکبۃ فصل ساتویں ثابت ہی بیچ بقیۃ اعضا سے مرکب سے وہی انگلیان والانشائیۃ
 والانشیان والقضیب والبرحم اور اعضا سے مذکورہ یہ ہیں کہ کہا جاتا ہی اما انگلیان فمکلو احدہما
 مرکب من اللحم الصلب قلیل الجمرۃ وشم کثیر وعروق وشرائین وغشاء لیکن گردے پس ہر ایک
 ان دونوں سے مرکب ہی گوشت سخت تھوڑے سرخ سے اور بہت چربی سے اور رگوں سے لیتا وہ
 اور شراکین سے اور نفع سختی گوشت کا یہ ہی کہ تو قوی الجوہر ہوا اور امتلاے مائیت سے کہ اکثر سبب
 اختلاط اخلاط مادہ کے مدت کو حاصل کرتی ہی سپرغ الانفعال نہوا اور بھی جگر سے جذب نہیں
 لے سکے مگر چیز رقیق کو اور اس سبب سے کہ تلی اعتدال کرتی ہی مائیت کو خون سے سرخی اور سکی
 بہت نہیں ہی اور جو خشک جرم ہی چربی بہت اوسین وار وہو تلی ہی تو تبدیل کرے خشکی کو

ترطیب سے اور فائدہ آور دہ کا تغذیہ اور رفع شرائین کا پہونچنا حیات کا ہی مبدیہ کہ منفی نہیں ہر
 ویس لہذا فی نفسہا محسوس اور نہیں انکو فی ذاتہا محسوس اور رفع محسوس ہونیکا نہ تکلیف پانا انکا ہی تیزی
 اور شوریت بابت سے داماشا ہما قلمس کثیر لیکن وہ عشا کہ اوپر انکے محیطے ہی کثیر الحس ہی اور رفع
 اسکا دریافت کرنا تکلیف کا ہی جب عارض ہو دوسرے اسفل انکس اور بیکہ انکی نیچے پہلے کسی
 اوس جگہ کہ کمر کتے ہیں اور گرہ دہنا نسبت بامین گردے کے تھوڑا اونچا واقع ہوا ہی و مشفقہ
 جذب البول من حدہ الی اللکبد العجری الی اللشائے اور رفع گردے کا جذب کرنا چشام کا ہر قدر بیکہ
 توجاری کرے اوسکو طرف مشائے کے اور جاننا چاہیے کہ سچ باطن ہر گردے کے ایک تجویف ہر کہ
 اوسمین آتی ہی بامیت جگر سے بواسطہ اوس رگ کے کہ قسسی بطالع ہی اور ہر رگ گردے میں
 اگر پھیرا ہو کر کو نکلی ہی لہذا طالع کتے ہیں اور ہر گردے سے ایک رگ نکلتی ہوا دران دونو کو طالعان
 کتے ہیں اور ہر نکلتی ہیں پچھڑے اور دل کو پہونچتی ہیں اسی سبب سے سچ بیماری گردے کے منکاب
 ستیر ہو جاتی ہی اور دہا پہونچنے غذا کی ریرہ اور دل کو اسی رگ سے ہی اور غرض اوسمین یہ ہی کہ تو غلظت
 دل اور ریرہ کی ماحضہ اور لطیف ہوا اور خوب ہضم پائی ہو اور بواسطہ اوسکے نفوذ کے بہت مہار ہی
 سبکی حاصل کی ہو اوس عجری کو کہ درمیان گردے اور مشائے کے واقع ہی ہر کتے ہیں بیسے سوری
 پانی کی اور بھی غالب کتے ہیں بھائے حملہ اور باجمہ بامیت کہ مگر بہت اوپر گردے کے آتی ہی پانی
 قائل نہیں ہوتا ہی بلکہ خون کے ساتھ ملا ہوتا ہی پس گردہ خون کو پانی سے خوب جدا کرتا ہی اور
 تھوڑا خون صاف کو طرف دیا و دل کے پچھڑے ہی اور باقی کو اپنی نڈا میں صرف کرتا ہی اور پانی کو
 مشائے میں پھینکتا ہی اسی سبب سے جب ماسکریا مضمہ گردے کا ضعیف ہوتا ہی بول نکلتی
 آتا ہی میاں سبب ضعیف مگر کے نکلتا ہی ولما اللشائے فی مرکزہ من جسم عصبانی مضاعفہ و من
 دشرایات لیکن مشائے میں وہ مرکب ہی جسم عصبی الجوہرے اور متضائف ہی لینے دو طبیعہ دار سے
 اور رگین اور شرائین سے جان تو کر دہ بلوطی شکل ہی اور طبیعہ باطنی اوسکا سبب جلتے لہذا
 سخت واقع ہوا تو صاحب ہوا پر تیزی اور لیس بول کے اور عصبی بنا گیا تو تیزی بامیت کو دریافت
 کرے آسانی سے اور اوس سبب سے قوت و افندہ اوسکی حرکت میں آوے اور طبیعہ نڈا
 صفاتی ہی اور صاحب قوت تو محافظت کرے طبیعہ دامن کی کو اور پٹنے سے محفوظ رہتا ہو

کر دہ اشتلا سے داکم سے پست بخاوسے و موضع ما بین العاتق والذراور جبکہ شانے کی درمیان
 عانہ اور بر کے ہی لیکن موضع ہی ہوا ہی اور پرمعا استقیم کے بیچ مرد کے نیچے ہڈی عانہ کے اور
 بیچ عورتوں کے اور پراسفل رحم کے و منقعتا جمع البول و اخراجہ اور نفع اوسکا جمع کرنا پیشاب کا
 اور نکلنا اوسکا ہی دفعۃً اور کیفیت جمع اور خروج پیشاب کی اسطور پر ہی کہ عودہ دو مجرے کے
 اوکو معا بعین اور ہر پنج بھی کہتے ہیں گردے سے مثانہ میں آئے ہیں اور پراسفل توریت کے اور
 ایسا نہیں ہے کہ یہ دورگ مجرود ملنے کے شانے سے سیدھی سمین آئی ہوں بلکہ طبیہ خارجی مکتا
 کو سورج کر کے بیچ اوس فصاعہ کے درمیان دو چٹے کے ہی آتی ہیں اور مثانہ کی لبنانی عین
 جانی ہیں اور قریب اوس جگہ کے کہ مخرج بول کا ہی پس اسجگہ بیچ جلتے باطنی کے نافہ پر کر بیچ
 تجرین مثانہ کے کھلے ہیں اور قدرت خدا تعالیٰ سے عشا اندر دینی اور پر مندان و دونوں سوراخ
 کے پچھی ہو اور پانی اوسکے نواح سے بیچ جوف کے جاتا ہی اور غرض اسمین وہ ہی کہ جو پانی بہت
 جمع ہوا و ربطہ اندر کا ساتھ طبقہ ظاہر کے طے ہو و متفقہ کہ جگہ گر نیکی ہیں بند ہو جائیں اور پانی
 پیچ آئی کی جگہ وقت دفع کے ممکن نہ ہو پس قوت ادا فہ مشلے کی بحکم اللہ سبحانہ کے پانی کو اوسکی
 گردن کی راہ سے کہ طرف قبل کے واقع ہی باہر نکلاے اور یہ گردن مثانہ کی بیچ مرد و عورتین غم
 رکھتی ہی اور بیچ عورتوں کے ایک خم اور مبدی اس گردن کا عضلی محاط سے ہی تو پانی کو بدون
 ارادت کے نکلے نیز بوسۃ و اما لا انتہیان فکلوا احد منہما کرکتہ من لحم ابیض و لحم من عروق و شریات
 لیکن خصیتان ہر ایک اونسے مرکب ہی گوشت سفید چرب سے اور رگیں اور شریکین سے جہاں تو
 کہ گوشت خفیر کا کا خدھی ہی اور نرم صاحب سوراخ مانند گوشت پستان کے اور اونکی رگوں کے
 شبہ بہت ہیں اور منہ ہی بہت ہیں اور ایک عشا کہ صفاق سے نکلی ہی اور بدون و دونوں خفیر کے شالی ہو
 جیدا کہ طب اکبر میں ہمز کر چکے ہیں و منقعتا الفصاح المنی اور فائدہ خفیرہ کا پکانا مادہ منی کا جہاں تو
 کہ منی فضلہ ہلہم چوتھے کا ہی کہ پیدا ہوتی ہی وقت تقسیم غذا کے بیچ اعضا کے بطریق تشریح اور ٹپکنے کے
 عروق سے اور دہ جزو لطوایط غریزی قریب العمد انعقاد سے ہی اور اعضاے اصلی اوس سے غذا
 کرتے ہیں اور اوسکو کہ فضلہ کہتے ہیں نہ اس معنی سے کہ وہ صلاحیت غذا ہو سکی نہیں رکھتی ہو کہ
 مانند فضلہ کے واجب الدفع ہی عیا کہ بعض لوگوں نے وہم کیا ہی بلکہ اس معنی سے کہ جو ہر نام راجع

تشریح البقاہ

کہ اعضا میں ہوتا ہی ایک جزو لطیف قابل تغیر کے زیادہ اور فاضل رہتا ہی خدا نے طبیعت
 او سکود واسطے بقائے نوع کے صرف کرتی ہی اور طریق حاصل ہونے منی کا اور قول بشرط کے
 ایسا ہی کہ خمیرہ اور لصل اور کا دماغ سے نازل ہوتا ہی اور اوس سے بیج و درگ کے گینچے کا بونے
 واقع ہیں اور شجاع سے ملی ہیں اور شجاع سے گردن میں اور گردن سے خمیرہ میں ہوتا ہی اور
 ہر عضو رئیس اور زیر رئیس سے شعبہ ان دو گردن میں ملتا ہی کہ منی ہر عضو کی ادن شعبوں سے
 طرف اون دو گردن کے جاتی ہی اور ساتھ خمیرہ کے ملتی ہی اور مجموعہ خمیرہ میں بیج ہوتا ہی اور اس طرح
 پہلے بیج و درگ تخیلی خمیرہ کے آتی ہی پس استعداد سفید ہونے کی پیدا کر کے خود بیضیوں میں آتی ہی
 اور بالکل سفید ہوتی ہی یک کر اور ساتھ رنگ محل کے متاثر ہو کر ساتھ سفید ہونے و دودھ کے پچا ہونے
 اور جانا چاہیے کہ منی جب تک استقامت میں ہی بزرگ خون کے ہی لیکر خون کے مائل ہو پھیندی ہوتا ہی جو
 بیج و درگ کے کہ در میان گردے اور انٹین کے ہوتا ہی میل رہ سفیدی کرتا ہی لیکن سرخی خالی
 اور جب تک انٹین میں نہیں آتا ہی سفید بالکل نہیں ہوتا ہی اسی سبب سے نزدیک ضعف
 انٹین کے منی سرخی نکلتی اور اوپر ہونے خمیرہ منی کے دماغ سے استدلال کرتی ہیں اس کے کہ
 قطع کرنا گردن پہنچے کان کا قطع متاثر کر تا ہی نتیجتاً اور استدلال کرتے ہیں اور پر ترشح کے ہر عضو سے
 اس طرح پر کرتا ہی ہوتا ہی کہ استغفر اللہ منی سے اس قدر ضعف لانا ہی کہ استغفر اللہ بہت خفا
 نہیں لانا اور بھی جو عضو خصوصاً عضو رئیس کی باب کا ضعیف ہو لڑکے کا بھی ضعیف ہو گا اکثر
 اور لقبول بعض حکما کے طریق حاصل ہونے منی کا یوں ہی کہ منی تمام اعضا سے جانب بیکہ آتی ہی
 بدون تعیین اصل او خمیرہ کے بیج کوئی عضو کے پس جگر سے توسط شعبہ ابون کے نازل
 ہو کر گردن کو جاتی ہی اور زبان نایت سے صاف ہوتی ہی اور قوام کثرتی ہی پس بیج اوس
 مجرے کے کہ در میان گردے اور خمیرہ کے واقع ہی اور بیج بہت رکھتی ہی اور پختی ہی مگر بہت ناقص
 بعد اسکے خمیرہ میں جا کر نفع خوب پاتی ہی اور پوشیدہ نہ ہے کہ الہا بالکل التفت رکھتے ہیں
 اس بات پر کہ منی زمین بھی ہی اور مادہ میں بھی اور دلیل اور برہونہ منی کے عورت میں ہونا خمیرہ
 ہی اور زمین تو خلقت اور کثرت عیث نہوا سیکے کہ فعل حکیم کا خالی حکمت سے نہیں ہوتا اور حکمت
 اور کثرت پیدا ایش میں سوائے نفع منی کے اور کچھ ظاہر نہیں ہی نہایت یہ کہ منی مادہ کی ترش زیادہ

خون جنین سے مشابہ زیادہ ہی لہذا فیلسوف مقدم اوپر منی مادہ کے اخلاق منی کا نہیں کرتے بلکہ کیفیت
 لہت ہوتے ہیں اور یہی اوپر ہونے منی کے نر اور مادہ میں قرآن مجید ناطق ہی کا قال اللہ تعالیٰ
 لیکھ الانسان مم خالق خلق من ما و افق یخرج من بین الصلب والترائب اور مفسرین متفق ہیں کہ
 صلب سے پیٹھ مردکی اور ترائب سے سینہ عورت کا مراد ہی اور قول حکیم ابھی اس آیت سے منافق
 نہیں رکھتا ہی لامکان خروج نیک کثیر من الصلب وینہا عن الترائب اور جان تو کہ اطباء و حکما
 متفق ہیں اس بات پر کہ یقیناً قوت عاقدہ منی نرین ہی اور قوت منفذہ منی مادہ میں لیکن اختلاف
 کرتے ہیں اس امر میں کہ آیا بیج منی نر کے قوت منفذہ ہی ہی تو یہ بھی جزو جنین کے ہو سکتے اور بیج
 منی مادہ کے قوت عاقدہ بھی ہی تو وہ مجدد منی مردکی ہو سکتی ہی یا نہیں ہی تو ترکیب جنین کا سوا
 منی مان کے اور دم ٹھٹھ کے نہوا اور ظاہر ہی کہ جو عاقدیت ساتھ منی نر کے اور منفذیت ساتھ منی
 مادہ کے محدود ہو ترکیب جنین کی شمولگی گزرتی مادے اور خون جنین سے کہ بعد اسکا اتی مادہ منی مردکی
 بیج وجود جنین کے دخل نہوا لان العاقدہ لایکون منفذہ و اجزاء الجنین کلیہا متعلقہ بالجملة حکما و شکوین
 اور اطباء مثبت نہایت یہ ہی کہ اطباء کہتے ہیں کہ عاقدہ منی نر کی قوتی زیادہ ہی نسبت منفذہ منی
 نر کے بخلاف مادہ کے کہ منفذہ او سکی قوتی زیادہ ہی او سکی عاقدہ سے اور کہا ہی کہ انتساب منی
 مرد کی طرف عاقدیت کے اور انتساب منی عورت کا طرف منفذیت کے اسی جہت سے ہی
 جیسا کہ بیج بحث ارکان کے بیج وجہ تخصیص حرارت اور برداشت کے ساتھ کیفیتان فاعلتین کے
 اور تخصیص رطوبت اور یوبست کی ساتھ کیفیتان منفعتان کے مذکور ہوا ہر ایک حکما اور اطباء
 اور اشبات اپنے مطلب کے دلیل لاتے ہیں جیسا کہ کہا جاتا ہے فاعلہ حکما کہتے ہیں کہ اگر وہ قوت بیج
 ایک منی کے ہون لازم آتا ہی کہ ایک چیز قابل بھی ہو اور فاعل بھی اور یہ باطل ہی اور الکیا جواب
 دیتے ہیں کہ یہ قاعدہ جاری نہیں ہوتا ہی مگر جسم بیضی میں کہ تعدد حالات اور قوایل سے خالی ہوتا ہی
 اور منی خود مرکب ہی اجسام مختلف سے اور جو اہل سکولہ کہتے ہیں بسبب تشابہ ہونے او س کے
 اجزاء کے حص میں پس یہ قاعدہ بیان درست نہا و بیگا پھر حکما ایراد کرتے ہیں کہ اگر وہ دونوں قوت
 ایک منی میں موجود ہوں چاہے کہ ایک منی تولید میں کافی ہو اور احتیاج ملنے دوسری منی کی
 نہوا سوا اسے کہ منی قوت فاعلہ کی سوا اسے اسکے نہیں ہی کہ مسدود تغیر کی ہو دوسرے سے

۴
 کتب کتب کتب
 قوت منی نر کی
 قوت منی مادہ کی
 وجہ سے

۵
 اس کے بعد
 جنین کی جنین
 اور جنین کی جنین
 اور جنین کی جنین

یہ دوسرے کے اس راہ سے کہ وہ دوسرا دوسرا ہی پس جسوقت قوت خالصہ ملاقی ہو قوت
 مستعد کو اور ظاہر نہوا دوس سے فعل وہ قوت مبداء تاثر کی شوگی پس قوت کو قوت نہ کہینگی
 ہذا خلف یعنی یہ خلاف و مرض کے ہو اور جواب دیتے ہیں اہل با کہ قوت فاصلہ اگر چہ مبداء
 تاثر کی ہی لیکن ہم نہیں تسلیم کرتے کہ علت تامہ ہو اور یا یہ اند کو نہیں دارا ہوتی ہی مگر اوپر
 تقدیر ہونے او کے علت تامہ اور چہ یہ بات متحقق نہ ہوئی ہو سکتا ہی کہ ملنا و دونوں ہی کا
 شرط انعقاد جنین کا ہو ساتھ اس بات کے کہ بعض لوگوں نے کہا ہی کہ حصول دلہ کا ایک
 منی سے جائز ہو بلکہ واقع ہی لیکن یہ قلیل اور نادر ہی اور کیفیت تولد جنین کی یہ تشریح رحم کے
 اوگی فائدہ ہر خبیثے سے ایک برگ مانند موزی کے نکلی ہی اور ایسی معلوم ہوتی ہی کہ خبیثے سے
 جہا ہی اور اوس سے پیدا نہیں ہوتی ہر چند کہ حماس اور ملاقی ہی اور جو رگین مذکور ہوتا
 ہوتی ہیں یہی اوس نزدیک کی کے وسعت محسوس ہی بعد اسکے طرف تنگی کے میل کر کے پھر
 وسیع ہوتی ہیں خصوصاً یہی عورتوں کے نزدیک منتہی کے اور رگوں مذکور کو او عید منی
 کہتے ہیں اور یہ رگین صاعد ہوتی ہیں پھر طرف رقبہ مثانہ کے میل کیے ہیں نیچے بھر ہی بول کے
 اور تشریح او عید منی عورتوں کی یہی تشریح رحم کے اوگی انتباہ اشیان مردون میں بھی ہیں
 اور عورتوں میں بھی نہایت یہی کہ خبیثے عورتوں کے چھوٹے اور چوڑے ہیں یہی عورتوں کو اس
 قوت کے چھپے ہیں یہی اصل عشق رحم کے اور یہی تشریح رحم کے بیان ہو گا واما النفس جب دھم
 مرکب من لحم قلیل و عصب و عروق و شرائط کثیرہ لیکن قفسیب یعنی آلہ و دھم ہی کہ
 مرکب ہی گوشت تھوڑے اور عصب اور اور دہ اور شرائط بہت سے اور رباطوں اور
 عضلنوں سے اور جو اصل او سکی رباط ہی کہ ہڈی مانہ سے جہا ہی اور حسیرو اعظم یہی تحریک کے
 عضلہ ہر مولت اسکے بیان سے مترمز نہیں ہوا اسلئے کہ دونوں ظاہر قفسیب یعنی رباط اور
 عضلہ اور جان لڑ کہ گوشت او سکا بھی غلوی ہی اور نازک اور رباط او سکا کثیر التجا و لین
 اور رگین او سکی وسیع زیادہ ہیں نسبت او سکی مقدار کے اور یہ سب اسواسلئے ہی کہ نعوذ
 حاصل ہو لبیب داخل ہونے روح اور یہی اور دم کے اور حقیقت نعوذ طبعی کی یہی ہی کہ
 تنجاولین او سکی رباط کے یہی سے بحیرہ جادہ میں اور شرائط روح سے اور اور دہ خون سے

اور پوشیدہ مزید کہ قوت اوٹھنے قضیب کی دل سے اور حس اوٹکی عصب نخامی سے ارتقا
 مجرے نکلا ہی اصل اوٹکی دماغ سے ہی اور فدا انگریزے آتی ہو اور شہوت مباشرت کی مباشرت
 باور گردے کے ظاہر ہوتی ہی اور صحت اس امر کی موقوف ہی اور پر صحت اعضائے رئیسہ کے
 دراصل صلب کا دل ہی وک حس کثیر اور قضیب کو جس بہت ہی خصوصاً حشفین اور کثرت حس
 کی بسبب کثرت اور اجتماع عصب کے ہے حشفین اور ظاہر ہی کہ اگر جس بہت نہوتی لذت تام
 اوٹکا مقام سے ظاہر نہوتی اور آدمی اپنے تئیں اس کام میں کہ سر سر مکنت ہی ذلیل نہ کرتا
 ہے انکار شیران راکنہ رو بہ مزاج بہ احتیاج سنت احتیاج بہ ومنفعۃ ظاہرہ
 اور نفع قضیب کا ظاہر ہو اور بیانا چاہیے کہ قضیب بین تین مجرے ہیں ایک مجرے بول کا دوسرا
 مجرے منی کا تیسرا مجرے ودی کا اور یہ تین بیچ جڑ ذکر کے متمیز ہیں اور بیچ اعلیٰ کے کھلے
 ہیں اور اعلیٰ ایک سوراخ ہی جڑ قضیب سے نہایت حشفہ تک اور مکنت بیچ خلقت تین
 مجرے کے یہی کہ مجرے بول کا ضرور ہی کہ مائل بسختی ہو تو منفصل اور تالم نہوتیزی بول سے
 اور مجرے منی کا لازم ہی کہ نرم ہو تو نزدیک خسرو منی کے آسانی سے کھل جاوے اور منی
 جلا جیسے کہ مبداء سے نکلے رحم میں آوے اور جب وجودان دو مجرے کا واجب ہوا درمیان
 دونوں کے میانگی کہ وہ مجرے ودی کا ہی بھی لازم ہوا تو مجرے منی کو تر رکھے اور اوپر دفع منی
 کے مدد کرے اور جان تو کہ ودی بدال ملے رطوبت ہی لعاب دار کہ بعد منی کے نکلتی ہی بیچ
 بسنے کے اور یہ عورتوں میں بہت ہوتی ہی لیکن مذی بدال مجرے رطوبت ہی کہ وقت شہوت
 کے اوپر سر ذکر کے آتی ہی اور محل اوٹکا فہم ہی بیچ شروع مجرے بول کے کہ واسطے نرم اور تر
 کرنے مجرے مذکور کے مخصوص ہی اور جانین کہ بیچ اکثر کے طول قضیب کا کم چھ انگلی مضموم
 اوٹکے صاحب سے اور گیارہ انگلی سے زیادہ نہیں ہوتا ہی اور طول عنق رحم کا بدستور دوا
 الرحم منوہم عصبانی لیکن رحم بیضے زبدان جسم صغیری ہی بیضے مشابہ عصب کے نرمی اور سفیدی
 بین جیسا کہ بیان ہوگا و موضعہ ما بین المثانۃ والماء المستقیم والسرورہ ورحل اوٹکا درمیان بٹکانے
 اور انتری نیچے اور ناف کے ہی وک عنق نبیتی الی الفرج اور واسطے رحم کے گردن ہی کہ پوچھتی ہی
 فرج داخلی تک قریب اوس جگہ کے کہ منفذ بول کا وافی اصلہ الامتیان اور جڑ عنق رحم میں

نکلی قضیب

جان قضیب
 درج اول ۱۲۵

مشرقی رحم

دو خبیثہ ہیں ومنفصلہ قبول الحمل اور فائدہ رحم کا قبول کرنا حمل کا ہی فائدہ و شکل رحم کی مانند شکل
 خیرہ اور قنیب مرد کے ہی کہ عقوبت ہو اور خود رحم بچاے کیس خبیثہ کے اور عنق اوسکا بجائے قنیب
 کے ہی اور قنیب مانند کالبہ کے ہی واسطے گردن رحم کے اور گردن رحم کی مانند غلاف کے
 ہی واسطے قنیب کے اور طول رحم کا نزدیک ناف سے ہی نزدیک آخر منفذ منصف بہک
 اور اس سبب سے کہ تشریح رحم کی اور اکثر اطباء کے ظاہر اور مرہون نہیں ہی عوام کو کون پوچھتا ہے
 اس باب لازم الفیق میں لبتہ کرنا واجب جانا تا پتہ شیدہ نہ ہی کہ فرج ایک موضع ہی جو فہم کو
 انتہا اوسکی وہاں تک ہی کہ رحم سے ملائی ہی لیکن گردن رحم کی ہنس نہ آستین کے ہی اور
 ایلان باطن گردن رحم میں ہوتا ہی یعنی دخول قنیب کا ہی خود عنق رحم کے ہوتا ہی اس واسطے
 کہ مراد منفذ فرج سے ہی بتوین عنق رحم کی ہی اسلئے کہ منفذ محسوس سوائے اسکے اور نہیں ہی
 لادہ عاجز ہیں اقطار الفرج و مایوچ فیہ اور طول اس منفذ کا یعنی عنق رحم کا ہی اکثر کے
 بچہ انکلی سے کم اور گیارہ انگلی سے زیادہ نہیں ہوتا اور مرد میں بدستور جیسا کہ بیان ہو چکا
 اور موافقت مرد کی ساتھ عورت کے بیچ اس امر کے باعث دوستی اور حمل رہنے کی ہی اور نہ
 موافق ہونا اس امر میں سبب لڑائی اور عفر کا یعنی نہ حاملہ ہونا اور عنق مذکور اگر غرض فی اللحم
 ساتھ غضروف کے مشابہ ہی لیکن باطن اوسکا نرم اور گوشت دار ہی تو قنیب کو آسبب
 اور صد مسند دیوے اور مانع لذت اور دخول کو نہواوریہ عنق صاحب شکم واقع ہوا تو بڑا ہوا
 اور لا بٹا ہو سکے جیسا کہ کہا جاتا ہی اور بیچ بڑ عنق کے کہ مقطع وصول سرکہ کا ہوتا ہی بعد دخول
 کے ایک زیادتی محسوس ہوتی ہی وہ فہم رحم ہی اور فہم رحم بچہ بند رہتا ہی خصوصاً وقت حمل کے
 ایسا بند ہوتا ہی کہ سلائی اوسین نہیں جاسکتی ہی لیکن بیچ حالت جماع کے کھلتا ہی تو
 سنی کو ملیج کرے اور اسی طرح وقت وضع حمل کے اور رحم باطنج اور بیچ عذب منی کے شائق ہی
 لہذا وقت جماع کے رحم طرف عنق کے خواہش کرتا ہی اس سبب سے کہا ہی کہ ان الرحم کا نہ
 حیوان فی البطن الجیوان متحرک نحو المطلوب وہو المنی الطیب اور پوشیدہ تریہ کہ مس کا قنیب کا
 فہم رحم کو باعث لذت کا اور سبب متزل ہونے عورتون کا ہی اور بیچ اسی مقام کے خارج عنق سے
 بیچ ہوتی فرج کے دو خبیثہ موضع ہیں جیسا کہ ذکر اذکا آتا ہی لیکن اوپر فہم رحم کے کئی رگین منتسج ہیں



من
 اس کے لئے کہ
 جو میں ان
 فرج کا اور
 سبب جماع

من
 قنیب رحم
 سبب جماع
 سبب جماع

اور

کہ اذقضا من بکارت عبارت او کے پچھنے سے ہی اور خود رحم کہ عبارت نیچے علق سے ہے؛ مثلاً
 نشانے کے اور دسیع القعر اور طول او سکا بھی موافق اندازہ طول علق کے ہی اور جرم او سکا سفید
 اور نرم اور جیس ہی نفع او سکی نرمی کا یہ ہی کہ پیچ بڑھنے جنین کے نافرمانی نہ کوئے غافلہ ہیں
 ہونے کا یہ ہی کہ ثقل جنین سے تکلیف نہ پادے اور رحم کو کہ عصبانی کہتے ہیں نہ اس معنی سے
 فاد کہ عصب دماغی سے پیدا ہوا ہی بلکہ اس معنی سے ہی کہ جو ہر مفید نرم سے مانند
 عصب کے پیدا ہوا ہی لیکن ایک عصب دماغ سے طرف رحم کے آیا ہی اور جس کو پیچ پاتا ہی
 نوسانی کو دریافت کرے اور بھی لذت مجامعت سے متلذذ ہو سکے جیسا کہ کہا جاتا ہی اور
 شرکت رحم کی ساتھ دماغ کے اسی عصب سے ہی اور رحم نابالغ کا نشانے سے چھوٹا ہوتا ہی
 اور نزدیک حیض کے دونا او سکا ہو جاتا ہی اور وقت حمل کے اوس سے بڑا زیادہ ہوتا ہی
 اور رحم کے دو طبقے ہیں خارجی اور باطنی لیکن طبقہ باطنی بہت رنگین رکھتا ہی اور سفید
 رگون مذکور کا پیچ جرم طبقے مذکور کے گڑھوں کے مانند واقع ہیں اور ان گڑھوں کو نقر الرحم
 کہتے ہیں غشاء جنین کی انہیں نقر الرحم سے مربوط ہوتی ہی اور حیض اسی جگہ سے
 نکلتا ہی اور غذا بچے کی اس جگہ سے پہنچتی ہے اور طبقہ مذکورہ عورتوں میں دو خانے رکھتا ہی
 داہنے اور بائیں گویا دو رحم ہیں لیکن گردن دو تون کی ایک ہی اور پیچ حیوانات کے خانے رحم
 باعتبار عدد پستان کے ہوتے ہیں اور اسی قدر پیچ پیدا ہوتے ہیں اور اس سبب سے
 کہ پیچ آدمی کے دو خانے ہوتے ہیں دو بچے ایک شکم میں اکثر ہوتے ہیں اور پیچ بعضی عورتوں
 کے دیکھا گیا کہ ایک حمل میں تین بچے بلکہ چار تک پیدا ہو سے اور ہو سکتا ہی کہ رحم ان عورتوں
 کا بھی اوس قدر خانے رکھتا ہو یا ایک خانے میں دو بچے پیدا ہو سے ہوں چکم اللہ و تدار
 متعال کے اور جانیں کہ پیچ باطن اس طبقے کے ایک طوق ہی گول عصبی اور پیچ اس طوق کے
 ایک تہ ہی مانند الیہ کہ اور اوپر اوس تہ کے زوائد واقع ہیں مانند بوا سیر کے اور نس
 رحم کی اسی سے ہی لیکن طبقہ ظاہری مانند خلاف کے ہی کہ ایک تجوین سے زیادہ نہیں
 رکھتا ہی اور اوپر طبقہ باطن کے محیط اور مشتمل ہوا لیکن خفیہ عورتوں کے دو مانند خبیثہ
 مردوں کے ہیں مگر یہ کہ مردوں کے بڑے اور گول اور رائل بطول اور دونوں کی ایک غشاء ہی

اور سورتوں کے چھوٹے اور مائل بگولہ ہٹا ہوتے ہیں اور ہر ایک غشا جدار رکھتے ہیں لیکن کسی کے
بجلی اور پریشا کے ہی دونوں کی واحدی اور اوجیہ منی کی جیسی بیج مردوں کے خیموں سے
قتیبہ بین آتی ہیں بیج عورتوں کے بھی خیموں سے بوساطت قاذف کے اندر رحم کے آتی ہیں
بانا چہ بیج کے دو رنگ لڑی، مستقیم الجوبہ سفیدوں سے جانب حاضرین کے گئی ہیں اور طرف عالیہ کے
پہونچی ہیں اور دونوں طرف ان کے ساتھ ارفغین کے مربوط ہو کر پھر اندر رحم کے پہونچی ہیں اور
وہ طرف کے رحم سے ملی ہیں نام اؤ کو قاذف الرحم ہی جیسے گرائیو الی منی کو بیج رحم کے ایک قاذف
دہائی ہی دوسری بائیں اور منقذ اوجیہ عورتوں کا تنگ ہی لہذا انکو انزال ایک دفع میں نہیں
ہوتا ہی بلکہ بدفعات ہوتا ہی اسی سبب سے نگرار جماع سے ضعیف نہیں ہوتی ہیں بخلاف مردوں
کے اور اوپر کنارہ رحم کے دوزیادتی ہیں پشت اور چوڑی داپٹہ اور بائیں سے رکھی ہوئی او کو
قرنی الرحم کہتے ہیں وقت معاشرت کے پھٹ جاتی ہیں اور رحم کا اس سبب سے استقبال کرتے ہیں
سنہ کھوے کے تنبیہ کیج مقدار طول عنق رحم کے گنا گیا اکثری ہی درہ اوس سے کم دوزیادہ بھی ہوتا ہی
کثرت جماع کی رحم کو بڑھا دیتی ہی اور رحم ساتھ رابطہ ن قوی کے مربوط جی صلب سے اور اجیانہ و شام
سے اور عظم عریض سے اور عنق رحم کا بیج بعض عورتوں کے مائل ہوتا ہی طرف بائیں کے اور بعض میں
مائل ہوتا ہی طرف داپٹہ کے جو غرض خلقت رحم سے پیدا ایش جنین کی ہی کیفیت پیدا ایش
جنین کی بیان کرنا لازم آتا ہے کیفیت پیدا ایش جنین کی یہ ہی جان تو کہ جس وقت بیج رحم میں
اور نفی کے منی مرد اور عورت کی کہ صلاحیت پیدا ایش کی رکھتی ہی آپس میں ملکر وستر پار دے
اور واردات خارجی اور موخیات بدنی اور نفسانی سے کہ باعث اوپر اتلاق منی کے میں مخلوق
رہے ہر یک خداوند تعالیٰ قوت مافدہ سے کہ بیج منی مرد کے ہی اور قوت معتد سے کہ بیج منی
عورت کے ہی اور بیج تشریح ایشین کے سمجھ منی میں مفصل کہا گیا ساتھ اوس اختلاف
کے کہ درمیان حکما اور اطبا کے ہی ایک غلیان یعنی جوش بیج اوس منی متزج کے ظاہر ہوتا ہی
اور چار نقطے مانند سیاب کے نمود ہوتے ہیں ایک بیج مقام دل کے دوسری بیج مقام
کے تیسری بیج مقام بکر کے چوتھا اور پھر مجموع کے شامل ہوتا ہی اور یہ غلیان بیج ایک ہفتہ
تمام ہوتا ہی اور مسمی ہی بانام اولے بعد اسکے نقطے سے ظاہر ہوتے ہیں اور منافذ عرونی

ن
معدنہ الرحم

ن
کیمیاء الغریبہ
جنین

ظاہر ہوتے ہیں اور خون جنین کا طرف ثبات کے جریان پائماہی اور یہ بیچ چار دن کے تمام ہوتا ہی
 مٹنے پر پانچ ماہ ثانیہ بعد اسکے غلقہ ہوتا ہی اور یہ بیچ دن میں تمام ہوتا ہی اور اس کا نام حالہ لڑکی
 بعد اسکے مشنہ پانچ ماہی اور بعض اوقات آپس سے متاثر ہونے ہیں اور تصور خون حیوانی اور طبعی
 سے اوپر ترشح کرنا ہی اور مستعد قبول صورت حیوانی کے ہوتا ہی واسبب الصور سے اور تمام کی
 بارہ دن میں ہوتی ہے اور اسکا حالہ رابعہ نام ہی بعد اسکے مزاج و کوری یا انوشی فایض ہوتا ہی
 اور اعضاے اصلی تمام ہوتے ہیں اور یہ تین دن میں تمام ہوتا ہی اور نام اسکا احاکہ خامسہ ہی
 بتا دیکے سبب اعضا خلقت پاتے ہیں عروق اور مجاری اور مفاصل ظاہر ہوتے ہیں اور اسکو
 احاکہ سادسہ کہتے ہیں کہ بیچ پانچ دن کے تمام ہوتا ہی اور جو تعین دن اعمالوں کی کمی گئی ہے اکثر ہی
 اور ثابت ہو ہی کہ ماٹے مذکورہ مرد و عورتوں میں ہوتے ہیں اور عورتوں میں بیچ مدت
 طے کی کہ جیسا کہ کہا ہی ثبات لڑکی کے کی تیس دن سے چالیس دن تک تمام ہوتی ہی اور پیدائش
 لڑکی کی چالیس دن سے پچیس دن تک بعد اسکے چھ مہینے کہ اقل مدت وضع حل کی ہی جن میں
 نشو و نما میں رہتا ہی تو پانچ ماہ کہ مہنی رحم میں آتا ہی اور موقوفہ کئے ہیں اور جو کئی دن آکر
 گزرتے ہیں اور پیدائش میں نظر ہوتی رہتا ہو سکتے کہ میری خام ہوتا ہی جب خیر کو ہو میں رکھتے ہیں
 اور موقوفہ کئے ہیں اور جو کہ شست ہو جاتا ہی مضحکہ کہتے ہیں اور جب شکل اعضا کی اور خطوط اسکے
 ظاہر ہوتے ہیں جن میں بعض جیم کے اور پیدائش اور کثرت و سرفائض ہوتی ہی حیوان کہتے ہیں اور
 ملاق جنین کا اسکا تعین مہنی پانچ ماہی اور واضح ہو کہ چھ ماہ دو مہینے ایام خلقت کے حسرت کرتا ہی
 اور سہ چند ایام حرکت نکلتا ہی مثلاً اگر پیدائش اور کی پیدائش دن میں تمام ہوئی ہو تو ستر دن میں حرکت
 کرتا ہی اور دو سو دن میں کہ سبب نہیں ہوتے تین وجود میں آتا ہی اور چھ ساتویں مہینے پیدا ہوتا ہی
 کثرت مہنی ہی اور اگر پیدائش اسکے چالیس دن میں ہوئی ہو تو اسی دن میں حرکت کرے اور نہ سو چالیس
 دن میں کہ آٹھ مہینے ہوتے ہیں پیدا ہوتا ہی اور عادت خدا کی یون چار مہنی ہی کہ یہ جلد معدوم ہوتا ہی
 اور کم بلکہ نادر ہی کہ ایک ہفتہ زندہ رہے اور دلائل غلبی کہ اس پر غلبہ کی گئی ہیں بھی کن جاتی ہیں اور
 اسی سے قیاس کر سکتے ہیں ایام تمامی خلقت کے چھ مہینے میں پیدا ہوتا ہی پانچ مہینے یا دس مہینے
 میں اور شاید کہ دو سال تک یا زیادہ بھی پیٹ میں رہے بعد اسکے جے اور بسبب دوسرے مکرر

نہ نطفہ سے

نہ نطفہ سے

یہ سب چیزیں
میں سے ہیں
میں سے ہیں
میں سے ہیں

ہوتا ہی اور حساب نہ کر بیان دخل نہیں رکھتا ہی انتباہ اوپر نہ خربنہ اس لڑکے کے آئین
میں پیدا ہوتا ہی الہا او میں نہیں دلیل رکھتے جن لیکن جو دلیل کہ مقتول زیادہ معلوم ہوتی ہی
کہ مولود ساتویں مہینے بلب اس کے خلعت اس کی تہم ہوتی واسطے طلب خنجر کے حرکت اور نہ
کرتا ہی پس اگر صبح الفرج اور قوی الحالی ہی بجلا تہ تعلے کے غشاؤں کو پھاڑ کر نکلتا ہی اور
اگر اتنی قوت نہیں ہو تو پھاڑ نہیں سکتا لیکن اس حرکت اور ان شرط سے خستہ ہو کر تہم ہوتی
پس اگر نہایت ضعیف اور بچور ہو پھیپی من مہ جاتا ہی اور اگر صحت پائی اور نوین مہینے کو پکا
خستگی اور گسی زائل ہوتی ہی اور قوت پائی اور نوین مہینے سلامتی سے پیدا ہوتا ہی اور نہ ہوتا
اور اگر بلب کوئی اسباب کے پھر آئین مہینے حرکت کرے اس کے خستگی اس حرکت کی سلامتی
خستگی سابق کے ہوتی ہی اور ہوا سے غائبی نسبت اس کے بہت غریب ہوتی ہی بین بالضرر پاک
ہوتا ہی اور جلد ہی اور دیر ہی ہناک ہونے میں باعتبار قرب و بعد اس کے خروج کے ہونا نہ حرکت
کہ ساتویں مہینے ہوتی ہی پس اگر آخر آٹھویں مہینے میں پیدا ہوتا ہی تو موسکتا ہی کہ زندہ رہے بلب
زوال مانع حیات کے خستگی اور الم ہوتے ہیں اور اوپر اس تفسیر کے جو عوام کہتے ہیں کہ اگر کچھ
بھی آٹھویں مہینے سے باقی رہتا اور لڑکا پیدا ہوتا تو نہیں جیتا یہ سمجھ نہیں ہی مگر بطریق اہل نجوم
کے کہ ہر مہینے میں عالم کو پچ تفرق ساتویں ستارے کے جانتے ہیں اور پچ آٹھویں مہینے کے
زحل کو کہ واسطے تجمید اپنے پرورش کئے ہوئے کے خاص ہی اور پچ مہینے پہلے کے بھی ہی دخل
متصرف ہوتا ہی متصرف جانتے ہیں لیکن پچ ظاہر ہونے آثار بلاکت جنین کے بعد پیدا ہونے
کوئی امر نزدیک اس کے متحقق ہوگا اور جانیں کہ خون حیض کا پچ عالم کے تین کام میں مقسم
ہوتا ہی ایک قسم واسطے غذا سے جنین کے خرچ ہوتا ہی اور ایک قسم طرف پستان کے
جاتا ہی واسطے ذخیرہ ہونے مادہ دودھ کے اور ایک قسم فضلہ ہی کہ رحم میں رہتا ہی وہ پہلے
سہولت خرچ جنین اور مشیمہ کے اور وقت نفاس کے دفع ہوتا ہی اور بھی معلوم کریں
کہ اوپر جنین کے تین پوشش ہوتی ہیں پہلی پوشش بقدر خارج مشیمہ کی ہی اور وہ فشا ہی صاحب
دو صفاق رقیق کے درمیان دونوں کے رگین منتسج ہوتی ہیں اور غشا ہے مگر محیط ہی
اکوہ اور افشیمہ کے اور پوشش دوسری کہ بعد مشیمہ کے ہی اور سکا نام لفافہ ہے اس لیے کہ

وہ شاہ بن صائف کے ہی اور غشا سے مذکور جبکہ گرنے بول جنین کا ہی اور بول جنین کا کہ مشائے
 سے عرف اس غشا کے گرتا ہی ناف کی راہ سے باہر آتا ہی نہ اخیل سے اس واسطے کہ جینک ہی رحم
 کے ہی حجر سے اخیل کا نہایت تنگ ہوتا ہی اور عضلہ اور پردہ کے محیط ہوتا ہی اور بول بدن ارادہ
 کے ہی نہیں سکنا ہی اس راہ سے بخلاف راہ ناف کے کہ بالطبع بول اوس راہ سے نکلتا ہی وہاں
 ارادہ کے اور اگر واسطے بول کے جمع نہوتا ہی رحم کے گرتا شدت پیڑی سے بہت الم دیتا اور اگر پیچ
 شیرہ کے گرتا فساد لاتا اور پوشش تیسری کے بعد لفظی کے ہی اور جنین سے ملی ہی غشا ہی بقی
 زیادہ باقی غشا سے مذکور سے اور فضلہ حرقی جنین کا اس میں گرتا ہی اور اس کا نام نفس ہی اور اس سے
 غذائے جنین کی کہ پیچ نہایت رقت اور لطافت کے ہوتی ہی فضلہ برازی او میں کم جمع ہوتا ہی لہذا
 کوئی دوا واسطے برائے کہ حاجت نہیں پڑے اور چیز قلیل کہ بھر و زمان کے ہی اجماع کے جمع ہوتی ہی
 جو پیچ نہایت کمی کے ہی طبیعت اور پردہ کے دفع کے محتاج نہیں ہوتی لہذا ایک غشا دو چہرہ مذکور
 مستوی ہوتی ہی کہ قابل بعد تولد کے اونگی خضر سے اس کو پھاڑتی ہی اوس وقت برازی نکلتا ہی قائمہ
 پیچ بیان کیذبت ہونے جنین کے پیچ رحم کے جائز کہ جنین قبل حرکت کر نیکی واسطے نکلتے کے
 اس شکل پر ہوتا ہی کہ دونوں زانو اوٹھائے ہوتا ہی اور پیٹ سے ملائے ہوئے اور دونوں پہلی ہاتھ
 کی اوپر زانو کے رکھے ہوئے پہلی اوہنی زانو داہنے پر اوہنی بائیں پر اوہنی بائیں پر اوہنی بائیں پر
 زانو کے رکھے ہوئے اسطور پر کہ ناک درمیان دونوں زانو کے ہوتی ہی اور انکھیں اوسکی اوپر
 زانو کے اوپر پٹریاں پاٹوں کے نیچے کھڑی ہوتی ہیں اور منہ جنین کا طرف پیٹ مان کے ہوتا ہی اور
 منہ ہر ایک وضع کا کہ واضح حقیقی نے رکھا ہی اگرچہ خوب نہیں معلوم ہو سکتا ہی مگر تھوڑا او پٹیل
 بصیرت کے جلوہ کرتا ہی اور اگرچہ سر جنین کا اوپر ہوتا ہی لیکن نزدیک وضع محل کے بسبب قطع ہونے
 حکایت کے گنا و سکو اس شکل پر رکھتے تھے واسطے ثقیل ہونے طرف سر کے بالطبع اولٹا ہوتا ہی
 اور پیدائش طبعی ہی کہ سر کے بھل نکلا اور جو پاٹوں کے بھل نکلتا ہی خطرو رکھتا ہی اور ایک
 قوم اس امر پر ہیں کہ منہ لڑکی کا طرف پیٹ مان کے ہوتا ہی لیکن منہ لڑکے کا طرف پیٹ مان کے
 ہوتا ہی اور عجیب نزدیک اللہ سبحانہ کے ہی المقالة الثانیہ فی احوال بدن الانسان و
 اسبابها والعلامات الدالۃ علیہا وہی تشکل علی فصول مقالیہ تیسرا نہایت ہی

میں
 102

یہ حالوں جن آدمی کے اور اسباب حالوں اور نشانیوں کے کہ دلالت کرتی ہیں اور ہر حالوں کے
اور متاثرہ مذکور شامل ہی اور بعضوں کے اور معنی ہر ایک کے جدا جدا اہم مفصل بیان کرتے ہیں
باقی تو کہ احوال جمع حال کی ہی اور حال پنج اصطلاح عام الیہا کے اطلاق پاتا ہی اور ہر عارض کے
کہ ہو لیکن پنج اصطلاح خاص الیہا کے اطلاق نہیں کرتے مگر اوپر تین چیز کے کہ صحت اور مرض اور
حالت ثالثہ ہی نزدیک بعضوں کے لیکن وہ لوگ کہ وہ بیان صحت اور مرض کے واسطہ نہیں دیتے ہیں
اوسکو صحت اور مرض سے مخصوص جانتے ہیں اور بشرط اس اصطلاح خاص کے اسباب اور علامات کو
احوال نہیں کہہ سکتے لیکن اسباب جمع سبب کی ہر اور سبب پنج لغت کے رسی کو کہتے ہیں اور ہر عرف
عام کے ہر چیز کو کہ اوس سے وسیلہ کر سکتے ہیں اور پنج اصطلاح حکما کے ہر چیز کو کہ ضروری ہو پنج
وجود شو کے پس اگر وہ چیز پنج حقیقت شو کے داخل ہو مادی اور ضروری کہتے ہیں اور اگر غائی ہو
غائی اور غائی کہتے ہیں اور پنج اصطلاح الیہا کے اوس چیز کو کہ فعل کرے پنج بدن آدمی کے سبب
پیدا کرنے احوال کے یا خلقت احوال کے خواہ وہ چیز غائی ہو یا غیر غائی اور خواہ جو ہو بھی خدا
اور وہ خواہ عرض ہو جیسے حرارت اور برودت اور ہو سکتا ہی کہ شو و اندر سبب مرض اور مرض کا ہو
لیکن مختلف اعتبار و لئے مثلاً کفانی کبھی عرض ہوتی ہی جیسے ذات الجنبین اور کبھی مستحکم
ہوتی ہی ذات کہ وہ مرض ہو جاتی ہی اور شاید کہ سبب الفصد رگ کا ہو پس ایک چیز مرض ہی
ہوئی اور مرض بھی اور سبب بھی لیکن جو جہات مختلف ہیں کچھ قباحات لازم نہیں آتی فائدہ
جو سبب کہ بعد زائل ہونے کے اثر اوسکا رجحان ہو اوس سبب کو مختلف کہتے ہیں ورنہ غیر مختلف
اور اسباب احوال بدن آدمی کے تین طرح ہیں بادی اور سائی اور واصل یہی کہ گما بانی
اور اوسکے مقام میں اور بیان اس قدر جانیں کہ سبب یا ضروری ہی لینے ممکن نہیں ہی حیات
بدن اوسکو اسکو ستمہ ضروری کہتے ہیں یا ضروری نہیں ہی اور یہ غیر ضروری یا ضد طبع کے ہی
جیسے قطع اور عرق اور حرق اور مسموم وغیرہ کہ مسلک ہیں یا ضد طبع کے نہیں ہیں مانند افغان
اور تریخ کے ریت میں اور تریخ اوان سے اور مانند اونکے کہ سوائے ستمہ ضروری کے ہیں اور
ضد طبع کے نہیں ہیں اور معنی علامت کے قریب آتے ہیں الفصل الاول فی الصحة والمرض
فصل پہلی مقالہ تیسرے سے ثابت ہی پنج بیان صحت اور مرض کے الصحة حالة للبدن صحیہ ہی

فصل اول

افعال کے علیٰ الجبر سے الطبیعی صحت ایسی حالت ہے واسطے بدن آدمی کے کہ اس کے سبب سے جاری ہوتے ہیں سب افعال اور پھر جبری طبعی کے اور افعال بدن کے تین ہیں یعنی حیوانی نفس، مقبلا و قید بدن آدمی کی اس واسطے کی گئی کہ منصف طبعی کا سوا سے تکلم کیج بدن آدمی کے نہیں ہو سکے کہ اگر مثلاً تکلم صحت نامور سے سے کرے اور کو بیٹا کر کینے کے طبعی اگر وہ تکلم بدن آدمی کے بھی ہو اور اگر بچا سے سہل کے بہا کتا اور بچا سے اس واسطے کہ صحت علت سلاقی افعال کی ہے اور نقطہ صحت کی اوپر علت ہونے علت کے دلالت نہیں کرتی ہے اس واسطے کہ باقی کہ ایک چیز ساتھ کوئی چیز کے ہو اور اسکی معلول نہ ہو بلکہ معلول علت دوسری کی ہو یعنی ہو سکتا ہے کہ مثلاً درخت ساتھ پانی چاہ معین کے پایا جائے اور پانی اوس چاہ کا درخت کی علت نہ ہو بلکہ علت درخت کی پانی اور چاہ کا ہو اور قید ذات بدن کی اس واسطے کی گئی تو سب صحت کا کہ مراعات سستہ ضروریہ علی ما ینبغی ہی یہ صحت کے داخل ہو ورس تقدیر پر حاجت نہیں پڑتی ہی اس بات سے کہ بعضے شایع نے کہا ہے کہ وہاں مبنی ان فیقول الصحتہ حال البدن بلا واسطہ لیخرج سبب الصحتہ اور قید سبب افعال کی اس واسطے کہ جس کی تو ظاہر ہو کہ نزدیک مولف کے درمیان صحت اور مرض کے واسطہ نہیں ہے اس لیے کہ اگر سلامتی یہ سبب افعال کے موجود ہی صحت ہے ورنہ مرض اگرچہ آفت سوائے ایک فعل کے زیادہ نہ ہو اور نہ سبب شیخ ابو علی ابن سینا کا یہی ہے بخلاف جالینوس کے کہ درمیان صحت اور مرض کے واسطہ ہے اور اس واسطہ کو حالت ثالثہ نام رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ اگر سلامتی یہ سبب افعال کے ہی صحت ہے اور اگر آفت یہ سبب افعال کے ہی مرض ہے اور اگر بعض افعال سالم ہیں اور بعضے آفت نہ صحت ہے اور نہ مرض ہے اور حالت ثالثہ یہی ہے بالجمہ بعبور شیخ رئیس کے تقابل درمیان صحت اور مرض کے مقابل عدم اور ملکہ کا ہے اور درمیان تقابل مذکور کے واسطہ نہیں ہوتا اس واسطے کہ خروج نفسی و اشیا سے ممکن نہیں ہے کمالا یخفی لیکن نزدیک جالینوس کے صحت اور مرض کے تقابل تضادی اور درمیان اس تقابل کے واسطہ لازم ہے چنانچہ تقریب متقابلات اربعہ کے جاتے ہیں اور حق طرف شیخ رئیس کے ہی اس واسطے کہ جذام و برص اور حمی وغیرہ کہ یہ آفت کے بعضے فعل ان صاحبوں کے سلاست ہونے میں شک نہیں ہے

کہ یہ مرض ہیں اور بالاتفاق بیج کتب قدیم کے تمام مرض مسیم ہیں پس اگر ایسے حالات کو حالت
 نائے ہم کہیں تو ہمیں لازم آتا ہے کہ وجود مرض نہ پایا جاوے مگر تاہم اور اسکا فساد ظاہر ہو کر لیکر
 اسقدر چاہیں کہ درجات صحت کے باعتبار الحاحات آلات اور قوی کے تفاوت ہیں و صحت
 کہ بیج لڑکوں اور مشایخ اور ناقول کے ہی بہت نسبت صحت جوان اور غیر نافع کے ضعیف معلوم
 ہوتی ہے لیکن بنظر احوال اسکے صاحب کے جیسا کہ چاہیے پائی جاتی ہے جیسا کہ بیج جوان کے
 بھی یعنی کو افضل یعنی سے پاتے ہیں ہم اور حال یہ ہے کہ دونوں سلیم ہیں نہ سقیم پس ایک کی
 شدت قوت سے اوکے مخالفت کو صحت سے عالی نہیں کر سکتے ہیں تاہم اگر تو اور فکر کر تو اور
 پوشیدہ نہ رہے کہ اگر بیج ایک عضو کے آفت پڑے اور اعضاے دیگر سالم ہوں نہیں کہہ سکتے
 کہ ایک عضو مریض ہے اور اعضا صحیح ہیں لیکن اسکے صاحب کو البتہ مریض کہتے ہیں پس
 حاصل ہونے مرض کے بیج اسکے جزو کے اور اس شخص کو کہ مرض باری والے میں مبتلا ہو چکا
 بیج غیر وقت باری کے سبب افعال اسکے سالم ہوں لیکن اسکو مریض کہتے ہیں نہ صحیح
 اسواسطے کہ بیج حد صحت کے مادہ ہونا افعال سلامتی سے قطع نظر ظہور آفت کے ہی بیج وقت
 معین کے اور جو بیج بیمار ہوں باری والی کے حاصل ہونا آفت کا مد نظر ہی صحت مفقود ہوتی ہے
 بیج اسکے حق کے اگرچہ پائی جاتی ہے سلامتی بیج افعال کے اکثر احوال میں قائم ہو تاہم متقابل
 اور تعادل ضد عدم اور ملکہ کا ختم نہ ہو اور لازم آیا کہ تعادلات اربعہ کو ہم بیان کریں کہ شامل
 اوپر فوائد کے ہی جان تو کہ دونوں متقابل وہ چیز ہیں کہ جمیع ہوں بیج ایک چیز کے ایک جہت سے
 اور وہ چار قسم ہیں ضدین متضالیین متقابلین یا سحاب اور سلب متقابلین جو ہم اور ملکہ اور
 حصران چاروں میں اس سبب سے کہ اگر دونوں وجودی ہیں نظر کریں گے ہم کہ قتل یعنی
 ایک کا اوپر دوسرے کے موقوف ہی بلکہ اگر موقوف نہیں ہی ضدین کہتے ہیں اسواسطے
 کہ قتل سواد کا اوپر قتل یا عن کے موقوف نہیں ہی اور اگر موقوف ہی متضالیین کہتے ہیں
 جیسے ابوت اور نبوت یعنی باپ ہونا اور بیٹا ہونا اسواسطے کہ ایک باون دوسرے کے قتل
 نہیں ہوتا ہی اور اگر ایک وجودی ہی اور دوسرا عدمی دیکھنا چاہیے کہ عدمی عدم امر وجودی کا
 موضع قابل سے تعادل عدم اور ملکہ کہتے ہیں مانتہ بعیرا رسمی کے کہ ہم جوہل کے اسواسطے

کہ معنی علمی کا عدم لیبر ہی اس چیز سے کہ اسکی شان سے لیبر ہو اور اسیطرح جبل عدم ملکہ ہی
 اس چیز سے کہ اسکی شان سے ہی کہ عالم ہو پس لکڑی اور پتھر کو اعلیٰ اور جابل نہیں کہہ سکتے
 اور اگر عدم امر وجودی کا مطلقا ہی بدون قید موضع قابل کے تقابل ایجاب اور سلب کہتے ہیں
 مانند فرس اور لافرس کے لیکن تقابل درمیان دو عدم کے نہیں ہوتا پس سوائے ان چار
 صورت کے اور تقابل نہ ٹیکلگا اور پوشیدہ نہ ہے کہ مخالفت تضاد سے عام ہی اسوائے
 کہ تضاد وہ ہی کہ درمیان دو چیز کے نہایت خلاف ہو مانند گرم اور سرد اور سیاہی اور
 سفیدی کے اور بیچ اس تقابل کے واسطہ لازم ہی مانند فاتر یعنی شیر گرم کے بیچ گرم اور
 سرد کے اور مانند اور رگون کے درمیان سیاہی اور سفیدی کے اور بیان سے مذہب
 شیخ رئیس اور جالینوس کا روشن ہوتا ہی کہ شیخ رئیس بیچ صحت اور مرض کے تقابل عدم
 اور ملکہ کا کہتے ہیں اور جالینوس تقابل حنین کا پس نزدیک شیخ رئیس کے حالت ثالثہ
 سوجو نہیں ہی اور نزدیک جالینوس کے ثابت ہی اور ہر ایک شخص کو درست ہی کہ اصطلاح
 مقرر کرے والمرض حالۃ خارجیۃ عن الجہری الطبیعی ومعانیال الافعال الضرر بلا واسطہ
 اور بیماری ایک حالت ہی خارج جہری طبعی سے اور بسبب اس کے پہونچتا ہی ضرر افعال کو
 بدون واسطہ کے اور عام ہی کہ حقوق ضرر کا بیچ تمام افعال کے ہو یا بغض میں آور قائمہ
 نسیم کا ثابت کرنا مذہب مولف کا ہی کہ منکرہ حالت ثالثہ کا ہی جیسا کہ ذیل صحت کے گذرا
 آرقی بلا واسطہ سے سبب مرض کا شکل گیا اور طرف اوس تاویل کے کہ بیچ صحت کے
 غنی بہکو حاجت نہ پڑی اور بیچ حد مرض کے مولف پر لوگوں نے اعتراض کیا ہی کہ افعال کو
 صرف لایا ہی اور جمع معرفت بلام سے استعراق حاصل ہوتا ہی پس معنی یوں ہونگے
 کہ مرض وہ حالت ہی کہ بیچ سبب افعال کے ضرر پڑے جیسا کہ یہ مذہب جالینوس کا ہی
 اور حال یہ ہی کہ مذہب مولف کا مخالفت اسکے ہی جو آب اسکا یہ ہی کہ الف اور لام بان
 تعریف کا نہیں ہی بلکہ عوض مضاف الیہ کے ہی اے افعال البدن میں اس موزنین
 کہ استعراق میں حصہ نہیں ہو سکتا بلکہ بعض اور جمیع دونوں مراد ہو سکتے ہیں نیز الفعل ثالثہ
 جو حد صحت اور مرض سے مولف نے فراغت پائی شروع کیا بیچ یاں تفسیر ضرر کے اور کیفیت

سفرت کی فعل میں تین طرح ہی تغیر و نقصان و بطلان ایک تغیر ہی اور تغیر فعل میں یہی
 کہ تصرف کرے قوت کہ مبد و فعل کی ہی بیج کوئی امر کے کہ تصرف او میں سوائے وقت ضائع
 طبعی کے ہو مثلاً تخمیل کرے باعمرہ اُن صدور اور اشکال کنگنہ جارج میں موجود نہیں ہیں اور سب
 ایسا فساد مزاج و دماغ کا ہو نہ پیدا ہونا آفت کا بیج طبقات اور رطوبات کے اسوائے کہ اگر سب
 آفت طبقات اور رطوبات کے اشکال اور صورتیں موجودہ متخیل ہوں قبیل نقصان سے
 بیج فعل کے ہونگے تغیر و سراسر نقصان اور وہ یہی کہ صدور و افعال کا بسا اہمیت نہ ہو مثلاً باصرو
 ندیکھے اشیا کو جیسی کہ ہیں خواہ باعتبار کیفیت خواہ باعتبار کمیت کے تیسرا بطلان اور وہ یہی کہ فساد
 بیج قوت کے پڑے مثلاً علمی البصر ہو یعنی اندھا ہو جاوے فائدہ تغیر کہ ایک طور پر نہ ہو اسکا پیش
 کیے ہیں پس تغیر عام ہی اور تشویش خاص اور جو تشویش قسم تغیر کا تھا علمی و بیان و لیا و الرحمن
 ینقسم الی المفرد و مرکب جو صحت منقسم تھی اُسکی تحقیق میں کفایت کی تعریف پر اور مرض
 کہ ہیئت قسم رکھتا ہی اُسکو تقسیم کیا اور کہا کہ مرض منقسم ہوتا ہی طرف مفرد و مرکب کے
 یہ شیدہ نہ ہو کہ تقسیم حال مرض کا دو طور سے باہر نہیں ہی ایک وہ کہ حجج ہونے دو مرض سے
 یا زیادہ سے ہو اور وہ ہیئت ظاہر ہو کہ اُسکا نام معین ہو اور علاج خاص ہو اور وہ نام پر
 اُسکے اجزاء کے اطلاق نہ کر سکیں اسکو مرض مرکب کہتے ہیں مثال اسکی درم ہی مثلاً کہ وہ
 ایسا مرض ہی واحد سمی اور درم اور مرکب ہی تین مرض مفرد سے کہ سوہ مزاج مادی اور
 مرض التریب اور تفرق اتصال ہیں اور ہر ایک انہی مرض ہی اور درم ان تینوں سے مرکب
 اور نام و درم کا اوپر کسی ایک کے ان تینوں سے طے سبیل الانفرادیہ اکیلے اکیلے اطلاق نہیں کیسکتے
 لیکن ہونا سوہ مزاج مادی کا جزو درم کا اس سبب سے ہو کہ جب تک مادہ ہوگا زیادتی
 عضو میں ظاہر ہوگی اور عام ہی کہ مادہ صاحب قوام ہوا متداخلاط اور نائیت کے یا غیر قوام
 والا ہو مانند ریح کے اور اس سبب سے کہ عفونت مادہ موثر ہو کہ لازم ہی واجب کرتا ہی
 سوہ مزاج کو لیکن ہونا مرض التریب کا جزو درم کا یہی ہی اہلوائے کہ آفت بیج شکل کے
 اور بیج مقدار کے درم میں ضرور ہی اور بدون اسکے درم ہو نہیں سکتا لیکن ہونا تفرق اتصال کا
 جزو درم کا اس سبب سے ہی کہ مبتداک تفرق بیج اتصال اجزاء عضو کے نہیں ہوتا ہی

مقررنا یاد کیا اوسین اس طور پر کہ درم پیدا کر سے ممکن نہیں ہوا وہی سے فرق کرتے ہیں و بیان
 نفخہ اور درم کے بیساکہ ایسے محل میں مذکور ہو گا دوسرا طور یہ ہے کہ مرض خالی ہوئے جمع ہونے اور
 سے اور ضد ہو مرکب کا اسکو مرض مفرد کہتے ہیں اور نظیر تشکی مرض مرکب میں بیان ہوئی
 اور اس سبب سے کہ مفرد کو مرکب پر تقدم بالطبیح ہی مؤلف نے مقدم کیا مفرد کو دانا المفرد
 فتمتہ اقسام لیکن مرض مفرد پس تین طبع ہی سود المزاج و مرض ترکیب و تفرق الاتصال
 ایک سود مزاج دوسرا مرض ترکیب تیسرا تفرق الاتصال اور ہر ایک مفصل کسا جانا ہی و
 وجہ حصر کی ان تینوں میں اس سبب سے ہے کہ عضو یا مفرد ہی یا مرکب پس مرض اگر ساتھ
 مفرد کے خاص ہی سود المزاج اسکا نام ہی اور اگر ساتھ مرکب کے خاص ہی اسکا نام
 مرض ترکیب ہی اور اگر ساتھ دونوں کے مخصوص ہی نام اسکا تفرق الاتصال ہی
 اور معنی خاص ہونا سود مزاج کا ساتھ عضو مفرد کے یہ ہے کہ مرض مذکور پہلے عضو مفرد سے
 لگتا ہے پس مرکب میں متعدی ہو یا متعدی ہو اور اسی عضو مفرد میں محصور ہو لیکن
 ممکن نہیں ہے کہ سود المزاج پہلے عضو مرکب میں پڑے اسواسطے کہ محال ہے کہ مزاج سب کا
 اعتدال سے خارج ہوا در مزاج ہر ایک کا اسکے اجزاء سے معتدل ہو لیکن اگر مزاج کوئی
 جزو کا اسکے اجزاء سے خارج اعتدال سے ہو اور مزاج باقی اجزاء کا اور اعتدال کے رہے ہو سکتا ہے
 مثلاً بیج عصب ہاتھ کے گرمی یا سردی پڑے اور مزاج باقی اجزاء سے ہاتھ کا سالم ہوا و اسی
 معلوم کرتے ہیں خاص ہونا مرض ترکیب کا ساتھ عضو مرکب کے اور یہ بھی دو طرح ہے ایک
 کہ پہلے مرض بیج عضو مرکب کے پڑے بعد اسکے بواسطہ عارض ہونے مرض ترکیب کے
 عضو مرکب کو عضو مفرد میں وہی مرض پڑے مثال اسکی تفرق الاتصال مفصل کا ہر سبب
 قطع کے بعد اسکے عارض ہونا تفرق کا بیج رباط کے یا عصب کے اور سو آنگے اعضا سے
 مفرد سے کہ ساتھ مفصل کے محیط ہیں دوسرا وہ کہ پہلے مرض بیج مرکب کے ہو اور شاید کہ
 مرض مذکور بیج عضو مفرد کے نہو مثال اسکی حاصل ہونا فساد شکل کا ہی بیج ہاتھ کے ساتھ
 سلامتی شکل اجزاء کے اسواسطے کہ ممکن ہے کہ شکل ہاتھ کی فاسد ہو بسبب فساد وضع بعض اجزاء سے
 پس شکل اجزاء کی غیر فاسد ہوا و شکل کل کی فاسد لیکن مرض تفرق اتصال عام ہی ان دونوں

یعنی ممکن ہے مرض ہونا اسکا پہلے پیچ و دونوں عضو کے مثال آسکی عارض ہونا تفرق اتصال
 کا پیچ عضو مفرد کے ظاہر ہو مثلاً پیچ صعب کے یا بڑی سکی یا سوائے مفردات سے اگر تفرق
 پہلے پڑے کوئی مانع نہیں ہے لیکن مثال عارض ہونا تفرق اتصال کا پیچ مرکب کے ہی پس
 انحال عضو کا ہی مفصل ہاتھ سے بدون عارض ہونے تفرق اتصال کے پیچ کسی جزو کے
 اعضا سے مفرد سے اس طرح سے کہ مسترحی ہو یا یا مثلاً یہ سبب سلبہ و رطوبت کے اور پھر
 بدون واقع ہونے تفرق اتصال کے اور میں پس جو مفصل متعلق ہوا متحقق ہوا واقع ہونا
 تفرق اتصال کا پیچ عضو مرکب کے پہلے بدون واقع ہونے تفرق اتصال کے پیچ عضو مفرد
 کے انتہائی اگر کہیں کہ فی الحقیقتہ مرض تفرق اتصال ایک قسم ہی مرض الترتیب کی
 پس تقسیم مرض مفرد کی طرف تین قسم کے کیونکہ ممکن ہے جواب اسکا ہی کہ شک نہیں ہے
 کہ مرض مذکور باعتبار اپنی ذات کے دو طرح ہی اسواسطے کہ یا منسوب جزاء ہی یا منسوب
 بہ ترتیب اس لیے کہ تحقق صحت کا بھی سبب استواء جزاء کے اور استواء بہ ترتیب
 کے ہی پس مرض بھی مقابلہ اس کے ہوگا یعنی باعتبار سو و جزاء کے اور سو و الترتیب کے
 لیکن باعتبار تخصیص عروض مرض کے پہلے ساتھ عضو مفرد کے یا مرکب کے یا ساتھ
 دونوں کے تین قسم پر منقسم ہوتا ہے یقیناً نامہ سو و جزاء اور سو و الترتیب اور تفرق الاتصال
 کے اگرچہ تیسرا قسم ہی دوسرے سے جیسا کہ لکھا گیا لیکن اس سبب سے کہ بنظر خصوصیت
 عارض ہونے اولیت کے تیسرے کو تفرق الاتصال نام رکھا دوسرے کو مرض الترتیب
 کہ نام عام ہی نام رکھا ورنہ فی الحقیقتہ مرض الترتیب عام ہی اور تفرق الاتصال خاص
 اس لیے کہ کوئی تفرق الاتصال بدون مرض الترتیب کے نہیں ہو سکتا لیکن مرض الترتیب کو
 تفرق الاتصال لازم نہیں ہے عضو کے ٹیڑھے ہونے کو مثلاً تفرق الاتصال ضروری نہیں ہے
 لیکن تفرق الاتصال کو جس طور پر کہ ہو سو و الترتیب لازم ہی قائمہ بعض لکھا اس امر کو
 ہیں کہ تفرق الاتصال فی الحقیقتہ غیر مرض الترتیب کے ہی اور دلیل لائے ہیں کہ سوئی کو
 کہ بدن میں ہم چھوڑتے ہیں تفرق حاصل ہوتا ہی اور شکل میں فساد نہیں آتا جواب اسکا
 یہ ہے کہ فساد شکل پیچ خاش سوئی کے باعتبار تفرق نہ ہی پس جیسا کہ تفرق او میں

نیر محسوس ہی فساد شکل بھی نیر محسوس ہی اور جوابات ثانی واسطے اور دلائل کے بھی ہیں
 اما سر المزاج اب ہر ایک کو امراض ثلاثہ سے مفصل بیان کرتا ہی اور مراد سوز المزاج کے
 حاصل ہونا کیفیت خارج اعتدال سے ہی بیچ مزاج عضو کے اور مرض تشاہد الاجنبہ بھی
 کہتے ہیں بسبب پہلے تعلق ہونے کے ساتھ اعضا سے تشاہد الاجنبہ کے تسمیہ کہ باسٹم
 اور جان تو کہ سوز مزاج دو طرح ہو متفق اور مختلف اور بیچ تفسیر معنی ان دونوں کے اہل علم
 اختلاف کیا ہی جالینوس کہتا ہی چہ سوز مزاج عام ہو تمام بدن میں وہ متفق اور مستوی ہی
 اور چہ مخصوص ہو ساتھ ایک عضو کے سوائے عضو دوسرے کے مختلف ہی اور جب
 کامل بھی اسی راہ گیا ہو لیکن ابوسلمہ مسیحی اسپر ہی کہ جب تکلیف نہیں دیتا ہی مستوی
 اور چہ تکلیف دیتا ہی مختلف ہی اور محمد بن زکریا قریب اس مذہب کے ہی اور شیخ
 رئیس اور اسکے تابع اسپرین کہ جو بیچ جو ہر عضو کے مستقر ہو اور اوہمیں اور طبیعت
 میں مقابلہ باقی نرہ اور حکم مزاج اصلی کا پیداکرے مستوی ہی اور جو ایسا نہ مختلف
 ہی پس می عقی بطریق شیخ رئیس اور مسیحی کے سوز مزاج مختلف ہی اور اوہ پڑ جائیو
 مستوی اور برص نزدیک شیخ کے مستوی ہی اور نزدیک جالینوس کے مختلف اس واسطے
 کہ ایک عضو میں واقع ہو نہ دوسرے عضو میں اور پوشیدہ نرہ کہ ہر ایک اہل علم نے بیچ
 اطلاق الفاظ کے مناسبت ٹھہرائی ہی اور ہر ایک شخص کو درست ہی کہ مطلق مقرر کرے
 باجملہ شیخ رئیس مستقر کو مستوی اس سبب سے کہتا ہی کہ ہر ایک مزاج اصلی کے ہوا
 بیچ نہ تکلیف دینے کے اور جالینوس اور تابع اسکے عام کو اس سبب سے مستوی کہتے ہیں
 کہ وہ شامل ہونے میں بیچ سبب بدن کے مانند مزاج اصلی کے ہی اور شیخ رئیس غیر مستقر کو
 مختلف کہتا ہی اس واسطے کہ وہ مخالف مقتضی مزاج اصلی کے ہی بیچ پیداکرے الم کے اور
 جالینوس خاص ہونے کو ساتھ ایک عضو کے سوائے دوسرے عضو کے مختلف کہتا ہی
 اس واسطے کہ وہ خلاف مقتضی مزاج اصلی کے ہی بسبب نہ تمام اور شامل ہونے کے اور
 پوشیدہ نرہ کہ سوز مزاج کبھی پیدایشی ہوتا ہی اور کبھی عارضی پیدایشی وہ ہی کہ مزاج
 بیچ اصل پیدایش کے غیر معتدل ہو اور اسکو مزاج غمیر حاصل کہتے ہیں اور عارضی ہی

مذہب مزاج

مذہب مزاج
مختلف و مختلف

من
سور مزاج
خفای و ماضی

کہ حج اصل پیدائش کے مزاج سالم رہا ہو اور اعتدال کے بعد اس کے متغیر موسموں پر سے قائم ہو سو مزاج متغیر کو مستوی بھی کہتے ہیں کمالاً بغیر فینقہم الی المادی والسانی پس منقسم ہوتا ہے سو مزاج طرف مادی اور سانی کے اما المادی ہوا کیوں بسبب خلط اور کیفیت فینقہم البدن بتک الکینفیت لیکن مادی وہ ہے کہ حاصل ہو یا اسطہ کوئی خلط کے اضافہ اور بعد سے کہ اس خلط کو کوئی کیفیت ہو پس تشکیل کرے بدن کو وہ خلط اس کیفیت خالص خواہ یہ کیفیت ساتھ عفونت کے ہو یا بدون عفونت کے مثل حرارت غالبہ مسبباً وجود خلط مانند گرمی بہت کے کہ موجب اوسکا وجہ وصف رکھتا ہو اما السانی جو المادی لایکن کذلک لیکن بے مادہ وہ ہے کہ ایسا نہ ہو مثل بردۃ المشاج ماخذ سردی برت زدہ کے و حرارتہ المذکور اور گرمی صاحب تب وبق کے اور مانند اسکے نظائر بہت ہیں اور جو تغیر کہ حج بدن کے پڑے سوائے خارجی یا داخلی سے اگر علامتہ خلط سے رکھتا ہے یہ موجب تغیر کا خلط ہوتا ہے متغیراً آسکو مادی کہتے ہیں اور اگر ساتھ روح کے یا اسٹاک کے علاوہ رکھے سانچ کہتے ہیں خواہ باعث تغیر روح اور اعضا کا گرمی ہو یا کیفیت وہ سردی مثال گرمی کی کمی یوم ہو اور مثال گرمی اعضا کی کمی دقیر ہی جیسا کہ گذر اور مثال تعلق حرارت کی ساتھ خلط کے کمی خفای ہی اور اسطہ روح قیاس کریں تعلق ذوت و ربطیت اور جو پوست کو پس ہر ایک سانچ اور مادی سے آٹھ قسم ہوتا ہے چار مفرد اور چار مرکب اسطورہ کہ حار بارد رطب یاابس حار رطب بارد رطب حار یاابس بارد یاابس بعد اسکے ساتھ سانچ کے نم کریں خواہ ساتھ مادی کے انقباض اگر کوئی کہے کہ وہ مزاج مفرد مادی متصور نہیں ہو سکتا اسوائے کہ ہر خلط میں فی ذاتہ دو کیفیت ہیں جسوقت کوئی خلط المذکور اوپر قدر معتدل کے دونوں کیفیت اوسکی یقیناً بڑھتی ہے پس مفرد مادی کا وجود نہ ہو گا جواب آسکا یہ ہے کہ بیچ وجود سو مزاج مفرد مادی کے زیادہ ہونا مادے کا شرط نہیں ہے تغیر کفایت کرتا ہے پس ممکن ہے کہ بسبب غذاؤں کے یا دواؤں مرطوب کے جلوت بیچ خون کے زیادہ ہو بدن اسکے کہ کثرت بیچ مقدار خون کے واجب کرے پس سردی اسکی اوپر حال کے ہو اور رطوبت زائد اور اوپر اسی کے اور کیفیات کو قیاس کریں پس وجود مفرد مادی کا متحقق ہوا اور جواب دوسرا یہ ہے کہ زیادتی مادے کو زیادتی دونوں کیفیت کی لازم نہیں ہے اسوائے کہ ممکن ہے کہ

خون جو زیادہ ہو حرارت ایسی کیشتہ اوکریے اور رطوبت ایسی کیشتہ ازیدہ ہے بسبب دو ایک
 اغذیہ کے یا اور خلط کے کہ معدن رطوبت کا پانی پس سود المزاج کو حرارت سے مشوب کرین
 نہ رطوبت سے و فیہ باقیہ اور واسطے انسانی متغایون کے مثالیین اقسام سود المزاج کی
 کہ سب سولہ ہوتی ہیں بیان کرتے ہیں مفصلاً مثالیین سود المزاج سافج کی تپ دق ہی اور
 شالی جارہادی کی مہیات دومی اور صفراوی ہیں اور مثالیین سرد سافج کی جمود ہی کہ سردی
 غاری کے پیونے سے ہو اور مثالیین سرد سافج کی سالیج ہی اور مثالیین رطب سافج کی تریالی
 اور مثالیین رطب بادوی استسقاے لچی ہی اور مثالیین یا میں سافج کی تشنج یا میں ہی کہ بعد
 استفرغ اور بروج اور ریاضت کے پڑے اور مثالیین یا میں کی سیرطان اور خذام ہی جو
 مثالیین مفرط سلیج اور بادوی کی مذکور ہو میں مثالیین مرکب کی ضمن لوسی سے روشن ہوتی ہیں
 یا تا چاہیے کہ ہو مزاج جسطرح کہ ہو کبھی بیج سب بدن کے ہوتا ہی اور کبھی بیج ایک عضو
 کے اور ہو مزاج کہ بیج خلط کے ہوتا ہی جب تک عنقوت نہیں کہ تا تپ نہیں پیدا
 کرتا ہی مگر یہ کہ بیج خون کے ہو کہ بدن عنقوت کے خون تپ لانا ہی اور اس سب کہ
 سو فوسف تپن چنانچہ اس کے مقام میں مذکور ہو گا اور جس وقت ہو مزاج سے کوئی افت
 بیج عضو کے ظاہر ہو درجہ پہلا ہو اور جو طبیعت عضو کی پیچیدہ دے اور خدا اعتدال مخصوص
 سے نکلے اور تباہ کرے درجہ اخیر ہوتا ہی اور ہو المزاج جب تک اعتدال سے دور ہو
 کہ ضرر فصل میں پیدا ہو سو المزاج نہیں کہہ سکتے انما مرض البرکیت فینقسم الی مرض الخلقۃ
 و مرض المقدار و مرض العاد و مرض الوضع لیکن قسم دوم سردی اقسام مرض من مفرطہ
 مرض ترکیب ہی اور وہ تقسیم ہوتی ہیں طرف چارہ مرض کے چپا کہ ذکر کرنا کیا اقسام اس کے
 منقبت اور مقدار اور عدد اور وضع میں اور ہر ایک اسے شریعاً کہا جاتا ہی اما مرض الخلقۃ
 انما ہا مرض الشکل لیکن مرض خلقت کی بھی چار قسم ہیں جیسا کہ کہتا ہی پس وہ یا مرض الشکل
 ہی و مثل اعوجاج الاستقیم واستقامۃ الممعوج باننا بشر ہم ہونے آہیں عضو کے کہ سیدھا چاہیے
 یا سیدھا ہوتا اوس عضو کا کہ شریعاً چاہیے اور مزاج ہونا گول کا اور گول ہونا مزاج کا اسی قبل
 سے ہی اور شکل بیج اصطلاح حکما کے ایک ہیئت ہی کہ حاصل ہوتی ہی جسم کو بسبب اساطیر

مرض ترکیب
 مرض الشکل

مرض الجاری

نہ

مرض الالویۃ

نہ

مرض الصفاق

کرنے ایک حد کے مقدار کو جیسا کہ پنج کرہ کے ہی یا بسبب احاطہ کرنے حدود کے مانند مصلحتاً
 کے یعنی مریع اور سدس وغیرہ کے اور مرض الجاری یا مرض مجاری نوع دوسری اقسام
 مرض الخلق سے مرض مجری ہی اور مجری وہ فضا ہی پنج باطن غندہ کے کہ شامل ہو اس خبر کو
 کہ نافذ ہوتی ہی ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے خواہ وہ نافذ کیفیت ہو مانند خط کے اغلاط
 سے یا طیف ہو مانند ریح اور نفس کے اور مرض مجری تین وجہ سے باہر ہیں ہی یا جس جیت ان اس
 مثال اسکی انتشار النور ہی یا جس جیت الضیق ہو مثال اسکی ضیق النفس ہی یا جس
 جیت الافساد ہو مثال اسکی پیدا ہونا سد سے کا ہی پنج رک کے کہ جگر سے مراد ہیں آبی ہی
 اور مراد سے امعا کو گئی ہی اور جاننا چاہیے کہ سدہ اس مجرے کا کہ درمیان کبد اور مراد کے ہی
 یرقان پیدا کرتا ہی اور سدہ اس مجرے کا کہ درمیان مراد اور اسعائے ہی قولنج لانا والی اور
 یا مرض اعیہ کے نوع تیسری اقسام مرض الخلق سے مرض اعیہ ہی اور اعیہ تباہیت کو کہتے ہیں
 اور تجولیت فضا ہی پنج باطن عضو کے کہ شامل ہو اس چیز ساکن کو اور مٹنے دماغ کے بھی
 ہی ہیں اور فید عاوی ہونے تجولیت کی ساکن سے اختلاف ہی اس سے کہ عاوی ہونا فسد کو
 اور متحرک ہوا اسطے کہ اسکو مجری کہتے ہیں نہ تجولیت بان تسع اور تفسی و تفسد اسطو سے کہ کشائی
 پائیک ہو یا بند ہو پو تشیدہ نہ ہے کہ تعلق ان جنون کا بھی مجرے سے ہی اور بھی اعیہ سے اور تباہیں
 مجرے کی کسی گیشن بیان مثالین تجولیت کی بیان کرتے ہیں ہم لیکن مثال ٹرسے ہونے اور کشائی
 ہونیک کشادہ ہونا بھیجی خضیون کا ہی بسبب اونترائے کوئی جسم کے اسکے اور سے جیسا کہ
 پنج قیلہ اور قیق کے ہوتا ہی اور مثال جھوٹے اور تنگ ہونیک چوٹا ہونا معد سے کا ہی اور اسکے
 فضا کی اور یہ کہیں خلقی ہونا ہی اور کہیں بسبب ورم عضو مجاور کے بتو ہی بواسطہ ضغط ورم کے
 معدہ کو اور تنگ ہونا بطون شریفہ دماغ کا وقت صرح کے بھی مثال اسکی ہی اور مثال سہ کی
 بستہ ہونا بطون دماغ کا ہی پنج سکتے کے اور مرض چوتھا امراض تجا و لیت سے ماتن سے کو کہیں
 کہ وہ مرض الخلو ہی اور مثال اسکی خالی ہونا تجا و لیت دل کا اور خون اور ریح سے نزدیک شدت بخون
 مملک اور شدت لذت مملک کے اور مرض الصفاق یا مرض صفاق نوع چوتھی اقسام مرض الخلق سے
 مرض الصفاق ہی یعنی وہ مرض کہ سطح عضو سے متعلق ہو داخلی ہو یا خارجی بان نبش اور بلیس

اس طور سے کہ شش ہو جاوے یا صاف ہو جاوے یعنی وہ عضو کہ صفائی اور ہمواری آپسی مطلوب ہے
 ای جیسے قیصر یہ نا ہوا ہووے اور وہ کہ خستوت اور نا ہمواری آپسی مطلوب ہے جیسے معدہ اور
 کہ صاف اور بنفقہ و الجمل ہوا و نا ہوا ہے کہ جو فصایح صفایح کے قریب ہی فعل مقصود اس عضو کا
 ناقص ہوتا ہے یا باطل و اما مرض المقدار و عین دوسری مرض التکریب سے مرض المقدار کہ
 اور وہ دو قسم ہے جیسا کہ کتابی عنوان میں ظلم العضو اکثر ما شیئی پس وہ ہے کہ بڑا ہو عضو زیادہ ہو
 کہ چاہے اور بغیر یا چھوٹا اس سے کہ چاہے خواہ بڑائی اور چھوٹائی خلقی ہو خواہ مرضی اور بطریق
 خواہ عام ہو سب بدن یا خاص ہو ساتھ ایک عضو کے مثال زیادتی عام کی منہ ہی
 مفرطی اور مثال زیادتی خاص کی عظم زبان ہے اور مثال صغریٰ در نقصان عام کی ہزال نط
 ای اور مثال صغریٰ مفرط کی منور حدہ کاہی اور قیاس کر تو اوپر انکے اور وکو واما مرض العدہ
 اور جس تیسری مرض التکریب سے مرض العدہ ہی اور یہ بھی چار طریقہ پر ہے جیسا کہ بیان
 ہوتا ہے عنوان پر یہ زیادہ پس وہ ہے کہ زیادہ ہووے عضویت زیادتی سے اما طبیعہ کہ وہ
 زیادتی طبیعی ہی کالاصح الزائدۃ ما تدا ونگلی کے کثرت یا پنج عدد سے ہوا ہو اس زیادتی طبیعی
 اس سبب سے کہتے ہیں کہ جس اس زیادتی کی پیچ بدن کے موجود ہی ورنہ جو مرض ہی غیر طبیعی ہی
 اور ضرورتی اور نگلی کا من کہ نا اسکا ہی بخش شدید سے اور سرعت حرکات سے اور منہ و نول
 ہاتھ سے یہ ظروف تنگی متعہ کے اور ہوا انگ آ و خارجہ عن الطبیعہ یا وہ زیادتی خارج طبیعی سے
 یا جس آپسی بدن کے موجود ہیں ہی کالثلث نول و انتہا میل کے کہ ثلث و جنس مشہور میں اور
 سال زیادتی غیر طبیعی کی ہے کہ بدن سے فی لیکن مثال اس زیادتی کی کہ بدن سے جابجہات
 مشابہت کے ہیں اور ہر جا کہ پیچ حجم کے ہوتا ہی اور اس سبب سے عورت ماہدہ جاملہ کے ہوتی ہی
 او غیض نقصان یا ناقص ہر عضو کوئی طرح نقصان سے فی الطبع کہ وہ ناقص ہوتا طبیعی ہے یعنی
 وہ چیز کہ جو اسکا طبیعی موہج اصل خلق کے اور مجعول ہوا و مثال آپسی پیدا ہونا ایک شخص کا
 ساتھ چار و نگلی کے یا کمتر اس سے او نقصان ماہر یا وہ نقصان لاحق ہو اور مثال آپسی خلق
 ہونا نا ونگلی کا و ہاتھ کا ہی اور پیچ بعض نسخہ کے فقط زیادتی کو یو و کو نقصان کا نہیں کہ
 ظاہر واسطے اسکے وضوح اور طور کے مقابل سے یا لہب سونا ج کے ہی واما مرض النقص

مرض المقدار

مرض العدہ

مرض النقص

اور پس پوچھی مرض ترکیب سے مرض الوضیہ ہی اور موضع بیچ اصل علاج کھانکے ایک ہیست ہی
 نہ حاصل ہوتی ہی ہر چیز کو بیکر نسبت یعنی اجزاء کے ساتھ بعض دوسرے کے بیچ قرب اور بعد
 کے یا نظر کرنا نسبت ان امور کے کہ اس چیز سے خارج ہیں مثال پہلی قسم کی تفریح اصابع یعنی
 کشادہ ہونا اور نگہ بون کو یا تنہیم ٹھکانا یعنی ملنا ٹھکانا اور مثال دوسری قسم کی کھڑا ہونا اور حیت
 لینا فٹل فساد الوضیہ لقا رہتا ہوا مباحثہ غصہ آخر لا علی یا یعنی لیکن سرخ موضع نظیر اسکی
 فساد بیچ نہ منع کے ہی بیب ترو کی ایک عضو کے یا دوری اسکی عضو دوسرے سے نہ اس طرح
 کہ لائق ہی لینے ایک عضو دوسرے عضو سے دور ہو یا نزدیک اس طرح کہ مناسب ہیں
 پوشیدہ نہ ہو کہ بحث کرنا موضع سے منقسم ہوتا ہی دو قسم ہیں حسب اقتضا سے موضع کے موضع اور
 مشارکت کو اس واسطے کہ عضو کو نسبت کرے مکان کے ایک ہیست ہی اور نسبت کرے غیر
 مکان کے یعنی بنظر اعضا کے از دور سے نزدیک اور دوری کے ہیست دو قسم ہی پہلی کو موضع اور
 کو مشارکت کہتے ہیں پس مجموعہ امراض موضع کے چھ قسم ہیں چار خاص ہیں ساتھ موضع جو عضو
 اور دو خاص ہیں ساتھ ہمسایہ کے کہ شریک ہیں لیکن وہ چار کہ متعلق ہیں ساتھ موضع کے پہلے
 دوسرے انخلع عضو کا ہی مفصل سے اور دوسرا انخلع غیر نام کہ اسکو فٹی کہتے ہیں اور تیسرا وہی
 کہ حرارت کرے عضو بیچ موضع اپنے کے اور حال یہ کہ واجب تھا سکون اسکا مانند غشہ کے
 اور چوتھا وہی کہ ساکن ہو عضو اپنے موضع میں اور حال یہ کہ واجب تھا مستحکم ہونا اسکا
 مانند تجربہ مفصل کے لیکن وہ دونوں کہ بنظر چار اور ہمسایہ کے ہیں نظیر انکی مؤلف نے ذکر نہیں
 کی ہی اس واسطے کہ امتناع اور تنہیم حرکت کیا طرف چار کے ہو یا طرف چار سے بچانا اور نگہ کا ساتھ
 انیس کے بعد ہو یا یہ تفسر مثال اسکی ہی اور استرخا سے پلک مثال دوسری کی ہی اور در ذکر
 مفصل کا مثال تفسر ثانی کی ہی اس واسطے کہ جو پلک مسترخ ہوئی ہرگز نہیں اٹھتی اور اوپر دوغی
 پلک کے پیری رہتی ہی اور مفصل جو درم کرے ہیں نہ افراط سے امتناع دشوار ہوتا ہی اور انقباض
 نہ دور ہونا ہمسایہ سے ہی آسانی سے نہیں ہو سکتا واما تفرق الاتصال لیکن قسم تیسری اتصال
 امراض مفرد سے تفرق الاتصال ہی اور در بیان وہ تفرق غیر طبیعی ہے کہ باعث مضر کا ہوتا ہی
 اور نہ تفرق کہ اوپر مجرے طبیعت کے ہی مانند تفرق الاتصال جو ہر معدی کے نزدیک مفرد اعضا

امراض تفرق الاتصال

اسمین اس سے خارج ہو لائنہ لمین برض واما کلامنا فی المرض فقد کیوں فی الاعضاء المقترنة
 پس کبھی ہوتا ہے تفرق الاتصال بیچ اعضا سے مفرد کے مثل کسر العظم نظیر اسکی ٹوٹنا ہڈی کا ہر
 اور تعداد اعضا سے مفرد کی بیچ بحث اعضا کے گزرنے کی وقد کیوں فی الاعضاء الالائیہ اور کبھی ہوتا ہے
 بیچ اعضا سے مرکب کے مثل قطع الاصل یا تانہ کٹ جملے اونگی کے اور اعضا سے مرکب بھی بیان ہو چکے
 اور پوشیدہ خبری کہ قیام تفرق الاتصال کے بہت ہیں اور ہر ایک کا نام مخصوص ہے جیسا کہ سنن بیان
 کرتے ہیں ہم فائدہ جو تفرق الاتصال کی بیچ جلد کے ہو اگر منبسط یعنی پھیلا ہی سمجھ سکتے ہیں بفتح سین
 مملہ اور مائے مملہ اور سکون جیم کے اور اگر غیر منبسط ہی اور دقیق خدش کتے ہیں بفتح غاب مجہد اور
 دال مملہ اور سکون شین مملہ کے اور جو بیچ گوشت کے ہو لیکن خارج سے اگر تانہ ہی اور قطع نہیں لایا
 جراحت کتے ہیں کسر جیم کے اور قطع لام یا قرعہ کتے ہیں بفتح قاف اور جو بیچ گوشت کے پڑے لیکن
 داخل سے بسبب تداخل مادے کے اسمین اگر ابتدا ہی اور ریم نہیں لایا قرعہ اور درم کتے ہیں اور
 اگر ریم لایا خارج کتے ہیں بضم غامہ اور راے مملہ اور الف اور جیم کے اور اگر جابج بضع کے پھٹا
 بھی قرعہ کتے ہیں پس اگر بعد پھٹ جانے کے دیر تک رہی اور تکلیف کم ہوے اور سختی سمجھ پر
 ظاہر ہو یہ اور بیچ دال کے گوشت سفید ظاہر ہوا مملہ کتے ہیں اور بعض لوگوں نے کہا ہے کہ جو
 چالیس دن انفجار سے گذرے اس نام سے سب سے ہوگا اور جو بیچ ہڈی کے پڑے اگر تفرق
 بیچ اجزائے صغار کے ہی قسمت کتے ہیں بفتح تائے فوقانی اور فتح فاء اور ضمہ تائے مشدہ
 فوقانی اور سکون فوقانی تابلث کے اور اگر تفرق نے ہڈی کو دو ٹکڑے کیا عرض میں بالکی ٹکڑے
 کیے پڑے اسکو کسر کتے ہیں اسواسطے کہ معنی کسر کے ٹوٹنا ہی اور جب تک چیز متفرق
 نہ ہو دو ٹکڑے سے یا اجزائے بڑے سے بڑے اس سے جدا ہوں تو زمانہ کیلئے اور اگر بیچ طول کے ہی
 صناع کتے ہیں اور جو بیچ قحط کے ہو یا بیان کرینگے اور جو بیچ عصب کے ہو اگر بیچ عرض
 کے ہی تیر کتے ہیں بفتح با اور سکون فوقانی اور راے مملہ اور اگر بیچ طول کے ہی اور قلیل العدد
 اسکو شق کتے ہیں بفتح شین مملہ اور سکون قاف اور اگر بیچ طول کے ہی اور کثیر العدد مشق
 کتے ہیں بفتح شین مملہ اور سکون راے مملہ اور راے مملہ کے اور جو بیچ عضو کے ہو اگر بیچ طرف
 عضلی کے ہی تنہا بفتح با اور سکون فوقانی اور کاف کے اور اگر بیچ عرض کے ہی جر کتے ہیں بفتح

اس کتاب
 سے حاصل کیا

جہم اور تشدید اسے حملہ کے اور اگر کثیر طول کے ہو اور کثیر العدد و نظام ہر دو پر گندہ فسخ کئے ہیں
 بفتح فا اور سکون سین حملہ اور خائے مجمرہ کے اور جو بیج عروق کے ہو وید ہوں یا شریان اگر بیج
 عروق کے ہو قطع کئے ہیں اور فصل اور اگر کثیر طول کے ہو بھی صدمہ کئے ہیں اور اگر اسطور پر ہی
 کہ منہ رگ کا کشادہ ہو ہیبتی کئے ہیں بیج موعده اور سکون مثلاًہ اور قاف کے اور تفرق وید کہ
 مطلقاً انفجار کئے ہیں اور شریانی کو ام الدم اور جہو رام الدم اسکو کئے ہیں کہ شریان پھٹ جائے
 اور خون پیچہ پوست کے جمع ہو اور نزدیک دبا نیلے پھر مادے شریان میں اور جو بیج آتش
 اور حجب کے پڑے فتق کئے ہیں بفتح فا اور سکون فوقانی اور قاف کے اور جو بیج غصہ وید کہ
 مطلقاً پڑے رض کئے ہیں بفتح راءے حملہ اور تشدید ضاد مجمرہ کے اور کبھی ہوتا ہے کہ بعض رگ
 اوپر ٹوٹے غصہ وید کہ کسر بھی بولتے ہیں کہا قالوا انکسار الاذن پس اگر تفرق کے تقسیم کیا
 طرف وید کہ یا طرف اجزائے کبار کے بھی فسخ کئے ہیں اور اگر تقسیم کیا طرف اجزائے صغار کے
 بھی نفقت کئے ہیں اور بعض لوگ رض کو تفرق اجزائے صغار غصہ وید کہ قاص کہتے ہیں
 اور یہ اسامی کہ نظر یعنی مصدری واقع میں اگر فاعلیت منظور ہو یہ صیغہ اسم فاعل پڑھیں ججگہ
 فقط مساعدت کرے درست ہی ماتہ ساج اور قادش اور کاسر اور باثیق کے تشبیہ تفرق
 انفصال کہ بیج قحف کے یعنی بڑی سر کے پڑے شجر بفتح شین مجمرہ اور تشبیہ جیم اور باء موقوف
 نام ہی آورده چہ قسم ہی اور ہر ایک قسم کا نام خاص ہی ایک وہ کہ صبح لاوے فقط اسکو
 مساعدہ کئے ہیں اور دوسرا وہ کہ کسر بیج ہڈی کے کرے اسکا ہاشمہ کئے ہیں تیسرا وہ کہ سفید
 تابی کی ظاہر ہو اسکو و خمر کئے ہیں چہ تما وہ کہ تھوڑی ہڈی چیل جاوے اسکو منقلہ کئے ہیں
 یا پنچوان ٹوٹنا ہی سر کا عشا تک کہ اسکا ام الدم باغ نام ہی ہو نیچے لیے سوائے یوسف تنکے کہ
 اوپر دماغ کے اور کوئی چیز فاعل نہ رہی ہو اسکو مامومہ کئے ہیں اور چشادہ کہ تجوید دماغ تک
 پہونچے اسکو جافیہ کئے ہیں اقتباہ یہ سب کہ مذکور ہو نام اس تفرق الانفصال کا تھا کہ اعضا
 مفرد سے خاص تھا لیکن جو بیج مرکب کے ہو مانند قطع اوٹگی کے یا با تھر کے اور سوا انکے کبھی واقع
 ہوتا ہی میان دو جزو و عضو مرکب کے اور ایک دوسرے سے جدا کرتا ہی بدون اسکے کہ تفرق
 انفصال پہونچے عضو و تشابہ الاجزا کو لیے مفرد کو یہ مسے ہی یہ انفصال اور قطع اور اگر بیج عصب کے

ہوا اور عضو اپنی جگہ سے زائل ہو وہ کسی بنگاہ ہر دو تفرق اتصال کہ عضو متشابہ الاخر میں ہو
اسکو انخلال الفرد کہتے ہیں اور کبھی انخلال الضر و مطلق تفرق اتصال کو کہتے ہیں اور پر شیدہ ہر
کہ ایسے اعضا انخمال تفرق کے نہیں رکھتے ہیں مطلقاً وہ دل ہر قد سبق الموت لتفرق اور جانین
کہ جو تفرق اتصال بیچ عضو میں المزاج کے ہو جلد اچھا ہوتا ہی اور اگر بیچ فاسد المزاج کے ہو
ویر میں اچھا ہوتا ہی اور قروح ضیقہ جب پھیلتے ہیں اکمل ہوتے ہیں فائدہ کبھی تفرق
اتصال بیچ مجرے کے ہوتا ہی اور اس سبب سے کشادگی مجرے میں ظاہر ہوتی ہی اسی سبب
مجرے جگر کے بیچ بعض اسہال کے نکلتے ہیں سبب کشادگی ماسارینا کے ایسے کہ ان میں
تفرق اتصال واقع ہوتا ہی اور یہ تفرق سطوحی ہی کہ اجزاء عضو کو متفرق کرتا ہی بیچ غرض
کے پس فضا اسکی فراخ ہوتی ہی اور کبھی ہوتا ہی کہ بیچ غیر مجاری کے پڑتا ہی اور نیا مجرے
پیدا کرتا ہی جیسا قرشی نے بیچ شرح نانوں کے اسی بحث میں لکھا ہی کہ ایک شخص کو
جس ابول تھا مدت سے پس مترشح ہو آپیشاب جلد شکم سے کئی جگہ سے اور یہ حالت اسکو
ہمیشہ رہی کہ پیشاب اسکا وقت حاجت کے اسی جانب سے ترشح کرتا تھا اور ماہ مقرر سے
کچھ نہیں نکلتا تھا اور بھی اپنا قصہ نقل کیا ہی کہ بیچ ایڑی داپنے پانوں کے خراج ہوا تھا
بعد اسکے پیرنے کے اسے مسهل پیا اور بسبب نہ حاضر ہونے کوئی آدمی کے کہ اسے سپر
کلیہ کر کے پاخانے میں جاوے دیر تک میرز کو روکا جو بعد حاجت آنے معتد علیہ کے قصد کثرت سے
ہونے کا کیا تشریح کہ امعا میں تھا طرف جگر کے رجوع کرنا اسکا معلوم کیا پس ہمیشہ نقل
اسکا طرف مدبہ جگر کے اس وقت میں پاتا تھا اور اکثر وہ نقل کوش کرتا تھا طرف سرین کے
نازل ہوتا ہی اور وہاں سے ایڑی منفرج میں پہنچ کر نفس خراج سے بیچ تھوڑی مدت
کے براز رون ہوتا تھا اور اسی طرح ایک مدت رہا اور جب کوئی شربت یا خیس اندہ کھاتا تھا
مروار اسکا کب پر محسوس ہوتا تھا اور خراج کی راہ سے نکلتا تھا جیسا کہ تنہا ہون اسکے کہ کچھ
نتیجہ امسین ہونے اور جو واسطے پھر نے طبیعت کے اپنے مجرے پر حقیقتہ مدعات کرتا تھا
کچھ نہیں نکلتا تھا مگر ایک چیز چھوٹی زیادہ لیڈی بکری سے نہایت سختی میں پس وہ
کہتا ہی کہ میں ڈرا کہ میا وای ہی خراج منجھ متا و ہو جاوے اس کے مذاکر میں مشغول رہا

مرض کے چار زمانے ہیں الابتداء وہو الزمان الذي يظهر فيه المرض والايستيان فيه تزايد زمانه پہلا
ابتداء ہی کہ ظاہر ہوتا ہی بیچ اوس زمانے کے مرض بدون اسکے کہ زیادتی اسمیں ظاہر ہوئے بعد
مدت مرض کے کہ جب تک وہ مرض اوپر حالت تشابہ الاحوال کے ثابت ہی بدن طور ترقی کے
بیچ حالت مرض کے اُسکو زمانہ ابتداء کہتے ہیں اور اسکو مقدر براحیان اور ایام نہیں کر سکتے اسوقت
کہ احوال امراض کے استقامت ہیں اور زمانہ ابتداء کا بیچ بعضے امراض کے کوتاہ ہوتا ہی اور بعضوں میں
طویل اور کبھی ارادہ کرتے ہیں زمانے ابتداء سے تین دن شروع مرض سے قطع نظر اس سے کہ ترقی
بیچ حالت مرض کے ہو یا نہ ہو التزید وہو الوقت الذي يستبان فيه اشتداد كل وقت بعد وقت
اور زمانہ دوسرا تزید ہی اور تزید وہ وقت ہی کہ ظاہر ہو بیچ اسکے غلبہ مرض کا ہر وقت بعد وقت
کے یعنی بعد زمانے ابتداء کے جب تک کہ وہ مرض بیچ زیادتی کے ہی وہ وقت تزید کا ہی وہ وقت
الانتها وہو الوقت الذي يقف فيه المرض على حال واحد اور زمانہ تسیر انتہا ہی اور انتہا
وہ زمانہ ہی کہ ٹھہرتا ہی بیچ اسکے مرض اوپر ایک حالت کے یعنی بعد زیادتی کے جو ایک حد کو
پہنچے اور اوپر اسی حالت کے رہ جاوے بدون اسکے کہ زیادہ ہو یا کم اُسکو وقت انتہا
کہتے ہیں وقت الاخطاط اور زمانہ چوتھا اخطاط ہی یعنی کم ہونا وہو الوقت الذي يظهر فيه
انقاصه اور اخطاط وہ زمانہ ہی کہ ظاہر ہوتی ہی بیچ اسکے خفت اور کمی بیچ مرض کے فائدہ
تحقق ان ازمنہ اربعہ کا اگر باعتبار مرض کے ہی اول سے آخر تک خواہ مرض لازم ہو خواہ ہی تو
انکو اوقات کہتی کہتے ہیں اور اگر باعتبار نوبت کے ہی اوقات جزوی کہتے ہیں اور
مجمعی نہیں ہی کہ بیچ نوبت کے بھی یہ اوقات چاروں موجود ہیں لیکن اوقات نوبت کے
ب نسبت اوقات مرض کے جزئی ہیں جیسا کہ اسمیں شبہ نہیں ہی اور جائنا چاہیے کہ
حصول چاروں وقت کا بیچ اُس مرض کے متعوب ہوتا ہی کہ باوجود انتہا سے اُس مرض کے
طرف صحت کے قطع اوسکے مادہ کا تدریج ہو اور بھی کس نہ کرے ورنہ ہو سکتا ہی کہ مرض
شروع ہو اور قبل تزید کی یا بیچ تزید کے قبل انتہا کے یا بیچ انتہا کے دن ظاہر ہوئے اخطاط کی یا گرمی دو
ہو فادے بہ سبب کوئی اسباب کے یا بعد کر نیکے بیچ اخطاط کے پھر ابتدا کرے اور عود کرے
اور یہ کو یاد دوسرا مرض ہی کہ شروع کیا یا بجلہ فائدہ چھانے ان اوقات سے اندازہ کرنا تدریج کا

اور تصرف کرنا بیچ غذا کے اور استعمال دوا کے ہی باعتبار ہر وقت کے اور عمدہ اس مقام میں
 علاج کرنا ہی باعتبار اوقات کے انتباہ بیچ متعدی ہونے مرض کے ایک شخص سے دوسرے
 شخص کو شرح شریف میں اختلاف ہے یعنی بمقتضائے حدیث شریف کے کہ لا مدی الی آخر
 ہی چاہیے کہ اعتقاد اسکا نہ کرے اور حدیث فروا من المجذوم کو تاویل کرتے ہیں اور لوگ اس پر
 متک کر کے اس میں تاویل کرتے ہیں العلم عند اللہ سنا لیکن حکما بالاتفاق کہتے ہیں کہ بعضی
 بیمار یا ان متعدی ہیں یعنی منتقلہ اور بعضی متوارثہ کہ ماں اور باپ سے لڑکوں کو پہنچتی ہیں لیکن یہ بھی
 کہتے ہیں کہ کلیہ نہیں بلکہ اکثر بھی نہیں بلکہ ممکن الوقوع ہی کہ تجربہ میں ایسا پایا گیا ہے کہ بچہ اپنا
 اور کبھی نہیں لیکن امراض متعدیہ یہ ہیں جذام جرب جدری حصبہ حماسہ وبائیہ قروح غنہ
 سئل رتہ برص خصوصاً اگر مسکن تنگ ہو اور بوسے مریض کی یا پسینا اوسکا مسخیر ہو
 ہو پنے اور بوا سیر بھی تعدیہ کرتی ہے اگر کوئی شخص اور پر مقام تبرز یا سوری کے تبرز کرے اور
 آتشک بھی اسی قبیل سے ہے اور ایلاؤس بہ طور یا تنک کہ شیخ نہیں لے گا کہ از تعدی
 من بلاد اے ملاد انتقال الامراض الواقعة لیکن امراض متوارثہ یہ ہیں برص فقرس سل
 صرع انہ جدری الملوکیا دق جرب تجرید قروح غنہ جذام بوا سیر حصاة کلیہ و شانہ
 اور بار ہا لگایا کہ جو عضو کہ باپ سے ضعیف ہو لڑکے میں بھی بیچ اکثر اس کے وہی عضو ضعیف
 ہوتا ہے لیکن ضعف اعضا بے بان کا کہتے ہیں کہ لڑکے میں ظاہر ہو بخلاف امراض مذکورہ
 کے کہ توارث انکا بیچ مولود کے ولدین سے برابر ہے الفصل الثانی فی الاسباب الضروریۃ
 والمغیرۃ لاحوال بدن الانسان والحافظۃ لہما فصل دوسری مقالہ تیسرے سے ثابت ہے
 بیچ اسباب ضروری کے کہ تغیر دینے والے حالتوں بدن انسان کے اور حافظہ اور نگہ پرکھنے والے
 ان حالتوں کے ہیں اور سبب نزدیک اطباء کے وہ چیز ہیں کہ بالذات مقدم ہو اور
 واجب کرے وجود کو فی حالت احوال بدن آدمی اسے یا اس کے نبات کو بہ شرط موجود ہونے شرط
 کے اور رفع ہونے موانع کے خواہ فی الحال خواہ استقبال میں ایجاد یا حفظ کرے اور عام ہے کہ سبب
 بدنی ہو یا غیر بدنی اور جوہر ہو یا مرض مثال بدنی کی کہ جوہر ہو یا ذاتی غلط کی ہے اور مثال بدنی کی
 کہ مرض ہو مفعولت اخلاط ہی لان المغیرۃ کیفیۃ وی خرض لا جوہر اور مثال غیر بدنی کی کہ جوہر ہو

۷
 بیان امراض متعدیہ
 و منتقلہ

مداہی اور مثال غیر بدنی کی کہ عرض ہو گئی آفتاب کی ہی اور برودت ہوا کی اور جو سبب کہ موجب
 اور موجب حالت کا ہو اسکو سبب فاعل اور مفعول کہتے ہیں اور اگر مثبت حالت کا ہو سبب فاعل
 اور مذموم کہتے ہیں اور تفصیل ذکر اسباب کی بیچ اسباب ممرضہ کے آتی ہے اور بیچ ابتداء سے اس
 مقام تک کہ کبھی کبھی اور معنی ضروری نکالے ہو کہ آدمی کو بدون اسکے زندگی ممکن نہ ہو
 وہی سبب اقسام اور وہ اسباب ضروری چھ قسم ہیں اور سبب سے حصہ کے استقراہی الاول الہوا
 الحیط بالابلان ایک اون چھ سے ہوا ہے کہ بدون کو محیط ہے اور جو آدمی کو ہوا کی حاجت شے
 تھی اور سبب اسباب کے مقدم کائنات کا لائق معلوم ہوا اور شک نہیں ہے کہ حاجت ہوا کی
 دم بدم ہی بخلاف اور اسباب کے کہ اعتقاد و نفس معرفت اور معین ہے اور بھلت ہے لیکن
 جو بعض اہل ریاضت عادت روکتے دم کی کرتے ہیں ایک زمانے دراز تک بحث سے حاج
 ہی اس واسطے کہ نادر حکم معدوم کار کھتا ہے اور ساتھ اسکے بیچ تشہید یہ کہ ہم کہ آئے ہیں
 کہ حصر نفس مستغنی نہیں کرتا وہ ہوا کہ بیچ فعل یہ کہ اور فضائے سینہ کے ہی ترویج
 قلب کو کرتی ہے بیچ زمانے نفس دخول ہوائے خارجی کے لیکن اگر مندرج عادت ذکرین
 بالک ہو جائیں و التاجۃ الیہ آنا ہی لترویج القلب و لتعذیل الروح الی فیہ اور حاجت طرف
 ہوا کے نہیں ہے مگر واسطے ترویج دل کے اور اعتدال پر رکھنا اس روح کو کہ بیچ دل کے ہے اور
 راہ پہونچے ہوا کی دل میں بطور اشتیاق کے کیا رہے سے مواور کیا ماسام سبب جلد سے بیچ
 تشریح یہ اور دل کے گذر گئی ہے ساتھ صحت قائد و کئے اور جائیں کہ ہوا جب تک صاف ہے اور
 معتدل اور اجزہ اور اوغزہ اور جوہر غریب سے کہ منافی مزاج روح کے ہووے اوہیں منسلک ہوں
 اور بھی ظاہر و کھلی ہوا اور بیچ دیواروں اور چھتوں کے بند اور رکھی ہو ایسی ہوا فاعل صحت کی اور
 حافظہ اسکی ہے لیکن جو وقت متغیر ہوا و صاف مذکورہ سے باعث مرض اور ہلاکت کی ہوتی ہے
 اور جیسا نفع ہوا کا اسے ہی فساد اسکا بھی بیچ بدن کے جلد اکثر کرتا ہے اور پو شیدہ تر ہے
 کہ یہ اودمان حمیدہ کے کہ گئے کہ مکتشف ہو جو غیر محفوظ وہاں ہیں کہ چہاں رہا ہے عالم
 ورنہ بیچ وہاں کے معاذ اللہ ہوا سے محبوس بہر مکتشف سے ہی اور جانا چاہیے کہ جو تغیر کہ ہوا میں
 ہوتا ہے تن طرح ہی ایک تغیر طبیعی اور وہ یوں ہے کہ موافق اقتضا سے طبیعت فصلوں کے ہو

الاسباب المستغنیہ فیہ بیچ اقسام
 القسم الاول الہوا

فیہ بیچ اقسام
 القسم الاول الہوا

اور سردی غیر طبیعی کہ مضاد ہو مجری طبیعی کو اور یہ دو حال سے باہر نہیں ہی با اسباب سماوی ہیں
یا اسباب ارضی سے تغیر ہو انکی اسباب سماوی سے زیادتی حرارت کی ہر میانیک ہے جائیکہ
جمع ہونے دراری سے ساتھ آفتاب کے اور زیادتی سردی کی ہر بیج گرمی کے نزدیک کمزور
آفتاب کے اور دراری جمع دسی بضم یا کمزور ال حملہ اور تشدید رائے ہلکہ کمزور اور سکون یا بے
تحتانی کے کہ اکب بڑے بہت روشنی والے کو کہتے ہیں اور ستار سے مذکور جب ساتھ آفتاب
جمع ہوتے ہیں گرمی ہو انکی زیادہ ہوتی ہے یقیناً اور مثال تغیر ہو انکی اسباب ارضی سے گرمی
سردی ہو انکی ہر سبب اختلاف مساکن اور بجا ورت پہاڑوں اور دریاؤں کے تیسرے تغیر غیر
طبیعی کہ مضاد ہی مجری طبیعی کو اور یہ ایسا تغیر ہے کہ مطلق ہو ہر اس چیز سے کہ مقتضی
طبیعت ہو انکی اور فاسد ہوتی ہے خواہ جو ہر ہو امین فساد ہو مانند دبا کے یا بیج کیفیت ہو
ماند شدت سردی کے کہ گرمی میں ہو جاوے اور شدت گرمی کی کہ جاوے میں ہو جاوے
اسطور پر کہ ابطال زرع اور فساد بدن کا کرے فائدہ تغیر غیر طبیعی کہ کہ غیر مضاد مجری طبیعی کے
ہی اس سبب سے غیر طبیعی کہتے ہیں کہ موافق مقتضای طبیعت فصل کے نہیں ہی ورنہ اس
نظر سے کہ مجری طبیعی سے خارج نہیں ہی اسکو طبیعی کہہ سکتے ہیں پس حقیقت میں غیر طبیعی نہیں
ہو سکتا مگر جو کہ مضاد ہو مجری طبیعی کے جیسا کہ تیسری قسم میں مذکور ہے اور نوک تغیرات
پہلے کو بیان کرتا ہی لیکن تغیر مضاد کو سبب اس کے خارج ہونے کے بیان کیا مختلف

حال المراد بسبب اختلاف الفضول والنوامی والرياح ومجاورة الجبال والبحار والتمزق
اور مختلف اور تغیر ہوتا ہی حال ہوا کا بسبب اختلاف فصلوں کے اور اقلیموں کے اور ریون کے
اور بسبب ہمسایہ ہونے پہاڑوں اور دریاؤں کے اور بسبب اختلاف زمینوں کے انانہ الفضول
لیکن تغیر ہوا کا بسبب فصلوں کے پوشیدہ نہ ہے کہ اعلیٰ بے تمام سال کے چار حصے کیے ہیں بستان
اختلاف ہوا کے اور ہر حصے کا ایک نام رکھا ہے اور فصلیں کہ نزدیک اعلیٰ کے فیر تر کے ہیں کہ
تزدیک مجموعے میں اسواسطے کہ فصلیں منجھون کی زمانے امتثال شمس سے بیج ہر بیج کے فاک البرق
سے ماخوذ ہیں جیسا کہ آخر میں کہا جاوے گا اور نزدیک اعلیٰ کے وہ زمانہ کہ اوچین آدمی معتدل کو
بیج بلاد معتدل کے حاجت نہیں ہوتی طرف اوڑھنے معتدب کے اور ترویج معتدب کے بیج کے یقیناً

فصل
۲
فصل ۲

اور ابتدا سے برعناور خود نکاح عبارت ہمارے ہے اسی فعل میں جو تباہی اور قید بلا و معتدل کی اس کی ہی ہوتی ہے کہ بیچ بلا و مائل برودت کے مانند اون بلا و کے کہ نہایت مریض واقع ہیں جنہوں
اعمال اقلیم سے ہوں لیکن بیچ زمانے ربیع کے بیچ شہروں مذکور کے حاجت اور شہنہ کی ہوتی
اور اس طرح بیچ اون بلا و کے کہ بیچ نہایت غور اور پستی کے واقع ہیں برصیا اعلیٰ اقلیم سے
ہوں لیکن بیچ زمانے ربیع کے بیچ شہروں مذکور کے حاجت ترقی کی ہوتی تو پس واسطہ تحقیق
اتفاق اصول کے اعتدال شہروں کا بیچ بلندی اور پستی کے فرو و رواج و فائدہ و قیامی معتدل
ہی ظاہر ہوا اور اوس زمانے کو کہ بعد ربیع کے ہوا و حرارت اس میں غالب ہر صیف کہتے ہیں
اور اس زمانے کو کہ بعد صیف کے ہوتا جو خریف کہتے ہیں اور وہ مقابل بیچ کے واقع ہوتا
جیسا کہ ابتدا سے نشو و نما کا خاتمہ بیچ کا شروع تغیر رنگ و راق کا اور گرنا اٹھنا و نراں کہتے
خاتمہ سکا ہوا و اس زمانے کو کہ بعد خریف کے آتا ہوا و سردی اس میں غالب ہوتی ہے
شما کہتے ہیں اور یہاں مولف طبیعت ہر ایک کی فصلوں ربع سے بیان کرتا ہے فالربیع معتدل
پس بیچ معتدل ہی بیٹھے بیچ گرمی اور سردی اور تری اور خشکی کے والصیف حار یا بس
اور گرمی گرم خشک ہوا و سردی گرمی کا شدت انعکاس شعل کا ہے کہ بواسطہ قرب آفتاب کے
سمیت البراس سے واقع ہوتا ہے اور سردی خشکی کا تحلیل طوبت کا ہے شدت گرمی سے اور کمی
وقوع تری اور بارش کی اس میں والخریف بار و یا بس اور خریف سرد اور خشک ہوا کہتے
جو طبیعت خشک کی ہوا و خشک ہوا و بیچ مقابلے ربیع کے واقع ہوتی ہنس لوگوں نے گمان کیا ہے کہ
طبیعت بیچ کی گرم اور تری اور اس نسبت کہ گرمی اور تری سنا سبب اج نباتات اور حیوانات
کے ہی معتدل بیان کیا لیکن نزدیک اہل تحقیق کے ایسا نہیں ہے بلکہ اعتدال اس کا مطلق ہی بیچ
چاروں کیفیت کے اور اس سبب کہ سردی اور خشکی فدا و اج حیوانات کی اور طبع نباتات کی اور
بقا بلکہ اس کا ساتھ معتدل کے سلسلہ میں کہ نقصان نہیں کرتا ہے اور بعض جگہ اطلاق معتدل کا اوپر
خریف کے بھی آتا ہے بیچ کلام اس قوم کے مراد اس سے برابر ہونا گرمی اور سردی کا ہوا اور
سمت اعتدال سے کہ مذکور ہوتا ہے خارج ہوا و اطلاق لفنا معتدل کا اوپر کئی معنی کے آتا ہے
جیسا کہ بیچ تقسیم مزاج کے کہا گیا اولشما بار و رطب اور بار و اسرا و تری بیچ اور بیچ متقابل

جو یہ لوگ ننگان کیا ہے کہ وہ گرم اور تری اس واسطے کہ امراض حارہ اور طبع کو پیلا کرنا جو اہل
 اور اس سبب سے کہ کسا ہی ہنسنے فائدہ پہنچ ذکر فصول کے بطور منجموں کے ہاں تو
 کہ نیز ویک منجموں کے پہنچ بلا دشنامی کے پہنچ زمانہ انتقال آفتاب کا ہی ساتھ حرکت
 خاصہ ہی کے اول حمل سے آخر جزائک و صیف زمانہ انتقال آفتاب کا ہی اپنی
 حرکت خاص سے اول سرطان سے آخر سنبلہ تک اور خریف زمانہ انتقال آفتاب کا ہی
 میزان سے آخر قوس تک و شتا زمانہ انتقال آفتاب کا ہی اول جدی سے آخر حوت تک
 انبیاء جو حاصل ہونے فصول اربعہ سے پہلے ایک سال کے کما گیا نظر پر مکان غیر ہوتا
 کے ہوا واسطے کہ پہنچ خط استوا کے فصلیں سال کی آٹھ ہوتی ہیں اس واسطے کہ ہر فصل
 دو مرتبہ عود کرتی ہو اور ڈیڑھ مہینے میں تغیر پہنچ فصل کے ہوتا ہو اس طور پر کہ اول حمل سے
 نصف نو تک صیف ہو اور نصف نو سے اول سرطان تک خریف ہو اور اول سرطان
 سے نصف اسد تک شتا ہو اور نصف اسد سے اول میزان تک پہنچ ہی اور اول
 میزان سے نصف عقرب تک پہنچ صیف شروع کرتی ہو اور نصف عقرب سے اول
 جدی تک خریف ہو اور اول جدی سے نصف و لو تک شتا اور نصف و لو سے اول
 حمل تک پہنچ ہی اور تکرار فصول کی اس واسطے کہ پہنچ خط استوا کے آفتاب و مرتبہ سر
 پر آتا ہے پہنچ امتداد الدین کے لہذا و صیف ہوتے ہیں اور اسی طرح دو مرتبہ سمت الاس
 سے دور زیادہ ہوتا ہے پہنچ انقلابین کے اس سبب سے دو شتا ہوتے ہیں اور جویہ دونوں
 آپس میں تقابل رکھتے ہیں پہنچ ہر صیف اور شتا کے خریف اور پہنچ ہر شتا اور صیف کے
 پہنچ لازم ہیں بالضرور دو زینج اور دو خریف بھی واقع ہوتے ہیں اور مجموع آٹھ فصل ہوتی
 ہیں اور معنی امتداد الدین اور انقلابین کے پہنچ بحث اقالیم کے معتد بہ آتے ہیں انشا اللہ تعالیٰ
 واما النواجم والریاح لیکن نواجم اور ریاح بھی جملہ غیرات ہوا سے ہیں نواجم ماحیہ کی اور
 ماحیہ طرف کو کہتے ہیں اور ریاح جمع ہوجا کر ہوا کو کہتے ہیں اور باد ہوا سے متحرک ہے
 فان الجنوب ماحیہ ماسخن ویر طبع پس تحقیق کہ باد جنوب اور طرف جنوب کی گرم کرتی ہے اور
 گرمی جو و شمال ماحیہ سرد و کثیف و باد شمال اور ماحیہ شمال سردی کرتی ہے اور خشکی ماحیہ

ماحیہ ماحیہ
 ماحیہ ماحیہ

النواجم والریاح

والد اور ونامیتہ ماہر بیتان من الاعتدال اور با وجہ بایستہ باو مشرقی اور با دزبور بایستہ باو مغربی
اور با جمیع ان دونوں کے نزدیک من الاعتدال سے اور چہ فصوصیت نواحی اور موازن کی
ساتھ بیان کی طبعان کے آخر اس قسم میں بیچ ذکر پائیدن کے بعد بیان انذیم کے اور کی اقتضا
تحقیق نواحی کی سو خوف اور پچان وسط زمین کے عبارت ہو فضا استوائیہ اور اثبات
اسکی طبیعت کا متعلق ہو اور پچان نے معدل انذار کے عبارت ہو اس وائبر سے کہ وہ
ہی بیچ وسط فلک نوین کے بنا علیہ تموزا بیان افلاک اور زمین کا لازم آیا تو حقیقت
اقالیم کی اجمعی طرح معلوم ہوا اور یہ بحث و بحث میں مذکور ہو بحث اول بیچ افلاک کے
اور وہ شامل ہوا پر ایک مقدمہ اور دو کشف کے مقدمہ بیچ ذکر افلاک کے بطریق
حق کے جانیں کہ افلاک نیز ویک حکما کے سببی طبع ہیں اور ہر طبعہ شمال یا دیکھی طبعہ کے
جیسا کہ اوکا لیکن بیچ شریعت کے اطلاق آسمان کا سات فلک سے مخصوص ہو
اور اور دو فلک خالی یعنی آسمان اور زمین کے لفظ کر سی اور عرش وار ہوئی ہو اور سب
نوا فلک بیچ گردش کے ہیں اور مقعر ہر فلک علوی کا ماس موجب فلک اپنے تحت کا
بدون فاصلے کے مانند کرہ عناصر کے اور جو کرہ ہوا کا محیط ہے اپنے تحت کو یعنی نیچے کو
اور دہ زمین اور پانی کے ہر طرف سے ہوا یا سیطرہ آگ فہر ہوا کے اس سیطرہ فلک
اول اور کرہ نوار کے محیط ہوا اور فلک ثانی اور اول کے آخر تک سوا سب کے افلاک کرہ
شکل ہیں اور بہت زمین کی ساتھ فلک کے مانند زردی اندیشے کے ساتھ اس کے چمکے
کے اور افلاک بالکل مغرب سے مشرق کو جاتے ہیں مگر فلک افلاک کہ وہ مخالف
افلاک کے مشرق سے مغرب کو جاتا ہوا اور افلاک باقی کو او دنا کر کو بھی تسلسلہ ساتھ اپنے
پسرا تا ہو لیکن کرہ ہوا افلاک کا او دنا فاصلے کا دسیان دو آسمان کی بیچ شروع کے تا زمین
ہو لیکن علما حرکت آسمان کے بدون فصوصیت جہت کے قائل ہیں جیسا کہ آیت والسا
ذات الحج سے صاحب تفسیر پر فداوی گردش اور گستاہی بالجملة احوال حکما کے اور جس شخص کے کہ تو
جو کچھ شرع شریف سے موافق ہو متبرخو در نہ مزدو و ظاہر ہو جو کہ حکما بیچ ہر فلک
و قطب اعتبار کرتے ہیں اس واسطے کہ جسم کرہ کی کہ متحرک ہو جو کرہ وری اسطوریہ کہ

سے ایک سو وجود و قطب سے چارہ نہیں ہے اور قطب فقط مفروضہ کو کہتے ہیں کہ جو جسم کوئی اور کرے
 اور نقطہ اپنے مکان پر قائم رہی پس بیچ ہر ایک فلک کے دو نقطے متقابلہ غیر متحرک ضرور ہیں اور
 اس سبب سے کہ حرکت افلاک کی منہب ہے طرف مشرق کے ہی یا مگس آپس کے جیسے کہ
 گذر ایک قطب طرف شمال کے اور ایک قطب طرف جنوب کے لازم آیا بیچ ہر ایک فلک
 کے اور بیچ اس مقدمے کے اوپر ذکر افلاک سب کے قصہ یہ تھا ہی اور آٹھویں اور نواں کہ
 ہر دو میان انہیں کا ہی بیچ وہ کشف کے کیا ضابطہ جو اب التفصیل سے پوشیدہ مزا
 کہ ہر ایک ان افلاک سب سے متضمن ہے اور کئی طیف کے ہوتے ان طبقتوں سے محیط اوپر عالم
 کے ہی بطریق فلک حادی کے لیکن مرکز اس کا مرکز عالم کا ہی اور بعضے محیط سے مرکز اس کا
 مرکز عالم نہیں ہے اور اس طیف کے کہ فلک خارج المکرز کہتے ہیں اور بعض محیط نہیں ہے بلکہ بیچ
 سخن فلک کے واقع ہی بیچ وسط متحدہ جس کے اسکو فلک التمدید کہتے ہیں بالجملہ ہر طیف کو
 فلک کہتے ہیں مجازاً اور سب یہ منہبہ گیر کے کہ حادی ہی فلک کلی نام ہیں اور فلک کلی سات
 ہیں اور بعد ان کے فلک آٹھویں اور نواں اوپر دو طیف کے کہ بیچ سخن فلک کلی کے ہیں
 ہر ایک گردش جدا رکھتا ہے اور افلاک کلی بعض اجزاء ان کے بلنسبت ہمارے روحی اور
 بعضے دولابی اور بعضے حاملی ہیں روحی بنظر رہنے والے بیچے قطبوں کے ہوتے ہیں اور دولابی
 بنظر رہنے والے خط استوا کے اور حاملی بنظر رہنے والے اقسام متوسط کے کہ ان دو سمت میں
 ہیں اور حرکت فلک التمدید ہر فلک کی مختلف ہے کبھی موافق فلک کلی کے متحرک
 ہوتے ہیں اور کبھی ضد اس کے اور بعضے ارفسے جلد گردش کرتے ہیں اور بعضے دیر میں بالجملہ
 فلک التمدید متحرک اس طرح ہے حرکت میں سب افلاک کے تداویر سے لہذا متحرک ہر ایک
 فلک کا کہتے ہیں اور فلک تداویر اسکا چہ وہ دن میں ایک دورہ کرتا ہی اور جانیں کہ ستارے
 و طسج پر ہیں ثوابت اور سیارہ ثوابت ہی بیچ فلک آٹھویں کے مرکز ہیں اور نتیجت فلک
 مذکور کے حرکت کرتے ہیں لہذا انکو ثوابت کہتے ہیں لیکن سیارہ سات ہیں کہ بیچ افلاک
 سب سے واقع ہیں بیچ ہر فلک کے ایک اور ان میں سے آفتاب بالذات حرکت
 کرتا ہی اور مرکز نہیں ہے بیچ فلک التمدید کے لیکن چہ ماقی بیچ فلک التمدید کے مرکز ہیں

اور جو فلک اللہ و ہر حرکت جدا کرتا ہے فلک کلی سے اور نسبت سیارہ مذکورہ کے منظر اور کے
 فلک کے متغیر ہوتی ہے اور مذکورہ سیارہ کہتے ہیں ورنہ سوائے آفتاب کے سیارہ حقیقی اور
 نہیں ہے اور نہ وہ فلک اللہ و ہر کا واسطے آفتاب کے اس واسطے ہے کہ اگر اس کے واسطے فلک
 اللہ و ہر بتا دے گی مانند اور کو اکب کے راجع ہوتا گرمی اور جاڑے میں پس زمانہ گرمی اور سردی
 دو تا ہوتا اور گرمی اور جاڑا ہر ایک جہ میں سے کا ہوتا جیسا کہ نجوم سے معلوم ہوتا ہے اب معلوم
 کہ آسمان کے سیارہ کے یہ ہیں قمر عطارد زہرہ شمس مریخ مشتری زحل اور ہر فلک بنام
 سنارہ کے کہ اوہ میں ہر مضاف ہو جیسا کہ آتا ہے لیکن آسمان پہلا کہ سب سے بڑا ہے دنیا
 اور کو فلک القمر کہتے ہیں اور وہ ایک سینے میں دورہ تمام کرتا ہے دوسرا فلک عطارد
 اور وہ مشتری ایک سال کے دورہ تمام کرتا ہے تیسرا فلک الزہرہ وہ ایک سال میں
 دورہ تمام کرتا ہے چوتھا فلک شمس دو جہی ایک سال میں دورہ تمام کرتا ہے پانچواں
 فلک المریخ ہے وہ چھ ایک سال اور دو مہینے کے دورہ تمام کرتا ہے چھٹا فلک مشتری
 وہ بارہ برس میں دورہ تمام کرتا ہے ساتواں فلک زحل وہ تیس برس میں دورہ تمام کرتا ہے
 یہ چھابان افلاک سب کا اور مدت دور فلک آسمان اور نوین کی اون کے محل میں آویگی اور
 اوپر کہنا گیا کہ ہر فلک علوی محیط ہے اپنے ماتحت کو اور جو قیسم مدت دورہ ہر ایک کی مذکور
 ہوئی بسبب اون کی حرکت طبیعی کے ہے ورنہ بالقسم سب فلک افلاک کے سبب افلاک
 ایک رات دن میں طرف مخالفت اون کی حرکت طبیعی کے اور دورہ تمام ہوتا ہے اور سب کشف فلک
 الافلاک یہ مفہم زیادہ ظاہر ہوگا اور حرکات طبیعی آسمان کی اور ستاروں کی ہر ایک دریافت نہیں کیا
 حکما نے نظر دقیق رصدی سے دریافت کیا ہے والغیب عن اللہ سبحانہ اور جانین کو سب اصلاح
 اس قوم کے حرکت فلک کی کہ مغرب سے طرف مشرق کے ہوتے ہیں بتوالی المروج اور اس
 نقطہ کو داخل میں رکھیں کہ اکثر کر آویگا تمہید ہر چ مناسب مراتب کے وہ تھا کہ اس مفہم کے
 کتب فلک ماسن لکھا جاتا لیکن اس سبب سے کہ بعض چیزیں فلک ماسن کی طرف غلبہ بیان
 ماسن کی تھی مقدم ہونا کشف ماسن کا لازم ہوا کشف پہلا سب فلک ماسن کے جات تو
 کہ آسمان نوان کا نام فلک الافلاک اور فلک الاطلس اور فلک الاعظم ہے اور حرکت اون

کشف وہ سراج بیان فلک ثامن کے اور مسکو فلک البروج اور فلک الثوابت کہتے ہیں حرکت
طبیعی اس کو کہ ماسد اور افلاک کے کہ نیچے اس کے ہیں بطورہ الی البروج کے ہیں اور کہا کہ یہ چھتیس
ہزار برس کے دورہ تمام کرتا ہے اور سب ستارے سوائے سبع سیارہ کے انہیں ثابت
اور مرکز نہ ہیں آپ جان لو کہ حکمانے اس فلک کو منظر مشرق اور مغرب کے بارہ حصے برابر
کیے ہیں پس طول البروج کو طرف شمال اور جنوب کے اور عرض ان کا طرف مشرق اور مغرب کے
یعنی قطب شمالی سے قطب جنوبی تک راست براست ہر برج مانع قاضی خرو زوہ کے
پہونچے ہیں اور ہر حصے کو برج کہتے ہیں اور ہر برج کو تین قسم پر منقسم کیا ہے اور ہر قسم کو
درجہ کہتے ہیں پس فلک البروج تین سو ساٹھ درجہ ہوتا ہے اور اس سبب سے کہ بسبب صنعت
فاطر الارض والسماء کے ہر برج میں جمع ہوئے کئی ستاروں سے ایک شکل واقع ہوتی ہے
وہ برج اسی شکل پر سے ہوا مانتا حمل ثور جوزا سرطان اسد سنبلہ میزان عقرب
قوس جدی وکوحوت اور یہ کہ کہتے ہیں کہ فلان ستارہ بیچ فلا نے بنے کے ہی معنی اس کے
یہ ہیں کہ اگر ایک خط مستقیم فرض کریں کہ مرکز زمین سے گزر کر کو اکب کو قطع کرے اور کو اکب سے
کلزے اور فلک الثوابت میں پہونچے اس برج میں پڑے وہ منظر ہر برج کو کہ سبب سے بیچ
افلاک تخت کے ہیں واقع ہونا بیچ برج فلک ثامن کے ممکن نہیں ہے اور اس فلک کے بھی
دو قطب ہیں اور اس مقام میں اتفاقاً دو ستارے بھی واقع ہیں بیچ شمال اور جنوب کے چننا پھر
شمالی مشہور اور مرغی ہے اور ستارہ قطب مشہور ہے لیکن جنوبی اور پیرکھن اہل شمال کے غنی ہے
اور کہا ہے کہ ربع مسکون بیچ ناحیہ شمال کے ہے اور ناحیہ جنوب کا بالکل بیچ پانی کے ہے اور
بیچ اس سما کے بھی دائرہ او سیطرح کہ بیچ فلک تاسع کے مذکور ہوا فرض کیا جائے اور اس کو
منطقہ البروج نام رکھا ہے اور پوشیدہ نہ ہے کہ دونوں قطب فلک البروج کے دونوں قطب
فلک الافلاک سے تھوڑا انحراف واقع ہوا ساتھ اس امر کے کہ مرکز ہر ایک کا واحد ہی یعنی
مرکز عالم کا اور بسبب ناموافق ہونے اس کے قطب کے ساتھ قطب فلک الافلاک کے
منطقہ اس کا کہ منطق البروج ہے ساتھ اس کے منطق کے کہ معدل النہار ہے بھی منحرف پڑا ہے
اور معدل النہار کو تقاطع کیا ہے جو جگہ کے کہ متقابل ہیں مع اتحا و سمت و جزیہ کے یعنی

۱۷۶
دونوں اور ایک کا
تعداد میں ہے

کہ ان کو کہ دور دائرہ معدل النہار کا بطرف مشرق اور مغرب کے ہی اور منقطع البروج کے
 او سکوا تقاطع کیا دور اس کا سمت شمال اور جنوب کے ہی بلکہ دورہ دونوں منقطع البروج
 مشرق اور مغرب کے ہی نہ طرف جنوب اور شمال کے اور قطب دونوں کے طرف جنوب اور
 شمال کے ساتھ محور سے فرق کے ہیں پس در میان دونوں منقطع کے وقت باقی وسیع طور
 جنوب اور شمال کے اور وہ فضا سے تنگ ناحیہ مشرق اور مغرب میں اللزم ہوئے ہیں چنانچہ
 کہ در منوعی سے واضح ہوتا ہے اور معلوم کریں کہ جو یہ مقام باہمی بہت رکھتا ہے یہ کلام مشرق
 کو آسانی سے سمجھا جاوے پس معدل النہار کو جو خط مدور عظیم فرض کریں اور نیچے اس کے ایک
 خط اور منقطع البروج سے ویسا تصور کریں اس طور پر کہ اس خط سے دوسرے خط کو قطع حاصل کیا ہو
 چار چیمینیج منقطع البروج کے حاصل ہوتی ہیں دو نقطہ مقابل کہ موضع تقاطع خطین کا ہو
 لینے ہاں کہ در میان دونوں خط کے تقاطع ہو اور دو قوس کہ در میان دونوں نقطہ کے واقع
 ہی اور ظاہر ہے کہ خط منقطع البروج نے کہ اس جگہ سے کہ معدل النہار کو قطع کیا وہاں تنگ
 کہ حرف مقابل کے او سکوا قطع کرے ایک قوس ہی اور وہاں سے او سکے بعد نکالے ثانی
 قوس دوسرے سے ایک قوس جنوبی اور دوسرے شمالی او سکوا کہ واسطہ معدل النہار کے ہی
 جنوبی کہتے ہیں اور او سکوا کہ بائیں معدل النہار کے ہی شمالی کہتے ہیں اور یہ بحث زیرین کے
 آویگا کہ ثبات جہت کا اس نظر سے ہو کہ ایک شخص منقطع البروج کے مشرق کے کرے پس
 واسطہ او سکے جنوب ہو اور بائیں او سکے شمالی اور مقابلہ او سکے مابا اور پیچھے او سکے بائیں
 اور جہت حق ہو اگر دائرہ منقطع البروج کا مرکب دو قوس سے ہی اور معدل النہار کو قطع حاصل کیا
 کیا جیسا کہ اگر اسے اب ایک خط اور فرض کریں کہ قطب خاک البروج سے ملکر بیچ ۹۰ درجہ
 فلک سے کہ دور کرے اس طرح کہ سمت مشرق کے بائیں اور قطب دوسرے کو قطع کیا اور مغرب
 میں جا کر اپنے مکان میں پہنچے اور خط بالاندر وہ منقطع البروج کو اور معدل النہار کو بھی قطع
 کریگا وسط سے ساتھ دو نقطہ مقابلہ کے پس در میان کہ اس خط سے منقطع البروج کو قطع کیا یہ
 در موضع مقابل کے وسط یقینی ہر ایک کی وہ قوس سے ہوگی کہ لایچھے اور جو یہ مقرر ہوا چار نقطہ
 مساوی البعد بیچ منقطع البروج کے لازم ہوئے باوجود ہاں کہ ساتھ معدل النہار کے تقاطع کیا

اس وقت سے کہ محل تقاطع تیسرے دائرے کا ہی اور
 بیچ دو وسط ہوا حد کے دونوں قوسوں کے کہ محل تقاطع تیسرے دائرے کا ہی اور
 یہ بیچ دو زیادہ اجزائے منطق البروج کا بہ نسبت معدل النہار کے ہی اور از روئے ان
 کے ان دونوں نقطے متقابلہ کو کہ ملتی منطق البروج کے ساتھ معدل النہار کے ہین نقطہ اعتدال
 سے تین ایک کو نقطہ اعتدال ریبی اور دوسرے کو نقطہ اعتدال خریفی اور وجہ اضافت
 کی کسی جاتی ہی اور وہ دونوں نقطے متقابلہ کو کہ بیچ وسط دونوں قوس منطق البروج کے
 واقع ہین تلافی دائرے تیسرے سے اس کو نقطہ میل کلی کہتے ہین اور انقلاب بھی کہتے ہین ایک
 ان دونوں سے بیچ ناحیہ شمالی کے ہی اور دوسرا طرف جنوب کے شمالی کو نقطہ انقلاب صیفی کہتے ہین
 اور جنوبی کو نقطہ انقلاب شتوی میل کلی اس سبب سے کہتے ہین کہ تاویل اور بتا عد منطق البروج
 کا منطق معدل النہار سے بیان نہایت کو پہونچا اور نقطہ انقلاب کا اس سبب سے کہتے ہین کہ
 خط مذکور جو نقطہ اعتدال سے جدا ہوتا ہی جہاں تک جاتا ہی حد معدل النہار سے دور پڑتا ہی جہاں تک
 کہ آدھا قوس تمام ہو پس یہاں سے پھر بتدریج نزدیک زیادہ ہوتا ہی معدل النہار سے جہاں تک
 کہ ساتھ نقطہ اعتدال دوسرے کے پہونچے پس وہ دونوں نقطے کہ بیچ وسط دو قوس کے کہ در میان
 نقطتین اعتدالین کے ہین نسبت انقلاب کی اول سے اس سبب سے ہوتی ہی اب معلوم
 کریں کہ بواسطہ حصول چار نقطے متقابلہ کے بیچ منطق البروج کے چار ربع برابر ہوتے ہین
 ربع پہلا وہ کہ در میان اعتدال ریبی اور انقلاب صیفی کے ہی اور جب تک کہ آفتاب اپنا
 حرکت سے اوپر اپنے فلک کے مقابلے اس نصف قوس کے ہونا نہ ریح کا ہوتا ہی اسی
 سبب سے اس نقطے کو اعتدال ریبی کہتے ہین یعنی جو آفتاب اس نقطے سے تجاوز کرتا ہی
 زمانہ ریح کا ہوتا ہی جب تک کہ نقطہ انقلاب کو پہونچے ریح دوسرا وہ کہ در میان نقطہ انقلاب
 صیفی اور نقطہ اعتدال خریفی کے ہی اور جب تک کہ آفتاب بیچ اس نصف قوس کے
 ہوتا ہی زمانہ صیف کا ہوتا ہی ریح تیسرا وہ کہ در میان نقطہ اعتدال خریفی اور نقطہ انقلاب
 شتوی کے ہی اور جب تک کہ آفتاب بیچ اس نصف قوس کے رہتا ہی زمانہ خریف کا ہوتا ہی
 ریح چوتھا وہ کہ در میان نقطہ انقلاب شتوی اور نقطہ اعتدال ریبی کے ہی اور جب تک کہ آفتاب
 اس نصف قوس میں رہتا ہی زمانہ شتہ کا ہی یہاں سے معنی اضافت الفاظ کے ساتھ فصول الاربعہ کے

نہ ہوتے ہیں اور اوپر کہا گیا کہ آفتاب چ فلك چوتھے کے ہی اور وقوع اور مسکایا نہایت ابوج
 کے او کی سیر طبعی سے بمعنی مسامت اور محاذات کے ہی کہ لائیجئے اور سب سائرے تبیین
 فلك التبریر کے حرکت کرتے ہیں بخلاف آفتاب کے کہ حرکت او کی بالذات ہی و محکم
 خداوند سبحانہ کے بیچ ہر برج کے ایک مینین سیر کرتا ہی اسطہ یہ کہ گذرا اور اس سب سے
 کہ منطق فلك چوتھے کا محاذی منطق البروج کے ہی اور سیر آفتاب کی ہمیشہ اوپر او کے سمت
 کے رہتی ہی مگر آفتاب کا اوپر دہانے اور بائیں معدل النهار کے واقع ہی مگر بیچ دوم وضع
 متقابلہ کے کہ بیچ مسامت نقطہ اعتدالین کے ہی پس بیچ ایک سال کے دومرتبہ آفتاب
 بیچ معدل النهار کے آتا ہی اور باقی چھ مینین تھوڑا کم طرف دہانے او کے رہتا ہی اور چھ مینین
 تھوڑا کم بائیں طرف اور بیچ بحث الارض کے آویجا کہ رجب مسکون بیچ جانب شمالی خط
 استوا کے ہی پس بالضرور بیچ مسامت جانب شمالی معدل النهار کے بھی ہوتا ہی بحث
 دوسری بیچ بیان ارض کے بیان او سکا اجمالاً بیچ بحث ارکان کے گذرا اور بیان ہجرت
 تھوڑا کم مانتا ہی جاتین کہ الجلیک بیچ وضع ارض کے اختلاف ہی بعضے کہتے ہیں کہ اوپر شکل
 آدمی کے رہے ہی اور اوپر پانی کے ٹھنڈی اور بعضے کہتے ہیں کہ اوپر ہوا کے قائم ہی اور
 اوپر شکل سپر کے ہی لیکن اکثر تہ ماہر اس امر پر ہیں کہ گردی ہی مانند زردی انڈے کے
 بیچ وسط فلك کے واقع ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ زمین متحرک ہی بحرکت دولابی اور فلك
 قائم ہی تبدیل کہ بیچ اجزائے فلك کے نسبت اپنے ہم دیکھتے ہیں سبب انتقال ارض کے ہی لیکن
 محققان نے اس قول کو یہی البطلان کہا ہی اور ظاہر ہی کہ اکثر زمین پھرتی ہوئی نہ آسمان یقین
 ہی کہ گردش او کی جگہ تحولات عنصری سے اسرہ ہوتی اور ایک رات دن میں دورہ تمام کرتی او
 جو ایسا ہوتا طیر کو طیران کہ سمت مغرب کے ہوتا ہی متنقہ اقدم ہو فلك لائیجئے اور پوشیدہ ہی کہ
 ارض میں طبقہ ہی ایک وہ کہ ہمارے نزدیک ہی اور وہ مرکب ہی بانی اور ہوا سے دوسرا وہ
 نیچے اسکے ہی بانی سے مرکب ہی نہ ہوا سے تیسرا وہ کہ قریب کہ گز کے ہی اور وہ خالص اور بسیط ہی
 اور بانی وہاں نہیں پہونچتا ہی اور کہا گیا کہ زمین مانند نقطہ کے ہی بیچ دائرہ فلك کے او رجودہ
 بیچ وسط آسمان کے واقع ہوئی بیچ مقابلہ معدل النهار کے دیا ایک خدا اوپر وسط ارض کے فرض کرتے ہیں

اور اس خط کو خط استوائ نام کرتے ہیں لبیب استوائ اور برابر ہونے رات اور دن کے بیان
ہمیشہ اور اس خط سے زمین دو حصہ ہوتی ہیں عقلاً شمالی اور جنوبی اور یہ دو حصہ ملنا دو گاہ سے
کے ہوتے ہیں کہ لب دو نوٹ کے آپس میں ملے ہوں اور بلقی اس کا خط استوائ اور ہرچ وسط حقیقی
ہر گاہ کے ایک نقطہ تقصو کیا ہی پس چ کرہ ارض کے دو نقطہ متقابل ثابت ہوتے ہیں جنوبی اور
شمالی اور ان دو نوٹ کو قطب کہتے ہیں مجازاً اور پھر اس قطب سے قطب دوسرے تک ایک خط
اور دوڑاتے ہیں اس طرح کہ سمت مشرق اور مغرب پر گزرے اور ارض کو دو حصے کرے فوقانی
اور تحتانی اور اس خط سے سب زمین چار حصے ہوتی ہیں فسادہی اور بقیہ رہا کہ دونوں ربع جنوبی
اور ایک ربع شمالی پانی میں غرق ہیں اولیک ربع شمالی کشوف ہو اسی کو تین مسکون کہتے ہیں
انیمیم اور سوائے اور پھر اسی ربع میں محصور ہیں اور نہایت ربع مذکور کا نیچے قطب
شمالی فلک آٹھویں کے واقع ہوئی کہ لائیخنے لیکن چ تعلیم احد الربیعین الشمالین کہی کہ مسکون
انہیں سے کون ہی حکما قائل ہیں کہ متعدد ہی ہیں معین نہیں کر سکتے اور بھی خط تیسرے کو قطب شمالی
ارضی سے دیکھ کیا ہی لوگوں نے اس طرح پر کہ زمین کو دو حصے کرے شرقاً اور غرباً اور خط استواء ویکہ
سے قطع کرے اپنی جگہ پر پونچھا ہی اور مقطع خط پہلے کا کہ چ نصف فوقانی کے بعد گزرنے خط استوائ کے
وسط ربع مسکون سے لبیب خط استوائ کے جاصل ہوتا ہی قیۃ الارض نام ہی اور بلند زیارہ اور اجزائے
زمین میں نسبت ہمارے ہی ہی اس واسطے کہ نقطہ قیۃ کا نسبت نقطون انقلاب ارضی کے اور نقطہ
نقطے شرقی اور غربی کے کہ تقاطع پہلے اور دوسرے خط سے واقع ہوا ہی چ وسط کے پھر آپس میں کہو
ارض کے کچھ نقطہ متقابل فرض کریں دو نقطے جنوباً اور شمالاً اور دو نقطے شرقاً اور غرباً اور دو نقطے
اور خط نقطہ فوقانی کا قیۃ الارض ہی اور یہ بالعموم بلند زیادہ اجزائے زمین کا ہمارے نزدیک ہی
اور نصف حیثاً نالستہ کا کہ درمیان نقطہ قطب شمالی ارض کے اور نقطہ قیۃ الارض کے ہی نصف
نمارقہ نام ہی اور جانیں کہ تسمیہ حیات اربع کا بنظر اوس شخص کے ہی کہ منہ طرف مشرق کے کہ
بطرف مغرب کے کہ مشرقی ہی صبا کہتے ہیں اہ طرف منہ کو کہ غربی ہی ولور کہتے ہیں اور طرف دامن وادی
جنوب اور طرف بالین کو شمال کہتے ہیں اب معلوم کریں کہ حکما نے ربع مسکون کو خط استوائ سے
قطب شمالی تک نوے درجہ تخمین کیا ہی اور زمین سے قیاس درجے سمت قطب سے خارج کر کے غرضاً

جیج ساٹھ درجے باقی کے محصور رکھتے ہیں اور مقابل ہوتا ہیں درجہ ٹکڑوں کا واسطے سکونت اور
 تعمیر اور نبات کے بسبب غلبہ پر دوت کے ہی کہ بسبب دور ہونے آفتاب کے وہاں کی آواز
 بعضے چالیس درجہ طرف قلب سے اور دس درجہ طرف خط استوا سے بھی چھوڑ دیتے ہیں اور
 اقلیم کو پچاس درجے میں محصور کرتے ہیں آری جیج ویزنگٹن نے دس درجے ٹکڑوں کے کہا ہے کہ جیج
 مدین خط استوا کے بواسطہ غلبہ حرارت کے بھی سکونت منع ہی پس نزدیک اُن کے جیج اقلیم اول
 اور خط استوا کے فصل ثابت ہوتا ہی دس درجے بخلاف سابقین کے کہ نزدیک اُن کے
 درمیان اُن کے فصل نہیں ہی ہر تقدیر پر رہنا چاہیے کہ سات اقلیمات اندازات باطلانی کے
 مشرق سے مغرب تک راست براست جیج ربع مسکون کے واقع ہیں ہر ایک دوسرے کے
 اقلیم پہلا طرف خط استوا کے ہی طول اوسکا تین ہزار فرسخ ہی اور عرض اوسکا ڈیڑھ سو فرسخ اقلیم
 ساتواں طرف قطب شمالی زمین کے ہی طول اوسکا ایک ہزار اور پانسو فرسخ ہی اور عرض اوسکا
 پچھتر فرسخ ہی اور کوتاہ زیادہ اقلیم میں ہی ہی اور پچھپے اسکے آبادی نہیں ہی اور باقی اقلیم باقی
 درمیان اُن دنوں اقلیم کے ترتیب واقع ہیں اور جیج طول و عرض کے اقلیم دوسرے اقلیم
 پہلے سے اور تیسرے اور دوسرے سے اور چوتھے تیسرے سے اور پانچواں چوتھے سے اور چھٹا پانچویں
 اور ساتواں چھٹے سے اور ہوا سے ہر اقلیم کی علحدہ ہی اور مزاج ہر ایک اقلیم کا جدا اور
 ساعات ایام ہر ایک کے مختلف ہیں لیکن اقلیم اول وہاں ہی کہ نہایت طول دن بڑے
 اوس اقلیم کا بارہ ساعت اور ربع ساعت ہو اور طول دن متوسط کا ساڑھے تیرہ
 ساعت اور اقلیم دوسرا وہاں ہی کہ تیسرہ ساعت ہو اور نصف اور ربع ساعت
 اور دن میانہ اوسکا چودہ ساعت اور اقلیم تیسرا وہاں ہی کہ چودہ ساعت اور ربع ہو
 اور میانہ ساڑھے چودہ ساعت اور اقلیم چوتھا وہاں ہی کہ چودہ ساعت اور نصف
 اور ربع ہو اور میانہ پندرہ ساعت اور اقلیم پانچواں وہاں کہ پندرہ ساعت ہو اور نصف
 اور ربع ہو اور میانہ سولہ ساعت اور اقلیم چھٹا وہاں کہ سولہ ساعت اور نصف اور ربع ہو اور
 میانہ سترہ ساعت اور اقلیم ساتواں وہاں ہی کہ نہایت طول دن بڑے کی سترہ ساعت اور نصف
 اور ربع ساعت ہو اور میانہ اٹھارہ ساعت اور اقلیم آٹھواں وہاں کہ آٹھارہ ساعت اور ربع ہو اور

پچھتر فرسخ

کہا کہ خط اترا جنوب مشرق زمین چین سے شروع ہوا ہی یس ججزیرہ کے گرا و سکونہ بین چکوت
 کتے میں گذر اپس ترنگ و شین کہ چین کی زمین ہے اور مستقر الشیاطین شہر ہی بعد اوس کے یس
 جزائر زردہ کے کرا منی الذہب مشہور ہے اور یس جنوب جزیرہ سرانہ پ کے اور اوپر شمال جزائر زنج
 کے اور یس معظم بلاد زنج کے پہونچا ہی بعد اوس کے یس بحر اے بیثون کے اور اوپر شمال ترنگ کے منی
 نیل سرکوبی بعد اوس کے یس جنوب حوا سے بیثون مغرب کے گذر کر یس بحر مغربی کے گرا و تیانوس نام ہے
 پہونچا اور چین سے ہوا ہے اقلیم کو ساتھ ایک سیارہ کے سیاروں بعد سے جنوب کی یا ہی اور ہر ایک کو
 یس اقلیم کے متعلق جانتے ہیں چنانچہ امریکان کے اقلیم پہلا ساتھ زحل کے اور وہ بلاد ہست کے چین
 اور دو سر ساتھ مشرقی کے اور وہ بلاد چین کے چین تیسرے ساتھ مریخ کے اور وہ بلاد ترک کے چین
 چوتھے ساتھ آفتاب کے اور وہ بلاد خراسان کے چین پانچواں ساتھ زہرہ کے اور وہ بلاد اورانوس
 کے چین چھٹا ساتھ عطارد کے اور وہ بلاد جرجاج کے چین ساتواں ساتھ قمر کے اور وہ بلاد یس کہ
 اقلیم بعضی ولایتیں مجسمہ اقلیم چین میں اور بعضی مشرق میں بعض اقلیم میں ہی اور
 بعض دور و سر و سرور اقلیم میں ہیں یسین ولایت کی اقلیم میں درست نہیں آتی لہذا اسامی شہر و
 کہ یس جس اقلیم کے واقع ہیں یس آخر بحث کے کہتے جاتے ہیں جس ولایت سے کہ بہن تو آسانی سے
 معلوم ہو کہ وہ شہر کون اقلیم سے ہے اور پر قول اصح کے خاکہ و حکا کے اختلاف کیا ہی اس امر میں
 کہ معتدل ترین اقلیم کون اقلیم ہو یا اعتبار ارضاع ملوی کے قریب نظر کر نیکی اسباب ارضی سے
 شیخ جو علی بن سینا اور اکثر قدما اس امر پر ہیں کہ اعدل بقاع خط استوا ہے اور مختار ترشی کا اور اکثر
 متاخرین کا یہی ہے اور بعض قدما سے اس امر پر ہیں کہ اقلیم رابع اعدل ہے اور اقام لازمی سفاس
 قول کو اختیار کیا اور ہر ایک فریق سے واسطے اثبات اپنے مطالب کے دلائل نقل کر دیے ہیں
 دلائل مطلب شیخ کے وہ ہیں کہ شک نہیں ہے یس اسبات کے گرا و آفتاب ہمیشہ خط استوا سے مشرق
 رہتا ہے اور یس ایک سال کے دو مرتبہ اوس کے سمت ازل اس پرتا ہے یس نقطہ اعتدالین کے پس ملکہ
 وہاں سے گذر رہا ہے اسی سبب سے یہاں شدت گرمی کی نہیں ہے اور اسی طرح سیر آخر ہر یک
 کہ اوس کے انحراف بین واقع ہے یس غایت بعد کے کہ وہ نقطہ انقلاب میں پرست پہونچتا ہے یس
 نہیں رکھتی ہے اسی سبب سے سردی اور بارش وہاں شدت سے ہوتے ہیں پس اصل

اور اگر کوئی قائل کہے کہ آفتاب کا بیچ سمت الراس کے بہ سبب قریب مسافت کے اتنی سختی سے ہی پس گرم ہونا اس موقع کا کیا معنی جواب اسکا یہی کہ ثابت ہوا ہے کہ واسطے ظاہر ہونے اثر کیفیت کے بلا زمت موثر کی شرط ہی متاثر کہ پس سبب لگ کر چہ قوی ہوا و ترقیہ مذکور یہ اثر نہیں کرتا ہی اور نیز ایک تو قف کے اگر چہ سبب منہ منہ ہو موثر ہوتا ہی وسیع مستور ہی کہ نو ہوتے کو اگر بیچ آگ ضعیف کے رکھیں گرمی اوسکی زیادہ اوس سے ہوتی ہی کہ بیچ ایک قوی کے ایک نقطہ رکھیں اسی سبب بے گرمی بعد زوال آفتاب کے سخت زیادہ ہوتی قتل زوال کے اور سردی بیچ سحر کے زیادہ ہوتی ہی آدمی رات سے ساتھ اسکے کہ وقت سحر کے آفتاب قریب طلوع کے ہی اور آدمی رات میں خاموشیت بعد ہی پس ثابت ہوا کہ مرد آفتاب کا جو اوپر مدار اقلیم واسع وغیرہ کے زمانے دراز تک ہی اگر چہ سبب مبادت کے حرارت قوی نہیں ہی لیکن تاثیر قوی کرتا ہی کہ قلنا دلیل دوسری یہ ہی کہ ہم دیکھتے ہما مسکن خط استوا کو کہ احوال انکے اکثر آپس میں مشابہت رکھتے ہیں سبب تعادل حرارت دن کے ساتھ ہر دو دن او کی رات کے اس واسطے کہ رات اور دن اس جگہ کا برابر ہی ہمیشہ بخلاف اور اقلیم کے کہ جو آفتاب بیچ برج شمالی کے آتا ہی دن وہاں بہت بڑا ہوتا ہی رات کوتاہ ہوتی ہی اس سبب سے نشانہ بیچ حال سکائی ہاں کہ نہیں ہی حجت تیسری وہ ہی کہ فصلیں سال کی خط استوا میں آٹھ ہوتی ہیں بسبب نگرار فصول اربعہ کے جیسا کہ بیچ سمت فصول کے عنقریب گذرا ہی اور اسی سبب سے بیچ ہر فصل کے فصول اربعہ سے فاصلہ بہت نہیں پڑتا ہی اور یہ سب امور گواہی دیتے ہیں اس امر کہ ہوا بقدر نگہداری کی یعنی خط استوا کی مشابہ ہی اور اختلاف بہت اوس میں واقع نہیں ہوتا ہی پس سکائی وہاں کے گویا انتقال کرتے ہیں ہمیشہ ایک خیال متوسط سے طرف اوس حالت کے کہ او کے مشابہ ہی بخلاف اور اقلیم کے کہ سکائی وہاں کے نسبت تباعد آفتاب کے بیچ ایک فصل کے اور تقارب کے بیچ فصل دوسری کے گویا انتقال کرتے ہیں ضد سے طرف ضد کے اور شک نہیں ہی کہ یہ بات واجب کرتی ہی حکایت اور بیچ کو بیچ ہوا کے اور اسی سبب سے تاثیر اختلاف ہوا کا بیچ ابران کے بہت ہوتا ہی اس واسطے کہ احتیاس ایک ضد کا اوس شخص کو کہ بیچ ضد

دوسرے کے ہی قوی تر ہوتا ہی پس ثابت ہوا یہ امر کہ خط استوا اور اقلیم اول اعدل بقایا ہیں لیکن دلیل امام رازی کی یہ ہے کہ جن چیزوں سے کہ مذکور ہوئی ہیں بیچ اعتدالی خط استوا کے کہ ان کے اثر غیر مستقل ہونا اسکا واسطے کہ مقرر ہی کہ آفتاب وہاں سے دور زیادہ نہیں جاتا ہی بلکہ گرتا ہی اسکا واسطے کہ آفتاب سال میں دوسرے سمت الراس پر آتا ہی اور یہاں بالشرور کہ گرنے والی حرارت کی ہی اور نکالنے والی اعتدالی کی ہی راسی سبب سے خط استوا سے دس درجہ تک طرف شمال کے آباد زمین پر بخلاف اقلیم رابع کے کہ درمیان اقلیموں کے واقع ہوا ہی اور غیر الاستوا وسطہا پر و در حرارت دونوں یہاں برابر ہیں اسواسطے کہ آفتاب نہ بہت نزدیک ہی اور نہ بہت دور اور حرمت دوسری یہ ہی کہ ثابت ہی کہ تولد و تناسل اور کثرت آبادی کی جس قدر کہ بیچ اقلیم رابع کے ہی اور کچھ سوا اقلیمین نہیں ہی اور یہ فوجی زیادہ دلیلوں کی ہی اور پر اعتدالی اقلیم رابع کے اور لوگ تابع شیعہ رئیس کے یہ دفع کرنے قول امام رازی کے کہتے ہیں کہ کثرت تولد و تناسل کی ہو سکتی ہی کہ سبب امور ارضی کے ہو اور کلام ہمارا مستحق اعتدال سے بسبب امور سماوی کے ہو قافم اور جواب محبت ہو کہ آگے ہو چکا کہ السبب انما ہدم قتل اثر و امکان تو یا لیکن ماحب تذکرہ بنظر تطبیق دو قول مختلف کے کہ آگے ہی اور اعتدال سے تشابہ احوال ہی پس شک نہیں ہی کہ وہ بیچ خط استوا کے اقلیم ہی اگر دور استوا سے تھیں دونوں کیفیت کا ہی پس شک نہیں ہی کہ یہ بیچ اقلیم رابع کے اقلیم ہی بخلاف خط استوا کے اور دلیل اس پر شدت سیاہی مکان خط استوا کی ہی رنگبوں دور و حیثیوں کی اور بہت ہی دور ہونا اور بالوں کا اسواسطے کہ یہ سبب حرارت دلی سے ہوتے ہیں یقیناً اور جواب اسکا تا بعان شیعہ رئیس اوسی طرح دیتے ہیں کہ یہ عوارض اسباب ارضی سے ہیں اور یہ بات خارج ہی مقام نزاع سے بالکل جمہور اس امر پر ہیں کہ خط استوا اعدل ہی بعد اویس کے اقلیم رابع لیکن اقلیم اور بالاتفاق خارج ہیں اعتدال سے بالکل یا بعضے اونسے بہر تقدیر بیچ آخر اقلیم ثانی اول کے اور اقلیم ثالث کے علیہ گرمی کا ہی بسبب دوام مسامتت آفتاب کے اور پیرسراون کے مکان کے بعد دور ہونے آفتاب کے اور ان کے سرے لیکن آخر اقلیم خامس میں نہایت اقلیم ساتویں تک اور بعد اس کے علیہ سردت کا ہی ہوا سٹے بعد آفتاب کے ہمیشہ مسامتت پیرسراون اور ان کے لیکن آخر اقلیم تیسری کا اور اول خامس کا قریب اقلیم رابع کے ہی بسبب

بہت دور ہیں
دریچہ کا ہی

میں
سبب
بہت دور ہیں
اندر اس کا ہی
دریچہ کا ہی

قریب ہونے اور دونوں کے اقلیم رابع سے اور اگر کوئی کہے کہ اقلیم رابع اگر اعدل اور اقلیم سے
 سمعوا خط استوا کے ہوتا ہر طرح اور یہ ناخفہ مانتا فادیہ کے برمان پیدا ہوتی ہیں اور حال یہ ہے
 کہ ادویہ مذکورہ ذریعہ کے میں جمعی ہیں جو آب اسکا یہ ہے کہ ادویہ میں بلا شک کوئی کیفیت کیفیات
 اور بعد سے غالب ہوتی ہے اور واسطے اس کام کے موضوع خارج اعتدال سے مناسب ہوتا ہے اور
 ریح اقلیم رابع کے دوائے معتدل جمعی ہوتی ہیں وہ کہ غذائیت اسمین اور پروکٹیت کے غالب ہو
 تو مشابہت آدمی کے ہو پس جو دوائے مطلق کا نشان عدم اعتدال نسبت کا ہوتا ہے اور یہ
 ریح نیز اقلیم رابع اور اقلیم اول کے لائق زیادہ ہے آب اسامی ہر موضع مشہور کی بیچ ذیل ہر اقلیم
 کے کہ اس میں وہ موضع مشہور واقع ہیں بھلا ہم شمار کرتے ہیں تو طالب کو کچھ پہچان حاصل ہو
 اور حقیقت ہر شہر کے اور یہ بحث سات فتح میں مکتوح کرتے ہیں اور اقبال سے جو متفق علیہ
 جمہور متفق ہیں اور متاخرین کے ہیں اختیار کرتے ہیں والغیب عند اللہ المالحکم المکرم فتح بیچ
 اقلیم پہلی کے ابتدا اسکی شمال جزیرہ باقوت سے ہے اور جنوب بلا میں کے اور شمال
 سرانڈیپ کے اور وسط ہند اور سندھ کے گذرتا ہے اور بحر فارس کو قطع کرتا ہے اور جنوب بلا
 عمان سے اور وسط بلا دہین سے گذر کر بحر محیط کے منتہی ہوتا ہے اور جزیرہ دوسمیت رکھتا ہے
 شمالی اور جنوبی پس شمالی اوس جزیرہ کے یہ اقلیم واقع ہے اور جو مواضع کہ اس میں واقع ہیں ہیں
 یمن ایک ولایت ہے مشہور ساتھ یمن اور برکت کے اور بعض بلاد اسکے اس اقلیم سے خارج ہیں
 لیکن جو بلاد یمن سے کہ اس اقلیم میں داخل ہیں یہ ہیں اور حایند اور معرہ اور صنعاء اور سبا
 اور حضرموت اور عدن اور یحجر اور ارم کہ متداد سے منسوب ہے بلاد النج ایک ولایت وسیع ہے
 وہاں کے لوگوں کو ننگی کہتے ہیں بلاد النوبہ کن رے نیل کے واقع ہے اور نوبہ جالہ کنون حام بن نوح
 سے تھا کہ ولایت اوسکے نام سے مشہور ہوئی بلاد چین ایک ولایت ہے وسیع اور بیچ
 اقلیم اول اور ثانی اور ثالث کے شریک ہے اور بعض کہتے ہیں کہ چوتھی اقلیم میں بھی شریک
 ہے اوسکے شہروں اور جزیرہوں سے کہ بیچ اقلیم اول کے ہیں بلد سند ابل ہے اور بلد کشیلا
 اور جزیرہ زانج اور جزیرہ نسا اور جزیرہ رانجا حبشہ ایک ولایت مشہور ہے اور شیک ہے
 بیچ اقلیم اول اور دوسری کے بلاد سودان سے مقدونیا ایک شہر ہے درمیان ریح اور حبشہ

مکرور ایک شہر ہے ملا سووان سے قریب ایک جزیرہ ہے قریب پنج کے مقالہ ایک شہر ہے
 بیچ نہایت پنج کے مترادف ایک جزیرہ ہے بیچ بحر ہند کے جہاں ایک شہر ہے قریب بلاد
 سووان کے جابلہ ایک شہر ہے بیچ نہایت مشرق کے فتح بیچ اقلیم دوسری کے بہت
 اسکی مشرق سے جوہی پس اوپر وسط بلاد چین کے اور شمال سرانڈیپ اور بلاد ہند اور
 اور وسط بلاد کاہل کے اور جنوب بلاد و کرمان کے گزرتا ہے پس بحر فارس کو قطع کر کے اوپر وسط
 بلاد ورقہ اور افریقیہ کے اور شمال پر بحرستان کے اور جنوب قیروان کے اور وسط بلاد مغرب
 کے گزرتا ہے بحر اوقیانوس کے منہ پہنچتا ہے وہاں کہ اس میں بہت بہت کہ مغرب کے نام شہر
 اور بہت ساتھ باہر حد کے جگہ بیت احمد اور بیچ کی سرزمین پر اور مدینہ مشہورہ اور باقی
 شہر نام تھا یا تھا ایک ولایت ہے ایک حد بحرین سے اور ایک حد عمان سے اور ایک حد
 بحر سے رکھتا ہے بحر جزائر فارس سے ہی ہندوستان ایک ولایت وسیع ہے مشرق
 اوپر ولایتوں بعد کے اور تتراک رکھتا ہے بیچ اقلیم دوسری اور تیسری اور چوتھی کے
 اور اکثر بلاد اسکے اقلیم ثانی میں ہیں لہذا ذکر انکا اس کے ذیل میں لائق تر معلوم ہوا
 بیچ جس اقلیم کے کہ واقع ہیں لکھتے ہیں لیکن جو بیچ اس اقلیم کے ہیں بلاد دکن اور گجرات
 وغیرہ سے یہ ہیں دو کنت آباد اور وہ بیچ زمانے پہاڑی کے دیو گڑھ مشہور تھا قلعہ
 سے ہی احمد نگر معروف ہے اور پٹن احمد نگر سے تین منزل ہی جیول اوپر کنارے عمان کے
 واقع ہے اور شہادہ مشہورہ سے ہی دکن ہی تنگناہ ولایت ہے مشہور گول کھڈو یعنی حیدر آباد
 دارالملک تلنگانہ کا ہی بیدر ایک شہر مشہور کن میں احمد آباد اسکا نام ہے گجرات کے بیچ دکن کے
 مشہور ہے مسہرہ حسن آباد تہران ہولیک شہر ہے بیچ حد خاندیس کے کہ چھ منزل دیو گڑھ سے
 ہی احمد آباد دارالملک گجرات کا اور گجرات ایک ولایت ہے بیچ اقلیم دوسری اور تیسری کے
 مشترک ہے کھنڈاپت اور مسورت دونوں بندر مشہور ہیں مسورت احمد ایک شہر ہے اوپر کنارے دیو
 عمان کے ناگور ایک شہر ہے معروف ہے ایک ولایت ہے قریب خاندیس اور دکن کے پچکانہ
 ایک ولایت ہے درمیان دکن اور گجرات اور خاندیس کے بیچ کالہ ایک ولایت ہے بیچ نہایت
 وسعت کے منقسم ہوتا ہے ساتھ باقی قومان کے مانند شہر آباد اور چاک کام اور شہر آباد کے

اور گوار اور سنار کا دن اور سری ہمت اور جنت آباد اور گھوٹا گھاٹ ملو رنگ آباد اور مٹا گنگر
کو بیج اس زمانے کے دارالملک اوس سرزمین کا ہی اور اگر نگر کہ مسے راج محل ہی اور سواد کے
اور تیسہ ایک ولایت ہی مشہور بیج ہند کے اور آسکو کچ پتی کہتے ہیں درمیان کلکٹہ اور
بنگلے کے واقع ہوا تیسرے راج پوتہ کے واقع ہی اور فرار خواجہ حضرت معین الدین چشتی
رحمۃ اللہ علیہ کا مانند آفتاب روشن کے تباہین ہی اور دھن بلا و پنجاب سے ہی تباہ مشہور
ہی ہمارا ایک شہر ہی بیج سرحد بنگالہ کے قنوج مشہور ہی کو بیج ایک ولایت ہی وہ بیان
ہند کے اور چٹیا اور کہ رکان کے نقطہ ہند سے یہاں تک سب بلاد ہند کے ہیں کہ بیج اس
اقلم کے واقع ہیں بحرین ایک ولایت ہی درمیان بصرہ اور عمان کے تباہ ایک ولایت ہی
درمیان بین اور شام کے مشتمل اوپر کہ منظمہ اور مدینہ منورہ اور طائف اور حجاز وغیرہ کے
مصر ایک ولایت ہی مشترک بیج اقلیم دوسری اور تیسری کے جدہ ایک بندر مشہور ہی گنگ ایک
شہر ہی بیج توران کے ثبت ایک ولایت ہی درمیان چین اور ہند کے اور جزیرہ منقطع
بیج بحر مغرب کے ہی فارس ایک شہر ہی بیج بلاد بکر کے سند ایک ولایت ہی برابر ہند کے
سند اور ہند دو بھائی تھے اولاد حام بن نوح سے کہ ان موافق ہیں سکونت رکھتے تھے
بیج اقلیم تیسری کے ابتدا اسکی مشرق بلاد چین سے ہی اور اوپر بلاد یا جمن اور باجی و شمال
اور ترکستان کے اور وسط بلاد کابل کے گدنا ہی پس اوپر حصار قندھار اور وسط بلاد کرمان اور سیستان
اور بلاد فارس اور عراق کے اور جنوب دیار بکر کے اور شمال بلاد مغرب کے اور وسط ولایت شام
و تا ہی پس اوپر بلاد مصر اور اسکندریہ اور وسط قادیسیہ اور قیوان اور بلاد گنجہ کے گذر کر بیج
راظم کے منتهی ہوتا ہی اکتہ کہ اسمیں ہیں یہ ہیں ایران ایک مملکت ہی بیج نہایت وسعت
عراق عرب ایک ولایت ہی بیج ایران کے بغداد ایک شہر ہی مشہور اور مدینہ شریف اولیا
م سے پر نور ہی کو ذ ایک شہر ہی معروف نہج ایک شہر ہی دوزخ سنگ کو ذ سے
مرو ایک شہر ہی اور بیج اصل کے نام آسکا سمرن رہے ہی اور فرافیش آثار حضرت امام علی نقی
ام حسن عسکری علیہما السلام کا وہاں ہی اور بعض لوگ آسکو اقلیم چوتھی سے جانتے ہیں
شہرون مشہور سے ہی بیج عراق عرب کے اور بلاد و سبعتین بہت بڑا ہی لہذا آسکو

سند اور ہند
درمیان تھے

اس نام سے پکارتے ہیں اور عید شہر تائی قادیسیہ اور ترمہ میہ اور تیرہ اور بابل اور تکریت
ہیں اور اس زمانے میں ساتون شہر خراب ہیں بصرہ ایک شہر ہے مشہور اور زعمور ابہ بنیم ہنر اور
سوجہ اور لام مشدد کے ایک شہر ہے بصرہ سے چودہ فرسخ بیچ نہایت خوبی کے غیر ایک شہر
مشہور طیس کیا ایک ایک شہر ہے مشہور ابہر تو دو ایک شہر ہے کہ عراق سے ملا تہر کہ تہا یہ فارسی
ایک ولایت ہے مشہور دارابجود دارالملک ولایت فارس کا ہے زرنج ایک شہر مختہ ہے زرنج
ایران کے اصغر شہر و انتخاب تھمور اوس سے باقی ہے ہینا ایک شہر و مشہور ہے آسکی
نہایت سفید ہے لہذا ہینا کہتے ہیں گاؤں ایک شہر ہے ساتھ حرات کے خورستان ایک شہر ہے
ہے کہ ہوا و باکی فاسد ہے ہوا زرا ایک ناحیہ ہے اور سابق میں خورستان اسکو کہتے تھے سو س ایک شہر
خورستان میں سکھ کر م ایک شہر ہے خورستان میں داریہ تینون شہر اس زمانے میں دیران میں
درنول ایک شہر ہے خورستان میں شہر دارالملک خورستان کا ہے کرمان ایک ولایت ہے
شرقی اس کے مکوان ہے اور غربی اس کے فارس اور شمالی اس کے خراسان تمام ایک شہر ہے کرمان
میں سیستان ایک ولایت ہے کہ جسے اسکی خراسان سے ہی مقام کرمان اور حسنین
اور افغانستان ہند تک قرآ و ایک ولایت ہے مختہ قندھار ایک شہر ہے مشہور اور اس کے
تخلقات سے شہر اور اور نسبت ہیں بہر ایک شہر ہے تعلقات قندھار سے قندھار ایک
شہر مشہور ہے اور یہ زمانے قدیم کے خوزین اور قندھار کو زابلستان کہتے تھے آہو ایک شہر
ہے مشہور ہے ہند کے نگر کوٹ شہر ہے مشہور ہے ہند کے سر ہند ہے ہند کے مشہور ہے
آہر ہند بھی کہتے ہیں ہانسی ایک شہر ہے ہے ہند کے کہ قریب شہر حصار کے واقع ہے
شہر مشہور ہے ہے ہند کے پانی پت ایک شہر ہے ہے ہند کے شاہجان آباد دارالملک زمین
ہن کا ہے اور سابق نام اسکا اسپر تھا اب دہلی ہے اور اگر ایک شہر ہے ہے ہند کے مشہور
اور اسکا نام اکبر آباد بھی ہے لکنو ایک شہر ہے مشہور ہے ہند کے آوہ بلا دہند سے ہے
کالی بلا دہند سے ہے اسلام آباد دریاں آگرہ اور دہلی کے واقع ہے اسکو متحر کہتے ہیں شہر
ایک ولایت ہے مشہور ہے عرب کے بیت المقدس دارالملک شام کا ہے دمشق ایک شہر ہے
شام میں بعلبک ایک شہر قریب دمشق کے ہے غردہ ایک شہر ہے شام میں ملک ایک شہر ہے شام میں

جبری دریاں حلب اور ذرات کے واقع ہیں۔ قسطلان ایک شہر ہے اور پکنار سے بحر شام کے
 طرسوس ایک شہر جو کن۔ بحر شام کے قسطلان ایک شہر ہے اور پکنار سے بحر شام کے
 دریاں قسطلان اور عین التمس کے اسکندریہ ایک شہر ہے اور پکنار سے نیل کے عین التمس
 شہر ہے۔ حملا ایک شہر ہے مصر کا قرا ایک شہر ہے مصر سے تانبس ایک شہر ہے مصر سے قیوم
 ایک شہر ہے۔ یح غربی نیل کے ایدقوہ بلاد فارس سے ہے راجیم ایک شہر ہے یح مصر کے
 ازجاق بلاد فارس ہے التعمقا ایک شہر ہے مصر سے باہیان ایک ناحیہ ہے دریاں غول و زاسان
 بلاد غرنہ سے حمص بلاد شام سے ہے بلقار دیار مصر سے ہے انطاکیہ ایک شہر ہے شام سے
 بلزم ایک شہر ہے کنار سے بحر مغرب کے کہ دفن اربطہ کا ہے بیت اللحم ایک قریہ ہے دو فرسخ
 بیت المقدس سے حصن بلاد کرمان سے ہے شاپور بلاد فارس سے ہے تیا ایک شہر ہے یح نوحا
 مصر کے طرہ ایک شہر ہے قریب دمشق کے مصر ولایت ہے مشترک یح اقلیم دوسری اور تیسری کے
 نجاب ایک ولایت ہے یح ہند کے مشہور پشاور ایک شہر ہے دریاں کابل اور لاهور کے درجہ
 دہر وزن فرسخ کے ایک شہر ہے سیستان میں واسط ایک شہر ہے دریاں بصرہ اور کوفہ کے فتح
 یح اقلیم جو تھی کے دو وسط اقلیموں کے واقع ہے اور مکنہ کہ بیان واقع ہیں یہیں خراسان ایک ولایت ہے
 یح ترسب ولایتوں عالم سے مرد و شہان اعظم بلاد خراسان سے ہے تہہ ایک ولایت ہے مختصر
 شت خاوران مضافات تہہ سے ہے بلخ ایک شہر ہے مشہور چکلتو مینہ و ناجیہ مشہور ہیں
 رخوا ایک ولایت ہے اور بعض مینہ کو داخل اندخوین جانتے ہیں نزدیک شہر تھا داخل بازار انہیں
 شافعیین تھوڑی آبادی رکھتا ہے دشتان ایک ولایت مشہور ہے کابل ایک شہر ہے مشہور کشمیر
 ایک شہر ہے مصر و عربستان ایک ولایت مشہور ہے خوار ایک ولایت ہے دیباغ تین
 و خراسان کے اور بعض اسکو اقلیم تیسری سے شمار کرتے ہیں باداغیس ایک ولایت ہے وسیع و شہر
 و تہہ میں شہر از مشہور ہے قوشج ایک قصبہ ہے ہرات ایک شہر ہے مشہور و تواف ایک شہر ہے مشہور
 آم مقام مشہور ہے تربت ایک شہر ہے مشہور مجد ایک ولایت ہے مشہور یح خراسان کے
 صفت ولایت خراسان میں داخل ہے جوہن ایک ولایت ہے اور سابق میں یح بیہقی کے
 نل تھا جو شان ایک قصبہ ہے یح خراسان کے ترشیز ایک شہر ہے یح خراسان کے

جنا آباد ایک شہر ہے چرخ خراسان کے نواح ایک ولایت ہے قستان ایک ولایت ہے کیلیسرا
برجند وغیرہ اسکے متعلقات سے ہیں بسطام ایک شہر ہے مختصر و امنان چرخ جو اربطام کے
اصفہان معظم بلادیران سے ہے زوارہ ایک شہر ہے اردستان ایک ولایت ہے متفرق کاس اور کاکا
کاشان ایک شہر ہے جرقادقان ایک شہر ہے کرو ایک قصبہ ہے خوانسار ایک موضع ہے فزکان ایک
ولایت ہے تفرش ایک ولایت ہے قم ایک شہر ہے شہر عراق سے تھاب استدر آباد زمین
سارہ ایک شہر ہے ہمدان ایک شہر ہے رمی ایک ولایت ہے طبران ایک شہر ہے واماوند ایک شہر
کرمیسا داسکی قدیم ہے سب شہروں عالم سے سمنان ایک شہر ہے استر آباد ایک شہر ہے طبرستان
ایک ولایت ہے مازندران ایک ولایت ہے امل ایک شہر ہے سمنان ایک ولایت ہے گیلان ایک ولایت
قرہون ایک شہر ہے آذربایجان ایک ولایت ہے تریز ازباده آذربایجان کے شہروں میں ہے اور بیل
ایک شہر ہے فغان ایک شہر ہے اردوباد ایک شہر ہے مراغہ ایک شہر ہے فتح سج اقلیم پانچون کے
وہ جانب مشرق سے امتداد پانچ اور پورہ وسط بلاد ترکستان اور مارواہ النہر کے گذر تہا ہے اور اچون کو
قطع کر کے اوپر شمال بلاد خراسان کے اور حبستان اور کرمان اور ہرات کے اور جنوب آذربایجان کے
اور وسط ارمینہ کے اور بلاد روم کے اور جزائریونان کے گذر تہا ہے بعد اسکے اور جنوبی پہلک الزہرہ کے اور
اور میان شہروں اندلس کے جو کہ بحر اوقیانوس میں فتنی ہوتا ہے شیروان چرخ مابقی زمانے کے نام ایک
شہر کا تھاب کئی شہر اس سے ملتی ہیں اور بعض لوگ اصل شہر شیروان کو کہ قریب بابا بلو باب سکری
چرخ اقلیم چھٹی کے شمار کرتے ہیں اور باقی اسکے توابع کو چرخ اقلیم پانچون کے یا کہ شیروان کے شہروں
علیان اور ارس شیروان کے شہروں سے ہیں تھاف ایک شہر ہے قبلہ ایک شہر ہے اران ایک
ولایت ہے برابر مغان کے قفقیس ایک شہر ہے اران سے گنجر ایک شہر ہے بیلقان ایک شہر تھا
خوارزم ایک ولایت ہے مارواہ النہر ایک ولایت ہے شرقی اسکے خغانہ اور غربی خوارزم اور شمالی
ماشکند اور جنوبی اوسکے پنج ہی سمقند بڑے شہروں توران سے ہے کش ایک شہر جنوب سمقند کے
کشت ایک شہر ہے بخارا بلاد مشہور توران سے ہے فرغانہ ایک ولایت ہے کہ کسارہ مملوہ عالم
واقع ہوئی ہے اولش ایک شہر ہے مرغیان ایک شہر ہے سات فرسنگ اند جان سے اسفرہ
کوہستان ہے نزدیک مرغیان کے اور بہت قریب ایک شہر ہے قریب اند جان کے تاش

نحال والہا

آب طرف مطلب متن کے جاتے ہیں اور ان تغیرات ہو لو کہ بنا براسیاب ارضی کے بہتے ہیں
 بیان کرتے ہیں یہ کہ صاحب کتاب کہتا ہے اما مجاورۃ الجبال والبحار لیکر اختلاف کہ محال ہے
 ہوا میں بواسطہ ہمسایہ ہونے پہاڑ اور جنگل اور دریا کے ذیل الجبل مٹی کان فی ناحیۃ الجنوب پس
 تحقیق کہ پہاڑ جنوب ہونے وقت خوب شہر کے کان ہوا والہا بلکہ بہت ہوتی ہے ہوا شہر کے گرد کی طرف
 بسبب بننے ہوا سے شمال کے کہ سرد اور خشک ہے اور بسبب نہ آنے ہوا سے جنوب کے کہ گرم اور تر
 مٹی کان فی ناحیۃ الشمال اور جنوب ہوا طرف شمال شہر کے کان آتی ہوتی ہے ہوا اُس شہر کی گرم آ
 بسبب بننے ہوا جنوب کے کہ گرم ہے اور بسبب نہ آنے ہوا سے شمال کے کہ سرد ہے اور بھی وہ پہاڑ
 شمال شہر کے ہوتا ہے بسبب اس کے مقابل ہونے کے آفتاب کو بہت گرم ہوتا ہے اور شعاع انکاسی شکی
 گرمی اُس شہر کو زیادہ کرتی ہے بخلاف اُس پہاڑ کے کہ جنوب میں ہو کہ آفتاب سے مقابلہ
 نہیں رکھتا ہے اسی بسبب سے شعاع اُس سے منعکس نہیں ہوتی اور وجہ مقابلہ پہلے پہاڑ شمالی
 آفتاب سے ہے یہ کہ ثابت ہوا ہے کہ مدار آفتاب کا جنوبی ہے پس مواجد اور سامات اُس کے پہاڑ
 شمالی سے ہوتا ہے اور یہ امر بسبب شدت تسخین کا ہے اس بسبب سے کہ شعاع آفتاب کی ساتھ شعاع
 منعکس کے جمع ہوتی ہے شہر کو زمین لیکن وہ پہاڑ کی طرف غربی شہر کے ہو بہتر ہے اُس پہاڑ سے
 کہ مشرق میں ہو اور وجہ بہتر ہونے پہاڑ مغربی کی یہ ہے کہ یہ باد دبور کو آنے نہیں دیتا اور باد صبا کو
 آنے دیتا ہے اور شہر میں روک رکھتا ہے اور خشک نہیں ہے کہ باد صبا بہتر ہے باد دبور سے اگرچہ
 و نون قریب اعتدال کے ہیں اور ان کے اعتدال میں یہ امر کہ گیا ہے کہ جو مہمب اعتماد میان
 جنوب اور شمال کے ہے طبیعت انکی بھی بین میں ہوتی ہے نہ اوپر طبیعت شمالی کے اور نہ اوپر
 طبیعت جنوبی کے اور اسی کو اعتدال کہتے ہیں اور علامہ قرشی نے کہا کہ لائق یہ ہے کہ بیج باب صبا
 اور دبور کے نقطہ اعتدال کی واقع ہوئی اُس سے مراد یہ ہو کہ یہ دونوں ہوا اور طبیعت اُس شہر کے
 ہوتی ہیں کہ آپر ہوتی ہیں اور تغیر نہیں ہوتی اس لیے کہ فعل آفتاب کا طویل میں مختل نہیں ہوتا
 پس وہ نیچے کہ یہ ہوا زمین وہاں سے بہتی ہیں اور وہ شہر کہ یہ ہوا زمین وہاں گذرتی ہیں ساتھ طبیعت
 اُس شہر کے کہ مہمب ان ہوا کوں کا ہے برابر ہے لہذا ان ہوا کوں میں تغیر نہیں ہوتا ہے اور
 اسی جہت سے نام انکا معتدل ہے کہ یہ ہوا زمین حقیقت میں معتدل ہیں اور حقیقت میں

باد دبور بہتر ہے
 اور باد صبا بہتر ہے

مستدل ہوئے گی کہ جو کہ اس حسین ملک میں ہو کہ مشرق یعنی جگہ طلوع کرے قاتاب کی مخالفت
ہوتی ہے بسبب اختلاف ارض کے پس ہوائیں کہ واقع ہوتی ہیں بیچ ہر شہر کے اوپر طبیعت
عرض شرق اوس شہر کے ہوتی ہیں اور عرض ہر شہر کا باعتبار بعید ہونے اوس شہر کے خط استوا
ہی اور ظاہر ہے کہ اس صورت میں احوال مشرق کے بسبب بتقاربت اور بجاہد کے خط استوا
کثیر الاختلاف ہیں جیسا کہ بیچ میان اقلیم کے روشن ہوا ہی نہایت بیکہ ہر اقلیم مشرق سے مغرب
ایک طبیعت یہ واقع ہے پس وہ ہوا مثلاً شرقی پہلی اقلیم سے بچے جہاں تک جاوے گی طرف غرب
ایک طور پر رہے گی اور اسی طرح اگر طرف غربی سے ہی اس واسطے کہ ہر اقلیم اول سے آخر تک ایک حالت
مخالفت اوس ہوا کے کہ شرقی یا غربی دوسرے اقلیم سے بچے کہ وہ یقیناً نسبت اس کے مخالفت رکھتی ہو
بسبب متضاد ہونے طبیعت اقلیموں کے پس ہوائے مغربی یا مشرقی کو طلاقاً مستقل کہنا درست
نہیں آتا ہی اس واسطے کہ شرقی ہر اقلیم کا حکم جدا رکھنا اسی طرح غربی اس کا لیکن وجہ بہتر ہونے باد
شرقی کی نسبت باد مغربی کے یہ ہے کہ شرقی اکثر اول دن میں بہتی ہے مصاحب حرکت آفتاب کے
اور جو آفتاب بیچ اول عروج کے ہے اس ہوا میں اکثر قوی کرتا ہے از روئے تلطیف اور تفصیل اور تحلیل
فصول کے اور یہ سبب بہتر ہوا سے مذکور کا ہی بخلاف ہوائے مغربی کے کہ جو آفتاب طرف مغرب
باتا ہے وہ ہوا اکثرین حرکت کرتی ہے حرارت آفتاب سے اور اس سبب سے کہ آفتاب بیچ غروب کے ہی
اثر ضعیف آسمین کرتا ہے اور اس سبب سے غلظت ہوا میں باقی رہتی ہے اسی سبب سے ہوا
مغربی مائل بسر دی اور تری ہوتی ہے اور رہنا ہوا سے شرقی کا اکثر اول دن میں اور رہنا ہوا سے مغرب
آخر دن میں اس سبب سے ہے کہ مادہ ریاہ کا انحراف اور او خندہ میں کہ صعود کرتے ہیں اور واسطے
تصفیہ بخار اور دخان کے حرارت قوی لازم ہے پس بیچ جس جہت کے کہ آفتاب ہوتا ہے پیدائش
انحراف کی وہاں بت ہوتی ہے مگر یہ کہ مادہ بہت اور شدید الاستعداد ہو واسطے تصفید کہ استقامت
کہ اس صورت میں تصور ہی حرارت کافی ہوتی ہے اور اس حالت میں ہونا آفتاب کا اثر
لازم نہیں ہے پس ممکن ہے کہ آفتاب مشرق میں ہو اور باد مغربی حرکت کرے اور بالکل
میا کہ دیکھا جاتا ہے یہ کمتر ہو کر لایحیف اور وہ دوسری بیچ بہتر ہونے پہاڑ مغربی کے نسبت
شرقی کے یہ ہے کہ جو پہاڑ طرف مشرق شہر کے ہوتا ہے مائے پہونچے شعل آفتاب کو ہوتا ہے اس شہر

اس وقت تک کہ آفتاب سمت الراس پر آوے پس کیا رگ حرارت قوی وہاں واقع ہوتی ہوگی
وہاں کے ہونے کو کچھ دفعہ انتقال ہوتا ہے برقی قوی سے حرارت قوی قہمی کے اور یہ بات تحقیق
طبیعت کا ہی بخلاف یہاں مغربی سے کہ وہاں انتقال حروری سے طرف برقی قوی کے نہیں ہوتا
اس واسطے کہ برآئل نائب ہوئے آفتاب میں قوی نہیں ہوتی ہی میں سرد و مغربی بہتر ہوتا ہے اور اول
سے ہوا شرقی اور مغربی کو بیان نہیں کیا بلکہ جب ظاہر ہونے ملک کے اس واسطے کہ قیاس کر لیتے
اور شمالی اور جنوبی کے معلوم ہو سکتا ہے فائدہ باد شمالی سرد اور خشک ہے اور وجہ سردی کی
یہ ہے کہ ناحیہ شمالی میں سردی اور برف وہاں بہت ہے جیسا کہ بیان اقلیم میں مذکور ہے ہوا پس
جو ہو کہ وہاں سے بہتی ہے اس کی طبیعت کی کیفیت قبول کرتی ہے اور وجہ خشکی کی یہ ہے
کہ اس جوہر مائی اس کے ساتھ نہیں ملے ہیں اس سبب سے کہ گرمی اس طرف میں کم ہے اور تصدیع
بخار کو گرمی درکار ہے دوسری وجہ یہ کہ اس طرف میں پانی جاری ہے کسب سبب بخار ہوا
تمام برف بستہ ہوتی ہے اور تصدیع بخار کو سبب مالان مادہ میں لازم ہے لیکن باد جنوبی گرم و تر
وجہ گرمی کی یہ ہے کہ وہ یا خالی خط استوا سے بہتی ہے یا نزدیک قطب جنوبی سے پس اگر خط
استوا سے ہی یقیناً گرم ہے بالذات بسبب گرمی کے اور اگر نزدیک قطب جنوبی زمین سے ہی
شک نہیں ہے اس میں کہ وہ بالذات سرد ہے اس واسطے کہ دوری دونوں قطب کی خط استوا سے
برابر ہے اور تاثیر فلک کی بیان برابر ہے لیکن جوہر اوہانے خط استوا پر گذر کر ہوا جو پختی ہو کر
حاصل کرتی ہے پس دونوں صورت میں گرم ہوگی اگر کہیں کہ یہ بات ہوا شمالی میں بھی ہوگی
کہ جو خط استوا پر گذرتے ہی گرم ہو جاوے ہم جواب دینے لگے ہیں اس صورت میں مسلم
لیکن ہم کنا ز سے خط استوا کے واقع ہیں ہمارے حق میں وہ ہمیشہ سرد ہے اور گرمی اس کی
خط استوا میں اس مطلب میں نقصان نہیں کرتی ہے اس واسطے کہ حکم کلیات کا نسبت ہمارے
ہوتا ہے لیکن وجہ تر ہونے ہوا جنوبی کی یہ ہے کہ پانی جاری اس ناحیہ میں بہت ہے اور حرارت
قوی جیسا کہ پہلے حکم میں اس سبب سے بخار اس ہوا میں بہت ملے ہیں بالجلد ہوا شمالی سخت
کرنے والی لہذا ان کی اور صاف کرنے والی خواہش کی اور قوی کرنے والی دماغ کی اور نیک
کرنے والی رنگ کی ہے لہذا اس کی تعریف کرتے ہیں اور جو جنوبی ہوا کا کرنے والی اور ضعیف کرنے والی

ابن کی لہر اور مکہ کے رقبہ کی اوسمن کی اور پیدا کرنے والی کسل اور قتل کی ہی بادشاہی بزم اور سرد پانی کے اور بادشاہی مانند گرم پانی کے بھی فائدہ پہنچایا ہوتا ہے اور کہا گیا ہے کہ بادام ہوائے بہتر کہ پانی اور وہ حرکت کی نزدیک غلیظوں کے پانچ ہیں ایک وہ کہ سبب تاثیر آفتاب کے پانی اور مٹی سے بنار اور دھان نکلتے ہیں اور جنب طیفیہ زمین پر پونہ تین گز گرمی اور شہ جاتی ہی وہ ثقیل ہو کر بھرتے ہیں ان کے نزول سے سبب قتل کے ہوا ہیں قنوج نامی ہوتا ہے اسی قنوج کو حرکت کہنے ہیں دوسری تو کہ دھان نعماء میں قوی ہوتا ہے اور گرمی اسکی کرہ زمین پر سے نہیں کوٹتی اور وہ کرہ زمین پر سے گذر کر کرہ نارسے ملتا ہے اور اس سبب سے کرہ نارسے کا رہا ہمیشہ حرکت میں ہے سبب حرکت فلک کے پس حرکت دھان فلک کی دھان نعماء کا عذہ دیتی ہے اور شے کو پھیرتی ہے اور جوہر و زور سے نازل ہوتا ہے اور بالضرور قنوج کو کٹا کر پیسے کوئی چیز و زور سے پانی میں ماریں پانی ہلکا ہے تیسری وجہ یہ کہ ابر منگیں ہو کر ہو کر ہوا ہو کر ہوا کوئی قنوج دیتا ہے اور شاید کہ ابر حرکت کرنے لیا جانب سے طرف وہ منہ سے سبب ہوا اور اس سے پس ہوا کو حرکت میں لائے چوتھی وجہ یہ کہ ہج بعض اجزاء سے ہوا کے نکالتے ہو جانا ہی کوئی سبب سے اور جو نکالتے نام جمع ہونے آہنا کا ہے پس بالضرور وقت نکالتے کے اور جانب سے ہوا کھج آتی ہے اور حرکت کرتی ہے پانچویں وہ یہ کہ ہوا بطریق جزر و مد کے حرکت کرے مانند بحر کے لہذا لوگوں نے کہا ہے کہ پانی اور ہوا دو بحر ہیں انہیں فرق نہیں ہے مگر اتقدر کہ پانی غلیظ ہے اور حرکت اسکی ثقیل اور ہوا لطیف ہے اور حرکت اسکی خفیف اور ہم لوگ کہنا اہل شرع ہیں انہں بات پر ہیں کہ ہوا وغیرہ سب امر حق بنے مامو ہیں اور ہوا جزر و مد سے ہے اور نیچے زمین کے محسوس ہی بقدر احتیاج کے عالم میں چھوڑتے ہیں اور ساتھ ساتھ حرکت ہو کی ان اسباب مقدرہ سے کہ مذکور ہو سے ہیں اگر انہیں محصور نہ کیا ہوتا سبب کے منافی نہیں اور اعتقاد اگرچہ کہ ریاچ کا متصل بحث ہوا کے کہ قبل بیان افلاک کے گذر ہے مناسب تھا لیکن اس نظر سے کہ بعض چیزیں کہ بیان مذکور ہوئی ہیں اور پچاسے افلاک کے اور خط استوا کے اور مواضع موقوف نہیں ذکر اسکا بعد ذکر افلاک کے ذیل جبال میں مناسب زیادہ جانکر بیان کیا دینی کان البحر فی ناحیۃ الجنوب اور حسب وقت ہووے دریاچ طرف جنوب

کو ہی شہر کے کان ہوا بلکہ اسحق ہوتی ہی ہوا اس شہر کی گرم زیادہ نسبت اس شہر کے کہ دریا کی
ہو اور نسبت شمال کی اس واسطے کی ہی ہے تو گمان نہ ہو کہ ہوا شہر مذکور کی اس شہر کی ہوا سے
کہ مجاور دریا کی نہیں ہے یہ بھی گرم زیادہ ہی اس واسطے کہ یہ باطل ہے وستی کان فی ناحیہ الشمال کان ہوا
اور جسوقت ہوا سے دریا کی ناحیہ شمال کے ہوتی ہی ہوا شہر مذکور کی سرد زیادہ نسبت
کہ جو موضع کہ ہمسائیہ دریا کے واقع ہے بالذات مرطب ہے جس سمت پر کہ ہوا اس واسطے کہ انجمن ہوا
ہوا سے مجاور میں ملتے ہیں اور اس سبب سے کہ ہوا اسٹے ملنے بجار کے بیچ ہوا کے غلط ہوا جاتا ہی
ہوا سے مذکور اثرات کی تاثیر سے جلد منفعل نہیں ہوتی اسی سبب سے بعض لوگ ہوا سے مجاور
دریا کو معتدل کہتے ہیں اور یہ ہوا سے اس موضع کے کہ جنوب اس کے دریا ہوا اس سے کہ یہ بیچ
اس کے شمال کے ہو فرق نہیں کرتے ہیں اور بعض لوگ استدلال کو بیچ شہر جنوبی البحر کے لازم
جانتے ہیں بسبب ٹوٹ جانے حرارت ہوا سے جنوبی کی اختلاط انجمن بارہ مائی سے اور غلبہ برودت
بیچ شہر شمالی البحر کے واجب معلوم کرتے ہیں بسبب اعانت کرنے برودت بجار کے ہوا سے شمالی کو
لہذا اور شارح او پر قول ماق کے اس مقام میں کہ وستی کان البحر فی ناحیہ الجنوب کان ہوا بلکہ
اسحق کرتے ہیں لیکن حق یہ ہے کہ ان لوگوں نے مراد ماق کو معلوم نہیں کیا اور اپنے باریکی کو کام
اس حدق کے مطلع نہ سے اور وہ یہ ہے کہ ثابت ہو چکا ہے کہ فعل اور اثر حار کا نسبت بارہ کے
قدیمی زیادہ ہے پس باد جنوبی کہ حار ہی اگرچہ ہوا کے گذر کر کے اور اعتدالی قبول نہ کیا کہ ہوا
شہر میں پہنچتی ہی لیکن بہت ابھرا دیا سے اس ہوا میں ہمیشہ آتے ہیں اور ساتھ اس کے سبب
حرارت ذاتی کے بیچ ہوا سے اس شہر کے کہ سبب اختلاط انجمن کے غلط واقع ہوا ہی اور
تایثر سے عامی ہی لینے اثر کو خوب قبول نہیں کرتی تاثیر خوب بھی کرتی ہی اور اثر اس کا
کہ حرارت ہی بیچ ہوا سے مذکور کے سبب غلط قوام کے دیر تک رہتا ہی نہ یہ کہ فقط ہوا دریا
بیچ ہوا باد جنوب کے زیادہ کرنے والا گرمی کا ہوتا ہی اس واسطے کہ یہ یہی البطلان ہی لیکن دریا
کہ بیچ ناحیہ مشرقی کے ہو ترطیب کرتا ہی فقط اور غسری ترطیب کرتا ہی ساتھ تغلیظ کے
اگرچہ کہ پانی جس قدر لینے دیا ہے شوکہ یہ تحقیق نجف اور مدیس ہی پس ہوا کے موضع اس کے
مجاوری کی کسٹریج مرطب ہوگی کیسے کہ ہم کہ پانی دریا کا اگرچہ پس ہی اس واسطے کہ اجزا سے

اور شوئے تغیر کے طرف خدا سے مطلق کے دو دوا معتدل اور طرف دو اسے معتدل کے دوا
دوائی اور طرف غذا و دوائی کے دوا اور مطلق اور طرف غذا ہے مطلق کے دوا و اسے
طرف دو اسے سہی کے و سہم مطلق اور طرف سہم صرف کے یہ چھ قسم ہیں یعنی ہر ایک کا
کیا جاتا ہے ساتھ اوفاکدین کے اما غذا و المطلق فهو الذی یتغیر عن البدن لیکن غذا صرف نہیں ہو
کہ شان اسکی سے ہو کہ متغیر ہوتی ہے بدن سے یعنی تاثیر حرارت غیر مری بدن سے صورت غذا کی کو
خارج کر کے صورت خلطی کو قبول کرتی ہے بعد اتم کے صورت عضو کی کو ولا ینغیر اور تغیر نہیں کرتی
بدن کو وہ تغیر کہ مجری طبیعی سے خارج ہو و تشبیر اور مشابہ ہوتی ہے بدن سے یعنی بدل یا تحلیل اور ہلکا
ہوتی ہے مثال اسکی روٹی ہے اور گوشت اور سوا انکے اور تاثیر غذا سے مطلق کی ماکول ہو یا مشروب
فقط مادے سے ہوتی ہے اور جانین کہ مادہ حقیقت میں فاعل نہیں ہے اس واسطے کہ وہ قابل ہو لیکن
اس سبب سے کہ مادہ قبول کرتا ہے صورت عضو کو اور بدل ہوتا ہے عضو متحلل کا اور زیادہ کہ تراکب
عضو کو من مخرجین نسبت فعل کی طرف مادے کے کی ہے اور اسکا فاعل نام رکھنا بطریق مجاز کے
ورنہ حقیقت میں امور مذکورہ انفعال ہیں فعل نہیں ہیں کمالا یخفف مادہ اگر کہیں کہ
چیز اثر کرتی ہے مادے سے وہ کیفیت سے بھی اثر کرتی ہے یقیناً اس واسطے کہ جو غذا سے خون پیدا
ہو یا ہو مثلاً بالضرور بدن کو گرم کرے یا پس حصہ کرنا تاثیر غذا کا بیج مادے کے ثابت اور درجہ
جواب اسکا یہ ہے کہ حکم کرنا بتائے کیفیت کے اس سے مخصوص ہے کہ وہ چیز اور پر صورت نوعی اسکی
باقی رہا و رکون او فیسا و امیر طاری نہوا اور ساتھ اسکے تاثیر کرے بدن میں اور یہ بیج غذا سے مطلق کے
نہیں ہوتا اس واسطے کہ صورت کیلو سی جتنا کہ نہیں چھوٹی صورت خلطی کہ علت گرمی بدن الکی
پیدا نہیں ہوتی اور یہ تاثیر محض سے خارج ہے اور خون گرم زائد کہ گرم غذا سے پیدا ہوتا ہے
اور خون سرد کہ بار غذا سے پیدا ہوتا ہے اور کیفیت حار و بارد کو پیدا کرتے ہیں انکو بھی اسی
قیاس کریں کہ پیدا ہونا کیفیت کا اس حقیقت سے متغیر نہیں ہے و اما الدوا المعتدل فهو الذی
یتغیر عن البدن ولا ینغیر لیکن دوا سے معتدل نہیں وہ ہے کہ بعد ورود بدن کے متغیر ہو
حرارت بدن سے اور متغیر کرے بدن کو بالکل کما علی الاکثر یا تغیر متدبیر کرے کما علی البعض
ولا یتشبه به اور مشابہ بدن کے نہو یعنی جزو بدن کی نہوا و جانین کہ اویر دوا سے معتدل کے فقط دوائی

بدون قید و نظر معتدل کے اخلاق نہیں کرتے ہیں اور اگر کر میں مجاہد ہی اسی سبب سے اُس کی شکل کو
 کہ اوپر شکل کشتی کے بنایا ہو سفینہ سنگ کہتے ہیں ساتھ اضافت کے طوط پتھر کے اور کہ اسلاف
 سفینہ کا اُس سپر اطلاق نہیں کرتے اور نہ اطلاق کرنا لفظ اکیلی دوا کا بدون قید کے اوپر دوا سے
 معتدل کے اس واسطے ہی کہ دوا اُسکو کہتے ہیں کہ بعد ذکر و مدین کے کوئی اثر نہ پیداکرے
 زیادہ اُس پر کہ بدن کو تھما اور یہ معنی دوا سے معتدل میں مفقود ہے یہاں کہ معلوم ہو اُس میں جمع دوا
 معتدل ایک نام ہی وضع کیا ہوا ہے اُس چیز کے کہ حدیث اُسکی گذر گئی ہو اور وہ چیز نہ خدا سے
 مطاق ہی اور نہ دوا سے مطاق اور نہ خدا سے دوائی اور نہ دوا سے غذائی اور نہ دوا سے معنی اور نہ مطاق
 مثال دوا سے معتدل کی اور لازمہ دوا سے معتدل اور خدا سے مطاق کا وہ ہی کہ مثال اول اُنکے سے
 تہمت معتد بہ یعنی ایسا تہمت کہ ظاہر ہو جسمین واقع نہیں ہوتا ہی باوجود کثرت مقدار کے اور تکرار
 کھانکے اور اسی سے فرق کرتے ہیں انہیں اور اُس دوا میں کہ گرم یا سرد ہی درجہ اول بن مشلا
 ہیا کہ اس بحث کے آخرین پر بیان درمات کے کہا جاویگا واما الغذاء والدوائی فہو الذی یجوز
 عن البدن لیکن غذا سے دوائی پس وہ ہی کہ تغیر جو حرارت بدن سے بعد ورود کے اُس میں تغیر اور بدن
 متغیر کرے ویکون آخر شان تغیر و عن البدن لہو آخر امر اسکا یہ ہو کہ تغیر جو جادے بدن سے و تہمت یہ
 اور مشابہ ہو بدن کے یعنی جزو بدن کا ہو اور تاثر غذا سے دوائی کی مادے اور کیفیت سے
 ہوتی ہی معاً بسبب تاثر اس کے کہ مادے سے غذا کہنے ہیں اور بسبب تاثر کیفیت کے دوا
 شک نہیں ہی کہ وہ ساتھ اس امر کے کہ بدل یا تحلیل ہوتی ہی بدن میں ہی فصل کرتی ہی
 کیفیت سے مثال اُسکی کا ہو ہی اور ماہ الشیر اس واسطے کہ یہ دونوں غذا اعضاء کی ہوتی ہیں
 اور ساتھ اسکے تہمت بھی کرتے ہیں اس لیے کہ خون ان سے جو پیدا ہوتا ہی سرد اور تہمت نسبت آدمی کے
 اسی سبب سے تسکین سوزش بن کر کرتے ہیں فائدہ جو اثر کرتا ہی مادے اور کیفیت سے اگر تہمت کی
 غالب ہی اُسکو غذا سے دوائی کہتے ہیں اور اگر تاثر کیفیت کی غالب ہی اُسکو دوا سے غذائی
 کہتے ہیں اور انقلاب جو ہر غذا سے دوائی کا اور انقلاب اس کے موثر کا تھوڑے زمانے میں ہوتا ہی
 بسبب خلیہ غذائیت کے اس واسطے کہ غذا کی شان سے آسانی انقلاب جو ہر کا اور تحلیل جو ہر کا
 بخلاف دوا سے غذائی کے کہ بسبب خلیہ غذائیت کے انقلاب اور تحلیل آسانی میں نہیں

اور حقیقت میں یہ دونوں ایک ہیں مقوڑے تفاوت سے اسی واسطے کہ دونوں نے غذا سے
دوائی پر قصر کیا اور دوائی غذا میں کما انتباہ اگر کہیں کہ شک نہیں ہو کہ کما ہو مثلاً جب خون
ہوتا ہی صورت کا ہو کی متعلق ہوتی ہی اور حبب صورت نہ ہی کیفیت کہ تفتان صورت سے
حاصل ہوتی تھی کہ یہ تکررہ سکتی ہی اس واسطے کہ وجود معلول کا بدون علت کے محال ہی اور اس
تقدیر میں کہ خون حاصل ہوا کا ہو سے فرق نہ کیے اس خون سے کہ بیگن سے حاصل ہو
جو آب اسکا ہی کہ اجزائے دوائی پیچ غذا سے دوائی کے اپنی صورت پر باقی رہتے ہیں
یا وجود استحالہ کیلوس کے ساتھ اخلاط کے اور اسی سبب سے کیفیت اسکی بھی باقی ہو جس
خون کہ کما ہو سے پیدا ہوتا ہی لامحالہ طرف سردی کے مائل ہو گا اور خون بیگن کا مائل نہ ہو
ہو گا لیکن خون مذکور کہ مرکب ہی اجزائے دوائی سے جب وقت جرم عضو کا اجزائے دوائی کی کئی
شان سے نہ متاثر ہوتا ہی عضو سے اس طرح باقی رہتے ہیں اور عضو کے ملحق ہو سے
اور یہ التصاق مانند اس التصاق کے ہی کہ غذا عضو سے ملحق ہوتی ہی پیچ مرض تزلزل کے
نمایت یہ ہی کہ تزلزل میں علت تنگی ضعف قوت عضو کا ہی اور بیان ردی اور عاصی ہونا وادے کا
اور اس سبب سے کہ اجزائے مذکور بہت تخلیل میں باعث تہج کے نہیں ہوتے اور جواب
دوسرا یہ ہی کہ ہو سکتا ہی کہ باوجود بطلان صورت غذا سے دوائی کے کیفیت اسکی باقی رہے
پیچ خون کے اس واسطے کہ ثابت ہو اہی کہ پیچ مرکبات کے صورت تابع ہوتی ہی اور کیفیت قوت
پس بطلان صورت سے بطلان اسکی کیفیت کا نہیں ہوتا بخلات بسا اٹکے خیب کہ بحث کا بیان
بیان ہو چکا اور جو کہتے ہیں کہ وجود معلول کا بدون وجود علت کے محال ہی مراد اس سے ایجاد و
معاول بدون علت کے وجود میں نہیں آتا نہ یہ کہ بقا سے ہر علت کا واسطے بقا سے ہر معلول کے
شرط ہو مثلاً سنجار علت موجود کرنے سر پر کا ہی اور بقا سے سر پر کا اس پر موقوف نہیں ہو چکا
کہ صورت باطل ہو اور کیفیت اس کے مادہ مستحصلہ میں باقی ہو یا بجز ظاہر ہو کہ جو شخص کہ اغذیہ
لطیفہ کے کھانے کی عادت کرے اعضا اس کے نرم اور مست ہوتے ہیں اور جو شخص کہ اغذیہ
خلیفہ سے معذور ہو ایک اعضا سخت اور خلیہ ہو سے قہر میں اور یہ نہیں ہی مگر سبب باقی رہنے
کیفیت اغذیہ مذکور کے پیچ خون متعلقہ کے کہ لا یتغی واما لا یواہر اسلطان فوالذی یغیر عن البرکات

تیرہ دیکھن دواسے صرف پس وہ ہر کہ تغیر ہو حرارت بدن سے بعد وار د ہونے کے اور تغیر کرے
بدن کو اپنی کیفیت سے پس اگر گرم ہو کر گرمی پیدا کرے اور اگر سرد ہو جائے یا خشک سردی یا ترری
یا خشکی کو پیدا کرے یا مقدار شدت اور توت کیفیت کے ویکون تاخر شائد تغیرہ عن البدن اور ہوا
آخر کام ہر کام کہ تغیر ہو بدن سے اور باطل ہو جائے تغیر اسکا من غیر ان متشبہ بہ بدن اسکے کہ
مشابہ ہو بدن کے یعنی دواسے مطلق سے خون نہیں حاصل ہوتا جو تبدیل یا متحمل کا ہوشال اسکی
ہرچ اور واسطی وغیرہ بین فائدہ شائد قانون نکھتا ہر کہ ہرچ دواسے مطلق کے اور مطلق دواسے فرق
ہرچ اسے کہ اگر لفظ دوا کی فقط اطلاق کریں مطلق الدوار اس سے مفہوم ہوتا ہرچ اور داخل ہوا
اس میں دواسے غذائی اور دواسے سمی لیکن دواسے مطلق بسبب مقید ہونے لفظ دواسے کے ساتھ
لفظ مطلق کے مخصوص ہر ساتھ نئی مقید مذکور کے اور اس کے مفہوم میں دواسے غذائی اور دواسے
سمی داخل نہیں ہوتی اور لائق یہ ہر کہ دواسے معتدل ہیں ہرچ مطلق الدواسے داخل ہوا اور مانند دواسے
مطلق کے اکیلی ہو پس اسے لفظ فقط دوا کی اطلاق نہیں کرتے ہیں اور اگر اطلاق کریں مجاز ہوگا
جیسا کہ اس کے محل میں بیان ہو گیا اما الدوار اسی موالذی یغیر عن البدن وغیرہ ویکون کثرتہ
افساد البدن لیکن دواسے نہ ہر وار پس وہ ہر کہ تغیر ہو حرارت بدن سے بعد وار د ہونے کے
اور تغیر کرے بدن کو کیفیت سے اور ہوا آخر کام اسکا فاسد کرنا بدن کا اگر کھائی جاوے مقدار
شریت کے اور سائر اسکے مقربوں یا صالح نہو یعنی اس کے مصلح کے ساتھ نہ کھائی گئی ہو اور متقاد
بھی نہو شال اسکی انیون اور فریون اور مقبونیہ وغیرہ ہیں اور اسکو دواسے سمی اس سبب سے
کہتے ہیں کہ وہ مارنے والی ہر مانند زہر کے لیکن قتل اسکا کیفیت سے ہر اور قتل زہر کا صوت
نوعیہ سے ہر اور اس جگہ اعتراض کرتے ہیں کہ اطلبانے واسطے او یہ میمہ کے بھی اوزان مقرر کیئے
ہیں اور قیفا مقدار شریت معین اسکا ملک ہر واسطے کہ ہرچ چوتھے درجے کے ہیں اور حال یہ
کہ یہ امر یعنی قتل ذلیفہ اور طریقہ صناعۃ طب سے خارج ہرچ پس کیونکر درست ہو جواب اسکا یہ ہر
کہ ہرک کہ دواسے مذکور کا واسطے اس شخص کے ہر کہ خراج اسکا مشا کل اس دواسے ہو جیسے فریون
واسطے حرور کے اور کا فور واسطے مبرد کے اور اگر کہیں کہ اُس کے آدھا کہ مقرر کرنا آتنا کر کا اور مقدار کرنا
مقدار کا بنظر معتدل المزاج کے ہوتا ہرچ پس یہ توجیہ مادی نہیں آتی ہرچ ہم کہیں گے کہ تخمین کرنا اسکو نہ کھائی

تقیاس مسئلہ المزاج کے احوال کثری جزو نہ بعض مقدار شربت بہ نسبت ازینہ قوی اور ضعیف اور بولتی
 اور میان کول کے بھی کھا گیا جزو اور احتمال ہے کہ میں کرنا مقدار شربت کا بیج حق اوس شخص کے کہ جو تھے
 درجے میں ہوا ہی قبیل سے ہوا درجہ اولہ و دوملہ ہے کہ ہو سکتا ہے کہ قتل اوس درجہ سے کسی کی شان سے
 ہو کہ جو آخر جو تھے درجے میں ہوا اور مسئلہ ترکیب میں کم اوس سے ہو لیکن یہ جواب ضعیف ہے جواب
 با صواب یہ ہے کہ ہم نہیں مانتے ہیں اس امر کو کہ مقدار شربت کا صرف واسطے استعمال کے ہو یا ہر اس کو
 کہ ہو سکتا ہے کہ واسطے احتراز کے ہو اور معائنات طب میں حفاظت فکر کا استعمال کوئی چیز سے ہوتا ہے
 یا احتراز کرنا کوئی چیز سے پس احتمال ہے کہ مقدار کرنا شربت کا بیج ادویہ سب کے واسطے استمرار کے بیونہ
 واسطے استعمال کے اور اگر کہیں کہ ہم بیج ترکیب متقدمین کے پاتے ہیں کہ ادویہ مذکورہ کا تمام شربت
 واسطے استعمال کے لکھا ہے پس یہ توضیح بھی درست نہیں ہے ہم میں گے کہ ادویہ مذکورہ افسل ہے کہ
 ساتھ صلیغ کے ترکیب میں متصل ہوئی چون ادویہ سب کے بلکہ نہ ہر صرف ساتھ صلیغ کے استعمال کے بعد
 حکم از کا قایم نہیں رہتا ہے کہ لایختہ اور باغین کہ غیر ہمین متقدمین یا سب اطلاع کے اور پراہیت اشیا کے
 سب چیزوں کو کام میں لائے ہیں اور ضرر مسموم کا بعد استعمال کے نیراتیات غیرہ میں دفع کیا ہے اور
 بسبب استعمال اتفاقی کے بھی مطلب حاصل کیا ہے اور اس زمانے میں کہ مخالفت بیج بعض اشیا کے از
 ر و سے آثار کے خصوص ہوئی ہے تاثر زمانے سے ہے اور بعضی ہو سکتا ہے کہ خاصیت اور اثر بیج ہوا
 دوا کے منطبق لگی ہو مٹا اور حال یہ کہ وہ خاصیت یا اثر اوس دوا کے تازہ سے خاص ہو یا اثر اوس
 اوس اقلیم میں تصور ہو یا موقوف ہو یا پھر کہ اپنے معنی کے موقع سے استعمال کرے جیسا کہ اس قوم کا
 کتابوں سے ظاہر ہے لیکن اوزان کو بیج کتابوں سلف کے مضبوط کیے گئے ہیں شک نہیں ہے کہ
 تناول کرنا اوس کا خاص اوس زمانے سے ہے اس زمانے میں بیج خاصیت وہ مقدار استعمال کرنا
 اس واسطے کہ آدمی اگلے قوی القوی اور غلیظ الجذہ ہوتے تھے اور اختلاف اوزان شربت کا بیج
 حق ایک دوا کے پایا جاتا ہے بھی اسی سے دریافت کریں کہ احوال معتدل غلو نون کا بھی مفکف
 ہوتا ہے و معتدل المزاج کہ جزہ بزرگ رکھتا ہے قیاس اوس کا ساتھ معتدل المزاج منغیر الجذہ کے موافق
 نہ آویگا فانہ و الماسم المطلق فعول لا یغیر عن البدن و یفسد لیکن نہ ہر صرف پس ذہ ہے کہ متغیر منہ
 حرارت بدن سے یقیناً اور فاسد کرے بدن آدمی کو یا نہی صورت نوعیہ سے بشرط عدم المصلح

جوازین ہر نہ
 مطلب بیج بیج
 استعمال سے ہوتے
 ہیں کو سبب

اور مات کے در نہ مشہور ہر مصرع کار شکر یکین چون زہر عادت یشو و یشمال سم مطلق کی غیش
ہر اور انداز سکے اور قید بدن انسان کی اس سہمب سے پہننے کی ہر کہ اپنے زہر نسبت بعض حیوانوں
کے نڈا بر مانند غیش کے واسطے جو ہر کے اور یہ ساقط ہر اعتبار سے اس واسطے کہ ہمارا کلام انسان میں
ہر نہ غیر انسان میں اور گمان نہ کہ مراد عدم تغیر سم کا بدن سے نہ گرم ہونا اور سکا ہر بیج بدن کے سبب نعل
حرارت غریزی کے اور سمیں اس واسطے کہ اکثر زہر اوس قیدل سے ہیں کہ جب تک بیج بدن کے حرارت
مریزی سے گرم نہیں ہوتی تا یہ نہیں کرتی پس مراد عدم تغیر سے یہ ہر کہ صورت طبیعی اور کسی تغیر
نہیں ہوتی ہر لیکن بعض زہر اس قیدل سے ہیں کہ بدن گرم ہونے کے عمل کرتے ہیں بجز
وارد ہونے کے بدن پر بلکہ بجز دلو کے مانند ہلا ہل کے اور بعض بجز دیکھنے کے مہیا کہ بیج باب
حیات کے حکایت کیا گیا ہر خاکہ و اگر کہیں کہ بیج عدم کے انسان بدن کا مضبوط ہر اور مالی یہ کہ
بعض بجز ہیں اوس سے اصلاح ظاہر ہوتی ہر مہیا کہ حکایت کیا گیا ہر کہ ایک شخص کو انیون دی تھی
پہچھے اوس کے سانپ نے اوس کو کاٹا سانپ کے زہر نے ہلاک انیون سے نجات دی اور اسی طرح
قترنی نے لقل کیا کہ جگو سر سام گرم تھا اس در میان بچو نے کاٹا فوراً فاقہ ظاہر ہوا اور اسی طرح
سہرہ کو نیش کھلایا تھا بر اوس کا دور ہو گیا پس تعریف زہر کی منتقن ہوئی جواب اور سکا یہ
ہر کہ فساد سم کا بدن کو شتر ط کیا گیا ہر موت شتر طوں سے مانند عادت ہونے کے اور نہ اصلاح
کرنے کے اور سوا ان کے پس فساد میں بھی مالی ہونا فساد اور مخالف کا قبل استعمال کے شرط ہو
اس واسطے کہ اگر پہلے کوئی امر ملک کہ مراد اوس زہر کے ہر ظاہر ہوا ہو اور پہچھے اوس کے استعمال سم کا
ہر پس ہو مکتا ہر کہ سم نہ کو نسبت نہ دیت کے رفع تکلیف اوس امر ملک کی کرے اور اصلاح
بدن کی سم سے بالعرض ظاہر ہونے بالذات اور ہمارا کلام آثار ذاتی میں ہر نہ بالعرض میں اور سم
الذات مقصد ہر اصلاح مالی اعتبار بیان کیفیت تاثیر و شرات ماکولہ اور شد و ہر کا مضامین ہر
پوشیدہ زہر کہ جو پیر تا کو ل ہو یا مشروب چشم ہر اور ہر ایک جسم مرکب ہر مادہ اور صورت
سے اور کیفیات اوس میں لازم ہیں اس واسطے کہ مادہ اور صورت جو ہر ہیں اور کیفیات اعراض اور
بعض کیفیات صورت سے علاقہ رکھتے ہیں مانند حرارت کے ماکولہ اور بعض مادہ سے علاقہ
رکھتے ہیں مانند ہر موت کے ماکولہ اور یہ مقدمہ بیج بحث ارکان کے مفصل گذر چکا ہر بالکل تاثیر ہر

ذکر کی سچ آدمی کے تصور سے ہر مادہ ہے یا کیفیت سے یا صورت اور مادے سے یا صورت اور کیفیت سے یا مادے اور کیفیت سے یا تینوں سے یعنی صورت اور مادہ اور کیفیت سے اور قشری نے بیج شج کے لکھا ہے کہ میرے نزدیک حق یہ ہے کہ فعل ادویہ کا سبب صورت نوعیہ سے ہے مگر جس کا فعل بجز صورت کے یعنی ایسی صورت سے ہے اور اس کو فاعل بجا کہ جو ہر کثتہ بین اور جہاں فعل بواسطہ کیفیت کے ہے اور اس کو فاعل کیفیت کہتے ہیں اور منوع نہیں ہے کہ فاعل اس صورت فاعل کیفیت بھی ہے لیکن فعل اس کے غیر اس کے فعل کے ہر لفظ کے جیسے تمہیں اس سال کرتی ہے صورت سے اور تینوں کرتی ہے کیفیت ہمارے سے لیکن فعل یادہ خاص ساتھ خدا کے ہر خداے مطلق ہو یا خداے دوئی اور تینوں ہر ایک کی آتی ہیں جان تو کہ اگر تاثر یہ کیفیت سے ہے اور اسے مطلق کہتے ہیں نظیر اس کی سو تھم ہے اور اگر اسے فقط سے ہے خداے مطلق کہتے ہیں مثال اس کی گوشت اور گیسوں اور اگر فقط صورت نوعیہ سے ہے ذوالخاصیت کہتے ہیں اور یہ دو قسم ہے ایک وہ کہ موافق خواجہ انسانی کے اور مدگار حیات کی ہو پس اگر وہ چیز مفرد ہے تو ضرور کہتے ہیں نظیر اس کی جو التیس ہے اور اگر وہ چیز مرکب ہے تو تریاق کہتے ہیں مثال اس کی تریاق کبیر ہے اور دوسرے وہ کہ مفاد اور مخالفت خلق کے ہے اور دوسرے بدن کی اس کو ہم مطلق کہتے ہیں مثال اس کی اقسام سموم کے ہیں جانا پانیہ کہ تاثر سموم کی ہے بدن کے پیدا کرنا سمیت کا کہ پہلا اس کا قتل اور بولت ہے کہ ایسی خاصیت نوعیہ سے ہے کہ فعل اس کی کیفیت سے ساتھ اس کے کوئی سم فاعلی کیفیت سے نہیں ہے اس واسطے کہ وہ جسم ہے اور جسم کو کیفیات لازم ہیں کما اور دلیل اس امر یہ کہ تاثر سم کی از رو سے قتل کے صورت نوعیہ سے ہے اور اس کی کیفیت سے یہ ہے کہ بیشک فعل نار کا اور حرارت اس کی قوی زیادہ ہے مرکبات ہارہ سے بین اس واسطے کہ نار ہیٹ ہے اور قوت ہیٹ کی قوی ہوتی ہے اور اس واسطے کہ دیکھا جاتا ہے کہ شربت مخلیف شرب سموم کی بہت درجے قوی زیادہ ہے آگ کے جلنے سے بڑیا کہ کہا گیا ہے کہ ہیٹ نہر بجز دیکھنے کے قتل کرتے ہیں اور بعض بجز دیکھنے کے اور اسحاق نار کا اگر یہ عام ہو اس مرتبہ کو نہیں پہنچتا ہے اور بعضی ملاقات اس کی ایک موضع کے بدن سے تمام بدن میں حرقت اور شربت کو نہیں پہنچاتی ہے بلکہ اس سم خارجی کے اندر سے سانپ اور لدع عقرب کے کہ خوراک تمام بدن میں شربت ہوتا ہے اور بھی دیکھا جاتا ہے کہ گرم چیز کے تناول سے بعض عظیم ہوتی ہے اور گرمی طمس میں قتل ہوتا ہے

اور فوائد مسوح کے کہ نہیں بعینہ اور سردی ہمس کی او کو لازم ہر پس ان سب باتوں سے ثابت ہوا
 کہ فعل سم کا خاصیت سے ہر کیفیت سے او پر سوم مشہور ہو کہ او پر سم سبع اقامی وغیرہ کے قیاس
 کریں اور دبا بین کہ فریون اور سم نعی کا اور سم عقرب چارہ کا گرم ہیں اور افیون اور سم عقرب غیر چارہ
 یا رو ہیں اور ان مقام میں اقل ترن کرتے ہیں کہ جو ثابت ہو کہ کوئی جسم کیفیت فاعلیہ سے خالی نہیں
 ہر او کیفیت فاعلیہ قلیتاً فاعلی ہر پس نسبت فعل کی نسبت بعض اشیاء کے جیسا کہ گذرا ہر کہ مجبور
 صورت کے عمل کرتے ہیں ہر جو جواب او کا یہ ہر کہ ہر چیز سے فعل مستند ہر مقبوع ہوتا ہر اور نسبت
 فعل کی طرف اشیاء کے اوسی نظر سے کرتے ہیں گرمی اور سردی کہ بیچ بعضی دواؤں کو دوا کا کیفیت
 کہ ہر جو لائق اعتبار کے نہیں ہر اس واسطے کہ عریہ او ہر کے فعل سے مہی ہر کہ خاصیت معنی صورت
 نوعیت سے متعلق ہر مثلاً قتل کہ سم نفس کی شان سے ہر متعدد اسکے دوسرے وہی قتل ہر اور آثار
 و سکی کیفیات کے اعتبار سے ساتھ ہیں لیکن ہو سکتا ہر کہ بعض اشیاء سے آثار نفس صورت
 کے ساتھ آثار نفس کیفیت کے ٹوٹا ہوں اور اخلاقیات میں اسکے فعل کو دونوں چیز سے منسوب کرتے
 ہیں جیسا کہ آگے بیان ہوتا ہر اور اکثر تاثیر مادی اور کیفیت سے ہر غذائے دوائی یا دوائے
 غذائی کہتے ہیں نظیر اسکا کہ ہر ہر اور اگر کیفیت اور صورت سے ہر دوائے دوائی صیت کہتے
 ہیں مثلاً و سکی کاسنی ہر اس واسطے کہ وہ شدید الہر ورت ہر اور ساتھ اسکے تفتیح سدون کی کرتی ہر
 اور تفتیح شمر بارد سے نہیں ہوتی مگر خاصیت سے اس واسطے کہ تفتیح او سکی طبیعت کا مقتضی نہیں
 ہر اور اسی سبب سے ہر کہ کاسنی بیماریوں سرد ہر میں نفع کرتی ہر اور اگر تاثیر مادی اور
 صورت سے ہر غذائے دوائی صیت کہتے ہیں مثلاً و سکی گھی ہر اس واسطے کہ وہ باوجود غذیہ
 کے مقابلہ کرتا ہر ہر دن سے خصوصاً گھی گائے کا اور اگر تاثیر مادی اور کیفیت اور صورت
 سے ہر غذائے دوائی دوائی صیت کہتے ہیں مثلاً و سکی سیب ہر اس واسطے کہ وہ بدن کو
 غذا و تیار اور تہرید بھی کرتا ہر اور ساتھ اسکے مخرج دل ہر دوائی صیت مکتہ شرح کلیات میں لکھا ہر
 کہ ان تہریدوں پر دوا مخرج وارد ہوتے ہیں ایک یہ کہ غذائے مطلق جو وقت بانفعل گرم ہو یا سرد
 بدن کو گرم کرے یا سرد پس اس تقدیر پر لازم آتا ہر کہ او کو غذا نہ کہیں اس واسطے کہ بیچ تہرید غذائے
 لایعیر لیدن منبہ کیا گیا ہر اور غذائے دوائی بھی نہ کہیں اس واسطے کہ بیچ او سکی تعریف کے تقدیر

بدن سے شراب کی طرح نہیں چلیے کہ وہ غذا نہ غذا سے مطلق ہو نہ غذا سے دوانی اور یہ خلاف مقروض
 ہو مقروض ثانی یہ کہ انسانہ نام کا بدن کو یہ بھی ہو اور سارا اسکے وہ بدن سے متغیر و متوقف پس چاہیے کہ نہ
 بیچ تعریف ہم سم کے داخل ہو و حال خلاف اسکے ہی جواب یہ ہو کہ جو کچھ بیچ اس بحث کے تاثیر و اثرات
 سے مذکور ہو یا جو اس نظریہ سے ہو کہ موثر بالقوہ اثر کرے بعد و رد کے معدے میں پس جو غذا کہ
 بالفعل معدے میں اثر کرے اور موثر است فیرا کو اخرج ہمارے کلام سے بین اور لائق اعتبار کے
 نہیں اما الادویۃ قدر جاتہ ارباقہ لیکن ادوایں ایس درجے اوٹکے پر بین جو مانتین بیان تاثیر و اذکار
 سے خارج ہو اور تقسیم سے کہ مراتب خوش او پر خارج اعتدال مقروض سے ہی شروع کیا اور تہ الاط
 انیکون فصل المشتدول کیفیۃ خطایہ مخصوص درجہ پہلا وہ ہو کہ جو غیر کھائی جاتی ہو اور تاثیر کرتی؟
 کیفیت سے اثر اوس کا فصل نامحسوس ہو یعنی وہ اثر کہ اوسکی کیفیت سے ظاہر ہو بدن میں محسوس
 شو مثل ان یمن ویرد یسینا اور تبرید الاکیس یہ مانند اسکے کہ گرم کرے یا سرد کرے ایسی گرمی یا
 سردی سے کہ معلوم نہیں ہوتی تاویر یہ مقدمہ ساتھ نسبت فوائد کے بن ترجمہ کلام تان کے مفصل ہے
 کہین گے الذیذہ القانیۃ انیکون بالفعل اقویٰ من ذلک درجہ دوم یہ ہو کہ فصل اوسکا قوی زیادہ
 پہلے سے ہو یعنی اثر اوس کا محسوس ہو لیکن لا یبلغ الے ان یفسد بالاعمال ضرر انیا لیکن نہ پہونچے
 اثر اوسکا اس منکک کہ ضرر کرے اعمال میں ضرر ظاہر والد ذریۃ الثانیۃ انیکون جہلما یوجب بالکون
 ضرر انیا درجہ غیر یہ ہو کہ اثر واکلا اسطورہ ہو کہ واجب کرے بقضاء ذات اپنی کے ضرر ظاہر
 وکن لا یبلغ ان یفسد لیکن نہ پہونچے ضرر اوسکا اس منکک کہ ہلاک کیے سے یا تباہ کرے بدن کو
 والد ذریۃ الثالثۃ انیکون فاعلا یت یبلغ ان یہلاک فہو جو متھا وہ ہو کہ ہو فصل اور اثر واکلا اسوجہ ہو کہ
 پہونچے اس منکک کہ ہلاک کرے کھانے دانے کو یا تباہ کرے بدن کو اور بعض نسخہ میں
 ہلاک و فسادات ہو و ذریۃ الرابعۃ انیکون فاعلا یت یبلغ ان یہلاک فہو جو متھا وہ ہو کہ ہو فصل اور اثر واکلا اسوجہ ہو کہ
 بکے اثر تباہ ہو و ذریۃ الخامسۃ انیکون فاعلا یت یبلغ ان یہلاک فہو جو متھا وہ ہو کہ ہو فصل اور اثر واکلا اسوجہ ہو کہ
 جیسا کہ کہا جاتا ہو فائدہ و ج تباہ بعض الفاظ کے کہ اس بحث میں واقع ہیں امد فائدہ ہو واکلا اسوجہ ہو کہ
 نہیں جو اول اس مقدمہ کے مفصل کنا چاہیے جانیں کہ جو واکلا اسوجہ متبادل المزاج کھاتا ہو وہ دوم
 سے باہر نہیں کر پاہے اگر کہی ہو بدن میں ایسی کیفیت کہ وہ راہ ہو اس کیفیت پر کہ بدن میں حق نیک

بہر
 فصل
 درجہ
 اول

پیدا کرتی ہو اگر کسی کیفیت پیدا نہیں کرتی ہو اور اسکو معتدل کہتے ہیں اور اگر کرتی ہو اور اسکو خارج
اعتدال سے کہتے ہیں اور ہر ایک اول سے دو قسم میں بیان کیجاتی ہو اور بالفضل فائدہ قیود کا دریافت
کریں پوشیدہ نہ ہو کر دوا بمطالع الطبا کے وہ ہو کہ جو مادہ اسکا ففضل ہو ضرارت بدن سے ظاہر ہو
اوس سے ایک اثر بیخ بدن کے خواہ اثر مستند بہ ہو اور خواہ موافق بدن کے ہو یا مخالف اوسکے اور
مبطل ہو کر نہ ہو شاہ بدن کے نوزاتان دوا سے ہر پست جو کما ہو معتدل ہونا یا خارج ہونا اعتدال
سے دواؤن سے خاص ہو گا، اطلاقی اونکا اور پرا دویہ کے حقیقہ اور غیر دوا پر مجازا ہو گا اور قید کھانے
کی اس نسبت سے کی گئی ہو کہ تحقق در جون کا بسبب استعمال دواؤن کے خارج بدن پر نہیں
ہو سکتا ہو اور قید تناول آدمی کی اس واسطے ہو کہ منصب طبیب کا بیان کرنا حال آدمی کا تو نہ غیر
آدمی کا اور بھی امتحان آدمی میں محصور ہونا ممکن تھا کہ ایک دیگر کیفیات متضادہ سے موصوف
ہوئی اس واسطے کہ بہت ایسی چیزیں ہیں کہ گرم ہیں مثلاً نسبت بدن آدمی کے اور جو نسبت نیلے
صوان کے کہ گرم زیادہ ہو تپا س کرتے ہیں سرد ہیں جیسے ریوند کہ نسبت گھوڑے کے سرد ہو
اور نسبت آدمی کے گرم اور قید آدمی معتدل کی اس سبب سے کہ ہر کہ غیر معتدل لائق امتحان آثار
کے نہیں ہوتا ہر اس واسطے کہ دوائے معتدل تپا س محروم کے سرد ہوتی ہو اور تپا س مبرد کے
گرم اور اسی طرح قلیل الحار ت محروم کہ گرم زیادہ معلوم ہوتی ہو اور قلیل البرد ت مبرد کہ سرد
زیادہ معلوم ہوتی ہو پس جب تک کہ مزاج معتدل نہ ہو آثار مشیا خوب تحقق نہونگے اور قید
احوال کیفیت کی اس سبب سے ہوتی کہ جو آثار کہ ناد سے یا صورت نوعیہ سے ہوتے ہیں اس
بیت سے خارج ہوں اس واسطے کہ تقریر درجات کا خاص واسطے آثار کیفیات کے ہو اور چاہیے کہ
جواب ایک قسم معتدل کی اور خارج اعتدال کی کہیں قسم بیخ دوا سے معتدل کے اور معنی اوسکے
معلوم ہو چکے ہیں اور مقصود معتدل فرضی ہو اس واسطے کہ معتدل حقیقی کا وجود نہیں ہو سکتا ہر کمالا تحفہ
اور اس جگہ اعتراض کرتے ہیں کہ تمہارے کلام سے مستفاد ہوتا ہو کہ دوا وہ ہو کہ اندر کر سے بیخ
بدن کے اور بیخ تعریف دوا سے معتدل کے عدم تاثیر معتبر ہوتی ہو پس لازم آتا ہو کہ اسکو دوا نہ
کہیں یا تعریف دوا کی ناقص جانیں اور دونوں باتیں باطل ہیں جواب اسکا یہ ہو کہ دوائے معتدل
تاثیر سے خالی نہیں ہو اور دلیل اوپر موعنے اثر کی اوس میں یہ ہو کہ بیخ بدن محروم صحیح کے سردی

کرتی ہر اور بیچ بدن بہر و صحت کے گرتی جیسا اوپر گذر چکا ہر اور شک نہیں ہر کہ نخیان اور ہر بنیہ
 میں جنہو پر کہ بیون اور جس میں کہ ہون چو پختہ تاثیر کا کوئی چیزت کہ کیفیت سے جو بیچ
 ہونے اور اس سے کہ دو کیفیت کرتی ہر لیکن تاثیر کہ بیچ تعریف دو اسے معتدل کے مذکور ہر
 ہر اور اس سے یہ ہر کہ تاثیر معتدل کہ ابدان معتدل میں محسوس ہو سکتی ہر نہ کہ بیچ ہر کہ یہ
 افراسی اس تقدیر ہر ہر کہ دو کو علم کہیں اور دو اسے معتدل کو ناسی جیسا کہ اسے بعض ہر کہ
 لیکن اگر اس کو مقیم اسکا باطن جیسا کہ یہ اسے اکثر کما کی ہر کوئی افراسی وارہ و عین ہوتی ہر اور
 بیچ ہر دو اسے معتدل کے گذر ہر کہ لفظ و اول کی لفظ اور ہر دو اسے معتدل کے اطلاق نہیں
 کرتے ہر کہ تا قسم دوم ہر بیچ دو اسے خارج اعتدال کے عام ہر کہ خارج ایک کیفیت میں
 جیسے گرمی یا سردی یا ترسی یا خشکی یا دو کیفیت میں جیسے گرمی و ترسی یا گرمی و خشکی یا سردی
 و خشکی اور اس سبب سے کہ اجتماع کیفیات متضادہ بیچ دو اسے غرض کے ایک سمت سے منع ہر اور
 دو خارج اعتدال ان تمام قسموں سے خارج ہوگی اور قید دو اسے مضر کی اور مضر کرنا منع اقلہ کیفیت
 متضادہ کا ایک سمت سے اس سبب سے کہ ہر کہ تو دو اسے مرکب عمومی ہر متضادہ و تقویٰ سبب
 میں بعض نہ کرے اور بیان ان دونوں لفظ کا ساتھ بیان لفظ متضادہ القوت کے بعد ذکر در بیان
 کے کہا جائے ہر اور تا حد وہ کہ کما کما کہ ہر کہ جو گرم و تر ہر حرارت اسکی وجہ اول سے جہاز میں
 اس سے کہ اگر گرمی زیادہ ہوئی رطوبت کو فنا کرتی اسی سبب سے کہ جو دوسرے درجے میں با
 اس سے اوپر گرم ہر ہوگی کہ خشک اور خشکی اسکی بھی اسی درجے میں ہوگی یا اس سے
 نیچے یا اس سے زیادہ لیکن جو درجے جو تھے میں گرم ہر خشکی اسکی بھی جو تھے درجے میں تر ہر
 درجے ہر اور رطوبت غریبہ کا ساتھ ہر موت مزیزی کے بل متضادہ سے نہیں ہر سبب غما ہر شیت
 کے اب سلوک کریں کہ دو اموال کثرت اور قلت فروں کے مرتبہ اعتدال سے پار ہر تیار سے یا ہر
 نہیں ہر ایک وہ کہ نہ ہر ایک درجے میں ہو یعنی ہم فرض کریں کہ ایک واکو کہ ایک ہر اور
 اس میں سرد اور دھندلہ گرم چن شہا پس وہ وہ ایک درجے میں خارج ہوگی اور قہر ہر
 اعتدال کے ہر دوسرے درجے میں خارج ہو یعنی ایک چیز دوسرے درجے میں جب نہ ہوگی ہر
 قہر اور کہ تین درجے میں خارج ہو یعنی ایک ہر دوسرے درجے میں جب نہ ہوگی ہر اور چار ہر دوسرے درجے میں جب نہ ہوگی

چوتھا درجہ چار درجے میں خارج ہو بیف ایک جزو سرد اور پانچ جزو گرم ہوں اور یہ دو اعضاء متبادل
 سے بہت بعید ہوں اور چاروں صورت میں ایک جزو ساہرا ایک جزو گرم کے مقابلہ کرتا ہوا اور بقدر کہ جزو
 گرم زیادہ ہوتے ہیں دو اکو اسی قدر سے موصوف کرتے ہیں اور ہر درجہ ایک نشان رکھتا ہے لیکن نشان
 ہوا کا درجہ پہلے میں یہ کہ جو واسکو مقدر المزاج او مقدر کہ مستعمل اعضاء میں واسطہ حصول اعضاء
 کے استعمال کرتے ہو وہ دوا اسکے بدن میں کیفیت غیر محسوس پیدا کرے اور دلیل اوپر وہ جو کیفیت
 محسوس کیے یہ کہ جو مقدار شربت سے کما دیں یا کما کر کما دیں وہ کیفیت ظاہر ہوتی ہے اس واسطے کہ اگر
 دوا اس کیفیت کو پیدا کرے تو وقت کثرت کے وہ کیفیت کیوں ظاہر ہوتی ہے اور اسی سے
 فقر کرتے ہیں بیچ مقدر اور بیچ اس دوا کے کہ جو پہلے درجے میں اس واسطے کہ جو مقدر ہے جزو سرد واسکو
 مقدار شربت سے زیادہ کما دیں ہرگز اس سے کوئی کیفیت کیفیات اربعہ سے ظاہر نہ ہوگی بخلاف
 دوا سے درجہ پہلے کے اور اگر کہیں کہ بعضی جزو میں مثلاً گرم ہیں پہلے درجے میں مانند اسطوخودوس کے اور
 بعضی کما نا شربت میں اس واسطے کہ کثرت استعمال کے کیفیت محسوس پیدا کرے ہوا اور افعال میں بغیر
 لانا ہر پس تعریف درجہ پہلے کی غراب ہوئی ہم کہتے ہیں کہ جواب اس اعضاء کا بیچ میان درجے دو درجہ
 کہیں گے اور نشان ہونے دوا کا بیچ درجہ درجہ کے یہ کہ تناول اس کے شربت سے کیفیت لاندہ
 محسوس ہو لیکن افعال بنی گو کہ حیوانی اور طبیعی اور نفسانی میں ضرر نہ کرے ضرر ظاہر یعنی اگرچہ حقیقت
 میں خالی ضرر سے نہیں ہوتے لیکن ضرر اسکا ظاہر نہیں ہوتا ہرگز مگر یہ کہ مقدار شربت سے زیادہ کما دیں اور
 اسی سے استدلال کرتے ہیں اوپر خالی چھوٹے کے انبار سے اور اس بجائے اعضاء کرتے ہیں کہ بعضی جزو میں گرم
 ہیں مثلاً دوسرے درجے میں مانند تربد اور محمودہ اور نیم منطل کے اور بہت اتفاق ہوتا ہے کہ اس کے مقدار
 شربت کے استعمال سے اسماں بافراط ہوتے ہیں اور بغیر حرجی طبیعی میں اوپر افعال میں ظاہر ہوتا ہے
 افعال ہر پس تعریف تمام نمونی جواب اسکا یہ کہ جو ضرر بسبب اسماں غرض کے ہوتا ہے بسبب حرارت دوا کے
 نہیں ہر ملک اسکا استعمال سے ہوا وہ امر عارضی ہوا اور لاندہ جزو پر کیفیات ذاتی کے اور مواد عدم فرار سے
 انعطافات کے ہر قطع نظر عارضی سے پس اعضاء وارد ہونا کا وہ تباب و وسر یہ کہ کہ بدن میں مواد مودسی
 کا بن اور چھپے ہے جو اور نہ مذکورہ کما لی گئیں مادے مذکورہ کو سائل کر دیتی ہیں بسبب حرارت کے اور بسبب
 سیلان مادے مستکنہ کے ضرر فعل میں ظاہر ہوتا ہے اور یہ بھی بحث سے خارج ہے اس واسطے کہ سیلان امر عرضی

گرتی ہزار ہا بیچ ہون نہر و صبح کے گرمی جیسا اوپر گزر چکا ہے اور خشک زمین ہر کہ زمین اور تیر ہون
 میں چل پور پر کہ ہون اور جس بدن میں کہ ہون پہونچنا تاثیر کا کوئی چیزت کہ کیفیت سے ہون
 ہونے اوس شے کے دو اکیثت کرتی ہر لیکن تاثیر کہ ہر تعریف دو اسے اعتدال کے مذکور
 مراد اوس سے یہ ہر کہ تاثیر معتد بہ کہ ابدان معتدل میں موسوس ہو سکتی ہر کہ پوسیدہ تر ہر کہ
 اقرض اوس تقدیر پر ذکر دو کو عام کہ زمین اور دو اسے معتدل کو فاس جیسا کہ اسے بعض حکام
 لیکن اگر اوسکو تیسرا سکا بانیں جیسا کہ یہ اسے اکثر حکام کی ہر کوئی اقرض وار زمین ہوتی ہ
 بیچ بحث دو اسے معتدل کے گزرا ہر کہ لفظ دلال کی فقط اوپر دو اسے معتدل کے اطلاق
 کرتے مگر حجاز قسم دوسری بیچ دو اسے خارج اعتدال کے عام ہر کہ حسب بیچ ایک کیفیت یہ
 جیسے گرمی یا سردی یا تری یا خشکی یا دو کیفیت میں جیسے گرمی و تری یا گرمی و خشکی یا سردی
 و خشکی اور اس سبب سے اربعہ کیفیات متضاد ہر کہ بیچ دو اسے مفرد کے ایک جہت سے منع ہ
 دو خارج اعتدال ان تمامہ قسموں سے خارج ہونگی اور قید دو اسے مفرد کی اور ہر کہ مانع اجتماع ہر
 متضادہ کا ایک جہت سے اس سبب سے کی ہر کہ تو دو اسے ہر کہ التعمی اور تضاد التعمی
 میں نقص نہ کرے اور بیان ان دونوں لفظ کا ساتھ بیان لفظ تنواری التوت کے بعد ذکر درجہ
 کے کہا جاتا ہر کہ قاعدہ کلیہ کا کہ یہ ہر کہ جو گرم و تر ہر کہ حرارت اوسکی درجہ اول سے تجاوز نہیں
 اسو سے کہ اگر گرمی زیادہ ہوئی رطوبت کو فنا کرتی اسی سبب سے کہ جو دوسرے درجے میں
 اس سے اوپر گرم ہر کہ ہونگی مگر خشک اور خشکی اوسکی بھی اوسی درجے میں ہوگی یا اوس
 نیچے یا اوس سے زیادہ لیکن جو درجے جو تھے میں گرم ہر کہ خشکی اوسکی بھی جو تھے درجے میں ہر کہ
 اور جمع ہونا رطوبت غریبہ کا ساتھ ہر کہ سوست غریزی کے جملہ اعداد سے نہیں ہر کہ سبب اختلاف
 کے اب معلوم کریں کہ دو اسوائی کثرت اور قلت فروج کے مرتبہ اعتدال سے پارا قیاس سے با
 زمین ہر کہ ایک وہ کہ سردی و ج ایک درجے میں ہو یعنی ہم فرض کریں کہ ایک دو کو کہ ایک
 اوس میں سرد اور دو جزو گرم ہیں مثلاً پس وہ دو ایک درجے میں خارج ہوگی اور قریب
 اعتدال کے ہر دوسرہ کہ دو درجے میں خارج ہو یعنی ایک جزو سرد اور تین جزو گرم
 قریبہ کہ تین درجے میں خارج ہو یعنی ایک جزو سرد و دو اور چار جزو گرم ہوں

جو تھادہ کہ چار درجے میں خارج ہو یعنی ایک جزو سرد اور پانچ جزو گرم ہوں اور یہ دو اقسام اعتدال سے بہت بعید ہوں اور چاروں صورت میں ایک جزو ساڑھے ایک جزو گرم کے مقابلہ کرتا ہوں اور اس عقیدہ کہ جزو گرم زیادہ ہوتے ہیں دو اکو اسی قدر سے موصوف کہتے ہیں اور ہر درجہ ایک نشان رکھتا ہے کہ کین نشان مرد کا درجہ پہلے میں ہے کہ جو اس کو معتدل المزاج اور معتدل کہ مستعمل ہر عادت میں واسطے حصول غرض اسے استعمال کرے وہ دو ادا اسکے بدن میں کیفیت غیر محسوس پیدا کرے اور دلیل اوپر وہ جو کیفیت نامحسوس کے یہ کہ جو مقدار شربت سے کھا دین یا پھر رکھا دین وہ کیفیت ظاہر ہوتی ہے اس واسطے اگر وہ دو ادا اس کیفیت کو پیدا کرے کہ وقت کثرت کے وہ کیفیت کیوں ظاہر ہوتی ہے اور اسی سے فرق کرتے ہیں پنج معتدل اور پنج اوس دو اسکے کہ جو پہلے درجے میں ہوں اس واسطے کہ جزو معتدل ہر جزو اسکو مقدار شربت سے زیادہ کھا دین ہرگز اس سے کوئی کیفیت کیفیات اربعہ سے ظاہر نہ ہوگی بخلاف دو اسے درجہ پہلے کے اور اگر کمین کہ بعضی جزو میں مثلاً گرم ہیں پہلے درجے میں مانند اسطوخودوس کے اور کبھی کھانا شربت میں اس کا سبب کثرت انہماک کے کیفیت محسوس پیدا کرتا ہے اور افعال میں تغیر آتا ہے پس تعریف درجہ پہلے کی غریب ہوئی ہم کہتے ہیں کہ جواب اس اقرارض کا سچ بیان درجہ دوسرے کہین کے اور نشان ہونے دو کا سچ درجہ دوسرے کے یہ کہ تناول ادا کے شربت سے کیفیت رائے محسوس ہو لیکن افعال بدنی کو کہ حیوانی اور طبعی اور نفسانی میں ضرر نہ کرے ضرر ظاہر نہیں اگر یہ حقیقت میں غالی ضرر سے نہیں ہوتے لیکن ضرر اس کا ظاہر نہیں ہوتا ہے مگر یہ کہ مقدار شربت سے زیادہ کھا دین اور اسی سے استدلال کرتے ہیں اور بدنی غالی ہونے کے اثرات سے اور اس کا اقرارض کرتے ہیں کہ بعضی جزو گرم ہیں مثلاً دوسرے درجے میں مانند تربہ اور نمودہ اور تخم منطل کے اور بہت اتفاق ہوتا ہے کہ ادا کے مقدار شربت کا استعمال سے اس سال بافراط ہوتے ہیں اور تغیر عمری بعضی میں اور ضرر افعال میں ظاہر ہوتا ہے اور افعال پس تعریف تمام نمونی جواب اس کا یہ کہ جو ضرر بسبب اس سال غلط کے ہوتا ہے بسبب حرارت دو اس میں ہر کجا اسکا استعمال سے ہر ادا یہ امر حار فی ہر اور رائد ہر اور یہ کیفیات ذاتی کے اور مراد عدم ضرر سے بشرط ذات کے کہ قطع نظر حارض سے پس اقرارض عار و شوگا اور دیاب دوسرے ہر کہ بدن میں مواد موزنی کامن اور چھپے نئے جو ادا نہ مذکورہ کھا لی گئیں مادے مذکورہ کو مسائل کردہ تخی میں بسبب حرارت کے اور بسبب سیلان مادے سے سنگنے کے ضرر فعل میں ظاہر ہوتا ہے اور یہ بھی بحث سے خارج ہر اس واسطے کہ سیلان امر حار فی

مقدار اور تلاتس کیا جسکو جس درجے میں پایا اوسی درجے سے مضاف اور منہاں کیا اور اس سے
 مستفاد ہوتا ہے کہ تعین درجہ کا نسبت شربت کے ہر نہ با بقدر ذوات و دوا کے اور تفصیل شربت کی ساخت
 افراس مختلف کے یا جو کہ کہ بہت دقیق درجات کا بنظر کیفیات اربعہ کے ہر لا فیکر کام اور بعضے اس امر پر بین کہ
 تعین درجات کا بنظر ذوات و دوا کے ہر قطع بنظر شریات سے اور کثرت مقدار کی اور تناول و اسکا بیکر
 دوا کو اس کے درجے سے نہیں نکالتا ہر حقیقت میں اور سید کا زور و فی نے بیج شج کلیات کے اس بنا پر کہ
 ہر صرح بیان کیا اور کہا کہ لائق نہیں ہر نہ مان کرنا کہ دوا کما رتناول سے اور کم مقدار سے انتقال کرتی
 ہر درجہ مخصوص اپنے سے اس واسطے ہر دامن حیثت الذات ساتھ ایک درجے کے درجات سے
 موصوف ہر اس سے نہیں نکلتی ہر کثرت اور تعلیل مقدار معین سے اگرچہ تاثر اسکی زیادہ ہوتی ہر کثرت سے
 اور ناقص ہوتی ہر تعلیل سے اس واسطے کہ زیادتی تاثر کی واقع نہیں ہوتی ہر بسبب اختلاف اوس
 نسبت کے کہ در میان اجزائے گرم اور سرد کے ہر تودہ دوا بچلے اپنے درجے سے بلکہ اختلاف تاثر کی
 بسبب کثرت مقدار کے ہر لا فیکر پس وہ دوا کہ مثلاً گرم ہر بیج پہلے درجے کے فرض کرتے ہیں ہم
 کہ اوس میں دو جزو گرم ہیں اور ایک جزو سرد اور نسبت در میان اعداد و اشیائیں کے نسبت منف کی ہر
 یعنی جزو گرم و دوا جزو سرد کا ہر اور نسبت مذکور لا محالہ اس کے تمام اجزاء میں ساری ہر لیکن واسطے ظاہر
 ہونے اس کے اثر کے کہ پیدا ہونا کیفیت یا محسوسہ کا ہر ایک مقدار معین ہو گا کہ اس کے ضمن میں حصول
 اور افراس کا بھی ہو پس جو وقت زیادہ کھائی جاوے مقدار سے نہیں شک ہر کہ تاثر اسکی بھی ترقی کرے گی
 اپنے مرتبے سے لیکن کثرت سے نسبت کہ بیج اجزاء سے گرم اور سرد کے ہر مختلف نہیں ہوتی ہر
 لا محالہ پس دوا کما مقدار کا بنظر اس کے ہر کہ گویا دو دوا ایک ہی درجے اور ایک ہی کیفیت کی کھائی
 ہر ایک شربت کامل اپنے کے اور ظاہر ہر کہ جو ایک دوا کو ہی کیفیت پیدا کرتی ہر دوا دوسری کیفیت
 دوسری کو ادبی ہونے و کیفیت ہم نسل سے کیفیت نفاذ کہ مفر دین نمی ظاہر آتی ہر پس کثرت مقدار کی شربت
 معین سے ساختہ نفاذ ہونے آثار کے منسج و دوا کو درجہ سے نہیں ہو سکتی ہر اس سمجھ لو اسکو کو غایت باریک
 ہر طریق و در لایع تعین درجات کے پوشیدہ نہر ہر کہ بدن شامل ہر اور ہر افراس کے آئندہ مدے کے اور اوپر
 ہر ہر کے مانند عروق کے اور اوپر خلاط کے کہ عروق میں خنزون میں اور اوپر طریبات کے کہ عروق شریہ
 ہر نوبات سواتی میں محفوظ ہیں اور اوپر اعضا کے اور شک نہیں ہر کہ روح بیج تمام اجزاء سے مذکور کے ساری

ہو گا مانند روع اور بعض کے مثلاً پس جس دوا کو مزاج ثانی طبعی ہو مرکب القوی
 مناسبتی ہو گا اگر مزاج ثانی کا توانی آثار و ایکہ اجزائے مفرد کے ہوا اس ملکب کہ توانی القوی کہنت بین اور
 اور اجزا ان ہو مثلاً تسخین بھی کرے اور تیرہ بھی یا مناسبتی مفرد ہو مانند سردی اگر کہ بدون ملنے اور اجزا
 کے بنایا ہو اسکو متضاد القوی سے کہنت بین اور اس کلام سے استفادہ ہوتا ہو کہ لفظ مرکب القوی کی
 تخاصیر ہوتا ہو وہ مفردہ کے اسواسطے کہ مزاج طبعی بیچ مناسبتی کے نہیں ہو سکتا ہوا اس سبب سے کہ جو
 حاصل ہوتا ہو منعت سے وہ طبعی نہیں ہوتا پس ملاطقت اسکا اور پڑنا کی بطریق مجاہدہ ہو گا سردی کو
 مرکب القوی کے کنا اسی طرح کیا پلے اور معلوم کریں کہ حقیقت میں کوئی دوا ایسی نہیں ہو کہ مرکب القوی
 نہ اسواسطے کہ مزاج ثانی سے مقدم ہو مزاج اول کو جو گرم ہو یا سرد لا محالہ تحلیل یا دمع وغیرہ کہ آثار
 مزاج ثانی سے ہو اس میں موجود ہو گا لیکن عرف عام میں اس لفظ کو اطلاق نہیں کرتے مگر
 اس دوا پر کہ تشکیل ہو دو قوت متضاد سے مانند گرمی اور سردی کے جیسے کشین تر نزدیک اکثر
 اہلباء کے لیکن دوا متوافق القوی حاصل نہیں ہوتی مگر اس تقدیر پر کہ سب اجزا اس کے ایک مزاج
 پر ہوں اسلئے کہ مرکب اجزائے سرد سے سرد ہو گا لا محالہ اور مرکب اجزائے گرم سے گرم اور
 اسبطرح دوا متضاد القوی نہیں ہو سکتی مگر اس صورت میں کہ اجزائے مرکب کے مختلف کیفیات
 ہوں اسواسطے کہ مرکب گرم اور سرد سے لا محالہ گرم اور سرد ہو گا اور باعتبار غلبہ اجزائے سرد کے یا
 گرم کے پس کوئی طرف نہ کرے گا اور اگر تقدیر مساوات کے مساوی ہو گا اور اگر کمین کہ جو مفرد حار
 کو ساتھ مفرد سرد کے ہم ترکیب دیں اور دوا لون بیچ حرارت اور برودت کے ایک درجہ میں
 ہوں ساتھ ایک شریعت مخصوص کے چاہیے کہ وہ مرکب متبدل ہو نہ حار اور سرد ہم کہینگی کہ
 ترکیب دوا یہ متضادہ سے پیدا ہونا آثار کیفیات ہر ایک کا اونسے منفی نہیں ہوتا ہوا اسواسطے
 کہ ہوا بعد ترکیب کے اوپر اپنی صورتیہ وجہ کے ہوا اثر ہر ایک کا اسبطرح ثابت ہو جو گرم
 گرمی پیدا کرتا ہو البتہ اور جزو سرد و سردی پیدا کرتا ہو نہایت یہ کیفیت ایک کی تدارک
 کیفیت دوسری کرتی ہو پس اگر وہ دوا کیفیات اجزائے متضادہ کا یہ سبب توانی اور نہایت
 ساتھ ہوا کہ کیفیت زیادہ گرم رک نہ ہوگی اور اگر قدم اور تاثر سے مدد رک ہوگی اور پھر مدد ہوگی
 نزدیک ظاہر ہوئے مقام اس کے اس سبب سے بیچ احراضی مرکب کے اود یہ مرکب دنیقہ بین اور طبیعت

اپنے خالق کے حکم سے اترواے گرم کاما دے سردین ہو پختائی ہو اور اترواے سرد کاما دے گرم ہو کواور
 تصرف اور اگر اوپر طبع کے غرض ہوتا تو اسے مرکب بیچ ارض مرکبہ کے پر سبب ہو کر نہ گرم کے گرم ہو
 اور پر سبب ہو کر نہ سرد کے سرد ہو مگر غرض کو زیادہ کرتی اور پوشیدہ تر ہے کہ مرکبات کے بہت اقسام
 ہیں یعنی قبیل معاین اور شہرہ کے ہیں اور وہ مزاج کہ انہیں پیدا ہوتا ہے بسبب ثابت استعراج ایزا
 کے حکم و سراسر حاصل کرتا ہے اور بعض قبیل مغوف اور امراض کے ہیں اور وہ مزاج کہ ایلین پیدا ہوتا ہے
 حکم او سکا موافق حکم اپنے اسے نفرو کے ہر غرض سے تفاوت سے لہذا اکثر معاین میں مملت او توقف
 سے استعمال کرتے کہ کما ہر ایک زمانے خاص تک کو اس زمانہ میں مزاج حاصل ہو جاتا ہے ہر یکانی مغوف
 اور امراض کے کہ انکو فوراً استعمال کرتے ہیں اور مرتبہ تیسرے لوازم مرتبہ پہلے اور دوسرے سے ہر ایک
 انحال صورت نوعیہ کے اور بالخاصیت عبارت اوسے مسہر کہ خواہ بیچ سفر کے ہو خواہ بیچ مرکب کے
 چنانچہ مفصل گذر گیا اور یہ ایک امر ہر ایک اور ہر مزاج اویے اور ثانوی کے خافہ واما الغذاء فیہ قسماً
 لطیف لیکن غذا پس منقسم ہوتی ہے مرض لطیف کے اور عام ہر کہ غذا مطلق ہو یا غذاے دولی و ہر ایک
 تیولد نہ دم غریق اور غذاے لطیف وہ ہر کہ پیدا ہو اس سے خون تنک یعنی ہلکا اور تھلا اور خاصہ
 او سکا یہ ہر کہ نفع ہو قوت مغیرہ سے آسانی اور بھی تسخیل ہو ساتھ جو غرض کے آسانی اور جو غذا اس
 صفت پر ہو گی ظاہر ہر کہ نفع اور تغریق او سکا بدن سے بھی ملد ہو گا و اسے کشیف اور منقسم ہوتی ہے ہر
 کشیف کے و ہر الذی تیولد نہ دم غریق اور وہ ایسی ہر کہ پیدا ہو اس سے خون غلیظ اور خاصہ او سکا یہ ہر
 کہ نفع ہو قوت مغیرہ سے آسانی اور بھی تشابہ او سکا جو ہر اعضا سے اور نفع او سکا اعضا سے آسانی
 ہوتا ہے اور جو تغریف لطیف اور غلیظ کی معلوم ہوئی تغریف غذاے معتدل کی کہ در میان انکے ہر
 بھی ظاہر ہوئی اس واسطے کہ ظاہر ہر کہ غذاے مرکب عناصر اربعہ سے ہے اور او پر بعض کے ایک عنصر
 لطیف یا دو عنصر لطیف غالب ہیں اور بیچ بعض کے ایک یا دو عنصر کشیف پس جو قبیل پہلے سے ہے
 لطیف ہر کہ دو قبیل دوسرے سے ہر کشیف ہے اور جو انکے در میان ہیں متوسط ہر معتدل ہے اور اسی
 سبب سے معتدل شمر فرمایا معتدل کا نہ ہوا واسطے اعتدال کرنے کے او پر متعادل کے مقابلت سے
 وکلاماً نہایت منقسم ہے کثیر غذا اور ہر ایک لطیف او کشیف سے منقسم ہوتا ہے ہر طرف کثیر غذا کے و ہر غذا
 مستحیل اکثر اے الدم و کثیر غذا وہ ہر کہ مستحیل ہو اکثر او سکا طرف خون کے یعنی خون اوس سے بہت

پیدا ہوا لی خلیل غذا نہ ہو لہذا طرف خلیل غذا کے اور وہ یہ ہر گز نہ ہو پہلے کی ایسے خون
 اوس سے کتر پیدا ہوا اور ہستہ مخالفت کی ہر گز نہ ہو لہذا خلیل غذا کے اور وہ یہ ہر گز نہ ہو پہلے کی ایسے خون
 پیدا ہوا اس واسطے کہ در میان کثیر غذا اور خلیل غذا کے معتدل غذا واسطہ ہو و کلاً واحد تھا تقسیم الی حسن و کسر
 اور ہر ایک ان دو سے یعنی کثیر غذا اور خلیل غذا کے معتدل غذا سے ہوتا ہے ان طرف حسن الیکموس کے ہر گز نہ ہو
 تیولد نہ دم صالح اور حسن الیکموس وہ ہر گز نہ ہو لہذا اس سے خون نیک بلیمعی والی ہر گز نہ ہو لہذا اس سے خون نیک
 ر دی الیکموس کے وہ ہر گز نہ ہو لہذا اس سے خون نیک بلیمعی والی ہر گز نہ ہو لہذا اس سے خون نیک
 خون ناسا اوس سے پیدا ہوا اور جو اندو و نوین واسطہ نہ تھا مخالفت کو ساتھ مذہبیت کے پہنچے نہ ہوا
 اس واسطے کہ غذا خالی دو چیز سے نہیں ہر گز نہ ہو لہذا اس سے خون نیک بلیمعی والی ہر گز نہ ہو لہذا اس سے خون نیک
 بوجہ مذکور کے اٹھارہ قسم ہیں اس طرح ہر گز نہ ہو لہذا اس سے خون نیک بلیمعی والی ہر گز نہ ہو لہذا اس سے خون نیک
 لطیف متوسط غذا حسن الیکموس لطیف متوسط غذا حسن الیکموس لطیف متوسط غذا حسن الیکموس
 لطیف خلیل غذا حسن الیکموس لطیف خلیل غذا حسن الیکموس لطیف خلیل غذا حسن الیکموس
 متوسط غذا حسن الیکموس متوسط غذا حسن الیکموس متوسط غذا حسن الیکموس
 خلیل غذا حسن الیکموس خلیل غذا حسن الیکموس خلیل غذا حسن الیکموس
 حسن الیکموس کثیف متوسط غذا حسن الیکموس کثیف متوسط غذا حسن الیکموس کثیف متوسط غذا حسن الیکموس
 ر دی الیکموس فائدہ و جہر قسم مذکور کی اٹھارہ میں یہ ہر گز نہ ہو لہذا اس سے خون نیک بلیمعی والی ہر گز نہ ہو لہذا اس سے خون نیک
 بیہما اور ہر ایک ان تینوں سے یا کثیر غذا یا خلیل غذا اور ضرب کرنے تین سے بیچ تین کے نو ہوا
 آتے ہیں اور ہر ایک ان نو سے یا حسن الیکموس ہوں یا ر دی الیکموس و بنا کرنے نو سے اٹھارہ
 حاصل ہوتے ہیں مثال اللطیف اکثر غذا حسن الیکموس صفرة البیض الفیر بہت فیر غذا سے لطیف
 کی کہ خون محمود بہت اوس سے پیدا ہوا ر دی اندر سے مرغ کی کہ نیم برشت ہو اور اگر نیم برشت ہو اور
 متوسط جوش کیا ہو تا نیم برشت کے ہر بیج تاثیر اور تغذیہ کے اور سی قبیل سے ہوا ر دی اللحم کو گوشت
 یک سالہ کے گوشت سے مرتب کیا ہوا اور بیج آدمی قوی المعدہ کے مار اللحم کو سالہ کا اسکے برابر ہر گز نہ ہو
 شرب بھی اسی قبیل سے ہر خصوصاً زبانی کہ قسم اسے اور خوش بو سے اقسام ام المٹھاٹ سے ہر بخلاف
 اگر غلطی کے کہ اوس سے خون غلیظ پیدا ہوتا ہے اور مولف نے اشد لطیف اسی قسم ہر گز نہ ہو لہذا اس سے خون نیک

اس کا اثر بہت
 ہر گز نہ ہو لہذا اس سے خون نیک
 اشد لطیف اسی قسم ہر گز نہ ہو لہذا اس سے خون نیک
 بلیمعی والی ہر گز نہ ہو لہذا اس سے خون نیک
 جیسے بلیمعی

اور اشد بقی اوس کے چوبیان کرتے ہیں مثال لطیف کثیر الغذار دی الکیموس کی یہ ہر پنے پچھلے اور
 مومہ اور ہنس میں گوشت کبوتر کیون گا کہ ہر بالکل نکالے نہیں اور مثال لطیف متوسط الغذا حسن الکیموس کی
 انکور جزا ویر قول بعضوں کے اس واسطے بعض لوگ اوس کو کثیر الغذا سے شمار کرتے ہیں اور روٹی پاک صاف
 اور مثال لطیف متوسط الغذا دی الکیموس کی انچیر خشک ہر اور روٹی برسی کچی اور مثال لطیف علی الغذا
 حسن الکیموس کی کاہو جزا ویر انا اور ویریب شیرین اور مثال لطیف قلیل الغذار دی الکیموس کی رائی
 ہر اور کثر بقول تیز و مثال الکثیف القلیل الغذا الریحی الکیموس القید والبادجان اور نظیر لطیف
 قلیل الغذا کی غلطیہ محمود اوس سے یہاں گوشت خشک ہر اور یکن کاف بچ کا اور سولف نے
 اشد لطیف سے بھی اور ایک مثال کے گندہ کامل اپنے اقسام میں ہر کفایت کیا ہم اوس کی مبالغہ
 بیان کرتے ہیں لیکن مثال کثیر الغذا حسن الکیموس کی بیضہ مرغ کا جو کہ بہت جوش کیا ہوا اور درجہ نیم
 برشتی سے گندہ ہوا اوس جلد سے گوشت بڑھیک سالہ کا اوس سے کباب بناویں یا بریان کر دیں اور
 ساتھ اس کے کثافت اوس کی نہایت کتر ہر اور گوشت جڑ ایک سالہ کو یا دین یہاں تک کہ گھل جاوے
 غذا اوس کی جی کثیف ہوتی ہر اور مثال کثیف کثیر الغذار دی الکیموس کی گوشت بیل کا ہر اور گوشت
 بڑا اور گوشت گھوڑ کا اور مثال کثیف متوسط الغذا حسن الکیموس کی اگر سچ بین حیوانات کے اور
 گوشت بجا جیل کا اور مثال کثیف متوسط الغذار دی الکیموس کی گوشت شکار کیے جا فور ونگا ماندا
 ہر اور مثال کا سے اور زرخ گوشت کے اور مثال کثیف قلیل الغذا حسن الکیموس کی شیر ہر کہ نہ تازہ نہ پختہ
 ہر انا بلکہ میانہ جو اور مثال کثیف قلیل الغذار دی الکیموس کی متن میں بیان ہر لیکن مثال معتدل
 کثیر الغذا حسن الکیموس کی گوشت میش یک سالہ کا ہر اور روٹی پاکیزہ اور مثال معتدل کثیر الغذا
 دی الکیموس کی قندہ پیر اور گوشت میش زائد ایک سال کا اور مثال معتدل متوسط الغذا حسن الکیموس کی
 گوشت فحاج یعنی گوسفند یا دے کا اور مثال معتدل متوسط الغذار دی الکیموس کی بھجی مقدہ یعنی سوکھائی
 اور گوشت معتدل یعنی بڑا اور غلاب یہ ہر کہ بچ نہادہ کے جو برائیان الطیاس سے منقول ہیں خاص اوس ہاں
 سے ہیں ورنہ ان شہر میں بہت ہیں کہ وطن اقامت ہمارا ہر گوشت بڑا کا لاچار فاضل زیادہ ہر گوشت نیست
 اور مثال معتدل قلیل الغذا حسن الکیموس کی شلغم ہر اور چار شہر یعنی اگھر قوت اور مثال معتدل قلیل الغذا
 دی الکیموس کی جزو ہر یعنی بھجریہ شہر اندیہ اٹھارہ قسم کی ہیں اس تفصیل سے کسی نے کم ذکر کیا ہے

معارف ص ۲۱۶

اور صاحب الفصاف کے ظاہر ہوا اور جو بیان ادویہ اور مذہب سے ہم فانی ہو سے اب شروع کرنا چاہیں
 اور کہ کہ در بیان غذا سے غلیظ اور دواس غلیظ اور دواس غلیظ کے اور در بیان غذا سے لطیف اور دواس
 لطیف اور دواس لطیف کے لائق تر معلوم ہوا بیان تو کہ غذا سے غلیظ وہ ہو کہ خون کی کیفیت اوس سے ہوا
 ہو اور دواس غلیظ وہ ہو کہ حرارت ہمارے بدن کی قوی خود اس پر تقسیم کرے اور اس کو اجزاء صغیر اور بزرگ
 اوس کی بجز اور دواس غلیظ وہ کہ اوس کی شان سے ہو غلیظ تو ام فلما بدن کا انفرادی اونیون ہر اور
 غذا سے لطیف وہ کہ خون لگا اوس سے پیدا ہوا اور دواس لطیف وہ کہ ہماری حرارت بدن کے فعل سے ہو
 چھوٹے چھوٹے جزو ہو جاوے مثال ہاوس کی زعفران ہر اور دواس لطیف وہ کہ ہر کسی شان سے ہو
 مرقق تو ام مادے کا مثال ہاوس کی زعفران ہر اور دواس لطیف وہ کہ ہر کسی شان سے ہو
 یہ غذا لیکن پانی غذا نہیں ہوتا ہر وہ کی غذا ہر کہ وہ کہ ہر اور کان سے اور سیط لائق غذا کے نہیں
 ہوا اس واسطے کہ ہر غذائی اور مندی کے مناسبت شرط ہو جیسا کہ گذرا اور مراد اس سے وہ ہر کہ پانی کیلئے
 ہونے کے ساتھ غذا کے لیاقت جزو امضا ہونے کی نہیں رکھتا ہر لیکن جب غذا میں ملتا ہو تو خاصیت غذا
 خشک بالفعل ہر مجموع یعنی دونوں سے جسم لائق تغذیہ کے حاصل ہوتا ہر اور مسوجہ سے پانی تر
 غذائی ہر اور لوگوں نے کہا کہ کہ اکیلی ہوا بھی روح نہیں ہوتی ہر لیکن جب ساتھ خون دل کے ملتی
 ہر دونوں آپس میں ملکہ مجموع سے روح پیدا ہوتی ہر یا بجز آدمی کو اور کان سے ساتھ ان دونوں کے
 کہ پانی اور ہوا میں اشتیاج اور اضطراب ثابت ہر اور بدولت داخل ہونے ان دونوں عنصر کے بقایا
 حیات آدمی کا معتد ہر کہ لایحی اور فانی ہے اصل پانی کے بیچ بدن کے بہت ہیں ایک وہ کہ غذا
 کو ترقی کرے اور متعدد کرے واسطے نفوذ کے جاری ہی تنگ ہیں اور واسطے پہنچنے کے قاضی بدن میں
 دوسرا وہ کہ غذا کو مستعد قبول ہضم کی کرے واسطے کہ خشک نہیں کہ اکثر بیچ غذا ان کے اجزاء ارضی
 غالب ہونے ہیں اور دوسرا لافعال ہیں واسطے قبول کرنے تاثیر خوب ہا منہ کے پس ملکہ جسم
 رعب کا فرد ہونا ہر اسی سبب سے جو خواہ کہ ترکیب لایا ہوتے ہیں ایداد کے متادل کے پانی کی
 حاجت نہیں ہر اور اگر کہیں کہ ہم دیکھتے ہیں بعض حیوانوں کو کہ غذا کھاتے ہیں اور پانی نہیں پیتے
 بسنگے ہم کہ گویا ان کے خراج میں غالب ہر بیان نک کہ اجزاء ارضی غذائی کو کچلا دیتی ہر اور جزو بدولت
 لرتی ہر اور پانی کی حاجت نہیں ہر ترقی ہر لیکن خراج آدمی کا کہ سب حیوانوں میں تہریب باعتبار احوال واقع ہے

حرارت اور کمی ایسی نہیں ہر اس واسطے محتاج پانی کی ہر قسم راہ ہر کہ غذا کو معدے میں جلتے اور انتراق سے
 مانع ہوتا ہر اس واسطے کہ ہر کہ وقت تناول غذا کے حرارت غیر نری متوجہ بالحن کی ہر تہی ہر پس اس حالت
 میں اگر رطوبت نہ ہو غذا بیل باوے اور وقت تغذیہ میں ہرے چوتھا وہ کہ غذا اجاڑی تنگاس میں روانہ کرے اور
 معنی بتدریج کے یہی ہیں اور بانا پائیت کہ پانی جب اعضا میں نافذ ہوتا ہر ہر ماہر غذا کے اور تغذیہ سے ہی
 رہتا ہر بعد اوس سے تحلیل ہو جاتا ہر پسے اور بھار میں اور تھوڑا پھر تاسیر طرف باکر کے اور بیل سے دفع
 ہوتا ہر تو ضرورت غلظت کابل اور غرق وغیرہ سے آسان ہو چھوٹا وہ کہ اپنی برودت ذاتی سے تیز
 حرارت اور مویہ کو کمین دے ساقوان اعضا کو تر رکھے اور جو عمدہ کام پانی سے بتدریج تھا اور نف
 اسی قدر بہرہ رکھ کر کے کتا جریل برودت الشام بلکہ پانی روان کرتا ہر غذا کو و افضل المیاہ میاہ العیون اور
 بہترین پانی یونین پانی چشمے کے میں سے وہ پانی کہ زمین سے نکلتا ہر اور روان ہوتا ہر لیکن کامل ہو نا
 خفینست پانی چشمے کی اوس تغذیہ ہر کہ ان چیزوں سے موصوف ہو ایک وہ کہ منبع اسکا خالص ہو یعنی وہ زمین
 کہ پانی دہلے نکلتا ہر زمین نیک اور چھوٹا ہر غرضت اور کیہ تہیت وغیرہ وہاں ہر وہ دوسری وہ کہ سیل اسکا نکلتا
 یا پھر اوس پانی کا سیل پھر یہ وہ غرضت سے دور یا وہ ہوتا ہر اس واسطے کہ کٹی ہر پانی سے ملتی ہر مستعد ہوتی ہر واسطے
 تنفس کے اور ساتھ اس کے پانی جاری اوپر مٹی خالص کے بہرہ ہر اوس پانی سے کہ پھر ہر جاری ہو اس واسطے کہ زمین میں
 مٹی خالص جب پانی جاری سے ملتی ہر زمین ہر پانی ہر اور پانی کو صاف کرتی ہر تیز شون سے اور باوجود اس صفت کے
 سبب خربت کے عورت کو قبول نہیں کرتی تیسری وہ کہ جاری ہو جنوب سے طرف شمال کے یا مغرب سے
 طرف مشرق کے اور علت اسکی یہ ہر کہ ہوا میں شمال اور مشرق کی افضل ہیں جو انکو پانی کے
 ساتھ مقابلہ چرتا ہر سبب سے ریح کے اور داخل ہونے ریح کے جو ہر پانی کا صراح ہوتا ہر تو چھوٹی
 وہ کہ پانی بلند سے نیچے کو گرتا ہر اس واسطے کہ یہ بات سبب سرعت حرکت کی بولی ہر اور سرعت
 حرکت کی لطافت جو ہر پانی کو زیادہ کرتی ہر یا چھوٹے وہ کہ بعید المنبع ہو یعنی پانی چشمے کا وہاں
 بہرہ ہر کہ خارج سے دور ہو اس واسطے کہ کثرت حرکت کی باعث لطافت کی ہوتی ہر لیکن یہ دوس
 صورت میں ہر کہ راہ میں اور پانیوں سے نہ ملے اور اوپر زمین روی کے چھوٹے کہ وہ نہ زمین
 بلکہ کاسنہ ہر چھوٹے وہ کہ خفیف الوزن ہو اس واسطے کہ کمکاپن دلیل کمی رخصیت کا ہر اور وہ لطافت کو تسلط
 ہر اور طریق وزن کرنے پانی کا یہ ہر کہ ایک پیما نہ پانی سے ہر کہ زمین اور اوس پانی کو وزن کریں

ان پانیوں کا
 یا زمین سے

میں دو دھلیوں کی اسی جہانے میں بھر کر وزن کریں جو پانی کے وزن میں کم ہو ایک چم اور دو سرطریق سے کہ
 دو کمرے روئی کے کہ وزن میں برابر ہوں لیکر وہ پانی میں بھگو لیں جدا جدا بعد اس کے سوکھا دیں یہاں تک
 کہ کچھ تری نہ رہے اس وقت وزن کریں جو کمرے ایک ہوا پانی اور ساکبک جو ستائیس دن وہ کہ پینے والا خیال
 کرے کہ پانی شیرین ہو اور شیرینی پانی کی نشان لطافت کی اس سبب سے جو کہ جو رقیق اور لطیف ہو تو بڑ
 رطوبت کھنکھوڑیں اور لطیف کر کے جرم زبان میں رطوبت کو ناقص کرتا ہے اور اس سبب سے کہ رطوبت
 مذکور ایک بندہ رطوبت جو قوت و اقلہ اس سے شغفل ہو کہ ملاوت کو دریافت کرتی ہو اور اس سبب
 سے خیال میں آتا ہے کہ وہ پانی شیرین ہو ورنہ پوشیدہ نہیں ہو کہ پانی صرف کچھ غرض نہیں رکھتا بلکہ
 کہ لیسٹ ہوا قریب بسیط کے اور جو بسیط ہوا قریب جو وغیرہ کہ جسم مرکب کے خاصوں سے ہر نہیں
 رکھتا ہوا اور معنی قریب بسیط کے یہ ہیں کہ اس میں اجزاء ارضی بہت نہیں ملے ہیں بلکہ وہ اقل کل
 میں لانی ہو گئے لائق شمار کے نہیں ہیں اور شیرینی پانی کی مذکور سے محسوس ہوتی ہو بسیط درجہ
 شیرینی کا ہر انہوں وہ کہ جو ساتھ شرب کے ملاوین تھوڑا پانی تیزی بہت شرب کو توڑ دے اور
 یہ دلیل لطافت کی ہوتی ہو اس واسطے کہ جب تک خوب امتزاج نہیں ہوتا ہر چیز شرب کے تغیر ظاہر
 نہیں ہوتا اور دشت امتزاج کی لطافت کو لازم ہو تو یہ وہ کہ کثیر المقدار ہوا واسطے کہ وہ بسبب
 کثرت مقدار مفید کے ملنے سے جلد تاثیر نہیں ہوتا دسویں وہ کہ شدید الجریان یعنی تیز ہوتا ہوا اور
 ظاہر ہو کہ حرکت قوی لطافت پانی کو زیادہ کرتی ہو گیا دسویں وہ کہ سریع القدر اور سریع التسخین
 یعنی جلد سرد اور جلد گرم ہو جانا ہوا جڑے میں جلد سرد ہوا اور گرمی میں جلد گرم ہوا ہوں وہ کہ بعد
 پینے کے معدے سے جلد گزرے اور شریف میں تھم و پیدا نہ کرے تیز ہوں وہ کہ جو چیز اوس میں لگاؤں
 وہ غیر بطل گسل جاوے اور یہ معانی سوائے لطیف کے اور کسی میں نہیں ہوتے اور مؤلف اوصاف مذکورہ
 سے کہ فیستون کامل براتھار کر کے کہتا ہو کہ افضل مایہ العیون ماکانت ترتبہ لطیفۃ حدیثہ اور شیرین
 اینون شہے میں وہ پانی ہو کہ زمین اس کے کی مٹی شیرین ہو وکان مہربا کوالشرق اور ہو جریان
 اس کا طرف پورب کے ونبھا بعد اور ہو مخرج اس کا دور و میلہ من اعلا الی اسفل اور ہو روانی
 یعنی بہا و اس کا بندہ سے نیچے کو دکانٹ کشوفہ للشمس اور ہو بے ستر یعنی کھلا ہو اطراف واقع
 ہونے آفتاب کے اور جانیں کہ کچھ اکثر کتب کے واقع ہوا ہو کہ پانی نہر کا بہتر چشمے کے پانی سے ہر

ہوتا ہے اس طریق سے کہ تاثیر حرارت سے اور ناصیت کو اکلب سے وہ بخار مایہ اور ارض کا کہ ضرورت
 نکلا سے ارض میں تبادلہ کیا ہوتا ہے اور بسبب ناصیت کے کہ بخار کو لازم ہر قسم کے حرکت کرتا ہے
 پس جس جانب میں کہ تھنل اور سین ہوتا ہے خود ہش کرتا ہے اور بسبب بسط اور انقباض اور اس کے چہرے
 ہر وقت کافی اور سرنگیہ کرتی ہے اور ناصیت اس سے دور ہوجاتی ہے اور بالضرورت بخار مذکور کافی
 ہوتا ہے اس واسطے کہ ظاہر ہو کہ جو ناصیت بخار سے دور ہو جاوے وہ بخار پانی ہوجاتا ہے پس اگر ہونچے
 بخار کی اگر زیادہ ہو اور پے در پے ہونچے ہر پانی جمع ہوتا ہے اور جو موضع زمین کا کہ قابل بیٹھے کے ہے
 پھاڑ کہ دھلائی دیتا ہے اور میان ہونچا کر گزشت کثرت کے مدد سے ہونچے پانی جاری ہوتا ہے
 یا بقدر مدد کے ہمیشہ اور متعلق ہو کہ ضعیف ہو یا شدید اور اسکو مدین جاہی کہتے ہیں اور اگر درجہ میان
 کو نہ ہونچا کہ گزشت جگہ میں ٹھکرا دیاں ٹھہر جائیات یہ کہ جب پانی وٹان سے اوٹھا لیوں اور
 پانی بدلے اس کے ہونچتا ہے اور اس کے عین واقف کہتے ہیں اور فرق عین واقف اور زمین اتار اور
 پوشیدہ نہ رہے کہ عین جاری بہتر جو عین واقف سے بشتر پانی پانے مناسبت مذکورہ کے واسطے
 کہ اگر بیاو عین کا زمین شور میں دیا اور روایت ہے اس صورت میں ظاہر ہو کہ عین واقف کہ نفی العمل
 ہر افضل ہوگا اور اسی طرح اس حالت میں قریب منبع کا فاضل زیادہ ہوگا بعد المنبع سے ورنہ
 چچ میں ہر موصوئے کا گیا ہے کہ جعفر منبع سے دور زیادہ ہو فاضل زیادہ ہو لیکن قبی بکسرتان اور کون
 لون اور تھانی کے حقیقت میں گزشتا ہے کہ کو دین اور مانی اس سے بچے پس بسبب منعت کے اس پانی کو
 دیان سے جاری کریں یہ مارا تھی ہر اور ترجمہ اسکا فارسی میں کاریز ہر اور جو عین جاری سے ایک
 شاخ صنعت سے کوئی جگہ لیا ورنہ اس شاخ نکالی ہوئی کو بھی قبی کہتے ہیں بخار اور نہ ہی عین ہر اور
 اسی طرح جو پانی بہت سے بسبب صنعت کے جاری کریں اگر زیادہ کو بھی قبی کہتے ہیں بخار لیکن حکام
 اصل کا رکشا ہر نہ حکم قبی حقیقی کا اور سیر کہ فارسی میں پاہ یعنی کنواں کہتے ہیں کہ تھانیا گیا ہے کہ زمین کو
 کھودتے ہیں اور پانی دیان جمع ہوتا ہے پس اگر صنعت سے جاری کریں قبی نام ہوگا اور نسبت
 قبی کی ساتھ سیر کے مانند نسبت عین جاری کے ہر ساتھ عین واقف کے اور حکام پانی کنواں کہتے ہیں
 ہیں یا بقدر مکان اور ضج ہونے کے اور بہترین اور سین وہ ہے کہ شیرین زیادہ اور ہلکا زیادہ
 اور نام زیادہ ہو اور رکشا وہ ہو اور سقف نہوا و ضج بہت ہو اور اسطرح یعنی کو مین دیکھے

نصیح

نصیح

کے کہ پانی اور سبب لطافت اور بکری کے ساتھ پانی گنگ کے کہ وہ نہر مشہور ہندوین میں سبب ساقہ لطافت کے
بروقت پہلو مارنے میں بانجملہ جو پانی کے صفات محمودہ اوس میں زیادہ ہوں بہتر ہوا ہے کم سے کم سے اور عادت کو
بھی دخل تمام جو سبب آدمی میں کہ گندیل کے پانی پینے کی عادت رکھتے ہیں اور ہرگز نہ زمین پاتے اور یہ بات
سبب سے ناسخ ہر لیکن نہ کہ سبب پانچ فون اور تشدد پڑے معجم کے کہ حلالہ بنایا گیا کا نام ہے کہ بیج زمین زوہبت
ناک کے ہوتا ہے اور پانی نوازی زمین ترکا پتک کہ وہ بان جمع ہونے پر اور بیج میں زمین آتا یہ پانی کنوئین کے
پانی سے رومی زیادہ ہوتا ہے فرق اس میں اور عین واقف میں یہ ہر کہ زمین میں پانی نہیں کہ بیج سے نکلتا ہے پانی
نہ کہ کہ زمین میں سبب سے پانی اور سبب پانچ گروہ کے پس بعد بعد اس کے کہ وہ فون اور وہ ان کے
رومی ہونے کی یہ ہر کہ پانی رو کا رہا ہے اور زمین سے مدت دراز تک ملا رہتا ہے ہر فاکہ بیج احکام سپاہ کے
کے پینے پانی بستہ اور سطح زمین گہری غیر مضموع کے اور یہ پانی سبب میں رومی ہر اس واسطے کہ تشدد لافظ
ہر اجزاء رطبہ ارضی سے بہ سبب بہت ہونے توقف کے اور نہ چشم کر مینے غامض کہ نہ کرک و بان
جسے ہوں اور پانی بستہ قطعی کو با آجانی کہتے ہیں اور آجام جمع اجہ کی ہر اور رومی زیادہ بستہ
پانیوں میں پانی تالاب کا ہر کہ گریگا ہو اور اس کو اطباء مار البطائح کہتے ہیں اور مار را کہ اجامی ہو یا بطایح
یا سوا ان کے محدث سے ہوا وقت نہیں رکھتا ہے اور بہت آفات پیدا کرتا ہے اور اس سے واجب ہر
فاکہ بیج سیاہ معدنی اور ملنی کے رومی ہونا ان پانیوں کا بہ سبب احتمال اجزاء غیرہ کے ہر بیج
پانی کے اور سبب تکلیف پانی کے فلاح منبع سے بانجملہ پانی کا وہ زمین ملک زار ہو حکم اور اس کا موافق حکم پانی اجامی
کے ہر لیکن معدنیات سوائے وہی اور فضی اور حدیدی کے بہ سبب فساد جو ہر معادن کے مختلف
الرویات میں پانی نکلا ہوا اوس سے بھی حدی حکم رکھتا ہے لیکن وہی اور فضی اور حدیدی مفید و مضر
ہیں اس واسطے کہ وہی اور فضی مضر دل کے ہیں اور مقوی اور حدیدی مقوی و مضر ہر اور مصلح احصا
اور غیر محال اور نافع و زہر اور مرکب جماع ہر اور چالین کہ جو ان چیزوں کو پاک پانی میں سرور کرین گرم
کر کہ بہت مہر تہ پانی اوس سے قوت حاصل کرے حکم اس پانی کا ویسا ہوتا ہے ہر نفع میں لیکن تہ
ماہ ذہبی وغیرہ سے گمان نہ کہ وہ بہتر مار عین اور مضر سے ہر اس واسطے کہ مہر بعض خواہد کہ فیصلت کلی
نہیں کرتا ہے جو غرض کہ نہر کے پانی سے مقصود ہر از روے تہرید اور تہلیل کے اور از روے موافقت
کے بیج فلاح ممدون کے اوس کے غیر میں نہیں پانی باقی نہایت وہ کہ پانی مذکورہ نسبت اور پانی کے

ب

ن

ن

ن

ن

ن

ن

اگر معدنی میں بہت تحلیل الرواات ہیں اور منافع سے نزدیک بیسا کہ گندہاؤں میں بہنزلہ دواس کے ہر اور پیشہ
 بیٹا اور سکا باکرہ زمین ہر واسطے کہ سب پانی مساوی کے مسئلہ بعول پیدا کرتے ہیں اور احکام معدنیات وغیرہ
 کے بعد فائدہ سے ہیں کہ جائیگے فائدہ ہر احکام میاہ بخیر اور جمود و غیرہ کے نتیجے ہر کو کہتے ہیں اور وہ ہوا
 اگر کہ بہتہ ہو کر زمین پر گرے گی ہر اور جمود کو کہتے ہیں یعنی وہ پانی کہ بہتہ ہو جانا جاسیے کہ بہتہ ایک ان
 پانیوں سے صاف اور روشن ہو اور ساتھ کوئی چیز رومی کے ماسوا یا محال اصلاح سے نزدیک ہو گا اگر کہ کیفیت
 زیادہ اور اچھے پانیوں سے ہو گا بہتہ پانی کی تاثیر کے ہر دقوی سے اسی سبب سے کہ صاحب مدد صاحب
 کو ضرورت دیتا ہے لیکن اگر اس کو جو ش کرین پر لپٹا ہوا پانی ہر واسطے کہ طبع کثافت کو اس سے دور
 کرتا ہے لیکن اگر چہ رومی پانیوں کا ہر ظاہر ہو کہ وہ بھی رومی بل رومی زائد ہو گا اور اسی طرح شعلی کہ ہوا سے
 صغیر اور تنجیر سے پیدا ہوا اور پرموع رومی کے گرسے رومی ہونا اور سکا ظاہر ہر اور ایسے ہر اور شعلی کو قطعاً
 پانی میں نہ ملا دین لیکن اگر بایں ہر پانی کا اس میں لکھ کر سرور کرین قیامت نہیں ہر فائدہ ہر احکام
 میاہ مختلفہ کے کہ بہتہ صاف کیفیت یعنی حرارت اور برودت کے ہوں جائیں کہ پانی سرد
 معتدل المقدار سب پانیوں سے موافق زیادہ ہر صیغہ آدمیوں کو واسطے کہ معدے کو قوت دیتا ہے اور
 اشتہا کو اوجھاتا ہے بہ سبب کثیف اور جمود کرنے اجزاء معدے کے اور منع کرتا ہے صغیر و بھلا کو طرف
 دفع کے ہر ظاہر ہو کہ مقدار معتدل اس سے بے نیاز کرتا ہے کہ کثرت پینے سے اور تعدیل کرنا سرد پانی
 کا ہونا اور ان کا ہونا تعدیل کرنے ہوا سے سرد کے ہر وجہ کو اور وہ پانی سرد ہر منع کرتے ہر شعلی اور
 کے اور عضویت کے قوی زیادہ ہر لندہا ابلانے کہا ہے کہ بیج می غلیانی کے اگر کثافت اشتہا میں ہر نقصان
 سرد پانی سے ہم فلاح کریں گے لیکن پانی بہت سرد و صعب کو نقصان کرتا ہے اور اشتہا سے منع کو بھی اور
 سب اوصاف کہ بیج حق سرد پانی کے کہے گئے فاس اس پانی سے ہیں کہ باذات سرد ہو بہر ہر بیسا با سچ پانی
 اور انڈا دوس کے نہ لکھو اس کو عمل اور صنعت سے سرد کیا ہو ہر پانی میں یا شورہ میں کہ یہ پانی دم فاس
 نہیں رکھتا ہر اور غسل کرنا سرد پانی سے بیج فصل گرم کے اور وقت گرم کے محروم المزاج کی قوت کو دور
 دیتا ہے اور حرارت عزیز کی کو حافظ اور بیکہ کو تقوی ہوتا ہے لندہ اکثر امراض جلدی کو نازد کرتا ہے ہر شعلی
 اور تحلیل مواد کے اور منع کرتا ہے ترافل ہوا سے متعفن کو اسی سبب سے بیج وبا کے فصل کرنا سرد پانی سے
 نازد کرتا ہے اور اس کی تعریف کی ہر ابلانے لیکن گرمی کہ بہت خفا سے سرد پانی میں ظاہر ہوتی ہر سبب

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

زیادتی کے یہ سید مسام سے ہوتی ہے اسکا اعتبار نہیں ہو لیکن پانی گرم کرنا گم ہونا اور پانی گرم کرنا گم ہونا
 حکم کے اعتبار شدت گرمی کے اور سستی کے اور باعتبار او کے پینے کے تاشا یا اور طعام کے مختلف ہوتا ہے
 جیسا کہ ابنا زکوشہ نے فرمایا کہ گم پانی اور طعام کے ہضم کو فاسد کرتا ہے اور متلی پیدا کرتا ہے اور تڑپ
 نمودار کرتا ہے گرم ہوا واسطے کہ شیر گرم پیج فاسد کرنے کے قوی زیادہ ہے بخلاف بہت گرم کے کہ کبھی گرم
 کو بخیر کرتا ہے اور وجہ فساد کی رعایت ہو کہ مدد سے میں پیدا کرتا ہے حرارت عرضی سے اور رطوبت ذاتی
 سے اور بھی طعام کو فوراً طانی کرتا ہے اور اوپر نم معدے کے لاتا ہے اور شاید کہ پینا اسکا استسقا پیدا
 کرے بہ سبب ارفاعے کبد کے اور دق پیدا کرے بہ سبب پہونچانے حرارت کے لکوا اور بدن کو کھلا دے
 بہ سبب فساد ہضم جید کے اور نہ حاصل ہونا تسکین کا فوراً او کے پینے سے پیچ عیش صادق کے بخیر
 ہو لیکن عیش کا ذب تسکین نام دیتا ہے بہ سبب دود کرنے بہ سبب کے اعطش صادق وہ ہو کہ معدے کی
 حرارت سے ہو اور عیش کا ذب وہ ہو کہ بغیر غلیظ یا لزج یا شوری سے ظاہر ہو اور اسکا خاصہ ہے کہ سرد پانی
 سے زیادہ ہوتی ہے اور گھونٹ گھونٹ پینے بہت گرم پانی سے اور صبر کرنے سے اوپر پینے پانی کے
 تسکین قبول کرتی ہے لیکن پینا گرم پانی کا شمار اکثر ہو کہ معدے کو دھوتا ہے بہ سبب گھلانے اوس چیز کے
 کہ معدے میں ہوتی ہے لینے بغیر اور بہ سبب دھونے اوس چیز کے کہ اوس میں ہے رطوبت اور ہضم
 کرتا ہے ہیٹ کو بہ سبب نرم کرنے اقل کے اور ست کرنے جرم لہا کے لیکن کثرت پانی گرم کی مطلقاً دہی
 ہے اور درست کرنے والی تو اسے معدے کی ہے لہذا اطباء نے اوس شخص کو کہ مادت اسکی بکھتا ہو واسطے
 عداوت تھوڑی مصطکی کے حکم کیا ہے اور پانی نہایت گرم بہت ہوتا ہے کہ تولیج ریجی اور نقلی کو کھوتا ہے اور
 برع اطفال کو فائدہ دیتا ہے اور جاننا چاہیے کہ گرم پانی سکون درد کا ہے اور مدد بلول اور صین شربا اور نطولا اور
 ان کی آدین کو فائدہ کرتا ہے ایک اصحاب حرج کو بہ سبب انقباض اور تحلیل مادے کے دوسرا اصحاب بالجزیاء کو
 بہ سبب ترطیب اور تسکین اور تطیف اور ترقیق مادے غلیظ کے تیسرا اصحاب صداع بار واد اصحاب ریمہ کو
 بہ سبب تسکین درد اور انفتاح مادے کے لیکن نفع اور کا آخر یہ میں ظاہر ہے بہ سبب تحلیل بقایا سے مادہ
 مستکنہ کے جو تھا اذن لوگوں کو کہ شہور خلق اور عمور میں رکھتے ہوں یا درم پیچہ کان کے ہو بہ سبب انفج
 اور تلین مادے کے اس بہ سبب سے کہ یہ مواضع بواسطہ عصب کے سرد پانی سے ضرر پاتے ہیں یا چونکہ اذن
 لوگوں کو کہ جناب میں تھوڑ اور سینہ میں تفرق اتصال رکھتے ہوں اور استعمال اوس پانی کا کہ دھوپ سے

حرج

سبب
 حرج
 سبب

گرم ہو یا مویا نصیبت عرض پیدا کرتا ہے جو عموماً گرج باسن تانبے کے گرم ہو چھ بلا گرم اور وقت گرم کے
قابلاً ہے چھ بیان احکام بعض میادہ روی کے جائزین کہ پانی شور و لا کر نیو الا او شفق کر نیو الا او شفق کر نیو الا او شفق کر نیو الا
لا تا ہو بعد اسکے قبض بہ سبب تخفیف رطوبات کے لہذا جرب اور حکم پیدا کرتا ہے اور احکام مذکور متعلق
ہونے سے ہیں اور تریاق اور مصلح اور کاتاول کرنا چکنا اور تیرین کا ہر لیکن غسل اعتناء کا اس سے قبل
جرب اور حکم اور قویا کا ہر اور خون کو کر نیو جلد کے بستہ ہوتا ہے جو حملی جز اور قائل قبل الخفام اور غشاء اور
فانی اور استرخا وغیرہ اعراض عصبی کو خوب نفع کرتا ہے اور خاصہ مامہ البھر کا ہر کہ جو سانپ گزیدہ کو یا المہید
شیش جہاں کو جھلا وین تکلیف زہر سے سالم ہے چھ کوچ استیصال زیادتیان بواہیر کے استیصال کرنا اس سے
جیمب الاثر ہے جنہوں نے لکھ کر کوہار مصاب استیصال کو اور کرنا سے دریا کے رہنا اور اوپر کشتی کے
چیمکر سے کرنا یا یا نصیبت نفع کرتا ہے اور بھرچ اصطلاح المہاکے دریا سے شور کو کشتی میں اور آب شور و لا
ہر کہ بھر سے ہوا یا زہر شور سے نکلے یا ملک کو تیرین پانی میں ڈالا ہو اور آب شور غیر بحری تیر آب
بحر کے ہر گرج چھ یعنی خاص کے کہ گماہا لیکن آب کدر اور غلیظ پیدا کر نیو الا پھر سردون کا ہر لہذا جو شخص
اور کچے سینے میں مبتلا ہو اس کو پیچھے اسکے تناول کرنا ہر آب کا لازم ہے تو مدت بہ سبب کافے اوزار
مندیہ کے منہ سے نذر کرین لیکن جو شخص کہ بطلون ہو لینے اسمانی رکھتا ہو بہ سبب ضعف معدے کے
اکثر ان پانیوں غلیظ سے نفع پاتا ہے بہ سبب دیری او ترے پانیوں مذکور کے اور آب نوسا درجی طاق
بلکیت کا جو پین اس کو یا او پین پینین یا اس سے حقہ کرین اور آب شہی سیلان فصول بطن کو لہذا
غشت الہدم اور سیلان اور بواہیر کو نفع کرتا ہے لیکن غسل کرنا اس سے اکثر تپ یومی استیصال پیدا
کرتا ہے اور غیا اور کاتیب غشی کو بہ سبب پیدا کرنے سارون کے کہ سبب عقوبت کے ہیں چھ اور
ایران کے ہر کہ وہ مستعد مدوث تپ غشی کے ہیں اور مضاب مدوث تپ غشی کے وہ ہیں کہ سام
اور نیک تنگ ہوں اور ابروح اونکے گرم اور مدوث سردون کے مستعد او انہیں بہت ہو اور آب
کیرتی لینے وہ گندہک کی زمین سے نکلے سخن اور جفیف اور سمل ہر اور پیننا اس میں واسطے
واو او پینت اور جرب اور قشر علد اور در و مناعل اور ریا ج بارہ او سستی علی اور در و بکر اور رحم کے اور
در و زلزلہ اور رعد اور قشر عصب کے اور زخم کائے سباع کے نافع ہے اور پیننا اس کا مضاعف معدہ او پینا
اور سمن مگر ہر اور آب رفتی لینے وہ پانی کز رفت اور قیر کی کان سے نکلے پیننا اس کا نفع سردون کا لہذا

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

نہ

سمن بدن کا جز اور سنج کرنے والا ضرور کلا اور بدل قروح ہو لیکن تشرہ امعا پیدا کرتا ہے اور اوستا میں
 نہایت ہر مصلح اور کاغذ پر بلبلہ اور صمغ عربی اور گل ارغی ہر آب تلخ یعنی پانی کڑوا مفتوح سہولت کا اور لطیف
 اناہا لطیف اور صفت خوب کا ہر مصلح اور کاغذ اور غسل اور جوش کرنا ہر آب نجاشی یعنی دویالی کہ تار بنے
 کی کان سے نکلے یا تانبہ گرم کو اوسین مگر سرد کیا ہو واسطہ پتھر تم کے اور درم لمبات کے اور در و کان
 کے اور قوت افضاے غلیظہ کے نافع ہو اگر کو اسکو استعمال کریں بدن پٹنے کے اور اسی طرح استحقاق اور فساد
 طراخ کو خاتمہ کرتا ہے لیکن مینا اور کاغذ ہر مصلح اور اسکے بھی ٹکڑا کر تھمدین در مارا رصاص الاسود یعنی
 دویالی کہ سیاہ گرم اوسین بجا دین تو آج کو سید کرتا ہے اور اوستا میں بول کہ جس اور دویالی کہ تلخی گرم کر کے اوسین
 صمد کریں قریب اسکے ہو اور پیر بیان ہو چکا ہو کہ سب پانی معاون کے عسلہ ہولی پیدا کرتے ہیں خاصہ
 کہ ایک مدت تک سبین اگر چہ ذہبی اور فضی اور جدیدی ہوں خاتمہ پیچ بیان صاف اور پاک کرنے
 اپنے پانی کے اور اصلاح روی یا سبوں کے اور تصفیہ کند یا سبوں کے بانا جائیے کہ پانی صاف ہو اگر چاہیں کہ لطیف
 زیادہ اور بلکہ زیادہ ہو پیچ مٹی کے باسن کے لیکن اور پانی کہ اوس سے چمکے اچھے باسن میں نیون کہ یہ پانی
 نہایت لطیف ہوتا ہے اور اس کا نام مارا تھیلہ ہو اور چہند موقع بلند سے تقاطر کرے بہتر ہو اور وہ تہر بدل
 گرم کو اور خفقان گرم کو نفع بہت کرتا ہے لیکن اصلاح مینا و روی کی کسی طرح سے کرتے ہیں ایک وہ کہ تصفیہ
 اور تھیلہ کریں یعنی مرق بنادین اور بہترین طریق تھیلہ مین فخر القلوب کا یہ ہو کہ پانوں کو دیگ مین والین
 اور اوپر دیگ کے لکڑیاں رکھیں اور پیر پیل تقاطع کے اور ان لکڑیوں پر موصف نیاؤ حکما ہو اور کہیں اسطو
 پر کہ ہر دیگ کو بالکل چھائیوے پس نیچے دیگ کے آگ روشن کریں تو بخار موصف مین آوے اور نیچے
 دیگ کے ٹپکتا ہو اور موصف کے پانی کو امتحان کرتے ہیں جو مت پانی تھیلہ مین معلوم ہو موصف کو اٹھا کر ایک
 باسن مین جو مین اور اس طرح جہت کر کہ چاہیں تھیلہ مین اور جو دو تین بار عرق نکالا ہو دیگ کا پانی گرا دین اور
 پانی والین اس عمل سے پانی تولو و تلخ تھیلہ مین ہو جاتا ہے دوسرا وہ کہ اوپر کرنا ہے پانی کے کہ شور اور روی ہو
 کہ چون کہ دو تالی دانی ہے اس گڑھے مین ٹپکتا ہے جدا اسکے پہلا اس گڑھے کے گڑھا دوسرے کو دینی اور پانی کہ بلقی تریج
 کے ایک گڑھے سے دوسرے گڑھے مین منتقل کریں یہاں تک کہ تھیلہ مین پیدا کرے اور پانی کو اگر زمین لاجبی دریا شوشکی ہو
 اچھی زمین کہ قربت سے نال ہو کر خاک کو دین اور دریا دین اور تھیلہ مین جدا اسکے ایک گڑھے سے دوسرے گڑھے مین تھیلہ
 یہاں تک کہ تھیلہ مین ہو غیر سرد کہ پانی کو جوش کریں یہاں تک کہ جیتھیلہ مین پیدا ہو اور اگر پیچ سول

نہیں صلہ میاں سب سے خیر
 نہایت ہر مصلح اور کاغذ پر بلبلہ اور صمغ عربی اور گل ارغی ہر آب تلخ یعنی پانی کڑوا مفتوح سہولت کا اور لطیف اناہا لطیف اور صفت خوب کا ہر مصلح اور کاغذ اور غسل اور جوش کرنا ہر آب نجاشی یعنی دویالی کہ تار بنے کی کان سے نکلے یا تانبہ گرم کو اوسین مگر سرد کیا ہو واسطہ پتھر تم کے اور درم لمبات کے اور در و کان کے اور قوت افضاے غلیظہ کے نافع ہو اگر کو اسکو استعمال کریں بدن پٹنے کے اور اسی طرح استحقاق اور فساد طراخ کو خاتمہ کرتا ہے لیکن مینا اور کاغذ ہر مصلح اور اسکے بھی ٹکڑا کر تھمدین در مارا رصاص الاسود یعنی دویالی کہ سیاہ گرم اوسین بجا دین تو آج کو سید کرتا ہے اور اوستا میں بول کہ جس اور دویالی کہ تلخی گرم کر کے اوسین صمد کریں قریب اسکے ہو اور پیر بیان ہو چکا ہو کہ سب پانی معاون کے عسلہ ہولی پیدا کرتے ہیں خاصہ کہ ایک مدت تک سبین اگر چہ ذہبی اور فضی اور جدیدی ہوں خاتمہ پیچ بیان صاف اور پاک کرنے اپنے پانی کے اور اصلاح روی یا سبوں کے اور تصفیہ کند یا سبوں کے بانا جائیے کہ پانی صاف ہو اگر چاہیں کہ لطیف زیادہ اور بلکہ زیادہ ہو پیچ مٹی کے باسن کے لیکن اور پانی کہ اوس سے چمکے اچھے باسن میں نیون کہ یہ پانی نہایت لطیف ہوتا ہے اور اس کا نام مارا تھیلہ ہو اور چہند موقع بلند سے تقاطر کرے بہتر ہو اور وہ تہر بدل گرم کو اور خفقان گرم کو نفع بہت کرتا ہے لیکن اصلاح مینا و روی کی کسی طرح سے کرتے ہیں ایک وہ کہ تصفیہ اور تھیلہ کریں یعنی مرق بنادین اور بہترین طریق تھیلہ مین فخر القلوب کا یہ ہو کہ پانوں کو دیگ مین والین اور اوپر دیگ کے لکڑیاں رکھیں اور پیر پیل تقاطع کے اور ان لکڑیوں پر موصف نیاؤ حکما ہو اور کہیں اسطو پر کہ ہر دیگ کو بالکل چھائیوے پس نیچے دیگ کے آگ روشن کریں تو بخار موصف مین آوے اور نیچے دیگ کے ٹپکتا ہو اور موصف کے پانی کو امتحان کرتے ہیں جو مت پانی تھیلہ مین معلوم ہو موصف کو اٹھا کر ایک باسن مین جو مین اور اس طرح جہت کر کہ چاہیں تھیلہ مین اور جو دو تین بار عرق نکالا ہو دیگ کا پانی گرا دین اور پانی والین اس عمل سے پانی تولو و تلخ تھیلہ مین ہو جاتا ہے دوسرا وہ کہ اوپر کرنا ہے پانی کے کہ شور اور روی ہو کہ چون کہ دو تالی دانی ہے اس گڑھے مین ٹپکتا ہے جدا اسکے پہلا اس گڑھے کے گڑھا دوسرے کو دینی اور پانی کہ بلقی تریج کے ایک گڑھے سے دوسرے گڑھے مین منتقل کریں یہاں تک کہ تھیلہ مین پیدا کرے اور پانی کو اگر زمین لاجبی دریا شوشکی ہو اچھی زمین کہ قربت سے نال ہو کر خاک کو دین اور دریا دین اور تھیلہ مین جدا اسکے ایک گڑھے سے دوسرے گڑھے مین تھیلہ یہاں تک کہ تھیلہ مین ہو غیر سرد کہ پانی کو جوش کریں یہاں تک کہ جیتھیلہ مین پیدا ہو اور اگر پیچ سول

پانی کے ایک رطل سبک لگوری بناوین اور جو شش کرین گوچر تعالیٰ حصہ رہا جو سے نہایت بہتر ہو اور
 باقیوں کو طباہیچ پانی جو شش کیے کے اختلاف رکھتے ہیں بعض اس امر پر یقین کرادو کہ جو شش کرین لطافت
 قبول کرتا ہو اور زبادت اسکی دور ہو جاتی ہو اور شیخ رئیس بھی اسی امر پر یقین کرادو کہ لوگ اور اثبات
 اپنے مدعا کے دلیل لائے ہیں پہلی وہ کہ تجربہ میں پہونچا ہو کہ قلع پانی مطبوع میں کسرتو ہا کر اور معدے سے
 جلد بخمد ہوتا ہو اور یہ دو صفت خاصہ لطافت کا ہے و دلیل دوسری وہ کہ وزن پانی مطبوع کا ہلکا زیادہ غیر
 مطبوع سے ہوتا ہو اور یہ بھی نشان لطافت کا ہو اور بعض اس امر پر یقین کر پانی طبع سے غلیظ تر یا دہ اور کثیف
 زیادہ ہو جاتا ہو اور دلیل لائے ہیں کہ جو اسکو جو شش کرتے ہیں شک نہیں ہو کہ جو لطیف ہو معبود کر جاتا ہو
 اس واسطے کہ لطیف شہید زیادہ ہوتا ہو واسطے قبول کرنے معبود کے اور جو قوت لطیف اجزا علیحدہ ہو سے
 جو باقی ہو لاجلہ کثیف ہو کہ بہ سبب غالب ہونے اجزائے ارضی کے اور پس اور ظاہر ہو کہ ان پانیوں سے
 کوئی خالی اختلاف اجزائے ارضی سے نہیں ہو پس طبع مطلقاً مزید کثافت ہو اور جو خفیت وزن اور قلت کمزور
 کو کم ہو ہم نہیں ملتے ہیں کہ سب پانیوں میں ملنا جاوے جیسا کہ تجربہ سے ظاہر ہو اور شیخ رئیس پنج
 واس امر کے کتا ہو کہ معبود کرنے والا ہر چند لطیف ہو پانی سے لیکن کثیر الخرافت نہیں ہو اس واسطے کہ پانی
 متشابه الاجزا ہر سبب بسیط ہونے کے یا قریب بسیط ہونے کے اور موجود نہون پانی بسیط کا کہتے ہیں
 ثابت نہیں ہو اور وہ پانی کہ بعد طبع کے باقی رہتا ہو ہر چند غلیظ تر یا دہ متصفد سے ہو لیکن نسبت اس کے کہ
 قبل طبع سے تعاطفات حاصل کی ہو لاجلہ اور قلت ضرورت حصول لطافت کی طبع سے یہ کہ غفلت
 پانی کی دو امر سے ہاں نہیں ہو کہ ایک یہ کہ بہ سبب برودت کے کثافت ارضی ہو اور زوال اسکا طبع سے
 ظاہر ہو دوسرا یہ کہ اختلاف اجزائے ارضی سے غفلت ظاہر ہو لی ہو یہ بھی طبع سے دور ہوتا ہو واسطے
 کہ اجزائے ارضی بالطبع پانی سے جدا ہوتے ہیں رسوب بنو کہ سبب ثقل ہونیکے کہ کثافت کو لازم ہو اور
 لیکن جو اجزا کہ نہایت چھوٹے ہیں اور پانی میں میل طرف غفلت رکھتا ہو اجزائے ارضی پانی سے ب
 نہیں ہو سکتے اور طبع سے رقت اور تکفل پانی میں ظاہر ہوتا ہو اور اس سبب سے اجزائے ارضی
 ارضی قادر ہوتے ہیں اوپر تریزہ اور ترسب کے اور پانی لطیف ہوتا ہو پس طبع لطافت کوئی ہو لاجلہ
 کرتا ہو اور شارح بعد ذکر کرنے دونوں قول مختلف کے واسطے موافقت دونوں قول کے کتا ہو
 اجزائے ارضی کا پانی میں دو طرح ہو ایک وہ کہ خفیت سے نہون پانی مکر کے سینے وہ پانی کہ بالذات

پاک ہوا اور روات ناریجی سے خلعت حاصل کرے اور شک نہیں ہو کہ یہ پانی طبع سے لطیف ہو جاتا ہے
 و سرورہ کہ لکھا اجزاء ارضی کا پانی میں شدید ہو میان کب کہ بعد ہونا اوس سے دشوار ہو مانند پانی
 معادن کے اور پانی دریا سے شور کے کہ لذات خلعت رکھتے ہیں ایسے پانی لا محالہ طبع سے کثیف ہوتے
 ہیں اور وہ بالخلعت کی پہلے پانی میں اور کثافت کی دوسرے پانی میں بسبب طبع کے دلائل سابقہ سے
 پتہ چلتا ہے نہیں ہر اس لیے کہ لکھا گیا کہ اجزاء ارضی جو آب سانی پانی سے جدا ہو سکتے ہیں بلکہ ترقیق اور تھکائی
 ہیں اور تھکائی اجزاء ارضی کا زیادہ کمزور الاصلانہ کا ہر بخلاف اسکے کہ جدا ہونا اجزاء ارضی کا پانی سے
 دشوار ہو کہ اس صورت میں تمام اجزاء ارضی میں بکتر ہوتا ہے اور ساتھ اجزاء مٹی کے اکثر اور یہ امر
 کثافت کو زیادہ کرتا ہے اور طریق دو سر اربع دفع کرنے رہا ہوتے پانی کے وہ ہر مٹی پاک کو فائدہ دیتے
 شہر سے بہا ہو ملا دین پانی میں اور رکھ دیوں تو صاف ہو اور سجدہ کر کر میں بہتر ہو لیکن طریق تصفیہ
 پانی کہ دراز علیہ دیوں ہر گز گھٹیا دروازوں کی ملا دین یا گل ارضی کو یا ستونگیوں کو ساتھ تھوڑی شب
 یانی کے یا تھوڑی مزاج سموتی کے لیکن شب اور راج کو اپنے امکان تنگ نہ ملانا چاہیے کہ وہ ضرر سے
 نالی نہیں ہوا در اگر چنگاری بھی لکڑی کی پانی میں سرد کر دین تصفیہ کرتا ہے اور جو بیج اصلاح پانی ردی
 کے گداز مصفی کدورت کا اور کھانا پیدائز کا تریاق پانیوں ردی کا ہوا کھانا پیدائز کا بہ دستور اور وقت
 منع کرنے پانی کے اور نافع مضار او کے بیج تدبیر ماکولی اور شراب کے او نیگے افشا ائد تناسل
 القسم الثالث فی النوم والیقظۃ اور تیسری قسم اسباب ستر مردہ سے ثابت ہر بیج بیان
 سونے اور بانی کے ان النوم فیہرنا لظاہر و سجن الباطن لیکن سونا پس وہ سرد کرتا ہے ظاہر بدن کو اور گرم
 کرتا ہے باطن کو در طب ان تصرف اور ترور کھتا ہے باطن کو اگر کو تہا ہوتا نہ سونیکا وسیع و یخفف ان حال
 نسو کرتا ہے اور شک کرتا ہے باطن کو اگر دراز ہوتا نہ سونیکا اسواسطے کہ خواب طویل اگر چہ او پر استقامت
 معدت کے بہرہ اکثر مک خواب خلوا لیتا ہے اسواسطے کہ جو حرارت ہضم کرنے غذا سے خلعت پانی ہر دفع
 میں لگتی ہے اور روح کو تکمیل کرتی ہے اور خشکی لاتی ہے پس یہ دونوں خواب ہر سے ہیں اور اچھا خواب
 مستدل ہے اور جو بیج ضمن بیان دو طرفہ کے اچھائی درجے میں نہ کی سمجھی جاتی ہے مولف او کے ذکر میں
 شمول ہوا لیکن ہم مفصل کہتے ہیں والیقظۃ بفتہ و لک اور باگنا پیدا کرتا ہے غذا دس پتہ کی کہ بیج
 کے بیان ہوا پوشیدہ نہ ہے کہ نوم دو طور ہے طبیعی اور غیر طبیعی یہاں تعریف طبیعی کی نہ کر رہی تھی

القسم الثالث
 فی النوم والیقظۃ

اور نوم طبیعی اگر اعتدال سے جو محمود و جرد نہ مذموم لیکن فیہ طبیعی مطلق مذموم واسطے کہ وہ مرضی بہ
شمال و کی سبات ہزار اور اسطیج میداری طبیعی ہزار و غیر طبیعی شمال غیر طبیعی کی سہو ہزار و وہ مرضی ہزار
یہ ان بیداری طبیعی مذکور ہوتی ہر لیکن نوم کی اصطلاح تعریف کی ہر کہ جو ترکہ نفس استعمال الخواس ترکہ
طبیعی اپنے سونا وہ ہر کہ جو مردے نفس ناطقہ استعمال کرنے جس کو بطور ترکہ طبیعی کے اور طرح وہ دل
خواب کا ہر کہ رطوبت مستعد لزوج و مانع کے جمع ہوتی ہر کہ سبب حاصل ہونے رطوبت ہزار کی مردہ بانی
سے طرف و مانع کے پس رطوبات مذکور دست کرتی ہیں اعصاب کو اور کشیف کرتی ہیں مسالک
اعصاب کو اور غلیظ کرتی ہر کہ روح نفسانی کو اور اس سبب سے روح نفسانی بیچ مسالک اعصاب کے
مغزوہ میں کرتی ہزار اور اس ظاہری عین منکون ظاہر ہوتا ہر اور حرکت متوقف ہوتی ہر کہ اور مستعد
کریج زندگی کے ضرور ہر سلامت رہتی ہر مانند نفس اور نمو اور ہضم کے لیکن بقیہ بالتحریک ضد نوم کے ہر
اور تعریف بقیہ کی ایسی کی ہر کہ مالک طبیعہ بتعلیل نفسا الحيوان آلات الحس الحیر کہ عند اعصاب الروح لطیف
یساہ شریعہ بیداری ایسی حالت ہر طبیعی کہ کام فرما دے اور حالت عین حیوان آلات تنفس اور حرکت
اپنے کو نزدیک مغزوہ کرنے روح نفسانی کے آلات عین بشر تا تاثیر کے باننا چاہیے کہ بقیہ مغایر کا ہر سبب
مغزوہ کرنے روح کے اور اس کی تاثیر کے تعریف بقیہ عین داخل رہتا ہر واسطے کہ نہ حرکت کرتا اور اس
ہر سبب نہ مغزوہ کرنے روح کے ہر کہ سبب نہ تاثیر کرنے روح کے بواسطہ نہ مفعول ہونے آلات حس اور
حرکت کے اور اس سے جیسا کہ اس کے محل میں مذکور ہزار و وجہ اضطراب کی نوم اور بقیہ سے ظاہر ہر کہ اضطراب
حس اور حرکت کا اور نظام اسباب آخرت کا اور میشت کا متوقف بیداری ہر کہ پس بیداری ضرور
اور اس سبب سے کہ ہمیشہ ہونا بیداری کا سبب تشوش فعل نفس کا اور تحلیل روح کا اور قیاس اور پاکت
کا ہر احتیاج خواب بھی لازم آتی تو اور مستعد اجزاء روح سے کہ ہر سبب حرارت اور حرکت بقیہ کے خارج ہر
ہر مرضی اس کے نوم کے پھر پیدا ہوتی ہزار و اس لیے بقیہ کو حرکت سے شائبہ دی ہزار و نوم کو سکون
سے لیکن تشبیہ بقیہ کی حرکت سے اس سبب سے ہر کہ حرکت تسخیر اور تجنیف اور تحلیل کرتی ہر
اور روح کو طرف ظاہر کے متوجہ کرتی ہر اور بقیہ بدستور تسخیر کرتا ہر کہ سبب پہنچنے روح اور حرارت
غریزی کے اور تجنیف اور تحلیل کرتا ہر کہ سبب تحلیل اعتداسے بدن کے او میں اور روح کو قیاس
ظاہر کے لانا ہر کہ سبب تحریک روح اور حرارت غریزی کے خارج میں لیکن تشبیہ نوم کی سکون

اس سبب سے جو کہ جیسا سکون ساکن کرتا جو روح اور بدن کو اور تطہیر کرتا ہے یہ سبب قلمت تحلیل
 کے اور دور کرتا ہے اور اندکی کو اور مدد دیتا ہے اور ہر قسم غذا کے اور نفع مواد کے اور مواد کو جو کہ
 نہیں کرتا ہے اس سطح پر نوم بھی روح اور بدن کو ساکن رکھتا ہے اور بدن کو تطہیر کرتا ہے ہر بشرط عدم فقر
 بواسطہ صحت غذا کے بدن کے نوم میں اور دور کرتا ہے تعب اور ماندگی کو اور مدد کرتا ہے اور ہر قسم
 نفع مواد کے اور تحریک نہیں کرتا جو مواد کو لہذا بیچ فصل ہر قسم اور ثوران اخلاط کے اچھی تدبیر بدن سے تو ہم
 کو مقرر کیا ہے اور تدبیر خواب اور بیداری اور یہ حرکت نوم محمود کو بدن اور نوم محمود کو بدن اور معتدل کیا غامدہ
 رکھتا ہے اور کہہ سکتے ہیں تفصیل بیچ صحت تدبیر النوم والیقظہ کے آویگی القسم الرابع فی الحکمتہ والسکون
 قسم چوتھی اسباب ضروریہ سے ثابت ہے بیچ حرکت اور سکون کے اور عام حرکت و سکون تمام بدن
 کی کل مکان سے ہو سکتا ہے یا حرکت اجزائے بدن کی اجزائے مکان سے ہو اور تدبیر حرکت اور سکون

نفس
 و
 جسم
 و
 اسکون

کی اس طرح کی حرکت اگر کہ ہے مندرجہ المادۃ من القوة الی الفصل بالتدبیر و السکون ہو بقا المادۃ
 من القوة اسطی الفضل اور حرکت چار قسم ہے ایسی و منشی کی یعنی اور تعریف ہر ایک کی ان حرکات اربعہ
 سے بیچ صحت نبض کے ساتھ صحت فائدہ بدن کے ہم ذکر کرتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اب وجہ اضطراب
 انسان کی طرف نوم اور بیداری کے بیان کرتے ہیں لیکن حاجت صرف حرکت کی ماس سبب سے ہے جو
 کہ حرارت غریزی ہمیشہ نکل کرتی ہے بیچ سبب بدن چیزوں کے کہ جو بدن پر وارد ہوتی ہیں اور سبب
 دوام فعل کے اسکو کمال اور عاجزی تکمیل فضائل سے عارض ہوتا ہے پس لازم ہے کہ تموزا تموزا افضل
 را کہ رہے اور ظاہر ہے کہ فضل مذکور اگر بہت دنوں میں جمع ہو حرارت کو چھپا لےوے اور سردی کو سبب
 سے حاجت طرف حرکت کے ضرور ہوتی تو حرکت کے سبب سے فضلہ لازمہ تحلیل ہو گیا و اور حرارت
 غریزی روشن ہو اور منطقی ہو لہذا ان الحکمت من شانہ التسخین اور بدن ابی صادق کہتا ہے کہ حیوان بالطبع جو کہ
 پیدا ہوا ہے اور جو چیز جس چیز پر غرق ہوتی اس چیز کا اس سے تعطل محال ہے پس حیوان بالذات
 متعلق طرف حرکت کے ہر قلع نظر اور اس کے لیکن اضطراب آدمی کا طرف سکون کے واسطے راحت بدن کے
 اور تب حرکت سے اسلئے کہ اگر حرکت ہمیشہ ہو رطوبات بالکل تحلیل ہو جائیں بلکہ پیدا انہوں اور اس
 سبب سے حرارت بھی نامل ہو جائے اور عجائب حکمت اللہ تعالیٰ سے یہ حرکت واسطے ہر ایک
 کے اسباب ضروریہ سے ایک محرک اور باعث طبیعی مقدر فرمایا ہے تو آدمی کو اس سے مضطر کر سکتا

سکون
 و
 حرکت
 و
 تدبیر

جیسے بہوک اور یکساں کسک اور پیر پنے کے اور مانگی اور اوکلو اور پیر سونے کے اور ہوتا آدمی کا صافی الماں
والہیں رالمکن اور حرکت کے اور اسی قیاس پر اور اگر ایسا ہوتا کبھی امر ضروری میں متور ہوتا اور ہلاکت کے ہوتا
اما اگر قیاسی لیکن حرکت بالذات گرم کرتی ہو اور سکون سرد کرنا اور حرکت الجاع مخفف و قوی الحار
المریضہ تہرہ اور حرکت جماع کی شک کرتی ہو اور کم کرتی ہو حرارت غریزی کو بعد اس کے سرد کرتی ہو
قائد و حرکت چھ طبع ہر شدید ضعیف کثیر قلیل سریع بطنی اور ہر ایک کا مکمل بدلہ لیکن حرکت شدید حرکت
قوی کو کہتے ہیں اور فرق اوس میں اور سریع میں یہ ہر حرکت قوی اتفاق اور مانع کو مدح کرتی ہو اور اوس
اور قبول نہیں کرتی اور سریع و ہر حرکت کو سافت کو قطع کرے بیچ متور سے زمانے کے قوت سے ہو یا محض
سے اور ضعیف ضد قوی کی ہو اور بطنی ضد سریع کی اور معنی قلیل اور کثیر کے ظاہر ہیں یا بچھار فعل قوی کا
مانند فعل ضعیف کے نہیں ہوتا اور فعل کثیر کا مانند فعل قلیل کے نہیں ہوتا اور فعل سریع کا مانند فعل بطنی کے
نہیں ہوتا اور درمیان ان تینوں کے درجہ وسط کا معتدل ہر لازم ہر پس اقسام حرکت کے اپنے امتداد
ساتھ مقدمات کے نو ہوتے ہیں اور جو ان کو ساتھ آپس کے کو کفن التکلیف ہیں ہر ایک کریں تاہیں قسم
ماصل ہوتی ہیں ضرب کرنے نو سے بیچ تین کے اسطور پر کہ شدید کثیر سریع شدید کثیر بطنی شدید قلیل سریع
شدید قلیل بطنی شدید کثیر معتدل بیچ سرعت اور بطور کے شدید قلیل معتدل بیچ سرعت اور بطور کے شدید
بطنی معتدل بیچ کثرت اور قلت کے شدید سریع معتدل بیچ کثرت اور قلت کے شدید معتدل بیچ کثرت
اور قلت کے اور معتدل بیچ سرعت اور بطور کے ضعیف قلیل بطنی ضعیف قلیل سریع ضعیف کثیر سریع
ضعیف کثیر بطنی ضعیف سریع معتدل بیچ قلت اور کثرت کے ضعیف کثیر معتدل بیچ سرعت اور بطور کے
ضعیف قلیل معتدل بیچ سرعت اور بطور کے ضعیف بطنی معتدل بیچ کثرت اور قلت کے ضعیف معتدل
بیچ قلت اور کثرت کے اور معتدل بیچ سرعت اور بطور کے کثیر سریع معتدل بیچ شدت اور ضعف کے
معتدل بیچ شدت اور ضعف کے اور معتدل بیچ سرعت اور بطور کے قلیل بطنی معتدل بیچ شدت اور
ضعف کے قلیل معتدل بیچ شدت اور ضعف کے اور معتدل بیچ سرعت اور بطور کے سریع معتدل بیچ شدت اور
اور ضعف کے اور معتدل بیچ کثرت اور قلت کے سریع قلیل معتدل بیچ شدت اور ضعف کے بطنی معتدل
بیچ کثرت اور قلت کے اور معتدل بیچ ضعف اور شدت کے بطنی کثیر معتدل بیچ شدت اور ضعف کے
معتدل بیچ نمون کے یعنی بیچ شدت اور ضعف کے اور بیچ کثرت اور قلت کے اور بیچ سرعت اور بطور کے

اور باطن کی حرکت بالذات تسخین اور تحلیل کرتی ہے اور تریبہ اور اس سے وقت انقطاع کے بالعرف ہر تریبہ کی تسخین اور تحلیل کا ایک تسخین یعنی حرکت کی قوی زیادہ ہو تحلیل سے اور تحلیل بعض کی تسخین سے لیکن حرکت تسخین قوی تحلیل سے قوت اور تسخیل سے بہت کم اور حرکت بعضی ضعیفہ کثیر تحلیل اور تسخیل زیادہ تسخین سے زیادہ حرکت کی بیچ صورت پہلی کہ یہ ہر حرکت تابع قوت کی ہے اور زمانے میں ایک حرکت میں جو حرکت حرکت اس وقت اور قوت سے ہو جو قوت سے زیادہ حرکت کثیر پیدا کرتی ہے اور اس وقت اور تسخیل کم کرتی ہے اور سبب علت زمانے کے اس واسطے تحلیل کی ترقی کرنا اور بکار بنانا اور کاشطہ اور واسطے ترقی اور تہجیر کے طول یا کوتاہی لازم ہے اور ہر حرکت میں یہ ہر سبب طول یا کوتاہی کے بیچ مادہ تہجیر نسبت ہوئی ہے اور اس سبب سے کہ سبب طرف لیا اور وضعت کے رکھتی ہے حرکت کم کرتی ہے اس واسطے کہ اس حالت میں تشنگان ضعیف ہوتا ہے اور غلبہ خشونت کو شدت تشنگان لازم ہے اور انقطاع حرکت کی اور سکون کی برودت پیدا کرتی ہے لیکن وجہ برودت کی انقطاع حرکت سے اس سبب سے کہ بہت حرکت ہے جو غریزی تحلیل پالی ہے اور تحلیل رطوبت سے حرارت تحلیل ہوئی ہے اور وجہ برودت کی فراط سکون سے اس سبب سے ہر کہ فراط سکون واجب کرتا ہے اعتبار رطوبت کو پس سکون اور یہ غلبہ ہوتا ہے اور وجہ تشنگان اور تشنگان حرارت غریزی کا پس غالب ہوتا ہے اور سکون یعنی زیادہ ہر اور ہضم غذا کے اس سبب سے کہ قوت ہضم کی معدے میں ہر شدت تشنگان یعنی ہر کہ وہ جرم معدے میں ہر پس غذا کو وارد ہوتی ہے ہر جملہ اثر ہضم کا پہونچتا ہے اور ان اجزائے غذا کو کہ جو معدے سے ملے ہیں بعد اسکے تجلید کرتا ہے ہضم اور اثر کرتا ہے اور اجزاء مجاوردہ بین یہاں تشنگان کہ بیچ تمام غذا کے عام ہوتا ہے پس بیچ وقت ہضم کے اگر سکون واقع ہوتا ہے ہضم کی بطور برابر بری کے فعل کو تمام کر لیا ہوتا ہے اور اگر حرکت واقع ہوے غذا معدے میں ملتی ہے اور ہضم نہیں ہوتا ہے اس سبب سے کہ بیچ اس صورت کے اجزاء سے غذا کے تبدیل ہوتے ہیں اور نسبت اجزاء میں غذا کی ساتھ معدے کے تمام تسخین رہتی ہے اور اس سبب سے ہضم میں تصور واقع ہوتا ہے لیکن حرکت تسخین کہ باعث بخش غذا کی ہوتا ہے سکون کے ہر بیچ نہ باطل کرتا ہے ہضم کے لیکن حرکت معتدل قبل تسادل غذا کے مقوی ہضم ہوتی ہے اس لیے کہ گرم کرتی ہے اور اعتدال ہضم کو اور اوقات کی ہر حرارت غریزی کو اور تحلیل کرتی ہے ورنہ حرکت بعد ہضم غذا کے معین زیادہ ہوتی ہے اور ہر انقطاع اس سبب سے نہ کہ ہر غذا کو اور فضل کو بعد اسکے اوقات لاتی ہے اس لیے سے پہنچے کو اور جملہ حرکات سے بیانت ہر

اور وہ طبعہ کھی جاوے گی لیکن خشکی جماع سے اس سبب سے حاصل ہوتی ہے کہ جماع میں رطوبات قریب النہد
 بانفعا اکثر مستغرق ہوتے ہیں اور نقصان حرارت غریزی میں ہوتا ہے اس لیے کہ ساتھ میں کے جو ہر روح
 بھی نکتہ جزیب لذت کے لہذا جو شخص کہ جماع سے لذت بہت پاتا ہے ضعف او کو نشید ہوتا ہے اور
 جب نقصان روح میں پڑتا ہے بروقت بالغہ و غالب ہوتی ہے یا بخلاف جماع مغزیادہ سبب ہونے سے
 ہر خصوصاً کہ سائر ازال کے ہو لیکن اگر موافق تقاضا سے طبیعت کے پیچ وقت معتدل کے ساتھ عورت غریزی
 کے واقع ہوا و بدون تعب اور تکلیف کے ہو باعث تقویت روح اور استعاضہ حرارت غریزی کا ہے
 اور بدل کو گرم کرتی ہے گرمی معتدل خصوصاً جو انون کو کہ دسوی خراج ہون اور اس میں رکمی ہوا و
 کثیرہ سے پس ایسی جماع جلد ضرورت سے ہوا و دغرات سے جی بولج ہو کہ بدون صحت کے اور ساتھ تعب بہت
 ساتھ انزال کثیر کے واقع ہو قائمہ پیچ غریب جماع کے جاننا چاہیے کہ صاحب خراج گرم اور تر اس کام
 میں قوی ہوتے ہیں اور مضر کہ پاتے ہیں جماع سے اور صاحب خراج گرم اور خشک بھی قوی ہوتے ہیں
 لیکن اثر خشکی کا اون میں ظاہر ہوتا ہے اور لاغری بدن میں اور غور میں ظاہر ہوتا ہے اور صاحب خراج
 اور تر اور سرد اور خشک یہ دونوں پیچ اس کام کے ضعیف ہیں اور جماع کی مسرت سے جلد متاثر ہوتے
 ہیں اور بہتر وقت جماع کا بطور قدام کے وہ ہے کہ غذا معدے سے گزرنے لگی ہو اور ہضم اول اور ثانی نام ہوا
 اور شیخ ابو علی بن سینا اور محققان دیگر کہتے ہیں کہ اس قول پر اختلاف نہ کرنا چاہیے اس واسطے کہ اس وقت جن
 بھونک ہوتی ہے اور معدہ خالی اور غلو معدے میں جماع نہایت بد ہے پس وقت بہتر وہ ہے کہ طعام معدہ
 میں ہضم ہو چکا ہو لیکن بالکل معدے سے نہ گزرا ہو اور جو حال ہضم کاسب آدمیوں میں یکساں نہیں ہوتا ہے
 آدمی کے واسطے اس کام میں وقت معین میں نکال سکتے ہیں بالجہد باقتدار اکثر افراد کے جو اصاع معلوم ہے
 یہ ہے کہ بعد تناول طعام کے اقل مرتبہ جب تک قین سالت نہ گذرین شہرہ جماع میں نہ کرے اور
 بسا اسی باشرت کی واسطہ وقت نسبتاً کرے کہ شہوت صادق ہو اور ادویہ نمی کے پڑا و قین بدن کی سلا
 اور قوی باز و آلہ خوب منتشر ہو جو بدون باعث خارجی کے مانع خیال کرنے کے اور پس کرے اور
 ملاحت کے اور اس وقت شہرہ کرے کہ ہوا معتدل ہو اور قبل دخول کے اس اور ملاحت بہت
 کرے اور بہت دن دخول کی تمیزی ملے اور تغیب کو اوپر دہلیز نسج کے گئے تو شہوت عورت کمال
 کرے اور اس کی نگہ کی ہیئت میں سرخی اور غیر ظاہر ہو پس دخول کرے اور چاہیے کہ البج جلدی اور

زودت کرے اور اخراج قلاحت اور تدبیر سے اور جو وقت میں جنش میں آئے کھلے دے اور ہرگز نہ سکا اور لگوان
 نے کہا کہ جو جماع الخ اور بہت حرکت سے ہوتی ہو مضر کرتی ہو اور آخر کو ضعف باہرین لاتی ہو اور اس طرح
 جماع ساتھ عورت مانعش کے اور ساتھ دون عورتوں کے کہ بہت دنوں سے جماع نہ کی گئی ہو نہ سفہ ہو اور
 دوسریں باکرہ سے جماع کرنا بدستور مضر ہو لیکن باکرہ صاحب شہوت اگر کسی کبھی ہاتھ لگے مکمل اکسیر کہہ سکتی ہو
 لکھا دیکھنے سے اہل التجربہ اور جماع کرنا بعد مجتہد کے اور بعد انتظار قوی کے اور بعد حیوانی اور ریاضت
 اور عنا اور ریح اور وقت غم اور ہم مضر ہے چاہیے کرنا کہ کثرت تخلیل سے خوف غشی کا ہو تا ہو اور یقیناً
 ضعف لانا ہو اور یہی دقت سستی اور خوار کے نہ کیا چاہیے اور اس وقت کہ بدن گرم ہو یا سرد ہو یا قناب
 جماع سے واجب ہو اور جو کہ یا مصل المزاج ہو یا دل یا معدہ یا احشایا اگر اعضاء اس کے ضعیف ہوں تعلیل
 جماع کی اس کو لازم ہو اور بعد فراغت کے بدلتا سے پانی سرد اور شربت سرد چاہیے پینا کہ استرخا اور عیشہ
 اور استسقا پیدا کرتا ہو اور بھی سرد پانی سے فصل نہ کیا چاہیے اور ہولے سرد سے محفوظ رکھنا چاہیے اور
 اگر وقت جماع کے سردی پھر میں ظاہر ہو یا نزدیک اس کام کے لرزہ بدن میں پڑے یا لذات و تقاضی سے
 کوئی ریح ہو پونچھ یا اعضاء سے بلو آوے نشان صبح ہونے اخطا فارما کا ہو اس صورت میں احتراز و طبی
 سے کرے اور تھقبہ بدن کا کرے اور جو شخص کہ بعد جماع کے کئی تھقبے چکے اور شیرین کھا لیتے ہیں ضرر ضعیف
 جماع کا انکو یمنین ہو پونچھتا ہو اور ہمیشہ پینا دودھ گاسے کا باقی رکھنے والا قوت کا ہو اور چنے تھوڑے پانی میں
 جھگو کر صبح کو انکو تھکر کر کے موافق طاقت یا غصہ کے دو تین تولہ کھانا اور پانی اوکھا ساتھ تھوڑے شہد یا قند
 کے ملا کر یا بد دن ملائے کے پینا احادیث کرنے والا باہ مالوسون کا ہو اور حافظہ و یمنین قوت بڑی عمر والوں
 کا ہو اور مادہ مضرہ سے کوئی چیز اس کے برابر نہیں بہر بخوبی ہو مجرب ہے بہترین اشکال جماع یہ وہ ہو کہ وقت
 اوپر نرم بچھونے کے پٹھہ کے بھل لٹھی ہو اور درجہ اوپر اس کے ہو اور طریق دوسرے سبب مضر ہیں اور لواحت
 ساتھ اس بات کے شرع شریف میں شہی ہر چیز حکمت کے بھی مضر کما ہو اور تجربہ سے دریافت کیا ہو کہ
 جو شخص ساتھ عورت کے لواحت کرے خصوصاً وقت حمل کے اغلب ہو کہ لڑکا اوکھا و مگالت المشائخ میں
 بتلا ہو گا اور چاہیں کہ جماع ساتھ مرغوب غناز کے اور عہت شاہد پر عشوہ اور ناز کے کہ سن بلوغ و اقلان
 کو پہنچیں ہوں بیج تقویت امر مباشرت کے اپنا مانند یمنین رکھتی ہو اور بلوغ کثرت استفراغ منی کے
 ضعف کم لاتی ہو لیکن غالب صحت کو بہتر ہو کہ انکا اس کام میں مصروف نہ رکھے اور قبل گزرنے میں

اوس میں مشغول ہو جائے کہ درمیان ہر استغفار کے جعلت یمن دن کی لانگ بامنا چاہیے اور جس وقت
 انفراد جاع سے ضعف بدن میں ظاہر ہو کر اس کا لازم ہر اور طرف تھیں چار تو دین اور تقویت کے
 مشغول ہوں ورنہ آفت قوی کو پہونچاتی ہر القسم الخ امس فی الاستغفار الخ والاقتباس قیصرین
 سترہ فردیہ سے ثابت ہر پنج نکالنے اور روکنے اوس چیز کے کہ چچ بدن کے ہر اسوائے کہ بعض چیزیں ایسی
 ہیں کہ نکالنے اور بدن سے ضروری ہر اور اسی طرح کہ نگاہ رکھنا بعضے کا لازم ہے لیکن وہ انفراد اور اقتباسی
 کی اس سبب سے ہر کہ بقا سے بدن کا بدن غذا کے محال ہر اور وجود ایسی غذا کا کہ سب تحصیل ساتھ جو ہر
 عضو کے ہر بھی مالی ہر سبب کے فضل بانی رہتا ہر بالفرد پس فضلہ غذا کو بدن میں ہر اور نہ مکملہ البتہ
 فاسد ہوگا اور غذا کے جدید کو کراوس سے لائق ہوگی فاسد کو بے گا اور ہلاکت کو پہونچا کر پھر اقتباسی استغفار
 کی ثابت ہوگی لیکن حاجت اقتباس کی اسوجہ سے ہر کہ بدن ہمیشہ تحلیل میں ہر اور اس سبب سے اقتباسی بدل
 مائیل کی بھی ہمیشہ ہوتی ہر اور جو استعمال غذا کا بطریق دوام اور استمرار کے مکن نہیں بالضرورت حاجت اس امر کی غذا
 نزدیک احتیاج کے رہے جب تک کہ نہی غذا دار وہ ہو پس حاجت بدن کی دونوں طرف ثابت ہوگی اسی سبب سے
 کہ حکم مطلق نے اسباب ہر ایک کے بیچ خلقت انسانی کے سپرد فرمایا ہر اور واسطے اس کے تحلیل کے ایک ایک قوت متحرک
 کہ ہر ایک اپنے کام میں مشغول ہو کر کوئی خورج کا طبیعت کے پڑے خارج ہر اور اسکی کر سکتے ہیں انفراد
 اور اقتباسی اور اسباب ہر ایک کے شروع سے مطلقاً موقوف کر دینا ہر اور الاقتباس فاما یونکہ لشدۃ المادۃ
 لیکن اقتباس نہیں ہوتا ہر مگر قوت ماسکہ سے اور ظاہر ہر کہ قوت ماسکہ جب قوی ہوتی ہر فضیلت کو
 نہیں چھوڑتی ہر اور ضعف المادۃ اولد اللہ یا ضعف قوت ہانمہ سے یا ضعف قوت دانفہ سے اور پختہ
 نہیں ہر کہ جب قوت ہانمہ ضعیف ہوگی غذا میرین ہضم ہوگی اور اس سبب سے فضلہ دیر تک
 رکے رہتے ہیں اسوائے کہ استغفار ہضم ہر موقوف ہر اگر سبب قوت دانفہ کے حرکت نہ پادے اور
 ضعف قوت دانفہ کا بدیہی ہر کہ سبب جس کا ہوتا ہر ازین الخ جاری یا راہونکے تنگ ہونے سے اوس
 صورت میں اگر بہر طریق نکلتا ہر لیکن غلیظ فضلہ روکا رہتا ہر اس سبب سے کہ وہ ناقص نہیں ہو سکتا ہر اور
 اور غلط المادۃ یا سداون سے کہ جاری میں پڑے یا غلط سے کہ مادی میں ہو جاوے ان دونوں
 صورت میں فضلہ آسانی سے دفع نہیں ہوتے اور قیاس رہتے ہیں اور کثرت یا باہت ہونے مادی
 سے اور معلوم ہر کہ مادہ حجب بہت ہوتا ہر دانفہ اس کے دفع پر قدرت نہیں پاتی ہر اور لزوم تھا یا لزوم تھا

ما
 اقتباسی
 قوی
 اور

ہوتے ہیں اور نفس بیدار حرکت کرے اور اس کے کسی جانب حرکت نہیں کرتا ہرگز اور وقت کو اس کے ساتھ ہر
دو چیز کو کہیں اور رہاں کرے اور اس کو بلائی اس کام کے خون قیق اور صاف ہر اسی سبب سے جس طرف
روح حرکت کرتی ہے خون بھی متحرک ہوتا ہے اور سرخی شدگی غصے اور جوشی میں اور زردی شدگی دقت غصے
اور شرمندگی کے اس قول کو ثابت کرتی ہے اور اقسام اعراض انسانی کے چھ بنی بنی غصے اور قیام میں اور معنی
ہر ایک کے کہ جاتے ہیں اور سب عوارض انسانی کو حرکت روح کی لازم ہر خواہ بجز ایسی ہو خواہ بستی یا
کے اور سبب حرکت نفسی کا یہ ہر کہ نفس کو کہتے انفعال لاحق ہوتا ہے اور اس سے یہاں سے اس سے
کہ نہ ثمت اور تصرف و دونوں اس میں جمع ہوں اور انفعال کا لاحق ہونا اس سبب سے ہر کہ نفس کو
عارض ہوتا ہے اور ایک سبب حاصل ہونے کا اس کے قوت مدد کہ سے اور اس سبب سے نشانی
کو دریافت کرتا ہے اور یہ نشانی ہونے کے اور ایک انفعال ہے پس اگر یہ چیز کہ نفس کو اس سے انفعال
ہو اور لازم ہو مانند کوئی چیز صریح کے نفس اس کو طلب کرتا ہے اور اس کی طرف متحرک ہوتا ہے اور توجہ
ہر جاوے اور اس سے اس واسطے کہ تقاضا نہایت دوستی کا ملنا ساتھ محبوب کے ہوتا ہے اور اگر وہ
نشانی ہر اور ساتھ اس کے نفس کو اس سے تفاوت ممکن ہر مانند شکر و غصے کے بھی حرکت کرتا ہے
اور اس کی طرف تو اس سے مقابلہ کرے اس واسطے کہ انہما مقابلہ کی اقبال اور انفعال سے ہر اور اگر وہ
ممكن نہیں ہر مانند شکر و غصے کے نفس بھاگتا ہے اور اس سے اس کی مخالفت جانب ہر خلاصی ہر
اور اس سے اور تادی ہر اور اگر وہ چیز ایسی ہر کہ دونوں امرینے ملائمت اور تصرف اور اس میں
بین مانند شکر و غصے کے نفس ایک حربہ تھوڑا تھوڑا طرف داخل کے متحرک ہوتا ہے اور تو اس سے بھاگے
اور پھر ملدی سے طرف قیام کے حرکت کرتا ہے اور اس سبب سے کہ عقل اس کے عقل کو عقل ہر کرتی
ہر اور نفس کو شجاعت ملائی ہر پس گویا فعالیت حرکت ہر فزع اند فزع سے اور بالہ حرکت نفسی کو
روح کی لازم ہر اور اسی طرح سکون نفسی کو سکون روح کا بھی لازم ہر اور ہر اور روح سے یہاں روح
قلبی ہر اس واسطے کہ نزدیک عوارض انسانی کے بھی روح متحرک ہوتی ہے اسی سبب سے حرکات
انسانی کو قوت حیوانی سے افعال اور نسبت کرتے ہیں ہر چند کہ مہر حرکات نہ کہ وہ قوت نفس
ہر اور وہ اس کی ہر کہ نفس کو رو و عوارض انسانی سے اس کے اوپر تصرف عارض ہوتی ہے یا
طرف اور ان میں جو ہر نفس مل کو تسکین اور اطمینان دیتا ہے پس جب عارض ہوتی ہے نفس کو

سفیض ہو جاتا ہے تو اس بنا پر سے دور ہو جاسکے اور جو قوت نفس کو میل مائل ہوتی ہے منبسط ہوتا ہے اور اس
 ملائم سے اور دل معدن قوت حیوانی کا اور برکات غریزی کا عجب دل منقبض ہوتا ہے قوت اور حرارت بھی
 منقبض ہوتی ہے اور جو دل منبسط ہوتا ہے قوت اور حرارت بھی منبسط ہوتی ہے اور کیا گیا ہے کہ سبب تا بعد ای
 دل کے روح بھی متحرک ہوتی ہے اس واسطے کہ دل مائل روح کا ہے اور سبب روح کے خون بھی متحرک ہوتا ہے تو
 ہو جاسکے بدل اور سنہرے رنگ کا کہ تحلیل ہوتی ہے روح سے سبب حرکت کے اور وہ انقباض کی طرف حرکت
 انسانی کے پیچ اور فروری معاش کے اور پیچ ضروریات بدنی کے امور انسانی ہے کہ حاصل کرنا ضروریات
 بدن کا اس سے متعلق ہے اس واسطے کہ باعث اور پر تفصیل ضروریات بدنی کے امور انسانی ہیں اور قوت
 ثابت ہو کہ حرکات بدنی جملہ ضروریات سے ہیں جیسا کہ بیان کیا گیا اور وجود ان حرکات کا موقوف
 ہے اور پر وارف انسانی کے کہ لازم ہیں روح کی حرکت کو مانند ستوت اور غضب کے پس یہ بھی اثری
 ہو سکتے اس واسطے کہ یہ موقوف علیہ ہیں وجود فروری کے واسطے اور وہ انقباض کی طرف سکون انسانی
 کے اس سبب سے کہ روح لطیف مارا و سہل التحمل ہے اگر ہمیشہ متحرک رہے بالکل تحلیل ہو جاسکے
 پس احتیاج طرف سکون کے بھی فروری ہوتی تار روح بقدر کہ حرکت سے خیر ہو گئی ہے اور پیرا
 ہو اور پوشیدہ درجہ کہ حرکت روح کی یا طرف خارج کے ہوتی ہے یا طرف باطن کے اور دونوں صورتیں
 حرکت دعتہ ہوتی ہے یا تھوڑی سی جیسا کہ مولف لکھتا ہے فمنها ما یحرک الحرارة الی خارج البدن پس
 بعضے امور انسانی سے حرکت دیتے ہیں روح کو اور حرارت غریزی کو طرف خارج بدن کے ایسا دعتہ
 کا غضب والفرج یا یکبارگی مانند خفے اور خوشی کے او علیا قلیلا کما لیلۃ یا تھوڑا مانند لذت کے جس
 خاصہ سے کہ ہو دھما یا حرک الحرارة الی داخل البدن اور بعضے امور انسانی حرکت دیتے ہیں حرارت
 اور روح کو طرف داخل بدن کے امادۃ کا خوف یا یکبارگی مانند ڈر کے کما قلیلا قلیلا کا خوف یا تھوڑا
 تھوڑا مانند غم کے فمنها ما یحرک الحرارة حرۃ الی داخل و حرۃ الی خارج کا غضب اذ اکان مع الخوف اور
 بعضے امور سے حرکت دیتے ہیں حرارت اور روح کو ایک مرتبہ طرف داخل کے اور ایک مرتبہ طرف خارج
 کے مانند غضب کے جو ساتھ خوف کے ملا ہو اور اس سے زیادہ مفصل ہم کہتے ہیں کہ اگر امر متعلق ہو
 انسانی کا ملائم اور قوی ہو مانند فرج مفرط کا وہ اثر ماضی ہے لیکن قوت مقاومت کی قوی ہے یا مانند
 غضب مفرط کے ان دونوں صورت میں روح دعتہ حرکت کرتی ہے طرف خارج کے اور اگر وہ اثر

ظالم اور غیر قوی ہوا مندرجہ غیر مضبوط کے اور لذت غیر مضبوط کے اس صورت میں روح حرکت کرتی ہر طرف خارج کے متعویضی تعویضی اور ہر طرف غیر مضبوط سے یہ ہر طرف خارج اور لذت معتدل ہوں نہ نہایت تعویضی کو ملائق اعتبار کے نہیں ہوا اور اگر وہ لغز اور قوی ہوا مندرجہ خوف اس کیلئے شدید کے اس صورت میں روح حرکت کرتی ہر طرف داخل کے دفعہ بہبب نا امید کے مقابلہ سے اور خوف مضبوط کیلئے اکیلا دہر کر ساتھ فرج کے مرکب ہوا اس واسطے کہ اگر فرج یعنی خوف ساتھ فرج کے مرکب ہوگا حرکت طرف داخل کے دفعہ بغین ہوتی جیسا کہ جمل میں شہود ہوا اور اگر وہ لغز اور قوی ہوا مندرجہ غم کے اس صورت میں روح حرکت کرتی ہر طرف داخل کے تعویضی تعویضی اس واسطے کہ اس حالت میں واسطے واقع ہونے موزی کے خوف حاصل ہونے اور حیرت کا نہیں رہا ہوا اور امید مقابلہ کی بھی لڑت گئی ہوا اور اگر وہ مرکب ہوا ظالم اور لغز سے مانند ہم کے کہ شامل امید اور خوف کو ہوا اور مانند جمل کے کہ شامل اور فرج اور فرج کے ہر صورت میں روح حرکت کرتی ہر ایک وقت میں طرف داخل کے اور خارج کے اور اگر کوئی کہہ کہ حرکت ہم کی ایک وقت میں دو سمت مختلف کی طرف محال ہر پس یہ قول درست نہیں ہر ہم کہہ گئے کہ وقت اس زمانے کو کہتے ہیں کہ قابل تجربہ اور تقسیم کے ہوا مرکب ہوا ثبات سے پس حرکت جسم کی ایک وقت دو طرف محال ہوگی لیکن حرکت دو طرف ایک آن میں یقیناً محال ہر عقل سے اور اس قول سے وہ اعتراض کہ بعض شایع نے اور شیخ کے کیا ہوا میں فرج ہوا تاہم قابل تدبیر یعنی فکر کر اب معانی الغلابہ کے کہ امور نفسانی ان کو کہتے ہیں مشابہت ساتھ اور تاہم کہ بدن میں عارض ہوتے ہیں لیکن غضب وہ کیفیت نفسانی ہر کہ اس کی تعینیت سے روح طرفی خارج کے حرکت کرتی ہر واسطے طلب کرنے انتقام کے موزی سے اور فرج وہ کیفیت ہر کہ حرکت کرتی ہر روح طرفی خارج کے اس کی مصاحبت سے واسطے طلب وصول کے لذت سے اور فرج وہ کیفیت ہر کہ اس کی مصاحبت سے روح حرکت کرتی ہر طرف داخل کے واسطے خوف کے موزی سے موزی ملائق رہا انجلی لیکن جو موزی واقعی ہوا میں لفظ الی کا عبارت میں لاتے ہیں اور جو دنیا سے لفظ من کلاتے ہیں اور مئے فرج کے ڈر تاہم اور غم وہ کیفیت ہر نفسانی کہ روح حرکت کرتی ہر طرف داخل کے تعینیت اور کیفیت کے بسبب خوف کے موزی واقعی سے اور غم کو منن بھی کہتے ہیں ترجمہ اس کا اندوہ ہوا اور ہم کہ کیفیت ہر نفسانی کا اس کی تعینیت سے حرکت کرتی ہر روح اور حسہ

مزنی طرف داخل بدن کے موطن خارج کے بھی بسبب حدوث اس امر کے کہ غیر اس سے
ممتنع ہو ساتھ انتشار کرنے شر کے جس ہم مرکب ہوتا جو رہا سے اور خوف سے اور جان میں سے
بلکہ کرے اور ہر جگہ کے حرکت کرتا جو نفس اور کسی جانب پس اگر جانب وقوع خیر کی غالب ہو کر
کرتی اور روح طرف خارج کے اور اگر حرکت شر کے غالب ہو کر حرکت کرتی جو طرف داخل کے اندر
اور جہان کے کہا کہ ہم اپنے تمام طرف کسی چیز کے بجا و فکر ہی ہو اور کہا ہو کہ کبھی ہم سے عارض
ہوتا جو غضب اور مزین لیکن حدوث غضب کا بسبب تصور کرنے فوت ہونے مطالب کے
ہو کہ اس صورت میں روح متحرک ہوتی جو طرف ظاہر کے واسطے تدارک کے اور بعد اس کے
موجہ وار ہوتی جو فوت ہونے تدارک سے پھرتی جو طرف باطن کے متعارف اور عزون پہ
پس وہ حرکت مختلف ظاہر ہوتی میں اور اس چیز سے کہ اوپر بیان کیا جو فرق بیچ ہم اور ہم
ظاہر ہوا اور زیادہ اس سے بھی کہتے ہیں تو بالکل شک جاننا ہے جان تو کہ جس وقت کوئی
چیز ضروری ہاتھ سے یا دوسے یا دوس تک پہنچنا نہ جاوے یا کوئی کام بد واقع ہو اس طور پر کرنے
کرنا اور پہلو طاقت اس سے اور بدل اس سے ممکن نہواں بسبب سے بیچ نفس کے ایک
حالت ظاہر ہوتی جو اس کو غم کہتے ہیں اور جو وقت بیچ تمام کرنے کوئی کام کے اہتمام کرے نہ حصول
اور اس کا یقین ہو اور نہ عدم حصول اور اس کا کوئی چیز باطل اور معلوم ہو کہ وقوع اور اس کا یقینی نہ ہو
اور اس بسبب سے ایک حالت ظاہر ہو اس کو ہم کہتے ہیں بالجمہ مطلب صاحب غم کا دوسرے باہر بیچ
یا مطلوب نوب ہوا اور ممکن حصول نہواں اس تک پہنچنا مقصد نہ ہو بخلاف مطلوب صاحب غم کے کہ ممکن حصول
ہو اگرچہ دشواری سے ہو اور خجل وہ کیفیت ہو نفسانی کہ اس کی تربیت سے روح اور حرارت عزیزی
طرف داخل کے حرکت کرتی جو تبد ریح بعد اس کے حرکت طرف خارج کے کرتی جو اوپر قبیل جیا کے جو
اوپر بیچ تربیت کے لکھا ہو کہ خجالت خطاے عام لوگوں کی جو اوپر صواب یہ ہو کہ اس کو خجالت کہیں یا خجل
انتہا ہر مہرین اور ظاہر ہوا کہ حرکت ریح کی یا طرف خارج کے ہوتی جو باطن داخل کے اور اوپر کہ چکا ہو
اور حرکت خون کی بھی اس کو لازم ہو پس جو وقت کہ روح متحرک ہوتی جو اسی طرف وارد ہوتی جو اوپر
خالف کے سردی بسبب نقصان خون اور روح اور عارضہ عزیزی کے اس جانب سے بالجمہ انرا حرکت
روح کی طرف داخل کے ہو یا طرف خارج کے قاتل اور حاکم ہو لیکن وجہ ملاکت کی حرکت روح سے طرف

فوت و مرگ
میرا کہ

میرا کہ
میرا کہ

منفصل ہوتی ہر تعمق نظر سے اکثر لوگ اکاؤس منی سے پیدا ہو شام باؤس منی شکل کے ہوتا جو حسن اور قبح کے فیض
موجیت کے اسباب کے تصور نفسی پہنچ متحرک کرنے فوج کے تصرف نہیں کرتا ہوا کہ لایحیے اور اسبطلے مشہور ہو کر کوئی شخص
جب کوئی نیز تریش کھاوے پانی تغیر میں دیکھنے واسے کے ظاہر ہو تو تاہر اور دانت اسکے کندہ ہو تو بین اور اسبطلے
جس شخص کو رد ہو دو سر شخص اگر اسکو فکر کرے کاہیں ایک ہی جس در کو قتی بین اکثر اور بدستور اس شخص کو کہ
علیخون کا ہوا اور طرف سر کے متوجہ ہو سو سن چیز زندگی دیکھنے سے نور ان کرتا جو اندر اطاف والوں کو منع کیا جو دیکھنے
سے منع چیزوں کے اور یہ سب تصورات نفسانی سے ہو اور اسی قبیل سے تبدل خراج کا یہ سب تصور غو فرات
اور مفرات کے اور وہ مثال کراؤ میں اتھال تنگ کی ہو اور قیہ عظیم دفعہ ظاہر ہوا مال ماشن کا ہو کہ مشوق کے ظلم اور
یضا سے درجے سقوط قوت کے پہنچا ہو اور قریب ہلاکت کے ہوا ہو حب یکایک دیدار مشوق کا نصیب نہ ہو
و دفعہ حال اسکا طرف اصلاح کے عود کرتا ہر اور خراج میں استقامت ظاہر ہوتی ہو اور اسی قبیل سے ہو کر کسی
صحت کو تصور کرے یا محض کو یہاں تنگ کہ وہ تصور کامل ہو پس البتہ موافق او سکے صحت یا مرض حقیقی عارض
ہوتا ہو اور دفعہ اگر کون کا اور ملا کا پہنچ شہنوی مولوی درود علیہ الرحمۃ کے توبہ سے پیدا ہو گا اور اسی قبیل سے ہو کر کیا
اور یہ بگہ تنگ اونچی کے گرد و تاج اور من شخص کو کہ گرنیکا تصور کرے وہ نہ متاد لوگ اور برسی کے کہ ہوا میں ہاتھ
بین پھٹے ہیں جیسا کہ انگریزوں کو دیکھتے ہیں باجمہ ناشر امر نفسی کی تیسٹیں اور رفق ہو اور تصورات کو پہنچ پیدا
کرنے حوادث کے دخل تمام ہر نہایت وہ کہ باعتبار مقام و محل کے آثار شفاوت پیدا ہوتے ہیں کہ ہوا
الفصل الثالث فی الاسباب الخیرۃ فصل تیسری مقالہ تیسرے سے ثابت ہو چھ آن سبب
کو مرض کو پیدا کرتے ہیں اور جسے سبب مطلق کے اس مقالہ کے شروع میں کہ گئے ہیں یہاں ہو کچھ اس
مقام سے ثابت کہ تھا جو کہا جاتا ہے و تقسم لثمنۃ اقسام او تقسم ہونے ہیں اسباب مضر ترین قسم میں بادیت
و سابقہ و اصلۃ ایک او فیسہ بادی ہو اور دو سراسر ابقہ تیسرا و اصلہ درجہ صحر کی ان تینوں میں یہ ہو کہ سبب
ہو حال سے باہر نہیں ہو ایک وہ کہ بدنی ہو اسکا بادی کہتے ہیں دو سراسر وہ کہ بدنی ہو اور بدنی بالاسنہ تیسرے
پہنچ غلطی اور غریب اور ترکیبی کے اس سبب بدنی میں دو طرح ہو ایک وہ کہ حالت کو واجب کرے واسطے سے اسکو
سابقہ کہتے ہیں دو سراسر وہ کہ بدنی واسطے کے حالت کو یہ اگر سے اسکو واصلہ کہتے ہیں اور سہ ایک انیسہ فصل
کہا جاتا ہے غالباً تیسری التي لا کون علیا ولا خیرا ولا کربا پس سبب بادی وہ کہ غلطی ہو اور غریب اور
تہ ترکیبی بل کون اعراض الامور الی چیزہ تسل الہو و الحیا بلکہ ہو کوئی امر موثر خارج بدن سے مانند ہوا کے

کر صدمہ کو پیدا کرے اور یا تھوڑے بڑے سردی کے استرخا ہوج غضب کے پیدا کرے اور من الاموال نفسانیہ کا غضب
 یہ ہو کوئی امر او نفسانی سے مانند غضب کے کہ موجب گرمی کا ہونے روح کے اور بھی یومی پیدا کرے اور اسی تمیز
 بین نفسانی کہ موجب می وغیرہ کے ہوں اور ایک زمین ہو کہ نفس بدن کے غیم جیسے جو پیکر کا بنی نفس سے قوی ہو
 وہ بھی بادی اور چغیر پنی ہونے کے مانند اور پنی کہ جو یا چاہا امونیابی اور امونیسانی کو بادی کشیدہ اور انکو
 بادی کو نہا محل ترین وجہ کا ہر ایک وہ کہ اسوڑہ کو روح پیدا کرتے حالت کے شدید اور انکو رہن لینے غاہر مقلدین
 طبیعت پر اور غیر طبیعت برس سبب سے بادی کشیدہ ہیں اور اور اس تقدیر کے چاہیے کہ بادی شتی ہو پنی
 موندہ اور سکون وال حمل اور او موقوف سے لینے طور کو مری وجہ کہ اسوڑہ کو ولالہ بلکن خارج ہیں مانند یا
 کثر سے خارج ہوتا اس سبب سے بادی نام ہوا اور اس تقدیر کے چاہیے کہ بادی شتی ہو پنی
 ساتھ نتیجہ یا سے موندہ اور سکون یا سے تنہا اور فتح وال حمل اور الف کے لینے محرک کے وجہ تیسری پیکر شک
 نہیں ہو کہ موندہ اور مبداء احوال کے ہوتے ہیں اسواسطے کہ اسباب بدنی اشکال کے مثلاً البتہ استقامت
 اور نسبت اسباب غایبی سے رکھتے ہیں مانند اندیکہ تیر اور فساد اوید کے اور یا تھوڑے پس انکو بادی کہتے
 جو ممکن ہو کہ اس بہت سے ہو اور اور اس تقدیر کے بادی شتی ہو پنی سے ساتھ نتیجہ بار موندہ اور سکون وال حمل اور
 ہر موقوف کے یعنی ابتدا کے قاعدہ سبب بادی عام ہو کہ حالت کو واجب کرے بواسطے مانند طعمہ کر کے
 واجب کرتا ہر اشکال کو بیج بدن کے اور اشکال واجب کرے مرض کو یا بے واسطہ کرے مانند حرارت بد کے کو موجب
 صدمہ کا ہو چلی صورت میں در میان سبب بادی کے کہ کثرت طعام کی ہو اور در میان مرض کے اشکال واسطہ
 اور در مرض صورت میں بیج سبب اور مرض کے کوئی واسطہ نہیں جو حاصل ہو کہ در میان سبب غیر بدنی اور
 مرض کے واسطہ ہو یا نہ اس سبب کو بادی کہتے ہیں بخلاف سبب بدنی کے کہ اگر زمین اور مرض میں واسطہ ہو تو بلکہ
 کہتے ہیں ورنہ واسطہ یہ کہ موقوف تھا جو واسطہ تیسری الاسباب البدنیۃ الی کون منہا وین المرض واسطہ
 اور یا ابتدا اور وہ سبب بدنی ہو کہ در میان اس کے اور مرض کے واسطہ ہو و الواحد وہی الاسباب الی انکو نہیں
 بین المرض واسطہ اور واسطہ وہ سبب بدنی ہو کہ نہ ہو در میان اس کے اور مرض کے واسطہ مثال السابغۃ الاسترا لعی
 مثال سبب کی اشکال ہو واسطہ می حقتہ کے اسواسطے کہ اشکال واجب کرتا ہو پنی حقتہ کو بواسطہ حقتہ کے
 اور پنی کو ساتھ حقتہ کے چنے مقید کیا کر می یومی کہ اشکال سے ہوتی جو در بان اشکال سبب حاصل جو واسطہ
 کہ در میان اشکال اور پنی کو کر کے واسطہ نہیں ہو کہ لا یخفی وتسل الواصلہ العفونۃ الی یا نہ حاکم

مثال واسطہ کی غفلت ہرگز لازم ہے اور ایک تیب خفی اس واسطہ کہ سچ غفلت اور تیب کے واسطہ میں بحر
اور وسیع اشتراک تیب یومی پیدا کرے واسطہ ہے جبکہ اگر فائدہ سبب فاعلی اور سبب میں تقدم
زمانی ہو تو باوجود اس تقدیر پر سبب کو سابقہ کہہ سکتے ہیں لیکن اس سبب سے کہ سبب غیر بدنی
کا نام باوی رکھا گیا اور ایک قسم سبب بدنی کا واسطہ سبب متصل ہونیکے ساتھ سبب کے پس قسم
دوسری بدنی کی اور کثرت عام رکھا ہے یعنی سابقہ اور بانسٹا چاسیدہ کہ جیسے مرض کے تین سبب پہلے ہیں
صحت کے بھی تین سبب ہیں مثال سبب باوی صحت کی مثال موافق ہے اور مثال سابقہ کی فتنج تمام اور
مثال واسطہ کی اعتدال خارج اور امتداد ترکب و ذہن الاسباب اما ان یث سبب المزاج اور

الترکیب اور تفرق الاتصال اور یہ تینوں اسباب یا پیدا کرتے ہیں سو وخراج کو یا مرض ترکیب کو یا مرض تفرق الاتصال کو اور یہ بیان انکا اوپر ہو چکا ہے اور ذکر اسباب ان امراض کا کیا جاتا ہے ماسو المروج بمسوت مؤلف قانع ہو ایمان کرنے اسباب معنیہ احوال بدن آدمی سے ضروری ہو یا غیر اسکے اس

شروع کیسچ ذکر اسباب ہر ایک کے اجناس ثلثہ اراضی مفروضہ سے اور کہا کہ اما سورم المراج لنقول ان اسباب المراج الما خمسہ لیکن سورم المراج ہیں ہم کہتے ہیں کہ تحقیق کہ اسباب مرض گرم کے پانچ ہیں بقول الیونس کے حرکتہ تجا ذر من الایہدال ایک حرکت کہ گد رجا وے مد اعدال سے تھوڑا اتحاد اور

ہونے کو مانتے قلیل کے اس سبب سے مفید کیا ہے کہ تجزہ و تفرق سبب ہر دوت کا ہوتا ہے سبب کثرت
 اور حرکت عام ہے کہ حرکت نفسانی ہو یا بدنی جیسا کہ سولف کہتا ہے اما نفسانیۃ یا وہ حرکت نفسانی
 کو کہ انقباض و انبساط کے اور جاننا چاہیے کہ غصہ و کرب حالت یلین سخن ہے لیکن اور امور نفسانی احوال

کے باعتبار افراد اور عدم افراد کے مختلف ہوتے ہیں اور بذریعہ کا لمبا القصر فی الریاضۃ یا مدنی ہو یا شہر
النجیر ریاضت کے اور میان کھس بلانہ غیر مفرط و مفرط جو اس واسطے کہ افراد اذیمین باعث تبرید کا متاثر
بیب کثرت تحلیل کے اوطافاۃ حرارۃ بالفصل دوسرے ملاقات کمرنا حرارت بالفصل کا جو اور برمان

نہایت غیر معطر مراد ہے اس واسطے کہ فقط سردی کی باعث ہوا و ملاقات حرارتہ بالقوة غیر معطر ہوا
 حرارتہ بالقوة کا ہر مثال اس کی مثال کرنا غذا کا یا دوا کا کہ بالبعث گرم ہو اور دوا سے کہ استعمال
 نے سے اوپر خارج بدن کے سختیت پیدا کرتے ہیں جاننا چاہیے کہ استعمال دوا سے گرم کا

ف
اسباب الاز
الخافيه

من
نظر اسواط
عقب
منافی

ماہنامہ دانش اور سائنس
کے مہذبہ کی اور چین
سائنس و فضا

ہمیں تو یہ معلوم

ظاہر غرض کے اگر مضر ہو تو وہی ہوتا ہے طرف سردی باطن کے سبب مذبذب کرنے خون کے اوپر
 ہی ہر کے اس واسطے کہ سخت کمینہ جی ہر خون کو اوپر محل کے اوکاف المسام اور سبب چوتھا حرارت کا
 کثیف ہونا مسام کا ہر اس واسطے کہ بند ہونا مسام کا سبب اشتقان حرارت اور انحراف خون کی ہوتا ہے اور یہ
 امر حرارت کو زیادہ کرتا ہے اور سبب تکاف کا خواہ ملاقات اشیا سے یا ربو بالفعل کی ہونا نہ ہو چھوٹے
 سردی کے اور ہوا سے سردی کے اور غسل کرنا سردی سے خواہ ملاقات اشیا سے فالین کی بیسیے نما ہونا پانی
 شہی سے خواہ ملاقات چیز شک کی مانند مٹی کے خواہ اور چیز حرارت کو روکے لیکن استعمال کرنا موقوف
 کا اوپر ظاہر کے اگر چہ قراط سے ہوا باطن کو بھی سرد کرتا ہے لکھا لایفخہ او پیچ بعضے نسخوں کے والد بھی
 لکھا ہے یعنی سبب چوتھا تکاف مسام اور سدہ ہر پوشیدہ نہ ہے کہ اس صورت میں تکاف کو ملامت ہے
 رکھنا اور سدہ کو خاص اس لیے کہ سدہ کے تکاف لازم ہے اور تکاف کو سدہ لازم نہیں ہے اور مٹی سے
 کے واقع ہونا ایک جسم کا ہر بیج مرقوم تنگ کے اس طرح کہ بھنے خضقی طبعی کو منع کرے بشرہ سے اور
 ہو سکتا ہے کہ سدہ سے سدہ مسام کا یعنی تکاف مراد ہو اور اس تقدیر کے دلشد و عطف تفسیری
 ہو گا نہ عطف حقیقی اس واسطے کہ عطف حقیقی وہ ہے کہ بیج موقوف اور عطف علیہ کے منابر ت ہوا لڑ روئے
 مٹی کے و العفوۃ اور سبب پانچواں خفوت کا خفوت ہر اس واسطے کہ عفوت پیدا کہ پیدا ہوتی ہے حرارت
 غریبہ سے حرارت مزیدہ کو بھی پیدا کرتی ہے اور علت مدوش عفوت کی حرارت ناری ہے کہ اوپر رطوبات
 کے کہ ممتزج بین فلبہ کرے اور جنبش دے او کو جنبش غریب پس رطوبات مذکورہ فلبہ ہوا لڑ
 اسطورہ پر کہ لائق اصلاح کے نہیں ساتھ اس حالت کے اور صلیح ہو بیج حالت عفوت کے نوعیت
 میں فتور نہیں آتا ہے یعنی شو حقہ اپنی نوع پر باقی رہتی ہے مثلاً خون کے گندہ ہو یا او قلعہ بعد گندہ ہو
 کے بھی وہی ہے کہ تھا مگر یہ کہ شدت حرارت کی عفوت کو مرتبے احراق کو پہنچا دے اس صورت میں
 ہو قلعہ کہ ہو سودا ہو با تا ہے اور اپنی نوعیت سے شکل آتا ہے اور یہ اور چیز نہ بحث عفوت سے خارج
 ہے اور بیج بحث حیات کے کہا جاوے گا جو کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ تپ دھوی غشی کا جو نہیں
 ہے اس واسطے کہ خون جب متعفن ہوتا ہے لطیف اور کما مفر اور کثیف اور کما سودا ہوتا ہے یا وجود و نہ
 اس قول کے ظاہر البطلان ہے بلکہ جب طہرت گرم اور متعفن ہوتی ہے انحراف گرم اور اس سے جدا
 ہو کر اعضا کو کہ ہماریہ اس کے بین گرم کرتے ہیں اور اشتعال اور سوجش زیادہ کرتے ہیں پس عفوت

۱۰ ذالربیب سخت کا ہوتی جزو اسباب المرض البارد و کاتیہ اور اسباب بیماری سرد کے آئندہ بین ملاقات ہر دو
 بالفضل ایک اونسیر ہو چکا سردی کا ہر کہ بالفعل سرد ہو جائے ہوا سے سرد کے اور پانی سرد کے اور یہ دونوں
 اسباب برودت سے ہیں لیکن بالعرض سخت کو پیدا کرتے ہیں بسبب محقق حرارت کے اور تکلیف سام
 جیسا کہ بیچ اسباب سخت کے شمار کیے گئے ہیں و ملاقات بروۃ بالقوة دوسرا سبب ہو چکا سردی کا ہر کہ بالقوة
 سرد ہو جائے اندام اور الطیہ کے کہ بالطبع سرد ہیں اگرچہ بالفعل گرم ہوں انقباض لفظ ملاقات سے قیام
 ہر کہ برات مصداق کو بین ظاہر بدن سے اندر بیچ اوسکی ذیل کے اندک ظاہر مذکور ہوئے ہیں پس اس
 تقدیر پر یوں نے جو مبررات باطنی کو بیچ اسباب مبررات کے بیان نہیں کیا وجہ اسکی یہ کہ چاہیے کہ مبررات
 باطنی بیچ موجب ہونے برودت کے ظاہر اور واضح تھے اسواسطے کہ جسوقت ملاقات بادو کی ظاہر بین
 سردی کرتی ہو یہی ہر کہ و و اوسکا باطن میں لا محالہ سردی کرے گا و ہر ہو سکتا ہر کہ ملاقات عام ہو
 خارج سے ہو یا داخل سے اس صورت میں اور تا ذیل کی اقتیاج نہیں ہر وقتہ الاکل فی الخایہ سبب تسیر
 کھانا ہر نہایت سے بہت کھانا اور ظاہر ہر کہ جب غذا کھا جائے کھانے غذا عین رطوبت متخلل کے کافی ہونگی اور
 تحلیل رطوبات کا باعث نقصان حرارت غریزی کا ہر اور نقصان حرارت کا موجب زیادتی برودت
 کا اسواسطے کہ حرارت بمیزان چپانگ کے ہر اور رطوبت بمیزان رخن زیتون کے اور وجود رخن کا جیسا کہ لفظ
 چرلے کا ہر اپنی فائت سے قطع نظر موانع سے اسبیچ حصول رطوبات کا حافظہ مادہ حرارت کا ہر اور وجہ
 دوسری یہ کہ بیچ صورت کی کھانے کے حرارت طرف تحلیل رطوبت بدنی کے متوجہ ہوتی ہر اور
 اوسکو فنا کرتی ہر اور ہر کہ گزرا چکا ہر کہ فنا سے رطوبت کو فنا سے حرارت لانم ہر اور فنا ہونا حرارت
 کا ہر اور لا محالہ اور جائیں کہ جو غلہ میں کہ خون اونسے کتہر پیدا ہوتا ہر بیچ حکم قلت اکل کے ہیں والا فوائد
 سبب جو تھا افزا لکھا نے میں ہر اسواسطے کہ اس صورت میں بسبب تھملہ وراثت کے حرارت عاجز
 ہوتی ہر ہنم سے متضرع ہو کر منطی ہو جاتی ہر اور بالعرض برودت زیادہ ہوتی ہر اور نظیر اوسکی
 بہت رخن ہر کہ چراغ کو مضر کرتا ہر و التکالیف المفرطہ اور سبب پانچواں کشیف ہونا سام کا ہر و افراط
 اسواسطے کہ اس صورت میں بسبب اجتماع الخمر و اور خنہ کثیرہ کے حرارت متحقق ہوتی ہر میان تک
 کہ منطی ہوتی ہر اور سردی بیچ جو ہر اعضا کے پیدا ہوتی ہر اور جائیں کہ تکالیف بالذات سبب حرارت
 کا ہر اور بالعرض سبب برودت کا و الحرحہ المفرطہ اور سبب چھٹا حرکت ہر یا فراط پوشیدہ نہیں ہر کہ حرکت

اسباب المرض البارد
 سبب البارد

جب کثرت سے ہوگی چہرہ فی الحال سخن ہوگی لیکن نال میں سردی لایوگی یہ سب تحلیل حرارت غریبہ کی
اور عام ہر حرکت نام ہر کام بدن میں یا ایک عضو خاص اور بدن خاص میں ہو مانند ریاضت اور مشقت
یا نفسی ہو مانند غضب وغیرہ کے یا طبیعی ہو مانند قیغہ کے اور یا بنی کسب حق عادت بالوقت کہ افراد کسب
حق غیر معاد دون کے ہر افراد میں جڑیں حریتہ افراد کا ایک امر غریبی کہ بقیہ حریت اور نفس خارج
اور عادت کرنے اور نہ عادت کرنے کے مختلف ہوتا ہے اور جو معلوم ہوا کہ افراد حرکت کی بسبب غمت
سختی کے سردی کو پیدا کرتی ہر آخر کو جاننا چاہیے کہ غذا سخن بھی دہی کم رکھتی ہے اور یہ بتور دوائے
سخن کہ خارج سے استعمال کرتے ہیں جب مغرط ہوگی بسبب تحلیل کرنے مسام کے اور عادت حرارت
کے طرف ظاہر کے اور سہولت تحلیل کے سردی کو پیدا کرتی ہے نیز اندازہ کے کہ گشتہ اسکا گھولین
سیر ہوگا اور اسی قبیل سے ہر ملاقات مسخات کی مانند حرارت نار اور مارا دیوہا کے کہ افراد سے ہو
اور یہی عمل رکھتا ہے وہ پانی کہ بالطبع گرم ہو مانند میاد حیات کے لیکن او یہ سخن کہ داخل سے مستعمل ہوتا
اور غمت کہ بدن میں افراد سے ہوں دونوں کو صاحب نفسی نے کہا ہے کہ کوئی وجہ تیرید کی نہیں
رکھتے لیکن کلام صاحب مؤخر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی باعث برودت کے ہیں اسلئے کہ
اوسنے کہا کہ جو غیر تسخین افراد سے کرتی ہے سردی بھی چہرہ سخت او سکی بفضل ہو یا بالقوہ لیکن چہرہ
اور جو نفسی میں لکھا کہ تیرید او یہ شد و بے عارہ کی اور تیرید غمت کی کوئی وجہ نہیں رکھتی ہر جو
غوب فکر کیجاتی ہے کوئی وجہ عدم غنومیت وجہ کے ظاہر نہیں ہوتی ہر اس واسطے کہ افراد حرارت غمت
کی بواسطہ تحلیل بطور تیزری کے حرارت غریبی کو ضعیف کرتی ہے اور ضعف او سکا بطور اور
باعث اعدا حرارت غریبی کا عام ہر کہ بطور ہو خارج سے مستعمل ہو یا داخل سے اور جو وہ کتا ہے
کہ افراد غمت غذا سخن کی برودت پیدا کرتی ہے اس کلام سے تعجب ہوتا ہے کہ وجہ تیرید
دوائے اکو لہارہ کی کیونکہ او پر سخن رہی ورنہ ظاہر ہر کہ تسخین غذا کی بھی بسبب روایت کے ہر
اس واسطے کہ غذا سخن سے غذا دوائی مراد ہر لایا اسلئے کہ چہرہ غذا سے نطق کے افراد تسخین کی نہیں
ہو سکتی جیسا کہ اسکے تمام میں کہ نہ ہو سکتا ہے اور اگر کہین کہ غذا سخن سے سخت یا فعل مراد چہرہ کے کہنا کہ
اُس غذا کہ بالفعل مغرط الحرات ہو متغیر ہر اور بحث سے خارج کہ انسان ایسی غذا کو تناول نہیں کر سکتا
اور او پر تہذیب تسلیم کرے کہ یہ بات سچ دوائے شہوہ کے کہ بالفعل گرم ہو بھی حاصل ہو سکتی ہے ہر کہ

در بیان رد و نون کے ہرگز معلوم نہیں ہوتا تھا ہر یاد واجبہ درارت اوسکی مفوض تھی کہ میں سرور کی کوہ چاکی
 اسطرح غصہ نہ مفرط کہ استحالات حیات مادہ کامی سوداوی سے کرتی ہر اسی قبیل سے ہوا سکون غلط سبب
 ستوان سکون مفرط ہوا در وہ بہ سبب کثرت رطوبات فصدیہ کے حرارت غریزی کو خنوق کر کے بروقت
 پیدا کرنا ہر وقتہ انقباض المسام سبب آفتوان کھٹنا مسام کا ہر فراہ سے جس سبب سے کہ ہوا اور
 ہوا ہر کر کہ جو مسام کھل جاوین حرارت بہت تحلیل ہوتی ہوا در اس سبب سے بروقت پیدا ہوتی ہر
 واسباب مرض الیاس اس رقیقہ اور اسباب بیماری خشک کے چارین ملاقاتیاس بافضل ایک اون سے ہونچنا
 خشکی کا ہر کہ کیا بافضل ہوا سا نڈا لگ اور ہوا سے گرم کے اور اسی قبیل سے ہر خنق ریت میں اور حمام کرنا
 مابین پانی سے واپس بالقوہ سبب دوسرے استعمال کرنا اوس چیز کا کہ خشک بالقوہ ہوا در حمام ہر کہ داخل
 میں مستعمل ہو یا خارج میں دفعۃ الاکل سبب تیسرے تغلیل طعام ہر کہ یہ سبب غصہ یا غصہ کے ہوا سواست
 کہ کسی غلطی بسبب کم ہونے بل یا تحمل رطوبات کے خشکی پیدا کرتی ہر اور اسی قبیل سے غذا کرنا
 اوس غذا سے کہ دین غذا بہت کمتر ہوا اگرچہ مقدار میں بہت کھائی جاوے یا ایسی غذا کھائی جاوے
 کہ دین غذا بہت کمتر ہو لیکن بسبب غصہ یا غصہ بعدہ اور ہر کے ہضم کم ہو یا استفادہ سے نکل جاوے
 ہوا کہ نہ لقمہ نہ سبب جو تھا حرکت مفرطہ جو جس طور پر کہ ہو بدنی یا نفسانی یا طبیعی رطوبات کو غفل
 کرتی ہر اور دیگر حرکت طبعی کی شہرہ اور نہ جس قدر غیر طبعی ہو لیکن جو نوم اور قیقلہ ایسے امراض
 کہ بالطبع واقع ہوتے ہیں اور کو طبعی کہتے ہیں اور اوپر کہ گیا ہر کہ حد حرکت سے مناسب اور شایہ ہر
 اور نوم سکون سے واسباب مرض الطرب رقیقہ اور اسباب بیماری ہر کہ بھی چارین ملاقاتی طرب
 بافضل ایک ملاقات تر کر نے واسطے کی ہر کہ فی الحال طرب ہوا تھا ہوا سے مستعمل کے اور حمام کرنا
 پانی شیرین سے کہ بہت گرم ہوا اور باعتدال ہوا اور بعد ہضم کے یا اوپر طعام کے واضح ہو ملاقاتی طرب
 بالقوہ سبب دوسرے ملاقات طرب کی ہر کہ بالقوہ ترطیب کر سے مانند دواؤں کے کہ بالطبع طرب
 میں اور ادب ظہور کے استعمال کریں اور رطوبات مشروبہ غذا ہوں یا دوا اور توجیہ نہ ذکر کر نے
 ان اسباب کے بچ بخت اسباب بروقت کے معلوم ہر کہ دفعۃ الاکل سبب تیسرا زیادہ کھانا ہر اور نظا ہر
 کہ بہت کھانے کے بعد طرب اکثر پیدا ہوتے ہیں اور نظا ہر کہ باوجود کثرت طعام کے حال ایسے آدمی کا
 کہ مانند چار پانوں کے ہر دوا سے باہر نہیں ہر یا حار البدن ہر یا بار البدن پہلی صرف میں خون

کثیر القلوب تربیہ مصرعہ التعلیل

کثیر القلوب تربیہ مصرعہ التعلیل

اسی تصور تہیہ منجہ منلوب
 تریاد و چوتابی اور دوسری صورت طبعی شدہ و روح اور بلع لاجالہ طبع بین اور وجہ دوسری یون کنی ہر
 کہ انکار عداکہ اس سبب سے طرب ہر کہ دو حرارت عزیز کو چھایا الیہ اور مقرر ہر کہ ابرو و فانیغنی بکنو مقرر
 اس طرب فانیغنی سے کرتا ہر کہ اس کو انفرط سبب جو تھا سکون مقرر طرب اور ظاہر ہر کہ اس سبب سکون کثیر کے
 رطوبت بہت جمع ہوتی ہر کہ بدن میں بسبب عدم تخلیل کے کہ حرکت سے ہوتی ہر کہ اور اسی قبیل سے ہر کہ پیر
 کہ ان حالات سے اور اس سطح استعمال متیات غلط نجف کا بسبب اعلیٰ ہونے مانع لتخلیل رطوبت آرد کہ اور
 باین کہ جو اسباب افزہ مفردہ کے ذکر کیے گئے ترکیب امکانی ہر اسباب امراض افزہ مرکب کے چھایا ہر
 چھوے مانند حرارت کے کہ ساتھ رطوبت کے جمع ہو یا ساتھ یوست کے اور اسی طرح ہر کہ ورت کہ مرکب
 ہر ساتھ ایک کے ان دونوں سے اور ان اسباب کے سبب ہونے کے یہی تین چیز ہر کہ ایک حرکت
 مقدار فاعلی کی دوسری طول ملاقات اس سبب کی بدن کو تیرے استعداد بدن کی واسطے قبول کر نیسے
 میان تک اسباب صور فراج کے تمام ہو سے اب اسباب سوا ترکیب کے بیان ہوتے ہیں جیسا کہ
 مؤلف کتابہ و تشکیم فی اسباب مرض ترکیب اور یہی ہے کہ کلام کرین ہم جہ اسباب مرض ترکیب کے اور
 اس سبب سے کہ مرض ترکیب یا قسم ہر مرض الخلق اور مرض العدد اور مرض المقدار اور مرض الوض
 شروع کیا بیج بیان اسباب مرض الخلق کے اور جو وہ یا قسم ہر فساد التشکل اور مرض الجاری اور مرض الای
 اور مرض الصفی شروع کیا اسباب فساد التشکل سے اور اس واسطے کہ اگر انا فساد التشکل لیکن اسباب التشکل
 کے اور تغیر ہونا اس کا مجری طبیعی ہے دو طرح ہر کہ ایک وہ کہ بیج اصل پیدا ایش کے واقع ہو اور اصل
 نمادہ ہونے زمین کا بیج رحم کے اس واسطے کہ اس وقت میں جو عاریان او پیر طاری ہوتی ہیں اسباب فانیغنی
 سے اور بعد تولد کے باقی رہیں او انکو عرض نقلی کہتے ہیں دوسرا وہ کہ غیر خلقی ہو اور اسباب ہر کہ ایک کے کہ چاہے
 ہیں لیکن ہر خلقی ہر بھی دو طرح ہر کہ ایک وہ کہ بسبب قوت کے ہو جیسا کہ مؤلف کتابہ ہر کہ فساد التشکل المصنوع
 ہیں وہ یعنی فساد التشکل یا تصورات محدودہ کا ہر سطح کہ ضعیف ہو اور اس سبب سے طاقت نہ کہے کہ
 ہر خبر و منی کو صورت مضبوطی دیوے اس طور پر کہ نوع صاحب منی کی مقتضی ہو اور المیزان یا تصورات ضعیف
 میسرہ کا ہر اس طور پر کہ عاجز آوے منی میں تصرف کرنے سے پس طاقت نہ کہے کہ ہر خبر لغفہ کو بیج رحم کے
 حاصل ہو اور ہر صورت کی منی سے واسطے ضعیف و منی کے مستعد کرے تو حاصل ہو گیا او زمین الیہ
 خلق کہ حاصل ہو واسطے پیدا ایش مضبوط کے دوسرا سبب خلقی یہ ہر جانب مادے سے ہو اور ہر

سبب مرض
 سبب مرض

اور دین جبریت کہ وہ کبیب مقدار مادے کے ہوتا تھا مادہ متدرج میں ہوا اور جبریت میں جبریت چاروں مقامات پر تھا
 اوّلیٰ زیادہ دیا پھر بعد سے اسے قبل سے زیادہ متدرج کیا کہ ہوا اور بعد و طبعی کم ہوا جو اسے اس وقت کہ چاہیے
 تھا حاصل ہوا چار انجلی کا یکم اوس سے تیز اور کا محو و مسلکہ کبیب کیفیت مادہ کے ہوتا تھا مادہ چار انجلی
 ہوا باقی اوس سے کہ چاہیے پس بواسطہ نہ صالح ہونے قوام متدرج کے مادہ اطاعت فعل مصورہ کی نہ کرے
 جیسا کہ چاہیے اور فساد شکل کر جانب مادے سے ہوا و لطف نہ اسکو کہ خنن کیا کبیب اوس کے ظاہر ہونے کے
 اور ہر کسٹا کر تصور قوت مصورہ کو سم کرین کہ حقیقتہ ہوا چار انجلی پس جو جانب مادے سے ہوا بطریق
 مجاز کے ہوا کبیب نہ تصرف کرنے قوت مصورہ کے اوس میں بھی اور تصور مصورہ کے محل کسٹا جادو گھا
 اور ہونا قیاس نہیں کر لینے بعد غفلت اول کے واقع ہوتا ہوا جو طرح ہر ایک وہ کہ مرضی ہونا اور اسکی قیام ہر
 اور مسل لیکن قیام کبیب پھوٹ جانے اعضا کے مودی ہونا جو فساد و شکل کو اور مسل کبیب کہ ہونے کے
 کہ اوس سے انجن کج ہر کہ شکل میں فساد ہوتا ہوا جو قسم ظاہر زیادہ تھی مولف نے ذکر نہ کیا دوسرا یہ کہ
 عرضی جو یہ بھی دو طرح ہر ایک وہ کہ وقت بننے کے ہو جیسا کہ مولف کہتا ہے اور اشیاء واقع عند الخروج اذالم
 طبعی یا یاد و چیزین ہیں کہ واقع ہوتی ہیں وقت بننے لڑکے کے کہ نکلتا اوسکا بطور طبعی کے خواہ ضرر و اتصال
 طبعی پہنچ بیان پیدا لیش جن میں کبیاں ہو چکا اور ظاہر ہر کہ جو لڑکا اوپر غیر وضع مذکور کے پہلے شلہ بیٹھ کے
 بھل یاد و لون یا وزن کے بھل یا سوا ان کے اغلب ہر کہ اتصال درک یا التوا کے کبیاں فساد کستین سے شکل ہیں
 فساد ہر لڑکا اور شاید کہ کبیب خروج غیر طبعی کے بعضے اعضا جن میں کے رحم میں جنس کہ پاک ہوا جو بن
 دوسرا یہ کہ بعد پیدا لیش کے ہو جیسا کہ مولف نے کہا کہ اشیاء واقع عند الخروج اذالم طبعی یا یاد و چیزین ہیں کہ واقع ہوتی
 ہیں وقت پلینے لڑکے کے خندق میں اور معلوم ہر کہ جو خندق یا لیش فساد کے جیسا کہ کھنا لائی ہر پلینے میں
 دیر تک اسی ہیئت پر ہیں البتہ فساد اعضا میں ہوتا ہوا سوا سب کے اعضا اوس کے نرم اور مسل الانعلاف
 ہیں اور اشیاء واقع من خارج کسقطہ اور تیز یا د و چیزین ہیں کہ واقع ہوتی ہیں فجاج سے مانند نقطہ اور نہ بہ کے
 اور فساد را کلبیسی ہر المبادرۃ لی حرکت قبل نصب الاعضاء یا جلدی جو طرف حرکت کے قبل سخت ہونے
 اعضا کے سوا سب کے اس صورت میں ممکن ہر کہ شکل بعض اعضا کی فساد ہوا و لیش جادے اوپر بعض اعضا
 دوسرے کے اعتبار مولف جو فجاج ہوا ذکر اسباب فساد شکل سے شروع کیا پہنچ اسباب مرضی جادہ کے
 اور اسل سبب سے کہ مرض جبری کے تین طور ہوتے ہیں اتصال فطریق آئندہ اسباب ان تینوں کے

کرے اور کسی نقصان کو بعض برودت یا یہ سبب قبض کرنے سردی مفرط کے واسطے کہ سردی شدید جمع
 کرتی ہے اور اسے مجری کو سبب جانب سے پس پھاتے ہیں بعضے اس کے ساتھ بعض کے اولیٰ القوتہ الماسکۃ یا شدت
 قوت ماسکۃ سے اس واسطے کہ ماسک جو قوتی ہوتی ہے جمع کرتی ہے اور اسے مضمک کو زیادہ اوس سے کہ جیسے بالحدہ مجاہدہ
 درم کہ اور قبض برود کا اور شدت ماسک کا اسباب اظہار کے اور الباقی مجری اور التمام نقد اور دفع جسم غریب
 یہ تینوں اسباب انداز سے ہیں جان تو کہ اسباب اراضی عیاری کے میان تک تمام ہوئے اور سبب اراضی
 مجری کے اور اودھ کے واحد ہیں اور معنی ہر ایک کے بیان ہو چکا اب اسباب عرض مضاعف کے کہ جو قوتی قسم التوب
 کی ہر مذکور ہوتے ہیں واما اسباب المثبتہ نقد کون من داخل لیکن اسباب نامہاری اور درشتی سطح عضو
 یسے کہ کھرسے ہونے کے پس کبھی ہتھو ہیں اندر بدن کا لقاۃ المادۃ مانند اذہ تیز کے کہ شدید الجاہون سبب
 مدت اور سرعت نفوذ کے رطوبات لزجہ کو کہ اوپر سطح عضو کے واقع ہیں قطع کرے وہ کون من خارج
 اور کبھی ہوتے ہیں وہ اسباب خارج بدن سے کا لہ زمان والقبار مانند جیون اور گرد کے کہ جمع ہو لیکن
 اوپر اعضا کے اور سبب بدست کے خشونت کو اجلب کرتے ہیں اور برعلیکہ واما اسباب الملاستہ نقد
 محمولہ خلط لزج من داخل لیکن اسباب مضاعفی سطح عضو کے پس کبھی ہوتے ہیں بسبب خلط لزج کے داخل
 بدن سے اور ظاہر ہو کہ رطوبت لزجہ جو اوپر سطح عضو کے ملحق ہوتی ہے جو اسے عضو کو کر کے کچھ
 پستی اور پلندی نہیں کرتی ہے اور بالقدرد مضاعفی سطح بدن ظاہر ہوتی ہے وہ نقد کون من خارج اور کبھی ہتھو ہیں
 سبب ملاست کے خارج بدن سے مثل التبع المذاب بالدرن مانند نوم پگھلانے کے روطن میں کہ اوس کا نام
 قیرطی ہے اور استعمال اوس کا یہی ہے کہ عضو عضو سے کثافت کو دور کرتا ہے تبلیغ جو مولف بیان کرتے اسباب
 اراضی خلقت سے خارج ہو شروع کیا بیچ ذکر اسباب اراضی مقدار اور عدد کے اور کہا کہ واما اسباب
 زیادۃ المقدار والعدد فکثرة المادۃ لیکن اسباب زیادتی مقدار اور عدد کے پس زیادتی ماوے کے ہیں اور
 سبب کرنا جانب جہت غیر محتاج اور عام ہے کہ مادہ زائدہ اچھا ہو یا بد جیسا کہ مولف نے کمال الایضیہ بیان کیا ہے
 یعنی مادہ موجبہ کہ پیدا کرنے والا زیادتی کا ہر مثل اوس کا بیچ بدن کے موجود ہو فیظ اور کسی اونگی زائدہ
 یا غیث سے الرطوبہ باردی ہر پیتے مادہ کہ زیادتی کو پیدا کرتا ہے مثل اوس کا بیچ بدن کے مضمک مانند تالیل کے اور
 مانند اوس کے زوائد سے اولشدۃ القوتۃ الجاذبۃ یا سبب زیادتی مقدار اور عدد کا شدت قوت جاذبہ کی ہر
 اور علم ہے کہ قوت جاذبہ بڑھتا قوی ہو وے اور جذب کرے ماوے کو زیادہ اوس سے کہ پائیتہیں

بیان اسباب
 قمریہ

اسباب زیادۃ المقدار والعدد

سبب نیابتی مقدار یا عدد کی ہو یا بہرہ میں مدد کرنے والے کے یعنی بننے کے اور قصیدہ مستحبات کے مانند زفت و زعفران کے اور مانند ان کے جاذبہ قوی ہو اور ظاہر ہو کر استعمال مستحبات کا اور ظاہر ہو کر بسبب تکمیل اور توسیع ہر کام کے اور انصاف حرارت غیر مزی کی مدد کرتا ہو جاذبہ کو اور غریب مادے کے اوس جانب سے زیادہ اس سے کر پائیے ناما اسباب نقصان العدد و المقدار نقصان المادۃ لیکن اسباب نقصان العدد و المقدار کے نزدیک خلقت کے میں تصور اور کی مادے کا جو جس طور سے کہ ہو اور خطا و القوۃ المصورۃ یا خفا سے قوت مصورہ کی ہو اور یہی نے کہا کہ خطائے مصورہ کی سبب نقصان کی نہیں ہو سکتی ہر سو اسطے کہ جو مادہ کامل ہو اور غیر ناقص خطائے مصورہ کی او میں سبب روارت شکل کی ہوگی نہ سبب نقصان شکل کی اور روارت شکل کی ہماری بحث سے کہ نقصان مقدار اور عدد کا ہر خارج ہر اور جو ہر اس قول کے رد میں کہتے ہیں کہ خطائے مصورہ کی باوجود بہت ہونے مادے کے نقصان کو ہو نہ پختی ہر البتہ اسو اسطے کہ جب قوت مصورہ نے خطا کیا اور امتیاز نہ کیا اس امر میں کہ تصویر ایک انگلی کی کرے یا تصویر دو کی یا تصویر کئی انگلیوں کی دو وجہ سے باہر نہ ہوگی ایک وہ کہ سب مادے کو ایک انگلی میں صرف کرے گی اس صورت میں ظاہر ہو کہ سبب نہ پیدا ہونے اور انگلیوں کے نقصان عدد میں واقع ہو گا دوسری وجہ یہ کہ اکثر مادے کو چھ ایک انگلی کے انگلیوں سے صرف ہو گا باوجود تصویر یا پنچون انگلی کے اس حالت میں ظاہر ہو کہ سبب عدم تکمیل بعض انگلیوں کے نقصان اور کی مقدار میں واقع ہو گا پس حصول نقصان کا خطائے مصورہ مقصور و ناما اور اسطے منع مصورہ کا بھی باعث نقصان کا ہوتا ہر بسبب قادر ہوئی کہ اپنے تصویر مخصوص المقتدا سے فائدہ اوروں تصور نظر کر کے بیچ کلام یہی کے اور جو مصور کے نزاع لفظی ظاہر ہوئی ہر سو اسطے کہ یہی خطائے مصورہ کو اسباب نقصان سے کہ کہتا ہر باعتبار ذات خلل کے میں جو قوت فاعل بیچ کا ہر کہ اکثر کو اکثر جبہ تاثر بطور خف کے ہو نقصان کو وہاں بنظر ذات کے دخل نہ ہو گا اور جو مصور کہتے ہیں داخل اسکا یہ ہر کہ خطائے مصورہ کے نقصان میں محصور نہیں ہو جیسا کہ کہا گیا کہ بیچ بعض اعضا کے اکثر خیر کرتی ہر اور ہر کہ جو علقہ کو مادہ او میں بہت آویگا زیادتی مقدار میں ہوگی پس اسکی خطا سے بالذات نقصان نہوا بلکہ مدد و نقصان کا بالعرض ہوا اور یہ بات بہت سے خارج ہر پس نزاع لفظی ہوئی اور جان کو کہ مؤلف نے اسباب نقصان ظنی کے ذکر کیے اور اسباب نقصان کے کہ بعد خلقت کے خارج سے واقع ہیں مانند قطع اور خرق کرنا یا من سے ظاہر ہوں اور اجزائے باطن ناقص اور کم کرین مانند مادہ اکا کے سبب ظاہر ہونے کے

از کما و کزین کیا اسبب بیان کرتا ہے اسباب فساد و فتن کو اور وہ قسم چوتھی مرض الکرب کی ہے اور اس میں منع کے گزرنے کے ہیں واما اسباب فساد و الفتن من تغارت عضوی عضو اخر او مبادئہ لیکن اسباب و فتن عضو کے نزدیک ہونے سے ایک عضو کے ساتھ دوسرے عضو کے یا دور ہونا اور اس کا عضو سے پس چوتھ قسم سے باہر میں ہر ایک مرض کی ایک ہی الٹا و متضاد ہے یعنی یا اوہ کچھ دلائل کہ عصب اور رباط کو کچھ اور بالغ ہونا اس وقت اور ملاء و صحت قوت محرکہ سے پس اس وقت کو نہ تغارت ہو سکے اور رباعیت اور مزاج یا مادہ مرضی اور صحت کرنے والا جو کہ منع کرے مصلحت کو ملاء و صحت سے پنج حرکات ارادی کے پس اس عضو مسترخ کو قدرت خود تغارت کی دوسری عضو سے باطنی اور اثر قوت یا اثر قوت کا اثر اور ظاہر ہو کر کبھی اندام نام کا اسطرح ہوتا ہے کہ فساد و فتن کے ہونا یا اثر اور رباعیت یا مبادئہ تغیر ہوتی ہے اور یہ پنج علاج قوت ایک ایک کے اثر تغیراتی ہیں کہ ایک ایک جگہ جانے والا اور ایک ایک نیچے کی خوب فراہم نہیں ہوتی اور جنات غلط یا مشک ہونا غلط کا ہر پنج تفصیل کے اور منع کرنا عضو کو اسبب اور انقباض سے بدیہی ہر اوچھ یا یا سخت ہونا غلط کا بدیہی تفصیل میں اور فریق در میان جنات اور تخر کے یہ ہر کہ سبب جنات کا حرارت ہوتی ہے اسلئے کہ خشک ہونا اثر کو فساد ہونا اجزاء سے دقیقہ لطیفہ کا لازم ہے ہر مخالف تخر کے اور سخت ہونا کہ سبب اس کا عالم حرارت ہو یا بدوت پس تخر عام اور جنات نامی ہے اور پنج بعض بخون کے صرف عاقلہ اکیلا بدون طرف تولید کے محروم ہے اور اس تقدیر پر او تخر باطنی تفسیری جنات کا ہوگا اور حرکت مفرطہ یا حرکت مفرطہ ہر غیر طبیعی ہو یا سبب پیدا کرے نہیں کے یا تخر ایک فنون اور بیج وغیرہ کے فساد و فتن کا کہ یہ تفسیر یہ سبب کو دیکھو ہر اسباب فساد و فتن مادی کے ہیں اور فساد و فتن مولود می بھی ہوتا ہے اسباب ملاء سے عیساک بعض از کون بن دیکھا جاتا ہے کہ بعضی انگلیاں ملی ہوتی ہیں بعض انگلیوں سے میان تک اسباب مرض الکرب کے کام ہوئے اب مختلف مشورہ کرتا ہے پنج میان اسباب تفرق الاتصال کے کہ قسم تفسیری احوال منفرد کی ہو یا اسباب کہ اسباب تفرق الاتصال لیکن اسباب تفرق الاتصال اجزاء عضو کی و طبع ہو لہذا کہتا ہے کہ کسی انسان داخل پس وہ اسباب یا داخل بدن سے ہر مثل غلط احوال اندام سے خورندے کے کہ کبیب تیزی کے عضو کو کھالیوے اور تفرق اس کے اثر زمین دماغی عیساک پنج ہذا م کے او فریق یا غلط بلانے والا کہ او پر عضو کے غالب ہو اور اس کے اتصال کو متفرق کرے عیساک پنج و سلفار یا کبیدی کے دیکھا جاتا ہے کہ اجزاء سے جگر کے مفرق ہو کر ساتھ براز کے نکلتے ہیں مگر یہ مکرر

اسبب فساد و فتن

اسبب فساد و فتن

اسبب فساد و فتن

اسبب تفرق الاتصال

اور مرض میں بھی مختلفہ عرض کے کہ مرض ہی میں ہوتا ہے اور مہیا نے کہا ہے کہ عرض بہ نسبت بلعیت کے
 دلیل ہے اس واسطے کہ وہ استدلال کرتا ہے اور اس سے اوپر حالت بدنی کے اور بہ نسبت مرض کے عرض ہے اس واسطے
 کہ اس کے مرض کو عارض ہوئی ہے اور جانیں کہ علامت و طرح ہر ایک وہ کہ اس میں اور حالت میں واسطہ نہ
 مثل اس کی ناقص میں لڑہ ہے اس واسطے کہ وہ نشان اس تپ کا ہے کہ مادہ اور کافح عروق میں عارض ہوا ہے
 اور ظاہر ہے کہ بیچ استدلال لڑہ کے تپ مذکور ہے کوئی واسطہ نہیں ہے اور اس طرح باقی علامتیں حال اوپر
 حالت کے نظیر اس کی ہیں دوسری وہ کہ در بیان علامت اور حالت کے واسطہ ہے نظیر اس کی وہ علامت
 کہ دلالت کرے اس علامت پر کہ وہ دلالت کرے اوپر حالت کے مانند ظاہر ہونے سردی اور
 کھڑے ہونے بل کے کہ علامت ناقص کی ہے پس در بیان سردی اور تپ کے ناقص واسطہ ہوتا ہے
 اور جان چاہیے کہ دلالت علامت کی اوپر حالت کے یقین طرح ہر ایک وہ کہ اوپر حالت ماضی کے
 دلالت کرے مثال اس کی خداوت یعنی تری بدن کی ہر ساتھ متصف اور متعین ہونے بعض کے کہ اس سے
 اس سے ال کرتے ہیں اس امر پر کہ مرض کو پیش آیا تھا اور اس علامت کو مذکور کئے ہیں اس واسطے کہ یاد
 دلاتی ہے حالت گذری کو دوسری وہ کہ اوپر حالت حالی موجودہ کے دلالت کرے نظیر اس کی استدلال
 نبض وغیرہ سے اوپر حال موجودہ اور ماضی کے اور اس کو دال کہتے ہیں اور جانیں کہ اگر چہ تینوں قسم علامت
 دال ہیں لیکن اس سبب سے کہ پہلی قسم اور تیسری قسم کا نام خاص خاص ہے اور دوسری قسم کا نام عام
 رکھنا یا تیسری قسم وہ کہ اوپر حالت مستقبل یعنی آنے والی کے دلالت کرے مثال اس کی استدلال
 اختلاج نیچے کے اونٹ سے ہر اس امر پر کہ تو حادث ہوتی ہے اس کو تقدیمہ المعرفہ کہتے ہیں اور باقی العلم
 ہے اور طبیب کو اوپر حدوث حال آئندہ کے خبر دیتا ہے اس کو تقدیمہ الانذار کہتے ہیں مطلقاً اور کبھی ہزار
 ساتھ اخبار بد کے خاص کرتے ہیں اور ساتھ اخبار نیک کے بشارت کو الملاق کہتے ہیں اور ان علامات
 سے بعضے بلعیت کو مفید ہیں بسبب ظاہر ہونے اس کی خداوت اور کمال کے اور بعضے مرض کو بسبب
 مطلع ہونے اس مرض کے اپنے حال پر اور بعضے دونوں کو اور جو علامتیں مزاجی بہت قسم کی تھیں
 معلوم کتا ہے وہی علم اربعۃ اقسام اور وہ یعنی نشان دال اوپر حال بدیہ کے از روئے خراج کے کہ قسم ہیں
 ہر ایک کو ذکر کرتا ہے کہ نہما اللس بعضاً ان اقسام سے ٹمس ہر خان الفصل الاصل المعتدل غلبہ
 فی البلاء والمقدرة العوار دل علی الحرارة پس اگر مفعول ہو لاسم معتدل المزاج لیس سے بسبب تسخین اور

حرارت کے شیخ شہرہون معتدل ہوا کے دلالت کرتا ہے جو پیر حرارت کے اوجہ لاس ساتھ معتدل المراح کے
 اس واسطے ہے کہ اس کے لیسہ غیر معتدل کا اعتبار سے ملاحظہ کر اور دیکھ اس کا مفید نہیں ہو اور اس طبع فائدہ قبول
 موافقہ کا کہ حاصل ہوتا ہے شیخ شہرہ معتدل کے خاص کیا ہو ظاہر ہو کہ شیخ شہرہ تیز و حرکت کے پس میر و دون کا بھی کم نہ ہو
 کرتا ہے اور یہ دلیل نہیں ہوتا ہے اور پیر حرارت کے وان الفعل عند البتیر بدل علی البرود و اور اگر معتدل ہو لاس
 ملس سے تیز اور سردی کو دلالت کرتا ہے اور پیر سردی کے وان استقامت دل علی الرطوبۃ اور اگر لاسہ نرم اور
 لین دریافت کرے ملس کو دلالت کرتا ہے اور پیر تری کے وان استبصیلہ دل علی البیروت اور اگر سخت اور
 صلب دریافت کرے لاسہ ملس کو دلالت کرتا ہے اور پیر خشکی کے وان لمہ فعل عند دل علی الاعتدال اور اگر نہ
 منفعیل ہو لاسہ ملس سے یعنی کوئی کیفیت کو کیفیات اربعہ ہے جس نہ کرے بلکہ معتدل پاوی دلالت کرتا ہے
 اور اعتدال کے اور صلب بلکہ وہی بات کہ گندی ہوا اعتدال فراع لاس سے اور اعتدال تہر سے طبع نہ کرنا
 چاہیے اوقات ال ہوا کا بھی شرط ہو کہ لایخفی فائدہ بائیں کہ شیخ ہونے رطوبت اور بیروت محسوسہ کے
 دلیل اور رطوبت اور بیروت فروعی کے یہ شرط ہو کہ ملس معتدل شیخ حرارت اور بیروت کے ہوا واسطے
 کہ ممکن ہو کہ جسم فی نفسہ خشک ہو اور صلب حرارت فزاجی کے او میں لین اور فزاجی ظاہر ہو واسطے کہ
 حرارت بلقیس ملین جسم کی ہوا واسطے ہو مکتا ہو کہ جسم فی فاعہ مرطب ہو اور صلب بیروت فزاجی کے
 سخت معلوم ہو واسطے کہ صلب نشان بیروت سے ہر نظیر او کی برف ہو کہ باوجود رطوبت فزاجی
 یا ملس محسوس ہوتا ہے پس واسطے تحقق ان دونوں کیفیات کے اعتدال ملس کا شیخ حرارت اور بیروت
 کے لازم ہوتا ہے اور اگر کہین کہ احساس نام منفعیل ہونے لاسہ کا ہر محسوس سے پس بالفرو لازم آتا ہے
 کہ محسوس فاعل ہو اور حال یہ کہ رطوبت اور بیروت کیفیات متعلقہ سے ہیں ہم کہین کے کہ جواب اسکا
 بحث اراکین گذر ہی ساتھ اختلاف کے کہ درمیان الہا کے ہوا و صاحب نفیسی نے اس مقام میں کہا ہے
 کہ شیخ یہ ہو کہ رطوبت اور بیروت کیفیات محسوسہ محسوسہ میں نہ ہو کہ رطوبت سہولت تشکل
 اور بیروت صہر تشکل بلکہ سہولت اور صہر تشکل کیفیات مذکورہ کے لوازم ہے ہیں اور تفسیر کی
 ساتھ لوازم کے جواز ہر فائدہ مع طریق شیخ پیمانے مال ملس کے یہی ہو کہ موافقہ کے ہوا واسطے
 کہ صہر تشکل ملس کی موقوف ہویر لفظ ملس معتدل کے ہر بیروت لاس معتدل مال ملس تشکل
 سے خبر دار ہوگا اور ملس کو اس پر تناس کر لیا اور جو کوئی کہ شیخ ایک کیفیت کے کیفیات لین سے خارج ہوگا

او کو حکم کریگا کہ نلانی کیفیت غالب ہو اور یہ طریق صحیح ہر بشر کی کیفیت لموس معتدل کی پنج ذہن و کس
 وقت لمس کرنے اور لموس کے یاد ہو و منها اللحم والشم اور بعض اُن سے کہ از روئے علاج کے اور یہ حال کمال ذہن
 گوشت اور چربی ہر خان اللحم الاحمر ان کا نشہ اولیٰ علیٰ الحرارة والرطوبة پس تحقیق گوشت مسخ اگر بہت ہو
 دلالت کرتا ہوا ہر گرمی اور تری خراج کے اس واسطے کہ سبب مادی گوشت کا خون نہیں ہوا در شک منین ہر
 کہ خون گرم اور تر ہو اور یہی سبب قاعلیٰ اور کما حرارت معتدلہ ہر اس لیے کہ تاثیر حرارت سے بچ خون کے اجڑنے
 لطیف اس کے تحلیل اور تخریر سے چلے جاتے ہیں اور باقی اعتقاد و سخت ہونے میں اور تاہر ہر کہ جو سبب قاعلیٰ
 گرم غیر مغرط ہو اور یہی سبب مادی گرم ہو پس سبب بطریق اولیٰ گوشت گرم ہو گا لہذا پنج احوال گرم اور تر کے
 گوشت بہت ہوتا ہوا اور بار و باس میں کمتر و یوں ہناک تھلا اور ہوتی ہوا وہاں سختی لینے خشونت
 گوشت مسخ زیادہ ہوتی اور مضبوطی اور سین لازم ہر وہاں کان اسیر اور لیس ہناک شحم کثیر اور اگر گوشت مسخ
 کمتر ہوا اور نہ واس گلہ بہت چربی دل علیٰ البیس الحرارة دلالت کریگا اور پزخشی اور گرمی کے لینے تعدد ان کو
 ہونا ساتھ بہت چربی کے نشان گرمی اور خشکی کی ہر سبب ہونے مادی حرطہ کے اور ہونے علت گرمی کے
 والشم والیسین فید لان علی بردۃ والرطوبة لیکن چربی اور سین پس دونوں دلالت کرتے ہیں اور پزری
 اور تری کے و یوں ہناک تر بل اور ہوتا ہوا وہاں تر بل اور استرخا لینے سستی پنج گوشت کے لینے ٹھیلان
 سبب نرمی چربی اور سین کے اور جانا چاہیے کہ سبب مادی شحم اور سین کا رطوبت اور ایتہ فون کی ہر
 اور سبب قاعلیٰ انکا ہر دو سے لہذا او پر اعضا کے سردی کے اکثر ہونے میں مہیا کی پنج تشریح اعضا کے کما
 گیا ہر ساتھ پیدا لیش شحم کے اوپر دل کے کہ گرم ہوا اور سین اجڑا سے دہنی تمیز میں کہ اوپر گوشت کے لموس
 ہوتے ہیں البتہ ماہ استدلال کثرت شحم اور سین سے اوپر رطوبت خرابی کے اوس صورت میں ہر کہ ساتھ
 اور علما بتوں کے طے ہوں مانند تنگی عروق کے اور قلت خون کے اور خاہلہ و سکالیر ہر کہ او کی صاحب کے
 وقت ہموک کے ضعف ہوتا ہوا اور جو بدن ان چیز ویکے ہوا اوپر خراج طبیسی کے نہ دلالت کریگی بلکہ دلیل
 علاج کفایتی کی ہوگی قلعہ البیس والشم تبدل علی الحرارة اور کمی سین اور چربی کی ولالت کرتی ہوا اور ہر
 گرمی کے اس واسطے کہ حرارت سبب بگھلانے کے انکی پیدائش کو مانع ہوگی اور پس کو انکا لازم جانین
 سبب کم ہونے مادی رطوبہ کے اکثرۃ اللحم کثرتۃ شحم تبدل علی افراط الرطوبة اور کثرت گوشت کی ساتھ
 اور چربی کے دلالت کرتی ہوا اور بہت ہونے تری کے سبب بہت ہونے دونوں مادی رطوبہ کے

کہ گوشت اور چربی میں دشمنان احوال اشعر اور بیض آن اقسام سے کہ اوپر بال کے زور سے خارج کے
 دل میں احوال پانوں کا ہوا کہ کیفیت جیسے باؤ کی بیج تشریح اعفا کے گذری دوسرے نباتات بدل سے میں
 میں بلد جنبا بال کا دلالت کرتا ہوا پر خشکی خارج کے اسواسطے کہ جلد جنبا بال کا کثرت ماوسے سے ہوا کہ اکثر سے
 دفانی ہوں اور ظاہر ہو کہ بدون یہ سبب کے پیدا نہیں ہوتا اور اگر جنبا بال کا بہت بلد ہو تو اس اس امر کا ہوا
 کہ گرمی بہت ساتھ موسمت کے ملی ہو کہ کثرت بدل سے الحارۃ اور بہت ہونا بال کا دلالت کرتا ہوا پر گرمی
 خارج کے اسواسطے کہ کثرت خشکی کی بدون بہت ہونے دفانیت کے نہیں ہو سکتی اور جھول او فخر کا بڑا
 تحت فاعلی کے کہ حرارت ہر نہیں ہو سکتا دقتہ بدل سے الرطوبۃ اور کی بال کی دلالت کرتی ہوا پر ترسی
 خارج کے اسواسطے کہ ترسی انعقاد کو منع کرتی ہوا اور بعض ہوا دفانی کو متصل ہونے سے ساتھ دوسرے کے
 منع کرتی ہوا اور ہونا کی بال کا دلیل طوط کی اوس تقدیر پر ہے کہ مادہ اوسکی پیدائش کا موجود ہوا اسواسطے
 کہ جس جگہ مادہ موجود ہوا اور دلائل کم ہونے ماوسے کے ظاہر ہوں کی بال کی بسبب نہونے ماوسے کے ہوا
 زہر طوبت خارجی سے و غلطہ نذل علی کثرۃ الرغایۃ اور غلطہ اور گندگی یعنی موٹا ہونا بال کا دلالت کرتا ہوا
 اور بہت ہونے دفانیت کے یعنی اکثر سے دفانی کہ ماوسے بال کے میں اور گزر چکا ہو کہ بہت پیدا کرنا اور
 مذکور کا کام حرارت کا ہوا پس غلطہ دلیل گرمی کی بھی ہوا اور اگر کہیں کہ ہو سکتا ہو کہ سبب غلطہ کثرت
 سام کی ہونا کثرت ماوسے کی ہم کہیں گے کہ کثرت سام کی موجب تحلیل ہونے ماوسے کی اور مانع پیدا
 ہونے بال کی ہوا اور اگر ساتھ کثرت سام کے غلطہ بال میں ہو دلیل کثرت ماوسے کی ہوگی پس دلتا
 صورت میں غلطہ غلطہ کی کثرت ماوسے کی ہوا ہونا سوا او کے درجہ نذل سے غلطہ اور رقت اور بال کی
 بال کی دلالت کرتی ہوا پر کم ہونے دفانیت کے اور وجہ اسکی غلطہ سبب غلطہ سے ظاہر ہوا ہوا
 اور کی حرارت کی لازم اور اسکا مابین وجود بدل علی الحارۃ والیس اور مانع ہوا اور ولید کی بال کی ہے
 پیدا ہونا دلالت کرتی ہوا پر گرمی اور خشکی کے اسواسطے کہ کثرت حرارت سے بتغیف ہوا اور دا
 مستلزم ہوا کہ عید کو اور اسطیج نشان بہت سے ہو کہ کثرت کرنا مواد دفانی ارضی کا اور یہ بھی موجب عید ہو کہ
 پس گرمی اور خشکی دونوں علت وجودت کی ہیں اور ہو سکتا ہو کہ موجب وجودت کا التواء سے صلیغ
 سام کا ہوا اور فرق دریاں اسکے اور دونوں پس کے یہ ہو کہ جو التواء سام سے ہو گا ہرگز اوس میں نہ
 ظاہر ہو گا یعنی ایک طور پر رہیگا جو افانی اور پیری میں برابر بخلاف دونوں پس کے یعنی جو کہ

دشمنی سے ہو کر تیز ہوتے ہیں بسبب تیز خراج آومی کے باعث ارسان کے عیساکہ دیکھا گیا ہو کہ پیر یمن
 دور ہو پانی عرہ جو دت کہ جوالی یمن ہوتی ہو و بولہ نقل سے مند فلک اور راستی اور ہوا ری بال کی
 دلالت کرتی ہو اور پیر مند اس چیز کے کہ پچ جو دت کے گزرنے کی عریضے اور برودت اور رطوبت کے اسو
 کہ مدوت بولوت اکثریت مابیت سے جو عیساکہ پچ آن در خون کی پچ ملکہ کشم المیاد کے بنتے ہیں دیکھا گیا ہو
 لہ سیندے اور لاینے نکلتے ہیں اور چائین کنج پختہ سخن قالونیر کے ذکر مبولت سے سکوت ہونے ذکر
 اسکا مین ہر اور اور تقدیر موت کے احتمال ہو کہ بسبب ظاہر ہونے مال مبولت کے اور کسی مند سے کہ جوت
 ہو کہ کو مین ہوا و سوادہ مغلرہ اور سیاہی بال کی دلالت کرتی ہو اور حرارت اور مبولت کے بھی
 اسواسطے کہ گاہی ہو کہ پیدائش بال کی بخار و خانی سے ہو اور وہ لینے بخار و خانی کا لہر سے جس قدر حرارت
 بہن اکثر ہوگی و خان کا لہر زیادہ ہو گا و صوبہ مغلرہ و البرودہ اور مبولت بال کی دلالت کرتی ہو اور برودت
 کے اسواسطے کہ نشان غلبہ مغلرہ کا ہو اور مبولت ایک رنگ ہو متوسط در میان مرمت اور مفرت کے کہ بال سفید
 ہو و مفرت و مغلرہ علی القرب من الامتدال اور شقرت لینے وہ رنگ کہ رزوی مائل ساتھ مفری مفری کے ہو
 اور مرمت یعنی مفری مائل سے وہ دونوں پچ بال کے دلیل قریب امتدال خارج کی ہوتا ہو اور غفلت دل کی
 سواد سے یہاں تک پچ تن کے محذوف ہو اور طہر ہو کہ اگر حرارت غالب ہو بال کو سیاہ کرتی ہو اور اگر
 اقل ہو سفید کرتی ہو اور اگر معتدل ہو بیخ حرارت اور برودت کے مفری کرتی ہو یا شقرت لیکس
 تو سلا مازد مفری اور کہودی کے بال یمن واقع مین ہوتے ہیں کہ لاینے و سیاہی مغلرہ و البرودہ و مفرت
 درینہ دی بال کی دلالت کرتی ہو اور سردی اور مفری کے عیساکہ پچ سن شقرت کے بسبب ضعیف
 ہونے حرارت کے بلغم غلبہ کرتا ہو اور رنگ بلغم کا مادہ بال کو بھی سفید کرتا ہو اپنے غلبہ سے اور
 سبب شیبہ طبیعی کا نزدیک مغلرہ لیس کے ہی ہو اور جالینوس کہتا ہو کہ سبب اسکا کنج ہو کہ مادہ بال کا
 جو قوت بسبب برودت سن کے سرد ہوتا ہو حرارت اسکو جلا نہیں سکتی جو عیساکہ چاہیے اور اسطرح مین
 طاقت رکھتی ہو کہ اسکو جلد دفع کرے طرف سام کے پس وہ مادہ ویرنگ مغلرہ تا عرہ ان اور مغلرہ تا عرہ
 کنج ہو مغلرہ تا عرہ فاسی سکی گرو مین ہر لینے وہ سفیدی ہو کہ اور شیبہ رطوبت ناک کے
 ہو مین پیدا ہوتی ہو بسبب مفرت کے اور اسکو مین مین پیچوندی سکتے ہیں اور بعض لوگ یہ کہتے
 ہیں کہ جو بخارات مائل بسبب غلبہ سردی اور رطوبت کے اور بخارات کے غالب ہوتے ہیں اسواسطے کہ حرارت

ظاہر بدن میں خفین آتا تو اس کو رنگین کرے پس بالفرض سفیدی اصلی جلد میں ظاہر ہوتی ہو اور پھر کثرت اعضا کے مذکور ہوا ہر ایک اعضا سے اصلی سبب سفیدی بدن بلکہ کہ عضو عصبانی ہر برتو اور اعضا سے مذکور کے کسی سفید ہوا اور علت حقیقی سفیدی بدن کی یہی ہو اور کبھی سفیدی جلد کی غلبہ بلغم سے بھی ہوتی ہو لیکن فرق اس سفیدی میں اس اور حقیقی سفیدی میں یہ کہ ہر ایک بیان مریضہ میں اور نرمی اور نراوت پچ جلد کے اور شدت لہو و سرور کی کمی پس بدن لازم ہو کہ خلاف سفیدی حقیقی کے اور بھی آثار قلت افلاطون کے سفیدی حقیقی کو لازم ہو کہ گودت بدل سے اکثر تھا اور گودت رنگ بدن کی دلالت کرتی ہو اور بہت ہونے حرارت کے باطن کو گودت ایک رنگ ہو کہ معمولی سیاہی ہو اور شرقی قول کہ مولف نے گودت کو دلیل حرارت کی لکھی ہے کہ خلاف قول شیخ کے ہر اس واسطے کہ شیخ قانون کے شیخ ریاس نے لکھا ہو کہ اگر دلیل غلبہ البرد دیگر موانع اس قاعدے کے کہ الوارۃ القویۃ تولد البرودة موافقت در میان دونوں قول کے کیا دے اور ہر ایک کہ مولف نے پچ اسباب گودت کے شیخ ریاس سے مخالفت کی ہو حقیقت میں سبب گودت کا نزدیکی شیخ کمی خون کی ہو اور ساتھ اس کے بستہ ہونا خون قلیل کا اور تسخیل ہونا ان سبب کا ساتھ سوفا کے بھی اور مزاج جو دس بستہ ہونا خون کا پچ عروق سواقی کے ہر اس واسطے کہ اگر شیخ عروق کبار کے میل طرف انما د کے کرے بسبب غائر ہونے سبب سفیدی کا ہو گا جیسا کہ شیخ سفیدی کے گذار ہر سبب گودت کا دوسرے بدل سے کہہ الدم والوارۃ اور شرقی رنگ بدن کی دلالت کرتی ہو اور بہت ہونے خون اور گرمی اور یہ ظاہر ہو لیکن پچ بعضے خون قانون کے حضرت بجائے حرمت کے مرقوم ہو اور اور تقدیر صحت کے دلالت حضرت کی اور حرارت کے خلاف ظاہر ہو کہ سبب حقیقی جمود کا بستہ ہونا خون کا اور میل کرنا اور سکا طرف سیاہی کے ہر ساتھ بلغم کے خون مذکور سے اور مقرر ہوا ہو کہ تجدد فعل برودت کا ہو مگر یہ کہ وہ توجہ کہ پچ گودت کے کی گئی ہو یہاں بھی کیا دے اس صورت میں موافق قول مولف کے کہ گودت کو دلیل حرارت کی کہا ہو بدن غالب یہ ہو کہ حضرت کو بھی دلیل حرارت کی ہو والغیب عند اللہ سبحانہ جیسی بات خدا جانتا ہو مصفرتہ و متقرتہ تلالان سے افراد الحرارة اور زردی اور شمرت رنگ خون کی ظاہر کرتی ہیں اور افراد گرمی کے دلیل ہونا زردی کا اور حرارت کے ظاہر ہر اس واسطے کہ نشان کثرتہ مصفر کا زردی ہو اور مصفر جب بہت ہو تو ہر رنگ اور سکا اور پر رنگ خون اور بلغم کے غالب آتا ہو اور سہرہ شمرت کہ پیدائش اس کی خون برقیق مصفری سے ہو یا دن حرارت کے نہیں ہو سکتی لیکن کہہ ہو یا دن

یہ حرارت ہے
جس سے گودت
رنگ بدن سے ملتا ہے

کہ صیب کی خون کے زردی ظاہر ہوتی ہے جیسا کہ بیچ ناقہ خون کے دیکھا جاتا ہے اور اس صورت میں نشان زیادتی حرارت کہ شوگما کہلائیے اور فرق در میان دونوں زردی کے یہ ہے کہ زردی پہلی ساتھ اشراق کے ہوگی اور اتنا حرارت کے ظاہر ہونگے بخلاف زردی دوسری کے کہ ان چیزوں سے اوہیں پہ منوگی اور اتنا قنات خون کے اوپا یا جانا قنات کا ہی ہر ہوگا و سوادہ علی الحرارة اور سیاہی رنگ بدن کی دلالت کرتی ہے اور اگر گرمی کے اور حفظ بدل کی اس جگہ مذکور نہیں ہے واللون الباد بخان تملط البرودة وانیبوتہ اور رنگ باد بخانی دلالت کرتا ہے اور ہر سردی اور خشکی کے اور رنگ باد بخانی اوس سیاہی کہ کہ سردی سے ہی ہو سکتے ہیں اور صیب اور کاتبہ ہونا خون کا ہے اور ظاہر ہے کہ فاعل جمود کا سواے بڑے اور سفید ہر دالجھی علی البر اور رنگ جیسی دلالت کرتا ہے اور ہر سردی اور بلغمیت کے اس واسطے کہ جیسی عبارت ہے اس سفیدی سے کہ ساتھ تھوڑی زرقہ کے ہو اور شان بلغم سے پیدا کرنا سفیدی کا ہے اور شان برد سے تنجید ہر دالجھی علی البر و الطوبہ اور رنگ رماسی دلالت کرتا ہے اور ہر سردی اور تری کے ساتھ تھوڑی سودا ویت کے اس واسطے کہ رماسی وہ سفیدی ہے کہ تھوڑی تری لکھتی ہو مع تھوڑی سیاہی کے پس سفیدی تابع رنگ بلغم کے اور حضرت جمود خون سے اور میل کرنے اور سکے سے طرف سیاہی کے پس تحقیق ہو کہ علت رنگ مذکور کے مادہ بلغم کا ہے ساتھ تھوڑی خشکی سوداوی کے اور جو اس رنگ میں ہویت کو دخل نہ پانچ بعضے فنون کے بجائے رطوبت کے ہویت لکھی گئی اور لفظ بدل کی ان دو جگہ میں کہ بعد جیسی اور رماسی کے ہے محمد و فہر اب بعضے رنگ کہ کوف نے ذکر نہیں کیے کہ باتے ہیں اور وہ ادست اور حاجی ہے لیکن ادست کا و سکوت بھی کہتے ہیں اور ترجمہ ہر رنگ ہر دو طرح ہے کہ ایک وہ کہ ساتھ اشراق کے ہو اور وہ دلیل گرمی کی ہے اور دوسرے کہ ساتھ کودت کے ہو اور شرق نہاد وہ دلیل بردت کی ہے علت پہلے کی اشراق احتلاط اور علت دوسرے کی جمود خون کا ہے لیکن حاجی کہ وہ سفیدی ہے ساتھ زردی کے کہ تھوڑی ہو دلالت کرتا ہے اور ہر سردی اور بلغم کے ساتھ تھوڑی سفید کے اور بیچ جمع ہونے بلغم کے ساتھ صفرا کے دو جو کہیں میں ایک وہ کہ بہت ہو تا ہے کہ خبری وادہ کا تنگ ہو اس صیب سے نفوذ صفرا کا اس میں کہتر ہو اور سب نوین ملے اور باوجود اسکے فراج بار و بلغمی ہو دوسرے کہ ہو سکتا ہے کہ فراج بلغمی ہو ساتھ اسکے اندر یہ کہ سیراج الاستحالة البصر ہوں کما فی جابین پس صفرا پیدا ہوا و کہترت اوسکی ساتھ بردت

بغنی کے جمع ہونا غلیہ سب دلائل الوان کے کہ گئے ہیں اکثری بین در نہ تغیر رنگ کا سبب بگڑا ہوا
 تلی اور مددہ وغیرہ کے بھی واقع ہوتا ہے کہ لالہ یعنی لیکن جو کہ سب سے ہر طرف زردی اور سفیدی کے مائل ہوتا ہے
 اور وجہ زردی کی کمی خون کی ہر کہ سو سرخ اور صنف بگڑا لازم ہوا اور وجہ سفیدی کی غلبہ طو بات
 مائی اور بغنی کا ہوا اور پھر اتنا رنگ جلد کا اوپر اصل اپنی کے سبب کمی خون کے کہ علت رنگ کی ہر
 اور بوتلی سے ہوا سب سے زردی کے طرف سیاہی کے مائل ہوتا ہے وجہ زردی کی کمی خون کی ہر سبب
 فساداتی کے اور وجہ سیاہی کی غلبہ ہوا کا ہوا جو معدے سے ہوا ہونا اس کا بھی ہر حال بگڑا
 طرف زردی اور سفیدی کے ہوتا ہے لیکن سفیدی ہی سبب امراض معدے کے اکثر ہوتی ہے اور زردی ہی
 امراض بگڑا کے اور اسطرح ہیج اور پیاریوں کے دیکھا گیا ہے کہ تغیر رنگ مین ہوتا ہے جیسے بواسیر کہ
 رنگ کو زرد اور سبز کرتی ہے اور تھپاس کرتا ہے اور لالی کو اسپر اور استدلال رنگ زبان سے اور فراج اور
 اور بگڑا کے قوی زیادہ ہوا اور رنگ انکھ سے استدلال اور پر فراج و ماغ کے صبیح زیادہ ہوا اور کبھی ہوتا ہے
 کہ ایک مرض مین ہیج ایک نعلو کے رنگ مختلف ہوتے ہیں مثلاً زبان سفید ہوتی ہے اور پیشہ و تھ کا
 یا تمام بدن مائل لیمبی یا سفیدی یا زردی ہوتا ہے جیسا کہ ہیضہ یرقان کے ہوتا ہے اور اسکی تحقیق
 مین کہا ہے کہ ہر سبب ہر کہ جرمی حرارہ کا کہ طرف اس کا ہے ہر بند ہوا اور اس سبب سے صفرا نہ نکلے اور
 ساتھ خون کے ملے اور بدن کو زرد کرے اور سبب نہ کرے صفرا کے اور اس کا ہر و دت معدے
 اور امعا مین ہو دے اور فراج انکا سر د ہو کہ غلیغ مین بہت پیدا ہو دے اور سبب محاذات
 کے زبان کو سفید کرے پس رنگ منجم یا تمام بدن کا زرد ہو گا اور رنگ زبان کا سفید اور اسطرح
 ہو سکتا ہے کہ یرقان سیاہ بھی زبان کو سفید کرے سبب کثرت قولد غلیغ کے معدے اور امعا مین
 جس سبب سے کہ ہوا الفضل النجاس فی العلامات الدالۃ علی احوال البسول من
 جوتہ الا خلاط فصل پانچویں تغیر سے مقابلہ سے ثابت ہے ہیج او ان علامات کے کہ دلالت کرتے ہیں
 اور احوال بدن کے از روئے اخلاط کے ماغلۃ الدم فیدل علیہا ثقل الراس لیکن غلیغ خون کا پس دلالت کرتا
 ہے اور سپر گرانی سر کی والغبطی اور خیمارہ یعنی انکھ لالی والکتاب اور قازہ یعنی جرمائی والناس اور پتہ
 و کدورتہ الحواس اور مکدر ہونا حواسون کا والبلادہ اور کند ہونا فکر کا و بلادۃ الفم اور مٹائی منہ کی
 و مرقۃ اللون واللسان اور سرخی رنگ بدن اور زبان کی و طہور لدا میل واللبثور اور طہا ہر ہونا و

اور شہر کا وسیلہ ان الدم من الموضع المستند الانضام اور ہوتا خون کا اولین جگہوں سے کہ جلد پخت جاتی ہیں مانند
 شہرین اور رشتہ کے اور مانند اس کے فائدہ علیہ خون کے لازم ہر کہ نقل پیچ بدن کے محسوس ہو سو واسطے کہ خون میں نہیں
 بہت ہو اور قوام بھی اور کا قلیل زیادہ ہو پس وہ طبیعت مقدار سے زیادہ ہو گا اگر ان کی اعضا پر اور دوسری
 وجہ یہ کہ کثرت خون کی حرارت غیر عریضی کو چھپا دیتی ہر اس سبب سے حرارت ضعیف ہو جاتی ہو اور بدن کو یکسا
 اور محتاتی تھی نہیں اور ٹھسا سکتی ہیں بالضرورت نقل معلوم ہو گا اور وہ تیسری یہ کہ کثرت خون سے طبیعت پیچ اندام
 اور اعصاب کے زیادہ ہوتی ہو اور اس سبب سے کہ طبیعت ضعیف کر نیوالی حرکت کی ہر اور ٹھانا اور حرکت
 بدن کی اور ہر اور دماغ اور اعصاب کے دشوار ہوتی ہو اور عام ہر کہ کثرت پیچ خون کے حقیقتہ ہو یا بہ سبب حرارت
 غلیظی کے جو تن کر کے کثیر مقدار ہو جاوے اور مراد اس کثرت سے کثرت غیر طبیعی ہر کہ بدون خواہش طبع
 کے ہو اور واسطے اعتدال سے اعضا کے اسلحہ نہوا سو واسطے کہ اگر کثرت خون کی یہ تقاضا سے طبیعت کے ہوتی اور
 خون بسبب درستی قوام کے تمام اعضا کو مرغوب ہوتا بسبب خوبی اور رفتی بدن کا ہوتی ہر کہ موجب
 نقل کی کمالات یعنی آدابین کہ وقت کثرت فی طبیعی کے اکثر نقل پیچ سر کے معلوم ہوتا ہو لہذا موکف نے
 اسی ہر کفایت کی لیکن پیچ بھنے نسوں کے نقل البدن والراس مرقوم ہر اور پر تقدیر صحت کے ظاہر ہونا
 اگر کا بدیہی ہو اور دماغ زیادتی نقل سر کی یہ ہر کہ سر صاحب تجاوز ہر اور معبود انجرون کا او کی طرف ہمیشہ
 ہوتا ہو پس موت خون میں کثرت ہوتی ظاہر ہر کہ بسبب حرارت کے صحو کرنا بخار کا زیادہ ہو گا اور
 اس سبب سے کہ بخار مذکور بسبب خلقت ماوے کے مائل طرف خلعت کے ہر اور پیچ انفیہ سر کے بدستور
 تجاوزت وجود بین شہر اور انجرون کا زیادہ اور دیر تک ہو گا ومان اور بالضرورت نقل زیادہ محسوس ہو گا لہذا
 کہ مضر اساتذہ خون کے ظاہر ہو کہ اس صورت میں بسبب لطافت بخار کے نقل پیچ سر کے بہت نقل اسلحہ
 دوسری صرف کے کثیر ہونا ہر اور جس طور سے ہو گرانی سر کی نیز گرانی بدن کے زیادہ ہوتی ہو اور پیچ اصل
 انجمن کے اور پیچ صدقین کے بہ نسبت اور طرف سر کے زیادہ معلوم ہوتی ہر اور دماغ کثرت اس اس
 نقل کی پیچ اصل انجمن کے یہ ہر کہ اعضا صاب آئو اس طرف کے نرم زیادہ ہیں اور دماغ بہت
 کے شتمل ہیں اور نفسا خوف سے اس طرف متد ہوے ہیں اور اس سبب سے سبیل انجرون کا اس طرف
 بہت ہر اور عصب اور روح یہاں متقل زیادہ ہیں اور کہا گیا کہ جس قدر پیچ روح اور عصب کے رغوبت
 زیادہ ہو اور ٹھانا عضو کا دشوار زیادہ ہوتا ہو اور وہ پیچ کثرت نقل کی پیچ مدفن کے دم ہر کہ اکثر عروق

ماہر الغیب و دون جہت سے نکلتے ہیں اور جمع ہونا اگر کون کا کہ خون سے بھر ہی ہوں پیچ ایک ہونے کے بجائے
 اہل احساس قتل کا ہوتا ہے تو نزدیک کثرت خون کے لیکن سبب قتل میں ہونا مفصلات بدن کا بچا رہنے اور
 ٹھکر ہونا طبیعت کا اور ادا نہ کرنے دفع کے ہر اور قتل ایک حالت ہر کوئی کو اور حیوانات کو مصلحت کرتی ہوتی ہے
 دراز کرنے اعضا کے اور سبب شادوب کا اشتلا سے مفصلات ٹھیکن کا اور متحرک ہونا طبیعت کا طرف کھولنے
 شہ کے واسطے دفع کر کے اور شادوب خمیازہ ہر اور پڑھنا ہنایع کے اور سبب غماض کا اور کدورت دوس
 کا اور ملاوت فکر کا مودہ بجز غلط دعویٰ کا ہر اور پڑھ کے اور ظاہر ہر کوئی مودہ ان سبب اسباب کا غلط ہونا
 ہر اور لائل بدستور خواص غلط سے ظاہر ہون اور اس سبب سے کہ زبان ٹھیک اور تخیل اور کثرت العرق ہر
 ظاہر ہونا سرفی کا اور سین اکثر ہونا ہر اور اسبیلج اور رنگ لہذا اگر ٹھیک ہونا اور کا اکیلا موقوف نے ذکر کیا اور
 وجہ دلائل کہ اور غلط خون کے گواہی دیتی ہیں اور موقوف نے اور کو ذکر نہیں کیا بسبب ظاہر ہونے کے بہت
 ہیں اور نین سے ایک علاج ہر کوئی گرم اور تر ہوا سوا اسلے کہ پیچ ایسے خراج کے جلد تر خون زیادہ ہوتا ہے
 دوسرے مقدم ہونا ان تدریج گدھی ہوئی کا کہ خون کو زیادہ کر بیوالی ہوں مانند ہیشہ متادل کرنا کثرت
 وغیرہ کا اور تیسری فصل سال کی ہر مانند رجب کے کہ اگر کا ماحضہ پیش وینا مواد کا اور پیدا کرنا خون کا ہر
 اور چوتھے سن ہر اور دہ سن فنی اور شباب میں اسوا اسلے کہ اس عمر میں امراض خونی اکثر ہوتے ہیں اور غلات
 ہر جیسے متساوی ہونا اشتلا سے خون سے چھ بہت زما گذرنا مفید کرنے سے خصوصاً پیچ اور اس شخص کے کہ
 اور سین پیدا لیش خون کی بہت ہر ساتویں دیکھنا سینے رنگ چیزوں کا پیچ خواب کے اسوا اسلے کہ مقرر ہونا
 اور روح شکیف ہونا ہر رنگ غلط غالب سے پس شیخ جس چیز کی آگے قوت ماسک کا ایڈل اوسی رنگ
 سینے رنگ غلط غالب پر معلوم ہوگی اور اگر رنج ہونا کیفیت کا پیچ روح کے قوی زیادہ ہر پیچ پیدا لیش
 بھی ٹھیکات اوسی رنگ کے متخیل ہونے اور انھوں اشتلا سے نبض کا اور سرخ ہونا پیشاب کا ہر قائمہ جو کہ
 علامات غلبہ خون سے کہ گویا ہر نبض گھٹتی ہوں اور پیچے غیر غماض اور ظاہر ہونا قات یا کثرت آثار مذکورہ
 بسبب غلت یا کثرت مادے کے ہر اور اسبیلج غفلت اور شدت اور کئی اور ساتھ اسکے واسطے ظاہر ہونا غلات
 کے رنج ہونا سوان کا لازم ہر اشتلا سرفی نشان خون کی ہر لیکن بشرطیکہ خون بسبب غلطت کے مائل طرف غور
 برق کے ہونا سوا اسلے کہ بہت ہوتا ہے کہ خون میں فساد ہوتا ہے اور اثر اور کا بٹھلین ظاہر نہیں ہوتا مالا غلتا اور
 اسبیلج اور چوگہ بھی اور یہ بات پیچ علامات تمام امراض کے یاد رکھنا چاہیے اور جس جگہ کہ مخالفت پیچ غلط

روح نفسانی کو اور منع کرتا ہے اور روح نفسانی کو متوجہ ہو نیسے طرف ظاہر بدن کے اور اس کو نہ کہتا ہے اور اس کو باطن میں اور یہی نوم ہے لیکن بلاوت میں بدیہی ہے کہ مفر ترین اشیاء میں واسطے ذہن کے بہت ہونا رطوبت کا ساتھ برووت کے ہے اور ہوا کو فے کر اون علامات کو ذکر نہیں کیا اور فے سفیدی رنگ کی ہے اور سبب اس کا سفیدی غلط غالب کی ہے اور بد و خراج کا دوسری کسل اعصاب کا ہے سبب ثقل اشتلا کے ساتھ برووت کے کہ نفسانی حرکت کے ہے اور سبب رطوبت کے کہ حر فی اعصاب ہر لندہ استرخاے اعصاب پیدا کرتے ہیں اس واسطے کہ قوت اعصاب کی بیہوشی سے جو خصوصاً کہ ساتھ گرمی کے ہو اسی سبب سے مفر میں ثقل معتد ہے جو سس نہیں ہوتا لیکن ثقل بیع بلغم کے زیادہ تر ہوا ثقل دم اور سودا سے اوس سبب سے کہ ہنہ ذکر کیا ہے اور تیسری سن ہے اور رطوبت اور فصل اور تہیر مقدم اور صناعت اور بیج خواب کے چیزیں سفید مانند پانی اور برف وغیرہ کے دیکھنا اور چوتھی نرمی نہیں کی ہے سبب زیادتی رطوبت کے اور بلو اور

اقتادات تبصیر کا سبب برووت کے انما طبیۃ العنصر فیصل علیہا مسعرۃ اللون والعین معارۃ الفم خنوشۃ اللسان وسیر الفم والنخیزین وشدة العطش وضعف شهوة الطعام والغشیان والقشعریرۃ لیکن غلبہ مفر کا پس دلالت کرتی ہے اور ہوا کے زردی رنگ بدن اور آنکھ کی اندیشی منہ کی اور دشتی زبان کی اور خشکی منہ کی اور سورخ ناک کے اور فقر و تشنگی کی اور نقصان بھوکہ کا اور برہم ہونا دل کا ایسے مثالی اور بلن کفر ہے ہونا لیکن زردی رنگ اور آنکھ کی بہ نسبت زیادتی غلازہ و کم ہر یعنی مفر کے لیکن کمزوری منہ کی سبب کمزوری حرے مادے مفر کے اور کھلے ہونا زبان کا اور خشکی منہ کی اور خیزن کی سبب حرارت اور بیہوشی مادے مذکور کے ہے اور شدت پیاس کی سبب قوت حرارت اور بیہوشی کے ہے کہ نقصان رطوبت کرتی ہے پس طبیعت سبب بجمانے حرارت کے اور حاصل کرنے رطوبت کے پانی کو طلب کرتی ہے اور فرق در میان عطش مفر وای اور بلغمی کے بیچ آنا بلغم کے گذر ہے لیکن ضعف اشتہا کا اس سبب سے ہوتا ہے کہ مفر اسبب حرارت کے فم معدے کو مسترخ کرتا ہے اور اسلے کہ بیج مقدم اس کتاب کے کہا گیا ہے کہ باعث اشتہا کا اگر ناسودا کا ہے اور ہر معدے کے اور سودا کا بار واد و غصص اور ماضی ہوا جو لے فم معدے کو جمع کرتا ہے اور لذت کرتا ہے اور اس کیفیت کا نام جوع اور اشتہا ہے یعنی جوعت کہ عروق بیکر اور معدے وغیرہ کے آپس میں سبب غالی ہو نیسے صس کرتے ہیں اور اس کو بھی جوع کہتے ہیں اور عروق بدن سے بھی فعل تمام رکھتے ہیں جیسا کہ کہا گیا ہے حرارت غیر طبیعی مبطل جوع کی ہو گو اوس سبب سے کہ ہنہ بیان کیا اور ہنہ

نہتے اس اور سرور اور ربط اور سین واقع ہوتے ہیں اور ظلمت اور تاریکی سے غم اور خوف و غم و کھلمت خارجی ہو کر ہمیشہ اس سے بچ بچس اور غم اور وحشت کے برتی ہو سبب نامناسب ہونیکے اور سبب مذیت کے کہ بچ نور اور تاریکی کے ہر ایک کو نفع و فائدہ کا اور ہشتائے کا ذی سبب کثرت کرنے سودا ہوا اور ہر معدے کے خصوصاً کہ سودا و الحما لی شدید الرطابہ و اسو اسٹے کہ سودا و الکریدی ہو تو طبیعت کی اکثر اوپر اس کے دفع کرنے ہوتی ہو اور اس صورت میں سودا و کرینج طحال کے ہر اکثر دفع ہوتا ہر طرف ادا کے اور کہ جذب ہوتا ہر طرف معدے کے پس بچ جذب سودا کے طرف معدے کے غلی ہونا اور سکا بہت ردی ہو پیشہ فرد ہوتا ہر اوس سبب سے کہ ہننے بیان کیا ہو لیکن سیاہی اور کبودت پیشاب کی ظاہر ہر کر رنگ غلط سے ہر کہ بہ سبب زیادتی اوس غلطی کے ظاہر ہوتی ہو اور سرخی پیشاب کی باوجود غلبہ سودا کے دلیل اس کے سودا و دوسری ہو اور غلطت پیشاب کی سبب غلط ہونے تو ماموسہ کے ہر لیکن جب تک نفع نہیں پاتا ہو پیشاب ترقی نکلتا ہو اور بعد نفع کے طرف غلطت کے مائل ہوتا ہو سبب دفع کرنے طبیعت کے ماموسہ کو اور ماموسہ کی اگرچہ بچ غلبہ بقم کے بھی پیشاب غلبہ ہوتا ہو لیکن بچ غلبہ سودا کے بہت غلط ہوتا ہو اور سیاہی بدن کی سبب زیادتی مادہ مذکور کے ہو اور بہت ہونا یا لون کا سبب کثرت و جانت فائدہ بچ ہننے فسحون کے بجائے کون کے لون مرقوم ہر ساتھ مذک کرنے مرکز کے اور اگرچہ اس تقدیر پر مشقہ حاصل ہیں لیکن واسطہ ازب کے لفظ کو نہ مقدر کرنا چاہیے تو معنی درست ہوں اسی لون البدن اسود و کونہ ازب آون بچ صورت پہلی کے حاجت اس تقدیر کی نہیں ہوتی ہو اور یہی اصح اور واضح ہر اور داخل سودا سے ظاہر ہونا امراض سوداوی کا ہر مانند ہون اسود اور جرب یا بس اور علل طحال کے اور مانند کے اور اس طرح سن اور عادت اور طبع اور فصل اور مزاج اور تبدیلی گزشتہ اور پیشہ اور دیکھنا بفرین سیاہی و بچ خواب کے مددگار ہوتا ہو و انتباہ علامات اختلاط کے کہ کہے گئے کبھی ہوتا ہو کہ وہ سب ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی عیضہ اٹھے اور بعضے نہیں ظاہر ہوتے اور بعضے اٹھے خاص ہیں اور بعضے غیر خاص جیسا کہ بچ آخر ذکر آثار خون کے بچ تقدیر اسی فصل کے کہ کہے گئے ہیں ساتھ بہت فوائد کے

المقالة الرابعة في النقص والتقسيم وهي مشتملة على حصول المقالة جوتم ثابت ہر بچ بیان نقص اور تارورہ کے اور وہ نقص ہر اوپر کوئی فصل کے اور جتنا چاہیے کہ چاہتا نبض اور قازوئے کا اجماع مطالب اس علم سے ہر اس واسطے کہ اطلاع اور پر احوال اعضا سے باطنی کے متوقف اور ہر بچ اکثر

اور فیض وال زیادہ ہو اور اشیا سے اوپر مال ثلث کے اور فارورہ اوپر مال چکر اور اردن اسفہ کے کفر بل
 کے بین اور فیض پنج اصل ثلث کے لگ کی حرکت کو کہتے ہیں اور پنج اصطلاح کے عبارت ہوا میں فیض سے
 کہہ سکتے ہیں کہ اگر کیا ہو لیکن فسرہ قدر سے کہہ سکتے ہیں یعنی غیشہ کہ او میں پیشاب رکھ کر طیب کے
 سانس میں کر سکتے ہیں اور دو کو دلیل بھی کہتے ہیں اور اطلاق ان الفاظ کا اوپر بل کے مجر تسمیہ مال کے
 ہوا نام غل کے اور یہ تھا کہ ذکر فیض اور فسرہ کا اس میں عذر و تعلیم میں ہم بیان کرتے ہیں ہوا علیہ پنج
 فیض کے اور دوسری تعلیم پنج فسرہ کے اور تعلیم ہر ایک کی اس کے ذیل میں کئی ہوائی ہیں مفصلہ
 انشاء اللہ تعالیٰ تعلیم پہلی پنج فیض کے ہوا میں کئی چیز کہ بعضی اور سے متوقف علیہ معرفت فیض کی ہیں
 اور بعضی کو از م اور شرط اس کے سے شروع کیا جاتا ہے تاکہ شرح ذکر کرنے فصل فیض کے مددگار ہوں
 پوشیدہ نہ رہے کہ اصابع ہوائی کے پائے نرم اور لطیف ہیں تو خوب حس کرے اور نہ ہوا میں متسلل الخراج اور
 سلیم الذہن اور صحیح الطبع ہو تو قیاس اور کالاتی اعتماد کے ہوا اور فیض اور وقت دیکھیں کہ وہ کھلا ہوا
 فیض کا ہوا در غم اور فرج وغیرہ اور فیضانی اور بنی اور طبی سے مانند ماندگی کے اور ریاضت اور استقام اور
 خواب مفرد اور گرمی اور سردی وغیرہ کے جو چیزیں کہ متغیر کرتی ہیں فیض کو دور ہوا سوائے کہ فیض کا ہوا
 حالتوں کے اعتبار نہیں رکھتا ہوا اور بھی معلوم کریں کہ جیسا کہ فرج ہر شخص کا اور ہر فیض بھی باقیہا ہر شخص اور ہر وقت
 ہوا اور باقیہا ہر شخص اور فرج اور فصل سال کے اور ہوا کے متغیر احوال ہوتی ہر زمانہ لوگوں نے کہا ہر کمال
 فیض کا کمال تھا اور وقت ظاہر ہوتا ہر کجیب نے فیض اس شخص کی بار بار دیکھی ہوا اور حالت صحت اور مرض
 اس کے خیر و واقف ہوا سوائے کہ اگر ایسا ہو کہ کم ہر ما نہیں کر سکتے اور ہر حال حادث کے بسبب نہ مطلع ہو
 اس کے اور ہر احوال سابق کے اور بھی چاہیے کہ فیض کو بار بار لکھی سے کہ سجدہ اور پہلی اور بندہ اور فسرہ میں دیکھے اس
 پر کہ فسرہ طرف گرتے ہاتھ دکھانے والے فیض کے ہوا ہر طرف ساعد کے اور ایسا دیکھنا فارما لیا
 یونان کا ہوا در و ہوا کی ظاہر ہو کہ رگ شریان کی نزدیک آگوتھے کے خوب نا ہوا ہر طرف فسرہ طرف
 ساعد کے جاتی ہر فشری ہوا ہر پس سجدہ کس اور کی قوی زیادہ ہوا اور لکھتوں سے چاہیے کہ طرف ساعد کے
 ہوا تو شریان کو خوب دریافت کرے اور فیض واہنی کو دہنے ہاتھ سے دیکھے اور بائیں ہنش کو بائیں ہاتھ
 سے اور ساعد کو بائیں رکھ کر فیض او کی دیکھنا چاہیے اس سوائے کہ اگر ساعد پچھلے ہوا ہر طرف ہر رگ ہر
 طبی ہر ہنش ہر ہوا او کی حرکت میں فرق اور اختلاف ہوتا ہے کہ لکھنے اور ہاتھ میں رکھنے

فیض

یاسیے و کوئی چیز پڑا و اما نہ کو کرنا چاہیے اور کوئی چیز ہاتھ میں لینا چاہیے اور چاہیے کہ ہاتھ
 بنا کو کو کو بنیے اور اس طرح مکر ہی چاہیے کہ شدت سے بندھی ہو اور ہاتھ دوسرا و پر زمین کے
 ہاتھ و کدے اور دیکھنے والا اور کھانا اور لا دونوں بیٹھے ہوں و کھانے والا مربع بیٹھا ہو قند کو سیدھا
 کیے اور تکیہ نہ لگائے ہوا اور دیکھنے والا پہلے نبض کو آڑا و اسے قوت اور ضعف میں تو اگر قوی ہو تو
 قوت سے نقص کرے اور اگر ضعیف ہو انگلیوں کو نہایت سبک رکھے اس واسطے کہ اگر ضعیف ہو انگلیوں
 کو زبردستی اسیر رکھے حرکت سے بچاؤ دینی اور جب نبض کو ملاحظہ کرے چاہیے کہ او مقدار ہاتھ رکھنے
 کہ تیس نبضے اگر بغیر تیس سے حاصل ہوں اس واسطے کہ اس مدت میں اکثر تغیرات اور حالات کشوف ہوتے
 ہیں اور ان مدت نقص کی دہ ہو کر بارہ نبضے تک دیکھنے میں توقف کرے لہذا اگر کسی کا نبض سننے میں
 سے حکایت کی ہو کہ لا ترفع یک من الغیض قبل اثنی عشر ضربہ اور اگر چہ بارہ نبضے کے یا تیس نبضے
 میں مگر نہیں ہو کہ تیرہ یا نرئی سے مائل بہ صلابت ہو یا صلابت سے مائل بہ غری یا استلا سے بغلو
 یا غلو سے یا تاہم اسل کرے لیکن ہو سکتا ہو کہ چہ پروت اور حرارت اور غلظت اور منخو و تفاوت اور تو اس کے
 مختلف ہو اور اسی طرح نبض قوت اور ضعف کے اور تقدم اور تاخر کے اور غلظت ہو کہ نبض جلنے ان امور کے سبب
 کو نقص کلی حاصل ہو گا تو استوار اور اختلاف کو ٹوٹ کر کے حکم کرے اور مال مریض کے اور میں چاہیے کہ طبیب
 بعد از اوقات مریض کے ایک زمانہ توقف کرے چہ نبض دیکھنے کے اور شروع ہاتھوں سے اور احوال پر مریض سے
 کرے بہ شفقت اور محبت اور بعد مانوس ہو نیکیے نبض کو نقص کرے اس واسطے کہ بہت ہوتا ہو کہ مریض
 کو ملاقات طبیب سے کبھی نوبتی بہت لاتی ہوتی ہو اور کبھی شرم یا خوف پس اگر اسی وقت نبض کے
 دیکھنے میں مشغول ہو طبیب نیز حال مریض کے خوب حال معلوم ہو گا اور کبھی نبض کے چاہیے کہ نبض
 اور کھانا اور لا دونوں صلاکت ہوں اور وہ مقام شورا و مہو سے اور صدمات قوی سے اور ان چیزوں
 کہ باعث تشویش طبیعت کی ہوتی ہیں غالی ہو اس واسطے کہ ان حالات میں نبض اوس قبیل سے ہوگی
 کہ صافی و کو ریاضت کرے جو جن خصوصیات اور صحت جو اس کے اور وہ معانی خوب حاصل نہیں ہوتے کہ ملاحظہ
 نبض کا جس شیران سے کہ ہوا زروے ذات کے تفاوت میں ان ہر اس سبب سے کہ مقصود بر خبر
 ہو باقی ہو لیکن سبب شیران سے شیران ساعد کو موضع مشہور سے مخصوص واسطے احساس کے رکھا ہو سبب
 کہ ہوا امر کے ایک دہ کہ ہاتھ کو جلد نکال سکے میں اور اس کے انجاء میں شرم نہیں ہوتی جو دوسرا و کو شیران

۵۰
 نبض میں
 ۵۵
 نبض میں
 ۶۰
 نبض میں

مذکور برابر دل کے ہوا و مانند اور شریان کے گوشت میں پوشیدہ نہیں ہر قسمیہ کہ شریان مذکور انجرون سے
متعلق ہر مانند شریان صغیر کے چوتھا وہ کہ شریان مسطور سب شریان سے وسیع ہر اور روح او میں اس
سبب سے بہت تر انداز احوال دل کا اوس سے خوب معلوم ہوتا ہر لیکن معلوم کریں کہ کبھی بیچ سکتے قویہ کے
حرکت کوئی شریان کی محسوس نہیں ہوتی مگر حرکت جس شریان کی کہ بیچ سمار مستقیم کے واقع ہر کہ بقایہ حیات
تک حرکت اسکی باقی رہتی ہر اور انگلی کے داخل کرنے سے محسوس ہوتی ہر محسوس اوس وقت میں حکم کرنا تو
کا اور زندگی کا اوس سے متعلق ہوتا ہر اور شریان ساعد کی استہار سے ساقط ہوتی ہر اور فواید ہر ایک
مکان سے خود جس میں اسکے نہیں میں کہے جاتے ہیں اب معلوم کریں کہ سبب بعض کا سبب پیدا اور
حرکات کے شامل ہر اور ہر دو فصل کے جیسے کہ مؤلف کتاب فی التوصل الاول فی الباطنیات من القبط
فصل پہلی ثابت ہر بیچ بساطا بعض کے مقول اولان النہضہ حرکۃ من اذنیہ الروح پہلے ہم کہتے ہیں کہ
تحقیق بعض ایک حرکت ہر مکان روح حیوانی سے موقوفہ من البساطا والقباض مرکب کہنے اور بند ہوتا
سے یہاں تک تعریف بعض کی تمام ہوئی اب علت عالی بعض کی مؤلف ذکر کیا ہر کہ تہذیب الروح بالفیض الخارج
فصل ثانیہ الباطنیات واسطے سردی وینہ روح کے سبب جذب کرنے ہوا سے تازہ کے اور واسطے اخراج ہوا
مباری امتشاق کی ہوئی کے اور بعض لوگوں نے گمان کیا ہر کہ اگر مرقعہ جاسہ تبرید کے تہذیب کتابیہ کہ
شیخ رئیس نے کہا بہتر ہوتا اس واسطے کہ روح یقینا گرم ہر اور واسطیج واسطے استعمال و اوس روح کے واسطے
قبول کرنے قوت حیوانی کے گرم ہونا اوسکا شرط ہر پس تبرید اس کے حق میں مطلوب نہیں ہر اور بیچ دفع
اس اعتراض کے کیا ہر کہ روح بالذات محتاج گرمی معتدل کی ہر اس واسطے کہ وہ گرم ہر اور قوام اوسکا گرمی سے
ہر لیکن سبب غلظۃ انجرون و دماغی کے حرکت او میں بہت ہوتی ہر واسطے احقان اور کائف کے بالغ و دور
طرف تبرید کے بھی محتاج ہر بالغ من تو بواستے دخول ہوا سے تازہ کے اور بکلیہ انجرون مسخنہ کے حرارت باقی
دور ہوا سے دور یہ امر مقصود میں کہ نقصان نہیں کرتا ہر و کل بنفۃ فی حرکت من حرکت من سکون و سکون اور ہر
پس ہر حرکت ہر دو حرکت اور دو سکون سے لان کل بعض تیرکب من البساطا والقباض اس واسطے کہ
ہر بعض مرکب ہر البساطا اور القباض سے ولابد من السکون میں کل حرکتیں تضاد میں اور ناچار ہر سکون
سے درمیان دو حرکت متضاد کے اس واسطے کہ جب کوئی چیز کوئی جانب حرکت کرتی ہر اور اوس جانب
کی نہایت کو ہر نہایت پچرتی ہر درمیان ان دو حرکتوں سکون لازم ہوتا ہر اگر چہ سکون محسوس نہ ہوتا ہر اور

بجاء وہ سکون کر بعد آخر حرکت انسا اس کے اور قبل اول انقباض کے ہر اسکا نام سکون ظاہر اور سکون محض
اور دوسکون کر بعد آخر حرکت الانقباض کے اور قبل اول انسا اس کے ہر اسکا نام سکون داخل اور سکون
مركزی ہر اور قیاً آخر انسا اس کے اور اول انقباض کی ایسے پہلے گئی ہو تو وہ سکون کراچ بنی مطرق کے بعد
قرود اے اور قبل قرینہ ثانی کے واقع ہوتا ہر اعتبار سے ساقط ہو جاوے وگرنہ لازم آویگا کہ بنفس مطرق
مربوب ہو یا حرکت اور پار سکون سے اور یہ خلاف ہر کیا کہ اس کے مقام میں بیان ہو گا۔ اور جو بعض
شاعروں نے لکھا ہے کہ بنفس ملائکہ مرکب ہر بلا چیز سے دو حرکت اور دو سکون سے اور حال یہ ہر کہوں کو نصف
نے بیچ مدد کے سوا کہ حرکت انسا باقی اور حرکت انقباض کے ذکر نہیں کیا پس حدائق ہی جواب اسکا یہ ہے
کہ ہم نہیں مانتے اسکو کہ سکون بنفس کا جز ہو اور جب اسکا خیز و ضو واحد میں داخل نہو گا اس واسطے کہ ظاہر
ہر کہ بنفس کی تعریف حرکت سے کی ہو پس سکون کہ ساتھ حرکت کے تقابل رکھتا ہر حال ہر کہ جز و نفس کا ہر ہوتا
کہ جز و مقابل کا داخل نہیں ہوتا ہر صحیح حقیقت مقابل کے یقیناً پس سکون بسبب محتاج الیہ ہونے کے واسطے
حاصل ہونے انسا اور انقباض کے لازم غیر مقوم ہر از اسے بنفس کا نہ یہ کہ وہ بنفس کا جز ہر کسی مقام ہوئی
نہ ناقص اور یہی یا فکر فرمایا کہ حرکت انسا اور انقباض ایک زمانے میں ہیں پائی جاتی پس حرکت
بنفس کو مرکب میں لینا متنع ہر اس واسطے کہ بیچ مرکب ہونے ہر چیز کے جمع ہونا اگر اسے یا ترکب منہ کا شرط
ہر اور یہ بنفس میں نہیں پایا جاتا ہر ادبیع دفع اس اعتراض کے لوگوں نے کہا ہر ترکیب دو قسم کی ہر ایک
غابی دوسری ذہنی اجتماع ہر کا کہ شرط واسطے ترکیب غابی کہ ہر نہ واسطے ترکیب ذہنی کے کہ لاخفیہ
اور ترکیب بنفس کی ظاہر ہر کہ ذہنی ہر پس اسکو انسا اور انقباض سے مرکب کہنا ساتھ حاصل ہونے
ان دونوں کے ایک زمانے میں درست ہو گا ایسا کہ ہر محمد امجدی نے اب منی حرکت کے اور یہ امر کہ
بنفس نفس کون حرکت سے ہر اور حرکت انقباضی مخصوص ہوتی ہر یا نہیں اور حرکت بنفس کی کہ ہر نکیر ہر
اور حرکت اسکا کون ہر اور مقدار دونوں حرکت اور دونوں سکون کا کس قدر چاہیے اور سو اسے
اس کے چونکہ اس بحث سے تعلق رکھتا ہر ہر ایک اتنے علحدہ علحدہ فائدے میں کہما جاتا ہر مرد التذلل
سے فائدہ بیچ منی حرکت کے اور اس کے اقسام کے جاننا چاہیے کہ حکمائے قدیم نے حرکت کی ایسی کی ہر
ہر الخروج من القوة الی الفعل الی التدریج الی السیر الی الاذن فتمت یعنی حرکت عبارت ہر بچکنے کو کی ہر
رتبہ بالقدرة سے طرف مرتبہ بالفعل کے انتہائی سے یا تصور یا تجو یا یکساںگی اور تا کہ ان سب تصور

مرتبہ بالقوة سے طرف صریحہ بالفعل کے نہ متشکل سے یا تصور یا تصور یا یا کج ہر کی اور فاعل ان سب تصور

مذکورہ کا یہ حرکت کون اور فساد بیچ و حرکت کے داخل ہونا واسطے کہ فروع تہر کا ذمہ قوت سے صرف
 فعل کے نام اس کا کون اور ذوال اور کا ذمہ سے فساد ہوا اور پوشیدہ تر ہے کہ حرکت سوا ان کے ہر واسطے
 کہ بیچ حرکت کے جس طور پر ہر شرط ہر کہ حرکت اپنی صورت نوعیہ پر رہے بعد حرکت کے بخلاف کون اور
 فساد کے کہ تغیر صورت کا اس کو لازم ہوا اور تغیر حرکت کی اس حیثیت سے قول بعض قدمائے تفسیر کا
 ہوا اور ہر شرط کا کہ اس کا کمال اول تھا بالقوہ من حیثہ ما یوجب بالقوہ یعنی حرکت کمال اول ہر واسطے اس قدر
 کہ وہ بالقوہ ہر اس حیث سے کہ وہ بالقوہ ہر اور تغیر اس کی یہ ہر کہ جو بالقوہ ہو نسبت اس کے کہ بالفعل ہو
 نقصان رکھتی ہر پس غیر بالقوہ کو قوت سے فعل میں تا کمال ہر واسطے کہ کمال اول لائق کو کہتے ہیں کہ کمال
 ہوا اور غیر میں کہ کمال اول ہوا اس امر سے لیکن بیچ باب حرکت کے کمال مذکور ہوا لائق ہونا غیر میں ہر
 ہر واسطے ہونا ہر کمال ہر اگر غیر لائق ہو لہذا لوگوں نے کہا ہر کہ حق ہو ہر کہ کمال سے بیچ اس فعل
 کے ایک امر ہو لیکن الحاصل جس طرح ہر کہ ہوا اور حرکت کو کمال اول من حیثہ ما یوجب بالقوہ اس سبب سے
 کہا ہر کہ حرکت بعد حاصل ہونے اپنے کے بالفعل کمال ثانی ہر واسطے اس غیر کے اور بھی جائیں کہ وہ ہونا
 ہونا ساتھ کمال اول کے اس حیث سے ہر کہ گذار اور بیچ حقیقت کے حرکت من حیثہ ما یوجب بالقوہ کمال ثانی
 ہوا اور حاصل ہونا اس کا بالفعل کمال تیسرا ہر واسطے کہ کمال اول بیچ جسم کے صورت نوعی اور بھی ہوا اور
 حرکت کمال ثانی ہوا و امتیاز میں کمال ثالث ہر اول ہر کہ قوت اور فعل بعد صورت کے ہوتے ہیں فافہم اور
 اندرون نے تعریف حرکت کی ایسی کی ہر کہ اس کا کون الجسم منی امر من الاصول حیث کون علاقہ فی کل ان لیس فی
 مخالفات قبل الا ان بعدہ یعنی حرکت ہونا جسم کا ہر بیچ کوئی امر کے امور سے اس حیثیت سے کہ ہر حال
 اس کا بیچ ہر ان کے کہ لائق ہونا ہر مخالف اس حال کے کہ اس کے اس ان کے اور بعد اس کے ہر اور تفسیر اس کی
 یہ ہر کہ ہر ان حال اس کا مخالف ہوا ان تانی اور آتی کے اب حقیقت کی کہ حرکت ترک کرنے نظر کی تفسیر قطع
 مسافت سے آتہ قسم کی ہر مطلقا ہوا اس سے ساتھ مقولات اور ہر کے متعلق رکھتے ہیں سبب واقع ہونے
 حرکت کے ان میں اور ہر اس کا ان چاروں میں حکمانے برابر میں سے ثابت کیا ہوا مقولات مذکور جو ان
 اور وضع اور کم اور کیف تھے حرکت واقعہ ان میں کو یومنین سے منسوب کر کے حرکت اپنی وضعی اور کیفی
 اور کیفی کہتے ہیں اور ہر ایک مفصل میں کہ کجائی ہر اور چار قسم اور کہ عرضی اور قسری اور ارادی اور بھی ہیں
 باعتبار ذات حرکت کے بین قطع نظر کی واقع ہونے اس کے سے بیچ کسی مقولے کے ان مقولات سے اول

بہر صورت

ایک قسم وہ کہ کسی جسمین مختلف سے مرکب ہو جیسا کہ ہوا میں نہ کوہ ہوا اور پیچ آب نہ کر کے مثلاً میں معلوم ہے کہ مکان اس کا مرکب دو سطح سے ہے یعنی سطح زمین کی کہ اس کے نیچے ہوا اور سطح ہوا کی کہ اوپر اس کے اوپر اور اسی طرح مام ذکر کہ بعض سطحیں کہ مکان اس سے مرکب ہوا پر متحرک ہوں اور بعضے مکان جیسا کہ پیچ چکر کے کہ کیا گیا ہوں زمین پر اور مادی ہوا پر مادی جہاں دیکھا جاتا ہے کہ سطح ارضی مکان ہوا اور سطح مائی متحرک اور اسی طرح جو چیز کہ اوپر زمین کے ہوا اور ہوا پیچ حرکت کے ہوا اور اسی طرح ہر مکان ہر مکان سطحوں مختلف سطحاتی سے مرکب ہو لیکن مکان متحرک ہوا اور مکان سکون یا دونوں متحرک ہوں جیسا کہ پیچ چکر کہ دو میان پانی باری کے آویزاں ہو دیکھا جاتا ہے کہ پانی متحرک ہوا اور پیچ چکر ساکن مادی غیر متحرک ہونے دونوں کی پیمانی پر پیچ پانی باری کے اور اسطیغ نظریہ نسبت بین انلاک میں اور غماض میں اور بعضوں نے گمان کیا ہے کہ پیچ اوس چکر کے کہ پانی باری بین غماض اور پیچ چکر ساکن کو حرکت اپنی سے منع کر سکتے ہیں بسبب تبدیل ہونے ایون کے کہ وہاں حاصل ہوا اور یہ خلاف مفروضہ ہے کہ وہاں اسکا یون ہر کہ تبدیل ایون کا کہ پیچ حد حرکت مکانی کے مذکورہ منظر حرکت ممکن کے ہوا اور پیچ چکر کے تبدیل ایون کا منظر حرکت مکان کے واقع ہوا اور یہ ہمارے بحث سے خارج ہے کہ غرضت اور غرضت پیچ حرکت وضعی کے حرکت وضعی دو ہر کہ اجزائے شے سے تبدیل ہوں اور یہ دو سطح ہر ایک وہ کہ تلباس فیہ کے ہونے نظریہ اس کی حرکت ہم مستند ہے کہ ہوا پر اپنے مرکز کے مانند حرکت رہی یعنی مکی کے اور حرکت مذک کے اور حرکت وضعی خاص کہ اوہیں آئینہ حرکت اپنی کی تو یہی جز دوسری مادی کہ بغیر نفس شے کے ہو مثال اس کی حرکت قیام کی ہوا واسطے قاعدہ کے اور حرکت تعویضی ہوا واسطے تمام کے اور ہر کہ پیچ ان حرکات کے تبدیل پیچ اجزائے متحرک کے ہوتا ہے تلباس اس کی ذات کے اور مقصود اس کی پیچ رہی ہر قطع نظر اس سے کہ تبدیل اجزا میں منظر خارج کے بھی ہوا نہ اور معلوم ہر کہ تبدیل اجزا کا نسبت نفس شے کے اسطیغ ہر کہ بعضے اجزا قریب ہو جاویں یا بعید تلباس بعض اجزا کے اور تبدیل اجزا کا نسبت خارج کے کہ بسبب تجاوز کرنے بعضے اجزائے شے کے ہر مقابل سے اور مادی اس کی پیچ کے کہ خارج ہوا اس شے سے خواہ نفس علیہ مادی ہو خواہ نحوی اور جاننا چاہیے کہ حرکت کی کہ نسبت نفس شے کے ہر حرکت اپنی سے بھی مقرون ہوں ہوا واسطے کہ تبدیل اجزائے شے کے اور نفس شے کے ہو ہوا ان تجاوز کرنے کے سطح مادی سے کہ مکان مخصوص اس کا ہر ہر میں مکان اس کا

نہایت درجہ پیچ و حرکت وضعی

پس غلام لازم نہ آویگا جواب اوس گاہ ہر کہ اگر ایسا ہوا غلام وہ نقصا مند ہو لینے ہری ہوا ورگ
 جس سے مدد نہ ہو دھیس غلیس قوت دوسرا یہ کہ حرکت نبض کی حرکت وضعی ہر علامہ قشری اسی قوت پر
 حرکت ہوتا دوسرے لکھا ہر کہ حرکت نبض کی کیفیت متن ہوا اور نہ کہن اور حرکت مکانی بھی نہیں ہو سکتی اس
 سبب سے کہ حرکت مکانی میں خارج ہونا مکان سے لازم ہوا و شریان کہ ضبط اور شکر ہوتی ہر ہر
 کہ مکان سے نہیں نکلتی پس بالضرورت قرار کرنا چاہیے کہ حرکت اوسکی وضعی ہر اس واسطے کہ حرکت ان چاروں
 نالی نہیں ہر اور بھی معلوم ہر کہ شریان جب ضبط ہوتی ہر بعد انقباض کے یا مقبض ہوتی ہر بعد
 انقباض کے نہیں تغیر ہوتی ہر کوئی چیز مگر سبب اوسکے بعض اجزاء کے یا بعض بعض اجزاء کے قرب اور
 سے اور مراد وضع سے اس جگہ بھی ہر کیس حرکت وضعی متقی ہوئی اور فاضل علامہ اس قول پر اعتراض
 ہیں اور پہلی دلیل کا جواب دیتے ہیں کہ حرکت اپنی کو خروج مکان سے لازم نہیں ہو سکتا کہ سابق
 بیان ہو چکا ہر اور دوسری دلیل ثانی کے کما ہر کہ ہم نہیں مانتے اسکو کہ بعد تبدیل نسبت اجزاء کا بیچ
 ثبات حرکت وضعی کے کافی ہو بلکہ ایک چیز اور بھی چاہیے لینے نہ تبدیل ہونا مکان کا اور یہی ہر
 کہ حرکت نبض کی بدلتا تبدیل ایون کے نہیں ہو سکتی پس لازم آتا ہر کہ اپنی ہونہ وضعی تو قوت
 یہ کہ حرکت نبض کی حرکت مکانی ہر اس واسطے کہ شریان لامحاصل تغیر ہوتی ہر وقت انقباض کے اور
 ہوتی ہر وقت انقباض کے اس واسطے کہ اگر ایسا نہ تھا بیچ جسم کے لازم آوے اور یہ حال ہر ہر
 یہ کہ اس حرکت کو اختلاف ایون کا اور تغیر نسبت کا لازم ہوا ہر اس کے لازم آنے سے بیچ ہونے حرکت
 مکانی کے کہ مقصود ابالذات ہر قوت نہیں ہو سکتا پس ثابت ہوا کہ حرکت نبض کی حرکت مکانی ہر ہر ہر
 نے لکھا ہر کہ نبض نہیں ہر کہ رگ متخلل اور نکال ہوتی ہر بیچ بسط اور مقبض کے اور یہ نہیں ہر کہ رگ
 مکانی - اور اس طرح ہر ہر کہ بیچ کیف کے بھی کبھی حرکت کرتی ہر جیسا کہ معلوم ہر کہ رگ گرم یا دہ ہوا
 ہر کہ اتفاق اور سرد بھی ہو سکتی ہر نزدیک بعض قواؤں کے لیکن جو قدر رہا کہ مراد مکانی نبض سے متعلق
 اور مقبض ہر تغیر اسکا اور بیچ کیف کے نہ ترمیم حاصل ہوتی ہر ہر نقص پس حرکت کیفی بیچ نبض کے تھا
 منوگی ماخذ کی کے اس واسطے کہ قصہ طبیب کا نبض سے متخلل اور نکال نہیں ہر پس نبض یا کو کلچر
 ہونگی یا وضعی چیزان کے لیکن صاحب کینسی نے بکا یہاں فاضل علامہ سے رقم کیا ہر کہ بیچ نبض کے
 دو حرکت ہیں اپنی اور کی لیکن نزدیک طبیب کے حرکت اپنی مقبض و کئی اوس سبب سے کہ ہر

نہ قوت
 کہ حرکت
 مکانی

نبض
 کہ حرکت
 مکانی

منفع ہے جواب احکام یہ ہے کہ امتناع صدور و حرکت تضاد کا ایک طبع سے اس تقدیر پر ہے کہ
 کچھ ایک عرض کے ایک حال میں ہو اور حرکت نبض کی اس قبیل سے نہیں ہے اس واسطے کہ شان
 طبیعت شریانی سے ہے کہ نزدیک عارض ہونے سخت کے پیچ روح کے کہ اندر اس کے
 غلط کرتی ہے شریان کو اور نزدیک اضرار بعض اجزاء روح کے اور گرم ہونے ہوا
 وار کے بعض کرتی ہے شریان کو اور بعض لوگ اوپر امکان صدور و حرکت تضاد کے ایک
 چیز سے از روے طبع کے پانی کو نظیر بیان کرتے ہیں یعنی نزول پانی کا پیچ سورخ زمین کے طبع
 اور اس طرح مینوع پانی کا زمین سے بھی طبعی ہے اور مذیت در میان دونوں کے یعنی نزول
 اور مینوع میں بدیہی اثر اور یہ ضعیف ہے اس واسطے کہ مینوع اور خروج پانی کا زمین سے بسبب
 اختلاف الجبر سے متصعد کے پیچ پانی کے ہر سبب بالقہر ہو گا نہ بالبطع اور اگر کہیں کہ مکان طبعی پانی کا
 اوپر زمین کے ہر سبب صعود پانی کا زمین سے احتمال رکھتا ہے کہ بالبطع ہو کہ مینوع کے کہ پس ہبوط
 پانی کا پیچ زمین کے بالقہر بلکہ جمیع زمین کا پیچ ایک طبیعت کے لازم نہیں آتا اور یہی مقصود
 بایک جہاں پانی کے پیچ بحث امکان کے گذرا کہ تضاد پانی کا پیچ زمین کے بعلا ضرورت فلاں ہے کہ
 کہ دفان ہو جانا اجزاء ارضی کا باعث فلاں ہوتا ہے اور لیکن دریافت کریں کہ جو کچھ کہتے ہیں
 کہ پانی اوپر زمین کے ہر فرد اس سے یہ ہو کہ وہ بعد کشف اس روح کے ہر کچھ پانی کے ہر
 نہ ہر سبب سکون کے واسطے معاش کے مکشوف ہوا ہے اس واسطے کہ دیکھا گیا ہے کہ جس جگہ سورخ زمین میں
 ہوتا ہے سالم اس امر کے ہوا وہاں ہر ضرورت فلاں نہیں ہے پانی اندر اس کے آثار و علامات
 اگر اوپر ہونا پانی کا سطح اس زمین سے طبعی ہوتا ہے ہر گز پانی پیچ زمین مذکور کے نازل ہوتا ہے لیکن
 مگر یہ کہ باد کے کہ اللہ تعالیٰ نے اس مقام میں پانی سے مقتضی اسکی طبیعت کو سلب کیا اور اللہ تعالیٰ
 حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے ہر حال داخل ہونا پانی کا اس زمین میں کہ چارے نزدیک ہے اور نسبت سطح
 کرے پانی کے بلند رہی رکھتی ہے اور مینوع پانی کا قسری اور ملت شیریں ہونے پشتون کی بھی
 دلالت کرتی ہے اور پراختلاط الجبر سے متصعد کے زمین جیسا کہ پیچ بحث یہاں کے مذکور ہوا ہے قسریہ
 کہ انبساط طبعی اور انقباض قسری اور وہ اسطور پر ہے کہ قسریں کریں اس مقدار کو کہ شریان کو پیچ
 ملت نہایت انبساط کے حاصل ہے طبعی پس نزدیک انبساط دل کے واسطے ضرورت فلاں کے روح

یعنی پیچ
 پانی کا زمین سے

شرائین سے طرف دل کے جذبہ جوتی ہو اور شرائین بالشر تفسیر جوتے ہیں اور نزدیک انقباض
دل کے روح دل سے طرف شرائین کے پھرتی ہو اور انقباض سے پھرتی شرائین کے بالبعید ظاہر
ہوتا ہے جو تھا وہ کہ انقباض قسری ہو اور انقباض طبعی رہا اب جو کہ ہریت نایب انقباض کا
طبعی فرض کریں پس انقباض شرائین کا بسبب تدافع روح کے کہ انقباض طبعی کا بسبب اس کے ہر
قسری ہو اور انقباض کا کہ نزدیک انقباض دل کے ہوتا ہے۔ ہریت ہو بسبب پھرتی شرائین
طرف اپنی ہریت طبعی کے انقباض جو کچھ گنا گیا ہو کہ طرف قسری ہوتا ہے۔ دونوں حرکت ہو ایک
کا اس سے خاص ہو کہ تھامر بسبب روح کے ہو اور اگر تھامر بسبب ہوا کے ہو بیسا کہ وہ بسبب
لوگوں کا ہو اور طریق کہا چاہیے بیچ مقنون صورت کے ہوتا ہے۔ رت میں کہ دونوں حرکت
قسری ہوں گے کہ بیچ دل اور شرائین کے دو قوت ہیں ایک باقیہ کہ ہوا کے سر کو
جذبہ کرتی ہو دوسری دائیہ کہ دفع کرتی ہو ہوا۔ اگر ہم ہریت شرائین اور فضول محقر روح کو
پسریہ وقت شرائین اور دل جذب کرتے ہیں ہوا کو دایہ تھامر کے بالشر و انقباض انہو
حاصل ہوتا ہے۔ پھر جو دفع کرتے ہیں ہوا سے تھامر اور روح تدافع بالشر و جمع ہوتا ہے
دایہ ضرورت تھا کہ پس قاسر اوپر انقباض کے تھامر ہوا کا ہو اور قاسر اوپر انقباض کے تھامر
اور بیچ نفس صورت کے کہ انقباض طبعی اور انقباض کو قسری کہا چاہیے کہ وہ ہریت کہ نیت
نایت انقباض کے حاصل ہر طبعی ہو اور دفع ہوا کہ شرائین سے قاصر ہوتا ہے اور انقباض کے
اور پھر نزدیک نوال قاسر کے بالبعید رجوع کرتے ہیں شرائین طرف انقباض کے اور بیچ اس
صورت کے کہ انقباض کو طبعی کہہ میں اور انقباض کو قسری کہا چاہیے کہ وہ ہریت کہ بیچ نیت
انقباض کے حاصل ہر طبعی ہو اور بواسطہ جذبہ ہوا کے کہ واجب کرتا ہے تھامر انقباض کا بیچ شرائین کے
بالشر واقع ہوتا ہے اور پھر بسبب نوال قاسر کے بالبعید طرف ہریت طبعی کے کہ انقباض ہر
رجوع کرتی ہو تھامر جس جگہ کہ ہوا کو قاسر فرض کریں شرائین کو ساتھ دل کے موافقت ہر
بیچ قبض اور بسط کے یعنی انقباض طبعی اور انقباض شرائین کا ہوتا ہے اور اسی طرح انقباض کا
دونوں کا اور جس جگہ کہ روح کو قاسر فرض کریں اس کے عکس تصور کریں یعنی انقباض شرائین
کا وقت انقباض دل کے ہوتا ہے اور انقباض شرائین کے انقباض کے اور علامہ قسری آپ ہر

بیان مقنون
مقالہ فی نفس

در از کرنے کام کے اور وار و کرنے لقمش کے اس مقام میں تفصیل سے کہتا ہوں کہ یہ ہرگز نہ اساطیر ہی
اور القباض قسری اور فاعل انہما علی طبیعت شریانی ہوا اور قاسمہ او پر توجہ منہج کے جو ذکر ناروح کا
دل میں اس واسطے کہ اگر دونوں قسری ہوں اس سے ذیلی نمونہ لگے کہ قاسمہ ان دونوں کا
روح ہوا ہوا اور کوئی اسے کہہ لیا وقت رس کام کی نہیں رکھتا ہر جیسا کہ کہا جاتا ہے ویکس
میں اور بعد اس کے تحقیق اس بات میں کہ اس مقام کی ہر کجائی کی جکتہ بیچ قاسمہ ہونے روح کے
جائیں کہ اگر قبض اور وسط شلوشن کا ایک ہی روح سے حاصل ہوشہ لیکن کو اوپر مدت ہوا کے مسام
بدن کی راہ سے قدرت نہوایم نمونہ باعث کے اور شربت ہوا ہر کہ ہوا از راہ مسام شلوشن
انتشار کی جاتی ہوا اور علت غائی قبض اور وسط سے یہی ہر کس بالفرد جاسیے کہ کوئی امر سوائے
روح کے ہو کہ مدت بند کی ہو کہ اور دلیل او پر احتیاج آدمی کے بیچ مدت ہوا کے سامان شلوشن
تجربہ ہر اس واسطے کہ جو وقت آدمی بیچ پانی کے کہ مقتدل ہو گریں اور سدوی میں در آوے
اس لیے کہ کثرت بدن اسکا پانی میں غلبتی ہو لا محالہ بعد گزرنے ایک ساعت کے کرب اور تیزاری
منظور کہ نیوالی ظاہر آتی ہوا اس کو اور بیدہی ہر کہ سبب اس کثرت کا نہ بدوت یانی کی کہ
اور نہ گرمی اس کی اس واسطے کہ پانی مذکور مقتدل ہوا اگر سرد ہو تو ممکن تھا کہ بسبب تکالیف ظاہر
بدن کے خونیت بیچ باطن کے پیدا کرتی اور کرب بھی اور اسی طرح اگر گرم ہو تو احتمال رکھتا کہ
پانی بسبب تھین کے کرب ہوا اور ج پانی غفلت نہ ویسا ہی اور نہ ایسا بلکہ متوسط ہر در بیان
دونوں کے بالفرد یقین ہوا کہ موجب کرب کا بیچ اس حال کے سوائے اتساع نفوذ ہو کہ
بیچ شلوشن کے بسبب حامل ہونے پانی کے حاصل ہوا ہر کوئی اور جیر نہیں ہوا اور اگر کہیں کہ
ممكن ہر کج صورت مذکورہ کے موجب کرب کا نہ ٹکنا اور نہ متخلل ہونا یا آخر سے گرم کا ہوا ہر
بسبب شامل ہونے پانی کے اوپر بدن کے اس واسطے کہ پانی نہیں منع کرتا ہر اگر کو خدو ج سے
پس حاجت طرف ہوا کے لازم نہیں آتی ہر جواب اس کا یہ ہر کہ ہم شین ملتے کہ پانی نیگرم مانع
نکھنے انجہرے کا ہو دے اس واسطے کہ وہ رطب ہوا اور تسدید ہاں نہیں کرتا ہر جیسا کہ یوشیدہ
نہیں ہر کس نکھنے نجا کہ کہ کرب الگ سے ہوا اور بالطبع بسبب غلبہ تاریست کے پیل اوپر کو
رکتا ہر کہ نہ نجان ہر کہ بسبب نرخی جلد کے چاہیے کہ مدد دے اور نہ نکھنے کجا و بید

اس قول کا اس مسئلہ اس شخص کا جو اس واسطے کہ اگر اس وقت میں بجنہ سے نہ
 نکلتے بالفرض نیچے پوست کے رکھتے پس یقیناً نحوشت بیج جسد کے بہت محسوس
 ہوتی اور حال یہ ہر کہ شخص مذکور کو گرمی بیج باطن کے اور نزدیک دل کے زیادہ محسوس
 ہوتی ہو پس منتقل ہوا کہ علت کرب کی امتناع نفس شریکین کا ہو نہ لمرور لاد جذب ہو کا ثلثین
 واجب ہر کہ منتقل ہوا کہ جانیں کہ اگر ہوا نقطہ باعث تحریک شریکین کی ہو لازم
 آوے کہ بعد داخل ہونے آدمی کے بیج پانی کے حرکت جنس کی باطل ہو دوسے بہ سبب منقطع ہونے
 سبب کے خواہ مخواہ اور ناک بھی غسرق ہوں یا نہ ولس فلیس اور اگر کہین کہ ہو سکتا ہو کہ نزدیک
 گھسنے کے پانی میں کہ بدون زبور نے منہ اور ناک کے ہونہ منقطع ہونا جنس کا سبب نفوذ ہو اس کے بہت
 سبب شریکین کے ہو در حالیکہ گذرنے والی ہر دل سے اور بیج صورت ڈوسنے منہ اور
 ناک کے وہ ہو کہ بیج ریبہ کے محصور ہوا ہر تحریک شریکین کو حاصل کرتی ہو اور شک نہیں ہر کہ
 پہونچنا ہوا کاشد اثین سے اکثر ریبہ کی راہ سے ہوا و ظاہر بدن سے منجذب نہیں ہوتی مگر تھوڑی
 نہایت کم جواب اسکا یہ ہو کہ ہم نہیں مانتے ہیں کہ ہوا ریبہ کی راہ سے بہت جذب ہوتی ہو
 اس واسطے کہ اس صورت میں لازم آتا ہو کہ ہوا پہلے دل میں گذرے اور ایک قدر متحد یہ نہیں
 دسبب اور پھر ایک قدر دانی سبب شریکین میں پہونچنے اور ظاہر ہر کہ واسطے ان کاموں
 پہو اکثر المقدار چاہیے نسبت اس روح کے ہوا جو ہوا راہ اور ہر مقدار کے روح میں
 سے لا محالہ ہر روح کو فاسد اور حرارت خیریزی کو اطفاء کر لگی پس ثابت ہوا
 کہ جذب ہوا کا اکثر شریکین سے براہ سیام جلد کے ہوتا ہو اور ریبہ کی راہ سے بھی تھوڑا
 اگر پہونچے باک اور مضائقہ نہیں ہر یہ کہ وصول ہوا کاشد اثین کو اکثر قلب کی راہ سے
 ہوتا ہو اور جو قسم ہو کہ دونوں حرکت شریکین کی قسم نہیں ہو سکتی ہیں خواہ تاسبب
 روح کے ہو خواہ سبب ہو اس کے اور اسطرح دونوں بالطبع بھی نہیں ہو سکتی ہوں اس سے
 کہ توفے بانا ہر پس لازم آیا کہ ایک حرکت بالقصر ہو اور ایک بالطبع اور اس سبب سے
 کہ انساط بالقصر اور انقباض بالطبع بھی ممکن نہیں ہو اس سبب سے کہ کہا جاتا ہو لا محالہ
 کہ انساط طبعی ہو اور انقباض قسری اور یہ ایسا ہو کہ ہم فرض کریں ایک ہیئت کہ انساط

پنج نہایت انبساط کے حاصل ہو طبیعی ہر کس نزدیک انبساط اول سبب سے
 پنج دل کے سبب ضرورت خلا کے انقباض پنج شدائیں کے پڑتا، ذرا بقدر اور پھر
 بدوتا، اور روح پنج شدائیں کے پھر آتی ہر شدائیں بالبلع مضبوطی ہیں اور اس سے
 کہ واسطے حرکت روح کے پنج دل کے بعض اجزاء اور اسکے تحلیل ہونے کے جو اس کا وفاقین کرنا
 کہ شدائیں کو بھرنے اور اپنے قوام طبی پر باقی رہے پس شدائیں بالبلع وسیع ہوتی ہیں
 واسطے اب ہوا کے یہاں تک کہ اپنے نہایت درجے انبساط کو پہنچے بدون ظاہر ہونے
 خلا کے اور جو جذب ہوا کا بدون قسر کے نہیں ہو سکتا، اور باعث اوپر قسر کے خود ہوا
 نہیں ہو سکتی، اور روح بدستور واجب آیا کہ نسبت قاعدیت کی کہ سبب انبساط
 شدائیں کا ہر ساتھ طبیعت شد بیان کے کچھ اور سے اور نسبت قاعدیت کی کہ باعث
 انقباض کا ہوتی، ہر طرف روح کے کرین سبب عود کرنے روح کے دل میں حاصل
 یہ ہر کہ فاعل طبیعت رگ کی ہر کس وہ طبیعت ہر اور فاعل قبض کا عود کرنا روح کا دل
 میں ہر کس وہ قسری ہر اور اسی سے ثابت ہوا کہ نہ ممکن ہونا اس امر کا کہ حرکت انقباضی
 طبیعی ہوا اور حرکت انبساطی قسری و فیہ مافیہ قتال و تدبیر قائم، ہر بیان اس امر کے
 کہ حرکت انقباضی محسوس ہوتی، ہر یا نہیں اور اطباء کو اس میں اختلاف ہر اکثر اس امر میں
 کہ حاصل ہوا کہ نہیں ہر اس واسطے کہ پنج حس لمس کے ملاقات حاس کی محسوس سے شرط
 اور شک نہیں ہر کہ شریان وقت حرکت انقباضی کے مغاقتی اور جبہ ہوتی ہر انال سے اور جبہ شریان
 محسوس نہ ہوتی حرکت اس کی کیونکہ محسوس ہو سکتی ہر لیکن نزدیک مقصود کے یہ قول ضعیف ہر واسطے
 کہ لوگوں نے کہا ہر کہ بدیہی ہر کہ محسوس کی ہر سے جدا ہونا اس کا شائع نہیں آتا، ہر ایسے کہ ہو سکتا ہر
 کہ حاس بھی بہتیت اس کے حرکت کرے پس باوجود ہر کے ملاقات دونوں میں حاصل ہوا اور عام ہر
 کہ ملاقات بدون واسطے کے ہر پنج حاس اور محسوس کے یا بواسطہ ہر ہر کہ انال اور رگ تین ہر
 اور بعض اس امر پر ہیں کہ آخر حرکت انقباضی محسوس نہیں ہوتی اس واسطے کہ نزدیک ہو سکتے
 شریان کے اپنے مرکز کو تحقیق مغاقت واقع ہوتی ہر اس کو انال سے لیکن اول انقباض شک
 نہیں ہر کہ محسوس ہوتا ہر پنج حاس کے بعض سے کہ ایک اُن سے قوی دوسرا غلیم تر اس سے

یہ تھا اسی طرح اور دلیل دیکھیں یہ لوگ اوپر اپنے قول کے کہ جلد انامل کی اول انقباض میں طانی ہوتی ہے
 شریان کو اس واسطے کہ جو شریان انامل کو تسخیر کرتی ہے وقت انقباض کے بالضرور پیدا کرتی ہے
 انقباض کو جب تک کہ انامل میں بسبب غم کے پس جب وقت شریان میل کرتی ہے تو طرف انقباض کے
 اجزاء منقبضہ ہو سکے بھی بالبطع عود کرتے ہیں اپنی وضع طبعی پر بسبب انامل ہونے وغیرہ کے
 پس جیسا کہ شریان رجوع ہرگز کرتی ہے اگر جب انامل کے بھی ہمدرد اور اس کے بہت اسل پر
 رجوع کرتے ہیں مسافت انکار تک اس سبب سے حرکت انقباضی بھی اس مسافت
 میں مدد رکھتی ہے، اگرچہ اس واسطے کہ اس کے اسلے کہ اگر غرض قوی ہو جائے ہرگز ہرگز غم کو بہت
 پیدا کرے گی پس اس سبب سے ملاقات شریان کی جلد انامل سے بھی وقت انقباض کے
 مسافت ملویل تک ہوگی اس سبب سے کہ چنے دکر کیا ہے اور اسلے کہ اگر غرض سلب ہو جائے
 کہ انفرالین کا سلب سے زیادہ ہوتا ہے نسبت اس کے کہ غم بھی نرم ہو لیکن اسی سبب سے
 کہ زمانہ انقباض اس کا دیر ہوتا ہے اور ملاقات جلد انامل کی شریان سے بھی طویل میں ہوتی ہے
 اگرچہ یہ بیچ قوی مسافت کے ہو لیکن منہ غم سبب اس کے کہ اس کی شان سے اشرف اور انفرال
 بیچ انامل کے زیادہ پیدا کرتی ہے اور گزر چکا ہو کہ ملاقات جلد انامل کی شریان سے بیچ حالت انقباض
 اور وقت تک ہو کہ اثر غم کا باقی ہے اور منفرہ غم کے ملاقی ہے اور اسلے کہ جب وقت حرکت
 نہایت کو پہنچتی ہے حال حال جدائی ہوتی ہے شریان کو انامل سے جیسا کہ گمور مذکور ہوا ہے
 اور ایک گردہ اس قول کو دیکھیں اور اک حرکت انقباض کو بھی ضعیف کرتے ہیں اور بیان کیا کہ وہ
 قصبہ کہ تھے کہ انفرال میں مرجع محسوس کے مفارقت اس سے لازم نہیں آتی ہے کہ سبب ہو لیکن چنانچہ اس کا
 بیچ غم جس کے نہیں ہو سکتا اس سبب سے کہ حرکت شریان کی لا محالہ سبب سے زیادہ حرکت
 ارتقاع جلد انامل سے ہے پس بیچ وقت انقباض کے کہ شریان جلد حرکت کرتے کہ اپنے مرکز کی طرف
 رجوع کرتی ہے بسبب بطور حرکت کے اجزاء منقبضہ انامل کو فاصلہ درمیان دونوں کے بالضرور
 پڑتا ہے اور جو فاصلہ بیچ حاس اور محسوس کے ثابت ہوا امکان اور رک باقی رہا اور مود اس کلام
 جیسا کہ ہوتا ہے اس واسطے کہ بدیہی ہو کہ جب وقت ہم انامل کے کوئی چیز سخت سے دباتے ہیں اور جب
 اوٹھا لیتے ہیں دیکھتے ہیں کہ جب سے منقبضہ انامل کے اس وقت میں اپنی وضع اصل پر آتے ہیں

کہ مقدار اس مدت کا مضاعف زیادہ اور زمانہ ختمہ کے کہ عبارت و حرکت اور دو سکون یکساں ہو
 ہو سکتا ہے اور بدو ایسا ہو تو افق حرکت اجزاء کے انا مل کا حرکت القباذی مشربان سے کو کو
 ہو سکتا ہے اور اس ادراک ممکن ہو گا بیچ القباذی کے ہرگز اور حق یہ ہو کہ یہ تفتیش خود و منف سے
 خالی نہیں ہو کہ اس سبب سے کہ کیا بناو سے کہ ہم نہیں مانتے ہیں کہ حرکت شربان کی سر بیچ زیادہ حرکت
 از افق جلد انا مل سے جوتی ہو اور راستہ لال کہ تم غمرا انا مل سے اور پر شمر صلب کے لائے ہو اس میں
 راستہ نہیں آتا ہر اس سبب سے کہ ظاہر ہو کہ غمرا صاب کا اگر یک ہو اور غیر قوی اثر غمرا کا اس میں
 فریبہا ہر چند شمر صلب ہو اور معلوم ہو کہ غمرا انا مل کا شمر سے نسبت شربان کے اگرچہ موافق قوت
 اور صلابت شربان کے ہو لیکن بیچ حقیقت کے جبکہ ہو اور اثر غمرا کا اس سے بے نسبت رہتا
 پس غمرا انا مل کا کفر سے شربان سے حاصل ہو اور غمرا اور اشیا کے قیاس کرنا چاہیے نہایت یہ کہ
 شک نہین ہو کہ ادراک اسکا ہر ایک کو میسر نہیں ہو جب تک اصابع نہایت نکل اور
 تجسہ بہ غریب رسانہ و حرکت القباذی تمدک نہیں ہوتی لہذا جالبینوس سے کہ ہر کہ بیچ
 اس بات کے کہ من قعدہ قعدہ دی اور کہ ادراکی داد و محققون سے بھی حکایت کی گئی ہو کہ اگر
 کہ کہ ایک مدت تک ہم اس سے اطلاع نہیں ہو سکتے تھے بعد مدت مدید کے یہ بات ہم پر گواہی
 باجماعہ قائل ادراک حرکت القباذی کے اگرچہ قلیل ہیں لیکن جو ثقیہ ہیں اس کے قول پر اقامہ بہت
 ہر قول کثیر لوگوں سے یہ تمہا کلام بیچ حرکت القباذی کے لیکن حرکت انسانی اول میں کر سبیل
 کرتی ہو مرکز سے طرف خیمہ کے بھی محسوس نہیں ہوتی بالاتفاق سبب ہونے و مافقت سے کہ
 اور اسی طرح سکون القباذی بھی اس سبب سے کہ ہم نے ذکر کیا ہو لیکن سکون خارج قیافہ
 محسوس ہو اس سبب سے کہ وہ نزدیک غیبط کے ہر فائدہ بیچ بیان اس امر کے کہ خبر ہے
 اراہہ بعض سے کون جسند و اخم ہو اور کون جزا و صغیر نسبت حرکت کی سکون سے اور
 نسبت سکون کی حرکت سے کس طرح ہر جاتا پاسیہ کہ مدت دونوں حرکت کی آپس
 میں برابر رہی رکھتی ہو مرکز اس سبب سے کہ جیسے طبیعت کو حاجت استنشاق ہو انکی
 ہر تہی ہو ویسی واسطہ دفع انحرے کے بھی ہوتی ہو پس پاسیہ کہ بقدر ہر ایک کی برابر ہوگی
 اور جو کہ ان مقدار سے کہ جاتے ہیں بنظر مال اعتدال اور سمت کے کہ لائے اور جو کہ بیچ مقدار

نہایت بیان
 اس امر کے کہ کون
 ہر جاتی ہو ان مقدار
 نسبت و در بیان
 حرکت اور سکون
 کے کون ہر مرکز

دو دنوں سکون کے کما ہوا ہرگز کہ سکون داخلی طویل زیادہ سکون خارجی سے جو اس سبب سے کہ بغیر آن لوگوں کے کہ ایسا اشتہائی کو وقت انقباض دل کے جاننے میں مقرر ہے کہ یہ زمانہ سکون داخلی شدائی کا بعینہ مطابق زمانے سکون خارجی دل کے ہر اور انظر ہر کہ سکون خارجی قلبی معلول ہر سکون داخلی اس کے سے اور وجہ طویل ہونے زمانے اس سکون کی کہ بعد حرکت انقباضی کے قلب کو حاصل ہر شغل اس سکون کے کہ یہ حرکت انقباضی اس کو حاصل ہوتا ہر کہ ہر شک میں ہر کہ دل متغیر ہر ساتھ انقباض اور انقباض کے ہر شغل اور عمدہ زیادہ واسطے حصول ترویج کے بھی دو حرکت ہیں لیکن اس سبب سے کہ اندمال دو حرکت متضادہ حال ہوتا ہر حاجت سکون کی بھی منہا لازم الی پس حاجت دونوں سکون کی بالذات منوی لیکن اس سبب سے کہ بقا ہوا کا بیچ دل کے زمانے سکون انقباضی تک پہنچا اور ہونا ہوا کا زمانے متعین تک و میان مطلوب ہر واسطے تعدیل مزاج روح کے اور استحالت ہونے جو ہر روح سے اور واسطے اس کام کے زمانہ متعادل المقدار لازم ہر پس غالب یہ ہر کہ سکون خارجی قلبی دراز را سکون داخلی قلبی سے ہو اور یہ مستلزم ہر کہ سکون داخلی شدائی اول سکون خارجی شدائی سے ہو یہ تعالیٰ ان نسبت حرکت کا حرکت سے اور سکون کا سکون سے لیکن نسبت ربانی حرکت کی سکون سے پس شک نہیں ہر کہ اگر روح اور اعتدال کے ہوا کا زمانہ حرکت کا اطل ہوتا ہر زمانہ سکون سے اس سبب سے کہ مقصود بالذات حرکت ہر لیکن جس وقت برودت مفرط بیچ مزاج کے ہو اور ساتھ اسکے ہوا بھی سرد ہو ممکن ہر کہ زمانہ سکون کا زیادہ تر زمانے حرکت سے ہوتا ہر لوگوں نے جائز رکھا ہر کہ زمانہ حرکت کا کوتاہ یا زیادہ سکون داخلی قلبی سے ہوتا ہر اور اگر کہہ لیں کہ سکون خارجی شریانی اور سکون داخلی قلبی معادع ہوتے ہیں بیچ ایک وقت کے اور سکون قلبی کوتاہ یا زیادہ سکون خارجی قلبی سے ہر کہ وقت سکون شریانی کے کہ کوتاہ یا زیادہ سکون داخلی سے تینہ جو ذکر کرتے تمیذات مقدمات سے خارج ہوتے ہیں طرف مطلب میں کے زوج کرتے ہیں اور اجناس غرض کے ذکر کرتے ہیں عدو اللہ تعالیٰ سے جیسا کہ کتاب کے کما ہر والی اجناس التی لیتہا لہ فی عشقہ عینہ جنسین کہ انفسہ بچا تا یا تا بحال جنس کا دس ہیں اور اور حال جنس حال ان جنس اور قیض

حال کے ساتھ اد کے اس سبب سے کی گئی کہ اجناس مذکورہ جنس بنش کی نہیں ہو سکتی ہیں
 جیسا کہ وہ کیا ہو ایک جماعت اظہانے اس واسطے کہ واسطے ایک بنش کے حال ہو کہ بیچ ایک
 مرتبے کے زیادہ ایک بنش سے حاصل ہو اور بھی نزدیک بعضوں کے ہر دو کہ بھی مطلقاً
 اجناس نہیں ہو سکتے بلکہ اجناس مذکورہ اجناس عالیہ بین فقط واسطے اذکہ بنش کے لہذا
 علامہ قرشی نے لکھا ہو کہ واجب ہو کہ اجناس نو ہوں اس واسطے کہ جنس ماخوذ نظام او خمسہ
 نظام سے جنس علی نہیں ہو تو بیچ ان اجناس کے شمار کیا وے اس سبب سے کہ وہ ایک
 نوع ہو مختلف سے کہ وہ ایک نوع ہو جنس ماخوذ استواء و اختلاف سے جیسا کہ بیان او سکا
 آتا ہو اور اذکہ بنش کے وہ ہیں کہ دلالت کرتی ہو بنش او پر حال کے اذکہ واسطے سے اور
 اعتماد صر اجناس پر مستقر ہو اور انحصار یہ ہو کہ نزدیک جمہور کے عالی ہو تو بیچ اجناس
 بنش کے شرط نہیں ہو عام ہو کہ جنس عالی ہوں یا نہ اسی سبب سے جنس ماخوذ نظام
 اور غیر نظام سے بھی بیچ اجناس اذکہ بنش کے شمار کی گئی ہو استقلالاً ساتھ اسکے کہ
 وہ عالی نہیں ہو جیسا کہ گذرا اور پوشیدہ نہ ہے کہ اجناس عشرہ مذکور ہو تہ بین بنش
 بسیط سے مخصوص ہیں اور ذکر بنش مرکب کا ملاحظہ فصل میں اور کیا اجناس الاول الماخوذ من
 مقدار الانبساط طولاً و عرضاً و عمقاً جنس پہلی لگتی ہو مقدار انبساط رگ سے ازروے
 طول اور عرض اور عمق کے دبساطہ عشرہ و رباطہ اس جنس کے یعنی افراد او راجعہ
 کہ بیچ اس جنس کے حاصل ہیں نو ہیں اس سبب سے کہ ہر جسم کے تین قطر ہیں کہ طول
 اور عرض اور عمق ہو پس طول شریان مبسط کا بیچ جنس کے وہ ہو کہ بیچ طول ساتھ
 محسوس ہو اور عرض او سکا وہ کہ بیچ عرض ساتھ کے محسوس ہو اور عمق اسکا وہ کہ تین
 سافت اقباسا کے محسوس ہو اور سافت انبساط کی عبارت ہو اس سے کہ رک کو
 حاصل ہو اسکے ارتفاع سے طرف انامل کے اور انحناف اسکے طرف نامل کہ او اس
 سبب سے کہ واسطے ہر قطر کے اقطار ثلث ہے وسطی ہو اور دو طرف کہ انبساط اور نہ
 واجب آیا کہ انواع بسیط مذکورہ نو ہوں طول تعمیر متبادل بنیا علیہ تین متبادل بنیا
 شرف متعین متبادل بنیا لہذا سافت کہ ہو کہ الاول الطویل نوع پہلی بساط تعد متعین ہو

اور اللہ کی کس اجازت اور فی اللہ اول اکثر من المعتدل اور وہ یہ ہو کہ پاسے جاوین اسبندہ اس کے قول
 میں بہت متحمل سے وسیع کثرت اور کثرت اور سبب بالذات بنفس طول کا قوی ہونا حدیث
 تا ہر سائہ اطاعت آکر کے اور قادر ہونا قوت کے اور سبب بالعرض اس کے بلبل اور لاغری ہر
 واثانی تفسیر اور نوع و دوسری تفسیر اور ہوا یا قیاس اور وہ یہ ہو کہ ضد طول کی ہو دوسری تفسیر اور
 اور سبب بالذات اور اس کا کمی گرنی کی ہر بیسے علیہ برووت کا ساتھ عامی ہونے آکر کے اور
 ضعف قوت کے اور سبب بالعرض اس کا قریبی غصہ طہر جبرینی سے والثالث للمعتدل
 میں تھا اور نوع تیسری وہ کہ سیاد ہو بیچ طول اور قصر کے اس سبب سے کہ بیچ اکثر بالذات کے
 مخالف ساتھ تقابل ضدیت کے ہر پس وسط درمیان اُنکے لازم ہو گا ویدل سے المعتدل الحارۃ
 والبرودة اور دلالت کرتی ہر بنفس متدل مذکور اور اعتدال کے اور برابر ہی گریں اور سردی کے
 اور اس اعتدال سے میں اعتدال فی التمتہ مراد ہو کہ لا یخفی فائدہ طول اور قصر وغیرہ کہ بیچ
 باب بنفس کے اجناس اولست مذکور ہوتے ہیں سب امور اضافی ہیں کہ بدون انصاف کے
 اور تیس علیہ کے جن میں پہچان سکے لہذا اہل سائنس واسطہ بیان نے اس کے کے دو طریق کہا ہر پہلا
 طریق کہ جالیوس نے مقرر کیا اور شیخ ریک نے بھی اس کو پسند کیا ہر چار طور پر ہر ایک وہ کہ تیس علیہ
 بنفس متدل حقیقی ہو اور یا مطلق ہو سکتا ہو کہ مزاج مذکور کو موجود فرض کریں اور اس کے آدھے
 ایک بنفس کو لائق اسکے جو مقدار کریں بعد اسکے بنفس ہر بنفس کی اس بنفس بنفس زوق فہنی قریب
 کریں تو مقدار بقدر اور قریب اس کا اور اس اعتدال سے معلوم ہو دوسرا یہ کہ تیس علیہ بنفس
 معتدل نوعی ہو تیسرا یہ کہ تیس علیہ بنفس متدل ضمنی ہو اور یہ دو قول بھی چاہیے کہ پہلے بنفس
 معتدل فی النوع اثنی الصنف یعنی متدل نوعی یا بنفس کی مقدار کریں پس بنفس اور لوگوں کی
 اور ہر قریب کریں اور یہ نمونہ وجہ واسطہ تحقیق علی شخص کے فائدہ کرتی ہیں کہ اونکے واسطے
 حکم کر سکتے ہیں کہ مقدار لون مذکور سے کس قدر بعید ہر لیکن ان سے تحقیق عرض کی تہ ہر نہیں ہو سکتا
 کہ لا یخفی لہذا بعض لوگوں نے انکو تکلف کیا ہر لیکن وجہ چوتھی یہ ہو کہ تیس علیہ حالت صحت کی ہو
 لیکن یہ موقوف ہو اور ہر سبب نے اس شخص کو بیچ حالت اعتدال مزاج کے اور تندرستی کے
 دیکھا ہو اور اسکے حال سے واقف ہو پس جو نزدیک مرض کے دیکھے کہ بنفس حکم کر لیا اور تفسیر

نبض کے کہ درجہ اعتدال شخصی کس قدر تفاوت کیا اور سطح کا تغیر ہوا ہو اور وجہ حق اور سچا ہونے
 واسطے مطلوب کے یہی ہو لیکن اس سبب سے کہ طبیعت کو ساتھ ہر مرض کے تقدم معرفت
 کا محال ہو واسطے اطلاع کے اور حال مرض جدید کے اعتماد اور دلیلون کے ہوتا ہو اور ملاحظہ نبض
 کا ضمتا غالی مدو سے نہیں ہر طریق دروسرہ کہ بعض مقدار میں مستقر کیا اور صاحب کامل اور
 ابن ابی صادق نے اسکو اختیار کیا یہ ہر کہ تھیس علیہ انگلیان نباض کی ہون پس نبض طویل وہ ہر
 کہ چار انگلیوں سے زیادہ موس ہوا اور عریض وہ ہر کہ کمتر چار انگلیوں سے محسوس ہوا اور معتدل
 اونکا وہ ہر کہ متوسط ہوا اور مشرف وہ کہ زیادہ مرتفع اور مطہد ہو گویا انگلی میں گہستی ہو اور متخفض
 وہ کہ کمتر بلند ہو یعنی اپنے مرکز سے دور تر بخا دے اور معتدل انکا وہ کہ متوسط ہوا اور اس
 طریق کو بھی ترنیم کیا ہر دو وجہ سے ایک وجہ یہ کہ انگلیان لاس کی مختلف ہوتی ہیں
 جرائی اور چھوٹائی میں اور اسطرح نگ ٹیوں کی پس حکم کرنا مقدار اصابع سے درست ہوگا اسو
 کڑا ہر کہ اگر انگلیان ایک شخص کی موئی ہوں اور دوسرے شخص کی تپلی اور یہ دونوں شخص
 ایک نبض کو دیکھیں لامحالہ نبض ایک نسبت انگلیوں شخص پہننے کی قصیر ہوگی اور یہ
 نسبت انگلیوں شخص دوسرے کے طویل اور اسطرح حال معلوم کا بدیہی ہر کہ جو ایک کے نبض
 کر کے کی دیکھے اگر چہ نبض اسکی طویل ہوگی لیکن نباض کو قصیر معلوم ہوگی اور اس سبب سے
 پہننے ذکر کیا ہر اور نزدیک اس فقیر کے احسن ایسا معلوم ہوتا ہو کہ مراد تقادیر اصابع سے
 کلام قول کے ہر کہ ہوا ہر اصابع صاحب سے ہوں یعنی بسبب نبض جس شخص کی دیکھے
 قدر اسکے اصابع کا دریافت کر کے اور ساتھ اپنی انگلیوں کے قیاس کر کے حکم کرے اور ہر
 سکے احوال کے اور وجہ دوسری ترنیم کی یہ ہر کہ اگر چہ معرفت مقدار کی مقدار دیر انگلیوں سے
 نہ ہو لیکن معرفت باقی اقسام کی اس طریق سے غیر ممکن ہر کہ پس مفید تمام ہوگا بالحد وجہ وجہ
 ی ہر کہ پنج آخر پہلے طریق کے گذار الرابع العریض اور نوع چوتھی عریض ہر یعنی جڑی
 والذی یاخذ من عرض الاصابع اکثر مما یخذ المعتدل اور عریض وہ ہر کہ لیوسے انگلیوں سے زیادہ
 نہ ہے کہ معتدل ایسا ہر ویدل سے زیادہ الرطوبۃ اور دالات کرتی ہو اور کی رطوبت کے
 اسل فیض ہو یا تعالیہ اور نوع پانچمین فیدتی ہر اور وہ ضد عریض کی ہوتی ہر ویدل سے

نہایت
مکسر مقبول
ترجمہ فخر القلوب

نہایت المرطوبہ اور دلالت کرتی ہوا پر کی مرطوبہ کے واسطے اس المتقبل میں ہوا جو بعض مسئلہ پر
ان دونوں میں تبدل علی اعتدال حال البدن فی المرطوبہ والموسمۃ اور دلالت کرتی ہوا پر اعتدال
حال بدن کے تری اور خشکی میں والساہج ہوا الشاہق اور نوع سالیہ میں شہس ہوا الہی کی اس خبر
فی الارقیاع اکثر من المتقبل اور شاہق وہ ہوا کہ محسوس ہوں آخر اس کے ہر جنسی کے زیادہ متقبل
ویدل علی الحارۃ اور دلالت کرتی ہوا دیر حرارت کے والساہج المتقبل اور نوع اشھون تھوڑے
آئینے ہر ویدل علی الاعتدال اور دلالت کرتی ہوا پر اعتدال حال کے الجنس انسانی الماخوذہ کفینہ
توجع الاصابع جنس دوسری اجناس عشرہ بنف سے ماخوذ ہر یک کو اپنی کیفیت سے کھینچنے کی
انامل کو یعنی باعتبار ہر پچھنے کے نقطہ قطع نظر اور اعتبارات کے دیکھنے القوی والضعیف ظاہر
بینہما اور تقسیم ہوتی ہر جنس طرف قوی اور ضعیف اور متوسط درمیان آئینے اور ہونا اس جنس کا
تین قسم نظر میں جمہور اطباء کے ہر اور وہ خلاف کہ علامہ قرطبی نے کیا ہر اسکی آخر بحث میں آچکا
اب سوانق مدعا ہے جو کہ مرقوم ہوتا ہے فالقوی ہوا الہی لیسع لہ انامل قمر عا قویا مطلق علی
پس قوی وہ ہوا کہ ٹھنکے گوشت کو سر انگھدون کے ٹھونکنے قوی سے کہ ہر پچھنے گوشت کو اور اسکی
شان سے ہوا کہ جو رگ کو انامل سے دبا دین حرکت اسکی باطل نمونہ اور دفع کرے فاکر کہ اپنے
سے زور سے ویدل علی شدۃ القوۃ الحيوانیۃ اور دلالت کرتی ہر جنس قوی اور غلبہ قوۃ حیوان
مطلقہ بالشدۃ۔ ہواللہی الفدۃ اور ضعیف وہ جنس ہر کہ ضد ہو قوی کی یعنی ضد نہ ٹکرنے انامل
اور اگر دبا دین نہ دفع کرے اور انامل کے گوشت میں نہ گھسے اگر چہ عظیم ہوا اور فیسر مخالف اسکی
بجائے اسلئے کہ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ مقابلہ ج قوت کو ضعیف کے مقابلہ ہم اولکہ کا ہر وہ مقابلہ
تضاد کا منع ہو یا دے اس سبب سے کہ چہ مقابلہ عدم اور ملکہ کے واسطہ نہیں ہوتا ہر اور چہ
قوی اور ضعیف کے نزدیک اس بعض کے بھی واسطہ پایا جاتا ہے جس مخالف سے ضد مراد ہے
غیر اسکا وتدل علی ضعف القوۃ الحيوانیۃ اور دلالت کرتی ہر جنس ضعیف اور غلبہ قوۃ حیوان
بشریکہ ضعیف تہن کا حقیقی ہوا اس سبب سے کہ اگر علت ضعف کی زیادتی سختی شریان ہو کہ باوجود
قوت قدرت کے اور ہر حرکت کے مقاومت نہ پاوے اس بحث سے خارج ہوا اور اسکو ضعیف غیر قوی
ہو من والمتقبل ہوا التوسطہ نما ویدل علی تدرج القوۃ الحيوانیۃ انہ ہر متقبل اسکی ہوا کہ نہایت ہوج قوت ہر

دفع کرتی ہے قوت سے غلام مسلک کہ وہ مستحق نہیں ہوتی ہوا اور انا مل کو قوت سے دفع نہیں کرتی مگر یہ کہ مسلک اور قوت قیام میں ہوں باہر قوت مقادرت خاخر سے مستحق ہوں اور حلاوت عدم افعال رگ کا خاخر سے والی چیز کا ہر ویل تھیں بدن اور دلات کرتی جو مسلک اور خشکی بیان کے اسوا سے کہیں رطوبت کو دو کرتا ہوں اور کسی رطوبت کی علت عدم قبول ہوا سے الفاظ اور قریب کے قیام میں بدن کو صلابت نہیں کی لازم ہے لیکن صلابت نہیں کو میں بدن لازم نہیں ہوا اس صلابت کے خیران ہیں و کچھ جاننا جو صفت مادہ کو طبیعت کوئی حجت جہان سے مانند سر اور وعدہ اور رطوبت اور شامہ و غیرہ کے دفع کرتی ہے کبھی قدر و اعضا میں ظاہر ہوتا ہوا اس صلابت جرم رگ کا بھی مستحق ہوتا ہوا اور صلابت ہوس ہوتا ہوا بدن جہان میں اور حال یہ ہے کہ جہان میں ہوتا ہوا جو اس صلابت نہیں کے ہمہ بیوست کا منہ نہیں ہوتا ہوا جیسا کہ کر کیا ہے و اللین و الذی مخالفہ اور غلبہ لیس و وہ جو کہ صلابت کی ہو لینے آسانی سے مستحق ہوتی ہوا اور لین بقیہ لام اور شدید یا سے تنانہ کسورہ ہوا اور اجزاء اس کا قوی کے ہوتا ہوا کما لایفید ویدل علی الزوجہ اور دلات مرقی جو نہیں نرم ہوا پرتی بدن کے جیسا کہ مذکور ہوا اور المعتدل بہ التوسط بینہما اور نہیں معتدل اس کی رتہ ہوا کہ میانہ میں بیچ صلابت اور لین سے ویدل سے توسط حال البدن فی البیوتہ اور دلات کرتی جو نہیں معتدل لینا اور پرتی توسط حال بدن کے بیچ و خشکی اور گرمی کے اجتناب اس واسطے کہ خور و من نان اسکون نہیں لینا ہوا خود ہوا زمانہ سکون جان تو کہ سکون دو طرح ہے حقیقی اور غیر حقیقی سکون حقیقی وہ ہے کہ حرکت او میں هیچ حقیقت کے منہ جیسا کہ بیچ تعریف نہیں کے معلوم ہوا کہ ایک سکون و میانہ و حرکت کے منہ و رتہ ہوا لیکن سکون غیر حقیقی عبارت ہوا اس زمانے سے کہ اس میں حرکت رگ کی محسوس ہو خواہ اس زمانے میں رگ میں ہو خواہ ساکن ہوا اور اس میں نہیں ہی انہی مقصود میں نہیں ہوا اس مذہب کے کہ حرکت انقباضی مطلب غیر محسوس ہوتی ہوا زمانہ سکون کا شامل ہوتا ہوا اور پرتی رتہ کے ایک سکون جمعی دوسرا حرکت انقباضی بالکل تیسرے رتہ کی جو تیسرا شروع حرکت انقباضی کا اس واسطے ظاہر ہو کہ ان اوقات میں حرکت نہیں کی محسوس نہیں ہوتی ہوا اگرچہ متحرک ہوا اور جو سکون کو اس طرح سے ہم تعبیر کرتے ہیں زمانہ حرکت کا محمود ہوتا ہوا تیسرا رتہ انقباض کے نقطہ سبب محسوس ہونے حرکت کے بیچ اس زمانے کے اور اس صورت میں کہ رتہ نہیں کی گویا ایک حرکت اور ایک سکون سے قرار دیا ہو کہ حقیقی ہوا اور ساکن

مستحق
اس وقت
زمانہ سکون

مبارزی اور نہ بار اوس مذہب کے کہ شروع حرکت انقباضی کا محسوس ہو سکنا ہو سکون نہ کہ رجعی ضرور
 دو طور پر بتایا گیا ہے حقیقی کما حد حرکت انبساط کی حاصل ہر دوسرا مرکز جہانی کہ شامل ہوا و چون
 چہرے ایک حرکت انقباضی دوسرا اول حرکت انقباضی تیسرا سکون مرکزی حقیقی کہ درمیان دونوں حرکت
 واقع ہو جائے اور اس سکون سے اس جنس میں غلبہ مذہب پہلے کے وہ زمانہ ہو کہ مشتمل ہو چاہے چہرہ جیسا کہ مذکور ہو گیا
 اور نظر مذہب دوسرے کے زمانہ سکون مرکزی جہانی کا ہو کہ شامل ہو اور پھر تین چہرے کے مساوی ہو اور
 وینقسم لے المتواتر والمتفاوت والمعتدل بینہما اور منقسم ہوتی ہو یہ جنس پنجوں طرف متواتر اور متفاوت
 اور معتدل بینہما کے فالو اتروالزوالی فیصلہ زمانہ محسوس اور معتدل بین متواتر وہ جنس ہو کہ کوتاہ ہو زمانہ
 محسوس واقع ہو انبساط لین کے یعنی زمانہ سکون غیر حقیقی کا کہ مسی او کے مفصل گذرے کوتاہ ہو و نسبت حال
 کے حاصل یہ ہو کہ رگ جو قریح کرے اور پھر سے پھر فوراً بدون توقف کے اگر قریح دوسرا کرے پھر وہ پھر
 جو قریح انقباض کے حرکت اسکی محسوس ہونے سے بجاوے او سیطرہ خود انبساط کرے اور قریح کرے اور پھر
 مراد واحد ہو اس واسطے کہ زمانہ واقع بین الفرضین کا کوتاہ ہو تاہی اور فرق در میان متواتر اور سرے کے
 کہ بیان کوتاہی زمانہ باین الفرضین کی باعتبار اور سرے میں کوتاہی زمانہ قریح کی مقدار ہو اور زمانہ قریح کا
 وقت سے ہو کہ حرکت انقباضی انال سے مدد نہ ہو یا تاکہ حرکت مذکور تمام ہو پس نہ مانہ سکون میں کل قریح
 داخل نہیں ہو سکتا اس کے کہ رگ پچ انال کے مساوی نہ ہو سکتی ہو اور جو سکون میں پچ قریح کے محسوس نہیں ہو سکتا
 حرکت انقباضی محسوس ہو پر تقدیر احساس کے بطریق اولیٰ اس میں شمار ہوگی اس واسطے کہ قریح تحقیق نہیں ہو تاہی
 مگر انبساط سے کما لایفخ ویل علی ضعف القوة حیوانیہ اور دلالت کرتی ہو جنس متواتر اور پھر ضعف قوت حیوانیہ
 کے خواہ سبب ضعف کا حرارت جو خواہ برودت لیکن متواتر کہ ساتھ سرے کے جمع ہوتی ہو زنتان شدت حرارت
 اور کثرت حاجت قلب کی طرف ترویج کے ہوتی ہو البتہ اور دلالت جنس متواتر کی اور پھر ضعف کے اس تقدیر پر ہو
 کہ عظیم نہیں ہو اس واسطے کہ عظیم ہونا جنس کا بدون قوت کے نہیں ہو تاہی اور شہدیکہ کوئی مانع علم ہوئے سے خواہ حاصل
 یہ کہ قوت جنس میں عام ہو کہ ساتھ ضعف قوت کے ہو یا ساتھ قوت کے لیکن شدت حاجت کی ہر حال میں قریح
 جیسا کہ پچ عظیم کے تاہی و المتفاوت ہو الیٰ مخالفہ اور جنس متفاوت وہ ہو کہ ضد متواتر کی ہو و عدل سے شدت
 القوة الحيوانیہ اور دلالت کرتی ہو جنس متفاوت اور غلبہ قوت حیوانی کے اکثر حالات ہیں اور عید اکثر کی اس کے
 کہ ہر جہت کبھی سقوط قریح سے جنس متواتر ہوتی ہو اور فرق در میان دونوں کے یہ کہ متفاوت اگر بہت

صغیر مو او بطی ہو سقود قوت سے ہو اور اگر ساتھ عظیم اور سرعت کے ہو تو ہی ہونے قوت سے ہو اور اگر ساتھ
 ہو متوسط جینا اور بغیر محتدل اس کی ہرگز یا نہ ہو چ تو اثر اور قوت کے ویدل غلطو سوال انکو کما وانیہ
 اور دلات کرتی جو یہ بغیر او پر میان ہونے حال قوت کے اور اس محتدل جن وہی تاویل کرنا یا جینیہ کی قوت
 جنس و سری کے کہ شمس قوت اور ضعف کے جو کما گیا یعنی تفاوت ہر عر اس کے بعد دل سے ابتر یکہ عتدال
 کی قوت ہو بلا غیر اسباب ہر جنس جنس کے اور یہ امر کران اسباب سے متبع الاجاب کون کون ہو اور عمل اجتماع کون
 چچ انحراف کے کہتے ہیں ہر انشاء اللہ تعالیٰ و اجتناب السوا و اما خود من قدا رانی جو یون العروق او جنس
 لیکنی مقدار اس چیز سے کہ چچ جو یون کون کے جو قطع نظر حرم رگون سے و تقسیم لے المانی و الخال و المحتدل یا
 اور تقسیم ہوتی ہو ہر جنس طرف متبلی اور خالی اور معتدل انہما کے قائل متبلی ہر اس سے کثرت الدم والروح میں جنس لیات
 کرتی ہو اور ہر بہت ہونے خون اور روح کے چچ بدن کے پانچ شریٹن کے اور ہر اس پانچ سے کہ استقامت طرح ہر
 ایک وہ کہ کثرت روح سے ہو و وسر اوہ کہ کثرت خون سے ہو و وسر اوہ کہ وہ کون کی کثرت سے ہو اور اگر
 در میان روحی اور خونی کے کئی وجہ سے کہ نہ بن متبلی و چچ یہ کنج استلا سے روحی کے شریان کی ہوتی تو
 پس قوت اگرچہ متوسط ہو کہ بالکل حرکت دے سکتی ہو لہذا یکہ سختی حرم رگ کی مانع نہ ہو بخلاف استلا
 خونی کے کہ رگ بسبب انفالت کے قوت غیر قوی سے بالکل متحرک نہیں ہو سکتی دوسری وجہ یہ کہ پتہ دانی
 کے انفعال بغیر کامشا بہرہ و تاہر فنج مشک سے کہ ہواست ہوئی ہو بخلاف دوسری کے کہ امتیاح اسکا یعنی استلا
 اسکا استلاب استلا سے مشک جبری ہوتی پانی کے جو تاہر وجہ یہی یہ کنج رت کے بغیر اکثر غلیظ ہو کر
 اس سبب سے کہ نہ کو ہر ہر بخلاف دوسری کے کہ قوت اس میں بسبب ثقل کے بسط تمام نہیں کرتی تو اور یہی
 زیادتی خون کی اس حد تک نہیں پہنچ سکتی کہ شریان کو تمدد کرے اسوا سے کہ اگر استلا سے دم کا اس
 مرتبہ میں ہو موت اس پر سبقت کر لگی و یہ چوتھی ایک کنج روحی کے بغیر متشابه ہوتی ہے یعنی استلا سے سبب
 روح کے بخلاف دوسری کے کہ بغیر اس میں جنس ہوتی ہو بسبب ثقل مانع سے کہ نہ پانچ استلا سے دوسری کے
 بغیر منفذ ہوتی ہو وجہ یہ پانچوں یہ کہ چچ استلا سے دوسری کے بغیر اکثر سرین لیتن ہوتی ہو بسبب جو یون
 کے اور تری شریان کے بخلاف روحی کے کہ بغیر اس میں جنس ہوتی ہو چہریت روح کے اسوا سے کہ اگر تری
 بغیر میں اور طرف سے واقع ہو اجتماع اسکا ساتھ استلا سے روحی کے منہج نہیں ہوتا یہ کہ خود
 روح موجب نہی کی زمین ہوتی ہو بخلاف خون کے کہ اکثر بسبب لہذا اور اوپر ہونے خون کے چچ

نیز جو بخلاف خون کے چچ

مشہدیان کے نبض کہ نرم کرنا ہی اور قید اکثر کی اس سبب سے لی ورم ہو سکتا ہے کہ نبض خون کے کچھ نفاذ ہو
اور اس سبب سے بیچ جرم شریان کے نفاذ ہو باوجود امتلا سے دوسوی کے نبض غلیظ بھی ہوتی ہے اور اسی سے فرق
کرتے ہیں بیچ نبض رطوبت و زہن متملی مطلق کے لیے نبض رطوبت کو لازم ہے کہ نرم ہو اس واسطے کہ رطوبت جس طرح کہ ہو
داخل ہوتی ہے جرم حنومین اور نرم کرتی ہے اس کو لا انحال اور بیچ ہر قسم کی لازم نہیں ہے اس وجہ سے کہ تو جانا کہ کچھ
فرق بیچ رطوبت و زہن کے سبب اس کا امتلا خون کا ہونے سے امتلا سے پوشیدہ نہیں ہو قاعدہ لازم نہیں ہے کہ بیچ خون
بیچ تمام بدن کے زیادہ ہو بیچ شریان کے بھی زیادہ ہو اس واسطے کہ کثرت خون شریان کو کثرت خون بدن
غیر لازم ہے اس واسطے کہ ممکن ہو بلکہ کثیر الوترع ہو کہ بدن متملی ہو تا ہی خون غلیظ سے کہ غیر صالح ہو اس واسطے کہ خون
کہرتے کے بیچ شریان کے پیراں صورت میں خون شریان کا کثرت ہو تا ہی ساتھ کثیر ہونے کے بدن میں
لیکن امتلا سے بدن کا خون صالح سے ہو اُس میں لازم ہے کہ خون شریان کا بھی کثیر ہو مگر کوئی عارضہ سے
اور بیچ ایسا ممکن ہے کہ اگر بیچ خون بدن میں کثرت ہو لیکن بیچ شریان کے بہت ہو اس سبب کہ خون بدن کا
بالکل صلاحیت نفوذ کی رکتا ہو اور قوت شریان کی قوی ہو اور اس سبب سے خون بہت منجہ بہ ہو
اور بھی معلوم کریں کہ جو کچھ کہ گیا ہے امتلا سے روحی سے لگان ہو کہ روح بدن کو کثرت خون کثیر ہو
اس واسطے کہ ارواح سبب لطافت کے سر بیع تحلیل ہو پس جب تک کہ مادہ مرد دینے والا اس کا کثرت سے
معدہ کثرت اُس میں ظاہر ہو لیکن جو پیدائش روح کی خوشی ہریشہ کیسیان نہیں ہے کچھ کثرت پیدا ہوتی ہے
اور کبھی بہت اُس جگہ کہ پیدائش روح کی نسبت مقدار خون کے زیادہ ہونی ہے امتلا کو طرف روح کے
مناسب کرتے ہیں اور آثار معدومہ مذکور اس کے اُس میں مذکور کرتے ہیں اور اس کا کچھ کہ پیدائش روح کی نسبت
خون کے اور عادت کے کم ہوتی ہے امتلا کو طرف خون کے نسبت کرتے ہیں اور فرج حقیقت کے امتلا سے
روح کو کثرت خون کی شرط ہے لیکن امتلا سے خون کو کثرت روح کی شرط نہیں ہے اور جس جگہ کہ پیدائش روح
کو ہوا حق مقدار ان کے ہوتی ہے امتلا کو دونوں کی طرف متعوس کہ رقبہ جیسا کہ کہ گیا کہ امتلا میں طرح ہر
اور بر تقدیر ضرورت امتلا کے دونوں میں علامات معدومہ ہر ایک کے ممکن الاجتماع ہیں ظاہر ہوتے ہیں انجالی خاند
اور بعض خالی مخالفت متعلق کے ہر بیعت دلالت کرتی ہے اور بیچ قوت خون اور روح کے تمام بدن سے یا نہ
سے فقط اور اس کو کہ خالی کثرت ہیں اس اعتبار سے کہ کوئی چیز بیچ جو قوت شریان کے نہیں ہے اس واسطے
کہ خالی ہو یا نہ شریان کا خون اور روح سے محال ہے بلکہ اس اعتبار سے کہ رطوبت مالی جو قوت نسبت

حالت اعتدال کے کتر جو اوپر ذکر ہو چکا ہو کہ اساتذہ شریان اساتذہ تمام بدن کا شرط نہیں ہے بلکہ
 خالی ہو جائے تا کہ بھی قلت خون بدلی شریان ہو تو یہی حالت ہے کہ جو اساتذہ بعض سے حکم اور اساتذہ
 تمام بدن کے نہیں کر سکتے اتنا اساتذہ کا اور جوہ سے بھی جتنا کہ مدد نہ کرین اور اساتذہ خالی ہونے
 بعض سے بدون اور اعراض غلو سے حکم اور قلت خون بدلی نہیں کر سکتے ہیں یہ کہ وہ جب ایسا بیان ہے
 کہ بہت مغالطوں سے غفلت رکھتا ہو طالبان تحقیق کو برا ظاہر کر دے اساتذہ اپنے بلین کے پیشکش
 بعض سے سوائے انماں کا اوپر ساعد کے نصیب نہیں کچھ ہیں تو ساقیہ شخص حال رگ کے اور شریان نام
 بعض کے کیا ہو پختہ والاعتدال میں یا بدل علی اعتدالہما اور بعض معتدل ہیج اعتدال اور غلو کے ولالت کرتی ہے
 اور اعتدال اون دونوں کے یعنی نشان برابر ہونے حالت ہیج اعتدال اور غلو کے اجتناب اسالی الما خور
 من کیفیت حرم المروق جس ساتون ماخوذ ہر کیفیت ذات رکون سے لیسے از روئے لیس کے فقط اور کیفیات
 طوس سے یہاں حرارت اور برودت کیفیات فاعلی ہیں مقصود ہیں قضا لیکن برطوبت اور بریست
 معتبر نہیں ہیں اسواسطہ کہ وہ کیفیت الفعالی ہیں اور بھی لوازم انکے کہ نرمی اور سختی ہیں بھی معتبر نہیں ہے بلکہ
 جس میں اسلیے کہ یہ دونوں ہیج قوام رگ کے معتبر ہونے میں انداز ہیج جس قوام کے شمار ہوئے ہیں ہیج
 اکثر کتابوں کے اور بعض لوگوں نے انکو بھی لیس سے شمار کیا ہے لیکن مدعا واحد ہو مقیم لیس اسرار و بار
 والاعتدال اور منقسم ہوتی ہے یہ جس طرف حار اور بار و اور متوسط مینما کے خارجا بدل علی حرارت مانی ہو
 من لایم فالروح پس بعض گرم ولالت کرتی ہے اوپر گرمی اس چیز کے کہ ہیج رگ کے جو خون اور روح سے
 والیا ردید علی برودت اور بعض سرد ولالت کرتی ہے اوپر سردی اس چیز کے کہ ہیج رگ کے جو خون و روح
 سے والاعتدال بدل علی اعتدال حال اور بعض متوسط اسکی ولالت کرتی ہے اوپر میانہ ہونے حال و معتدل
 کے کہ ہیج رکون کے ہے اور کیفیت طس شریان کی ایسی ہو کہ حال سکا اوپر حال اور انکے کے کہ سوائے مکان
 شریان کے ہیں تیس کہیں فائدہ کہ نرم زائد نہواش یا نکا اس سبب ہے کہ وہ حال جسم حار کا یعنی خون و روح
 کا ہر بالتساق ممکن بلکہ واقع ہر خصوصاً وقت غلہ سختی کے ہیج خون شریانی اور روح کے لیکن معتبر ہونا
 اکثر لوگوں نے بعید جانا ہے اس سبب ہے کہ وہ لوگ کہتے ہیں کہ معقول نہیں ہے کہ شریان باوجود کثرت ہوا
 کے اور اعتدال کے دل سے سرد زیادہ ہوا ورا ان سے کہ سخن سے قدر میں لیکن اس سبب کہ کچھ کثرت
 قدر کہ معتبر ہوا اس باب میں کوئی تومیہ کہ لازم حرا و رتوجیہ اسکی و بطور یہ کہ ایک سے قدر زیادہ

میں

میں

کہ قیاس کرین زمانے انقباض کو ساتھ زمانہ سکون خارج کے ساتھ قیاس کرین زمانے انقباض کو
ساتھ زمانے انقباض داخل کے ساتھ قیاس کرین زمانے سکون خارج کو ساتھ زمانہ سکون خارج کے
تقرین یہ قیاس کرین زمانے سکون خارج کو ساتھ زمانے سکون داخل کے و سون یہ قیاس کرین زمانے
سکون داخل کو ساتھ زمانے سکون داخل کے لیکن جانیں کہ نزدیکی شش ترس کے وزن سے چھ اس میں کے
قیاس کرنا زمانہ حرکت کا ہر ساتھ زمانہ سکون کے بغیر اس سبب کہ مقابلہ زمانہ حرکت کا ساتھ زمانے
حرکت کے اور قیاس کرنا زمانے سکون کا ساتھ زمانے سکون کے سچ میں استواء اور اختلاف کے داخلہ افتراق
مقصود زمانہ حرکت اور زمانے سکون سے کہ سچ اس میں کے مقابلہ اس سے متعلق بہود و حرکت اہود و سکون
ہیں یعنی عام ہر زمانہ حرکت و انقباض کا ساتھ زمانے ایک سکون سکون سے قیاس کرین یا زمانے
حرکت انقباض کو ساتھ زمانے ایک کے دو سکون سے قیاس کرین لیکن یہ صورت میں ہر ہر ایک سکون
ارہد کو اپنے دونوں حرکت و دونوں سکون کو مدد کو نافرمان کرین و در حرا در زمانے حرکت سے زائد حرکت
انقباض کا ہر فقط اور زمانے سکون سے وہ زمانہ کہ در میان دو انقباض کے واقع ہوئے وہ زمانہ کہ حرکت
اثر میں حسوس نہیں ہوتی اور تفصیل اس قدر کی اور گزری کی اور آب سے دریافت کرین کہ بعض ماضی و وزن سے
جو ایک جید الوزن حسوس ہیں اور دوسرے کو غیر جید الوزن سیتہ اور تین طرح ہر جیسا کہ بیان کا آئیں
مؤلف نے اوپر ذکر کرنے انا جید الوزن کے قسم کی ہر جیسا کہ حرکت کہ فوان کیوں مان سکون مساوی الزمان کہ
یہاں سے استدلال اعمال فی الانقباض و الانبساط ہے یہ ہر کہ ہر زمانہ سکون کا برابر زمانے حرکت کے اور
والت کرتی ہوا و ہر توسط حال کے سچ انقباض و انبساط کے اور بیان یہی تقدیر کیا ہے کہ الافرود
وزن اور حرکت تقسیم کے حسن الوز و دروی الوزن اما حسن الوز فوان کیوں آہ اور جو حال دروی ان کیوں
مخلافات اسکے سے معلوم ہوتا ہو کہ اسکا ساتھ ہوا بالکلیہ متون صیر کے اسی قدر ہر کہ مرقوم ہوا و بیج بعض
سے تا نوچہ کے مفصل بیان حسن اور دروی کا ہر جیسا کہ عبارت اور کتابوں کی یہاں لوگوں نے مثال
دری ہر فغان سچ بیان جید الوزن اور غیر جید الوزن کے لیکن جید الوزن وہ ہر کہ وہ نسبت کہ در بیان وزن
مورارہ بعض کے ہوا و ہر جیسا کہ ہو باعتبار اسان اور زندان اور فضول اور الافرود و تالیہ کے اور ہر
سچ ہر ایک کا اتنے ہی ہر کا و اس کے ساتھ ہوا و مثال کے کہ چاہیے کہ حرکت کلب انقباض کی کہ میں اس
و حرکت انقباض اسکے سے اسوئے کہ حاجت اس کی حرکت خدائے ہر کہ زیادہ اس کی حاجت سے طرف دیگر

بنجار و خانی کے اور بیان ہو چکا کہ انبساط و شریان کا واسطہ جذبہ نہیں کہ ہوا و انقباض اس کا واسطہ دفع بخار کے اور تہرہ جو کہ حرکت انبساط و شریان کا اگر کوئی نہیں اس طرح ہوتا ہے یعنی بچ کو تھانہ ۵۰ ت کے تمام ہوتا ہے جو جاننا چاہیے کہ زمان سکون تا جی کا انہیں طویل ہوتا ہے اس لیے کہ جو مدت زمانہ حرکت سے کم ہوتی ہے بچ زمان سکون کے زیادہ ہو و اس لیے مطلب کے اور اتحاد و مسافت کے اس واسطے کہ غائب ہو کہ جو حرکت رگ بلی یعنی احوال ہوتی ہے سکون اس کا ابد اُس کے اس طرح یعنی اتھرتو تا جو اس واسطے کہ سکون بھر لینے والا ہوتا ہے جو مطلب حرکت کو پس سرعت حرکت کو طویل ہونا سکون کا لازم ہے اور بالعکس حاصل کلام کا یہ ہے کہ واسطے زمانہ ہر ایک کے دونوں حرکت سے تقیاس ہر ایک کے دونوں سکون سے ایک نسبت ہر قدر موافق حال کے جیسا کہ کہا گیا پس اگر یہ نسبت محض نہ ہو وہ جلدوزن ہو اور سن اور وزن نہ جیہ جیہ لوزن و اس کا سکونی لوزن اور ردی لوزن بھی کہتے ہیں اور جانین کہ غیر جیہ لوزن میں طرح سے مجاہدین سبائن لوزن خارج لوزن لیکن مجاوز لوزن وہ ہے کہ وزن اس کا وزن ایسے سے کم ہو کہ اس کے صاحب کے سر سے متصل ہو مثلاً تنفس اس کے کی اوپر وزن نفس جو انون کے ہو یا نفس جو انون کی اوپر وزن نفس بدھون کے ہو یا بالکس اور محض لوزن کہ تنفس لوزن بھی کہتے ہیں لیکن سبائن لوزن وہ ہے کہ وزن اس کے وزن ایسے سے کم ہو کہ اس کے صاحب کے سر سے متصل ہو مثلاً تنفس اس کے کی جان نفس شیعہ کی ہو یا بالعکس اور سبائن لوزن کو جانب لوزن بھی کہتے ہیں لیکن خارج لوزن وہ ہے کہ وزن نفس کے ساتھ وزن کسی سن کے مشابہ ہو کہ مثلاً ایک شخص صبیح کی نفس تعیش ہو اور غایہ ہو کہ ارتعاش نفس کا کسی سر سے استانی سے مخصوص نہیں ہو مثلاً خارج لوزن اس سبب سے کہتے ہیں کہ وہ خارج ہے سبب لوزن طبعی سے کہ واسطے انسان کے مخصوص نہیں کہ وہ مطلقاً وزن نہیں کرتی ہے اس واسطے کہ جس طرح نفس جو بدون وزن کے ہوگی اسی طرح تفرق کیا ہو جائیو سن نے اور جو معلوم ہو کہ جیہ لوزن لیل اعتلال حال کی ہو جاننا چاہیے کہ غیر جیہ لوزن و دلیل دی ہونے حال کی ہو جس قدر کہ زیادہ خارج ہوگی رداوت میں زیادہ ہوگی ایسے کہ جو کچھ جیہ جیہ جیہ سے باہر زیادہ ہوگا روی زیادہ ہوتی ہے انہیں التامع المانوس الماسد اور اختلاف من لوزن مانتو جو استواء و اختلاف سے فاسد ہی ہو مثلاً ہر جیہ لوزن مستوی وہ ہے کہ مشابہ ہو جو اخلاصین اور معنی تشابہ کے انہیں دو طرح ہو سکتے ہیں ایک ہ تشابہ قمرات میں ہو اور دوسرے کہ لوزن کے اکثر بارہ قمر میں غایہ ہوتا ہے اور قید اکثر کی اس سے باہر کہ قمرات صبیح کے اس سے پانچ زائد کے اس سے ممکن ہے پس وہ نفس کچھ بارہ نصفہ کے ایک لوزن جو کہ کرنا بیسے کہ مستوی جو باعتبار وزن غالب ہے لیکن اکثر میں کچھ بیش از حد مستوی ہو یا مستوی ہو گا اور اس کے ان

نہیں ہو گا۔ اس بنا پر اختلاف کے پنج رنگ کے موجود ہوں اور تقدیر میں نیز بعض کے ظاہر و اثر اس کا حصہ و متاع اس پر
 حصہ کے کہ اصل میں اسے ظاہر ہوئے قشایہ اور اختلاف کے اور آثار جو کہ اس کا غنیمت و دوسرا یہ کہ اس کا ایک
 شے میں ہو مگر اس کے اجزاء کے خواہاں اعتبار انا مل کے خواہ با اعتبار اس کے انا مل کے لیے اگر چہ با اعتبار اس کے
 مختلف ہو لیکن نظر اس کے بعضی کے احوال مستوی ہو یا پھر اس کے اس میں مستوی تھیں وہ جو کہ مختلف تھیں نیز بعض
 یا اعتبار اجزاء سے ہندو کے ہوا و جسم یا اعتبار حرکات کے اس پر یافت کرین کہ ظاہر زیادہ اس چیز کا اس میں
 کہ اختلاف اور استواء واقع ہوئے ہیں یا پھر حالت میں کہ ان کو اس میں کہتے ہیں ایک جس میں اخذ مال مقدار سے
 و دیگر جس میں اخذ مال قوت سے یا جس میں اخذ زمانہ حرکت سے جو تھا جس میں اخذ زمانہ سکون سے یا پھر
 جس میں اخذ مال قوام سے لیں اگر استواء یا پھر اس میں اس کو مستوی مطلق کہتے ہیں اور
 اگر اختلاف سب میں ہو اس کو مختلف کہتے ہیں اور اگر بعض اس میں استواء ہو اور بعض میں اختلاف ہو اس
 مستوی فی بعض اور مختلف فی بعض کہتے ہیں لیکن جس میں دن کی اس جملہ سے کہ دریافت ہونا اس کا خواہ
 جو قطع نظر اجناس جس استواء اور اختلاف سے اس میں جس اخذ مال یا پھر جس علیہ الحرق سے ظاہر ہو کہ
 واسطے ظاہر ہونے اختلاف کے اس میں زمانہ نہایت طویل یا پھر بہت ہیافت کرنا اس کا بھی پنج درجہ
 کے اس میں بعض کا ممکن نہیں ہوتا جو اس سبب کہ یہ کہ خون اور روح چچ کی اور کثرت کے تو اس میں
 مختلف ہوں اور جو پنج جنہات کے یہ ہوا محال ہو کہ پنج اجزاء بھی کے اختلاف اس میں ہو کہ اور جس
 اخذ مال اس سے کہ پھر پھر کہ اختلاف اس میں ظاہر ہو اس درجہ میں اس حیثیت سے کہ اس میں
 ہوا و جس تمام اور غیر تمام کی ظاہر ہو کہ مستوی اس میں ایک نوع ہو منظم سے اور مختلف اس میں ایک نوع
 یا پھر ہوا و جس تمام سے پس اعتبار استواء اور اختلاف کا اس میں داخل ہوا اور دوسرا نہ شمار کیا جائیگا و بدل سے اس میں
 اور وراثت کرتی ہے جس مستوی مطلق اور نیز کی حال پہنچے و اختلاف یا پھر اختلاف وہ ہو کہ اختلاف
 کے ہو یعنی غیر قشایہ پنج اجزاء کے حبیب کہ گامیا اور در میان مستوی اور مختلف کے واسطے نہیں ہو کہ ان میں
 کو منہ سے غیر نہ کیا و بدل سے منہ لگا اور دلالت کرتی ہے جو بعض مختلف مطلق اور اختلاف حسن حال کے
 جو مستوی ساتھ مختلف کے جمع ہو دلالت کرے کہ اس میں حسن بعض احوال کے اور عدم حسن بعض دوسرے
 اعتبار و ہم نہ کہ میان اختلاف کا چھ ایک حصہ کے باعتبار تجویز عقل کے ہر قطع اس میں کہ ہر چیز ہو گی یا
 ہر چیز اس سے اپنی طبع سے حرکت کرے یا جو جس ممکن ہو کہ حرکت اس کے اجزاء کی آپس میں موافق ہو یا مخالف

زانے شروع کرے اور جانا چاہے قوت کو جتنا ممکن ہو کہ تقصیل معقول و عقل سے فطرت کے تجاویز نہیں
 کرتی ہر طرف سرعت کے اور جب تک کہ ممکن ہو تاہم کہ قصاص حاصل کرے عقل اور سرعت سے تجاویز
 کرتی ہر طرف قوت کے اور قوت کے اس حرمین میں اس شخص کے ہر کو اس کے کام کے معنی کرے
 اپنے پیش اور جو وہ کام ہم ہو اور قدم چلنے میں بہت کشادہ کرتا ہو نو مسافت جلد قطع ہو پس اگر اتمام کام میں
 زائد ہوتا ہو اس سے باوجود کشادگی قدم کے سرعت سے ملتا ہو یعنی قدم کشادہ کو جلد اور تھکا ہوا اور
 اگر اس سے بھی اتمام زائد ہوتا ہو تو اثر کو اس کے ساتھ ملتا ہو اور سرعت چلنے میں ہر کرمانہ بہتہ قدم کا
 اور زمین کے کوتاہ ہوا اور تو اثر اس میں وہ ہر کرمانہ واقع در میان منون قدم کے کوتاہ ہوا اتمام کیا
 نزدیک شے کے اندال سے عظم حاصل ہوتا ہو پس سرعت پس تو اثر اس طرح وقت رجوع کے طرف متعلق
 اور وقت زوال حاجت زائد کے لیے کہ تو اثر اس میں سرعت پس عظم حاصل یک درجہ احتیاج
 کے اتنے دریافت کر سکتے ہیں اور جو کہ کہ گیا القدم عظم سے اور سرعت کے نزدیک زیادہ ہوئے
 حاجت کے اس قدر ہے کہ واسطہ عظیم ہونے کے کوئی مانع نہ ہو واسطہ کے اگر اندر سبب سختی کے شائد
 ہوا ہو قوت کے بیچ انبساط تام کے سرعت ساتھ صغر کے جمع ہوگی نہ ساتھ عظم کے اور اگر حاجت اندر
 ساتھ سرعت اور صغر کے تو اثر بھی میگی اور حسن ہے کہ علت عدم عظیم ہو میگی ضعف قوت کا ہوا اور
 حاجت زیادہ ہو تو نفس ساتھ صغر کے سرایت ہوگی بدون تو اثر کے اور اگر حاجت بہت زیادہ ہو تو
 مانع بہت ہوگی ساتھ صغر کے پس اگر قوت عظیم زیادہ ہو اس میں شہیت سے کہ تھکا ہوا اور صریح کرنے کے اس
 حد میں نفس صغر متواتر ہوگی فقط تدارک کرے تو اثر سے اس چیز کو کہ سبب ہونے عظم اور سرعت کے
 قیاس ہوتا ہے اور جانین کے مال قوت کو اور نفس کو باعتبار عظم اور سرعت اور تو اثر کے شہادت دی ہر حال
 اس شخص کے محتاج ہو واسطہ اوٹھانے چیز تقبیل کے اور ظاہر ہو کہ اگر وہ شخص قادر ہو اور اس کے اوٹھانے
 اوٹھانا سکوا بالکل اور حمل معقول پر ہو چپا تا جو اسی طرح اگر قوت قوی ہو اور کوئی مانع باسط
 سے نہیں ہو تو نفس عظیم ہوتی ہو واسطہ استغناق کے لیکن عام ہے کہ عظم ساتھ سرعت کے ہوا ہوا و سرعت کے
 اور اگر وہ شخص قادر نہیں ہو اور اس کے اوٹھانے کے اس چیز کو دو حصہ کرتا ہو اور سرعت کرتا ہو چپا کے
 نقل کرے کہ تو تدارک جلد کرے قطع کرنے مسافت سے بقدر قوت کو اس طرح اگر قوت قوی
 نہیں ہو یا کوئی مانع انبساط سے واقع ہو نفس مائل بہ سرعت ہوتی ہو واسطہ بھر لینے استغناق

۱۱۱

میں نے جو دیکھا

اور اگر وہ شخص منعقد نہ کرے اور بیماری تیز ہو کر اوٹھائیں سکتا مگر کئی دفعہ میں اس تقسیم کرنا ہوا اس چیز کو
کئی دفعہ ملوثی قدرت کے اور ہر بار میں ایک معتد اوٹھانا ہر جلدی سے تو یہ غیر محصل مقصد ہو چکا
اور رجوع کر کے واسطے اوٹھانے دوسرے حصہ کے بدون توقف کے درمیان تو نفل کر نیے
اسی طرح اگر قوت منعقد راہ ہر نفس کو متواتر کرنے میں واسطے کامل کرنے استغناء کے
ساتھ سرعت کے ہو یا بطور کے و سنا الخ زالی اور بعض مرکبات سے وہ نفس پر کر نام اس کا غرض
ہو وہو الذی یترفع الاصلیہ فقرہ ثم یقرع عاتقا یا بے غرضت بحیث لا یسیر الرجوع وال سکون اور نفس زالی
وہ کہ ہو بچے انگلیوں کو ایک بار پس رو بچے انگلیوں کو دوسری بار جلدی سے اس طرح کہ دوسریں تو
اسکو رجوع اور سکون و بدل کے سہلہ الحاحیہ الموقر و عاوردالات کرتی ہے یہ نفس اور شدت و جت
کے طرف ترویج کے اور سبب میں نفس کا اسباب سرعت کے ہیں اور غرضی اسوجہ سے کہ وہ شہار
غزال یعنی ہرن کے ہر بیج و دھڑلے اوکو دے کے اسوائے کو غزال اپنے پاؤں کو جو بن میں پرکھتا ہو
اور اوٹھانا ہر نہایت جلدی سے منعقد نہیں ہوتا ہر رکنا اور اوٹھانا اور شہار اس طرح حالت اس
نفس کی ہر نہایت جلدی رہا نہ حرکت اور سکون سے اور غرضی مشابہہ ساتھ نفس واقع فی الوسطہ کہ

فزق در میان آنکه کہا باد نیا دنا الوجی اور بعضی مرکبات سے بنی ہوئی جو ہو اختلاف فی خلط
 اجزاء العروق و شعروا و عظام مع امسا و اوجن موصی و دم کہ مختلف ہو چ خلط اجزاء
 رگ کے اور پنج صفا در شوق اور عرض رگ کے ساتھ استلا کے کا نام اسون تیلو بعضیما تبقی کا کیا کہ
 ہیں کہ پرور و پوختی ہیں بعض ان کے ساتھ بعض کے مانند تنج و کس کے سخت چیزانے سے حاصل ہوئے
 اور بسبب اسی مشابہت کے موصی نام رکھا یا یعنی جسے بچ بندے یا نیک کوئی پتیر سخت ڈالنے میں
 دائرے بہت اوس سے ظاہر ہوتے ہیں اور ہر ایک لڑو اندر کا نسبت دائرے باہر کے عیونانہ
 اور سرخ اکرت ہوتا یا اسطرح اس شخص میں گناہ رنگ سا کہ طرف خضر بنام کے پوختی ہو نسبت
 اوپر کے اجزاء کے بہت بڑا اور بہت اونچا محسوس ہوتا یا اور چوہرے رگ کے نیچے بنصر بنام کے ہیں
 نسبت ان کے بہت اور نیچے زیادہ معلوم ہوتے ہیں اور اسطرح جو اجزاء کہ ان کے ہیں صغیر بنام
 اور نیچے زیادہ اور مقام ہوتے ہیں نیز ان دونوں کے کہ مذکور ہوئے ہیں اور سب بنصر بنام
 دوا سے باہر نہیں ہر ایک وہ کہ قوت متعین ہو پس رگ کو یکبارگی حرکت متین دے سکتی ہے یا نہ

جنہنشی دیگی اُسکو آہستہ آہستہ ایک کو بعد دوسرے کے دوسرا یہ کہ آہستہ آہستہ رگ نرم ہو پس اگر
 قوت قوی اور قادر ہو اور پھر شریک رگ ایک دفعہ میں یکین جسدینہ جی کے بالکل ترک نہیں ہو تا اور فیض میں
 اور ہر جزو اسکا شریک قوت سے یکبارگی یکا تھوڑا تھوڑا ایک جزو میں بعد دوسرے کے اثر
 شریک شریک کرتا ہو اور ہر جزو کو فی پھر سخت کو جو ہلاوین ایک طرف سے تمام میں جنہنشی حاصل ہوتا ہے
 البتہ اختلاف نرم چیز کے کہ ایک جزو اس سے جو ہلاوین جانہنشی کہ دوسرا جزو منفصل نہوا سکی
 حرکت سے ویدل سے شرط انحراۃ اور دلالت کرتی ہے بعض موجب اور زیادتی طوبت کے کہ لہذا
 مؤلف کہتا ہے کہ مرکبات فی الاستسقا اور ذوات الریہ والفالج والاسکتہ اور ہوتی ہے بعض
 موجب استسقا کے اور ذوات الریہ اور فالج اور سکتہ کے اور مانند اسکے جو مرض کہ غلبہ
 رطوبت سے ہوتی ہے اور اگر تپ میں ظاہر ہو نشان پستی کی ہوتی ہے اور بعد تمام کرنے کے اور
 پیچ پیچہ شراب سے بھی بعض موجب ہوتی ہے و سہنا الذودی اور بعض مرکبات فیض سے دور ہو
 و صورتہ کالموجی اور صورت دودی کی مانند صورت موجب کے ہوتی ہے فی الشوق پیچ ملندی کے
 اور پیچ پستی کے اور قادم اور تاخر کے بھی الامانہ لیس بعض و لامنتلی مگر یہ تحقیق دو ہو نہیں
 ہوتی ہے عرضیں اور نہ منملی و متوجہ ضعیف و ہونا ہو متوجہ اسکا ضعیف اور جو حرکت اسکی
 مشاگیر سے بہت پائون واسکے ہر دودی نام رکھا گیا ویدل علی سقوط القوۃ لکن لانہما اور
 دلالت کرتی ہے فیض اور بسا قط ہونے قوت کے لیکن بالکل اس سبب کہ اگر قوت بالکل سا قط ہو
 فیض خالی ہوتی ہے و منہما غلی اور بعض مرکبات فیض سے خالی ہے و ہونی غایۃ الضعف و التواثر اور وہ
 فیض پیچ نہایت صغیر اور کواثر کے ہوتی ہے اسلئے کہ قوت اعلیٰ نہایت ضعیف ہوتی ہے لہذا
 مؤلف کہتا ہے کہ مرکبات خند کمال سقوط القوۃ و قرب الموت اور ہوتی ہے فیض غلی نزدیک بہت
 سقوط قوت کے اور نزدیک موت کے اور اس سبب کہ یہ فیض مشاگیر حرکت چوٹی کے ہوتی نام
 رکھا گیا انشاء اختلاف فیض موجب کا بسبب طوبت اگر کے ہر کہ قوت اُسکو بالکل نہیں
 حرکت دے سکتی ہے یکبارگی ساتھ اسکے کہ قوی ہے بخلاف اختلاف دودی اور غلی کے علت
 غلی افراط ضعیف کا ہو لاغیر لہذا لازم ہے کہ دودی اور غلی ہوتی ہیں اور متواتر بھی ہوتی ہیں لیکن
 غلی اس سبب کہ حرکت بدون کچھ قوت سے نہیں ہوتی ہے اور متواتر اس سبب کہ ضعیف

اور حاجت شد یہ مہربانی واجب ہو کر تو اگر کسی سے نبض نہایت بڑھ کر چھ دو وی کے گمان بہ نامہ کر
 سہن ہر یک سہن جین ہوتی اس سبب سے کہ مذکور ہوا ہے اور بعض نکل چھ جن کے نوا کے
 طبعی ہوتی؟ اور اس کے غیر میں نشان موت کی ہے و منها المنشاری اور بعض مرکبات نبضت
 منشاری ہر دو ہوتی سبب اور وہ نبض سخت ہر دو فی قمرہ و شوق اختلاف اور بیچ اس کے قریب
 شوق کے اختلاف ہوتا ہے حتیٰ کہ اس کا نتیجہ الاما صانع فی حال نزول کے ہرگز حرکت منشار کے یعنی آرد اور اگر کسی کو بیچ
 ہوتی بڑھ کر گویا غصہ نکلتی ہے اور انہیوں کو بیچ حال نزول کے ہرگز حرکت منشار کے یعنی آرد اور اگر کسی کو بیچ
 قہان و غیور کے اگر کتابوں سے مرقوم ہو کہ منشاری نبض سہن متواتر مختلف الاجزاء ہر دو غلام
 انہی کے اوچے سختی اور نرمی کے اور یہ کلام بیچ ہر اسپر بعض اجزاء کے کہ سختی کے سخت ہوتے
 میں اور بعضی اجزاء نرم اور تن نے سطلق اس کو سخت کہا ہے پس تعلیق کیونکہ مہربانی ہر جواب اسکا ہے
 کہ مشک نہیں ہو کر گویا ہر جو رگ سے بیچ اس نبض کے خالی تھی سے نہیں ہر نہایت یہ کہ بیچ سختی کے
 اختلاف ہوتا ہے کہ بعضی اجزاء سخت زیادہ ہوتے ہیں اور بعضی اصل پس جو املاق فی
 کا بیچ قانون وغیرہ کے بیچ باب منشاری کے ہوا ہے مراد اس نرمی سے نرمی ہوتی ہے جو نہ نرمی
 ایسا ہی صاحب نفسی نے کہا ہے و بدل علی اور مہر عظیم اور دلالت کرتی ہے نبض منشاری کے
 و مہر کم ہوتے کے کہ اعتدال عصمانی میں ہر اور مسطح ہو نبض منشاری دلالت کرتی ہے
 اسپر قوت تو ہی ہو لہذا سائمتہ اثر کے سرخ ہوتی ہے اور اوپر بیان ہوا ہے کہ سرعت
 قوت کے نہیں ہوتی ہے اور ظاہر ہو کہ اگر قوت قوی نہ ہوتی قوت قادر نہ ہوتی اور ہر
 بعض اجزاء کے باوجود سختی کے اور سبب منشاری ہونے نبض کا مختلف ہونا جرم رگ کا ہر
 سختی اور نرمی کے اس طرح پر کہ محسوس ہو سکتا ہے اور ظاہر ہو کہ جو اجزاء سے رگ کے سخت
 ہوں انہی کا انکسار اور انکسار اور بعض دو سرکہ کر نرم ہونگے انہی کا انکسار اور
 اعظم ہو گا پس نبض نہ کہ مختلف الاجزاء ہوتی ہے بیچ صلابت اور عظم اور منور اور قندم
 تا فر کے اور بھی منشاریت ہو اور سبب اختلاف اجزاء سے رگ کا از روئے تحقیق کے دو و بیچ
 باہر نہیں ہر ایک یہ کہ جو بیچ جرم رگ کے معصوب ہو کر کہ ہر مختلف ہے بیچ عفونت اور
 اور ظاہر ہو کہ موافق اختلاف ماوس کے اختلاف بیچ اجزاء سے رگ کے محسوس ہوتا ہے اس

سبب ہے کہ جو مادہ کہ عن ہر نرمی واجب کر گیا اور اسی طرح نفع پایا ہوا اور بعض میں ہر سختی سبب کر گیا اور ہر
 طرح جو مادہ کیا ہو ورنہ سبب کہ اعصابی میں درم ہو اور اسی سبب اختلاف بیچ اجزا کی ہے
 علیٰ کبر سے اور جو باطن میں پیدا ہونے منشاءت نفیض کے ورم صغیر عصبی ہیں کہ مقرر ہوا ہے کہ اوپر ہر
 ورم منشاء عصبی میں ایک طرح سے آوروں دوسری داخل سے خارجی غلیظ اور ظاہر ہو کہ ہر شراب میں اور
 داخلی نہایت باریک اور خفی ہو اور معلوم نہیں ہوتا کہ بیچ بڑے شراب میں کے اختلاف بیچ ہوا کہ غشیان
 منتج میں لپٹ عصبی اور لپٹ رباطی سے لپٹ حسی وقت ورم بیچ عصبی عصبی ہو کہ کینہ جانتے ہیں
 وہ اعصاب کہ اس عصب میں ہیں بسبب پناہ و کرسٹ ورم کے حجم عصب کو اوپر اٹھاتے تھکے اس
 اس عصب کے جذب ہونے میں لپٹ اعصاب کے کو بیچ غشیانہ خبرانی کے منتج میں اور اعصاب عصبی ورم
 منتج میں اور لپٹ اعصابی لیا ان عصبی غشیانی کے منتج ہوتا ہو جو ہر شراب کا اس طرح کہ غشی
 ان انبیاء کی ہر اور بالضرورت بیچ غشیانی ہون شراب کے بھی اس طرح چنگی اور کئی حاصل ہوتی ہے اور سبب
 انبیاء منجذب کچھ منسبط ہونے شراب کے جیسے کہ لائی ہر دشواری پڑتی ہے ہر طرح غشیانہ مختلف ہوتا ہے
 اسوے کے اجزاء کے اس جگہ کے لیا ان عصبی غشیانی کے منجذب نہیں ہوتے میں عمل زیادہ اور بیچ زیادہ
 ہوتے ہیں اور انجگہ سے کہ منجذب ہوتے ہیں منجذب زیادہ اور لپٹ زیادہ ہوتے ہیں اور سبب لڑ کے سخت لپٹ
 محسوس ہوتے ہیں اور یہ بیچ غشیانی ہوا اور اوپر لڑا ہو کہ لیا ان عصبی غشیانی سے جو اعصاب عصبی ورم
 انفصال رکھتے ہیں جذب ہوتے ہیں اور جو متصل نہیں ہیں لپٹے حال پر رشتہ ہیں اور ظاہر ہو کہ لڑا ہو کہ لپٹ
 کہ اپنے حال میں مطاب ہوتے ہیں تو تھکر کو بیچ انبساط کے اور رشتہ کے اور اس حکم سے جذب ہیں غشیانی
 ہیں بیچ انبساط اور عسٹ کے قائمہ جو درم کو بیچ ورم غیر عصبی ہوتا ہے اور بعض منشاءت ہر لپٹ
 میں داخل ہر اس سبب کہ ورم مذکور جب تک کہ م نہیں ہوتا ہے اور تھوڑا اور اسکے مادے سے بیچ جو ہر شراب کے لپٹ
 نہیں کرتا اور بیچ عسٹ اور بیچ مختلف نہیں ہوتا منض کو منضاری نہیں کرتا ہے اور یہ وہی عصبی ہر بیچ ہر
 شراب کے اور اسی وجہ سے ورم مذکور کو سبب لپٹ واسطہ نفیض کے منشاءت کے شمار نہیں کیا ہوتا مانو لپٹ افکار
 و بعضی مرکبات نفیض کے ذیل افکار اور اسکو ورم موش اسوجہ سے کہتے ہیں کہ جیسے ورم جو ہر لپٹ مختلف لپٹ
 ہوتا ہے اور لپٹ کے ایک طرح سے ہوتا ہے اور دوسری طرح سے پہلی اور درمیان میں بیچ مرتبہ مرتبہ سے
 جو بیچ ہر اسی طرح حال اس نہیں کا ہر جیسے کہ لپٹ ہر ورم مذکور الہی سبب بیچ فی اختلاف لپٹ لپٹ لپٹ

میں زیادہ اور من زیادہ الی نقصان اور بعض ذریعہ یا غار وہ جو کہ متدرج شروع کر کے بنی انتہا تک پہنچنے پر
تصور ماننا ہو مانند مثلاً بنی اعتبار سے طرف زیادتی کے یا زیادتی سے طرف نقصان کے اور
بعض قول شیخ فیس اور یارمن کے واسطے یہ کہ متدرج ذریعہ یا غار کے اسی قدر کہ گما بھر بھی ہو تو تین شریکوں کے اور
بہت بچے کے ایک مرتبہ سے دوسرے مرتبہ پر جو کہ طرف حرکت سے ایک یا نہ لیکر یا گارہ خرابی سے کہتی ہو کہ بہت بچہ
کرنے میں جزو ذریعہ یا غار کا معلوم ہو یا نہ ہو گما لکھی لیکن جو اکثر نسبت و تہیز سے غایت تا بہ پہنچنے پر کہتے ہیں
ذریعہ یا غار کے ماخوذ ہوا اور یہ بعض قسمیں کی ہوا کہ اکثر اقسام کے ایک نام سے خاص ہیں یا وہ بنی اقسام
معدوم الا قسم میں ہر ایک اس کی یہ مفصل کی جاتی ہر ساخو ذرا بہت سے پر مشدود ہے کہ ذریعہ یا غار
ایک قسم کے بعض ناری سے اور ناری وہ بعض ترکعات الا ذرا بعد پہنچنے نقصان اور زیادتی کے اپنے نقصان
زیادتی کو پہنچنے یا زیادتی سے نقصان کو بدھن یا نہ کرنے اس امر کے کہ بعد پہنچنے کے ایک مرتبہ
دوسرے مرتبہ کو عموماً دوسرے مرتبہ پہلے پر متدرج یا نہ فعات یا عموماً دوسرے مرتبہ بعض تہیز کر کے کہ
جو ذریعہ شروع کر کے اور یہ طریقہ ناری ثابت ہو گا کہ کسی باقیہ ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے
ماخوذ میں ہیں کہتی ہیں ناری قسم میں اور ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے
اسی قسم میں اور ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے
بعض قول ذرا اور اس کے پہنچنے پر کہ نہایت محنت سے مار کر لے سونے اور اس کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے
اگر ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے
اسو اس کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے
پہنچنے پر کہتی ہیں دوسری وہ کہ ایک مرتبہ سے شروع کر کے اور تہیز اس کے پہنچنے پر کہتے ہیں
اسکو ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے
مرتبہ سے دوسرے مرتبہ پہلے سے ملے ہوئے ہیں جن طرف غار کے یا نہ ہو کہ یا نہ ہو کہ یا نہ ہو کہ
یا نہ ہو کہ یا نہ ہو کہ یا نہ ہو کہ یا نہ ہو کہ یا نہ ہو کہ یا نہ ہو کہ یا نہ ہو کہ یا نہ ہو کہ
کہ ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے
کا اس کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے
کہ ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے ذریعہ یا غار کے

ضعیف زیادہ بر قوت محرکہ حرکت پہلی سے اور اگر عظم سے شروع ہوتی ہو اور عظم کو بہرہ بیکر خود کرتی ہو پس
 عظم پر اور اس سے بھی ترقی کرتی ہو چ عظم کے اسکو و تب متراج زائد الرجوع کہتے ہیں اور ولالت کرتی ہو
 اس پر کہ قوت قوی زیادہ بر قوت محرکہ حرکت پہلی سے اور اگر صغر سے شروع کرے اور عظم کو پہونچے جو عظم
 سے صغر کو پہونچے اور ترقی کرے صغر میں یہاں تک کہ محسوس ہو اسکو و تب انفعضی کہتے ہیں جب اس
 میں جز اور ولالت کرتی ہو اور بر صغوت نام کے اور یہی ردی ہو اس سبب کہ بیچ و ذنب انفعضی پہلی کے مذکور
 ہوا ہو لیکن جو صغر سے شروع کرے اور مائل عظم ہو اور پھر صغر کو خود کرے اور اسی حالت پر متوقف رہے
 اسکو فاری ثابت کہتے ہیں اسطرح نقیسی میں جز اور اس بیان سے ظاہر ہوا کہ فاری ثابت ایک قسم فاری
 فاری متراج سے ہو اور ذنب الفاری ثابت ایک قسم فاری غیر متراج سے ہو اور بیان ہو چکا کہ فاری قسم تہ
 اور ذنب الفاری اور قسم اسکا دونوں فاری کی قسم تہین فافم و تامل لانه فافض و ماصح احد ہا لاجت کا ماضی
 بعون اللہ تعالیٰ اب جانا چاہیے کہ اختلاف بیچ و ذنب الفار کے جیسا کہ باعتبار عظم اور صغر کے ہوتا ہے چ قوت
 اور ضعف کے اوج سرعت اور بطور کے اوج تو اثر اور قادت کے اور بیچ صلابت اور لیں کے بھی ہوتا ہے لیکن
 اختلاف اعضا کے نسبت کے ذنب الفار کسی جاتی ہو چکی کہ بیچ عظم بصغر کے ہوا سو اس کے تسدیس شعبہ اس اسم سے
 اسی شائبہ سے موافق زیادہ ہو سو اس کے دو قسم ہو چکی مختلف ہوتی ہو بیچ غلظت اور دقت کے اسکی اصل سے ترک
 اور شک نہیں کہ غلظت اور دقت مشابہت عظم اور صغر کے وذا صاحبہ جز سے بیچ تعریف اس نوع کے نہیں لفظ
 پر فقہ کیا عموماً نقصان و زیادتی ظہور کے اور یہی جانبین کہ اختلاف بغیر ذنب الفار کا تین طرح ہو ایک کہ باعتبار
 نقصان کے ہو یعنی پہلا نصفہ شام قوی عظیم یا سر بیچ یا سر اسکے ہوا و پھر بیچ جز نصفہ باعد کامل ہو و طرہ ضعف
 صغر یا بطور کے گویا وہ جز مخدوم ہو اور بیچ عظم یا زیادہ ہو اور جو کما گیا ہو یعنی تراجم اور عدم تراجم اور اسکی
 اسکا اکثر یہ بین واقع ہیں دو سر کے کہ باعتبار ایک نصفہ کے ہو و بطور از اسے اکثر کے شدا جو نیچے انکلی پہلی کے ہو زیادہ
 محسوس ہو چکی کوئی نام کے اور جو نیچے دوسری انکلی کے ہو ناقص یا زیادہ ہو پہلی سے اور اسی طرح جو نیچے
 دوسری انکلی کے ہو نسبت ثانی کے اور جو نیچے انکلی چوتھی کے ہو نسبت ثالث کے ناقص زیادہ ہو اسطرح
 اگر نقصان سے شروع ہو اور اتنا زیادتی پر ہو تو میرے یہ کہ باعتبار ایک جز نصفہ کے ہو بطور ایک جز کے
 مثلاً شروع کرے انبساط زائد یا ناقص بعد اسکے تبدیج ناقص یا زائد ہو یا بجای ذنب الفار جس
 طرہ کہ ہو ولالت کرتی ہو اور جہاد قوت کے اور اس تراجم کے اسی نسبت کے بھی ناقص ہوتی ہو جز اور بھی

نقد مہیا کرتا ہے کہ اس میں بدلنے والے ان القوتہ قوتیں جمع اور بدلتی ہیں جو غرض و نبل انار اس پر
 قوت منفی ہوتی ہے جو بعد اسکے طرف قوت کے رجوع کرتی ہے و حالات اسکے اقسام کی بیچ ضمن بیان
 ہر ایک کے مفہام کو جو اور قرشی نے بیچ شرح قانون کے لکھا ہے کہ اقسام اسکے تین ہیں ایک
 منفی کہ نقصان میں زیادہ ہو یا نیک کہ ساقط ہو یہ دوی زیادہ ہو دوسری وہ کہ باقی رہت اس کا
 کہ اس حال سے اسکو ذرا نفا کہہ سکتے ہیں یعنی ساقط ہو یہ دوی جو تیسری وہ کہ راجع ہو یعنی رجوع کرے
 ایک حالت سے طرف تشابہ کے مہیا کر اور گردہ راہ اور بہ نسبت اور دوسرے اس میں نہایت رجوع اسکے
 منفی کو نہ ہو چنے و منہا و الفترہ اور بعض مرکبات بعض سے ذوالفترہ ہو وہو اللہ اعلم
 بتوقع حرکت اور ذوالفترہ وہ بعض ہو کہ ساکن ہو اس وقت کہ حرکت متوقع ہو اور تفسیر اسکی دو وجہ سے
 کسی جو پہلی وجہ یہ کہ جس زمانے کے کہ اسید حرکت کی ہو حرکت نہ ہو ہرگز یا بائی جاوے لیکن محسوس
 ہو نظیر اسکی ہرگز حرکت نہ پائی جاوے وہ ہو کہ سکون کہ بعد حرکت انبساط یا انقباض کے ہوتا ہے زیادہ
 ہو اور مقدار مخصوص لینے کے اور ظاہر ہو کہ اس زمانے سکون میں کہ بیچ اس صورت کے ہوتا ہے کہ سکون
 خفیہ سے زائد ہو حرکت اس میں متوقع تھی کہ واقع نہ ہو بلکہ وہ زمانہ سکون کا سکون میں گذر گیا
 اور مثال اس چیز کی کہ اگرچہ حرکت وجود میں آوے لیکن محسوس نہ ہو سکے اور اس سبب سے
 موصوف بسکون ہو یہ ہو کہ بعد سکون کے انقباض رگ کا مائل بہ انبساط ہو اور ابھی درجے
 محسوس ہونے تک نہ پہنچا ہو کہ پھر اپنے مرکز کی طرف عود کرے پس بیان بھی جس وقت کہ حرکت
 رگ کی از روئے دریافت کرے کہ جو لینے امید رکھی گئی تھی سکون میں گذر گیا اعتبار محسوس کرنے کے
 اور دیکھنی محتاج تاویل کی نہیں ہو اور کلام قرشی سے معنی ذوالفترہ کے اسی میں محصور معلوم ہوتے ہیں
 وجہ دوسری وہ کہ بعد شروع کر نیکی بیچ حرکت کے اور قبل تلم ہونے اس حرکت کے سکون واقع ہو
 اور یہ ایسا ہو کہ تلاقی بعض بعد شروع کے بیچ انبساط کے اور قبل تلمی انبساط کے ساکن ہو اور پھر حرکت
 کرے اور انبساط تمام کرے یا بعد شروع کرنے کے بیچ انقباض کے قبل تمام ہونے انقباض کے
 وقفہ یعنی توقف کرے اور پھر حرکت کرے اور انقباض تمام کرے اور ساکن ہو کہ در بیان ہوتا ہے
 سکون مذکور کے زمانہ حرکت کا ہوتا ہو کہ سکون زمین متخلل جو اس بعض مذکور بیچ اس تقدیر کے
 مرکب ہو کہ دو حرکت سے کہ ایک سے منقطع الوسط ہو اور تین سکون کا اس تقدیر پر کہ تفرقہ بھی انبساط

جانب

بیچ اور بھی انقباض میں مرکب ہوگی دو حرکت منقطع الوسط سے اور چار سکون سے اور یہ وجود دوسری
بیچ اس معنی کے مذکور ہوئی تاویل طلب ہو اس واسطے کہ امید کوئی چیز کی قبل حاصل ہونے اُس چیز کے ہوتی
اور جب حرکت وجود میں آئی ہو اور سکون اُس میں داخل ہو اور یہ کہ نہ وقت وقوع حرکت کے ساکن ہو بلکہ
اور تاویل کی یہ کہ کہا جاوے کہ توقع حرکت کی عام ہو کہ مراد اُس سے وجود حرکت کا ہوا تمام حرکت
پس مسیحا کی بیچ وجود حرکت کا منقطع ہو بیچ وجود دوسری کے تمام حرکت کا امید کہ کیا ہو
جو قبل تمام ہونے حرکت کے سکون پڑا ہو لیکن جیست متوقع فی الحکرت اسکے حق میں صادق آتا ہو اور سبب
نبض فی الفترۃ کا اعلیٰ تو تاخیر کا سبب پانہنگی کے راحت و آرام مانگتی ہو بعد اسکے قطع مسافت کی کرتی ہو
یا عارض ناگہانی سے کہ سبب انصراف طبیعت کا ہوتا ہو دفعۃً اور یکبارگی حرکت سے باز رکھنے جیسے فرج
شدید میں ہو تا ہو اور اگر کہیں کہ بیچ حد نبض کے گذر جائے کہ ہر چند مرکب ہو دو حرکت اور دو سکون سے
اور اس جگہ نظر وہم دوسری کے سکون یا چار سکون مقدّم ہو بیچ ہر تفریق کے پس حد نبض کی ناقص ہوتی ہو
جواب اس کا یہ دیتے ہیں کہ مراد سکون سے بیچ حد نبض کے وہ ہو کہ تمام ہونے انبساط کے اور انقباض
کے واقع ہو اور شک نہیں ہو کہ ایسا سکون کہ مقدم اس بحث میں ہو زیادہ اوپر دو سکون کے ہر گز بیچ
کے نہیں ہو تا ہو اور یہی ہو سکتا ہو کہ کہیں کہ بیچ حد نبض کے مذکور ہو تا ہو باعتبار غالی ہونے شے کے
عارض سے ہو تا ہو اور ظاہر ہو کہ نبض اور طبیعت کے ہو زیادہ اوپر دو حرکت اور دو سکون کے اُس میں
نہو کا پس ان کو سکون عارضی القاتی سے نقص بیچ جبکہ نہ آویگا اور اس کلام سے اکثر شکوں کے بیچ
مقام کے وارد ہوتے ہیں اوپر اقسام نبض کے رفع ہوتے ہیں و مہما الواقع فی الوسط اور بعض رکبات
سے واقع فی الوسط ہو و ہذا الذی تحریر جیست متوقع سکون اور واقع فی الوسط وہ ہو کہ متحرک ہو اُس وقت
کہ سکون متوقع ہو اُس وقت میں یعنی درمیان انبساط اور انقباض کے کہ زمانہ سکون کا جو حرکت پڑے اُس
حاصل ہوتا اس حرکت تیسری کا و میان دو حرکت متضاد کے واقع ہوتا ہو اس طرح ہوتا ہو کہ مثلاً بعد
تکلم ہوئے انبساط کے رک متوجہ انقباض کی ہو فوراً آخر دو سکون عنایت لعلیٰ بساط کے گیا ہو یا ہر گز سکون
نہ کہ جبکہ متوقع ہے بیچ انقباض کے ہر چند بساط ہو اور قریح کر سے جل اس حیثیت سے کہ بیچ اُس قدر زمانے کے
رہ سکون متوقع ہو حرکت پڑے پس ساتھ انقباض کے متحرک ہو جیسا کہ لائق ہو باحد یہ حرکت واقعہ اگر بیچ نا
لیکے دو سکون سے ہر چند بیچ کے ہر گز بساط پانا ہو اور اگر بیچ دو کے ہو چار حرکت سے کہا لفظ اور واقع

اگر براد کا کہ اور چند نہیں کے ہوتا ہے سچ بحث ذوق و ترقی کے گزرا ہے آب و ریافت کریں کہ بغض نہ کو غزالی سے ثابت
 رکھتی ہے اور طریق سے بھی اور فرق اسکا ان دونوں سے جدا ہے لہذا کہا جاتا ہے کہ لیکن فرق درہمان اس کے اور غزالی
 کے وہ جو کہ قرحہ دوسرا سچ غزالی کے لائق ہوتا ہے قبل گزرنے قرحہ پہلے کے یعنی نہیں معجز جزو رک کا قرحہ پہلے
 سے فارغ نہیں ہوا کہ بغض دوسرا اس کے اور اسے قرحہ ثانی کرے حاصل یکہ اجزائے رک کے سچ اس نہیں
 کے مختلف ہوتے ہیں سچ مرحمت اور بلو کے اور تقدم اور تاخر سے قرحہ کرتے ہیں جس طرح سے کہ ہوں
 پس اجزائے رک کہ پہلے قرحہ کیے ہیں قبل اس کے کہ بغض دوسرا قرحہ سے فارغ ہوں دوسری قرحہ
 قرحہ کہ پہلے قرحہ ثانی کا قبل انقضاء قرحہ پہلے کے مبارزہ بنظر انسان اور
 رک کے خلائ واقع فی الوسط کے کہ قرحہ اسکا قرحہ ثانی نہیں ہوتا ہے مگر وہ اس کے کہ باقی اجزائے قبل
 قرحہ پہلے کے فارغ ہوں اور فرق دوسرا یہ کہ نصفہ لاحقہ اس نہیں میں قرحہ عام کرتا ہے یعنی ہر اسکا
 انا مل کو قرحہ کرتا ہے خلائ غزالی کے کہ قرحہ نصفہ لاحقہ اسکا مخصوص لہذا بغض ہوتا ہے یعنی قرحہ نہیں گزرا
 مگر جزو واحد اس سے اور فرق سچ واقع فی الوسط کے اور سچ مطرق کے وہ کہ قرحہ ثانی سچ مطرق کے جزو
 انسا مل کا ہے کہ قرحہ پہلا بھی جزو اس انسا مل کا ہے یعنی قرحہ لاحقہ مطرق کا ختم انسا مل کا ہے پس دونوں
 اس کے جزو ایک کی انسا مل کے میں خلائ واقع فی الوسط کے کہ قرحہ ثانی اسکا بعد تمام انسا مل ہوتا ہے اور اسکا
 جزو سے نہیں ہے اور سب اس نہیں کا حرارت قوی ہے کہ طبیع کے محتاج کرتی ہے طرف حرکت سچ غیر وقت
 کے ومنا السلی یعنی جنون حرکت سے سلی ہے اور سلی کبرہ ثم اوتج سین حملہ اور لام شدہ وائل
 ووزر کہتے ہیں ہے الذی یاخذ من نقصان الذی من ان اذہا وضرر سلی وہ کہ لیتی ہے یعنی خسر سلی
 ہے نقصان سے طرف ایک حد کے سچ نیادتی کے ثم تینا لیس طے اللہ لیس میل کرتی ہے زیادتی سے طر
 نقصان کے متصل اسی جہت میں اللہ ان تیغ احد الاول فی نقصان بیان کیا کہ ہوئے حد پہلے کو سچ
 نقصان کے یعنی انتہا انسا مل کی مانند ابتدا انسا مل کے ہوئی ہے ویکون کذبى الفار اور ہوتی ہے جزو نہیں
 کہ اور مانند و دوم جو ہے کہ دونوں طرف طرف ہوئی سے طوین پس وسط اسکا مونا ہوگا اور دونوں
 طرف پہلی اور ثانی اس نہیں کی ہے جو اس واسطے کہ حالت انسا مل میں سچ پہلی اعلیٰ سے نسبتا اعلیٰ اور سچ
 بہ نسبت سچ زیادتی کے حملہ ہو پس ان سے مشی جو تھی اعلیٰ اس سچ نقصان کے ہوتی ہے یا میل کے کہ
 سنیہ الطرفین کھلائی دیتی ہے وقت انسا مل کے اور اسکی ضد کو عین کہتے ہیں اور مایل بطرفین ان اور

ہو کہ صغیر النور سے عظیم الطریقین و کھلائی و تہی جو حالت انبساط میں گویا دو دم جو ہے کو طرف ہر یکا
 سے ملایا جو اسی قسم کو ماتن نے ذکر نہیں کیا اور شیخ رئیس نے بھی قانون بین ضابطہ نہیں کیا سبب
 کہ واقع ہوئے اس قسم کے اور علت کی کی یہ ہر سبب سببی کا اور اسکی ضد کا لا حال ضعف قوت کا ہر اور
 جو قوت ضعیف ہو کہ شریان کو پیچ اُس مقدار کے کہ چاروں اُگلے سے محسوس نہ ہوں اور طرف سے
 منبسط و کھلائی ہو اور بیچ وسط کے اور صغیر کے مجبوری یہ سبب ہر کے انبساط و منبسط شریان کا اُس
 مقدار میں آسان ہوتا جو اس واسطے کہ سبب ایک کان کا آسان زیادہ ہو اور بعض کے انبساط و منبسط
 کما لا یخفی اس واسطے کہ شریان قوت و جذبہ تھیں کہ اسکی ضد جو منبسط و منبسط اور بعض کے
 منبسط بعض منبسط یعنی لڑان ہو اور اسکو مقرر تعجبی کہتے ہیں و ہوا الذی کہیں نہ حالت تشبہ ارضیہ اور
 منبسط وہ ہر کہ پائی جاتی ہو اس سے ایک حالت مانند ریشہ کے لینے رگ کہتی محسوس ہوتی ہو اور سبب
 اس منبسط کا ضعف قوت کا اور شدت حاجت کی اور سختی اور خشکی الہ کی جو و منبسط اللہوتی اور بعض کے
 منبسط سے متوجہ ہو و ہوا الذی کہیں نہ العرق کا نہ خیط ملتوی اور ریشہ ملتوی وہ ہر کہ محسوس ہوتی ہو
 اس سے رگ گویا دھماکا ہو کہ پیچ کما تا ہو اور منبسط ہوتا ہو و ہوا الذی کہیں نہ العرق کا نہ خیط ملتوی اور ریشہ ملتوی وہ ہر کہ محسوس ہوتی ہو
 یہ انواع اپنے ذوق سے ملتوی تاک جو ملک و مہین دلائل کہ تہہ ہیں اور ہر برائی حال بد کے فائدہ تمام
 منبسط کے کہ پیچ متن کے تھے بابت تک تمام ہوئے اور اگر یہ انواع مرکب اسکے زیادہ اُس سے کہ شمار کی گئی
 ہیں لیکن جو مخصوص نام سے ہوتی ہیں بیان ضابطہ نموی ہم ان کو بیان کرتے ہیں جانا چاہیے کہ ایک قسم
 منبسط تشنج ہو اور یہ بھی مانند دھماکے کے کہ پیچ ہوتی ہو اور مختلف الاحزاب و تقدم اور تاخر اور وضع کے
 اور کہ صغیر اور کچھ سختی سے قریب ہوتی ہو اور وہ خبر دیتی ہو یہاں ہونے تشنج کو اور سبب منبسط ہر کو کہ تشنج
 ہونا اجزاء عصبی کا کہ پیچ و تشنج میں ہر شریانی کے ہیں اور ظاہر ہو کہ جو پیچ بعض اجزاء تشنج
 محبت شریانی کے کہ پائے پڑتی ہو منبسط ہونا و میان و دونوں غشا کا دشوار ہوتا ہو اور تشنج ہوتا ہو
 اور سخت معلوم ہوتی ہو اور پیچ اجزاء شریانی کے اختلاف پڑتا ہو بواسطہ اختلاف اجزاء تشنج عصبی
 کے اور حیات تشنج ان اجزاء کے اور تشنج نہیں ہو کہ تشنج نہیں ہوتا ہو مگر حرکات غیر طبعی سے اور رومی
 ہونا تمام الک کا اسکو لازم ہو اور اگر کہیں کہ جو ایسا ہو چاہیے تھا کہ وجود منبسط تشنج کا بعد وجود تشنج
 کے ہو پس منبسط تشنج کی اور تشنج کے بیان منبسط تشنج کیوں سا بجا ہے و لاکل تشنج ہوا یا کیا

حقیقت اسکی روشن زیادہ ہوتی ہے اور جلوگی کہ اسکو ایک جنبہ جانتے ہیں محبت کرتے ہیں اسطرح کہ واسطے
 دو جنبہ کے زمانہ معتد بہ جاپیے اور حاصل ہونا دو قرحہ کلچر ماننے تھیں کہ سطر قی دو قرحہ کرتی ہر حال ہر
 فعل اور تجربہ کے اور سبب شش رئیس نے کہا جو پچ رو قوی اُن لوگوں کے کہ اسکو دو جنبہ جانتے ہیں کہ لازم نہیں ہر
 کو جو کچھ اس سے دو قرحہ محسوس ہوں دو جنبہ ہوں واما جو مغالطہ انہوں سے کہ اگر ایسا ہوتا تو انہیں منقطع ہوتا
 تھا کہ کوئی دو جنبہ کہنا جائز ہوتا واما لہ احد اور دلیل دوسری یہ کہ اسکو دو جنبہ کہنا اسوقت درست ہوتا
 کہ وہ منبسط ہوتی بالکل پس شش ہوتی پس پھر منبسط ہوتی اور بیان یہ نہیں ہر دو جنبہ ہر دو جنبہ ہر دو جنبہ
 کہتے ہیں کہ ہر متروک سے کہہ جائز ہے کہ ہم کہیں کہ اگر کوئی پھر منبسط ہوتی ہر قرحہ کرتی ہر دو جنبہ ہر دو جنبہ
 کہ تمام کرتی ہر انبساط کو قرحہ دو سر اس سے محسوس ہوتا ہوا اب اسباب بنفش ہر کو کے ہم ذکر کرتے ہیں یعنی
 علامات زمین باعتبار سبب مختلف ہیں جابن کہ وہ پیدا ہونے اس بنفش کے تین سبب ہیں ایک وہ قوت
 قوی ہوا و راحت شدید اور راحت پس مطاوعت زمین کر کے بیج کمال انبساط کے بلکہ انتہا کو پہنچ کر
 ہو پس پھر قوت سبب خواہش کر کے حاجت کے اپنے فعل کو تمام کرے اور حرکت میں لاوے اگر اسے باقی
 خواہش نہ ہو تو تمام کرین انبساط کو اور اس صورت میں بنفش مطر قی سخت اور قوی اور سریع ہوگی اور کتنا
 کہ بسا اُن کو کہ قوت سے بعد انقطاع کے خواہش حاجت سے ہو بلکہ اس سبب سے کہ نثرانی بیج کمال کو بیج
 مقدار کے پہنچنے اس واسطے کہ قوت کی طبیعت سے ہر کامل کرنا فعل احضا کا اگر کوئی مانع نہ ہو و سرت یہ
 قوت منعین ہو پس اگرچہ کہ نرم ہونے منبسط سبب کیاری انو کا سبب شش ضعف فاعل کے بیٹے قوت کے بلکہ واسطے
 آرام کرنے قوت کے عارض ہوتا ہر وقفہ اور بعد اسکے تمام کرتی ہر بسط کو اور اس تقدیر میں بنفش منعین اور
 بطی ہوتی ترجمہ یہ کہ اتفاق پڑے قوت کو کوئی شائع کر مانع کمال انبساط کو ہو جیسے عارض ہوتا ہر نرمی یک
 قرحہ مغرط کے انتہا یعنی ہمارے عظم کے کلام سے ایسا استفادہ ہوتا ہر کو قرحہ عین عالم ہوا و طری
 خاص اس سبب سے کہ قرحہ وغیرہ نے کہا ہر عام ہر بیج دو قرحہ عین کے دونوں قرحہ برابر ہوں یا ایک اعظم ہو
 دو سر مغرط و بیج ہر تقدیر کے دونوں کبھی اسرع ہوتے ہیں اور کبھی ایک اسرع اور ایک بطا اور انتہا
 وجہ سے انوار دو قرحہ عین کے تو ہوتے ہیں اور اگر بنفش دو مختلف قرحات کو کہ بیج نہایت ندرت کے ہر قرحہ
 اسکا ساتھ ان وجہ کے ملا دین تو سبب انواع ستائیں ہو سکتا اور اگر کہ بیج سطر قی کے بیٹے ہر
 اور قرحہ دو سر اسکا نسبت سابق کے اضعف ہوتا ہر میں وہ ایک قسم ہوتی ہر بنفش قرحہ عین سے حاصل یہ

مطرق کو ذوق و رغبتیں کسنا درست ہو اور ذوق و رغبتیں کو مطلقاً مطرق کی کسنا غیر جائز اب ہم ذکر کرتے ہیں لہذا
 نبض کو مجملہ اسامہ کہی فائدہ کیے فائدہ ہیچ مرد اور عورت کے جانین کے نبض مرد کی قیاس عورت کے قوی
 زیادہ اور عظیم ہوتی ہے اور بطنی زیادہ اور تفاوت زیادہ فائدہ ہیچ نبض انسان کے جانور کی کہ نبض
 ان کو کن کی قیاس نبض بالغوں کے سرچ ہوئی ہے اور متواتر اور ہیچ عظیم ہونے کے مست بل کہیں غیر حال کے
 صاحب کے عظیم ہوتی ہے اور نبض بالغوں کی قوی زیادہ ماضی سے ہوتی ہے اور جس قدر جوانی کو پہنچتا ہے قوی زیادہ
 ہوتی ہے اور اگر عظیم ہو سخت عظیم ہو اور نبض کمزوری کی قیاس جوان کے صغیر اور بطنی ہوتی ہے اور ہیچ عظیم اور قوت
 کے سیارہ اور نبض شایع کی صغیر اور تفاوت اور نرم ہوتی ہے فائدہ ہیچ نبض مزاج کے جس کے مزاج طبی
 گرم ہو اور فاعل قوی اور نرم نبض قوی ہوتی ہے اور اگر عظیم اور نرم ہو جس کے مزاج کی غیر طبیعی ہو ہر چند کہ
 قوی زیادہ ہو قوت نبض کی ضعیف زیادہ ہوتی ہے اور صیبا کی ہیچ قوت وغیرہ کے شہو ہو اور نبض مزاج
 سرد کی یا صغیر زیادہ ہوتی ہے یا متفاوت یا طبی و افق حاجت کے اور با صبا متفق اور نرمی اگر اس کے اور نبض
 مزاج ترکی یا موزجی ہوتی ہے اور اگر نبض مزاج شک کی ہیچ اکثر اوقات کے متیق ہوتی ہے اور سخت اور اگر توتو
 ہو اور حاجت شدید ہو اور اگر عظیم ہو تو ہیچ یا متشیج یا دلکش اور یا نہاچا ہے کہ بہت ہوتا ہے اور مزاج کے
 طول میں گرم ہو اور آدھاد و سرسرس نبض نفست جو مرد کی یا نبض جو عورت کے اور نبض نفست جو مرد کی یا نبض
 ہوگی فائدہ ہیچ نبض دھبے اور موٹے کے نبض بے کی قیاس نبض موٹے کے عظیم و بطنی ہوتی ہے اور نبض
 موٹے کی قیاس نبض دھبے کے صغیر اور سریع ہوتی ہے اور اگر کوئی مالکی او سکی گوشت سے ہو سخت
 قوت اُسکی بہت ہوگی اور اگر جلی سے ہو برضات اُسکے فائدہ ہیچ نبض جلی کے نبض مالک ہیچ عظیم اور
 سرعت اور تواتر کے زیادہ اُس سے ہوتی ہے کہ قبل حمل کے رہی ہو اور ہیچ قوت کے زیادہ نہیں ہوتی ہے اور
 یہ بھی ہے کہ اگر بانہ ازاد اعیان کے کہ قبل حمل سے ظاہر ہوتی ہے فائدہ ہیچ غیر ات نبض کے باعتبار قبول سالار
 مزاج اور بولہ کے تفتیح ہیچ ریح کے معتدل ہوتی ہے اور سب امور میں اور قوت میں زیادہ ہوتی ہے اور معتدل
 میں ایسی ہوتی ہے اور ہیچ گرمی کے سریع اور متواتر اور صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور ہیچ گرم شہر کے کہ بتواتر
 خزانہ کے مختلف ہوتی ہے اور طرن صغیر کے مائل اور مختلف ایہ اشہر و کلین ایسی ہوتی ہے اور ہیچ مزاج
 متفاوت ہوتی ہے یا طبی یا صغیر لیکن نبض مجزوں کی جاہلے میں قوی زیادہ ہوتی ہے اور سردی
 بکب تر فائدہ ہیچ نبض نرم اور قلیل کے اول خواہ میں نبض صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور سب امور کے

نبض انسان کے

نبض عظیم

نبض جلی

نبض مالک

نبض خزانہ

ہوتی ہے یا بل اور بعد غم طعام کے اور بعد گزرنے زمانے کے سچ خواب کے عظیم اور قوی ہوتی ہو اور
 سچ افزہ و استبدال اعتدال کے عظیم اور قوی اور بلی ہوتی ہو اور چونچ خواب کے اور اطراف و طرف ضعیف
 اور تفاوت و طلب کے پھر ہوا اور جس وقت خواب میں کمی ہو اور زحہ اور عروق غذا سے فانی ہوتی
 صغیر اور تفاوت سچ نہیں کے زیادہ موتے ہیں باجمہ احکام نہیں کے سچ خواب کے مختلف ہوتے ہیں
 اور بیدار ہیں بہ طور اسو اس کے وقت فلفلہ کے کہ پیچہ نوم طبع کے ہو پید عظیم ہوتی ہو پس طوطی
 اپنی کے پھرتی ہو اور جس نفس کو یکا یک سید اگر کرین اور زار وین نفس اسکی ضعیف ہوتی ہو بعد اسکے
 عظیم اور سرخ اور مختلف اور نقش ہوتی ہو پس اگر در حقیقی ثابت ہو نہیں دیر تک اس حالت میں رہتی ہو
 ورنہ جلد تغیر ہوتی ہو اور پس حال پر آتی ہو فائدہ سچ نفس ریاضت کے جس وقت ریاضت معتدل ہو
 ہو نہیں تبدیلی قوی زیادہ اور عظیم زیادہ ہوتی ہو اور سچ آخر ریاضت کے سرخ اور مستور ہوتی ہو اور
 جو ریاضت اعتدال سے زیادہ ہو ضعیف اور صغیر ہوتی ہو اور اگر قوت نہایت قوی ہو سرخ ہوتی ہو
 اور جس وقت ریاضت اور اطعام کو پونے دوی ہوتی ہو یا غلی فائدہ سچ نفس طعام اور شرب
 اور مراد شرب سے میان نم ہو یا نانا چاہیے کہ طعام کہ با اعتدال کھایا جاوے نہیں اس میں عظیم اور قوی
 اور سرخ اور مستور ہوتی ہو اور اگر بہت کھایا جاوے نہیں مختلف اور غیر منتظم ہوتی ہو اور اگر بہت
 کم کھایا جاوے مائل بغیث اور عظم اور سرخ ہوتی ہو اور قوت اسکی دیر تک رہتی ہو اور اگر کول گرم
 ہو اور مزاج اصلی بھی گرم ہو ہو اور مزاج گرم پیدا کرے اور سبب ہو و مزاج کے قوت ضعیف ہوتی ہو
 اور نہیں بھی ضعیف اور سرخ اور مستور ہوتی ہو اور اگر مزاج اصلی سرد ہو اور طعام گرم ہو ساقہ مزاج
 کے موافق ہوگی اور نہیں عظیم ہوگی اور قوی اسی طرح اگر صاحب مزاج سرد کا سرد چیز کھاوے سو مزاج
 سرد کا سرد ہوگا اور وسایطان الضعیف کر لگی او اس سبب نفس صغیر اور ضعیف اور طلبی اور تفاوت
 ہوگی کہ تیرا کر کہ بہت پی جاوے اور نفس اس سبب سے مختلف اور غیر منتظم ہو یہی سبب کن کثرت طعام
 اختلاف اور بلاتطامی کو نہ ہو چمکی اس واسطے کہ شرب لطیف اور خفیف ہوتی ہو لیکن شرب سرد بالفعل
 خواہ عمل سے نہ ہو لی ہو نواہ سردی جاوے کی ہو اسے سرد ہوئی ہو حکم اسکا مانند حکم غذا سرد کے ہو
 اور تغیر ہونا نفس کا اس سے موافق مزاج اصلی کے ہونا ہو جیسا کہ گذارہ نہایت وہ کہ مسہقت
 سچ بد کے گرم ہو نہ نہیں رہتا ہو اور شرب گرم بالفعل یا سخت ہو اسے گرمیوں کے گرم ہوتی ہو

حرارت اسکی حرارت غریبی سے بہت بعید ہوتی ہے اور حکم اسکا مانند حکم غذائے گرم کے ہوتا ہے
 اور تغیر بغض کا اس سے موافق مزاج اصلی کے ہوتا ہے جیسا کہ کہا گیا اور شراب اس سبب کہ بعد ہر ہضم
 والی اور تغیر بغض میں مصلحت الہی ہو لیکن پانی پر خوب اس سبب کہ غذا کا دیکار ہوا در بدرقی اور نفوذ
 کرنے والا ہے جاری تنگ کے فعل اسکا باطن سے مانع فعل شریک ہوتا ہے ان امور میں اس
 سبب کہ بدن کو گرم نہیں کرتا حاجت اس سے بھی زیادہ نہیں ہوتی ہر اسی سبب کہ بغض اگر چہ
 پانی معتدل التدرار کے پینے سے قوی ہوتی ہے لیکن سرلیع اور منہم اور متواتر نہیں ہوتی اور حکم
 کثرت اور قلت پانی کا مانند حکم کثرت اور قلت طعام کے ہوتا ہے اور فائدہ ہر چیز بغض اس شخص کے کہ
 غسل کرے گرم پانی سے یا سرد سے اگر پانی گرم استعمال کرے خصوصاً حاج حمام کے بغض غلیظ ہوتی ہے
 اور قوی اور لہجہ لعلیہ سے سرلیع ہوتی ہے یا متواتر اور اگر چہ حمام کے دیر تک بیٹھ کر مٹی تحلیل ہوتی
 فہم ضعیف اور طبی اور متفاوت ہوتی ہے اور اگر پانی سرد استعمال کرے اور سردی قوی ہو تو کم ہو چکا
 منہم بغض خیر اور متفاوت ہوتی ہے اور اگر غلابہ ہر ہضم ہوا گرمی ہر باطن کے جمع ہو بغض قوی اور
 سردی ہو اور پانی سرد کا جو خشک کرنے والا ہے مانند شہی اور زاجی کے بغض کو سخت کرتا ہے اور جو
 گرم کرنے والا ہے مانند کبریتی کے بغض کو سرلیع کرتا ہے اور فائدہ ہر چیز بغض اور جاع کے جانبین کے تغیر نہیں
 ہوتا سبب درد کے یا شدت درد سے ہوتا ہے یا طویل ہونے مدت درد سے یا سبب حدوت

منہم
 سرلیع

منہم

منہم

ہوتا ہے اور ایسا ورم پنج عضو متورم کے بھی اور سوقت تغیر کرنے والا نہیں کا ہوتا ہے کہ شریات وصل
 سے ہوا ورم عدد اسکا شریان تجاوزین سرایت کرے اسواسلئے کہ اگر ورم ایک طرف ہو اور شریان
 کو اس سے گزرنے نہ پہنچے شریان اس عضو متورم کی اپنے حال پر ہوتی ہے اور تغیر نہیں ہوتا ہے اور شریان
 کہ تغیر نہیں کا ورم سے پانچ طور پر ہوتا ہے ایک کہ پانچ ہر قسم کے اقسام ورم سے تغیر اور دوسرے حال کے ہو
 دو مریخ مدت ورم کے ہر ایک وقت نشان اور ہوتا ہے اور کہ باعتبار مقدار ورم کے نشان اور ہون
 جو متادہ کہ موافق ہر عضو متورم کے علامات مختلف ہوں یا بخوان وہ کہ یہ سبب طبیعت اور محل اعتنا
 متورم کے آثار مختلف ہوں جیسا کہ کہا جاتا ہے لیکن وہ تغیر کہ باعتبار اقسام ورم کے ہوتا ہے ایسا کہ
 کہ اگر ورم حار ہونفش نشادی اور تفرش اور سرخ اور متواتر ہوتی ہے اور مستعد سخت زیادہ ہوتی ہے
 نشایت ظاہر ہوتی ہے اور اگر ورم نرم ہونفش موی ہوتی ہے اور اگر سرد ہونفش سفادت اور طبعانی
 اور جسوقت خراج پکنا ہونفش نشایت سے بھر کر موی ہو جاتی ہے اور اختلاف اس میں بہت ظاہر ہوتا ہے
 بہت ہوتا ہے کہ سرعت اور زیادہ کثرت ہوتا ہے اور اسلئے سکون حرارت کا لیکن تغیر تین ایسا ہوتا ہے کہ پانچ قسم ورم
 گرم کے نفش عظیم زیادہ اور قوی زیادہ اور سرخ زیادہ اور متواتر زیادہ ہوتی ہے جیسا کہ پانچ شروع ورم
 کے اور اس حکم بھی ہوا ورم ظاہری ہر ادین اور پانچ وقت زیادہ کے عظیم اور قوت اور تواتر اور صلابت اور
 ارتقاء میں نفش زیادہ ہوتی ہے اور جسوقت ورم نہایت کو سوچنا ہے صلابت اور ارتقاء قوی زیادہ اور
 سرعت اور تواتر زیادہ ہوتے ہیں پس اگر سرعت و راز ہوتی سرعت زائل ہو کہ نفی ہو جاتی ہے اور جب
 ورم بچتے ہوتا ہے اور پختہ ہوتا ہے اور علت میں نقصان ہوتا ہے نفش قوی زیادہ ہوتی ہے سبب پختہ
 قوت کے لیکن تغیر کو موافق مقدار ورم کے ہوتا ہے اور اس طرح کہ اگر آماں عظیم ہر اعراض میں اکل زیادہ ہو
 اور اگر چہ تباہی اعراض بھی کثرت ہونگے لیکن تغیر باعتبار عضو کے ہوں کہ اگر ورم حار ہونفش عصبانی کہ
 مانند حد سے اور اندری اور قوتوں اور مثانہ اور غشاء کچھ ہلکے چھپی ہے اور مانند انکے نفش عظیم ورم
 مختلف ہوتی ہے اور اگر پانچ عضو کے شریان بہت ہیں مانند ریا اور مثال کے نفش عظیم زیادہ اور مختلف
 زیادہ ہوتی ہے اور اگر بہت زیادہ ہیں مانند حکم کے عظم اور اختلاف اس قدر ہونا کہ لیکن تغیر موافق
 طبیعت اور جس عضو کے وہ ہو کہ اگر ورم پنج حجاب یا معدہ کی مانند نفش صاحب غشی اور حجاب
 تنقیح کے ہوتی ہے اس سبب سے کہ جو طبیعت حجاب کی کہ مانند طبیعت عصب کے ہوا ورم عصبانی

الشرع فی الطب

کتاب الطب

اس سبب کہ دونوں حساس زیادہ ہیں اور دوسرے بہت خیر پائے ہیں اور اگر درم درم یہ بین نبض
مانند نبض صاحب خناق کے ہو اسلئے کہ جیسا کہ بیج خناق کے وصول ہو گا دل میں شواہد نہ ہو
بیج درم یہ کہ بھی شواہد نہ ہو اور اگر درم بیج جگر کے بہ نبض مانند نبض صاحب ہا دل کے ہوتے ہیں
اسلئے کہ جو جگر درم کے کیوں کو خیر انہیں کر سکتا تو خیر و بد نکاہوں پس ذہول ظاہر ہوتا ہے بسبب تناسل
وصول نہ اترنے کے طرٹ اعضا کے قائم نہ بیج نبض اعراض نفسانی کے اور اعراض انسانی مانند خیر
اور خوں اور غضب کہ لیکن نبض بیج خراج اور شادی کے عظیم اور ضعف اور قوت ہوتی ہے اور بیج
خیم کے ضعیف اور مضیع اور متفاو تہ باطنی اور بیج خوں اور ترس ناگمانی کے سرلیج اور قوش
اور مضطرب اور مختلف اور بیج خوں ناگمانی کے مضیع اور ضعیف اور بیج غضب و غشیم کے عظیم اور
شاہق اور سرلیج اور متواتر ہوتی ہے اور زبان نبض مختلف نہیں ہوتی جو اس وقت کہ غضب و غشیم
اور خجل کے مرکب یا واسطے تشکیک غضب کے تکلیف کریں اس صورت میں مختلف ہوتی ہے اور نبض
بیج لذت کے عظیم ہوتی ہے جو حکمت عظیم نبض کا دو طور ہے جو ایک حقیقی اور دوسرے غیر حقیقی وہ اگر رنگ
منسب ہو اور اقلار نقشہ میں زیادہ محسوس ہو اور عام ہے کہ لبط اسکا فعل قوت محو سے ہو کہ زبان
کو مقدار طبیسی اسکی سے زیادہ کرے یا متوجہ ہونے روح کثیر سے ہو کہ تحریر یا نفس شریان سے میل
طرف ظاہر کے کرے اور غیر حقیقی وہ ہے کہ باعتبار جس کے عظم معلوم ہو اور حقیقت میں متوازی
ایسا ہو تا جو کہ شریان بالکل مرتفع ہوتی ہے طرٹ جلد کے بسبب حرکت روح کے طرف حاج کے
اور اس سبب اکثر اجزاء کے رگ کے محسوس ہوں اور شبہ ہوتا ہے کہ عظیم اور نہیں ہوتی اسواسطے کہ
یا ارتفاع رگ میں از دوسرے تو فرق ہے ہونہ باعتبار انبساط کے اگر گدہ چکا ہو کہ دیش عظیم کے وسیع ہونا
فضا سے رگ کا زیادہ اس سے کٹھا شرط ہو اسواسطے کہ معنی انبساط کے یہ ہیں حاصل کام یہ ہو کہ
خوشی نے نبض عظیم کے حواض نفسانی وغیرہ سے ہوتی ہے یا سبب غیر حقیقی سے جو باقوع ثنائی بہت
سے لیکن جو عید حقیقی سے ممکن الحصول نہیں ہو اسواسطے کہ نزدیک یا سے قوت شریان کو انبساط
کرتی ہے جو مریں سبب سے کہ ہو پناہی ہے اسکو مقدار طبیسی پر پس ممکن نہیں ہو اس مقدار طبیسی سے تجاوز کرے
جو واسطے قوت کے بدون لائق ہونے دوسرے اور کے اسواسطے کہ یہ معنی ہو پناہی نام اور اس بات کو کہ
بالطبع متحرک بالطبع ہو اور بحال ہے فائدہ بیج نبض امراض کے سرگرم میں نبض متیز اور ضعیف ہونا

اور سخت ہو یا در ساتھ سختی کے توجہ کرتی ہو اور تپ گرم ہو بخش غلیظ اور سرخ اور متواتر ہوئی ہو اور ساتھ
 غلام و صغیر کے فرق و اختلاف ہوئی ہو اور سرد گرم سوئین متفاوت اور لیلی اور موجی ہوئی ہو اور
 صلیح گرم مین سرخ اور متواتر اور صلیح سرد مین متفاوت اور لیلی ہوئی ہو اور بنوان مین صلیح
 اور بنوان پیلے سرخ اور قوی ہوئی ہو پس صلیح اندر صغیر اور صغیر ہوئی ہو اور عشق مین غیر منتظم
 ہوئی ہو اور حبوت عاشق محبوب کو دیکھتا ہو یا اسکا نام سنتا ہو یا آواز آئے کہ بخش غلیظ اور متواتر
 ہوئی ہو اور لقوہ تدوی مین سخت ہوئی ہو اور اس طرح مین متفاوت اور فالج مین موجی اور غلیظ اور متواتر
 اور لیلی ہوئی ہو اور اگر قوت منجیف ہو بخش صغیر اور غیر منتظم ہوئی ہو اور تپ گرم کے جہان مادہ بلغمی
 ہو متفاوت اور لیلی اور چہان مادہ سوداوی ہو متواتر صغیر ہوئی ہو اور تپ گرم کے موجی ہوئی ہو
 اور موجی لوبی مین مائل طرف غلام اور تواتر کے ہوئی ہو اور اگر مختلف ہو متواتر ہوئی ہو لیس اگر غیر منتظم ہو
 یرونی ہو لوبی مین مائل طرف غلیظ اور متواتر ہوئی ہو اور اگر مختلف ہوئی ہو اور در میان مین غلیظ اور قوی ہو
 حب خالص مین پیلے صغیر اور صغیر اور متفاوت ہوئی ہو اور اگر غلیظ ہوئی ہو اور غلیظ خالص
 مین صغیر اور غیر اور مختلف ہوئی ہو اور در میان تپ کے غلیظ ہوئی ہو لیکن مائل افق غلیظ
 تپ خالص کو مین مائل ہو اور وسط الغلب کے پیلے مختلف اور مختلف ہوئی ہو اور در میان تپ کے
 سبیل طرف غلام کے کرتی ہو اور مائل بلغمی مین پیلے منخفض اور صغیر اور متفاوت ہوئی ہو اور
 اسکے متواتر ہوئی ہو اور مختلف اور مائل مین مائل اور نرم اور غلیظ اور قوی ہوئی ہو اور ساتھ
 غلام کے سرخ ہوئی ہو اور اگر خون مین غلیظ اور سرخ اور متفاوت ہوئی ہو اور تپ گرم کے اگر مادہ بلغمی
 ہو بخش نرم اور لیلی ہوئی ہو اگر صغیر لوبی ہو سرخ اور متواتر اور اگر صغیر لوبی ہو غلیظ اور لیلی اور اگر صغیر لوبی
 ہو صلیح ہوئی ہو اور صغیر اور پیلے لالت مذکورہ امراض کی لکھی گئی ہیں بنظر ذات مرض کے مین قطع
 اور لاحق سے اور بھی اکثر ہیں اور بیچ بعض امور کے بہت ہو تا ہو کہ آثار مختلف ہوتے ہیں اس سے کہ
 لکھا گیا ہو انتباہ جو انبساط تپ کے ممکن الاجتماع مین اکثر آتے ہیں مین خالص کے مذکورہ سے
 اسباب مین کہ جو جنس کے ساتھ دوسری جنس کے تضاد رکھتی ہو سبب ہو یا وکب اجتماع اسکا ایک جنس
 مین مائل ہو کہ اگر اندر اسے جنس مختلف ہو مثلاً ایک بخش کہ سرخ ہو یا لیلی ہو یا غلیظ ہو اور صغیر
 جو منتظم ہو کہ اگر انتباہ مین مائل ہو کہ اس سے مین ممکن ہو کہ تپ لوبی ہو کہ تپ لوبی ایک

مستند کے بغیر اس پر یا عظیم محسوس ہون اور بعض دو مرتبہ بلکی اور منہجی جیسا کہ
جنس مختلف وغیرہ کے مفصل کیا گیا جو بحث نفس کا نایت مشکل تھا کہ شش بہت ہی سبک کلام
کے لئے ہی تو غالبوں کو اور اسرار نفس کے افلاک کا حقہ حاصل ہوا نشانہ دانش انوار تعلیم و تدریس
ایچ بیان تفسرہ کے جان کو کہ جس وقت ہم فایغ ہوئے بحث نفس سے شروع کیا ایچ بیان بول سکاد
اسکو تفسرہ کہتے ہیں اس سبب کہ وہ احوال مرعین کا اور طبیعت کے ظاہر کرتا ہو اور دلیل ہی کہتے ہیں
اس سبب کہ بیان کرتا ہو احوال میں کو اور وہ بھی کہتے ہیں مجاز اس سبب کہ قادر وہ شیشہ کو
کہتے ہیں اور جو بول کو شیشے میں پیش کرنے ہیں اور پیلے کے حال کو بنام حل کے مسمی کیا ہو اور
ہیساں پہلے کی چیز کہ پچاننا انکا ضرر ہو اس مقام میں ہم ذکر کرتے ہیں بعد اسکے عبارت میں کا ترجمہ
کرینگے بوشیدہ نوے کہ ان چیزوں ضروری سے ایک یہ جو کہ بول کو باسن میں کس طور سے اور کہ
لین اور کتنا لین اور کون کون گناہ رکھیں دوسرے وہ کہ بول کون وقت کا معتبر ہو تیسرے یہ کہ بول
تھا طر ان چیزوں سے کہ بول کی منہجی ہیں اور ان اعمال سے کہ تغیر بول کے ہیں غالی ہو اور ضرر
بول کیا ہو چوتھے وہ کہ کچ قادر وہ کہ بول کو کس دمن پر نگاہ کریں اور اسکو کس طرح رکھیں پانچویں
کہ بول آدمی کو اور انیاس سے کہ اس سے مشابہت رکھتے ہیں اور طبیعت کو اس سے آفات ہیں پچانین جسے
وہ کہ بول کس چیز سے اور کس عضو کے حال سے زیادہ نشانہ تیار ہو اور سبب کیا ہو کہ اسکو توین وہ کہ بول
بول لڑو کہ جسے محل اعتماد نہیں ہو اور بول سے کتنی چیزیں تلامس کرنا چاہیے اور ان سات چیزوں کو
فائدے میں ہم بیان کرتے ہیں فائدہ پہلے اس امر کے کہ باسن کیسا ہو اور جو چیز اس سے علاقہ رکھتا
ہو جان تو کہ باسن شیشہ کا ہو یا بلور کا اور سفید اور بڑا اور صاف اور مشکل مشانہ کہ ہو اور نفع بڑا یا کٹ
کہ بول بالکل نہیں گنجائش کرے اس سبب کہ اگر تھوڑا اس میں آوے اور تھوڑا نہ آوے لائق استہ
نہیں ہو اسکو سبب کہ ہر بول کا ہر ایک موضع سے آتا ہو تنکیف ہو کہ اس پر انضر ہو و اسبب ہا کہ مشانہ
میں تھے شیشے میں لازم ہو تیار ہو اور بھی استدلال مقدار بول سے بعض امور میں ضرور ہو تیار ہو اور
ہو نام بول کا لازم ہو اور فائدہ صفائی اور پاکیزگی باسن کا ظاہر ہو کہ کوئی چیز جیسی نہ رہے اور نفع
ہو نا باسن کا اور مشکل مشانہ کہ یہ ہو کہ ہمیشہ مشانہ میں تھا اسی شکل پر باسن میں نہ رہے اور اسبب
سبب کہ کسی چیز کے انکے اجزاء سے کسی طرح تبدیل نہ پڑے لہذا کو کہ ان نے کہا ہو کہ حجم شیشے کا

اس معنی پر چاہیے کہ تمام بول اس میں گھٹا کرے اور حرکت کرنے کی جگہ پر ہے نہ کہ باب ہو اور بھی اس قدر
 بڑا ہو کہ سب بول اس کی جڑ میں بیٹھا ہوے بلکہ معتدل المقدار چاہیے تو بول اس میں شکل کر دی لے سکے ہے
 کہ مراد ہونے شیشے سے اور شکل مشابہ کے یہی ہر اور بھی چاہیے کہ چھ وسط شیشے کے کپڑا و عٹانہ کہ یہ سبب
 متفرق ہونے اجزائے بول کا اور باعث حجاب کا ہوتا ہے بلکہ وسط اس کا برابر ہو تو بول بالکل بدون حاصل
 ہونے کسی چیز کے ایک جگہ جمع ہو اور نہ شیشے کا بڑا ہو تو آلہ بول کا اس میں ڈال کر مشابہ کرین اور اگر اس میں
 میں شیشا کرین بعد اس کے شیشے میں ڈالین چاہیے کہ وہ باسن یا کپڑا ہو تو انہی شیشے سے محفوظ ہو اور بول
 کو شیشے میں رکھتے ہیں چاہیے کہ ہو اور باگرم و در سے اور دھوپ سے محفوظ رکھیں اور لیجانے میں سبب
 لیجانے میں کہ بول بہت نہ ہے ورنہ متغیر ہو گا فائدہ و جہ بیان اس حرکت کے کہ بول کون وقت کا مقبوض ہوتا ہے
 کہ بول اس وقت لیکن آدمی خواب معتدل سے اٹھے اور اچھی کھانا اور پانی نہ کھایا ہو اور قبل بول کرنے کے بھی
 کوئی چیز غریب بول کی نہ کھائی ہو اور جو لوگ کہ شب بیدار میں اور رات کو کھانا کھاتے ہیں اور دن کو سوتے ہیں
 اور غذا ترک کرتے ہیں وقت شام کا اٹھتے ہیں حکم صبح کا رکھتا ہے یعنی بول کھا شام کو کیا چاہیے اور کچھ کھانا
 اور جو چہنے یہ بیان کیا بیچ حق معاد و حکم ہونے یہ کہ سبب بے زہ کے کھانے اور پانی کو ترک کرین کہ بول صائم اور کھا
 لائق عطاء کے نہیں ہو مگر اس وقت کہ صوم معاد ہو فائدہ و جہ ذکر ان چیزوں کے کہ مغیر بول سے ہیں یعنی پکے
 کو متغیر کرتی ہیں اور بدل جاتی ہیں کھانے سے یا بدون کھانے کے جان تو کہ قبول اور ترک کر دینے کھانے سے
 پیشاب سبز ہوتا ہے اور زعفران اور امتاس کے کھانے سے زرد اور کانچے سے سیاہ اور شراب سے برنگا شیشی
 رنگین ہوتا ہے اور اسکے قوام کے موافق ہو جاتا ہے اور صمدی کے مضاب کپڑے سے مائل بہ رخ ہوتا ہے اور صما
 رنگ ہونے میں لیکن مخفی نسبت کہ اس بول میں اشراق اور چمک نہیں ہوتی اور لازم نہیں ہو کہ غلیظ ہو جانا
 رنگ اس میں پیشاب کہ خون کے سبب صرخ ہوتا ہے کہ وہ اکثر غلیظ ہوتا ہے اور صوم اور سرد اور قلوب و جوع
 و غضب سے اور روکنے پیشاب سے اکثر پیشاب رو ہو جاتا ہے یا سرخ اور بہت ہوتا ہے کہ بعد بہر کے سفید
 ہوتا ہے یا اس رنگ سے کہ پیچھا کر رنگ ہوتا ہے اس سبب کہ بہت جاگنے سے گرمی تحلیل ہو جاتی ہے اور تحلیل
 حرارت علت نہ رنگین ہونے پیشاب کی یا گرم رنگ ہونے کی ہوتی ہے لیکن اس میں پیشاب کا خاصہ یہ ہے کہ کپڑا ہوتا ہے
 اس سبب کہ غذا سبب بہت جاگنے کے خوب تر ہو جاتی ہے و سبب قلم نفع کے اجزائے غلیظ بول میں نگر
 کر کرتے ہیں پس چاہیے کہ طیب اس اور سے خبر دار ہے تو نفیر یا پیشاب کو اور حقیقت عرض کے حمل کرے

بزرگوار
 کمال

بزرگوار
 کمال

کہ ایک اسکا ذوق اور نقل اسکا پھل جاننا و گزشت گنتی کا ہر یا زیادہ کثیف ہو جائے اگر وقت بیکار ہو اور اسطرح
 سے وہ ہم جابہرہ دینے نہ لے سے بیکار پھل دینے سے کہ او اکثر ہر وقت غنیہ سے ہو سبب یہ ہے کہ اسے کما سبب جا
 ہر و بالی اکیلا پیشاب باقی رہتا ہے ہر سبب پیشاب اگر تیرا کہیں نہ پیشاب کے رقیق زیادہ معلوم ہوتا ہو اور اس کے پیچھے
 کہ اور اسطرح وہ پیشاب کمری وقت نکلا ہو اور سبب یہی اعتماد نہیں ہر ایک زمانہ تک کہیں تو نقل اسکا ہر
 سبب رسوئی طبیعت سے متمیز ہو بعد کے طبیعت کے علاوہ دین لہذا حملہ طبیعت کے کیا ہر کارورہ کو ایک ساعت
 سے متحمل رکھنا چاہیے اور رسو بیکار دین بعد اسکے دیکھنا چاہیے اور جو شیخ رئیس نے کہا کہ بعد ایک
 ساعت کے تمام رنگ اور وقار ہائی ہوتا ہو اور لائق اعتماد کے نہیں رہتا احتمال ہے کہ ہر کارورہ ساعت سے
 طویل ہو جی ہو خصوصاً آج ایام خدیوہ اور کارورہ یا شدید البرود کے باوجود ہر فعل اور ہر وقت ایک ایک کام کو
 چاہتے ہیں اس قدر پیشاب کو رکھنا چاہیے کہ رسو نہ ہو اور بعد اسکے بد و ن توقف دیکھنا چاہیے اور بعد
 جیو ساعت سے اگر جو فصل معتدل ہو بغیر تمام پیشاب میں ظاہر ہوتا ہو بال اتفاق اور ساقط الاعتبار ہوتا ہو
 قائد فرج بیان اس کے کہ آدمی کے پیشاب کو اور شہدات سے پہچاننا چاہیے اور پہچاننا اسکا طبیعت
 نفع دینا ہو سبب بظاہر ہونے حذافت اور کمال طبیعت پوشیدہ نسبت کوہ پزیر کہ آدمی کے پیشاب ہر شہد
 رکھتی ہیں و در طرح ہیں ایک شہد سے سیالہ مانند ماہ العسل اور کھنچیں اور پانی زعفران اور کاجی اور
 اکجامہ اور ماہ التبن کے لینے وہ پانی کہ گھاس اٹھین جگہ پائی ہو اور مانند ان کے جو چیز کہ سائل اندر دیکھیں
 ہوں اور فرق لگائی بول ہیں اور ان شہد میں وہ ہر خاصہ بول کا یہ ہر شہد کہ نہ زیادہ لاوین وہ غلیظ زیادہ
 معلوم ہوتا ہو اور جو دیکھا وین صاف معلوم ہوتا ہو بخلاف اور شہد کے کہ نہ دیکھیں میں صاف معلوم ہوتی ہیں
 اور دور سے غلیظ اور ساقط اسکے کھنچیں اور ماہ العسل کو لازم ہے کہ جس وقت شیشے کے امپرکھیں اسکی تیرا
 مانند شہد کے آلودگی معلوم ہوتی ہو اور در میان شیشے کے اندر کے کوئی چیز ظاہر ہوتی ہو اور بھی ساقط العسل کے
 کف نہ ہو اور خاصہ کچھ کچھ کہ ساقط اسکا ایک شیشے سے کہ ہر کارورہ نقل پیشاب کا در میان شیشے سے ہوتا ہو
 جنبش اور حرکت کے پیشاب میں نقل ہوتا ہو اور کاجی میں نہیں ہوتا ہو اور بھی در میان شیشے کے نقل لگائی
 کا مانند ابر کے ہوتا ہو کہ شہر اور آدمی کے پیشاب میں نقل مانند ابر کے ہوتا ہو کہ جو شہر ہوتا ہو دوسرا
 قسم ہے کہ بول اور جانور کا مشتبہ ہو بول آدمی سے فرق ہے بول آدمی کے او پیشاب جانور دین کے
 اسوقت معلوم ہوتا ہو کہ صفت بول جانور دین کی جانتا ہو اور اگر صفت بول کی جانور دین کی

جانور دین کی
 فرق پیشاب جانور
 اور شہد اسکے

شہرین ہوتے ہیں مرقوم ہوتی جو اور اگر چہ لیفت بولی ساتھ آدمی کے شہد بان متباد ہیں اور فرق بین
 ان کے شکل پر لیکن اگر کوئی بہت استخوان کر کے تفاوت البتہ ظاہر ہوتا ہے بیان کہ بول خریک کا درون میں
 غلیظ زیوہ اور غلیظ معلوم ہوتا ہے گو پاگمی پچھلا یا جو آویں دو اب اور گھوڑا کاشابہ اسکے ہر لیکن بقیہ
 زیادہ اس سے ہوتا ہے اور ایسا خیال میں معلوم ہوتا ہے کہ اوہا و کچھ صاف ہوتا ہے اور آویں کے کاکر اور بول خریک
 زور دہوتا ہے اور خود عالمی کہ کجی ہوتا ہے اور درمیان میں کوئی پیرمانہ روئی و مشکلی کے معلوم ہوتی ہے
 کہ زمین ہوتا ہے اور بول بکری ایسا سفید ہوتا ہے اور میل بڑی کرتا ہے اور قرص بول آدمی کے ہوتا ہے لیکن تم
 نہیں کہتا ہے اور افضل انکا مانند خون کے ہوتا ہے اور باند نقل روغن کے اور سبقت رعدہ اجانی کی جیہ
 ابھی ہر بول انکا کسان زیادہ ہوگا اور بول آہو کاشابہ بول بکری اور آدمی کے ہوتا ہے لیکن کین
 قوام کے اوپر نقل کے ہوتا ہے اور بکری کے بول سے صاف زیادہ ہوتا ہے اور قائمہ و ج میان اس
 کے کہ بول کون حصہ کی مدت اور نشانی زیادہ ہے اور ایک تجربہ سے خبر دیتا ہے بول بکری دیکھ کر گلیوس
 جانب مقعر ہر کے خون بنتا ہے اور اکثر صفرا اور سودا کہ خون سے بنے ہیں درپان خون سے متمیز ہے
 ہوتا ہے لیکن پانی کی پیکر اس خون کے ساتھ رہتا ہے تو قوام نوکھا ہلکا اور تپلا ہوگا اس کے ہر کوچ عروق
 کے گندے اور عرق قلوب کبر کے آدھے پس بیان پانی بھی مقدار کثیر خون سے جدا ہو کر دے ہیں
 آتا ہے اور عروق پانی ساتھ خون کے اعضا میں جاتا ہے اور اسے بڑی قوت خون کے اور بعد تسخیل ہونے خون
 وہ پانی کہ غذا سے زائد ہو رحمت مغزی کے کسے جانب گردہ اور مثانے کے پھر آتا ہے اور سورا سام
 کی راہ سے تسخیل ہوتا ہے اور اس سبب بول حال ٹھیکہ کا اور حال خراب کا کہ مگر بین متواتر ہونے ہیں
 حوبہ بیان کرتا ہے اور اسی طرح بواسطہ فقو کر نے پانی کے اعضا میں اور رجح کر نے پانی کے کوا
 حال عروق کا اور حال غلط عروق کا اور حال اوس عضو کو کہ مہور اس کا اس حصہ ہوتا ہے پانی
 اسی سبب کہ وقت خضاب کرنے کے ممدی سے بول رنگین ہوتا ہے اور پیکر اور جہاں مگر اور وقت و نمود
 کے دلیل تھی ہے اور ظہور اور اوپر حال سینہ اور دل اور اوجاع مفاصل کے دلیل اضافی اور انصاف اور بوجہ
 حال قلوب ممدہ اور مقلی کے بہ طور قائمہ و ج بیان میں اور کہ بول لوگوں کے لائق امتیاز کے نہیں ہے
 بول سے کتنی چیزیں پوش کرنا چاہیے خاشاک کہ اور بولوں کو کون کے اس سبب سے اہم اور نہیں ہے کہ کین
 انکی سبب مدم قدرت کے واسطہ کو پانی سے فراہمیں کر سکتی اور بواسطہ سبب بنیت کے اور سبب

کے ہر بول کے خون سے متمیز ہے

کے ہر بول کے خون سے متمیز ہے

بالنور اکثر نرد و متاخر چہ تک کہ رنگات سرخ غلبہ اور جوہر سرخ سبب غلبہ کی کہ غرضی کے مکی ہو آخر اسی
 بحث بول کے کہی جاوے گا انا صفر و غلبہ سبب سبب رنگ نہ و پس ہے اس کے چہ بین رنگی رنگ کا کہی ہو
 اور سبب اس مقام میں ہو جو کہ بین رنگ ہ پانی کہ پکی گھاساں رندہ مونی تھیں ہو کہی ہو کہ مانی انا کہی
 کہ ان رنگ گھاساں کا اس پانی میں آجاوے دو سر و غلبہ گھاساں کہ کو یہ پختہ و نہ شدہ ہا کہ نہ مانی وہ رنگ کہ مرکب
 کہ نور دی ہوگی اور سفیدی شفا سے اور تین بکتر سے قرقانی اور سیکون باسہ موصوہ اور نون گھاساں
 کہتے ہیں و سبب سور الفہم اور سبب تینی کا بدی ختم کا جوہر و رقیق کا فادہ و تہم تعاملت نامی ہر قسم کیا اور
 ہم سپون کو بیان کرتے ہیں جان تو کہ مانی کے دو سبب و رین ایک قلت و غلبہ اور اکثریت مانت لیکن قلت
 صفر اور حال سے باہر تین زرا کہ یہ کہ صفر فی الحقیقت کم ہو بہت و دت فراج کے کہ قولہ صفر کو متع کر اچھو
 یا سبب کے اے غلبہ بار و غلبہ کے کہ صفر اس کے کمتر یا سبب اور دو سبب کہ اگر کم صفر ابدین بہت ہو
 لیکن اور موضع کی طرف مائل جو اور اس سبب بول میں کمتر یا ہو اور مائل جو نا صفر کا کسی موضع کی
 طرف عام ہو کہ ساتھ میل کے استفرانج بھی ہو جیسا ہے اور اس سال صفر اوی کے مشہور ہو یا بد و ان تفرق
 کے ہو جیسا ہے اتماسے سرام میں و بیچ ان مرا میں کہ صفر اور ان میں ظاہر ہون میں یا اور جنس کی طرف کہ
 بخاوری بول سے و درج مائل ہو لیکن اکثریت مانت کی ہی دو وجہ سے غالی نہیں ہو ایک کہ اکثریت مانت کی
 اور دنی سے ہو نظیر اس کی ہی جو نا بول کا وقت اعداد بلغم رقیق کے طرف تفرق بول کے اور عام ہو کہ بلغم
 فی نفس ترقی ہو یا دونوں سے رقیق ہو اور دوسرے کہ اکثریت مانت کی بسبب بولی اور غیر بولی کے ہو نظیر اس کی تینی
 جو بول کا نذر کیا پیشہ بہت کے اور فرق و دریاں ان قسم کے بیان کرنا ضرور ہوا تو معلوم ہو کہ قلت
 ان اقسام کی کیا ہو پیشہ نہ رہے کہ مانی اگر اکثریت مانت سے ہو کہ بول مقدار میں کثیر اور جیسا ہو یا سبب
 خارجی سے ہو کہ و جو شرب بہت پانی کا شاہد ہو گا اور جواخہ بلغم سے ہو کہ اکثریت مقدار بول پر غلبہ پیہ بہت پانی
 کواد ہو گا اور جیسا بلغم سے ہو کہ غلبہ بول میں ملازم ہو کہ اگر کم بلغم رقیق ہو گا اور اگر سبب تینی کا قلت
 صفر و قلت مقدار بول کی وہاں ضرور ہو کہ جو سبب افسار و صفر کا اور غلبہ کے طرف ہو گا یا باجائز
 کا اس حشر میں ضرور ہو کہ اگر ساتھ استفرانج کے ہو اس سال اور قی صفر اوی سے دلالت کرے کہ اور مقدم نا
 الم کا استہام میں کواد ہو گا اور جو قلت صفر سے فی الحقیقت ہو کہ قلت مقدار بول کی یا قلت آثار صفر کی
 ظاہر ہو گی اور زخم و رین کہتا ہو کہ مانی جلیل الم کہ نہ صفر اور حرارت کی جو تا جو اور دلیل میں امر کا ہو کہ

کتابت و تصدیق
مستحق
مستحق

مستند ہے و نیز اس قدر ذرا کہ ان فاضل ائمہ سبحانہ اسم و الاثر تہی اور فی حد و دوسری حضرت سے اس قدر
میں وہ بول کے مشابہ جو سائر زردی چھلکے ترے یکے کے اور وہ ایسا نکل کر کہ یہ جو زردی ہر ایک سے
اسو سے کہ وہ پیدا ہو تا جو صفرا سے سائر ایت کے اور زردی تاریکی کا زیادہ ہونی جو زردی نجی سے
و سبب جس حال النعم اور سبب تہی اچھا پڑا حال خجہ کہ جو اور دبا بین کہ نزدیکی تیس کے اور اکثر کھانے
سلف اور غفلت کے لون صبی اور وال پر فصیح کہ یہی رنگ ہو اور اس صدف سے جب کہ کہیں کہ سدا اتریں
و ذرا کہ مایوت سے غفلت پر کہ زریب پیدا کر تا جو اور پر ابستہ ال کے واقع ہو اور نزدیک ایک جماعت کے اور
ہے مانند جالینوس وغیرہ کے لون صبی و دیگر کہ در میان اسفر مشع اور اسفر ناصع کے ہو اور اس قدر
پر و جب کہ نزدیک ان جماعت کے سچ اترے کے مقدار اس مغز کا مایوت سے طاہر کتر ہو مقدار صبی
اصی ہے اسی جگہ سے کہتے ہیں کہ اترتو بدالات رکھتا ہو اور ہر مری کے کہ کتر ہو مقولہ سے اور غرض
رئیس کا یہ قول کہ صفرا جو مایوت سے متا ہو اگر وہ صفرا معتدل و معتد ہو تو بول کو اترتی کر تا ہو اور مقدار
معتدل سے اگر زیادہ ہو تاریکی اور سدا تاریکی کے اور رنگ غلط نہ ماری کے کر تا ہو و اس قدر زیادتی حرارت
کے اور اگر کتر ہو معتدل سے تہی کر تا ہو اور سبب کا زردی مشع چھ جمع و غفلت کے بول کہا ہو کہ بول
معتدل صبی باعتبار اترتو جو انسان کے مختلف ہو تا ہو اس واسطے کہ چھ اترتو بارہ کے اور چھ انسان پاک
اترے معتدل ہو تا ہو اور چھ اترتو جلد و چھ انسان عاویہ کے و وہ رنگ کے در میان تاریکی اور ناس کے معتدل
ہو تا ہو انہی ہم توفیق خیا سے کہتے ہیں کہ غالباً مرید بدینے اسفر مشع سے کہ چھ قول جالینوس وغیرہ کے
واقع ہوتا تہی ارا و کیا ہو اور اس ناصع تاریکی و در شمع قانون کے اور ان کے تشریح کے ظاہر ہو اور اسفر
شمع تاریکی کو کہتے ہیں اور اس ناصع و غفلت و مری کو اور ان کا بول مراد ہونے بول صبی سے و در میان اسفر
شمع اور اس ناصع کے کہ اس قول بن و واقع ہو و ہو کہ در تہی انوار و در میان تاریکی اور شمع کے ہر
خصوص میں جالت محبت کے کیا ہو اس کے یہ بتا ہو کہ بعد تاریکی کے کہ در شمع لاتی ہو اور در میان ان دونوں کے
کوئی واسطہ نہیں ہے ایسے کہ اگر واسطہ ہوتا لہذا کوئی نام اس کا ہوتا نہ ہو یہی مراتب لون حضرت کے کہ ہم
میں محدود ہو تے ہیں انضر و کہ کیا مایوت کے تاویل کلام کی یہ کہ بول صبی نزدیک کے بول تاریکی کے
غفلت کی قریب ہو اور وہ بعد کہ چھ قول صبی کے کہ متلون اس زمان سے ہو متوہم ہو تا ہو قریب شمع و سبب
مرفع ہو تا ہو فافہ فائدہ وغیرہ میں کہہ کر تاریکی فریق الاولام دلیل فصیح کی بطور اوزار تہی صاحب

قوام دلیلیں تھیں کہ کالیس اتربی یوں حکم اور بد قوام کے موقوف ہوتا ہے اور جہیز ہر اگر ایک جاہ کے بیٹے اکثر امراض
حارہ میں دیکھا کہ بول بپے دن سے کہ تپا شروس سیدنی پڑا تری می پتا اور ادوی رنگ پر رہتا ہے اور بنا
پختہ دن چوتھے کے جاکہ پتا ہوا اور اس سے یہ بات حاصل ہوئی کہ اتربی ہونا بول گاگز نزدیک ہو کے
سودہ و زعفران سے حالت صحت سے جو نہ کہ کچھ مرہن کے نشان نیکی اور جو نہ ہو نیکیا جو اسو اسٹیک کے قیبت
مرض حارہ کی لائق یہ ہر بول اس میں ناری یا زعفرانی ہوئے ہیں اس وقت میں کہ بول تپا یا تری لائق
نشان میلان صفرا کا ظن عضو کس کے اور مانند اسکے والا بتقرنوں سے تپا صحت سے استفادہ اور
وہ رنگ زندہ مائل سبزی ہو و سیدنی باوۃ اکھراۃ اور سبب اسکا نزدیک شیعہ ریل ہر اکثر قدامت کے یا
کرمی ہوا اور یہ بات مقرر ہوئی کہ جو زردی خندہ جو مائل سبزی ہوتی ہو اور عام ہو کہ شقرت بول کی سبب کثرت
دفع ہونے نہ فرما کہ ہو بول میں یا سبب شدت زردی صفرا سے منفعہ کے لئے اگر یہ صفرا مقدار معتدل
دفع ہوتا ہو لیکن زردی اسکی بہت غالب دیتیز ہو اور اس شقرت کو دو قسم میں ہم بیان کرتے ہیں پہلی
پہلی اس شقرت کے کہ سبب اس کا کثرت دفع ہونے صفرا کا جو بول میں اور ظاہر ہو کہ صفرا اس مقدار سے
کثرت بہت کو پیدا کرتا ہو بول میں زائد آدیکا جانب شقرت کے سیل کو ایک اور دلالت اسم قسم کی اور ہر جرات کے
بہی ہو کہ نشان غلبہ غلاہ سار شمس اس سبب کہ اگر صفرا غالب ہوتا بول میں ظاہر ہوتا ہے قسم دوسری
پہلی اس شقرت کے کہ سبب اس کا شدت رنگ صفرا کا ہو فقط یعنی صفرا سے منفعہ بول میں با صحت کیفیت
کے متغیر ہوا ہو اور با اعتبار کمیت کے اپنے حال پر ہوا ہو یہ دو طور پر ہو ایک کہ زردی اسکی زردی سے
ترقی کر کے دتہ شقرت پیدا کر کہ کو پہچانی ہو تو میرا کہ زردی صفرا کی اس مرتبہ سے تجاوز کر کے برتن پیدا
کرتے ہیں یا زعفرانی کہ پہچانی ہو پس اتفاقاً کہ ان دو قسم میں تقبیل المقدار نہیں کیا اور اس کو اس مرتبہ سے نیچے آتا لاگتا
شقرت پیدا کرنے پر ٹیٹھرا یا اور جس طور سے کہ جو یہ قسم گرمی تہ دلالت کرتی ہو اسو اسٹیک کے شدت رنگ فرا
کی اکثر گرمی سے ہوتی ہو خواہ گرمی محرقہ ہو جیسے صفرا سے محرقہ میں ہوتی ہو یا غیر محرقہ جیسے مرہ صفرا میں اور
شدت زردی کو جرات سے نہیں ساقو غالب کے مفید کیا اس سبب کہ کبھی بطور نادر کے شے سوا
طبع سے ہی صفرا کے شدت رنگ میں بھی ہو جاتا ہو لیکن یہ نادر نہایت ہوا فرق در میان ان
دو نوع قسم کے نہ ہو کہ کثرت اندفع صفرا سے ہی بول کے ہو اس میں اشتعال نسبت دوسری قسم کے کمتر
ہوتا ہو اور شدت رنگ سے بطور حال میں پہلی قسم سے کمتر الاشتعال ہوتی ہے اس اگر سبب کا نزل

مترتب رنگین زیادہ سے ہر سبب اگرچہ نوع و دوسری قسم دوسری کے گزرجا اشتعال اسکا نسبت پہلی نوع
 قسم دوسری کے بہت زیادہ ہوگا اور اسی سے فرق کیا جانا ہو در میان در فون کے داخل اور فکرت سے
 ہوتا ہو اگر کوئی کہ کہ لازم نہیں ہو کہ سبب شرف کا شدت حرارت کی ہر اس واسطے کہ ہو سکتا ہو کہ سبب اسکا
 کی سرخی کا مجموعہ جواب دینے کہ یہ ممکن ہو لیکن نہایت نادر ہو اس واسطے کہ سرخی بول کی کثرتوں سے ہوتی
 اور ہوسکتا مافیت انہیں ملتی ہو اور کی اسکی سرخی میں لاتی ہو لامحالہ اس میں جو اشتراق کہ رنگ شرف
 کو لازم ہو باقی نہ ہو گیا اور بھی خون کہ پیشاب میں آتا ہو نکلنا اسکا بالطبع نہیں ہو سکتا اور غیر جنسی سے ہوگا
 اور جب اس کا سرخو میں خون کثیر المقدار اور زیادہ اس سے نکلے گا کہ شرفت پیدا کرنا خاصا اس واسطے کہ
 بہت شرفت کے سرخی قلیل مشروط ہو بہت پس باقی ہی رہا کہ سبب رنگ اشتراق کا وہی خمدت
 زردی کی جو زرد آنا بھی والہ عفرانی کو واحد نہ بدلے زیادہ اور زیادہ النسبہ لہذا مرتبہ لہذا
 اور نوع جو تھی اور باقیوں نادر جمعی صفت سے یعنی نارنجی اور ناروی اور عفرانی ہر ایک کی نسبت ولالت لاتی ہو
 اور زیادہ حرارت کے نسبت اس مرتبہ کے کہ قبل ان کے ہر نیچے گرمی ناروی کی نارنجی سے اور گرمی عفرانی
 کی ناروی سے زیادہ ہو لیکن نارنجی وہ رنگ زرد ہو کہ نسبت شرف کے مائل زیادہ ہو طرف سرخی اور اشتراق
 اور ناروی نسبت نارنجی کے مائل زیادہ ہو طرف سرخی کے لہذا ولالت اسکی اور حرارت قوی کے ہو
 ولالت نارنجی سے اور اسکو صفر شیع یعنی زرد مہر کہتے ہیں اور ناروی وہ رنگ ہو کہ نہ شہاب اس باقی
 ہو کہ عفران انہیں پس پیما ہو اسی سبب ناروی کو صفر عفرانی بھی کہتے ہیں اور جو شعلہ اسکی مانند شعلہ
 آتش کے ہوتی ہو اسی سبب ناروی نام ہوا لیکن عفرانی نسبت ناروی مائل زیادہ ہو طرف سرخی کے
 لہذا ولالت اسکی قوی زیادہ ہو اور گرمی کے مادوں اپنے سے اور عفرانی وہ رنگ ہو کہ مشابہ ہوتا
 رنگ نوح عفران اور اسکو احمر نام بھی کہتے ہیں اس واسطے کہ سرخی اسکی خاص ہوتی ہو اور جو کما گیا ہو
 موجب مذہب شیع رئیس اور صاحب کامل قرشی کے ہو لیکن ابن ابی صادق اور مجہن کریم کا مذہب یہ ہے
 کہ حرارت صفر عفرانی کی یعنی ناروی کی زیادہ ہو حرارت احمر نام یعنی عفرانی سے اور ویلے رنگی ہو کہ
 سرخی بول کی ولالت کرتی ہو اور پڑے تھوڑے خون کے اور زردی بول کی ولالت کرتی ہو اور پڑے تھوڑے
 صفر کے اور انہیں کہ صفر اخون سے گرم زائد ہو اس سبب کہ اخواسے ناروی اور زوالی صفر
 میں نسبت خون کے زیادہ ہیں پس چاہیے کہ ناروی گرم زیادہ ہو عفرانی سے اور ہوسکتا نہایت سے

النارنجی والناروی والزرعفرانی

۱۷
 عفرانی و نارنجی و زرد و زرد و زرد

سبیل طرف سرخی کے کہ تاجہ اسی قدر پیشہ موافق میل سرخی کے گرمی کم ہوتی ہو جو اس میں لیل کا اہل
 شیع رئیس اسطرح دیتے ہیں کہ حرارت خون کی لاجالہ حرارت صفرا کے کہ تیرہ لیکن چہ نہیں تسلیم کرنے ہیں وہ
 کہ سرخی زعفرانی میں بسبب ملنے خون کے کہ ہوتی ہو بلکہ سرخی اُسکی بسبب شدت رنگ صفرا کے ہوا راہیہ دلیل
 یہ کہ سرخی خون کی قانی ہوتی ہو البتہ اور یہی کہ سرخی زعفرانی کی مشرق ہوتی ہو پس یہ سرخی خون سے
 نہیں ہجرتی بلکہ غرضانی قافی فی اجارہ علی کلن و جو صاحب خیر نے مالک ابن مجہد بن لکھ راہیہ
 لکھا کہ سرخی سرسرم گرم و قائلین کہ نہایت گرم و شگاف تاجہ پوشہ بول کو اشتقاق کیا ہوا و بہت تیرہ لیکن
 گرمی زیادہ بول حمر سے پس اشتقاقی نہایت گرمی میں ہوگا اور صاحب اسکا طعن علاج سرسرم اور سر
 بہت محتاج ہوگا اور جو اشتقاقی بدون رسوب کے ہو حال بلض کا یہ ہوگا یہ کلام صاف بکار تاجہ کہ قول ابن
 اور محمد بن کر کا کا اسکے نزدیک معنی کہ کتابہ لیکن نزدیک اس فقیر کے حق یہ معلوم ہوتا ہے کہ قول شیع رئیس کا
 ارجح اور او راہیہ بول اشتقاق سرسام ہلکا کہ اس حجت کے اشتقاقی کو او راہیہ زعفرانی کے نفی دیتے ہیں
 پنج حرارت کے مثبت ان کے مطلب کہ نہیں ہو سکتا اس سبب کہ پنج اراضی ملارہ فی غایۃ القصوی کے بول
 زعفرانی ہوتا ہے البتہ جیساکہ جوگون چغنی نہیں ہو کہ یہ کہ صفرا اور جانب میل کرے اور کما مینہ بول میں تاجہ
 اس صورت میں اگر بول تیری و کملانی دے بھی جائے اور سرسام ہلکا کہ پنج نظیر حجت کی واقع ہو اشتقاق
 بول کی اس سرسام میں ان قبیل سے ہوندا اطباء نے کہا ہے کہ ہالی ہونا بول سرسام کے کا دلیل ہلاکت ہوگا
 نزول بول کا تیرہ زعفرانی سے ہے اراضی کے نہایت ملو بسبب کی فی اراضی کے ہوتا ہے اور او راہیہ
 شیع رئیس کے مطلب میں قلع نہیں کہ نہایت فاقہم انہ فامض اور پوشیدہ نہ ہے کہ بول زعفرانی قلع
 سے کہ یہ حدوت اسکا کثرت صفرا سے بدون شدید ہونے اسکے رنگ کے ممکن نہیں ہو اسوجہ سے
 کہ رنگ تیری صفرا کا احمر ناصع ہو پس اس سے بول میں زعفرانی نہیں ہو سکتی ہے اس سبب کہ جو صفرا
 بول سے مندرج ہوتا ہو مالیت سے ملا ہوتا ہے اور اس سبب رنگ اسکا ٹوٹ جاتا ہے اور لائق اسکے
 نہیں رہتا کہ بول کو زعفرانی کرے اور یہ امر غیر ممکن ہے کہ صفرا اکیلا بول میں آوے اور مالیت سے ملے
 کما لایخفی علی الضمور واسطے زعفرانی بول کے بسبب شدید ہو جانے رنگ صفرا کے اس سرخی نہیں
 سے کہ رکھتا ہے لازم ہوگا تو بعد ملنے کے ساتھ مالیت کے رنگ اسکا چوٹ جاتا لائق اسکے ہو کہ بول کو
 زعفرانی کرے فقیر انہوں سبب ہوا اشتداد لون الصفرا و حفظ قطع نظر اس سے کہ مقدار صفرا زیادہ ہو یا نہ

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

کرتے ہیں کہ حرارت صفرا میں بیشک خون سے زیادہ ہوا اور ثابت ہوا ہو کہ اشقر صفرا سے جو اس صلب
 کہ خون سے ہوتا ہو کیونکر اشقر کے برابر ہو گا جواب اسکا یہ ہو کہ خون اگرچہ سبب صفرا کے حرارت میں
 کم ہو لیکن غوطہ یا نایت میں کہ صوبت پیدا کرتا ہو زیادہ جو مقدار میں بقیاس صفرا کے کہ اشقر میں تلخ
 پس حرارت خون کثیر کی ساتھ حرارت قلیل صفرا کے ممکن ہو کہ برابر ہو جاوے لیکن وردی اور احمر قالی اکثر
 ارمین قوی الحار ت ہوتے ہیں بنسبت اشقر کے اس واسطے کہ خون ان میں زیادہ ہوتا ہو نسبت اصعب
 و موسی کے اور گز چکا ہو کہ حرارت خون اصعب کی ساتھ حرارت صفرا سے اشقر کے برابر ہو پس حرارت خون
 وردی اور قالی کی لامحالہ اشقر سے زیادہ ہوتی ہو اور معلوم کریں کہ وردی سودا سے نہیں پیدا ہوتا ہو اور
 بلغم سے بھی بعد حصول ہو پس نہیں پیدا ہوتا ہو مگر اس خون سے کہ غلیظ زیادہ ہو اس خون سے کہ سست
 پیدا کرتا ہو لیکن قالی اکثر خون سے ہوتا ہو اور غلظت اس خون کی بھی نسبت خون پیدا کرنے والے صوبے
 زیادہ ہو اور کبھی سودا نایت لطیف سے کہ خنط ہو ساتھ صفرا کے پیدا ہوتا ہو لیکن احمر اقمم اگر خون سے
 ہو گویا اس کی اشقر سے زیادہ ہو اسلئے کہ خون اُس میں اور اصناف احمر سے زیادہ ہو اور اگر سودا یا بلغم
 سے ہوتا ہو کہ حرارت اشقر کی زیادہ اقمم سے ہوتی ہو اور اگر صفرا سے ہو غلبہ اسکی گرمی کا اور پر اشقر کے
 بدی ہو لیکن اقمم صفرا سے بہت نادر ہوتا ہو پیدائش اسکی سودا اور بلغم خنط سے کہ زیادہ سبب اصناف
 احمر سے ہوتی ہو فائدہ علامہ توشی نے پنج تہرج قانون کے لکھا ہو کہ اصعب انہ سودا سے پیدا ہوتا ہو بلغم
 عفن سے غلط خون یا صفرا سے پیدا ہوتا ہو اور پیدائش اسکی صفرا سے اکثر بنسبت اور طبقات حرمت
 اور وہ خون کہ موجب اصعب ہوتا ہو اور قوی ہوتا ہو اسی سبب اُس میں انشراق بہت ہوتا ہو اور دلالت
 اسکی گرمی پر قوی زیادہ ہو لیکن جاننا چاہیے کہ یہ کلام اسکا ساتھ قول مانا کہ کہ اصعب غلیظ خون پر
 دلالت کم کرتا ہو منافات نہیں رکھتا ہو اسلئے کہ واسطہ شدت گرمی کے غلیظ خون کا درکار نہیں ہو پس
 دلالت اسکی اوپر غلیظ خون کے ساتھ اس امر کے کہ وہ دلالت کرتا ہو اور پکڑتے کہ صفرا کے صفت غلیظ
 اور یہی جواب جو اقمم میں کہ لوگوں نے کہا کہ دلالت اسکی اور گرمی کے ضعف ہو یعنی اگر یہ کہ اقمم اسکی
 و طبقات احمر سے اوپر غلیظ خون کے دلالت کرتی ہو لیکن پیدائش اس قسم کی جو خون غلیظ سے ہو گویا
 زیادہ نہیں رکھتی اور اگر مراد اقمم سے وہ قسم ہو کہ بلغم یا سودا سے پیدا ہو دلالت اسکی اوپر قنط
 رات کے بدون تاویل کرنے کے درست آتی ہو اب جانیں کہ اسباب لول احمر کے دو قسم ہیں

اور غیر مادی بنیادی ہو کہ بلوت محمدی بدنی بول میں ہر اور وہ مفصل کسی جاگیلی اور غیر مادی دیکھنا کے
 خفا کے لئے سے یا قوت بول کے تبادل سے یا کرتے اُن اعمال سے کہ موجب سرخی ہونے کی ہوتی ہیں
 ظاہر ہو اور یہ سچ شروع فصل کے مذکور ہوا ہے لیکن اسباب بدنی کوئی قسم میں ایک نہ کہ رنگ گستاخشی
 پوچھ و خوں ہر دوسرے کہ سرخی اس میں ہر سبب غنوت کے یا سبب تنہا اور احتراق کے جسکی
 سرخی غنوت پر موقوف ہو رہے ہوتے ہیں اسلئے کہ بلغم جو حوض ہوتا ہے سرخی بول میں پیدا کرتا ہے اور وہ کم
 پیدا ہونے سرخی کی بلغم سے یہ کہ بلغم بالبع سبب رنگ ہر سبب طبیعی پیدا کر سرخی کی کثیر ہوتی ہے
 اور جسوقت بلغم حوض سے کہ ساتھ حرارت کے ہوتا ہے رنگ سرخ ہوتا ہے بعد ہوا بلغم غیر غنوت سے ہرگز سرخی
 ہو سکتی اور جسکی سرخی غنوت پر موقوف نہیں بلکہ اور حالت محمدی موقوف ہو مانند تراکم اور اقبال کے
 وہ سفر ہوا اسلئے کہ صفر جب تراکم اور مخالفت ہوتا ہے بول کو سرخ کرتا ہے مگر سیاہ مہیا کہ یرقان میں
 دیکھا جاتا ہے اور ثابت ہوا ہے کہ مادہ رطب زرد جب تکاف ہوتا ہے سبب قلت نفوذ بصر کے اس میں سرخ
 معلوم ہوتا ہے پس اگر مخالفت شدید ہو سیاہ محسوس ہو گا نیز اسلئے کہ مادہ حمور اگر چہ خون ہو لیکن خفہ
 حاصل ہوا بعد میں ہر دوسرے دوسری ہوا اسلئے کہ اصل اسکی جو خون سے ہر سرخی اس میں باقی رہتی ہے اور
 بول کو سرخ کرتا ہے اور ان سرخیوں میں ذوق کما جاوے گا اور خون کہ سبب بول کو سرخ کرتا ہے دو
 طرح ہر ایک کے کہ اول اسے خون تمام بدین ہو پس اس میں بھی خون زیادہ آوے گا دوسرے کہ تمام بدین
 اشتغال ہو مگر تاں اس بول میں خون بہت مجاہدے سبب توجع مجاری بول حد مانند اس کے یا سبب
 مجاہدے کے کہ خون مانیت سے کماتینی ہر ہر اور فرق ان اصناف حرمت میں وہ ہر کہ جو سبب
 ہو سرخی اسکی مائل سیاہی ہوتی ہے اور غلطی توام کے زیادہ ہوتا ہے اور جو صفر اسے ہوتی ہے سبب
 کے یا سبب احتراق کے سرخی اسکی رہیں ہوتی ہے اور بدن میں اشتغال اور غلطی توام میں تیرا دیکھ
 اگر ہوگا نزد ہوگا پس اگر بول غنوت میں بہت آتا ہے بدن میں بانی کے حالت اسکی ہر کہ صفر احتراق نہیں
 ہوا ہر کہ مخالفت ہوا ہے اور طبیعت اسکو سخت دفع کرتی ہو لہذا کو کون کے کما ہے کہ بول شدید احتراق
 یرقان میں دلیل بہتر ہوتا ہے اور غیر ہوتا ہے اور یہ قوی ہونے طبیعت کے اور اگر بول غنوت آوے اور خون
 سرخ نہ ہو نشان احتراق غلط صفر کا ہے اور ضعیف ہو تاقت کا لازم ہے لہذا کما ہے کہ بول سرخ مائل
 کہ قلیل الی غنوت ہر یرقان کے سالم ترین ہے اور وہ سرخ کہ بلغم حوض سے ہوتی ہے ہر ساتھ کہ

اورا مل بسفیدی اور قوام اسکا اگر غلیظ ہوتا ہو لیکن غلظت سے بول سوداوی اکثر ہوتا ہو اور وہ
 سرخی کو خون سے ہوتی ہو قوام بول کا آئین نسبت یعنی کثرت ہوتا ہو اور نسبت صفراوی کے زیادہ
 اور سرخی اسکی خالص ہوتی ہو مگر یہ کہ احتراق آئین پر ہو پس اگر خون پیچ نام بدن کے غالب ہو سبب ان
 اسانس خون کی ظاہر ہوتی ہیں اور قوت جاری بول سے ہوگی قوت وغیرہ لوازم قوت سے ظاہر ہونگے اور اگر سبب
 حد تیز خون کے مائیت سے ہو بول اکثر شہابہ غسا کہ گوشت کے ہوتا ہو پس اگر ضعف کبد میں ہو اندر ضعف کبد
 ظاہر ہونگے اور بول بدون قوام کے ہوگا اور اگر ضعف گردے میں ہوگا آثار اس کے ظاہر ہونگے اور بول میں
 قوام ہوگا اور اگر دونوں میں ضعف ہوگا آثار ضعف ہر ایک کے اسبب ولات کرکھے اور بول بدون قوام کے ہوگا
 اسواسطے کہ قوام بول کا اگر قوت کبد کے موقوف ہو کر لائیے اقل یا جو اور بزرگ ہو یا اس سے ظاہر ہو
 کہ اسباب بدنی سے سرخ پیشاب بدون سفیدی مادہ احمر کے نہیں ہو سکتا ہو اور واسطے سرخ کرنے پیشاب
 مادہ کسب شرط ہر اس کے اگر مادہ مذکور زیادہ اس سے ہو کہ بالطبع ہو تا ہو سرخ نہیں پیا کرتا ہو اس واسطے
 کہ رنگ سرخ غیر طبعی ہو مگر اس کے گزرا ہوا مادہ عام ہو کہ حصول مادہ احمر کا امراض بارہ سے ہوتا مطلق مادہ
 اور حدوث اسکا حرارت سے ظاہر ہو لیکن برودت سے تین طرح ہوتا ہو لیکن وہ کہ کبھی صیف ہو اور بسبب
 حد تیز خون کے مائیت سے بول سرخ ہوتا ہو مگر مبالغہ جانے اپنے اسبب سوا القنیہ بدن دیکھ گیا ہو اور دوسرا
 وہ کہ عروق اور اعصاب بائیں جانب کے بسبب واقع ہونے فالج کے اس جانب میں خفیف ہوتا ہو تین
 اور خون کو جگہ سے ہٹا کر تیز ہوا کرتے ہیں ویسا بدائین کر سکتے ہیں خون پیچ جگہ کے زیادہ ہوتا ہو
 بول بدن نکلتا ہو تیسرہ کہ درہ شدید ظاہر ہو قوت طبعی سے اور اس سبب بول سرخ ہوا اور جو سرخی انکسار
 کی تین یا چار جگہ ہو جو صحت و دماغ سے گرم ہوتا ہو اور بسبب گرمی سے جگر صفر کو بہت پیدا کرتا ہو اور بول
 رنگین کرتا ہو دوسری وجہ یہ کہ پیچ قوت غلوہر کے واسطے قابل کرنے کے درد سے طبیعت اس محل میں
 ہوتی ہو اور اسکی طبیعت سے سرخ اور حرارت غریزی اور خون اور صفر ایسی سطرت میل کرتے ہیں پس اکثر
 اس موضع میں گرمی پیدا ہوگی اور بسبب حرارت کے تحلیل اور ترویج اخلاط میں ہوتی ہو اور قابل زیادہ اس
 امر کا وہی ہوتا ہو کہ اللطف ہو اور وہ صفر اور خون اللیف ہو اور جسوقت کہ یہ تحلیل کر مائیت سے ملے ہیں
 بول کو سرخ کرتے ہیں و جب تیسری یہ کہ اس قوت میں سبب جس سے پیچ کے عفو قوت جسم میں ترویح قوت
 درد سے اور بسبب عفو قوت کے کچھ درد ہی آئین پیدا ہوتی ہو اور زردی سا کھٹکنا قوت جرم مادہ کے سبب

اور نشان کسی کا اور بول سنا اور متوہا بیچ اراضی حادہ کے دلیل باجی کا کی ہوتا ہے خصوصاً اگر سوہا درویش
 اور بول سرخ اور غلیظ بدون رسو کی کچ اراضی وی کے دلیل قاضی کا دے کی ہوتا ہے اور جس وقت کہ تپاں اٹل ہو
 اور بول سرخ نہ ہو دلیل گرمی جگر کی یا اسکے ورم کی ہوتا ہے اول الذہب کسی ہوگا اور اگر سیاہ نہ ہو نہ تنگ نہ کسی کے اور
 غاریں اعضا کے بول سرخ ہو اور ترقیق دلیل بریقان اور عکس قرآن ہوتا ہے اور خاصہ بولی قاضی کا پیچ کرے
 کہور تپاں کر تا ہے اور سوہا بول قاضی کے ایسا رنگ کہ پیرے میں ہرگز نہیں ہوتا ہے اور اگر ترقیق تین ایک تک اس
 بول سرخ اور صاف ہو دلیل مد سے سوئی کا ہوگا اور اس کا سنا کو سنا ہوگا اور بول سرخ در سپرین نشان ہی کا
 ہوتا ہے اور جس وقت دل بیک وقت انداز سے خون کے آوے دلیل کشتن یا پھینکے ہو گئے کی ہوتا ہے اور جو کچھ
 بیض سے آویجا خون غلیظ ہوگا اور کچھ نہ ہوگا بلکہ نیک نیک ظاہر ہوگا اور تغیر ہوگا اور اگر صاحب قلب اللہ بول کو غلیظ
 نہ مارین اور زینات کہ الم ہو اور بول اس کا خون مانہ آوے نشان قروح مشانہ اور کے حوالی کا ہوگا اور
 ہوتا ہے کہ بلیبیت سے سوز کے یا کرنے کے کسی جگر سے بول خون آتا ہے اور جس وقت بول غلیظ و غلام غلیظ کے ملا ہو
 اور شیشی میں اختلاط بول سے علیحدہ ہوتا ہے اور بول بول اور بول بول شاد و صاف ہو دلیل شاد و صاف ہونے کے
 اور بول شاد یا بھرت ہند غایب ہوتا ہے اور انکسائیں اس ہند غایب سے کشتن یا پھینکے ہو گئے کی شاد یا بھرت ہو
 یا انکسائیں مائل سیاہی ہو اگر سبب اسکا احتراق ہو اگر اس کا بول اس کا بول اس کا بول اس کا بول اس کا بول اس کا بول
 انفلج صفر کے بول میں انفلج اور فرق زبان و خون کے یہ ہوگا اور احتراق سے ہوگا اور کم اور بول اور جو
 انفلج صفر سے ہوگا اور اس میں بہت دیکھا کیوں و علامات کہ بول اور اس سے استلال کر سکتے ہیں اور بول
 ہونے بخوان کے یہ ہوگا اور بول بول بول بول بول بول بول بول بول بول بول بول بول بول بول بول بول بول
 ہو بول
 بیویوں میں سرخ ہو بول بول بول بول بول بول بول بول بول بول بول بول بول بول بول بول بول بول بول
 ایک لک سے لپٹی ہو اور وہ نگاہ نہ کہ تھوڑی لپٹی ہو ویدل علی اللہ اور دلالت کرتا ہے اور بول بول کے اور بول بول
 قول شیخ رشید و ہر سوراہا کے ہر کسی علامہ قرضی سے بیچ شرح قانون کے کھانہ کہ میرے نزدیک تعلق اور قرض
 صفر کے مانہ گرانی کے دلالت کرتا ہے اور اس کے سیاہی انکسائیں خوب اور زردی غالب اور یہ دلیل ترقیق صفر کی
 نہ نشان مری کا بخلات اس سیاہی سنگی مائل بیدت ہو کہ وہ الذہب بد و دلت ہوتا ہے اور ہم متوفیق خداوندین
 کے کہتے ہیں کہ علامہ قرضی مریں کتا ہے کہ انھیں کالہفتی و لیس لیس و لیس لیس لیس لیس لیس لیس لیس لیس لیس
 لیس

میں نے

قلیل الرد ہو کر اس واسطے کہ افراط خلط کا دلالت کرتا ہو اور پرا فراط احتمال مادہ کے ساتھ اور کیفیت کے
 اور بہت ہونے کی رطوبت کے لیکن قیق دلالت کرتا ہو اور سیر کہ احتراق حد افراط سے رطوبت کو نہیں
 پہونچتا ہو اور شک نہین جو کہ جو ایسا ہو ورنہ اُس میں کم ہوگی اور کبھی بول ہو ورنہ کبھی بول نہ ہو
 پنج امراض عادہ کے بھی اور یہ ایش نقد پر یہ کہ علت سودا کی احتراق ہو مگر صفر العجبہ مرض عادہ کا دفع
 ہونے صفر کے بطریق بحران کے بول میں شکاف ہو کر بول کو سیاہ کرے اور دلیل اس پر سیاہی کی ہے
 بیچ یتان صفر کے بدون عارض ہونے احتراق کے صفر کو ظاہر ہو کر کچھ اس صورت کے علت سیاہی
 خلط کی ہو شکاف کے نہین ہو پس جو کہ لوگوں نے کہا جو کہ بول اسونج حیات کے خال ہوا اور اس
 وہ ہو کر جوانی ہوا اور پچھلے اسکے خفیت ہو لیکن اس سبب کہ سیاہ ہونا بول کا بیچ حیات کے بطریق بحران کم
 ہوتا ہو اور اکثر احتراق سے ہوتا ہو لوگوں نے کہا کہ ہو دلیل صفا کی الامراض الحادۃ اور وہ کہ کہ
 کی یہ کہ علت سیاہ ہونے صفر کی جہاں کے شکاف ہوا اور مادہ صفر کا بہت لطیف ہو شکاف اکل
 اس قدر کتر ہوتا ہو کہ موجب سیاہی بول کا ہو خلط احتراق کے کہ بیچ صفر کے کثیر الوقوع ہوا ورنہ نہین
 کہ بول سیاہ ہو لوگوں نے بیچ امراض گردہ کے اور بیچ اُن ہیلین کے کہ اخلاط غلیظہ نہین جن میں زہلہ ہوتا
 محمود جانا ہو اور یہ بھی اکثری ہو اور کلی نہین اور وہ جو ہونے کی یہ کہ بیچ خلط گردہ کے سیاہی بول کی
 اکثر بطریق بحران کے ہوتی ہو اس واسطے کہ حرارت اور برودت گردہ کی اُس حد تک نہین پہونچتی ہو کہ موجب سیاہی
 بول کی ہو سبب احتراق کے یا سبب جمود کے مگر نہرت احتراق شدید سے ہونا جانی ہو جس کا نتیجہ سردی
 کا وقت نہین البذل لا سودا یضاد الرداء فی علل البلی والمانہ افلاک الا احتراق شدید اور سی طرح سیاہی
 ہونا بول کا بیچ اُن امراض کے کہ اخلاط غلیظہ سے نہین جن میں آوین اگر کھرنی ہو اور سبب شکاف کے پس جو
 اور اگر جمود سے ہو دی ہو ماننا چاہیے کہ شکاف بیچ خلط کے تین طرح ہو ایک کہ برودت صفر اخلاط نہین
 اور اگر جمود سے دوسرا وہ کہ برودت خفیف اُس میں پڑے اور تھوڑا خلط پیدا کرے تیسرا کہ سبب تراکم
 اخلاط کے غلظت اخلاط میں ظاہر ہو بدون اسکے کہ برودت ہو تھوڑا کسی سیاہی بول کی بیچ بحران
 امراض عادہ کے اور بیچ امراض صفر آدمی کے کہ وقت حرارت کے بواسطہ اندام اور تمام اعضاء
 کشافت اُس میں آتے ہو اور جو یہ دو قسم اخیر نادانہ طور نہین بیچ اسباب ہو ورنہ انکو اطباء نے غور نہین
 کیا اور ان لاسباب کو پانچ میں محدود کیا اور میں نے الحاکم فقط اکثر کے وہاں اشارہ کیا ہو اور شیخ

رطوبت
شکاف
بیچ
سودا
خلط
برودت
حرارت
جمود
تراکم
غلظت
خفیف
تھوڑا
غور
شکاف
خلط
برودت
حرارت
جمود
تراکم
غلظت
خفیف
تھوڑا
غور

اسکے اشقر اور غلیظ ہوا اس سے راحت نہ آوے دلیل اس امر کی ہوتا ہے کہ بچہ جگر کے سدھ یا خراج ہو
 اور بول سیاہ اندر دوات البجربہ و فریقہ نفس کے دلیل موت کی ہے اور جو وقت بچہ یرقان کے بول سرخی
 مائل سیاہی ہو وہ زونا پٹا اور تیرہ ہو یا رملہ تندرست ہو اور دلیل کھٹنے سدھ کی ہے جو فقیر کتنا بکر جو موت
 بول تندرست کا ایک مدت تک سیاہ ہو دلیل اس امر کی ہے کہ بچہ گردے کے سنگ پیدا کرے گا اور بول
 عود تو کجا بسبب طمٹ کے سیاہ ہوتا ہے اور بول عود نفس والی کا بدستور اکثر مرین سیاہ ہوتا ہے
 اور اس سے مشابہ ہے جو کہ ساتھ سیاہی کے ملا ہو اور یہ بدہنیں ہوا مالا الیہا من فیہ لہا البرود
 والفتح و اندفاع مادۃ سفیدار لیکن سفیدی بول کی پس دلالت کرتی ہے اور بدہنری اور ناچکنی خلط کے
 اور رونے ہونے مادہ سفید کے اور ہم اسکا بکرہ موانع قول شیخ اور شائع کے جو کہ مطلق اس میں شیخ
 سبکو ذکر کرتے ہیں پہلے جاتیں سفیدی دو طرح ہے حقیقی اور مجازی سفیدی حقیقی وہ ہے کہ صاحب رنگ اور زخم
 پس منظر اسکی دودھ اور کاغذ ہے اور یہ قسم شفاف نہیں ہوتی ہے اور بصراوس میں نفوذ نہیں کرتی ہے اور
 یہ شفاف ہوتا اسکا اس سبب ہے کہ وہ رنگ دار ہوتا ہے اور واسطہ شفاف ہونے کو لینے کے خالی ہونا ایک
 لازم ہے جیسا کہ سفیدی مجازی کے ہوتا ہے اور علت رنگین ہونے بول کے ملنا جسم شیف منکون کا
 اس میں ایسی سببیں بول سفید حقیقی بدو غلیظ ہونے قوام کے نہیں ہوتا ہے اور جسم شیف والایا بلغم ہوتا ہے
 یا چربی یا سین یا اعضا اصلی یا مجرای صورت میں سفیدی بول کی بلغم کے ملنے سے ہو پرودت
 لازم ہوتی ہے اور اگر کہیں کہ جو سکتا ہے کہ بلغم حرارت سے پھیل کر بول میں ملتا ہے پس ملنا بلغم کا بول میں
 سابقہ آثار حرارت کے اکتفا ہوتا ہے اور جاب اسکا یہ ہے کہ جو حرارت اس حد تک ہو کہ بلغم کو گھمایا دے بالآخر
 اسکے رنگ کو بھی تغیر کر دیتی ہے بلغم مذکور سے سفیدی بول میں ملنا نہیں ہوگی پس اسلئے سفیدی مذکور
 کے ہونا بلغم کا اور سرخی واجب ہوتا ہے اور حسن حالت میں کہ علت سفیدی بول کی ملنا چربی یا سین کا
 ہو کہ حرارت قویہ سے پھیل گئی ہو سبب ہونا بول کا قارورہ میں اور جو آثار حرارت کے اسیر کو ہی تھے
 دین اور فرق چھٹی اور ہستی کے یہ ہے کہ اگر سرخ ہو جو ہستی جو ورنہ تھی لان الشرح اصل میں کہین اور
 حسن تقدیر کہ سفیدی بلغم اعضا سے اصلی سے ہو دو بان اعضا کا گواہی دیکھا اور یا خرق
 میں ہوتا ہے اور اوپر گذر چکا کہ اعضا سے اصلی بالکل شدید الیہا من فیہ اور معلوم کریں کہ جو بول سفید
 حقیقی ہو وہ نہایت سادہ طور پر ہے اور ہر ایک کا ایک نام علمی ہے جیسا کہ مفصل بیان ہوتا ہے اور خبر کیا جاتا ہے

سبب خفیب

اس کا سبب
 بول میں
 سفیدی

کہ ہر ایک قسم میں مختلط کیا و نوری پہلی انواع سے بولے آپس حقیقی مغالطی ہو اور وہ ولالت کرتا ہے
 اور کثرت بالغ نام کے اور مغالطی اس جہت سے کہتے ہیں کہ سفیدی یا سببوں کی مشابہ سفیدی مغالطی کے لیے
 بالغ نام کے ہوتی ہے اور اگرچہ بالغ جہت سے بھی بیچ بول کے رنگ کو بخام ہوتا ہے لیکن نہایت نادیر و اسوائے
 کہ جہت میں مختلط مغالطی اور بہت بہت ہوتی ہے اور اسی سبب سے ثابت سے تمیز اور تحریک ہوتا ہے اور اس
 رنگ کرید اس میں کہ سبب مختلف کے ساتھ پانی کے نوح دوسری دسی جو سفیدی بول کی
 مشابہ سفیدی چربی کے ہے اور وہ ولالت کرتا ہے اور زبان شحم یا سین کے اور فرق در میان دو لون
 کے اور ہر چہ کہ اور معلوم ہے کہ بدن میں کوئی جسم سفید چکنا سوائے شحم اور سین کے نہیں ہے نوح
 تیسری ابالی جو سفیدی بول کی مشابہ سفیدی ابالی کے ہے اور اس کا سبب کے توام میں مغالطہ ہو
 یہ ولالت کرتا ہے اور کثرت بالغ کے ساتھ زبان شحم کے اسوائے کہ اگرچہ صرف پختہ شدہ الغالب
 سفید ہوتا ہے اور سین چربی کے حکم میں ہے اور اسی طرح اعضاء اصلی جو فقط چکلیں و سورت معتد
 سفید پیدا کرتے ہیں اسوائے ابالی ہونے کے زبان شحم کا ساتھ کلیہ بالغ کے لازم ہوتا ہے اور شحم
 سے چکنا ہٹا اور بالغ سے توام سفید حاصل ہو لپٹا سفید ابالی بدن ان دونوں کے متعلق نہیں
 ہوتا ہے نوح جو حقیقی ختمی ہے سفیدی بول کی مشابہ سفیدی نقل کے ہے اور نقل شراب معروض ہے
 کہ بڑا چارہ سے بنا ہے میں اور ابالی ہند سکوریز کہتے ہیں بالجماع فقاہ و رنگ ہے کہ سفید مائل ہر نوری
 ہو اور بول فقاعی اور طرح ہر ایک وہ کہ ساجھ پیپ کے ہے اور طعت اسکی واقع ہونا فقرہ کا مع مشاہدہ کے
 ہوتا ہے فقط لیکن فقرہ گردہ کا رنگ نہ کہ وہ نہیں ہیں اگر سکتا اسلئے کہ پیپ گردہ کی استقر سفید نہیں
 ہوتی ہے کہ رنگ فقاعی پیدا کرے دوسرا وہ کہ بدن پیپ کے ہے اور فقاعی بدن پیپ کے یا مادہ کثیر اس
 سے ہوتا ہے یا حصات مشانہ کہ چکلیں اور بول نہیں نکلیں اور یہ رنگ حصات کلیہ سے نہیں ہوتا ہے
 کہ حصات کلیہ کے جو چکلیں ہیں میل بسرخی کرتے ہیں اور اگر کہ اجاڑے کہ یہ رنگ حصات کلیہ سے کیوں ممکن
 نہیں ہے اسوائے کہ ہنسائے شدید البیاض تند ہر یون کے رنگ فقاعی پیدا کرتے ہیں جو لب یہ ہے کہ زبان
 اعضاء مذکورہ کا گرمی شدید غوطہ ہوتا ہے اور جو قوت بیچ بدن کے گرمی غوطہ ہوا البتہ بول کہ بڑی ممکن
 اور رنگ فقاعی اس سے حاصل ہوتا ہے بخلاف حصات مشانہ کے کہ اسلئے اسکی تند و پیپ کے خزارت
 غریب لازم نہیں ہے پس فقاعی ہوتا ہے رنگ کا بسبب زبان کے سوائے حصات مشانہ کے ممکن نہیں ہے

اور زکریا در میان تنقاعی کے کہ قروح سے ہوا اور در میان اُس تنقاعی کے کہ بدون قروح کے ہو یہ جو کہ
تنقاعی ہونے والا قروح سے شدید آتش ہوتا ہو بسبب اجتماع بول کے بچہ موضع تنقیح کے اور بچہ
اور بچلی بچہ تنقیح بین اور قدم علامہ ورم مشابہ گاگو ای ویسٹ بین اور پینق قسای ہونے والا قروح
سے نہیں ہوتا اور تنقاعی غیر قروحی کئی دو مال سے خالی نہیں ہوتا بلقم خام سے یہ یا حصات مث سے
اور فرق دو میان و دون کے یہ جو کہ بچہ حصاتی کے علامات حصات کے مقدم ہونگے اور بول اور قنقل
تنقیح ہونگے علامات خامی کہ قصور تنقیح اس میں شرط ہے اس واسطے کہ بلقم خام بدون منعف نہیں کہ پیدا
ہو نہ ہوتا اور بھی خالی ہونا آثار حصات سے اور شدت جہود رانچ بول کا گاگو ای ویسٹ اس واسطے کہ رانچ
ظاہر ہوتی ہو تنقیح سے لوز بچہ بول مشابہ منی کے ہو اور پیدائش اسکی مادہ مزج سفید ہو کہ حرار سے
اس میں عمل کیا ہوا ورنہ ہی سے مشابہ ہو دیا ہو اور نوح و و طرح ہو جو ایک وہ کہ پٹے وہ امراض کہ جو بچہ
بول کے ہو سکتے ہیں ظاہر ہونگے پیدا ہو سکے بول نہ کہ اور ظاہر ہو گا اور تین طرح ہو کہ ایک یہ کہ بطریق
بحران کے مادہ بول میں دفع ہوا اور اسکو مشابہ منی کے کرے جیسا کہ بچہ بحران اور ام طبعی کے ہوتا ہو
اس واسطے کہ بحران نہیں ہوتا ہو کہ بعد تنقیح کے اور اور ام طبعی جب بچہ ہو تو بچہ منی مشابہ منی ہو
ہو نہ و سرادہ کہ بطریق بحران کے ہو نہ کہ بطریق تنقیح کے فقط ہوا بدون وقوع بحران کے اور
ایسا ہوتا ہو کہ بچہ احشائے تریل واقع ہو کہ شدت رطوبات بلقم سے اور سبب طش کے خون غامی اس میں
کام مشابہ رطوبت کے ہوتا ہو لیکن سبب خرابت کے جو ہر حصو سے ملحق ہو گا اور تریل پیدا کرے گا پس
بسبب طبیعت بطریق تنقیح کے اور اسے دفع کر لگی اس طوبت کو کہ مشابہ منی کے ہو بول کا
پیدا کرے تا جو سرادہ کہ بطریق بحران کے ہو نہ کہ بطریق تنقیح کے اور دفع طبیعت کے بلکہ مادہ حریت
قبول کر کے خود بخود نکلتا ہو بول میں اور یہ ایسا ہوتا ہو کہ بلقم نہ جاتی کو غیر ہو جاوے اور تنقیح
ہو کہ امراض جاریہ نہ ہو کہ پیدا کرے پس بلقم نہ ہو حرارت حادثہ سے پھل کر مشابہ منی کے ہو نہ
اور بول میں نکلتے اور اتنا صاف بلقم نہ جاتی کی دیا سٹاپس بول کے اس سبب کہ بلقم مستعد زیادہ ہو طرف
مشابہ ہونے کے ساتھ رنگ منی کے وقت واقع ہو سٹاپس کے اس میں قسم دوسری یہ کہ بدون بلقم
ہونے مرض کے بول مشابہ منی کے پیدا ہو بسبب کثرت مادہ بلقم کہ بول میں اور یہ لولی جبریتا ہو سکتا یا
اصح یا تنقیح کی اس واسطے کہ محل کرے حرارت مادہ مذکور کے اوّل سے جبریت صحو کر لے اور

دماغ کے پس اگر وہ مادہ بیچ دماغ کے سینہ یا اور سندہ نام پیدا کیا سکتا ہو اور اگر سندہ واقعہ پیدا کیا صریح ہو
 اور اگر دماغ میں متبصر ان ملک طرف اعصاب کے منہ زہوا شک نہیں ہو کہ مجاری اعصاب کو بند کر گیا ہو
 ساتھ اس کے اعصاب میں تہ وہاں تشنج پیدا ہوا اور اگر تشنج ہوا فالج ہوا اور معلوم ہو کہ واسطے تشنج کے مادہ
 اس طرح جیسے اور واسطے تشنج کے مادہ مائل بخلط قویج عرض عصب کے زیادہ کرے اور کیناوت مدین
 ظاہر ہو قویج پیش بول رصاصی ہو اور وہ بول سفید ہو کہ تھوڑی سبزی رکے اور معلوم ہو کہ کیناوت مدین
 مادہ طبعی کر اس ملک پر ہونین پر کیناوت مدین کا مگر بلغم سے کہ عارض ہوا جسکو کودت یا کیناوت مدین
 سودا اور غرق در میان دونوں کے یہ کہ جو کچھ کودت بلغم سے ہوتا ہے وہ رسوب کا اور بدون تشنج کے ہوتا ہے
 اسلئے کہ پین ہوتا ہو مگر زیادتی ہوتی ہے اور جو یہ سبب تشنج سودا یا بلغم کے ہو رسوب اور تشنج سے غالب ہو
 اور اگر یہ دونوں ہی ہیں لیکن جو عظیم رسوب ہوتا ہے ردی اور نوع کونین بول ہی ہو اور وہ رنگ نہ
 سفید کہ نسبتا غلط ہے کہ ہوا اور بیول یا بلغم خلیط سے ہوا ذوبان سے اور غرق در میان دونوں کے
 یہ کہ بلغم بدون حرارت کے ہوتا ہو اور ذوبانی ساتھ حرارت اور اشتعال کے بعد اپنی بیچ امراض جودہ کے
 ہلکا ہے اسلئے کہ کیناوت مدین ہوتا ہو ذوبان سے یا تاک اسام یا بلغم حقیقی کے مذکور ہوئے اب یا بلغم حقیقی یعنی
 مجازی کے بیان کرتے ہیں جان کو کہ یا بلغم مجازی وہ کہ جو چیز شفاف ہو اور رنگ تھوڑا غیر سرکہ کے
 نظیر کی پانی اور شیشہ ہوا اور اگر بیچ اس کے دونوں رنگ عسوس نہیں ہوتے لیکن اللات یا بلغم کا ہونا
 کرتے ہیں اور عادت شامی پر جاری ہوتی اور جو کتاب کہ نام انکا ابض ہے کہ جو کتابت کہین ہوتا ہو
 متغیر الاخر یعنی چھوٹے چھوٹے اجزاء ہوتے ہیں اور سطوح بہت ظاہر ہوتے ہیں بدون سفید کہ
 دیتے ہیں مثال کثیف کی جو ہوا پانی کا جو کربابی جب بہت ہوتا ہو سفید معلوم ہوتا ہو یا یہ یا شیشہ کہ جو ہوا
 کنارہ نکرتے ہوئے ہوتے ہوں کہ سفید معلوم ہوتا ہو یا یہ یا شیشہ کثیف اور عدم شفافیت کہ سبب تشنج کے
 پیدا ہوتے ہیں اور مثال متغیر اجزائی کہ کثیف کر پانی کا ہو اسلئے کہ جو کثیف پانی متغیر الاخر ہوتا ہو حرکت سے
 اور ہوا کے لئے سے سفید معلوم ہوتا ہو اور اس طرح شیشہ کو چیتے ہیں سبب تشنج اجزاء کے اور سبب تشنج
 ہوا کے سفید معلوم ہوتا ہو یا کیناوت مدین حقیقی تشنج بدون رنگ معلوم اور در کیناوت ہوتے ہیں لیکن تشنج
 عارض یا دومی کے مجازاً انکو اصلاح میں ابض کہتے ہیں یا کیناوت مدین یا کیناوت مدین کہ تشنج اسکو کہتے ہیں
 کہ ابض انہیں نافذ ہو سکے یعنی چیرنے سے یا کیناوت مدین سے مانع اور حاجب ہوا تشنج

دو طرح پر جو پہلا کامل الاشفات کہ مطلقاً مانع نفوذ بصیر کو نہ ہو بشرط ارتفاع مانع کے اور دوسری حالت اس سے منعکس نہ ہو اور یہ قسم مشقت عظیم اللون ہوتی ہو اصل میں لہذا اس بصیرت میں نہیں ہوتی جو مثال اسکی افلاک اور تار اور ہوا میں اسی سبب سے کوکب مرئی ہو تب میں ان تینوں کے پیشے سے اور یہی خیال جیسے عکس کو فی حیر کا ہوا میں نہیں دکھائی دیتا ہو اور اگر شیشہ بھرا ہو اتہوا سے لینے خالی کو آفتاب گرم میں رکھیں اور ردی کو اس کے نزدیک رکھیں ردی نہیں جلتی بخلاف شیشے بھر ہو پانی کہ بسبب انعکاس شعاع آفتاب کے احتراق کرتا ہو کمال انجفی اور یہ سبب میں نہ منعکس ہے شعاع کی ہوا سے ہیں دو اور شرف ناقص الاشفات ہو کہ جس بصیرت سے محسوس ہوتا ہو اور خیال الٰہی میں دکھائی دیتا ہو اور شعاع اس سے منعکس ہوتی ہو اور یہ نوع مشقت نفوذ بصیر کو مانع اور اپنے ماورائے کو عاجز نہیں ہوتی بشرط قلت حجم کے لیکن اگر کثیر المقل رہو در میان بصیر اور بصیر کے مانع نفوذ بصیر کو اور لینے ماورائے کو عاجز دیکھنے سے ہوتی ہو جیسا کہ پنج پائی گھر سے اور موٹے شیشے کے ظاہر ہو اور مشقت مذکور رنگ تسوڑا غیر بدرک مکتا ہو ایسے کہ اگر اصل میں بدون رنگ کے ہوتا ہے بصیرت سے دکھائی دیتا ہو رنگ اسکا اگر بدرک ہوتا اسی رنگ سے موصوف ہوتا اور ابض مجازی اسکو نہ کہتے بہر حال شفت کامل الاشفات مانع فیہ سے خارج ہو اور یہاں مشقت ناقص الاشفات مقصود ہو کہ اسکو ابض فیہ مجاز کے کہتے ہیں اور بول ابض یعنی مشقت مذکور دو قسم سے خالی نہیں بلکہ ایک وہ کہ پانی صرف ہو از رو سے رنگ اور قوام کے دوسرا وہ کہ قوام اسکا دائم ہو قوام مائی سے اور ہر ایک جدا جدا اس کے جانتے ہیں قسم پہلی بیج بول ابض مشقت مائی کے اور یہ ایسا ہوتا ہو کہ باقی مشروب اسی طرح بھلے بدین ملنے کو فی چیز کے اسیں اور بدین ہضم کے جگر میں ایسے کہ اگر کوئی چیز اس سے ملتی احتلاط سے یا ربطات سے بالقصور رنگ اور قوام اسکا بدل جاتا اور اسی طرح اگر جگر میں مہضم ہوتا اور مشترک لاجلہ فیضول اسیں منع ہوتے اور رنگ اور قوام تیسرے ہوجاتے اور یہ بول دلائل کرتا ہو اور ہر برے اور نشان نا اسیدی کا نتیجہ ہے اور پانی اگر چہ بربص صاف جگہ حرارت بھی ہوتی ہو لیکن اس سے نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ جب حرارت مفرط نہیں ہوتی ضعف جگر میں نہیں پیدا کرتی اور جسوقت حرارت مفرط ہوتی الٰہ بول کو رنگین اور نہ صاحب قوام کو دی سبب سے کہ ہے اور جو دیگر

بچ کب کے نہیں وہ صفت کچھ اُس بول مائی کے ہوتا ہے کہ سب اس کا بردہ ہونے سوا اسکے قسم
 دوسرے بچ بول ہیض مشف سے کہ قوام اس کا زائد ہوا ہے مائیت کے اور یہ قسم بدون مٹے ایسے قسم
 کے کہ قیام مہنوب اس سے حاصل ہو سکے اور رنگ پیدا کر کے ممکن نہیں ہے اور وہ جسم کہ لائق
 کام کے ہے بلغم ہر ایسے کہ جو چیز سوا سے بلغم کے ہر لیاقت پیدا کرتے ایسے بول کی نہیں
 رکھتی جیسا کہ کہا جاتا ہے اور بلغم میں بھی شرط یہ ہے کہ تین چیزیں پانی جادین تو بول نکور اس سے
 ماصن ہوا تین چیزوں سے ایک یہ ہے کہ بلغم رقیق ہو ایسے کہ اگر غلیظ ہو شفافیت بول کو زائد کرنا
 دوسرا یہ کہ رقت بلغم کی ذوبان سے ہو بلکہ مٹے بلغم رقیق مائی سے ہو ایسے کہ اگر ذوبان سے
 ہو بدون رنگ کے نہوتا اگر امر میں اسوا سے کہ ذوبان بدون حرارت کے نہیں ہوتا
 تیسرا یہ کہ بلغم فرو بہت بدل المقدار ہو ایسے کہ اگر نہایت قلیل ہو قوام مقید ہو کہ مقصود اور
 نہ حاصل ہو گا اور نہایت کثیر ہو شفافیت اور بیاض کو دور کرنا ہے بلکہ بول سطور ہر چند
 نسبت معتدل کے رقیق ہو لیکن دلیل بلغم کا ہر لیاقت نہایت سبب جان کو کہ سوکھ
 بلغم موصوف کے کوئی اور چیز پیدا کرنے والی بول شفاف غریزی کی نہیں ہو سکتی ہے اسوا
 کہ جسم شفاف بول کے دو وجہ سے باہر نہیں ہو سکتے یا بدن سے خارج ہو یا داخل بدن
 میں جو خارج سے ہو ماکول اور مشروب ہر اور یا داخل بول بدن رنگ اور قوام پیدا کرتا ہے
 اور جو داخل سے ہر چار طریقوں سے خالی نہیں ہو ایک وہ کہ عضو ہوا و ظاہر جو کہ عضو جب
 پہنچتا ہے اور اس کے اجزا بول میں مٹے ہیں بول میں لون پیدا کرتے ہیں دوسرا وہ کہ رطوبت
 اور یعنی اخلاط ہون اور معلوم ہے کہ جو کوئی خلط اخلاط سے سوا سے بلغم موصوف کے بول بدن
 سے موافق اپنے رنگ کے رنگین کرتا ہے مگر یہ کہ رطوبت ثانی یا ثالث ہو اور رنگ نہیں ہے کہ جو رطوبات
 مذکورہ بول میں لپٹن رنگ کو پیدا کر کے شفافیت کو باطل کر دیتے چوتھا یہ کہ حصات یا کوئی اور جسم
 غیر طبیعی کہ بدن میں ہوں پچھلین اور غریبی ہو کہ ان کے اخلاط سے بول میں تغیر پیدا ہو گا اور وہ
 رنگ اور قوام سب اس کوئی امور خارجی اور داخلی سے قابل پیدا کرنے بول سطور سے نہیں ہو سکتا
 مگر بلغم مائی کہ صفت اس کی بیان ہو چکی لیکن ارواح لطیفہ یا وہ میں پانی سے اور قابل اخلاط کے
 نہیں اور پیدا کرنے تیسرے بول میں جلا اور خالی ہیں ابھی قائم کہ بول ابھیض سے متعلق ہیں کے

جاست بین مانتا اگر سبب و اوقات حمی بن بول سفید بود ولالت کرتا جو اس امر کی تپ مذکور اگر منتقل
 ہوگی طرف راج کے اس واسطے کہ ہمیشہ ہونا یا بن بول کا دلیل در نشان مادہ بارو کا اور بقصد حرارت
 اور ایسی تپ و تپاک تپتی ہو اور مادہ اسکا تیز ہو کہ مائل بسودا دیت ہو تا جو اور اگر حمی حارہ بین
 پہلے بول رنگین ہو بعد اس کے سفید ہو ولالت کرتا جو اس پر کہ صفرا نے خروج بول سے اور غصہ طرف
 میل کیا جو پہلے تیار اس کے اس عضو میں ظاہر ہونے کیسیا کہ کہا جاتا ہو جان تو کہ میل صفرا کا طرف ظاہر
 بدن کے ہوتا ہو یا طرف داخل کے پس اگر طرف ظاہر کے مائل ہو تو بن وجہ سے باہر نہیں نکلا کیونکہ
 صفرا کا لطیف اور قیق ہو اور غرق سے منفق ہو و دوسرا وہ کہ مادہ نسبت پہلے کے غلیظ ہوا بلکہ
 اور پیچھے جا کے محتسب ہو کر پرتان پیدا کرے تیسرے یہ کہ مادہ غلیظا و تیز ہو کہ اور ام اور بنو یہ کہ
 اور اگر صفرا مائل طرف باطن کے ہو بھی تین وجہ سے خالی نہیں ہوتا ایک وہ کہ مائل طرف بخلاف اسکا
 ہو کہ کس سال میں نکلے دوسرا وہ کہ تجلیف معدے میں گرے اور فرما کس سال سے دفع ہو تیسرا
 وہ کہ بچ کوئی عضو کے محتسب ہو کہ عضو کو متورم کرے البتہ اور صفرا کہ جبر سے بول سے پھر کے طرف
 باطن کے اور سر سام لاوے اس لیے کہ صفرا کی نشان سے صعود کرتا جو اور پر کی طرف اور بول اللہ
 مشابہ زیت کے بچ حمایت حارہ کے مندر موت یا دق کو ہوتا جو اس واسطے کہ ایسا بول بدو فی جان
 شدید کے نہیں ہوتا پس اگر قوت قوی ہو دق ہوگی اور نہ موت اگر ایک مدت دیر بول قیق ہو
 سفید ہو مانند پانی خالص کے اور دماغ میں کوئی علامت بری نہیں ہو چنانچہ غرض غیبیہ کے دم
 اور خراج ظاہر ہوتے ہیں اس سبب سے کہ جو مریض کہ قلع اسکا دیر میں ہوتا جو بحران اسکا اواس
 اور خراج سے ہوتا جو اور اگر اوپر بول سفید رقیق کے مانند بلی کے مثل ہو کفدار نہایت بیا و خفہ ناک
 عضو ماکہ مائل بزرگی ہو اس لیے کہ کف نشان اضطراب کا ہو اور مدوی کف بول کی نشان صعود کو
 حرارت کی طرف دماغ کے اور اگر اس وقت میں رعاف آجاوے دلیل قرب موت کا جو اس سبب سے
 کہ دلیل تری دم اور امراق کا بچ گون دماغ کے جو دلیل بحران کی اور بول سفید جرم طوبی کے
 خصوصاً بچ و مردوں کے کم خوشحال ہوتا جو اس سبب سے کہ فراج ان کا بعد زمین ہر فاعلہ بچ و مرد کرنے
 اور بیا و دانے اقسام بول سفید کے ہر چند انوع اس کے بالکل مذکور ہوے لیکن متفرق اور شہت
 اس سبب سے ناظر فوراً اطلاع نہیں ہو سکتی بنما و علو ہذا اسباب کے مجامعہ کیے کہ بیان ہو کہ اسباب

بیان ہج کے دس میں پہلے ارتفاع حرارت اور صفرا کا طوف و باغ کے یا مائل مہیا انکا طرف خاصہ جلد کے
 اور متوجہ ہونا انکا اور جہت میں کہ سوا سے مجھے بول کے ہر دو سرایت ہوا بنم کا تیسرے کھینا چرنی کا پتھر
 قرعہ نشا اور آلات بول کا پتھر ان زیادتی طوبت خام کی چھٹا بھرا ان مراض باقی اساتوان ضعیف ہونا
 جگر کا اور ہضم ہونا کیلوس کا انھیں بالکل بھٹوان سدا تو ان سوا مفرح مضر بادی و سدا ان حرارت
 کا کہ کی اور غلبہ پیاس کا اور جلد بھنا بول کا اور اسکو ذیابیطس کہتے ہیں اور علامتیں ہر ایک کی تذکرہ فرمیں
 لیکن جو سبب ضعیف جگر کے اور زہ ہضم ہونے کیلوس کے ہو تو ام اسکا سفید مانند کشکاب قیض کے
 ہو اور فرق بیچ ضعیف جگر کے حرمت بول کی پیدا کرتا ہے اور بیچ اس ضعیف جگر کے کہ سفیدی بول پیدا
 کرتا ہے ہر کہ اگر باضنیہ جگر کا ضعیف ہے کیلوس پیاسا منفع ہو گا بدون اس کے کہ پیوس بیٹا و کشکابین
 کہ جب تک کیلوس استحالہ نہ کرے ساتھ کیلوس کے یعنی بیچ جگر کے ہضم نہ ہو سرخ مہین ہوتا ہے لیکن اگر
 باضنیہ قوی ہو اور کیلوس کو کپا وے مگر قوت تیرہ جگر کی ضعیف ہو اور خون کو مائیت سے خوب
 جدا نہ کرے بول سرخ آتا ہے جیسا کہ بول حمہ میں لکھا اسی معلوم کریں کہ جس جگر سردی سردی
 ذیابیطس سبب ہو دونوں صورت میں بول سادہ نکلتا ہے اور مفرق دونوں میں وجود اتنا ہوتا
 سے بیچ سوا مفرح بارو کے اور ظہور علامات حرارت گر وہ اور غلبہ پیاس سے بیچ ذیابیطس کے کر سکتے
 ہیں باخا بول سفید ساتھ قوام کے بہتر رقیق سے ہوتا ہے اور بیچ امراض گرم کے بول انھیں بتقریباً
 سفید سے اور قوت بول کی نسبت بیچ امراض گرم کے باوجود سلامت ہونے طاق کے اور دھیرے
 مفرح کے جبری بول سے وال زائد ہوا میں امر ہے کہ سد بیچ بابل کے جواب ہم خوبی بیان کرتے ہیں
 کہ بول بیچ امراض گرم کے ضعیف کیونکر ہوتا ہے اور بیچ امراض سرد کے سرخ کیونکر ہوتا ہے پوشیدہ ہے
 کہ سفید بھٹان بول کا امراض گرم میں دو وجہ سے خالی نہیں ہر پہلے وہ کہ صفرا اسکا لیل سے نکلتا ہے
 اور بول میں کہ نہ ملے اور ساتھ اسے حرارت مفرط جگر میں ہو کر اس صورت میں بول سفید آتا ہوتا
 قد خالی ہونا جگر کا حرارت مفرط سے اس جہت سے کیا کہ اگر جگر میں حرارت مفرط ہو بیست سبب
 جرم جگر کے اور ان چیزوں کے کچ جگر کے میں ممکن نہیں کہ بول بدون رنگا ہو کہ جگر جہ مفرط اسکا لیل
 جگر ہوا و قوام میں اس حالت میں لازم ہو کہ پانی مستہ یا ہوا و اس سبب بول دیسا مائل صرف
 آتا ہے دوسرے صورت پیاس مفرط کے اور کثرت پینے پانی کے ہر چند وہ پانی جگر میں ہوا و اطوارات

موتورت لیکن بواسطہ غلبہ طبی کے بولین رنگا مدقوام نہیں پیدا کرتا ہر دور سرت کہ سرتیج مساک بول کے پڑے
یا تگائی نہیں ماضی جو کما صورت میں بھی بول سفید اور قوی آتا ہے جس طرح مرض گرم کے بول واسطہ مٹنے ماضی سے
بچ بول کے لیکن ماضی آما بول کا بچ مرض بار و غلبی کے اور پانچ طور کے ہر پہلے یہ کہ در شہیدہ جو اسید بول اور
رنگا بنی طور بول کے اور کوشش کے خونیت پیدا کرتا ہر اور مٹا کو گھلا تاہر اور بول میں نکلتا ہر نظیر کسی
رنگا بول کا بچ کوشش غلبی کے بار ہو سکتا ہر کہ کما جاوے کہ بول واسطہ شدت رد کے طبیعت اس قدر
واسطہ مقابلہ کے ساتھ درد کے توجہ کرتی ہو اخلاط حارہ بھی حرکت میں آتے ہیں اور رنگ پیدا
کرتے ہیں دوسرا یہ کہ بچ اس جبری کے کہ در میان مرارہ اور امعا کے واقع ہر سہہ غلبی پڑے اور
ماضی ہو مٹنے ماضی مرارہ کو طرف امعا کے پس صفرا مرارہ سے رجعت تھمیری کر کے مگر میں کما بول
بچ بول کے نکلتا ہو اور یہ بھی بچ غلبی کے ظاہر ہوتا ہو اور رنگ بول کا سہہ مذکور سے اس شرط پر ہو
کہ صفرا مرارہ سے معدہ پر گرے اس واسطے کہ مہیا در میان مرارہ اور امعا کے مساک ہو بچ معدہ
اور مرارہ کے بھی مساک ہو نہایت یہ کہ مساک واقع فی المرارہ والامعا اکثر اخلاط اور اوسع واقع ہوا ہو
اور یہی رنگین ہونا بول کا سہہ مذکور سے مشروط ہو اس سے کہ صفرا سے مشرف مرارہ سے طرف
کبد کے بعد ہو بچنے کے بچ کبد کے بدن میں منتشر نہیں ہوتا ہر اس لیے کہ اگر حصا میں منتشر ہوتا ہو
پیدا کرے خصوصاً کبھی جبری بول کے سہہ ہوتی سرت وہ کبھی جبری واقع فی الکبد والمرارہ کے سہہ
غلبی پڑے اور اس سبب سے صفرا کبد سے مرارہ پر نہ کرے اور ساتھ بول کے مٹنے چھوڑا کہ نصف
کبد میں پڑے اس طور پر کہ قوت میں وہ اسکی مائیت کو خون سے جدا کر کے مہیا کا استفسار
بار و بدن واقع ہوتا ہو ابھی قبیل سے ہر وہ رنگ کبچ بول کے مقصود قوت عروق سے یا مقصود جاوہ
تمام بدن سے ہوتا ہو اس لیے کہ جدا ہونا مائیت کا خون سے بچ مگر کے اور تین چیز کے مقصود ہیں
جذب اعضا کا دوسرا جذب عروق کا تیسرا قوت کبد میں جس وقت کہ بچ ایک کے ان مینوں سے مقصود
پڑے بول ساتھ کیموس کے ملا تاہر اور یہاں ہی شرط ہو کہ موجب مقصود قوی کا بدوت ہو اس واسطے
کہ ماضی مقدم رنگا بول کا بچ مرض بار و کے ہر یا جوان وہ کہ ماضی عروق کے نہ ہو اور غلبہ
اور رنگ بچ بول کے لاوے اور یہ ماضی بول حر کے بھی کما گیا انتباہ جو حقیقت میں نظر کریں
رنگا بچ بول کے بدن مٹنے ماوہ حار کے نہیں ہوتا ہر نہایت وہ کہ بچ اس مقام کی مقصود ہر کہ

مرض سرد کے بھی بول نکلیں جو تاہو بہر کیف کہ ہوا بچ بول اس امر کے کہ ان اسباب خمسہ سے غلبہ ہوا
اور وہ کہ غلبہ خون سے واقع ہو فرق نما کر کیا جاتا ہے تو کچھ پوچھنا نہ چاہیے نہ جانیں کہ حرمت بول کی
انچ مرض سرد کے بسبب درد کے ہو ساتھ تفتیح کے نہیں ہوتی اس واسطے کہ درد و منع کرنا ہوا تفتیح کے
سبب بہ نظر طبیعت کے اور بھی حرمت اسکی تشاہد نہیں ہوتی بلکہ مختلف ہوتی ہے اسلیکے کہ
وجہ رنگ کی بچ تخیل ہونے صفر کے ہر کما اور صفر اجو تخیل ہوتا ہے ویر تکی میں شہر تاج و طبع
کہ علنا اسکا تمام ہو یا وہ مقبول کہ منفع ہوتے ہیں بچ بول کے بسبب غلبہ اس چیز کے کہ غلبہ
ساتھ صفر کے بہت ہو رنگین زیادہ کرتا ہے وہو المراد من عدم تشاہد حرمت اور بھی اجلی نہ کو قریب
ہوتا ہے اکثر ادرین بسبب فحاجت کے اور اختلاط صفر اسے مزبور کے اور یہ بول حقیقت میں
جوتا ہے بلکہ صفر ہوتا ہے مگر یہ کہ ساتھ درد کے حرارت صفر طہ صفر طہ صفر طہ صفر طہ صفر طہ
بول کی کہ بسبب اسہ مسلک صفر کے ہوتی ہو شہید ہوتی ہو اور کف اسکا نہ واد و جہر شدت
حرمت کی تکلف صفر کا ہو اور قلت صفر رمد کی تخلف صفر کا ہو اسلئے مخالفت بچ کے کہ
اور مکرر گداز کہ اختلاط ہوا کا سفید کرنے والا جسم کا ہو اور صفر ریاض کا بچ جسم احمر کے باعث
نہ روی جسم کا ہو اور بھی غلبہ اس بول کا نسبت اس غلبہ کے کہ مقتضی حرمت کا ہو کہ ہوتا ہے ہوا اسلئے غلبہ
غلط رقیق کے یعنی صفر کے اور حرمت بول کی کہ بسبب صفر جگر کے ہوا اکثر ماند غلبہ کثرت تار کے کہ
ہوتی ہو اور عدم اشتراق اور عدم تفتیح اسکو لازم ہو اس واسطے کہ اشتراق بدون طبع کامل کے یا بول
صفر کے نہیں ہوتا ہوا واسطے تفتیح کے قوی ہونا کہ لازم ہو بیان یہ دونوں گہرین اور کیا گیا کہ صفر ہوا
عوقی اور اعضا کا بچ حکم صفر کے کہ جو با اعتبار سرخی بول کی علیکن اس حرمت میں کچھ تفتیح
ہوتا ہے بسبب سلامت ہونے کے کہ لیکن انفع تمام نہیں ہوتا بسبب خالی ہونے کے کہ صفر کے
اور بخود سے ضعف سے اور حرمت بول کی بسبب عفونت بلغم کے ہوتی ہو رنگ اسکا مشرق
نہیں ہوتا ہے اسلیکے کہ زیادتی احتقان کی کثرت پیدا کرتی ہو بول میں خصوصاً کہ اصل اسکی سردی
اور بھی مائیت اس بول کی غلبہ ہوتی ہو اور نقل اسکا بھی ساتھ غفلت اور کثرت کے ہوتا ہے
اس واسطے کہ بلغم آپ غلبہ ہو اور بوا اسطہ طول احتقان کے بسبب اسہ کے غلبہ زیادہ ہوتا ہے بسبب
اجزائے لطیفہ کے بخلاف حرمت بول کے کہ کثرت خون سے بچ بدن کے ظاہر ہو کہ وہ ساتھ قیام کے حرمت

میں برابر اور باشرق ہوتی ہے اور آثار مذکورہ ان اقسام خمسہ سے معلوم ہوتی ہے اور اساتذہ اویانا
 فنون کے فنون فاضلہ و بیان الوان مرکبہ کے دور وہ نزدیک شیخ فرس کے چار طور پر ہوا اور ہر ایک
 ایک قسم میں کہا جاتا ہے قسم پہلی غسانی ہے یعنی شہابہ اس ہانی کے کہ تانہ گوشت اسیں و صویا ہو
 اور یہ شہابہ ہوتا ہے اس خون سے کہ ہانی میں ملا ہوا اور صلب بول مذکور کا عاجز ہونا طبیعت کا ہے
 اس امر سے کہ خون کو مائیت سے بالکل جدا کرے اور ملت عاجز ہونے طبیعت کی تین طرح ہوتی ہے
 وہ بے مگر ضعیف ہو یعنی قوت مبذول ہو جگر کی نہ قوت ہاضمہ ہو جگر کی اسیلے کہ اس سے نزدیک کچا
 کہ ضعف ہاضمہ ہو جگر کا بدین بول کا ہر سبب عدم استعمال کیلوس کے طرت رنگ
 کبد کے دوسرا وہ کہ قوت باذیہ عروق کی ضعیف ہو تیسرا وہ کہ قوت باذیہ تمام بدن کی
 ضعیف ہو اور ضعف باذیہ کا یا بسبب سقوط قوت کے ہو تا ہے یا بواسطہ استغناء قوت کے خیر
 سے بسبب زیادتی استعمال کے اور فرق درمیان اُس کے کہ سقوط قوت اور ضعف قوت میں فرق ہے اور
 درمیان اُس کے کہ استعمال سے ظاہر ہو دو وجہ سے قرار پایا ہے ایک کہ کچھ ضعف قوت میں ہے کہ سقوط قوت کا
 لازم ہے بخل استعمال کے اور واضح علامات میں یہ ہے کہ دوسرا وہ کہ ضعف ہضم کا ہے ضعف ہضم کے
 مددگار ہو تا ہے بخلاف استعمال کے لیکن یہ دوسرا فرق دائمی ہے بلکہ لازمی نہیں ہے اسیلے کہ ہو سکتا ہے
 کہ قوت میں وہ ضعیف ہو اور ہاضمہ قوی اور اسی طرح کبھی استعمال میں ہاضمہ بھی ضعیف
 ہو تا ہے بسبب زیادتی استعمال کے اور استعمال سے اعضا کے قسم دوسری وہ زہتی ہوا ہے بھی دو
 طرح ہے پہلی وہ کہ کچھ وسومت کے مانند زہت کے ہو اور علامت قرشی نے کہا کہ لائق وہ ہے کہ قسم
 کی کسی بے زہت بانی ہو یا بجز زہتی نہ ہو ہمیشہ رہی ہے اس واسطے کہ وہ ان اعضا سے ہو تا ہے
 اور دلالت اوپر خیر کے نہیں کرتا ہے ہرگز اور تین پایا جاتا ہے مگر اوپر اسے قارورہ کے
 اسیلے کہ شان وسومت کی یہ ہو کہ اوپر ہانی کے کھڑے لیکن پیچ ہوئے تمام قارورہ کے اثر
 سے قرشی نے لکھا کہ غالب طبی ان الموت یسبق دوسرا وہ کہ کچھ قوام اور زہت اور رنگ کے مانند
 زہت کے ہو اور یہ بہت پایا جاتا ہے اور اخلاط مختلفہ غلیظہ لزجہ سے واقع ہوتا ہے اور ان رنگ کو اربع
 تعریف کیا ہے کہ ہونے کی ہیں صفوہ و سفید و اشفاق مع بریق و سمی اور یہ قسم تین بھی دلالت
 اوپر ہے کہ کرتا ہے بسبب کثرت اخلاط مذکورہ کے لیکن کلیۃ دلالت نہیں کرتا بلکہ اکثر ہے اسیلے کہ کبھی کثرت

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

استفراغ مواد و سم سے ہوتا ہے بطریق بجران کے اور اس صورت میں لیل خیر کی ہوگی بشرطی اور فرق
 بیج بجران اور بیج کثرت اخلاطی کے پون کرتے ہیں کہ بجران میں راحت پیچے آنا لازم ہے بخلاف ثانی کے
 اور غیر بجرانی سے جو بدبو بہ نہایت دی ہو ملکہ دساک ہر عضو مٹا کہ بول تھوڑا تھوڑا آوے ہوا اس کے بدبو
 نشان نقصن اخلاط کا ہے اور بول تھوڑا تھوڑا آنا دلیل سقوط قوت کی ہے اور شک نہیں ہے کہ غرض
 بیج اخلاط مختلفہ کے ردی ہر عضو مٹا کہ ساتھ اسکے اخلاط مذکورہ کثیر اور غلیظ اور لزج ہوں
 میں کیونکر ردی ہوگا کہ سقوط قوت بھی اُس کے ساتھ ہو اور اسی طرح جو ساتھ زہنی مذکور کے کوئی
 چیز مانند غسلہ گوشت تازہ کے ملے وہ بھی نہایت ردی ہو اسیلئے کہ دلیل ضعف قوت مزینہ
 کی ہے اور یہ بول بیج استسقا کے منصوصا لحمی کے ظاہر ہوتا ہے فائدہ نزع پیدا نہتی کا کہ قوشی
 اسکو ذوبانی کننا البقیہ جانتا ہو اگر اُس کے ساتھ کوئی چیز مانند غسلہ گوشت کے بیج بیماریاں ملے ہو
 دلیل ذوبان گوشت کی ہوتا ہے اور بیج قوی ردی کے نشان گھٹنے چربی گردہ کے ہوتا ہے
 ساتھ تصور قوت گردے کے استمال کرنے سے نا اے دارد سے اور یہ سب دیہین اور بول تھوڑی زبان
 کہ بعد بول سیاہ کے ہو دلیل قرب موت کی ہے اور زہنی غیر ذوبانی بعد بول سیاہ کے کبھی لیل خیر کا ہے اور بول
 زہنی ذوبانی کو بیچ امراض مادہ کے چوتھے دن ظاہر ہوتا ہے سیاہی کے ساتھ قوت سہم میلہ اور جگر اور
 وہ رنگ مرکب ہر سبزی اور زردی سے کہ عارض ہوا اسکو سیاہی اور یہ ردی اور قتال ہو اسوا
 کہ یہ رنگ دلیل احتراق کا ہے اور احتراق کے ہر قسم جو تھکا احمد ہو کہ سیاہی اسپین طاری ہو اور دلیل
 حمیات مرکبہ اور مختلفہ کا ہے اور حاصل ہونا رنگ مذکور کا بیچ حمیات مذکور کے اس سبب ہے کہ تریز
 مختلف اخلاط کثیر سے عارض ہوتے ہیں اور سب اخلاط سرخ ہوتے ہیں اور بسبب حرارت کے
 سیاہی اسپین طاری ہوتی ہے اور یہی بول مذکور نشان حمیات عارضہ اخلاط غلیظ سے ہوتا ہے
 کہ مواد تپ مذکور کے قریب سیاہی و دیہین بسبب کثافت اور غلظت کے اور بواسطہ حرارت کے
 کہ طہطت مادہ اور توڑنے والا صفر کا ہے وہیں کثرت کرتا ہے اور اسی طرح ہو سکتا ہے کہ بیج مرضی
 کے بواسطہ وقوع احتراق کے بیچ بعض جزا سے خون کے بول امثال سیاہی آتا ہے فائدہ بول مذکور
 اگر صاف زیادہ ہو اور سیاہی ملے زیادہ طرف قرار ہو کے ذلالت کرتا ہے اور یہ قوت کہ تریز کے اسطرح
 استقرار سے جانا گیا ہے اور قباہ اوپر کیا گیا کہ انفرجی تحقیقہ مرکب ہو لیکن سبب تریز و دلف کے

پنج ساقط کے ہند ذکر کیا اور بعض اس قسم بھی کہ پنج من ساقط کے ذکر کیے گئے نزدیک بعض کے
 مرکبات سے ہیں چنانچہ صاحب نے فرمایا کہ رنگ مرکب جو ظاہر میں بارہ ہیں مگر اندر سے دس ہیں
 تین گنتی جو چھٹا رنگوں پانچوں اور کچھ چھٹا سرخ لعلگون سناون ماتند و دھکے آٹھوں کی بخاری
 نوان ارخوانی ازرق کیا ہوا وفاق رنگ شرابی بارہوان رنگ خود آب کے اور پتھر کی
 زیتی کو بھی پنج اخضر کہتے ہیں مانند نیلی اور زنگاری کے اور پانین کہ کلام صاحب نے فرمایا
 مستفاد ہو تاہم رنگوں دو طرح ہر ایک کا کوئی شہور ہو اور دوسرے نیلی موصوف بہ اجزاء احکام بول
 اخضر کہتے کہ اور احکام نیلی اور آٹھ بخاری کے بھی اس کے ضمن میں اور اس طرح احکام
 کے ابا حوالہ مرکبات باقیہ کے بیان ہوتے ہیں بول رنگوں کہ اور کچھ شہور پنج شہور کہ نہایت
 ہوتا ہے اور سرخ لعلگون کہ موافق رنگ خون کے ہو حکم اسکا مانند حکم رنگوں کے ہو اور بول نہ
 دودھ کے نہایت بہرہ و تاج اور قائل ہے اور بول ارخوانی بہرہ و تاج اور نشان احتراق صفرا اور
 سودا کا ہوتا ہے اور بول موافق رنگ شراب مد کے اور بول موافق رنگ خود آب کے بہرہ و تاج
 کہ حوالہ کو ظاہر ہوتا ہے اور بھی ہر شخص کے اشتاہین آماس گرم ہوتا ہے بول اسکا موافق شراب
 باب کے ہوتا ہے اور موافق رنگ خود آب کے اور حوصوت کئی دن میں بول موافق رنگ کے پتھر تاج
 نشان ہونے اخلاذ کیے تاکون کا ہوتا ہے بن میں جی بیان الوان لون کا تمام ہوا فقر مرع کیا لکھتے
 پنج ذکر قوام بول کے **الفصل الرابع فی قوام البول** راجحہ فصل جرحی ثابت ہے قوام
 اور بوسے بول کے اماں تہذیب القوام منقسم الی الرقیق والغلظ والمعتدل بنیالیکن اندر سے
 قوام کے منقسم ہوتا ہے بول طرفین اور غلیظ اور متوسط کے درمیان دونوں کے میان پہلے معنی قوام
 اور رقیق اور غلیظ کے کہا جا پیے اور اسے ضمن میں معتدل غلیظ اور رقیق میں بھی معلوم ہوا جیسا جاتی
 کہ قوام کبرقاف ہوا مرد اس سے بیان بہت جسم رطب کی ہر اکسے سبب سے اسکو کہ سبب کچھ کچھ
 سیلان یا بطور سیلان ہوا و پنج صحت نبض کے پنج جنس رابع کے معنی قوام کے مفصل کہتے ہیں
 مینے لیکن رقیق پنج مائعات کے اس جسم سیال کو کہتے ہیں کہ خرق اسکا آسان ہو
 اور جہاں میں انہ سے متمدد اس کے صغیر ہوں اور حرکت انکی سرچ ہو اور غلیظ وہ جسم سیال ہو
 کہ خرق اسکا دشوار ہو اور آخر اس کے وقت خروج کے عظیم اور رطبی اور کہ ہوں اور جو متوسط ہوں

ربیع

اور غلظت کے مسئلہ پر اب موجبات تیون کے مذکور ہوئے ہیں الا الرقیق فاعدم النضج لیکن بول رقیق پس سبب نمونے نضج کے صحت میں ہونا مرض میں اسلئے کہ مائیت جس وقت طبع ہوتی ہے سوچ جگر کے اور رگون کے ساتھ امتلاط کے بالضرر و طبع سے قوام پیدا کر گیا لیسیب پر گندہ ہونے اور اسے رقیقہ مائیت کے اور مٹنے اور اسے غلیظہ نضجیہ کے پس جس وقت بول رقیق ہو نشان عدم نضج کا ہو خصوصاً پانی رکون کے اور جو اسباب بقت کے اور میں ہیں مولف کہتا ہے کہ اولسید و یا بسبب و کے کچھ عجز اور جاری بول کے پڑے اور اس سبب سے اجزا سے غلیظہ معتدب میں اور اجزا سے رقیقہ معتدب میں اور نشان اس قسم کا نقل و تردید کچھ بلکہ سبب کے محسوس ہوتا ہے اور وضعف لکھا یا بسبب کے ہوئے کہ جس وقت قوت جاذبہ گردے کی ضعیف ہوتی ہے و فضول کو جگر سے لگا متبع نہیں ہوتی ہے اور بالضرر بول رقیق نکلتا ہے اور وضعف اتھ جگر کا بھی اسباب ترقیق بول ہوتا ہے اسلئے کہ نفوذ غذا کا اور فضول کا کچھ احصا کے بالکل نہیں ہوتا ہے مگر سبب اتھ عضو منقود و عنہ اور جاذبہ منقود الیہ کے اور لیکن اس سبب کے وقوع وقت کا کچھ بول کے وضعف واقعہ جگر سے کمتر واقع ہوتا ہے و مائیت نے اسکی طبیعت مشیخہ نہیں کہ ان اسباب میں شمار نہیں کیا اور لکھتے تشریفاً لمار یا بسبب بقت پانی کے اور وقت بول اس صورت میں سبب غلیظہ اجزا سے مالی رقیق کے اور اجزا سے مخاطلہ فضلیہ کے ظاہر ہو اور مقدم پینا پانی بہت کا اور اکثریت بول کی شاہد ہے اور ہر وسیع الیس یا بسبب مضر کے ساتھ خشکی کے ہو اسلئے کہ کچھ اس حالت کے کہ بسبب کثافت مادے کے اور قبض جاری کے نہیں نکلتا ہے مگر پانی رقیق اور نشان اس نوع کا میل بول کا طرف کم و کثرت کے ہوا اور دیا ہوا بدن کا او انشرف المادة عن الکوک المائیت یا بسبب پھرنے مادہ کے جاری بول سے اسلئے کہ جس وقت مادہ طرف جلد کے میل کرے یا طرف و ماخ اور معدہ اور اسما کے بالضرر و بول رقیقہ نکلتے گا بسبب نکلنے مائیت کے ساتھ فضول مخاطلہ کے اور یہ قسم علامات متوجہ ہونے مادہ کے طرف کوئی جانب سے کہ جو انب سے معلوم ہوتی ہے اور ان مداخل و طوبات رقیقہ یا بسبب سمنجہ ہونے رطوبات رقیق کے اسلئے کہ شک نہیں ہے کہ پانی یا لیا کچھ بدن کے اگر جیہ جیہ قوام زیادہ اور قوام مائیت کے حاصل نہیں کرتا ہے جب تک کہ فضول اس سے نہ ملین پس اگر یہ ملنے والا غلیظہ اور بول میں نکلے غلظہ پیدا کر گیا بول میں اور اگر مختلط رقیق ہو یا بسبب

یا بسبب بایست کے قلیل ہو بول رقیق القوام نکالے گا حاصل ہو کہ جیسا نکلتا خالی پانی کا اسباب
رقت سے جو نکلتا پانی تختلط کا ساتھ رطوبات رقت نالیہ کے بھی اسی قبیل سے ہے چچ غلیظ القوام
اصلی پانی کے اثر ظاہر نہیں کرتا ہوا سقد کہ اسکو رقیق کہ سکین فائدہ بول رقیق
امراض حادہ کے دلالت کرتا ہوا پر ضعف قوت باضعہ کے اور عدم نفیج کے اور بعضی حالات
کرتا ہوا پر ضعف باقی تو تین کے یہاں تک کہ تصرف ہو سکے بول میں بکند پانی میدا کہ بدن میں آتا ہوا
نکلتا ہوا بول رقیق اس صفت کا بدتر اس سے ہے کہ چچ جو انون کے ہوا سیلے کہ بول طبیی لڑکو نکلتا ہوا
کہ غلیظ زیادہ ہو بول جو انون سے پس جسوقت بول لڑکو کا چچ حمیات حادہ کے نہایت رقیق ہوتا ہوا
حالت طبیی سے بہت بعید ہوتا ہوا اور جو کچھ حال اصلی سے دور پڑے نہایت ردی ہو کر
لذا نکلتا ہو کہ ہمیشہ رقت ہوتا بول کا انین دلیل ہلاکت کا ہو مگر یہ کہ علامات اجبی اور ثبات توت
ظاہر ہو کہ چچ اس صورت کے دلالت کرتا ہوا اور حدوث خراج کے خصوصاً نیچے ناحیہ لکڑ کے
اور رقت بول کی چچ بجران کے بدون تدبیر کے مندرجہ کس ہوتا ہوا اور وجہ طبیی ہو بول
لڑکو کی غلیظ زیادہ بول شبان سے کہ بسبب یا دتی رطوبت اور بہت کھانے کے بدون
ترتیب کے ہوتا ہوا پر شیدہ نہیں ہوا یا غلیظ فاکثرۃ الاختلاط اور بعدم النضج لیکن بول غلیظ
پس واسطے کثرت دفع ہونے اختلاط کے ہوتا ہوا یا بسبب عدم نفیج مادے کے اور انین
کہ کثرت اندفاع اختلاط کی چچ بول کے نہیں ہو سکتی جو مگر اس صورت میں کہ مادہ غلیظ زیادہ
نفیج پاوے اور طبیعت اسکو بطریق بجران کے دفع کرے اسواسطے ظاہر ہو کہ جسوقت
مادہ چچ نہایت غلط کے ہوا اور نفیج اُس میں آیا اگرچہ قوام معتدل نہیں ہوتا لیکن
اُس میں اعانتیت سے تنزل کر کے میل بغلط کرتا ہوا سیلے کہ نفیج مادے اختلاط کا ہوا
باجملہ حاصل کلام مان کا یہ ہو کہ غلط بول کا یا نفیج مادے اور وضع طبیعت سے ہوتا ہوا یا عموماً
نفیج سے لیکن اگر بجائے کثرت اختلاط کے نفیج اختلاط کہتا جیسا کہ شیخ نے چچ قانون کے
کہا ہو واقعہ زیادہ ہوتا اور بھی معلوم کریں کہ غلط بول کا عدم نفیج سے اکثر ہوتا ہوا اور نفیج
کمتر بسبب نادر ہونے بجران کے بول سے اور حصہ کرنا کثرت اندفاع اختلاط کا نفیج مادے
اختلاط سے بظہر کثرت کے ہوا اسواسطے کہ اگرچہ حد ممکن ہو کہ اختلاط رقیق مگر اکثرۃ جو نفیج بول

سبب غلیظ

بول کو غلیظ کرتے ہیں لیکن یہ بات نہایت ناموزوں اور اس واسطے کہ قوام خلط رقیق کا نفع سے
 طرف اعتدال بول کے خواہش کرتا ہو اور غلیظ نہیں کرتا ہو اکثر حصیہ کہ گذر چکا ہو اب ہم بیان
 کر گئے ہیں کہ فرق درمیان غلیظ و رقیق نفع سے ہوا جو درمیان غلیظ کا نفع سے ہو گیا ہو اور جو غلیظ کا نفع سے
 اور نفع خلط رقیق سے کبھی ہو سکتا ہو کیونکہ تفسیر ان دونوں میں معلوم کریں یہ نشیدہ ہے
 کہ اگر پہلے بول مغرط الغلط رہا ہو بعد اسکے اس وجہ سے اترے اور میل غلیظ کرے دلیل نفع خلط
 اغلیظ کا ہو اور یہ بیچ امتیاز میات غلیظہ کے ہوتا ہو اس واسطے کہ نفع نہیں ہوتا ہو مگر وقت
 امتیاز سے مراد من کے اور اسی طرح وقت انفجار ورم باطن کے ظاہر ہوتا ہو بسبب نکلنے
 پیپ کے اور بہت مادہ کے بیک فہہ بالجملہ اس نوع غلیظ کو لازم ہو کہ پیچھے ٹھہر بول
 غلیظہ کے خفت بیماری میں ظاہر ہو اور بھی رسوب اسکے غلیظہ اور کثیف ہوتے ہیں پس بیچ
 انفجار ورم کے نکلنا قیج کا اور تقدم آثار ورم کا بھی مددگار ہوتا ہو لیکن جو نفع اغلط رقیق سے
 غلیظہ ہوتا ہے وقت بول کا اور بعد اسکے غلیظہ ظاہر ہونا دلالت کرتا ہو اور غلطہ اس کا حکم ہوتا ہو اور
 مقدار اس کا زیادہ اور رسوب اس کا رقیق زیادہ اور جس جگہ غلطہ بول کا بسبب حاجت کے اور
 عدم نفع کے ہو آثار مذکور ہونگے اور پیچھے اسکے خفت اور راحت نہ ظاہر ہوگی انتہاء غلیظہ
 کا بیچ امراض حادہ کے ہوتا ہو قبل زمانے قشر کے ممکن نہیں ہو کہ بسبب حاجت کا ہو اس سے
 کہ مواد امراض حادہ کا قبل نفع کے رقیق ہوتا ہو اور اسی طرح محال ہو کہ بسبب نفع کے ہو اس واسطے
 کہ زمانہ قبل نفع کا فرض کیا گیا ہو اور بعد نفع کے بھی کثیف ہو سکتا ہو اس واسطے کہ مادہ گرم رقیق
 زیادہ ہوتا ہو اور ایسا مادہ اگرچہ نفع پاوے غلیظہ معتد بہ کو نہیں پہنچتا ہو پس لازم آئے کہ غلیظہ
 بول کا بیچ امراض حادہ کے نہیں ہوتا ہو مگر بسبب انفجار اور ام کے پایہ سبب ذوبان کے
 اور ذوبانی اکثر الوقوع ہو اور ورمی قلیل اکھڑت اس واسطے کہ ورم بیچ امراض حادہ کے
 ہوتا ہو اکثر یہ کہ مادہ اسکا بطریق غیر بول کے دفع ہوتا ہو لہذا لوگوں نے کہا ہو کہ بول غلیظہ
 جذافی الامراض الحادہ میں لے لے اکثر علی الشرا فی الاغلب کیونکہ ذوبان اور سالم ترین بول
 بیچ حمیات کے وہ ہو کہ غلیظہ اس سے چیر کٹ کر کھینچا ہو لیکن جو کم غلیظہ دلیل کثرت اغلطہ کا اور صفت
 قوت کے ہوتا ہو اور بول غلیظہ کہ نافع ہو وہ ہو کہ پیچھے اسکے بول معتدل آوے اور بہت

۱۰
 غلیظہ بول کا بیچ
 امراض حادہ کے
 ہوتا ہو اور ایسا
 مادہ اگرچہ نفع
 پاوے غلیظہ
 معتد بہ کو نہیں
 پہنچتا ہو پس
 لازم آئے کہ
 غلیظہ بول کا
 بیچ امراض
 حادہ کے نہیں
 ہوتا ہو مگر
 بسبب انفجار
 اور ام کے پایہ
 سبب ذوبان کے
 اور ذوبانی
 اکثر الوقوع
 ہو اور ورمی
 قلیل اکھڑت
 اس واسطے کہ
 ورم بیچ
 امراض حادہ
 کے ہوتا ہو
 اکثر یہ کہ
 مادہ اسکا
 بطریق غیر
 بول کے دفع
 ہوتا ہو لہذا
 لوگوں نے کہا
 ہو کہ بول
 غلیظہ جذافی
 الامراض
 الحادہ میں
 لے لے اکثر
 علی الشرا فی
 الاغلب کیونکہ
 ذوبان اور
 سالم ترین
 بول بیچ
 حمیات کے
 وہ ہو کہ
 غلیظہ اس
 سے چیر کٹ
 کر کھینچا
 ہو لیکن جو
 کم غلیظہ
 دلیل کثرت
 اغلطہ کا
 اور صفت
 قوت کے
 ہوتا ہو
 اور بول
 غلیظہ کہ
 نافع ہو
 وہ ہو کہ
 پیچھے
 اسکے بول
 معتدل آوے
 اور بہت

معلوم ہوا کہ جو وقت پہلے امراتن مادہ کے بول رقت سے مائل غلیظ ہوا اور بعد اُس کے راحت نما ہونے
 و دالات اور ذوبان کے کرتا ہوا اور جو وقت کوئی شخص صبح کو بول غلیظ آوے کسی دن تک طبیعت
 دوام کے اور پادے در پیچ سر کے اور انگسار پیچ بدن کے منہ بجی ہو تا ہوا اور جان کو گہرے نفع
 فتنہ سے متکثر سے یا انفجار ورم اعضا سے باطن سے خصوصاً کہ نواحی مساکل بل میں ہو غلط
 بول کا ظاہر ہو پس یہ جو در قروح کا بیج اعضا سے باطنی کے اوپر غلط مستعملہ کے اور خالی ہونا آثار
 ورم اعضا سے مذکور سے اور غلط مستعملہ کے اندفاع فضلہ سے گوارہی اختیار اور غلط بول کا اندفاع
 فضلہ سے ہونا ہر نام جو کہ حالت صحت میں ہو یا حالت مرض میں اور جس طرح ہو چھوٹا آثار راحت کا لازم
 قائمہ جاننا چاہیے کہ تیسرے قوام بول کے تین وجہ سے خالی نہیں ہیں اور معرفت انکی ضرورت ہوتی ہے
 حال مادہ کے حکم صادق آوے ایک یہ کہ پہلے بول قریب ہو بعد اُس کے غلیظ ہوا اور یہ اکثر دالات کے
 اس امر پر کہ طبیعت در پیچ نفع کے کوشش اور جہد کرتی ہو اور مادہ متاثر ہو لیکن جب جہون سے قطع
 نہیں ہوا اور کبھی دالات کرتا ہوا اور ذوبان اعضا کے اور بول ذوبانی کا لازم ہے کہ ہر ایک ساعت ہر
 ہر چیز جو جاکو اور غلیظ ہو ورنہ دوسری چیز پہلے غلیظ ہو بعد اُس کے قریق اور صاف ہوا اور اگر غلیظ رہے
 تر نشین ہوں اور یہ دالات کرتا ہوا اس امر پر کہ طبیعت خالی ہوئی اور مادہ کو چلایا ہو پس یہ سب کتب
 میں اسرار جو نفع پر زیادہ دالات کرے تیسری چیز کہ پہلے سے آخر تک ایک طور پر ہو خواہ رقت خواہ
 خلقت پر یعنی اُس سے کہ کچھ اول میں رہا ہو متغیر نہ ہو پس اگر ساتھ دوام اس حالت کے طبیعت قوی
 اور قوت ثابت ہو انفعال تمام کے امید ہوا اور اگر قوت ثابت نہیں ہو خون ہو کہ ہلاکت سبقت
 کرے اوپر نفع کے اور اگر لقا اُسکا اوپر غلط کے دیر تک کہنے اور علامات مخوف ظاہر ہوں مندر
 مصلح ہو تا ہوا ہر بنا ہوا بول کا ایک قوام پر بنات ردی ہو اور وال ہو اور خصوصاً نفع کے نسبت کے
 رقت سے میل غلبت کرے یا خلقت سے میل برقت کرے لیکن وجہ مدت دوام رقت کی ظاہر
 اس لیے کہ زمین ہوتا ہو مگر اس وقت کہ بول مٹی ہو اور روی ہونا اور بعد ہونا ایسے بول کا ثابت ہو چکا
 لیکن جو بول اور غلیظ کے باقی ہے تبدیلہ کے دالات کرتا ہو اس امر پر کہ مادہ پیچ جوش کے ہو اور
 ابھی متغیر نہیں ہو چکا اور دالات کرتا ہو اور ردی ہونے کے بعد بعد ہونے کے نفع سے زیادہ قوت
 قسم پہلی سے اس لیے کہ یہ صورت متغیر ہونے بول کے کچھ انفعال مادے میں ہو تا ہوا ہر کہ تمام ہوا اور

بہ نسبت
الکلیوب تریجہ فیج القلبیہ
اور صحت الکلیوب
اور قیام بول

الحکام متعلق بول علیٰ سبب کچھ فصل میں اور کہ ورت کے کے جاوینگے اپان راکھ بول کا بیان کرتا ہوا اس جہہ الراکھ متعلق قسم الکلیوب الراکھ و حاصض الراکھ و حلو الراکھ و متن الراکھ لیکن بول از روے بول کے پس قسم ہوتا ہر طرف کم بول کے اور ترش بول کے اور شیرین بول کے اور بول کے الفیل الراکھ قسم الفنج اور برہ المزاج اور ضعف الحارۃ الغریزہ لیکن کم بولیں سبب مفعج کے جو یا سبب سردی مزاج کے یا ضعف حرارت غریزی سے واما حاصض الراکھ و حلو الراکھ و متن الراکھ و حلو الراکھ لیکن ترش بولیں سبب حرارت غریبی کے جو کہ کچھ اختلاط بارہ انچا ہر کے پڑتی ہو واما حاصض الراکھ و حلو الراکھ و متن الراکھ و حلو الراکھ لیکن شیرین بولیں سبب غلبہ خون کے ہوتی ہو واما متن الراکھ و حلو الراکھ و متن الراکھ و حلو الراکھ لیکن بد بولیں سبب خم جاری کے موتی جو یا عفونت سے ہو جو بیان کرنے مافی متن سے نکاح ہوے اور فائدہ کلاس بول سے خصوصیت رکھتے ہیں ذکر کرنے ہیں مفصلاً پوشیدہ نہ کہ یہاں دو طرح ہیں ایک کہ اس میں تغیر ہونا بول کا لازم ہو تغیر اسکی امراض فرجی ہیں خواہ اکیلے ہوں یا بول اور امراض کے اولیٰ طرح امراض لفرق التصل کے کہ پڑانے ہوں اور قیام بولیں پڑ گیا ہو کہ انہیں بول قیام متغیر موتی ہو و دوسری کہ ان میں تغیر بول کا لازم نہ ہو مثال انکی امراض الت ترکیب ہیں کہ فرج کو تغیر کریں اس واسطے کہ بعض امراض ترکیب یا ندرسدہ اور امتلا سے او مہ کے کہ ان میں تغیر فرج ہوتا ہو اور موافق اس کے بول بھی بدل جاتی ہو اور وہ اس قسم سے خارج ہیں اسبب لازم ہونے تغیر کے اس قسم میں اور جو اطباء نے کہا ہے کہ بول کوئی مریض کا ایسا نہیں دیکھا گیا کہ مشا بول صحیح آدمی کے ہو بول میں مراد اس مریض سے وہ مریض جو کہ استلال و پراحوالی کے مرض کے فرج بول کے ہونے بیمار ہر مرض کا اسلئے کہ یہاں میں مرض الت ترکیب کی کہ اس میں حاجت بول کی نہیں ہوتی ہے اسبب یہ نہ ہونے بول کے کما لا یجی اب معلوم کریں کہ بول دو حال سے عالی نہیں ہو ہو کہ عتا ہو یا نہیں اور ہر ایک کو حلو و طلی و قسم میں کہا جاتا جو قسم میں ہی بول صاحب بول کے اور یہ بھی دو حال سے خارج نہیں ہو یا بول اسکی طبعی ہو یا غیر طبعی اور غیر طبعی بھی یا شدید یا حاصض النتن اور شدید النتن عام ہو کہ حاصض الراکھ ہو یا حلو الراکھ یا سو اس کے قسم دوسری ہیج بول حدیم الراکھ کے اور یہ بھی دو حال سے باہر نہیں ہو یا پہلے بول شدید النتن رہا ہو بعد اس کے حاصض النتن ہو یا پہلے سے معدوم النتن ہو اور جو پہلے شدید النتن ہو بعد اس کے

مدیم المنتن ہونے کی وجہ سے خراج نہیں ہو یا یہ کہ بصرہ کو آئین ظاہر ہو یا نہ ہو یہ سب اقسام آئین ہوں
 ہیں جیسا کہ ایک علیحدہ نمونہ ہوتا ہے بین ایک ایک نوع میں نوعی ہو کہ مثلاً الراتخہ ہو اور بیچ حالتہ متنبہ
 صحت کے ہوتا ہو اور بیچ حالت مرض کے تغیر مرض و تباہی بول کو اور بیچ حالت مرض کے کہ اگرچہ بول کو کہ
 دے لیکن تغیر شدید نہ دے اور بیچ حالت مرض کے کہ اگرچہ تغیر شدید و تباہی ہو بول کو لیکن
 مادہ نفع کو پہنچا ہو اور بول معتدل ہو اس واسطے کہ اس وقت میں دلالت کرتا ہو اور بول و رستقا
 کے نوع دوسری وہ کہ حالت صحت میں بول آج سے شدید المنتن اور ذی الراتخہ اور ذی رات
 کرتا ہو اور بیچ صحت کے پس اگر یہ حالت دیر تک رہے نشان کثرت تولد مادہ عنین کا ہوتا ہو
 مندرجہ ہوتا ہو حیات عنفہ کو اور اگر دیر تک ٹھہرے تو عنین مرضہ ویسا اگر اعتدال سے متبدل ہو
 دلیل اسل مرکا ہو کہ مادہ عنفہ کہ بیچ بدن کے جمع ہوا اتحاد دفع ہوا قوح عیسیٰ وہ کہ بیچ مرض کے
 بول قوی الراتخہ اور شدید المنتن تہو پس اگر مرض داوی ہو اور مادہ نے نفع پایا ہو سبب اسکا اٹکا
 قروح آلات بول کا ہو گاہ عنفوت بادے کی اسلئے کہ جو مادہ پگیا راتخہ اسکا قریب اعتدال کے ہوا
 جانین قروح آلات بول کے راتخہ بول کو تغیر دیتے ہیں خصوصاً قروح شانہ کا بسبب مت ٹھہرنے
 بول کثرتہ میں اور اسی طرح اگر مرض غیر داوی ہو اور بول شدید المنتن آوے بدون قروح آلات
 بول کے نہیں ہوتا ہو لیکن اگر مرض غیر داوی ہو اور مادہ اسکا بچہ نہیں ہوا یا اگرچہ کہ بد پس
 بول کی عنفوت سے ہو یا قروح مذکور سے اور فرق اسل مرین کہ علت متن کی عنفوت ہو یا قروح
 یہ ہو کہ اگر بیچ آلات بول کے مدظاہر ہو اور قروح اور قشور ساتھ بول کے آویں اور عنفوت ہمیشہ رہا ہو
 چاہے جاناکر قروحی ہو یعنی بے سبب تہ کے اور اگر کبھی عنفوت کہ ہو اور کبھی زیادہ اور درود اور بیچ
 اور قشور سے عالی ہو جاننا چکا کہ بسبب عنفوت کے ہو نوع جو تھی وہ کہ بول ترش ہو آوے
 پس اگر بیچ صحت کے ہو نشان عنین ہونے سرد مادے کا ہوتا ہو اور ہمیشہ ہونا اسکا دلیل یہ ہو
 حیات بلغمی یا سوداوی کا ہوتا ہو اور اگر بیچ مرض کے ہو نظر کرین کہ مرض سردی یا گرم اگر سرد ہو بول
 عنفوت مادہ سرد کا ہو گا اور اگر گرمی علامات الطفاے حرارت غریزی کا ہو گا اور مشعوبہ کا
 اور حرارت غریزی کے اسلئے کہ راتخہ عارض بدون برووت کے نہیں ہوتا ہو اور جمع ہونا بول
 غریب کا ساتھ حرارت غریب کے ہونیدین سکتا پس بالضرور لازم ہو الطفاے حرارت غریزی

کا کہ بروقت طبعی کو لازم ہر ساتھ حرارت غریب کے جمع ہوا اور قوت رائیخہ عامہ نہ بول میں غلبہ ہوا
اور جانین کہ رائیخہ ترش قروح اکات بول سے ظاہر نہیں ہوتا ہوا اور اسی طرح امراض غیر ادویہ
پانچویں کہ بول اسکی میل شیرینی رکھے اور یہ نہیں ہوتا ہوا مگر فوٹوں سے نوع جھٹی وہ کہ بول میں
آوے ابتدا سے اور یہ ولالت کرتا ہوا اور ہر طرف کے اور فحاجت اور انتفا سے حرارت بخورہ
نوع ساتویں کہ بول عظیم الرائحہ تو ہے بعد تھیل ہونے کے متن سے لینے پہلے بول تن بہا ہوا کہ بول
امسکی دفع ہوا اور راحت بھی ظاہر ہوا اور یہ نہیں ہوتا ہوا مگر بسبب ذوال غفوت کے دفعہ اور حاصل
ہونا بول کا بیج فزان کے یکایک بیج کی طرح غفوت کے مثلاً اسال غفوط پر ہے خود بخود یا بسبب ویر بار
سہید کے اور اس سبب بیج فزان کے سرخی شدہ ظاہر ہو گیا کہ توح آٹھویں وہ کہ بول غلام
رائیخہ آوے بعد بول متن کے دفعہ میکن پیچھے اسکے راحت ظاہر ہوا اور بیج دفعہ صاف کے نزدیک
ہو پیچھے حرارت غریبی کے واقع ہوتا ہوا اور ولالت کرتا ہوا اور ہر قوت کے الفصل کا ستر
فی صفات البول وہ کہ ورتہ و قلمہ و کشر تہ و زیدہ فصل پانچویں ثابت ہوج بیج صفات
بول کے اور کئی قدر بول کے اور زیادتی کے اور کثرت بول کے انکد کہ سبب مادہ ارضیہ مع بیج محاط ہوتا
لیکن کہ بیج سبب اسکا حاصل ہونا اجزائے ارضی کا ہوا ساتھ بیج کے کہ غلط ہوتا ہوا ساتھ ارضی
والا صفات سبب بیج صاف سبب لیکن بول صاف بیج سبب اسکا مخالف کہ کہ بیج بیج صاف
ارضیت کا اور نہ ملنا بیج کا ساتھ مائیت کے و بیج صاف حال الاحمال اور بیج نا جاننا معلوم
کرنے اسباب ان دونوں سے حال اسباب اس بول کا کہ معتدل ہوج کہ ورت اور صفات کے اب
معنی صفا اور کہ کہ اور قرق در میان کہ غیر غلیظ اور غلیظ غیر کہ کہ ہم بیان کرتے ہیں ساتھ اور
فوائد کے جان نو کہ صفا ایک حالت ہو کہ ساتھ اسکے نفوذ بصر کا بیج جسم سیال کے آسانی سے ہوا
کہ در بخلان جائین کہ اگر بیج عرف عام کے صاف اور شفاف بطور تراوے کہ بولتے ہیں لیکن بیج
اصطلاح خاص کہ در میان ان بولون کے قرق ہوا سیل کہ صاف جسم سیال سے خاص ہوا اور نہ واجب
ہونا اپنے ماورائے کو اسکی تعریف میں داخل نہیں ہر بخلان شفاف کے کہ عام بیج سیال و غیر سیال
کے لیکن نہ واجب ہونا اسکی حد میں شرط ہو نہیں بیج صاف کے اور شفاف کے نسبت معلوم اور
مخصوص من وجہ کی تحقق ہر بخلان خاص کے اور قرق بیج کہ غیر غلیظ کہ اور غلیظ غیر کہ کہ وہ ہوا

الفصل الخامس فی صفات البول والکدورتہ

بیج بیج بیج بیج

کہ اگر بول مختلف الاجزاء اور ساتھ ساتھ شفافیت سے خالی ہو اسکو کدر کہتے ہیں اور عام ہے کہ کدر غلیظ ہو یا رقیق اور سیاہ اکثر ہو اور اسی طرح عام ہے کہ غلیظ کدہ ہو یا صاف اپن بیج غلیظ اور کدر کے نسبت عموم اور خصوص میں وجہ کی حاصل ہوتی ہے اور مثال غلیظ صاف کی سفیدی بیضی کی ہر اس واسطے کہ وہ غلیظ ہو بسبب عذر ہوئے فرق کے اور صاف ہو اسلئے کہ مانع نہیں ہوتا جو لعلہ کرفلوز سے بیج اپنے لیکن کدر ممکن نہیں ہے کہ صاف ہو اسلئے کہ درمیان دو نوع کے تضاد ہے اور اسی طرح ممکن نہیں ہے کہ غلیظ رقیق ہو بسبب تضاد کے اور عجیب جائیں کہ کدر رقیق ہوتا ہے لیکن رقت اسکی خفایت نہیں ہوتی اسلئے کہ کدر کو ارضیت لازم ہے اور جو ارضیت ساتھ پانی کے جمع ہو شدت رقت کی زمین ہرگز پانی جاکر ابلت پیدا نہیں کہ رقیق میان کرتے ہیں تو حقیقت اسکی مفصل معلوم ہو جائیں کہ سبب کدہ کدہ کا اختلاف اجزاء ارضی کا بیج پانی کے ہر اس طرح کہ اجزاء مذکور متفرق اور شدت ہوتی ہے پانی بالکل اور ساتھ اس کے ہر ایک اجزاء ارضی اور پانی سے جدا ہوا محسوس ہوتے ہیں درحالیہ پانی اور پیر غلط اور رقت کے اور پانی چاہیے کہ اجزاء ارضی او کدر یا اور رنگ سے رنگین ہوں تو شہد کو منع کر سکیں اسلئے کہ خالی ہونا مصافی سے ہے کہ رقت ضروری ہو کہ امر پس اس کے ہر اجزاء ارضی کا ساتھ پانی کے اس طرح ہو کہ شدت شے سے تمیز دربان دونوں کے ترب اسکو غلیظ کہتے ہیں نہ کدر اور اسی طرح اٹھلکہ کہ ملنا رمل کا ساتھ پانی کے اس طرح ہو کہ اجزاء غلیظہ کل پیچہ میٹھیں اور اجزاء رقیقہ اوپر لٹکے اپنے حال پر قائم ہوں اسکو مرکب غلط اور رقت سے کہیں گے نہ کدر اور اسی طرح اس کے ہر اجزاء ملنا رمل کا ساتھ پانی کے اگرچہ اس طرح ہو کہ اجزاء ارضی کے پانی میں متفرق اور محسوس ہوں بدون ترسب و رطوبہ کے لیکن نفوذ بصیر کا سبب تشابہ ہوتا ہے اسکو غلیظ صاف کہتے ہیں نہ کدر اسلئے کہ عدم نفوذ بصیر کا بطور تشابہ کے خاصہ جسم کدہ کا ہو خاکہ بول کدہ اکثر دلالت کرتا ہے اور پر سقوط قوت کے اسلئے کہ حیثیت قوت تشابہ نظر ہوتی ہے سردی غلیظہ کرتی ہے اور سردی کا کام لستہ کنزار طوسن کا ہے اور بول کدہ کہ مشابہ رنگ شرابیہ مشابہ بخود کے ہو معاملہ عورتوں کو لازم ہے اور ان لوگوں کو کہ کدہ اوشان گرم گرم مزین ہو بول کدہ کہ مشابہ بول کدہ کے اور جلد پانیوں کے ہو اور شدت نشور سے اسب معلوم ہو کہ مختلف ہر دلالت کرتا ہے اور پیر فساد و غلط بدن کے اور اکثر دلالت اور پیر فساد و بلغم خام

اسی لیے کہ تھوڑی حواری نے اُس میں عمل کیا اور بیج غلیظ کو جنبش میں لائے لہذا بول مذکور کمی لیت
 کرتا ہے اور یہ صلیح موجود کے اور کمی مند بہ صلیح ہو تا ہے اور اگر کم ہونا اس کا مند یا غیر غرض ہے
 یعنی ہر سام بلندی انتہاء حیثیت بول موافق رنگ کوئی عضو کے اعتدال سے نکلے اور اگر کم ہونے
 دراز تک اسی طرح آثار سے نشان وجود آفت کا ہے اس عضو میں ایسے کہ فضول ہر عضو کے متشابیہ
 عضو کے ہوتے ہیں اور کھانا بول کا اس رنگ پر جتنا کہ کثرت فضلیہ کی منہ ہو نہیں سکتا کثرت
 فضلیہ کی مستلزم ضعف اور بیماری اس عضو کی ہے اور مراد اس فضلیہ سے وہ فضلیہ ہے کہ باقی
 رہا ہو اس مادہ سے کہ مستقبلاً فوریہ اور شیمیہ کے ساتھ اس عضو کے ہوا اور مشابہ ہونا اس فضلیہ
 ساتھ اس عضو کے ظاہر ہو اس واسطے کہ غذا ایسے مشابہ بعضو ہوئی ہو اسی طرح فضلیہ مشابہ
 اس سے کہ جس سے یہ فضلیہ باقی رہا ہے اور بالینوس نے کہا کہ جو بول شیا پر لگ سکی اس کو اخفوی کہ یا مشابہ
 عضو کے ہوا اور ہمیشہ آتا ہوا اور عضو مذکور بیمار ہو دلیل وہاں اس عضو کی ہونا ہے اور بعض
 نے کہا کہ حیثیت قارورہ کی حیثیت میں کوئی چیز مانند ابر کے یا دھان کے ہونے نشان درازی غرض
 کا ہے اگر اگر یہ ابر اور دھان بیج درخت کے ہمیشہ میں مسند نہ ہوتے ہیں موت کو بول مختلف الاماکن
 بڑے بڑے جزو اُس میں بہت ہون نشان اس امر کا ہے کہ طبیعت اور قوت قارورہ میں اور چھوٹے
 اور مسام کھلے ہیں اور جس بول میں ایسے خیمو ط دیکھے جا دیں کہ بعضے میں ہوں بعضے سے
 یہ بول دلالت کرتا ہے کہ بعد جماع کے آیا ہے اور جو میان لواحق کدر سے ہمے فراغت یا بالی غرض
 بول بیان کرتے ہیں جیسا کہ مؤلف کہتا ہے و اما قلیل المقدار فیہ دل علم ضعیف القوة اکلیل کثیر
 اور انصاف مادۃ الرحمۃ اخری لیکن وہ بول مقدار معتاد سے کم آوے دلالت کرتا ہے اور بعض
 قوت کے یا تحلیل کثیر کے یا پھر نے مادے کے اور طرف جو یہ تیون کثیر اکثر الوقوع تحلیل
 ہے اُن میں یہ کثافت کیا اور ہم سب تفصیل بول کی مفصل بیان کرتے ہیں پھر شہادہ ہے کہ اگر
 قلت بول کے بہت انواع ہیں ایک وہ کہ یا فی یا پھر نین یا فی والی بہت کھالی جاوے اور ساتھ اس کے
 حواری مذکور سے کہ علت تلیہ بول کی ہر مانی ہو پس انصاف بول کم آوگا اور یہ نوع مقدم
 سبب معلوم ہوئی ہے اور بھی اس کو لازم ہے کہ بول شہادۃ الصبیغ ہو باوجود ہونے حواری
 اور علت شدت رنگ کی قلت بول کی ہے اس واسطے کہ حیثیت منصف قلیل ہو تا ہے اور شہادۃ

سبب قلیل ہونا

کی بہت ہوتی ہے البتہ قویع دوسری یہ کہ تحلیل مغزہ اتفاق ٹرسے پس اگر جب پانی موافق مقدار
 مقدار کے یا زیادہ اس سے پیدا ہوا ہے لیکن سبب تحلیل کی کثیر کے مائیت محدود ہوئی اور
 ہوا ہو جائیگی اور بول کم آویگا اور عام ہو کہ غرض تحلیل سبب ظاہری سے ہو یا باطنی سے یا ظاہری
 کی غرض تحلیل ہو حرکت و اوگر می چلائی و مثال باطنی کی حرارت غرض قوت بدن اور قوت کی بدن سبب تحلیل ہو
 اور حرکت غرض کا باوجود گرمی ہو اس کے گواہی چاہے اور بول بھی اکثر ادرین سہا تہ تہری اور نوزیہ
 ہوتا ہے اور سبب باطنی کے اگر حرارت نمی وغیرہ کی موجب ہو و جو اسکا گواہ اسکا ہوا اور حرارت
 مزاجی اور قوتی جب ہر باطنی بدن کی تحلیل ہوگی اور بول مادی اور تحلیل التحلل ہوگا قویع تیسری وہ کہ مائیت
 باوجود کثرت کے مائل ہو اس جانب کو کہ سہ اسے جبری بول کے ہوا اور اس سبب بول کم آوے
 اور میل کرنا ماوے کا عام ہو کہ ساتھ استفراغ کے ہو یا بدن استفراغ کے یا ظاہر بدن سے ہو
 نظیر اسکی پسینا ہوا یا باطن سے نظیر اسکی اسہال مغزہ اور قوت مغزہ میں لیکن میل کرنا بدن
 استفراغ کے یا باطن قوتی انفصال کے ہو یا باطن نہیں ہو مثال باطن کے میل کرنا ماوے کا جو بدن
 قوتی باطن کے وقت انفجار ریح بول کے اس سبب کہ جو بدن مذکور اس مقام سے نکلتی
 ہیں بول تجوید باطن میں آتا ہے پس اگر بول مقصور اس طرف آیا نکلتا بول کا موافق اسکی قوت
 ہوگا اور اگر بول بالکل اس طرف آیا کہ نہ سکے گا اور بالکل جذب ہو جائیگا اور سطح پر ہو اس قسم
 استفراغ دفعہ عارض ہوتا ہے اور مثال میل ماوے کی کہ باطن قوتی انفصال کا صعود کرنے
 مواد کا جو طرف سر کے باجہ قوت بول کی کہ سبب میل ماوے کے ہو استفراغ کے ساتھ یا بدن
 استفراغ کے اکثر ادرین لازم ہو کہ بول مذکور قوتی اور قلیل الصبیغ اور عدم التحلل مواد و علامات
 انصاف کی سطح طرف ہو گواہ اس کے نہیں مہیہ مذاوت حلی کی اور پسینے کے ولالت کرنی اور تحلیل
 باطن کا اور احتباس مہیہ کا اور اسہال کے اور صلاخ اور تحلیل سر کا اور صعود کرنے ماوے کے
 جانب دماغ کے اور عارض ہونا استفراغ کا دفعہ اور انفجار ریح کے اور ریح انفجار ریح کے نک
 ہو اس میں نقصان نہیں ہوتا لہذا الزوم قوت رنگ کو بیج میل ماوے کے ساتھ لفظ انسر کے قید
 کیا گیا اور علت عدم قوت صبیغ کی اس نوع میں یہ ہو کہ جو ریح انفراغ ہوتی ہیں بول کہ گردے سے
 ان میں آتا ہے بعض اس سے مونیع منفرد طرف جوف لیٹن کے کرتا ہے اور باقی لیے خال پڑیج مشاہد

منجند رہو تا جو مائیت اور سیدین کے کہ ماوہ رنگین بسبب لطافت اور حرکت کے ساتھ رطوبات کے منصرف ہوتا ہو اور مائیت اکیلی جگر میں باقی رہتی جو بڑھ کر ایکے رہید ہو کہ گردیے ساتھ غنہ نشانہ کے متصل ہوئی ہو واسطہ اخراج رطوبت کے کہ بڑے کے اور جو بڑے سے ایک رنگ نازل ہوئی ہو دونوں رگون کو براخ کہتے ہیں یعنی جمع کے اور بیچ لشریح کے ہم مفصل کہ آئے ہیں موعہ پوتھی وہ کہ سد و جج جری بول کے بڑے اور اس سبب سے بڑے رقیق کے مخدر نہیں ہو سکتا ہو اور بسبب اعتباس جزائے خلیفہ کے قلت بول میں ہوتی ہو اور خاصہ سبب کا یہ کہ بول رقیق اور قلیل الصغ اتنا ہو البتہ اور بھی نقل اور تدو محل سند میں محسوس ہوتا ہو اور شدت اور خفت اور رقت صغ کی موافق قوت اور ضعف سدہ کے ہوتی ہیں اور نقل اور تدو بدستور روع یا پچوین وہ کہ قوت و افکار دے کی پامٹانے کی ضعیف ہو اور اس سبب بول کمتر آوے اور ہر توار ہی سے نکلے پس اگر گردے سے ہر نقل اس محل میں ہوگا اور سال گردے کا تیار ہوگا اور اگر نشانے سے ہر نقل بیچ نشانہ کے ہوگا اور عامہ پچولا معلوم ہوگا اور بول کئی مرتبہ آویگا اور ہر مرتبہ مقدار میں قلیل تر ہوگا وہ کہ باذیہ گردے کی ضعیف ہو اور اس سبب ہر نقل بیچ گردے کے کہ تیر ہوتا ہو اور بیچ کہ بکے بھی نقل کم ہوگا بسبب سلامت ہوئے کہ بکے کیسین کہیں ہوتا ہو کہ تریل بیچ بدن کے ظاہر ہوتا ہو کہ قدرت مائیت کے ساتھ خون کے نوع ساتوین وہ کہ قوت و افکار کہ بکے کے ضعیف ہو اور بیچ نقل بیچ کہ معلوم ہوتا ہو اور فساد بیچ حال کہ بکے کے ظاہر ہوتا ہو اور کبھی تمام بدن گر جاتا ہو اسلئے کہ ضعف قوت و افکار کہ بدن کو مستعد کرتا ہو واسطہ حدوث اسسقا بسبب کثرت مائیت کے کہ نکلنے سے متعین ہوئی ہیں و اما کثیر المقدار قیدل سے ذوبان و استفرغ فضول رائدہ لیکن بول کثیر المقدار دلالت کرتا ہو اور پچھلنے کے یا استفرغ فضلات رائدہ کے انجگہ مؤلف نے انھیں دو سبب پر قصر کیا ہم ذکر کرتے ہیں جان کو لا اسباب کثرت بول کے بہت انوار ہیں نوع پہلی وہ کہ پانی زیادہ مقدار سے پیا جاوے اکیلا یا ساتھ شراب پینے یا ساتھ کھانیکے پکا کر یا چیزین پانی والی بہت کھائی جاوے یا مانند خما کہ ترکے خصوصاً تر ہو جائے کہ مدد ہون پس بالضرور بول مقدار میں بہت آویگا نشان اسکا مقدم ہونا سبب کا ہونہ وہ کہ بہ سبب بنانے کے پانی سرد میں یا سبب ملاقات ہوا سے سرد کے لشرع کثیف ہو جاوے

اور رجوبت بدن کی کہ بطور عادت کے تحلیل ہوتی تھی تحلیل نہ ہو کہ زیادہ ہو اور بول میں خلل اور
 کثرت بول کی جاملوں میں ایسی قبیل سے ہو اور وجہ وسیب کا اور کثافت حلیہ کا اس کی گواہی دیگا کہ تیز
 وہ کیسوں کو نظر پڑا اور اس سبب کہ رطوبات تحلیل نہ ہوں اور زیادہ ہوں اور پراہ بول تحلیل اور وجہ
 یہی سپرد لالت کرتا ہو فوج جو تھی وہ کہ ذوبان رطوبات میں بڑے اور مادہ ساتھ بول کے نکلے
 اور یہ جرحیات محرقہ کے ظاہر ہوتا ہو یا بیچ شب وق کے فوج یا بخون وہ کہ فضول بدین بنیاد
 ہوں نہیں طبیعت او کو بطور بحران کے دفع کرے بول کی راہ سے اور یہ آثار زیادتی کو
 معلوم ہوتا ہو اور سوا بے دن بحران کے اور دنوں میں نہیں ہوتا فوج جسمی وہ کہ
 استعمال مدرات کا کیا جاوے اب ہم بیچ ذوبانی و حرقہ کو فرقی بیان کرتے ہیں بدین تیز
 کہ ضعف قوت کا دن بدن ذوبانی میں لازم ہو اور اس طرح انتہا اور استعمال بدن میں اور
 تیزی ہو بول کی بخلاف اور اقسام کے کہ ان علامات سے خالی ہوتے ہیں واکملتہ دنیا
 خفید طو جری لاسباب علوی طبعی لیکن بول معتدل بیچ قلت اور کثرت کے دلالت کرتا ہو
 حباری ہونے اسباب کے اور جری طبعی کے واکملتہ فلتا فلتا و طول بقاء بدلان
 علی اللزوجة لیکن کف بول کا پس کثافت اُسکی اور دیر تنگ رہنا اسکا دلالت کرتا ہو
 اور لزوجیت کے وکثر تبدیل علی المرتفعات اور بہت ہونا کف کا دلالت کرتا ہو
 اور مرتفع غلیظ کے اب وجہ پیدائش کف کی مطلقاً ہم ذکر کرتے ہیں ساتھ اور اس کے
 کہ اس سے متعلق ہیں جانیں کہ جس وقت ساتھ رجوبات سیاہ کے کوئی جلیط
 کہ اسکی شان سے صعود کرتا ہو مجاوسے اسطور پر کہ ممکن ہو جدا ہونا ایک کا
 وکثر سے اُسے کف پیدا ہوتا ہو اور یہ ایسا اختلاط انفصال کو مانع نہیں ہو سکتا مگر اس صورت
 میں کہ بعد صغیر ہونے اجزاء کے علاوہ اور چھپا لیبے رطوبت تمام اس جسم لطیف کو اور اس طرح
 محیط ہو کہ جسم مذکور اس رطوبت کو چھا کر آپ جدا ہو جاوے وکثر کے اور نہ رطوبت مذکور
 اس جسم کو چھا کر جدا ہو سکے رسوب کر کے پس بالضرر جسم مذکور داخل رطوبت میں محسوب
 ہوگا اور یہ وہی کف مطلق ہو لیکن بیچ اصطلاح اطباء کے اُس کف کو کہ چھوٹا ہی بنا بد
 مخصوص رکھتے ہیں اور جو ترا ہو عیب اور تفاوت کہتے ہیں عیب بضم عین محلہ لغویہ کا جو

اور فی ہر دو جسم لطیف کہ جو ساتھ رطوبات کے ملتا ہو بطور مذکور کے اور کف اُس سے پیدا ہوتا ہو
 اور عام ہو کہ وہ جسم ہوا ہو یا سج یا مریخ اور مثال تینوں کی ہم بیان کرتے ہیں جو احتیاط طریقہ
 سے ظاہر ہو وہ کف ہو کہ بیج یا بی کے چکر ملنے سے گرے اور بیج ہو سے ظاہر ہوتا ہو اور جو
 رطوبت کے ملنے سے ساتھ بیج کے ظاہر ہو سے وہ کف ہو کہ بیج براز رقیق ہوئی فراق کے ٹکٹا ہو
 اور جو ملنے رطوبت سے ساتھ بیج کے ظاہر ہوتا ہو وہ کف ہو کہ بیج خنجر خنجر ہو گیا ہو یا اس سبب
 کہ جرم یہ سے رطوبت بچتی ہو اور ساتھ رطوبت کے کہ حرق ہو کہ سبب اعتبار نفس کے ملتی ہو
 و ہون علمات الموت اور معلوم کریں کہ جسم لطیف جو ساتھ رطوبت کے ملتا ہو اور کف پیدا
 کرتا ہو کبھی وہ جسم رطوبت میں پیدا ہوتا ہو نظیر اسکی نلیان رطوبات کا ہو پس اگر علت غائیہ
 کی حرارت ذاتی رطوبت کی ہو مثال اسکی نلیان سعاتات فواکہ کا ہو بدون نمونہ خارجی کے
 اور اگر حرارت خارجی ہو مثال اسکی طبع رطوبات ہو آگ سے یا آفتاب سے اور دونوں نمونہ
 کف پیدا ہوتا ہو لامحالہ لیکن وہ کف کہ مصرع میں پیدا ہوتا ہو ملنے ہو اسے خارج سے ساتھ
 رطوبات کے اسطور پر واقع ہوتا ہو کہ دماغ سے رطوبات بتے ہیں اور ساتھ ہوا کے شے کو بیج
 سجی کے مصداق کرتے ہیں پس ہوا سے مذکور رطوبات کو نکلنے نہیں دیتی اور اُس میں نفوذ و کرب
 اور ملکہ مجموعاً سے کف ظاہر ہوتا ہو لیکن کف بول کہ ہم اسکا ذکر کر رہے ہیں سبب حدوث
 اس کف کا ملنا رطوبات کا ہو ساتھ بیج کے کہ پیدا ہونے بیج بن کے اور کبھی ساتھ بول کے
 بھی جو بیج قارورہ کے بول کو ڈالتے ہیں وہ ہوا کہ بیج قارورہ کے حصہ جو ساتھ اجزاء سے
 ملتی ہو اور متاعل ہو کہ کف اُس سے ظاہر ہوتا ہو لیکن یہ کف اعتبار سے ساتھ ہو اور
 بول کو کہ بیج قارورہ کے ہلا دین کف لانا ہو یہ بھی لائق اعتبار کے نہیں لہذا اسکا ہر کف
 کہ اُس پر کیم کیا جاتا ہو وہ ہو کہ بدون جنبش قارورہ کے حاصل ہوا ہو اور بعد ڈالنے
 بیج قارورہ کے ایک ساعت دہنے دین اسوا سے کف کو ڈالنے بول سے بیج قارورہ
 ملتا ہو ہوتا ہو بدون جنبش قارورہ کے حلیہ معدوم ہو جانا ہو بخلاف کف بیج کے کہ
 اُس کے دیر تک ٹھہرنے والا ہو بلکہ بعد رکھنے کے زیادہ ہوتا ہو پس موافق قواعد رطوبت
 اور قلت اور کثرت بیج کے حجم اُسکا اور کثرت اور قلت اور قبا اُسکا ہوتا ہو مثلاً اگر

شاید جو بعض افسانہ کے مطابق اور ظاہر و خزانہ جو غرضت سے ترسہ بچ کر نایت کے سبب مبدیہ انیس کے
 پس جو طبعی اور معنی ہو مشابہت تمام ساقہ جو ہر عصبانہ کے رنگ و بگاڑ و حریت و نہ ہوگا لیکن اگر طبعی ہو
 اب میں ہوا سیکہ کہ تونے جانا ہو کہ رطوبہ محمود اخص و طبعی ہے و صفت تیرا کہ متصل الاجزاء ہوا سیکہ
 نایت متفرق ہوئے اجزاء کے داخل ہونا یا ریح کا اور منع کرنا یا ریح کا اتصال بعض اجزاء کو بعض سے جدا کر دینا
 میں نخل یا بالامحالہ سب اجزاء اسکے حج اسفل کارورہ کے باطن جمیع ہو گئے اسلئے کہ نشان ہر جز و درستی
 راستہ تاہر اسفل بن موافق ہی کے کہ پانی بن و گلیں بچہ پیڑ جاتی ہو اور جانین کے محافضت سے کہ ماضی
 دل کے نہیں ہوتی ہو کہ سبب خامی کے اور بھی معلوم کر کہ اتصال جزا کار سوبہ جو لینے کا اہل الفہم الانبیاء
 لازم ہو کہ اس متصل نمونہ کہ متفرق ہوں منع نہیں کرتا ہوا اسکو طبعی ہونے سے یہ سبب کہ جانا تو نے
 شروع میں و صفت بہ متادہ کہ متصل اور لطیف ہوا سیکہ کہ مدوٹ رطوبہ محمود کا حرارت منفیہ سے ہوا
 اور شان حرارت سے واجب کہ ناخت کا ہو بخلاف اسکے کہ برزخہ سے رطوبان غلیظہ مگر راستہ
 کہ وہ سبب محمود کے ثقیل اور خیر تھقل ہوتا ہو اور خاصہ رطوبہ ثقیل لطیف کا ہو کہ جزا و بن چین چاہے جلد
 اور صفت ہوا و تہہ اہمہ سبب نخت اور لطافت کے و صفت پانچواں کی رطوبہ محمود کو لازم ہو اور ٹوٹنے کے اسکو پنا
 نہیں کیا ہو کہ متشابہ لا جزا اور مستوی اور اس ہوا سیکہ کہ انتشار اجزاء کا نہیں ہوتا مگر اسوقت کہ بعض
 اجزاء اسکے نفع پر ماضی ہوں اور جو ایسا ہو بلکہ سبب جزا اسکے واسطے قبول کرنے فعلی حاصل و جب کہ
 ہوں بالفرض متشابہ ہو گا نہ او واجب ہو کہ ہیئت رطوبہ محمود کی اس تنیدہ شکل ہوا سیکہ کہ ہی متشابہ
 او یہ کہ کہ گیا و جو بہ تنیدہ ہیئت شکل کا باعتبار ہر فرد رطوبہ ہوا سیکہ کہ شکل اجسام سبب طبعی کر دی ہو
 لیکن باعتبار ہیئت مجبہ ہی رطوبہ بنو کے نظر کریں لازم ہو کہ مخروطی شکل ہو قاعدہ اسکا نیچے قارورہ میں
 اور گہرے طرف اسکے اعلیٰ کے اسلئے کہ ظاہر ہو کہ جو اجزاء غیر متشابہت جمع کوئی جگہ اکٹھے ہوں خصوصاً آہستہ
 آہستہ شکل مخروطی قبول کرتے ہیں جیسا کہ چہ شراب کے کہ زمین میں ڈالیں شوق ہو کہ شکل مخروطی ہوتی ہو اعتبار
 مگر کیا گیا ہو کہ اوصاف مذکورہ چہ باب سوبہ ہی کے بیان کیے کہ طبعی کو لازم ہو کہ محمود ہو اور نہ لالت کرنا ہو
 کمال مقیم کے لیکن طبعی غیر محمود لازم نہیں کہ یہ اوصاف میں ہو جو ہوں سوا اسلئے کہ طبعی ہونے کے خلاف ہونا
 رطوبہ طبعی سے کفایت کرتا ہو اگرچہ بعض اوصاف کچھ مادہ رطوبہ طبعی مطلق کے کہ گہرا زمین پائے جاویں
 و اجمود یا مخالف ادا بنش و ہوا الاحمر و الاصفرا و ارجھا زیادہ رطوبہ طبعی کہ سوا ریش کے ہو وہ سرشار

لہذا اس کے زیرِ حاصل یہ کہ بعدِ رسوبِ اذیہ کے بہترین رسوبِ بین باعتبار رنگ کے سرخ اور ہلکے زرد
 یعنی چیلے چیلے قندیلے بہترین رسوبِ خفیدہ اور جو اسکی غرض بیان ہو چکی اساتہ بیان اس کے کہ بیشتر طبع
 فغذہ کبھی نہ ہو اور بعد اس کے رسوب کی دلیل غلبہ خون کی ہو اور خونِ اطم اور شرفِ ہر فعلِ طبع میں اور مناسب
 زیادہ و طبیعت سے لیکن جو سرخی رسوب کی اکثر عدمِ نفیج خون سے ہوتی ہے نہ بطلول مرض ہوتی ہے نہ
 کہ نفیج خون میں ہی نہ زمانہ طویل کے حاصل ہوتا ہو اور اکثر یہ اس سبب سے کہ کبھی رسوبِ سرخ نفیج خون سے
 ہوتا ہو جیسا کہ چیلے رسوب کے کہ جو ختم کبھی سے حاصل ہوتا ہے وہ کہ رسوبِ سرخ شدہ اگر قوت میں
 ہوتا ہو اس سبب سے کہ خفیدہ بیان ہو چکا اور بعد سرخ کے رسوبِ زرد ہوتا ہے اور اکثر یہ بعدِ سرخ سے
 ہوتا ہو اور شدتِ مفرک کی نسبت سودا کے کہ تیز اور شیع رئیس نے بیج قانون کے بعد صفر کے زرخشی لکھا ہے اور
 جید ہونا اسکا بسبب سودا سے محترقہ کے ہوا سبب سے کہ زرخشی خفوا سے محترقہ سے حاصل ہوتا ہو اور
 یہ اسلم سودا سے سوختہ سے ہوا فائدہ نسبتِ دلالتِ رسوبِ محموقی اور نفیج مادہ کی مانند نسبت
 دلالتِ یکم خفیدہ کیسا ہے اور اشارہ القوام کے ہوا اور نفیج مادہ ورم کے نایت یہ کہ مدہ کشیت ہوا
 رسوبِ لطیف اور جاتین کہ ظاہر ہونا رسوبِ طبعی کا دلیل بہتر ہے اگرچہ صغیر اور اسو جس قدر جائز
 نہ کہ تھکا ہوا سبب سے کہ حاصل ہونا رسوبِ مذکور کا بدون اس کے کہ طبیعتِ مادہ کو دفع کرے نہیں ہو سکتا اور
 اور اقدارِ طبیعت کا اوپر دفع کے لامحالہ بہتر ہوتا ہو اگرچہ رنگِ منفرق کا اور وضع اس کے
 جزا کی کما بیشی نمونِ مجلات رسوبِ غیرِ طبعی کے کہ حاصل ہونا اسکا دلیل بد ہوتی ہے اگرچہ سنوا
 و رنگ رکھتا ہو جیسے بیج رسوب کے کہ ذوق بان اعضا سے ہو مرنے ہو لہذا لکھا ہے کہ وہ
 حالات کہ تاہیچ رسوبِ محمود کے اور قوتِ فعلِ طبیعت کے اور خواص محمود ہو ظاہر
 ہو تاہیچ رسوبِ مذموم کے دلالت کرتا ہو اور قوتِ سبب رسوبِ غیرِ طبعی کے اسی سبب سے
 شیع رئیس نے لکھا ہے کہ اما الرسوبُ الردي الذموم فقتلہ خیر من استوائہ ابہ علوم کرین کہ انہما
 اختلف کیا ہے اس امر کے کہ استوائ نقل اور رسوب کا دال ہے اور نفیج کے ہر رنگ سے ایسا رنگ ال ہوا پس
 پہلی رائے متعین تھی اور ثانی رائے متاخرین کی مختار شیع رئیس کا قول اولیٰ ہے لہذا بیج اعتدال کے اس پر
 انتہا ہے کہ سفیدی چیر رسوب کے کبھی بننے فعل سے ساتھ دفع کے ہوتی ہے نہ قطع نام سے جملہ استوائ
 سوا دفع نہیں ہو سکتا اور غرضی نے بیج شرح کے لکھا ہے کہ رحبت وہی ہوا سبب سے کہ منحصر ہونا استوائ

بیج نفع کے مساوی نہیں ہوا اس لئے کہ اس وقت کہ رسوب مذکور میں پایا جا تا ہے وہ ان اشکات کے اور اس وقت
 مذکور کسی لانا یا لانا مذکور ہوا اس لئے کہ جو چیز بیج مذکور سے ہو اس وقت اس وقت کا محض نفع سے نہیں ہوا
 اور وال ہوا اس لئے کہ بیج نفع کے غیر ثابت ہوا اور اگر کہیں کہ کلام بیج رسوب محمود کے ہو اس وقت رسوب مذکور ہونا اس لئے کہ
 رسوب مذکور کا سلب میں بیج نہیں کرتا ہے کیونکہ اگر ایسا ہو سکتا ہے کہ مخالفت محمول سے ساتھ بیج کے
 جوتی ہو جس رسوب محمود اصل نہیں رکھتا ہے کہ لایعنی نہیں وجہ زیادتی اس وقت کہ بیج رسوب مذکور نفع کے
 بیج دونوں کلام کے کہتا ہے کہ معلوم کریں کہ رسوب طبعی و وطریح ہوا ایک وہ کہ محمول نفع سے ہو و دوسرا وہ کہ محمول
 ان اخلاص سے کہ نفع ہوتا ہے بیج نفع سے ہو نہیں بیج محمول اخلاص کے لایعنی اس وقت کہ رسوب کا دال تر تر
 اور بیج کے رنگ سے اس واسطے کہ اس وقت کہ تاثر بیج آسان ہونے کے کہ جو نفع سے محمول ہوا اور ایسا
 رنگ نہیں ہوا اور بیج محمول یعنی کے رنگ وال زیادہ ہوا اور بیج کے اس وقت کہ نفع خدا کا بیج استعمال کے
 قریب ہوا تا شاہد اخلاص کا ہوا اور دوسرے قوام اور رنگ کے اور بیج سموت سخی محمول مذکور کے اس وقت کہ اعتبار
 بہت نہیں ہوا بسبب نقصان جزا کے تغیر رسوب محمود کو کہ ترین اور اوصاف اسکے میان ہونے سے بھی مشابہ
 ہوتا ہے جو بیج رقیق کے اور بلغم خام کے پس فرق در میان ہوا ایک دونوں کے اور رسوب مذکور کے اور در میان
 ان دونوں کے جدا جدا کہا جا تا ہے لیکن فرق در میان مدہ اور رسوب موصوف کے تین وجہ سے کہ تین
 ایک وہ کہ بیج منتن ہوتا ہے مختلف رسوب کے دوسرا وہ کہ مدہ غلیظ القوام ہوتا ہے نسبت رسوب کے تیسرا
 وہ کہ مدہ قلیل غلیظ رسوب سے ہوتا ہے اور فرق بیج خام اور رسوب کے بھی تین وجہ سے کہ تین ایک تا
 کہ خام شدید الاناج ہوتا ہے اور بیج نافع اخلاص اجزا اور شدت انداج کا غیر تفرق اسکے سے اور غیر اجزاء اسکے بعد
 تفرق کے اور دوسرا وہ کہ رسوب لوی ہوتا ہے بیج مدہ کے لایعنی غلیظ قوام اور قلیل اس لئے کہ رسوب مذکور لایعنی طریقت
 ہوتا ہے اور غلیظ القوام نہیں ہوتا لیکن فرق بیج مدہ کے اور خام کے و وطریح سے کہ تین ایک وہ کہ مدہ منتن
 ہوتا ہے مختلف خام کے مدہ کہ منتن ہوا کہ اس صورت میں خام بھی منتن ہوتا ہے لیکن رنگ اسکے بھی اعلیٰ سفیدی
 ہوتا ہے نہیں دونوں غلیظ ہو و دوسرا وہ کہ خام مدہ اجزا ہوتا ہے اور تاثر التفرق بخلاف مدہ کے اور پویشی مدہ
 کہ حصول رسوب طبعی کا کہ دوسرے اسکے میان کے ہم نہیں مگر اگر مدہ وجہ سے باہر نہیں ہوا یا فضلہ ہونے سے ہوا
 یا فضلہ اخلاص مند فوید نفع سے پس جو فضلہ ہونے سے ہو وہ عام ہوا بیج ہر حال کے لازم المحمول ہوتا ہے
 یا عرض لین ہوا یا غیر ہوا بیج اور جو فضلہ اخلاص سے ہوا اس لئے کہ اس سے مطلوب نہیں ہوتا مگر بیج عام

اوی کے اسلیکے کہتے اور اس غیر اوی میں ہرگز انہیں سبب نہیں ہوتا اور اتنی وقت بسیط کے اور کبھی بیچ حالت
 صحت کے تیسرا سبب جو کہ لازماً نہیں ہوتا اس واسطے کہ بیچ صحت کے ہوتا غلطاً نہ کہ کبھی غرضت کے اور کم ہونا اسکا
 نفع ہو کر واجب نہیں ہر جہان اس میں بیچ کے کم عرض اسکا مواد رویت سے اور اعتبار اسکا کبھی گروں کے ہو کر
 اگر وہ بیچ نہ پائے اور نہ منجملہ دلیل فساد کا ہر او نہ لگنا اسکا محمود ہر اس واسطے کہ نشان کہنے اور دھوئی کا ہر او معلوم
 کر میں کہ بیچ بول لاغری کے اور بول ریاضت کے اور ان کو گونا گونا گونہ متعین متعین کہ تین سبب کثیر ہو تو ہر خصوصاً
 سبب اس سبب بخلاف غیر ہوں کے اور آرام سے بیٹھنے والوں کے کہ سبب انہیں کہتے ہوتا ہر ایک لگنا کہ ہر ایک
 ہوتا ہر ایک یا لاغری ہر او بیماری اسکی منقطع ہوا ہر ہر سبب غرضت غلطی اس کے بدل میں غرضت ہوتے اور
 اسی طرح بہت ہوتا ہر ایک کہ سبب قلیل ظاہر ہو لیکن اس سبب اور منسل نہ ہو گئے بلکہ طانی یا معلق ہوئے اور غرضت
 لگنا کہ غرضت یعنی لاغری و طرح ہر ایک وہ کہ خون تیز ہوا و طبیعت اسکا کہ وہ جانیے اور غرضت میں خراج نکلتے
 پس اگر خون بہت بیچ غرضت کے مخزن میں ہو لیکن اوی دیکھا ہوتا ہر او لیکن لاغری میں سبب بیچ بول کے کثیر ہونا
 بسبب کثرت غرضت کے دوسرا وہ کہ خون بیچ بدن کے قنات قبول کرے اور اس سبب سے بدن لاغری ہوا
 قنات سبب کی اور عدم اسکا کہ مذکور ہوا مخصوص اس لاغری سے ہر کہ سبب میں بدن کے اور قنات و طبیعت
 ہر ہر او اور اتنا بیچ سبب غرضت غرضت کے اور غرضت غلطی کے ظاہر ہر کہ سبب غرضت غرضت غرضت غرضت غرضت
 اور اوچے ایک طور کے ہوتا ہر اکثر اور بدن مخصوص وقت صحت کے بخلاف اس سبب غلطی کے کہ موافق غرضت غرضت
 غرضت کے احوال اسکا مختلف ہوتا ہر او بیچ ابتدا کے نہیں ہوتا ہر او لیکن بدن کے ظاہر ہوتا ہر او ہر او
 طبیعتی ہوا غیر طبیعتی جو بیان اقسام سبب طبیعتی سے ہر فانی ہو سے بیان کرتے ہیں ہر طبیعتی کو جس کا کہتے
 کہ او را غیر طبیعتی منقسم الی خراطی و شیشی و دومی و محالی و شعری و خیری و برلی و رمادی و غلطی
 دومی لیکن سبب غیر طبیعتی کہ کہتے اسکی غرضت طبیعتی سے معلوم ہوا لیکن منقسم ہوتا ہر طرطن خراطی و غیرہ کے او
 ہر ایک جدا جدا مذکور ہوتے ہیں موافق قول مولف کے اور فائدہ ہر سبب کا اقسام محدود ہیں جس کا
 کہتے ہیں کہ لگنا ہر بعد نہ کر کے اس کے اقسام کے علاوہ ہم کہتے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اما الخراطی انہو شیشیہ ہوتا
 لیکن سبب خراطی یعنی مشابہ ہوتا ہر قشر بدن سے یعنی چھلکونے فتنہ مصفاہ یعنی پس ایک قسم اس
 چھلکے جوڑے رقیق الجرم سپید رنگ میں ویدل علی الخراطی انہو شیشیہ اور لالت کہ یا ہر او ہر او ہر او ہر او ہر او
 اسلیکے کہ فانی غرضت حاصل نہیں ہوتی مگر غرضت ہوتے اور بعضاے بول غرضت ہوتا ہر او ہر او ہر او ہر او ہر او

سبب طبیعتی

اندر کبھی

نہیں ہوا اور اس سبب سے کہ ان خروں کا شادہ زائد ہر قشر کے سے صفائح حاصل نہیں ہوتے ہیں اس
 بالضرور چاہیے کہ نشانے سے ہون اور جو جرم نشانے کا قریب پیدا کیا گیا ہو لازم ہے کہ صفائح ٹکڑے ٹکڑے اور بکے زیادہ
 یہ سفید ہونے سے صفائح نمی حر اور ایک قسم اس سے چھلکے چوٹے موٹے سرخ رنگ میں ویل علی ناجو اور الکلیتین
 اور ولایت کرتا ہوتا ہے اور خراش گردے کے اسلیے کہ چرخ اعضا سے بول کے وہ عضو کو اس سے ایسے چھلکے چھلکے
 سولے گردوں کے سفید ہونے کی علت اور ایک قسم اس سے صفائحی مکرر رنگ جو ویل علی ناجو اور اعضا
 الکلیتین اور ولایت کرتا ہوتا ہے اور خراش اعضا سے اصل کے خراش اعضا سے بول کے ہون اور ہونا اسکا اعضا
 اصل سے اس سبب سے کہ مانند اس سوسوب کے گوشت اور چربی سے نہیں ہو سکتا ہر اسلیے کہ ہر ۴۰ ہون
 اور قشر عضو زرم سے صفائح ظاہر نہیں ہوتے اور قشر خیر اعضا سے بول کی اسلیے ہونے کی کہ چرخ اعضا سے بول کے
 کوئی اعضا نہیں ہر اس رنگ کا ہوا اور بھی ان اعضا میں اور غریب میں مسافت دوا زمین ہر کہ گودت چرخ
 اجزائے سرخ جسے ممکن الحصول ہونے بالضرور چاہیے کہ سوسوب کیہ اور لکڑی اعضا سے اصل یہی ہے وہ ہون
 اگرچہ رنگ مذکور تابع رنگ عضو کا نہیں ہر اسلیے کہ چرخ بدن کے کوئی عضو اس رنگ کا پیدا نہیں ہوا ایک ہون
 سبب سے کہ سوسوب مذکور اعضا سے پیدا ہوتے ہیں ہر سبب طول مسافت کے تغیر ہر کہ گودت اس میں ہون
 امتیاز کیفیت حصول سوسوب ہر صفائح کی اعضا سے دو طور پر ہر ایک وہ کہ جیسے جلد میں جرب ہونے پر اور
 چھلکے اس سے ٹھٹھے ہیں چرخ سطح اعضا کے بھی ہر سبب پیدا ہونے کوئی چیز جرب پیدا کرنے والی کے قشر
 ہونا ہر اور جابہر کہ ساتھ بول کے ٹھٹھے ہیں وہ سر اور کہ چرخ اعضا سے مذکور کے قرحہ یا مکمل ہوا اور اسے جرم
 قشر صفائحی چھلکے اور پوشیدہ ہر کہ سوسوب خراش کی گداور کوں ردی زیادہ اقسام سوسوب سے ہر اسلیے کہ
 ٹھٹھا اسکا اعضا سے اصل یہی ہے وہ ہر مانند عروق اور رباوات کے بلکہ لمبوں کے اور شکافین ہر کہ جرم
 اعضا سے مذکور کا قوام منتقل رکھتا ہر جنک سبب قوی متواتر چرخ اجزاء کے سفید ہونا ہر اور سبب قوت
 زیادتی آفت کا ہونا ہر مختلف صفائح کے گدنا ہر کہ وہ سے آتے ہیں شدید الزامات نہیں ہیں اسلیے کہ جو
 چرخ مضمول کے واقع ہر حصول خراش کا ان میں محتاج سبب قوی کا نہیں ہوا اور اگرچہ کہ بھی اس سبب ہمیشہ وار ہوتا
 مواد کے خرم ہوتا ہو لیکن کہ مملک ہوتا ہر اور اس متوجہ سے جو قشری نے اس جگہ اور ہر قبول شے کے خراش
 کیا ہر خرم ہونے پر اور قول مذکور ہر کہ صفائح کہ صفائح اجض اور احمر سے اور زائد ہوا ہر پوشیدہ ہر کہ جو اطباء نے
 کہا ہر کہ صفائح اجض اور احمر سے نفرت کرتا ہر ہونے پر بلکہ اکثر ان سے نشانہ اور گردہ پاک ہونا ہر اور اس سے

تشدید القرب نزدیکی سے ہوتا ہے نزدیک بہت نمونے احتراق کے اور کبھی تشدید القرب نزدیکی سے زمین ہوتا ہے نزدیک
 زیادتی احتراق کے و مناجزا و اصفا و محرقہ و مائتھی و غنائیا اور ایک قسم خرما ل سے و در سوب ہر کثرت و خراہ و جزا ہون
 اور برقی انکین نمونے سے خمالی جو میل علی چرب الٹانہ اور ولالت کرنا ہر خمالی اور چرب مٹانے کے اور کثرت
 بسبب کثرت اس کے پیدا ہونے کے اس سے اوپر اسی کے قہر کیا و زو بان اعنناے اصلی سے کہ سفید
 مانند مٹانے اور عروق وغیرہ کے بھی در سوب خمالی آتا ہے اور اسی طرح قروح مٹانے سے اور قروح عروق سے بھی
 ظاہر ہوتا ہے اور فرق و در بیان و دونوں کے کما جاتا ہے اور قید و زبان اعنناے اصلی کی ساتھ سفید کی
 اس لیے کیا ہے کہ در سوب مذکور اعنناے اصلی سے کہ سفید بنیں ہرین بنیں ہر پستکنا بسبب عدم مٹا بہت کے
 اور گوشت سے ہر سوب پیدا نہیں ہو سکتا اس سبب سے کہ مذکور ہو چکا اور چربی سے بھی بسبب عدم حصول
 در سوب تشوری کے اس سے اور اسی طرح رطوبات ثانیہ سے بھی پیدا نش اس کی غیر ممکن ہے لیکن خون اور
 سودا سے بسبب عدم مشابہت کے اور بلغم اور رطوبات ثانیہ سے بسبب اس کے در سوب حاصل کیا گیا ہے
 کثیر اشخ ہوتا ہے و نہایت اور ہر گز مشابہت خالص سے نہیں رہتا اور فرق بیخ خمالی مٹانے وغیرہ کے کی طرح
 ایک دو کہ اصل تغیب کا مثالی کو لازم جو دوسرا وہ کر مثالی بدون متن تشدید کے نہیں ہوتا تیسرا وہ کہ
 مثالی ساتھ مدہ اوریج کے ہوتا ہے بطور دوام کے خواہ قرحہ سے ہو خواہ حرارت سے اور اگر چہ بیخ غیر مثالی کے
 ساتھ مدہ اوریج کے ہوتا ہے لیکن دوام نہیں ہوتا اس لیے کہ وہ قرحہ کو بیخ بخود معید کے آلات بول سے ہوا اکثر ہے ہر
 کہ طبیعت اس کی مدہ کو خارج بول سے دو زمین کرتی اور اگر کرے اکثر ہے ہر گز نزدیک بحران کے کرتی ہر فقط بخلاف
 قرحہ مٹانے کے اور قرحہ عروق متفرد مٹانے کے کہ مدہ وہاں سے ہمیشہ نکلتا ہے جو تھا وہ کہ جو مٹانے سے ہوا ہر
 مجاورہ مٹانے سے مانند ہر گز کے اکثر ہے ہر کہ بول اس میں بیخ ہوتا ہے بسبب سلامت ہمیشہ کہ کہہ کے بخلاف
 کہ یہ اعضاے بعیدہ سے ہر کہ اغلب بہتیت اس کے مزاج کہہ کا بھی فاسد ہوتا ہے اور اخراجات دم کا اس سے
 ہر جانب اعنناے کا مائتھی نہیں ہوتا ہے اور اس سبب سے تیز مائت کی کامل نہیں ہوتی اور بول غیر بیخ
 آتا ہے مانند غسالی سمجھا آچہاں وہ کہ غیر مٹانے سے آوے یعنی اور اعضاے کہ آلات بول سے بعید اور قابل بین
 حاصل ہونے در سوب مذکور کو پس التباب تشدید اس میں لازم ہر بشرطیکہ سبب اس کا زو بان ہو جو تیار اور خمالی
 مثالی سفید صرف ہوتا ہے بخلاف اس کے کہ اعضاے بعیدہ سے آوے اس لیے کہ رنگ اس کا بیخ ہر سافہ ہو لیکن
 متغیر ہوتا ہے اور طرفہ کدورت کے میل کر تار و اما اللہ تشدیدی و تشدیدی بالزنجیر الاحمر لیکن در سوب تشدیدی پس

مستجاب و نیز مخرج مریخ کے وسیع ہو گیا اور نام کما جا تا ہے و شیشی مصلوبی بھی و بدل علی احراق الدم و ذوبان الاعضاء و اجرب الشانہ اور ولالت کما و شیشی با و احراق خون کے یا پگھلنے اعضا کے یا جرب شانہ کے مصلوب علی الرحمہ فی بیج میان رنگ اس رسوب کے اور پر مریخی کے فقیر کیا بسبب کثرت وقوع کے لیکن یہ مفصل ذکر کرتے ہیں پتیلے جا میں کہ شیشی با و برون و رقیق کے اس آئے کو کہتے ہیں کہ مغز اس سے نکال لیا ہوا کہ اس کو لوگوں نے کہ بیج سوین شیشی کے اجزاء سے بڑے کہ خوب پستے نمون اس کو شیشی پستے بالجر صوب شیشی بیج عرض کے مانند خالی کے ہوتے ہیں اور بیج شخ کے بہت غلیظ زیادہ اس سے یہاں کہ شخ اس کا قویہ عرض کے ہوتا ہے لیکن باعتبار رنگ کے کئی قسم ہوتا ہے ایک وہ کہ سفید مصلوب ہوا ہے دوسرے سفید ہیں مگر اعضا سے بول سے کہ سفید ہیں مانند شانہ اور برلخ کے کہ نزدیک وقوع آفت کے ان میں سے مذکور نکلتا ہے کسی بطریق قلت کے اور وجہ قلت کی یہ کہ جرم شانہ کا اور بیج اس قدر غلیظ نہیں ہیں کہ رسوب ہوئے اس سے پیدا ہوں مگر کہ شانہ پھٹ جاوے بسبب خباثت مادے جرب کے سوئے نادر ہو دوسرا یہ کہ سفید مصلوب کی صورت ہوا ہے و اعضا سے اصلی سے کہ سفید اور حر لیل سے امید ہیں ہوتا ہے بسبب بیج و کما یا ذوبان اعضا سے مذکور کہ اور وجہ کموت کی نکالی ہیں معلوم ہوئی کہ بیج سے کما یا ذوبان شیشی مصلوبی کہ اور احراق خون سے ہوتا ہے کہ ناقشر کما اور کلا یہ سے پس اگر خون جگہ میں محترق ہو مائل ہسیا ہی مصلوبی کہ اس کی اور اگر شیشی میں محترق ہو مائل ہسیا ہی ہو گا اور وجہ اس کی کہ مریخی میں مذکور ہوئی کہ اور جس کی ہسیا غالب زیادہ ہو احراق خون محال سے ہوا سو اس کے کہ وہ خون بہت سیاہ ہو اور جو کما یا ذوبان سے بہت سیاہ نہیں ہوتا ہے اور فرق بیج اس رسوب کے کہ کما یا ذوبان سے کہ آہو یا خون محترق سے بیج کہ مریخی کے مفصل کما گیا اعتبار بقراط نے کما کہ جس وقت ثقل اس بیج بول کے مشابہ بڑے اجزاء سے مصلوبی کہ مریخی ہوتا ہے اور اس میں سے جو مشابہ صفائح کے ہو یا مریخی سفید مریخی ہوتا ہے اور ان میں سے جو مشابہ نکالی کے ہو مریخی ہوا و مریخی نے لکھا کہ میں نے بہت دیکھا اس رسوب مصلوبی کو بیج مرض کے بدن اس کے کہ اعضا میں آفت ہو مگر وہ مرض طویل ہوتا ہے پس میں نے مابا کہ اس رسوب و شیشی با و مصلوبی مریخی مصلوبی کہ طبیعت نادر ہوا ہے اس کے نفع کے بلکہ دفع کیا ہوا اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے بھی پیدا ہوتا ہے لہذا کہتا ہوں کہ دفع مصلوبی نزدیک میرے نسبت مفصل کے قلیل الرواوت ہے و قتال بقراط میں کان لایمی و کان برسب قی یو لہ شیشی مصلوبی الجیش فذلک يدل علی ان مرضه لطویل اور صاحب ذخیرہ نے لکھا کہ جرب

جرب کے کما یا ذوبان اعضا سے مذکور کہ اور وجہ کموت کی نکالی ہیں معلوم ہوئی کہ بیج سے کما یا ذوبان شیشی مصلوبی کہ اور احراق خون سے ہوتا ہے کہ ناقشر کما اور کلا یہ سے پس اگر خون جگہ میں محترق ہو مائل ہسیا ہی مصلوبی کہ اس کی اور اگر شیشی میں محترق ہو مائل ہسیا ہی ہو گا اور وجہ اس کی کہ مریخی میں مذکور ہوئی کہ اور جس کی ہسیا غالب زیادہ ہو احراق خون محال سے ہوا سو اس کے کہ وہ خون بہت سیاہ ہو اور جو کما یا ذوبان سے بہت سیاہ نہیں ہوتا ہے اور فرق بیج اس رسوب کے کہ کما یا ذوبان سے کہ آہو یا خون محترق سے بیج کہ مریخی کے مفصل کما گیا اعتبار بقراط نے کما کہ جس وقت ثقل اس بیج بول کے مشابہ بڑے اجزاء سے مصلوبی کہ مریخی ہوتا ہے اور اس میں سے جو مشابہ صفائح کے ہو یا مریخی سفید مریخی ہوتا ہے اور ان میں سے جو مشابہ نکالی کے ہو مریخی ہوا و مریخی نے لکھا کہ میں نے بہت دیکھا اس رسوب مصلوبی کو بیج مرض کے بدن اس کے کہ اعضا میں آفت ہو مگر وہ مرض طویل ہوتا ہے پس میں نے مابا کہ اس رسوب و شیشی با و مصلوبی مریخی مصلوبی کہ طبیعت نادر ہوا ہے اس کے نفع کے بلکہ دفع کیا ہوا اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے بھی پیدا ہوتا ہے لہذا کہتا ہوں کہ دفع مصلوبی نزدیک میرے نسبت مفصل کے قلیل الرواوت ہے و قتال بقراط میں کان لایمی و کان برسب قی یو لہ شیشی مصلوبی الجیش فذلک يدل علی ان مرضه لطویل اور صاحب ذخیرہ نے لکھا کہ جرب

سویقی مانند دانه زرین کے ہو سبب اس کا پگھلنا اور گر کر ٹنڈا ہو کر کھانا اور جو مانند رگ شریان کے ہو جنہوں کے
پگھلنا اور گر کر ٹنڈا ہونے سے ہوتا ہے اور شدید اور رگین ہوتا ہے اور جو رگین رگ کے اندر کھانا جو کہ رگین ہوتا ہے اس کے رگ اور رگ
خفت زیادہ ہو کر گوشت سے اور قوت اور حرارت بدن کی اگر اس حد تک نہیں ہو کر رگ اور رگ کو پگھلا دے پس گوشت
دل کا پگھلنا نہیں دے نہ ہوتا ہے اور حرارت اس حد تک ہو چکے کہ دل کے گوشت کو پگھلا دے موت قبل چھانے
دل کے آویگی نامالکی نسبت سبب الکرسنی لیکن رسوب ملی سبب اس کا سبب کرسنی ہو پو شیدہ نہ رہے کہ رسوب
ملی اگرچہ چھ حرمت کے ساتھ کرسنی کے مشارکت رکھتا ہے لیکن چھ شکل کے علانیہ ہر اسلیکے کہ صغر مقدار کرسنی کا
تقریب گولہ لاث کے ہوتا ہے اور بخلاف ملی کے کہ ایسا نہیں ہوتا اور حدوث اس رسوب کا بھی بدوہ وجہ سے باہر نہیں
ایک وہ کہ اعضا سے ہوا اصلی ہون اعضا یا غیر اصلی دوسرا وہ کہ رطوبات سے نکلتے لیکن اعضا سے اصلی سے
جو قابل اسکے ہیں کہ رسوب آئے پیدا ہو سکتا کلیہ اور کبد سے رسوب اس کا وجہ اس کی وہ کہ بیچ کرسنی کے میان
ہو چکا اور اعضا سے غیر اصلی سے قابل پیدا ایش اس رسوب کے وہ چیز ہے کہ قریب السید پیدا ایش سے ہوا اور
نزدیک وقوع ذوبان کے اس میں ساتھ بول کے نکل آویٹے بخلاف گوشت لبتہ کے کہ جس وقت ذوبان
اس میں واقع ہو جو چیز کہ وجب ایسے رسوب کی ہوتی ہے دفع ہونا اسکے اجزاء سے متفصل کا طرف خارج بدن کے
ہوتا ہے اسلیکے کہ خارج بدن اقرب ہوا و معلوم ہو کہ چربی ملی قابل پیدا ایش رسوب مذکور کے نہیں ہے بسبب
رنگ کے اور پو شیدہ نہ رہے کہ رطوبات سے سوا اس خون کے یا قوت پیدا کرنے اس رسوب کی اور کوئی
نہیں رکھتا ہر بشر کہ کبد میں محرق ہوا اور وجہ نہ پیدا ہونے رسوب ملی کی اور رطوبات سے اور خون سے بھی
اگرچہ کبد میں محرق ہوا اس کلام سے کہ بیچ کرسنی کے گذرا ہو ظاہر اور باطن میں کہ پیدا ایش رسوب ملی کی کتب
اکثر بہ نسبت قریب ساق کے کہ چھوٹے ہونے کو نہ پو شادے اسلیکے کہ جو جگر سے ہو یا خون سے سوخت
اس کا اکثر امین میز اور کرسنی ہوتا ہے بسبب قبول کرنے نفقت کے ساق طویل میں و اما الد سخی خیدل
عنے الذوبان لیکن دسی ولالت کرنا اور پو پگھلے اعضا سے غیر اصلی کے اور لحم اور شحم اور سین میں جانین کہ
بہ زمین سوا ان تینوں عضو کے اور عضو قابل اسکے نہیں ہو کہ رسوب مذکور اس سے پیدا ہوا اور طریق
حاصل ہر شے کا یون کہ کہ تصور آئے پگھلتا ہے اور ساتھ بول کے مٹانے میں آتا ہے اور اس جگہ بعد پگھلنے کے
قارورہ میں بیکر بستہ ہو جاتا ہے بعد صفاقت حرارت بدن کے اور مائیت سے متیز ہوتا ہے اسلیکے کہ اگر مائیت
اور مائیت سے جدا محسوس ہوا اس کو رسوب نہیں کہتے بلکہ رسوبت اور مائیت کہتے ہیں پو شیدہ خرا

مغز

الذوبان

از زبان شحم کا آسان زیاد و جزو بان لحم سے کہ اس لیے گوشت بہ سبب شحمی کے نہیں پگھلتا ہر مگر سبب قوی سے اور
 فرق بیچ ذویان لحم کا وغیرہ کہ سبب اس قدر شحم ہو جو کہ ذویان لحمی مائل سرزدی اور براتی کے ہوتا ہر سبب
 ذویان لحمی اور سینی کے اور شاہ ہوتا ہر سبب خور و عن زینق کے یا سبب خفانی سونے کے لہذا لوگوں نے کہا ہر
 رسوب شحمی کہ شاہ زیت کے جو نشان ذویان کا ہر اور بنہین جو تاہر جزو بان لحم سے اور شحم نہیں پگھلتا مگر
 سبب قوی سے لیکن ذویان شحمی اور شحمی ایک چیز ہیں انہیں فرق نہیں ہر قاعدہ ذویان کہ کثیر المقدار ہر کا
 قریب سے ہوتا ہر لا محالہ اس لیے کہ جو احسناء ہر سے اعضا سے بول میں آوے اگر چہ اصل میں بہت
 لیکن سبب متفرق ہونے کے بیچ بدن کے بیچ سافت طول کے ساتھ بول کے نہیں پگھلتا مگر تحیر اور بدن
 رسوب دسی کہ بڑے ہوں عضو قریب سے ہوتے ہیں البتہ اور جو چھوٹے ہوں احسناء بنہید سے ہوتے ہر
 اکثر از بین اس واسطے کہ بیچ طول مسافت کے چھوٹے ہو جاتے ہیں اور در میان کبابہ اور جزج بول کے وہ عضو
 کہ اس میں لحم اور شحم ہر رسوب دسی اس سے پیدا ہوں سوا کے گردے کے بنہین ہر پس اقرب تر بنہین
 خارج بول سے ہی ہوتا ہر لہذا کہا ہر لوگوں نے کہ جو شحم بیچ بول کے شتر اسفہ ظاہر ہر مقدار دے انہ کے
 ولین ذویان شحم کلیہ کا ہوتا ہر اور اگر کہ بنہین کہ شحم اور ہر گردے کے طرف خارج سے ہر اور مجری ہر داخل کے
 پس انھو دس قدر بڑے گرنے کا کیونکر ممکن ہر اس کے مجری بنہین جواب یہ ہر کہ انھو نو گرنے بہت کا فی کلپ سے
 اس کے باطن میں لا محالہ حال ہر لیکن کیفیت یہ ہر کہ شحم کو کہ جب سبب سبب قوی ہوتی ہر اس طرح کہ اپنے طاقی کو
 تخلیق دیتی ہر پس طبیعت اس کو کہ اپنے خالق کے جرم گردے سے طرف مجری بول کے دفع کرتی ہر اور کبابہ
 پس چربی پھلی جب شحم بنہین آتی ہر سبب ہر مکان کے بہتے اور غلیظ ہوتی ہر اس شکل ہر کہ گایاں اور
 اگر کہ بنہین کہ حشر کے انھو مقدار دے انہ کے کہ بنہین ہر اس سے ہر کہ بنہین بنہین ہر تاہم کہ بنہین کہ بنہین کہ بنہین
 یہی ہر اس لیے کہ گردے سے شحم پھلی خور و عن زینق شحم بنہین آتی ہر بطور شحم کے اور جب قدر کہ پچا بہت
 پس پیدا ہوا کہ بڑے بہت بڑے کا اس سے بعد ہر سوال و صوت کا اعضا سے وہمہ شحم سے بول میں آتی
 بنہین اس سے منفق ہوتی ہر ہر رسوب اور یعنی منفق بنہین ہوتی بلکہ دسی کہ بنہین کہ ساتھ بول کے کہ
 اس کو چکنا کرتی ہر وجہ انھو یعنی کی اور بنہین ہر ہر بنہین کی کیا ہر جواب ذویان و طرح ہوتا ہر کبابہ
 کہ شحم ہر اور طوبت کو فنا کرے اور اس سبب سے ارضیت غالب آوے اور ہر دوسے چھلے ہر سے
 اور جو ایسا ہر جلد خیر ہوتا ہر سبب کثافت کے کہ اس کو لازم ہر کبابہ انھو کہ دوسرے کہ ذویان قوی نہ

اور مایو بات فانی نمون و در طبایات جب تک بر دقوی نمون معتقد نمین ہوتی انداز پنج قارورہ کے کھیل ساتھ بول
 لی جہول جہوتی ہر دیون تر کے اور بدی اسکی کتر پر نسبت اول کے لکھ لکھا ہر گون سے لکھ لکھ رسوب لکھی
 اردی من الذی سوسہ واما الذی فیہ علی القہار ترہ لیکن رسوب مدی یعنی ریوی ولالت کو تاہر اوپر پھٹتہ تر
 نفعی درم سے ہوا نفعی جرات سے اور بیج باطن کے جس جگہ کہ درم ہوا اوپر پختہ ہوا اکثر و کچھ پختہ ہوا
 اس راہ کے کہ اقربا حد اہل ہر بیج نکلنے کے سبیل کرے اور وہاں سے نکلے لکھ لکھ رسوب لکھی
 زیادہ اور ام آلات بول سے ہوتا ہوا لکھ لکھ رسوب مدی کے بول نفعی ہونے
 رسوب اس سبب مجھو ہوا جانا چاہیے کہ رقام مدہ کا بیشک آلات بول کا ہر خصوصاً شانہ اسلیہ کہ نفعی بول کا
 اس کے انوک سے قلعی رکھتا ہر آخر جانین کہ رطوبات خام کو کہ بول میں نکلنے میں ساتھ پیپ کے کہ بول میں
 آتا ہر مشابہت ہوتی ہر اور فرق انہیں یہ کہ کہیم ہوا ہوتا ہوا اور آسانی سے آپس سے جدا ہوتا ہوا اور یہ
 لکھا ہوا اور یہی آثار ورم اور انفجار کے گواہی دیتے ہیں اور جانا چاہیے کہ بہت ہوتا ہوا کہ کہیم صاحب نفعی ہوتا
 اور اس سبب سے رسوب نمین ہوتا ہوا رسوب بول کے ہونے میں کچھ لکھ لکھ رسوب بول کا ہوتا ہوا
 سفید اور غلیظ القوام ہوتا ہوا واما الخاطی فیہ علی غلط غلیظ خام لیکن رسوب مخاطی میں وہ ولالت کتاہر
 اوپر غلط غلیظ خام کے اور مخاطی اس بلغم کو کہتے ہیں کہ قوام اسکا ہوا اور اوپر برنہو نظیر اسکا بلغم ناک کا ہوا اور
 رسوب مخاطی میں طرح سے باہر نہیں ہر ایک وہ کہ راہ بلغم کا نہیں زیادہ ہوا اور ساتھ بول کے نکلے دوسرا
 وہ کہ قریب مخرج بول کے مرض لکھی ہر وہیں طبیعت اسکی راہ کو اس طرف دفع کرے بطریق بجران کے
 جیسے وجع النساء اور مفاصل اور اوجاع درک کے اکثر واقع ہوتا ہوا تیسرے اوہ کہ مزاج گر دے کا شہد بہ الودت
 اور اس سبب سے بلغم اس میں زیادہ پیدا ہوا اور یہ نوع کتر ہوتا ہوا اسلیہ کہ جو غذا اگر وہ کو پہنچتی ہر جگہ سے
 ہر شے ہو کر آتی ہر اور ایسی غذا میں بلغم کم ہوتا ہوا ایسی سردی مزاج گر دے کی اگر چہ پیدا کرنے والی بلغم کی ہو
 لیکن بلغم کثیر اس سے غیر ممکن الحصول ہر اور فرق درمیان ان تینوں نوع کے لازم ہونے استلا سے
 بیچ تمام بدن کے استلا میں ہر اور ظاہر ہونے آفات سے اور قدامت آثار نفعی سے بجرانی میں اور موجود ہونے
 سود مزاج بار و گر دے سے کلیہ میں جو ظاہر تھے ہنہ میان نمین کیا اور رسوب مخاطی کثیر المقدار بیچ آخر
 فخرس اور اوجاع مفاصل کے دلیل نیک ہر اسلیہ کہ اوپر معلوم ہو چکا ہر واما الشغری فی سبب العقار وطوبہ
 مستطیل لیکن رسوب شغری یعنی اندہ بال کے بیچ رقت اور اطالت کے پس سبب اسکا بہت ہونا

۵۱۴
 رسوب کا ہونا
 اس سبب سے

رسوب

رسوب

فیصل علی حصہ متعقدہ اونی الانفاذ لیکن رسوب رملی پس وہ دالات کرتا ہے اور پتھر گندہ کے کہتے ہیں یا
 بہتہ ہونے میں ہزاروں سال اس سبب سے کہتے ہیں کہ اجزا سخت تر کالی آسمین پاسے جاسے تھیں
 اور حصہ متعقدہ عام ترکہ بعد کمال ہونے وقت کے تحلیل ہونے لگی یا نہ شیع رئیس سے قانون میں لیا
 رسوب رملی کے تین لکے ہیں ایک وہ کہ سنگ ہے الغناؤ کے جو ترساروہ کہ مستعد ہوا تیسرا وہ کہ بعد انفاذ کے
 منحل ہوتا ہے لیکن فرق چھ حالت انفاذ کے اور حالت انحلال کے اس طرح کرتے ہیں کہ اگر بول سا تھوڑا
 رملی کے قریق ہو جائیں کہ سنگ چھ حالت بہتہ ہونے کے ہوتا ہے بہتہ ہو چکا ہو لیکن ابھی طرف انحلال کے
 میل نہیں کیا اور وجہ اسکی یہ ہے کہ غلطی بول کی حالت الغناؤ میں طرف انفاذ کے خارج ہوتی ہے اور بعد
 انفاذ کے اور قبل انحلال کے بھی اجزائے غلیظہ سبب چند ہونے مجری کے سنگ سے ساتھ بول کے
 نہیں بھل سکتے ہیں پس جو رقیق ہو چکا ہو اور اگر بول غلیظہ ہو جائیں کہ طرف انحلال کے میل کیا اور وجہ
 خشورت اور غلطی بول کی اس قسم میں رفع ہونے سبب رقت سے کہ اوپر بیان ہوئی ہے معلوم ہو جائے
 ایک نوع رسوب سے کہ اسکو شبیہ رمل کہتے ہیں اور وہ رسوب ہو کہ اجزائے تراپی نہایت غلیظہ
 محسوس ہوں بول میں اور یہ رسوب مقابہ رسوب رملی کا ہوتا ہے اور مادہ دلوں کا رطلو بہت غلیظہ اور جگر
 اسستہ جو واسطے پتھر کے اور عمل کرتی ہے اس میں حرارت قیاعدہ متجزہ لیکن جب تک تجر اور ملاہت خوب
 نہیں ہے رسوب شبیہ رمل کے گھٹا ہوا اور بعد شدہ ہونے ملاہت کے رسوب رملی آتا ہے اور وہ بھی بھائی
 کہ رسوب رملی دلیل ہونے حصہ کا جگر دے اور نشانے میں اگر رسوب سرخ ہونے نشان ہونے حصہ کا
 ہوتا ہے کہ دے میں ورنہ نشانے میں بخلاف رسوب شبیہ رمل کے کہ دالات اسکی فقط اوپر حصہ نشانے کے
 ہوتی ہے اور کلیہ سے نہیں ہوتا ہے اسلیے کہ بیج اس مادے کے کہ اس سے یہ رسوب پیدا ہوتا ہے جو حرارت
 ہر جہ پتھر نہیں پہنچا بلکہ انفاذ قسوط راہ پایا اور یہ ایسا مادہ ہے مسافت و راز کے متفرق ہوتا ہے اور سبب
 تیزی بیل کے منقطع ہوتا ہے اور نہایت صغیر ہوتا ہے اور پانی میں بھاتا ہے اور لیاقت اسکی نہیں رکھتا ہے
 کہ تاروہ میں اس سبب ہوا اور شباب رمل کے اولوہ ہو کہ خلاف نشانے کے ہو تو وجہ پتھر کے کہ ہوا
 مذکورہ ان تفسیر کے گھٹا ہوا اور رسوب مشابہ رمل کے اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے اور ایسا وی فیصل سے
 باقم اوہ عرف لہا بالکول الکبائش تغیر لادن لیکن رسوب چاکہ شری پس وہ دالات کرتا ہے اور پتھر
 یاریم کے کہ اسکو رسوب ویر رہنے کے تغیر رنگ کا غرض ہوا جو اور یہ بہت کثرت کے جو رسوب

سبب وقوع احتراق کے بیچ دھوکے میں رسوب مادی آتا ہے وہ دن و رات ہونے کو توقف کے اور سبب
 اور میان سفیدی اور تھوڑی کمیودی کے ہوتا ہے اور مایہ آسکے چھوٹے اوگول ہوتے ہیں وہاں اعلیٰ قیامہ
 لیکن رسوب ملتی اور دھوی جاتین کہ دھوی خطفت نفیسی ملتی کا ہوا اسلیکے کہ خون بعد مایہ ہونے کے اپنی
 جگہ سے اور یہ غارتت خارج غریزی کے میل تشنگی کرتا ہے اگرچہ بیچ بدن کے ہوا و جب بول میں ملکر جگہ
 نکلا اور جب بکر بستہ ہو جاوے پس رسوب دھوی مساوی غلطی کے نہیں ہوتا ہے اور اس سبب سے
 کہ رسوب اکثر مجاری بول سے ہوتا ہے اور کبھی کبھار سے اور ہندرت آسکے مافوق سے بھی ہوتا ہے اور اسلئے
 فرق کے درمیان ہون و دونوں کے متن کہتا ہے فان کان شہید المازجت بالماہیۃ دل مطہضت الکلیہ
 اگرچہ رسوب مذکور شد یہ المازجت بول سے ولالت کرتا ہے اور پڑھت جگہ کے وہاں کان و دن ذلک دل
 مطہضت اجرت فی مجری البول فان کان متمیزا فاکثر من الثانیۃ و انتضیب او اگرچہ رسوب غیر شد یہ المازجت
 ولالت کرتا ہے اور پڑھت مجری بول کے پس وہاں کہ تفرق اتصال بیچ تضییب و شہدے کہ رسوب بایست
 متمیز ہوتا ہے اکثر ملین اور جہاں تفرق مافوق مٹانے کے ہوا بیچ مجری بول کے رسوب اتواہیت کے مایہ ہوتا ہے
 ہوتا ہے نہیں ہوتا لیکن شد یہ المازجت بھی بعض ہوتا ہے اور تفرقی نے لکھا کہ فرق بیچ نکلے رسوب کہ کہ کان
 قریب سے اور یہ سے باعتبار مخالفت کے اگرچہ لہانے ذکر کیا ہے لیکن فرق صحیح و بکر باعتبار رنگ کے ہوا کہ کان
 کا اگرچہ غالب اکثر ہوتا ہے رسوب سے ہوگا اسلیکے کہ نکلتا خون کا اور اپنے رنگ کے بدون متمیز ہونے کے دلیل قریب
 تفرق کا ہوا لکن قابل بیسیامی ہو گیا ہے رسوب ہوگا اسلیکے کہ بیچ مسافت طویل کے کہ توقف کرنے خون کو لازم ہوا بیچ
 بدن کے بعد مفصل ہونے کے اپنی جگہ سے بالفرد تفرق آسین ہوتا ہے اور سبب غارتت خارج غریزی کا
 سیانی آسین ظاہر ہوتی جو فائدہ نکلتا خون کثیر کا مٹانے سے نہیں ہو سکتا اسلیکے کہ غرق مشا
 اور جو مٹے ہیں اور بیچ جو مٹانے کے کہ سینہ میں پوشیدہ نہ رہے کہ جو مٹانے بیان کر کے کیفیت ولالت
 رسوب سے از روے ذوات کے فارغ ہوا شروع کیا بیچ ولالت کرنے رسوب کے باعتبار مکان کہ
 اور کہ اگر رسوب بیکسب بالکان الی غمام و معلق و الراسب اور رسوب منقسم ہوتا ہے تاہم اعتبار
 طرف غمام اور معلق اور راسب کے انا لغمام قہوا الطافی لیکن غمام پس وہ طافی ہر لینے اور ہر بول
 شہد تاہم اور اسکو محاب بھی کہتے ہیں اور مٹی و دھون کے ابر میں و سبب قلة النفع و قلة الرکاب
 سبب اکثری رسوب غامی کا قلت نفع ہوا و نکلتا ہے کا اور اور اس سبب سے کہ بیچ ذوات ہر ہوا

یہ جیسے ترسوب بھی بسبب قشریج کے اوپر پختہ ہوا اور سبب طفق کا دوسرا جس جو جیسا کہ بیان ہوتا ہے وہاں تو
 کہ سبب طفق کا اور اوپر آئے اس چیز کا کہ باطن میل اسفل کو رکھتی ہے تین وجہ سے خالی نہیں ہر ایک وہ کہ
 حرارت قوی آئین اثر کرے اور اجزاء کثیف کو لطیف کر کے مود کرے جیسے کہ قشریج بخار ہٹانے پانی کے
 اور وہاں بننے لگتی ترسے کہ سبب ہر وقت گرم ہونے کے بہت مدت دوسرا وہ کہ ساتھ اجزاء ممتنع قابل خود
 وجہ کم حرکت اور پختہ ہونے اسکی جانب اسلئے کہ ہونے والا ہوا اختلاط اکثر کر کے پس اس چیز متسفل باطن
 اوٹھا دے طرف اوپر کے جیسا کہ بیچ گرد باد کے مشہور ہے کہ اجزاء ارضی اور اشیائے نایف ممکن التماس
 لٹنے ریح سے اٹھتے ہیں تیسرا وہ کہ نقل تخلیض شکل ہوا اور اس سبب سے اوپر پانی کے طانی رہے اور
 نیچے بخار سے جیسا کہ معاص کے مرئی ہے کہ باوجود افراط نقل کے جس قدر اسکو ہلکا کر کے اوپر پانی کے
 رکھیں طانی ہوتا ہے و اما المعلق فوالوقت فی الوسط و سبب قلۃ الامین الذکورین لیکن معلق پس وہ جو
 کہ درمیان قاور وہ کے ٹھہرے اور سبب اسکا کہ ہونا و نون ام مذکورہ کا غلام ہیں ہیں یعنی اگر قنات
 نسیج کی اور تصدیق کا اس جگہ بھی مشروط ہو لیکن قنات نسیج اسکی نسبت قنات کے کہ طانی ہونے کی اگر
 کثیر حاصل ہے کہ نسیج ریح معلق کے منظر طانی کے زیادہ ہو اور تصدیق کا کثیر و اما الالسبب فیید علی السبب
 الطبیعی علی النسیج و فی غیر الطبیعی علی سوادہا لیکن رسوب نشیبین پس ولالت کرنا ریح رسوب
 طیبی کے اوپر نسیج کے خود ریح غیر طیبی کے اوپر برائی حال کے اور ریح طانی اور معلق کے ہی موافق
 حکم اپنے ہونے اور نہ ہونے کے رسوب مختلف ہوتا ہے جیسا کہ کہا جاتا ہے ساتھ قواعد کثیر کے کہ لائق
 اس جگہ کے ہر ذکر کرنا اچھا جائیگا کہ رسوب محمود ہر مذموم اگر محمود ہو نسیج اور اعلیٰ اسکیوں اسبب ہو پس
 معلق پس طانی اور وجہ اسکی یہ ہے کہ اعضا جیسا کہ معلوم ہے اسی طرح واجب ہے کہ ارضیت انہیں غالب
 تقویٰ اور سخت ہوں اور ہر حرکت کے اور جمید ہوں انفعال سے اور جو بالیف اعضا کا مانند
 اور مانند اسکے منہ نشین کرنا ہر غلبہ ارضیت کو اسبب اسلیئے کہ تھوڑی آگہ گرم کرنی ہوتا ہے بہت کثیف
 اور جو السباع کو قبول ہر دفعہ بول میں جو نسیج ہوں ارضیت انہیں غالب ہوتی ہے اسلیئے کہ نشان کنگی
 مادے کے مشابہ ہونا اسکا ہر ساتھ اعضا کے اور اوپر گزر چکا کہ ارضیت ریح اعضا کے غالب ہو
 پس ریح مشابہ ہونے کے ساتھ اعضا کے بالفرد چاہیے کہ ارضیت غالب ہو اور جس چیز میں ارضیت
 غالب ہوتی ہے وہ پانی میں بیٹھ جاتی ہے لایم حالہ شرط نہ ہونے لایم کے کہ ہر ہوتے سے کہ مذکورہ جو اجزاء رسوب

نسیج

نسیج

مزموم و در طرح ہر ایک وہ کہ غایتا شری ہو مانند ریت کے اور ظاہر ہو کہ یہ شوگا گرم اسب اور تر سبب ہو گا اور
زیادتی شری نہیں ہو و تورا وہ کہ اس میں از غنیت ذاتی شوگا سبب کوئی امر غیبی کے کہ حاصل اس کا
ماصل ہوئی و اور تورا اسب بالاحوالہ روی زیادہ ہو پس معلق نہیں تمام طانی یعنی طانی اسلم سبب
ما دون اپنے کے اس لیے کہ غلبہ از غنیت کا اس طرح رسوب مذموم میں دلیل قوت اور شدت سبب کا ہو
مگر یہ کہ سبب شوگا ملنا سبب کثیر کا ساتھ حرارت مفرط کے ہو یا ہونا اسکا شدید الاستدائن کر اترت
اگر چہ طانی ہو لیکن روی نیا وہ ہو تا کہ سبب غلبہ از غنیت کے کہ سبب مذموم قوت سبب کے کہ اور تورا
سبب امر قاصر کے ارادہ ہونے سے نہیں بھگتا ہو گا لایکنے اعتبار اگرچہ رسوب محمود کے گذر کر طانی
اصل امر از غنیت نہیں ہو لیکن بیچ خنیت لوگوں کے کہیں رسوب محمود طانی یا مطلق سے امراض اس کے
مقتضی ہوتے ہیں اور اسی طرح بیچ رسوب مذموم کے کہ از غنیت اس میں ذاتی شوگا طانی کو بیچ معلق
اور اسب سے جانتے ہیں لیکن خاص ساتھ مادہ طینی اور سوداوی کے کہ اس لیے کہ اگر مادہ مفرط ہو اور
رسوب مذموم اس سے حاصل ہو طانی اس میں روی زیادہ ہو گا اور اسب نسبت اپنے فوق کے
بہتر اور غلت اس کی یہ ہو کہ مادہ بلغم اور سودا کا تثیل زیادہ ہو اور جو قوت طبیعت اس پر غالب آوے
اور یکا دے طبیعت مادہ کو بچہ زرقی ہو اور سبب کرتی ہو پس طانی ہونا اس میں تثیل بہتر ہو گا اور
مفرط کے گرم اور سبب اور صاحب اعتدال جو تر سبب اسکا نشان غلوب ہوئے ثوران مادہ کا
اور غالب ہوئے طبیعت کا ہو پس تر سبب اس میں نشان شری کا ہو اور اسے طیف طیف کو بیچ رسوب طینی
اور رسوب داوی کے سبب خفیف ہوئے جرم رسوب کے ہو اعتبار سے ساتھ ہو تا ہو اور کم دم
اس پر شوگا پس مذموم ہونا اسکا بیچ طانی کے کہ ریح اور حرارت سے ہو محمود ہو تا ہو اور فرق وہاں
و و تون کے یہ ہو کہ جو سبب ریح کے طانی ہو کثرت سے خالی شوگا اور جو حرارت زائد سے طانی ہو کثرت
اور علامتوں سے خالی شوگا اور جو قوت بیچ رسوب طینی اور سوداوی کے علامات نمون او طانی ہو
لا محالہ خفیف ہوئے شکل سے ہو تا ہو اور شکل چوڑی اس کی بھی محسوس ہوتی ہو فائدہ بہت ہو تا ہو
بول غلیظہ اور رسوب اگرچہ پختہ اور تمیز ہو سبب غلیظہ ہونے بول کے اور پانی کے شری غلیظہ
کہ تنویرا جو اور اسی طرح بہت ہو تا ہو کہ بول رقیق ہو اور رسوب اگرچہ خام لیکن سبب رقیق ہوئے
بول اسب ہو حاصل یہ ہو کہ جو کچھ بیچ تر سبب اور غلبہ اور تریب ہونے احکام رسوب کے اس پر

بظن اعتدال قوام بول سکے ہر اور اگر ایسا ہو اور جب اعتبار سے متروک ہو پس طبیب کے مراعات ان کو کا
 نماذ رکنا واجب ہوتا ہے اور بہت ہوتا ہے کہ رسوب مانند غلام کے ظاہر آتا ہے اور طبیب اس سے ڈرتا ہے اور
 اہمال یہ کہ وہ شریخ نفع کا ہر اور بعد اسکے معلق ہوتا ہے پس اس سب ہوتا ہے اور بہتری مرض میں حاصل ہوتی ہے
 اور جب وقت میں بچان تمام یہ اسکے سبب غما می ہو خوف اس کا ہر کہ نکس ہو گا پو شیدہ نہ ہے کہ جو میان رسوب
 ہر فاعل ہو ہے اب ذکر کرتے ہیں کہ بدل نفع صحیح کیونکہ ہوتا ہے اور فرق بیچ بول ان کو کون کے اور جو انون کے اور
 مشاخ کے اور مردوں کے اور خورقون کے کیا ہر اسکو تین فائدے ہیں ہم کہیں گے فائدہ بیچ بیان بول
 صحیح اور نفع کے جاننا چاہیے کہ بول پختہ خوب واجب ہے کہ معتدل ہو قوام اور رنگ اور بو میں اسلیے کہ
 افراط بیچ ہر ایک کے اسنے ہو گا مگر سبب افراط خروج کے اعتدال سے اور بیچ مٹا اسکے ہو چاہیے
 کہ معتدل ہو مگر کہ اکثر اور طریق وقع طبیعت کے ہو کہ وہ محمود ہے اس سبب سے کہ شیخ رئیس نے واسط
 ہونے بول نفع صحیح کے اعتدال بیچ مقدار کے شرط نہیں کیا اور بھی جانیں کہ کلنا بول کا ان اعتدال
 اگر سبب کوئی نہ میرشوب یا ماکول سے یا سوائے کے ہو ساتھ بقاے صحت کے معتدل ہونے بول میں
 قیح نہیں کرتا ہر اور ساقط الاعتبار ہر جیسا کہ بیچ مقدمہ اس بحث سے کہ کیا گیا کہ حکم اوپر احوال بول کے
 اوپر تقدیر اسکے محفوظ ہونے کے ہر تغیرات وار وغیر مرض سے اور جاننا چاہیے کہ بیچ بول نفع صحیح کے
 ہونا رسوب کا واجب نہیں ہے اور اگر ہو جو ہو گا یعنی رسوب غیر محمود مکن نہیں ہے کہ بیچ بول صحیح کے ہو
 اور نہ موجود ہونا رسوب کا بیچ بول صحیح کے اسلیے کہ رسوب طبعی ہو یا غیر طبعی فی الحقیقت بدون
 خروج کے امر طبعی سے نہیں ہو سکتا ہو لیکن اگر غیر طبعی ہر خروج اسکا امر طبعی سے ظاہر ہو لیکن اگر طبعی ہو
 و اور سے باہر نہیں ہر یا فضول ہضم سے ہو گا یا فضول اخلاط سے اور پیدائش ان فضول کی اگرچہ
 ہم تسلیم کرتے ہیں کہ امر طبعی ہر لیکن مشک نہیں ہے کہ فضول مذکور ہر چند کہ تر ہو بہتر ہے اور ظاہر ہو کہ دبکنا فضول
 معتدل بہنوں رسوب اسنے ظاہر نہیں ہوتے پس بول عذیم الرسوب صحیح افضل رسوب واسے سے
 ہوتا ہے اور قلیل الرسوب بہتر ہوتا ہے کہ تر الرسوب سے اور جوہ تحقیق ہو اور ہونا رسوب کا جس جیسے ہو
 بدون نکلنے کے امر طبعی سے نہیں ہو سکتا اس سبب سے کہ تو جاننا ہے اور ہو سکتا ہے کہ ہم کہتے ہیں
 زمین مانے کہ پیدائش فضول کی ہضم اخلاط سے اور امر طبعی سے ہو اس معنی سے کہ فعل طبیعت
 حاصل ہوتا ہے اور پیدائش اسکی مطلوب بالطبع ہر بلکہ طبعی کہنا اسکا اس معنی سے ہے کہ وہ ضروری ہے

اور لازم فعل طبیعت کا ہوا اس لیے کہ ضروری مذکور کو کبھی طبیعی کہے ہیں بطور استہراک اسمی کے اور فی الحقیقت
 یہ طبیعی ہوا مستعار مطلوب ہونے طبیعت کے ہیں اس تقدیر پہنچا رسوب کا اگر مزہ طبیعی کہتے ہیں معنی جو
 مطلوب طبیعت کے ہر بل بلق اور راست آتا ہوا اور اس سے معلوم ہوا کہ ریح بول صبح کے فصیح جو نا
 رسوب کا واجب نہیں ہوا اور اگر ہوا محال رسوب محمود کا ہو گا اور حضرت رسوب محمود کی گندہ رنگی ہوا دینو نا
 رسوب مذکور کو ریح بول صبح کے ظاہر ہو کہ حصول اس رسوب کا نہ ہو گا مگر فضول غیر طبیعی سے کہ ہرگز ہوا اور
 اور بول لا و صوف کریم حیحیون کے مذکور ہوا اگر پایا جاوے چھ مرض غایت الحیرت کے تھوڑی مدت میں
 یا وفتہ دلاست کرتا ہوا اور علی چہ ہر مرض کے دوسرے دن ٹھہر اس بول سے اس لیے کہ نشان شایہ
 غالب ہونے طبیعت کا ہوا انتباہ استدلال چھ قوام بول کے ظاہر ہوا اور غتہ ال اسکا را یہ میں ہی معلوم کہ
 لیکن اعتدال اسکا رنگ میں وہ ہوا کہ اتاری ہو یا قریب احمر ناصع کے باستبار دونوں نہیب کے چنانچہ
 بخت بول اسفرین چھ من اتری کے ساتھ چھین جانہیں کے مشورہ مذکور ہوا اور بیان کی تھوڑا سا
 کہا جاتا ہے اس تھوڑی سی اس امر کے کہ رنگ سب اخلاط کا سرخ ہو جان تو کفر دیکھیں قدما کے رنگ معتدل
 ہوا کا وہ ہوا کہ قریب زعفرانی کے ہو یعنی ناریت کمال کو پہنچی ہو اور زعفرانیت سے قریب ہو لہذا کہ
 کہ بول صحیح کا در بیان ناری اور زعفرانی کے ہوا اس لیے کہ انتہائے ایک چیز کی نسبت اس چیز کے کہ اس کا
 اور نظر اپنی ابتداء کے در بیان میں ہوتی ہو اور پھر چکا کہ بعد ناری کے مرتبہ زعفرانی کا ہوا اور در بیان ان
 دونوں کے درجہ درمیان ہر چنانچہ بحث اتری میں بیان ہو چکا ہو اور حجت قیاسی یہ ہر کہ لون سب اخلاط
 قریب رنگ قانی کے ہوا اور یہ سترم اس امر کو ہر کہ رنگ بول طبیعی کا بھی سرخ ہو لیکن نیچے قانی کے
 اس لیے کہ بول وہ نایت ہر کہ جدا ہوتی ہو اخلاط طبیعی سے جو پکے اخلاط کے چھ جگہ کے اور شک میں ہر
 کہ کوئی جزو اخلاط سے بول میں بلکہ آتا ہوا اور جو وہ رنگین ہو لہذا کہ کوکرون رنگ کے اور شفاف ہوتی
 اپنے رنگ پر رنگین کرتا ہے لیکن اس سبب سے کہ سبب یعنی پانی معتدل المقدار کے اصل رنگ ٹھٹھ
 جاتا ہوا اور نہ صیف ہوتا ہوا مرتبہ قانیت سے نیچے آتا ہوا اور قریب احمر ناصع کے دکھائی دیتا ہو پس بول
 طبیعی واجب ہر کہ ایسا ہو اور اوپر سرخ ہونے سب اخلاط کے دو دلیلین کی گواہی ایک دوسرے کا
 اخلاط میں خون ہوا اور رنگ طبیعی خون کا قانی ہو پس واجب ہر کہ سب اخلاط سرخ ہوں اس سبب سے
 اور مطلوب ہونے اور اخلاط کے نیچے غالب کے اور سبب مذاک کرنے ایک دوسرے کو کہ سولہ

نکات اخلاط کا سرخ

خون کے ہر اس واسطے کہ سیاہی متاخر خون میں بننے سے اس سے حاصل ہوتی ہے سفیدی اور زردی کو کہ ظفر
اور مفرج سے واقع ہوتی ہے ہمارا کہ کرتی ہر اور رنگ کسی کا لئے ظاہر نہیں ہو سکتا جب تک کہ طبیعی میں پس
بالضرر سو اسے رنگ خون کے محسوس نہیں ہوتا ہر اس مجموعہ مرکب الاخطاط میں نہ مذکور کہ خون کہ انہیں
کہ بدون بننے اور اخلاط کے ہر ایک سے پایا جاتا ہے اس لیے کہ دم مرکب الاخطاط پر دلیل دوسری وہ کہ ریح مقصود
بہشت ہر کہ اگر طبیعی کے باوجود تغیر ہونے رنگ خون کے سیاہی سے ساتھ مفرج کے اس جگہ کہ اس
خون کا کیفیت سے ہو جو بند کرین اکثر ضرر ہوتا ہے اور یہ نہیں ہر کہ سبب بکھلنے خون طبیعی کے کہ
مرکب الاخطاط ہر پس رنگ اخلاط طبیعی کا نہ ہو گا مگر سرخ اور اس سے وہم نہ ہو کہ رنگ مفرج اور خون کا اگر
جدا ہوں بھی سرخ ہوتا ہے اس لیے کہ جو کچھ لگا گیا ہر سرخی رنگ اخلاط سے باعتبار کہ ہونے اخلاط کے
ساتھ خون کے ہر سو اس کے پس سفید ہونا بلغم کا شلراج حالت بسیط اور اکیلا ہونے کے اور سرخ ہونا
وقت ترکیب کے ساتھ خون کے مدعا کو نقصان نہیں کرتا کہ لایخنے اور حجت متاخر خون کی یہ ہر کہ ریح حالت
صحت کے شک نہیں ہر کہ فضول کہ تر پیدا ہوتے ہیں اسبب قوی ہونے طبیعت کے اور کثرت نمائیں کے
اور یہ معلوم ہو کہ ہر مفرج مستعمل المقدار کا بیج بول کے لازم ہر تو خبردار کہ اسے آدمی کو اوپر منع کرنے
بول کے اور ساتھ اس کے بول اسطاعت ال کے مقدار میں کیفیت سوزش کی بھی نہ لاوے اور اگر چہ
اور یہی سبب بول کے ہر ہونے ہیں لیکن مفرج نسبت اور دن کے بہت ہوتا ہے ہر ساتھ بول کے
ال قلمنا پس حالت صحت میں کہ مستعمل قلت اخلاط فضول کی ہر ساتھ بول کے سبب قلت تولد ان
فضول کے بیج بدن کے واجب آتا ہے کہ بول اتر جی ہو یا تہی لیکن مستقر اسے پایا گیا کہ تہی بدون غلبہ
برودت کے اور بدون کی مفرج کے قدر متدل سے نہیں ہو سکتا پس بول بھی ہر اتر جی میں محصور ہو گا
واللہ اعلم اور وہ طبیعت دونوں قول کی ساتھ فواید بہت کے بیج بحث الوان بول کے ہر مفصل کہ آیا
فائدہ بیج بیان بول اسنان کے اور فرق کے انہیں جان تو کہ رنگ بول اگر کو نکالینے ضرور ہوتے ہیں
اور ان کو نکالنا فطام سے قریب انہیں ملنیت مارتا ہے اور مائل تر یہ سفیدی ہو تا ہے اور وہ جلد اسکی
اگر غذا سے ظاہر ہے اور بول صیان کا لینے کھا کہ فطام سے ہیں اور ابھی بلوغ کو نہ پہنچے ہیں غلبہ تر
بول جو انون سے ہوتا ہے اور کثیر الشوریٰ بہت ہے بیان والا سبب کثرت فضول کے کہ کثرت غذا سے
حاصل ہوتے ہیں اور بول جو ہر نکالنا مائل بہ ناریت اور متدل القوام ہوتا ہے ناریت اسبب حرارت مزاج

۴
ظاہر حجت اور مفرج

اور غلبہ صفر کے اور احتیاج قوام بسبب جید ہونے نہ ہونے کے ہوا اور بول گول کا اہل بسبب ہی ہوتا ہے بسبب
 صنعت ہنرم ان لوگوں کے پس اگر فضول مند فہم بول میں کثیر ہو غلیظ ہوتا ہے ورنہ رقیق اور بول مشایخ کا
 رقیق زیادہ ہوتا ہے اور نادر ہوتا ہے کہ غلیظ ہو اور جو وقت بول مشایخ کا شدید الغلا آوے جانتا چاہیے کہ
 حصات زمین ہوتا ہے فائدہ بیچ بیان بول مردوں کے اور عورتوں کے اور فرق کے درمیان ہوتا
 جانیں کہ بول صحیح عورتوں کا البتہ زیادہ غلیظ اور سفید زیادہ اور مردوں بول مردوں صحیح سے ہوتا ہے اور
 علت اسکی کثرت فضلات اور صنعت ہنرم اور کشادہ ہونا مجری بول عورتوں کا اور اگر غلاطیات رحم کا طرف
 آلات بول کے پر لیکن بول مردوں کا مختلف اسکے ہوتا ہے اور بھی جید ہوا میں کم ہوتا ہے اکثر افراس اور
 کمورت اسکی اوپر کیوں کرتی ہے کہ مختلف بول عورتوں کے کہ کمورت زمین ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے کمورت پس
 نہایت قلیل ہوتی ہے اور علت عدم ہونے بول عورتوں کی قلت تیز اجزا کی ہر کشان اُنکی سے تیز ہوتا
 بسبب ہرودت کے اور ظاہر ہوتا ہے کہ کمورت بدون تیز اجزا کمورت کے زمین ہو سکتا اور اس سے علوم ہوتا
 وجہ کمورت بول مردوں کی لیکن وجہ مائل ہوئے کمورت کی طرف اوپر کے خفیف ہونا ان اجزا کا
 بسبب حرارت کے اور اوپر ہونے بول عورتوں کے اکثر کثرت گول ہوتا ہے یعنی مجموعہ کثرت مست ہر اشکل
 سعادہ ہوتا ہے نہ کہ جز اسکا ایسا ہوتا ہے اور بول حاملہ عورتوں کا صاف ہوتا ہے اور اس کے مانند وہ
 اس کے دکھائی دیتا ہے اور کبھی ہوتا ہے کہ بول حامل کا مانند پانی چھنے کے ہوتا ہے اور زمین نہ رقت
 محسوس ہوتی ہے اور اوپر ہونے بول کے ہر ہوتا ہے اور بول حاملوں کا جس طور پر ہوا اسکے وسط میں
 روتی متقوش کے دکھائی دیتا ہے کہ اقال اشج اور قرشی کے گما یہ زمین ہوتا ہے مگر کبھی بندرت
 بیچ بول حاملوں کے بہت ہوتا ہے کہ مانند جب کے محسوس ہو کہ نیچے آتا ہے اور اوپر آتا ہے اور زمین
 کہ جہاں لال ہر از سے کثرت کرتے ہیں بسبب خش نظر کے طرف اس کے اور بسبب قلت ولات ہر از
 اوپر احوال بدن کے اس واسطے کہ ہر از کا مینہ خبر نہیں دیتا ہے مگر حال اس حال سے اوپر احوال بدن سے
 فقط ماتن اس کے ذکر میں مشغول ہوا لیکن اس سبب سے کہ استقصاء ذکر احوال بدن کا منصب
 شرح کا ہے اور اسے بعض امور کے بھی پانا اسکا ضرورت تھا بیان اسکا بعد بول کے لازم آتا ہے ساتھ
 نوائے علمیہ کے فائدہ بیچ بیان ہر از کے جانتا چاہیے کہ ہر از محمود کہ ولات کرتا ہے اور ہر زلاستی مزاج
 ان اعضا کے کہ انکو بیچ تیز کرنے مزاج کے دخل ہر وہ کہ پہنچتے نصف آسمین ہوں ایک وہ کہ

متشابه الاجزاء اور رطوبت اسکی شدید الاختلاط ساتھ ارضیت کے ہو لینے ہرگز اختلاف نہ رکھتا ہو اسلیکے
 اگرچہ نمونہ نمونہ ہوگا اور امتزاج و دلیل تفسیح کا ہر اور اگر متشابه نہ ہو مختلف ہوگا یعنی بعضا نرم اور بعضا خشک یا
 بعض منقسم اور بعض غیر منقسم لامحالہ نشان بدی حال کا ہر دوسرا وہ کہ بیچ مقدار اور رنگ اور اثر اور
 تمام اور وقت کے متبادل ہو اعتدال مقدار میں وہ ہر فصل بہ نسبت غذا کے بہت ہونا اقل قلیل
 بیچ قنات کے متوسط ہر لوگوں نے کہا ہر اگر ایک شخص معتدل الخلیج غذا کے مطلق بیچ حالت اعتدال جمع کے
 کھاوے اور وقت اعتدال کے سکے اور رطوبت بدنی اس سے بے فضل اسکا چارہ سے کہ نسبت باکول
 او صاحب کوچہ اور پس اس سے از روے وزن کے اور حکم اعتدال حجم کا آگے آجیگا اور اعتدال بیچ رنگ
 یہ ہر کہ خفیف الناریت ہو یعنی زرد اور ہلکا بشرطیکہ کوئی چیز صاف نہ کھایا ہو اور سلیکے کہ جیسا بول میں
 شرط ہو کہ اشیاء صاف نہ کھایا ہو بیان بھی دہی شرط ہو اور اعتدال بیچ راجحہ کے وہ ہو کہ نہ بد ہو اور
 نہ بد ہو بوسلے کہ شدید النتن و دلیل عفونت کی ہو اور عدم النتن نشان زیادتی برویت کی اور
 اعتدال بیچ قوام کے یہ ہو کہ ہموار ہو اور بمنزلہ شد معتدل القوام کے ہوا سلیکے کہ قوام شمد کا بھی
 مختلف ہوتا ہو اگر شہادت اسکی شد مطلق سے و بجاوے مطلب نہیں حاصل ہوتا ہو اور اعتدال
 بیچ وقت کے یہ ہو کہ موافق عادت کے بعد کامل ہونے ہضم کے او پورا ہونے حجاب خلاص کیوں
 طرف جگر کے سکے اور بیضوں نے کہا ہر کہ وقت متوسط واسطے کھنے ہر از کے وہ ہو کہ بعد تناول کوں
 جب بار ساعت بخوبی گذرین فضا غذا کے نہ کور کا سکے اور حق یہ ہو کہ اندازہ کرنا وقت کا اور عادت کے
 کہیں اسلیکے کہ احوال سب سمجھو نگاہ نہیں ہو کہ لایقہ تیسرا وہ کہ سہل الخرج ہو اور نہ کھانا اسکا ارادہ نہ
 اور الخرج نہ کرے اسلیکے کہ سہولت خرج کی دلیل قوت دفعی ہو اور نہ کھانا ارادہ سے نشان سلامتی تو
 باسکہ کی ہو اور خالی ہونا الخرج سے نشانی نہ ملنے صفا بہت کا ہو اور جانا چاہیے کہ اگر چہ مرارہ سے تھوڑا
 صفر اسماعین آتا ہو واسطے خبردار کرنے کے لیکن جو تھوڑا آتا ہو برزین الخرج نہیں کرتا اگر اسوقت
 کہ بہت آدے یا شدید الحار ہو جو تھوڑا وہ کہ صاحب بقیہ اور قرقرہ ہو اسلیکے کہ یہ بدون کثرت بیچ
 بیچ اسماع کے نہیں ہوتا ہو اور کثرت بیچ کی اسماعین دلیل ضعف اسماع کا ہو یا بچوان وہ کہ بیچ حجم اور کثرت کے
 قریب ماکول کے ہو اور یہ اسواسطے ہو کہ اجزاء غذائی سے باعتبار جذب ہونے طرف جگر کے
 ناقص ہوتے ہیں اور مقدار کم ہوتی ہے لیکن بواسطہ طبع کے کہ اس کے نشان سے بسیط اور خفیف کرنا

تیار کر نقصان کا ہوتا ہے اور اس سبب سے جرم فضلہ کا باوجود نقصان اجزاء کے اکل بخلہ ہوتا ہے اور
 قریب جرم ماکول کے دکھائی دینا جواب استدلال اس پر ہرگز کار نظر اسکے اور یہ احوال ہاں کے نام کرتے
 آئندہ قہمین ذکر کیا جائے اور قہمین پانچ کمیت ہرگز کے اور یہ قہمین نوجہ سے قاح نہیں ہر ایک یہ کہ زیادہ
 استقدر سے ہو کہ مقتضی معلوم اور مشرب کا ہوا اور اسکو کثیر کہتے ہیں اور کبھی ہرگز زیادہ معلوم سے ہوا
 و مہر کہ کہ مقدار مقتضی سے ہوا اور اسکو قلیل کہتے ہیں تیسرا یہ کہ مساوی مقتضی کے ہوا اور اسکو معتدل
 حق الاستدرا کہتے ہیں اور میان اسکا ہر از طبعی بین گذرا اس جگہ کثیر اور قلیل کو ہم ذکر کرتے ہیں و قہمین
 قسم پہلی پانچ کثیر کے ہا قہمین کہ ہرگز کثیر و درجہ سے ہا نہیں ہر ایک کامل المضم ہر تا ہر یا غیر کامل المضم لیکن
 کامل المضم ہر کسی دو طور ہر ایک یہ کہ اجزاء غذائی اس سے پچ بدن کے نافذ ہونے کا طریقہ
 اور یہ نہیں ہو سکتا ہر جب تک کہ کوئی جسم بدن مانند رطوبات اور اخلاط اور اعضا کے ساتھ اس کے غلام و عام کہ
 کو خرچ رطوبات اور اعضا کے پگھلے کا خرچ ہرگز کے عمر نسو و غذا سے ہو لینے اور وہ سے جگر میں آتا ہے
 اور جگر سے ماسا ریتا میں ہو کر امعائین آتا ہر یا بواسطہ عروق کے یا اور منافذ کے کہ سوائے مخرج کے ہر
 امعائین آوے جس طور سے کہ ہر دو سرا یہ کہ اجزاء غذائی نافذ ہونے پانچین بواسطہ بند ہونے
 مسالک کے یا ضعیف ہونے مسالک کے یا ضعیف ہونے قوت یا ذہب مجذوب الیہ کے
 اور ذہب مجذوب عنہ کے بالضرور ہرگز زیادہ مقدار مقتضی تناول سے آتا ہر انتباہ کہ کبھی ہر تا ہر کہ ہرگز
 زیادہ مقدار تناول سے آوے مثلاً اگر ماکول آدھا رطل ہو ہرگز زیادہ آوے رطل سے آوے
 اور یہ نہیں ہو سکتا مگر اس صورت میں کہ رطوبات یا اعضا یا عضلین اور مقدار میں بہت ساتھ ہرگز کے
 ملین خواہ اجزاء غذائی طعام سے نافذ ہونے پچ بدن کے یا نہ اور جو پچ کامل المضم ہو کثرت اسکو
 بسبب عدم صلاحیت اسکے اجزاء کے اخذ اسے یہ بھی ہر یا ہر علت کثرت ہرگز کی یا ذویان
 یا نزل یا انفجار ورم کا یا کثرت اخلاط یا نفوذ کرنے اجزاء غذائی کا اور یہ عام ہر کہ ضعیف جاؤ
 جگر سے ہو یا سادہ ماسا ریتا سے اور علامات ہر ایک کے ان اسباب سے علیٰ اسکے جاتے ہیں
 جانین کہ پچ ذویانی کے ہرگز ورم شدید النتن آتا ہر اور التباہ اور شبعان بدن کا آسہ ہرگز
 اور پچ نزلے کے کوئی چیز مخاط کے مانند ساتھ ہرگز کے مٹکتی ہو اور بعد بول طویل کے احتیاج
 ایسی اجابت کی طرف بہت پڑتی ہو اور پیچ ورمی کے ریم اور قیح ظاہر ہوتا ہر اس واسطے کہ حسہ

نیز اشتیاق کے درم ہوا و منہ پر اور بارہ اسکالٹن اسما کے آوے باطن پر کثرت ہرگز کی جوتی کے سبب
 پینہ کے اور پنی کثرت افعال کے نکلین جو ہرگز کا ہرگز غلط غالب کے ہوتا ہوا و پنی انا اسما کے گواہی
 دیتے ہیں پس اگر اندر غلط کا رخ طبیعت سے ہرگز چھپے انا رات کا لازم ہرگز اور پنی عدم لغو و اجزا سے
 خدا کے ہزال اور مخالفت بدن کا اول دلائل پر ضعف باوجود سے ہو یا سدا سے اور فرق دریاں
 دو اونی کے ہرگز پنی سدی کے نقل محسوس نہیں ہوتا اکثر امین بخلاف ضعفی کے اور اکثر ہم نے
 اس سبب سے کہ اگر پنی سدی کے کہی نقل محسوس نہیں ہوتا اور یہ اس صورت میں ہرگز کسدا
 پنی اول اسما ایفا کے ہوتے ہیں طرف کو متصل بعد سے کہ ہرگز اس حالت میں امتیاز
 پنی ضعفی اور سدی کے دشوار ہوتا ہوا اور بہتر تیر و لہن واسطے تھیں دونوں طور سدی اور ضعفی کے
 وہ ہرگز اگر ہم پنی مذکور مقامات سے نفع پاؤ گنا نہ بعض سے جانا چاہیے کہ سدی ہرگز اگر قیاضات سے
 نفع پاوے نہ غفحات سے ضعف جاذبی ہرگز اسلیے کہ تو بعض خصوصاً صاحب عطر و عطر تقویت
 دیتے ہیں قوی کو اور پوشیدہ نہیں ہرگز احوال ہرگز کا پنی صورت عدم لغو و عدم جسطرح ہرگز موافق
 حال معلوم کے مختلف ہوتا ہوا اسلیے کہ اگر طعام معدے میں ہضم خوب ہو تو راز کیوں آتا ہوتا و نہ فاسد انضم
 یا ناقص انضم یا باطل انضم قسم دوم ہرگز پنی ہرگز قبیل کے اور قلت ہرگز اس مقدار سے کہ نقصانی
 متناول کا ہو دو طرح ہرگز ایک وہ کہ اجزا سے غذا نے کثیر القدر طرف جگر کے مجذبتین اور نقل متحرک ہرگز
 اسلیے کہ جس وقت اعتنا شدہ لیا حاجت ہوتے ہیں طرف غذا کے اور جگر سے تقاضا کر لہن بطور
 اختصاص کے اور جگر معدہ اور اسما سے جذب کرتا ہوا اسکو کہ پنی نقل اجزا سے غذائی کے ہرگز ہرگز
 کہ پنی معلوم کے اگرچہ رعیت غالب ہوتی ہو لیکن جو تحلیل قوی ہوتی ہرگز اجزا سے ارغی کی طبیعت ہرگز
 غذائین صرف ہوتے ہیں اسی سبب سے بعض حیوان میں پنی غذا ہوتا ہوا اور جو بہت کھانا بعض
 آدمی کا نقل کرتے ہیں اور قدرے محسوس بھی ہوا ہرگز قیاس سے زیادہ کھاتے ہیں اور فضل نہایت
 متحرک اور تین دن کے بعد کھانا ہرگز پنی پنی دیتا ہرگز قبیل سے ہرگز اور نہ پنی نابین کا باوجود
 افراط غذا سے کہ اس سبب سے ہرگز اسکا اعتنا سے تحلیل مفرط ہوتی ہرگز تحلیل افراط سے نہونی
 عظم بدن میں بالعموم ظاہر ہوتا و دوسرا وہ کہ اگرچہ اجزا سے غذائی افراط سے مجذوب ہوں جگر سے
 لیکن سبب وقوع سدا کے پنی مسلک کرنے صفر کے یا بواسطہ دیان اسما کے کہ نقل کو غذا کرتے ہیں

براز کتر آویگا اور یہ مندر متوجع ہوتا ہر دفعہ روز سراج توام یہ ان کے اور یہ تیرن جم سے یا پھر نہیں ہر منہ علی ہوتا تیر
یا غایبہ مستدل آپ آگے میان ہر چکا رقیق اور غلیظ کو ہم اس جگہ بیان کرتے ہیں دو قسم میں قسم پہلی بیج ہر
رقیق کے اور اسکو رطب بھی کہتے ہیں اور وہ دو نوع ہر ایک وہ کہ باون لزو جت کے ہر دوسرا کہ سا
لزو جت کے ہر لیکن ہر از رطب خیر لمرج و طرح ہر ایک وہ کہ تادل الطویلین سے یا پھر گرم بانی سے ہر از
مین لین ظاہر ہر دوسرا کہ امور داخل سے ہر اور اور داخل رطب ہر از کے حقیقی ہیں اور عارضی متوجع
ہر میں کہ جسم رطوبت ہلے سا تہ ہر از کے مختلط ہوں جس طریق سے کہ ہر اور جسم مذکور ملو ہر ہر کہ رطب بات
اگلے ہونے یا رطوبات ثانوی یا اعضا سے پکھا ہوے اور عارضی وہ ہر کہ کوئی جسم ہر از سے سا
ہر از کے نہ بلکہ کوئی اسباب سے اجزائے غذائی کہ مینغی منجذب ہنوں طرف کبد کے پس بالفہ ہر از
کیلو سکی کیگا اور علامات ہر ایک کے ان اقسام سے بیج دفع سابق کے کہ مین لین سے لیکن ہر از
رطب لمرج ظاہر ہر کہ ہر دہ لمرج کے حاصل ہوا اور عام ہر کہ مادہ مذکور خارج ہر دہ سے ہر یا و
جو فارمی ہر استعمال کرنا غذیہ لمرج کا ہر لیکن بیج مدوت ہر از لمرج کے اغنیہ لمرج سے وہ مندر ہر
کہ غذائے مذکور غیر المتعار ہو تو تر رطب ہر از کہ سکے دوسرا وہ کہ مزاج بدن کا بھی چاہیے کہ مضططرات ہر
تو جو کچھ اس غذا سے پیدا ہو بسبب حرارت کے اسکو منقذ کرے پس طرف لزو جت کے نال کر
اور جو داخل ہر مین طرح ہر ایک وہ کہ اعضا کیلین اور ہر از مین لزو جت پیدا کر مین بسبب ہلے کے اور
مر اور اعضا سے اعضا سے اصلی ہر اسلیہ کہ بیج فو بان گوشت اور جربی اور مین کے لزو جت ظاہر
مین ہوتی ہر از مین اسو اسلے کہ یہ صاحب توام نہیں ہر تو لزو جت کو پیدا کر سکین لیکن اس کے
فو بان سے ہر از وسم اور صدیدی ہوتا ہر دوسرا وہ کہ رطوبات اوٹے لیکن اخلاط کثیر اور لمرج ہر
طرف اموال کے دفع ہوں اور سا تہ ہر از کے نکلیں قیسرا وہ کہ رطوبات ثانویہ بسبب لزو جت ہر از کے ہر
اور یہ ایسا ہوتا ہر کہ جسکو عادت ریاضت کی ہو وہ ریاضت کو ترک کرے اور اس سبب سے فو بان
رطوبات ثانویہ کے تحلیل ہنوں اور جمع ہوں اور ہر اعضا کے بطریق التماسق تریلی کے لمرج ہو جائیگا
پس طبیعت ہر خالق نقائے کے اوپر اس کے دفع کرنے کے قادر ہو اور دفع کرے انکو ہر طرف اموال کے
اور فرق ان انواع مین ظاہر ہر رنگ اس چیز سے کہ نکلتی ہر اور تقدم سبب مامی سے اور بھی تقدم
ترتیل اور حاصل ہر ناخفت کا بعد اجابت کے نشان فوری ہر اس امر ہر کہ دفع طبیعت سے ہر فضلات

اکسیر القلوب تترجمہ مفروح القلوب

[illegible]

سیاہ و تاج و تاجہ اسکے براہین خون سے سیاہ آتا ہے سرخ قسم بیچ براہ زرد سے اور تین مرتبہ اگر کسی
 خفیف اندازہ اور رنگ طبیی اسکے ہی جو جیسا کہ براہ نمودین بیان ہوا اور سواہ کہ شدیدہ الصفرتہ بیان
 اثر ناصع کے اور موافق اسکے اور یہ سبب خارجی سے ہو یا سبب داخلی سے سبب خارجی تھا اور اگر
 کاہر و انتہا غدیہ کے کہ انہیں از غفران ہوا اور سواہ اسکے لیکن سبب داخلی یا کثرت صفر کی جو ساتھ اثر
 یا احتراق اسکے اسلئے کہ جو وقت صفر محترق ہوتا ہو اگرچہ قلیل القادریہ لیکن رنگ اسکے شدیدہ ہوتا ہو
 حاصل ہوا نادر وی کاہر ازین صفر سے محترق سے بہت نادر ہوا اسلئے کہ بیچ مرادہ کے صفر سے محترق
 رہتا ہے پس تحقیق ہوا کہ زردی براہ کی اکثر کثرت صفر سے ہوتی ہوا و نہ بیچ ندری کے کہ کثرت صفر سے
 یا احتراق اور مدت سے وہ ہر کہ بیچ صورت کثرت کے براہ کثیر القادریہ اور اشتغال بدین نادر
 اگرچہ تاجہ اسکے کہ وہ صفر طبیی ہر خلاف صفر صاحب تیزی اور احتراق کے کہ اسکے انکس ہو تاجہ تیزی
 کہ زردی اسکی رنگ متبدل طبیی سے بھی کہ رنگ ہوا ہر یہی یا سبب خارجی سے ہو یا سبب داخلی
 سبب خارجی تھا اول تین صفت کا ہوا مانند دودھ و غیرہ کے اور سبب داخلی دو طرح ہر ایک جملہ کثرت براہ
 قبل کرنے صفر کے بالکل اور اسکو تصور نفع بیچ براہ کے لازم ہو دوسرا کہ گرنا صفر کا اوپر سوا کے
 صفر بدین حقیقت میں کہ ہوا کثیر ہو لیکن طرف امعائے کم آوے اور جب صفر بدین میں کہ ہو کم کرنا
 اسکے ظاہر ہو لیکن در صورت کثرت کے دودھ سے باہر نہیں ہر ایک وہ کہ صفر اور طرف متوجہ ہوا اور
 مرادہ کے بہت نادر و دوسرا وہ کہ بیچ اس راہ کے کہ در میان جگر اور مرادہ کے یا مرادہ اور امعائے چوسہ وہیں
 ہے اور اس سبب سے جو لطیف ہوا و تاجہ اسکے اور صفر سے غلیظہ نگر کے لیکن حصول اسکے نادر ہر
 اسلئے کہ جو سہد اس راہ بدین پڑتا ہو اکثر تام ہوتا ہو اسوا سبب کثرت نشان صفر سے تفتیح سندہ کی سبب
 جلا اور تیزی اور تغذیہ کے پس جب تک کہ سبب قوی انمواد اث سد سے کا اس مجاری میں نہیں
 کر سکتا اور قوی ہو یا سبب کا کہ عبارت ہو کثرت سے اور شدت سے شایانہ ناما تو سے کا اکثر نہ ہوتا
 آتا ہو ناظمہ اور فرق ان اقسام میں ظاہر ہوا اسلئے کہ قلت صفر کی غلبہ آتا ہر وقت سے اور میل
 کرنے صفر سے دوسری جانب کو ظاہر ہونے آفت سے و نفع ہر اور بیچ سبب کے کہ صفر اوی
 یا ہر قان لاجہ و انتباہ شیخ رئیس شیخ قانہ کے لکھا کہ رنگ براہ کا کہ ناریت اسکی بیچ غایت
 و قوام کے ہو حاصل ہوتا اسکا بیچ منتہی مرض کے بہت ہوتا ہو کہ کو قلیل نفع کا ہوتا ہو اور بہت ہوتا ہو

کوشان روی ہونے حال کا ہوتا ہے اور شارح نے بیچ جمع کرنے و وزن کلام کے لکھا اگر کسی سبب بنا رہے
 اکثر مسفر کی تریخ اکثر ام کے محمود ہوتا ہے اس لیے کہ بیچ اکثر ام کے سبب بحران کے اور دفع طبیعت کے ہوتا ہے
 دوسرے مرض کو اور اگر سبب ناریت کا تیزی مسفر کی اور احتراق ہو لایا اور روی ہوتا ہے اس لیے کہ دلیل انحراف
 مرض کی ہوتا ہے اور فرق و میان ان دونوں کے کئی وجہ سے کر سکتے ہیں ایک وہ کہ جراثیمی نہیں ہوتا ہے
 مگر بیچ کے بخلاف احتراق کے کہ مقدم بیچ کا آسمین لازم نہیں ہے دوسرا وہ کہ حرانی کی بجائے کرناخت کا
 اسوائ میں ضروری ہے بخلاف احتراق کے کہ کچھ اس کے ہلاکی ہے دوسرا وہ کہ بیچ بحرانی کے برابر کثیر آتا ہے جیسا کہ
 ذکر کیا گیا بخلاف احتراق کے کہ برابر آسمین بسبب احتراق کے قلیل آتا ہے بشرط اعتدال تناول
 طعام کے قسم بیچ ہر از سفیدی کے پیدا ہونا اس کا دو وجہ سے باہر نہیں ہے ایک وہ کہ جو چیز بیض ہر از اور
 مقدار رنگ مسفر کی ہر ساتھ ہر از کے ملے اور یہ ہر از اکثر حالت صحت میں آتا ہے سبب اس کا دفع ہونا مختلفا
 ساتھ صدیہ اور دوسرے ہوتا ہے کہ وہ ترک کرنے ریاضت محتا سے بیچ عروق اور اعضا کے بیچ ہر از
 اور یہ محمود ہوتا ہے اور سبب پاک ہونے بدن کا مادہ تنک سے اور سبب زوال تربی کا ہر از اگر حالت
 مزمن میں ہو سبب اس کا انفجار دیکھ کا اور دفع ہونا پیپ کا طرف امعاء کے اور فرق اس قسم میں
 یہ بھی ہے دوسرا وہ کہ صفحہ مرارہ سے امعایں نہ آوے تو ہر از کو رنگین کرے پس نقل باقی رہتا ہے اور
 سفیدی کیلوسی اپنی کے بشرط تناول غذائے صاحب رنگ کے اور سبب امتیاء اتحاد صفحہ کا
 انشاء و مساک مرارہ کا ہر خواہ اس راہ میں کہ در میان جگر اور مرارہ کے جو خواہ سہہ اس راہ میں
 کہ در میان مرارہ اور امعاء کے ہے اور فرق اس میں کہ سہہ کون راہ میں ہے وہ ہر از اگر مسلک فوقانی
 یعنی وہ مجری کہ در میان کبد اور مرارہ کے ہے سہہ وہ جو سفیدی ہر از میں مبتدی ہے ظاہر ہوتی ہے اس لیے
 کہ راہ مرارہ کی طرف امعاء کے کشوف ہے جہنگ کہ بیچ مرارہ کے صفحہ مرارہ میں صفحہ رنگ گہرا اور پیرامعاء
 کچھ رنگ ظاہر ہوگا ہر از میں اور جب کچھ نرہ رنگ ہر از سفید صرف آوے گا اور بھی یرقان مسلک قانی کو
 لازم ہے جو صحت کہ صفحہ بیچ جگر کے محتبس ہوتا ہے بالضرور یرقان لایا ہے اور اسی طرح اس سبب میں
 شرط ہے کہ پیلہ یرقان ہو بعد اس کے ہر از سفید صرف آوے بخلاف سہہ تحتانی کے کہ عبارت اس
 خبر سے ہے کہ در میان مرارہ اور امعاء کے ہے سفیدی ہر از میں دفعہ ظاہر ہوتی ہے آسمین اور بھی ظاہر
 ہونا یرقان کا آسمین لازم نہیں ہے اس لیے کہ یہی مرارہ اور امعایں راہ ہر ایک راہ مرارہ سے طرف

معدے کے بھی ہر جو سکنا تیر جو راہ طواف امعاء کے بندہ بنیہ صفاء راہ سے معدہ تیر گرے اور اس سے سبب
 مفرح جگر کے محقق ہے تو ہر قان کو پیدا کرے طرف اعتناء کے میل کر کے اور اگر قان مادہ سے
 بسبب اس کے نہ کرنے کے اور ہر معدے کے شرط ہے اس سے میں کہ پہلے ہر از سفید ہو بعد اس کے یہ قان
 ظاہر ہو اس لیے کہ مستطیع ہونا صفیہ کا علت سفیدی ہونے کی ہر وقت ہوتا ہے اور انتشار صفیہ کا اعتناء میں کہ
 مملت چاہتا ہے ہر بعد الفطاع کے اخراج مفرح واقع ہوتا ہے پس بالضرور چاہیے کہ ہر قان بعد سفیدی ہر زمانہ کے
 ظاہر ہو انتباہ تناول چیزوں سفید کا مانند دو دو وغیرہ کے علت بیاض اعلیٰ نہیں ہوتا بلکہ سبب
 کم ہونے زردی کا ہوتا ہے جیسے کہ اصغر بن مذکور ہوا ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ طمانندہ کا ساتھ سفیدی کے
 پیدا کرنے والا رنگ خفیف اصغر کا ہوتا ہے نہ محدث سفیدی کا لالہ اختلاط العروق مع البیاض و
 ان کان الصفرة قلیلیا لایحیی الا بیاض علی ما ضد بل کیل الی صفرة تا قسم بیج ہر از سیاہ کے طالت اس کی
 مانند والٹ یول سیاہ کیا اور شدت احتراق کے ہر یا اور زیادتی ہر و دیت اور وجود مواد کے
 یا اور بیض مادہ مرض سوداوی کے اور دفع کرے طبیعت کے اس کو بطریق بجران کے یا اور ہر
 تناول کرنے چیز سودا کے مانند مساق وغیرہ کے یا اور بیضی اس چیز کے کہ مخرج سودا کی ہر و خلالتا
 ہر ایک کے بیچ بحث بول کے مفصل مذکور ہیں اور جو بسبب احتراق کے ہر و شک نہیں ہو کر دی ہر اور
 جو ہر وجود سے ہونا اور الوقوع ہر اس لیے کہ اختلاط جو بیج عروق کے افسردہ ہو کہ مساق ہر و بیض
 ہونا انکا اکثر ہر اول کے ہوتا ہے بسبب وسعت مساک کے اور طرف امعاء کے کہ تر خواہش ہر ہر
 اس لیے کہ مجاری جگر کے تنگ ہیں اور مادہ مذکور غلیظ اور ظاہر ہو کہ مادہ مذکور امعاء میں نہیں ہو سکتا
 کہ بیج جگر کے ہو کر اور اس سبب سے شیخ رئیس نے بیج اسباب ہر از سیاہ کے اس کو شش از بین
 اس لیے کہ نادر مانند معدوم کے ہر اور یہ بھی زردی ہر نادر و تجرید ثابت ہر اگر جملا اسباب سیاہ ہر
 ہر سے ایک سبب بھلنا مادہ سودا کی ہر اور اس سبب سے کہ مادہ سودا کو عام ہر کہ طبیعت کے ہر
 جس خلط سے کہ ہو بعض امور کہ ہر ایک سے متعلق ہیں بیان کرنا بالکمال لازم آتا ہے شہید ہر ہے کہ اگر
 سودا طبیعت ہو یعنی غیر محرق حاصل ہونا اس کا بیج امعاء کے یا سبب دفع طبیعت کے ہر و طبیعت
 بجران کے یا سبب بیضی از وہی مخرج کے اس لیے کہ اکثر اس کی اس مرتبہ کہ نہیں ہوتی ہر کہ ہر
 طرف امعاء کے خواہش کرے بدون حرکت طبیعت کے اور غیر حرکت دوا کے بالکمال کمال کا ہر

۴
 الیچہ سبب
 زردی کے سبب
 صفیدی کے سبب
 بیضی کے سبب
 سیاہی کے سبب

امراض سوداوی بدن دلیل بر تری است و شیخ رئیس نے کہا کہ اگر انکیکٹوس الاسود فانیہ اراتق خروج اور نشان
تقریب کی کہ مراد کیوس اسود سے سوداے طبیعی ہر اسلیے کہ غلط طبیعی سے غلط اسود ہر اور نشان
رنگ ہر از کا اس غلط سے فانی ہونا اسکا آثار احراق سے مخفی نہیں ہر لیکن اگر سودا غیر طبیعی ہر
یعنی محترق مشک نہیں ہر کہ احراق خون سے ہو گیا احراق صفر سے یا احراق بنم سے یا احراق
سودا سے اور فرق در میان انکے میل کرنے سوداے حاصل سے موافق رنگ اس غلط کے اس
حاصل ہوا ہر معلوم ہر اور ساتھ اسکے ہر احراق سودا سے ہر وری زیادہ ہر اور قائل اور خاصہ اسکا ہر
کہ براق ہوا ہر جو زمین ہر گرے جوش کرے جیساکہ سر کرے جوش ہوتا ہر اور بھی سوداے منور ہر
ہر ونا ہر یا کسیلا موافق قوام مادہ کے اسلیے کہ سودا جو جلتا ہر دو وجہ سے باہر نہیں ہوتا یا رقیق رہا ہر
یا غلیظ اگر رقیق رہا ہر محترق اسکا شد یا مجموعت ہوتا ہر اور اگر غلیظ رہا ہر قلیل مجموعت اور ساتھ محترق
کسیلے پن کے ہوتا ہر اور جوش زمین کا اور براتی بیج سوداے محترق کے کہ سوداے رقیق سے حاصل
بہت ہوتا ہر بہ نسبت اس محترق کے کہ سوداے غلیظ سے حاصل ہوا ہر جملہ سوداے اصل کہ سودا
غیر طبیعی ہر احراق غلط سودا سے حاصل نہیں ہوتا ہر اور شہور ہر سوداے صرف نکلنا اسکا ہر
یا اسمال سے دلالت کرتا ہر اور غایت احراق کے اور فنا سے رطوبات کے انداز شیخ رئیس نے کہا
کہ غلط اسوداوی العرق قائل فی اکثر الامور و جہای دلیل علی الملک تیوے نکلنا غلط مذکور کا دلیل انکیکٹوس
اسلیے کہ خبر دیتا ہر اور ہر سبب ملک کے کہ اس کے سبب سے یہ نکلنا ہر وہ کہ خود نکلنا اسکا قائل ہر اسلیے کہ
نکلنا سودی کا ہر طرح مفید ہر کہ الا بیضہ اور پاک کرنا مقید کیا گیا ہر ساتھ اکثر ام کے اسلیے کہ نکلنا اسکا ہر
بیج شروع ام کے ہر اعمال قائل ہر اسود سے کہ نشان قوی ہونے سبب ملک کا ہر اسلیے کہ احترق
سودا کا نہیں ہر تا کہ اسوقت کہ اکثر رطوبات بدن کے فانی ہوں اور احراق قوی ہو اور ذکر بیج ہر
مرض کے ہر دیکھنا چاہیے کہ قوت مرض کی ضعیف ہر یا قوی اگر ضعیف ہر یہ بھی ملک ہر اور اگر قوی ہر
کہ طبیعت قادر ہو اور ہر دفع کے اور سلامت سے گزرے لیکن یہ نادر ہر اسلیے کہ مرض جو ارضیت سے
ہو ہر کہ قوت بدن کی ساتھ اس کے قوی ہو خصوصاً کہ زمانہ مرض کا وراز ہونے سے منتہی کو ہو ہر ہر
ساتھ اسکے جو ممکن تھا ہر اکثرت کو ساتھ اکثر ہر ہر کے مقید کیا ہر قسم بیج ہر از ہر ہر کے جانین کہ ہر ہر
کہنا ان مضرت سے ہو دلیل الطلا سے حرارت غیری کی ہر اسلیے کہ سبب ہرزی کا زیادتی ہر

تقریب کی کہ مراد کیوس اسود سے سوداے طبیعی ہر اسلیے کہ غلط طبیعی سے غلط اسود ہر اور نشان

یا افراط سردی کی اور بچہ دونوں صورت کے انطفا سے حرارت غریزی کا لازم ہوا سبب یہ کہ اوپر تفسیر
احتراق کے روح تکمیل ہوتی ہو نہ علیہ حرارت نہیں منطفی ہوتی ہو لیکن بچہ تقدیر سردی کے ظاہر ہو کر افراط
بچہ سردی کے نہیں ہو سکتی مگر سو وقت کہ قوت حرارت کی اسکی مقاومت اور بااعت سے باطن
ہوئی جو علامت ہر ایک کی آثار سبب سے معلوم ہوا اور بھی سبزی ہر ایک کی اگر جنس ہمارے ہوا کہانی ہے
احتراق سے ہوا اور اگر جنس آسمانگونی اور پنبہی سے ہوا افراط سردی سے ہوا اعتبار دیا کہ ایک قسم
مرب سے ہوا اور وہ بھی دلالت کرتا ہو اور انطفا سے حرارت غریزی کے اور سپید آتش اسکی جنس
مگر ہر دو مغرط سے اور اسی طرح ہر دو صافی سوال اگر کہیں کہ طبیب نے بول کو ساتھ اقسام کثیر کے ذکر کیا
لیکن ہر ایک کو اس تفصیل سے بیان نہیں کیا علت اسکی کیا ہو جواب اسکا یہ ہو کہ جو دیکھنا ہر ایک کا
اور تامل کرنا آسین مگر وہ تھا اور دلالت اسکی بھی اور ہر احوال بدن کے کثیر ہوتی ہو مگر بچہ امراض
اسہال و امراض البطن کے طبیب نے بچہ ذکر اس کے رنگوں کے قیود نہ کی اور جو چیز کہ کسی گئی
واسطے تشخیص اقسام کے اور واسطے احوال شکم کے کافی ہو اور شکم نہیں ہر ایک دلالت ہر ایک کی
مرض میں زیادہ ہر دلالت بول سے سوال اگر کہیں کہ ہر ایک سبب کو دلیل انطفا سے حرارت غریزی کا
مقرر کیا ہو نہ بول اخضر و علت اسکی کیا ہو جواب اسکا یہ ہو کہ رنگ بچہ ہر ایک کے بدون سبب قوی کے
ماصل نہیں ہو سکتا بخلاف بول کے کہ سبب شفاف ہونے کے اور بے صافی سے رنگین ہوتا ہو
پس قیاس بول اور ہر ایک کا اس امر میں لازم نہیں ہو قائلہ ہر ایک سبب بچہ اگر کون شیر خوار کے دلیل انطفا
حرارت کی نہیں ہر ایک کا سبب یہ کہ انہیں سبب سہ کے کہ ماسا ایفانین پڑتا ہو جس نفل سبب ہر ایک اکثر
الزمین پس حکم اوپر سبزی ہر ایک طفل کے باعتبار سبب کے مختلف ہوتا ہو اور ہر طریق جو بچہ
نشان انطفا سے حرارت کا ہوتا ہو دفع جو محتاج شکل ہر ایک کے اور یہ دونوں سے باہر نہیں ہر ایک
ہوتا ہو یا ماند ہو مگر گائے کے پھولا ہوا اور جانین کہ بچہ ہر ایک کے ارضیت غالب ہوا جو کچھ کہ ارض
آسمین غالب ہو واجب ہو کہ جمع اور متین ہو اگر بخلاف الطبع ہو اور کوئی چیز مانع الاجتماع اس سے نہ ہو
سبب یہ کہ اگر بطن والا ساتھ مانع الاجتماع کے ہو لا محالہ امتنع ہو گا اور امتنع بچہ ہر ایک کے جب تک کہ امتنع
بہرہ بنو نہیں ہو سکتا اور اس سبب سے کہ تباعد بدون تفریق کے امکان نہیں ہوا اور خال محال کہ
بالضرور چاہیے کہ درمیان اجزائے متفارقہ کے جسم خفیف حاصل آوے کہ سوائے ہر ایک کے نہ

اور ایسا جسم تین وجہ سے اپر نہیں ہوتا پہلی وجہ یہ ہے کہ ہوا اور بخار اور جوہر الائق اس کام کے نہیں ہیں
 پیدا ہونا نفع کا بیج ہراز کے ضرور ہر شخص خاصا ہر شخص کے ہوا بسبب ریح کے بل مساوت اس کے ریح نہایت
 سرزد ہوتی ہو اور حرکت اس کی طرف فوق کے باطل ہوا کی اس لیے کہ اگر ریح ایسی ہوتی بھی تو مانند بخار کے
 مسلح اس کام کی ہوتی اور وجہ الائق ہونے بخار اور ہوا کی واسطے انتفاع کے وہ ہر کسان ہر ایک کی
 اپنے مقاصد اور تقاضا ہر جسم انسانی سے اور بیج ہراز کے کوئی امر موجب انتفاع کا نہیں ہے پس نفی
 اس میں ایسے ممکن نہیں ہوا اور اگر کہیں کہ جیسے ریح سرد و مفرد ہو کر موجب انتفاع کی ہوتی ہے ہر ہو سکتا ہے کہ بخار
 بھی ہو ہم کہتے ہیں کہ ممکن نہیں ہوا اس واسطے کہ بخار جب ایسا سرد ہو گا پانی ہو جاوے گا اور بخاریت سے
 نخل کا بیج بخار سے کہ کہ بدبیت سرد ہونے کے ریحیت پر رہتی ہوا اس لیے کہ ریح وہ وہاں ہر کسے وہ
 اس پر طاری ہووے اور نزدیک پہنچنے سردی شدید کے اگرچہ قضا عد سے باز رہتی ہو لیکن اوپر اپنی ٹوٹی
 باقی کر پس متحقق ہوا کہ انتفاع بیج ہراز کے سوا کسی ریح مذکور کے حادث نہیں ہوتا ہوا اور جب وقت ریح غائب
 ہوا ہوا پر پانی کے پائند ہوتا ہوا اور اسب نہیں ہوتا جیسے قلعہ ریحی میں اکثر واقع ہوتا ہوا اور اس تحریر
 معلوم ہوا کہ ہراز بیج و دلیل لایع کا ہوتا ہر جیسا مقدمین بیان ہوا اس لیے کہ علت انتفاع کی ریح ہوا اور
 پیدا لیش بیج کی بدون قصور بیج کے نہیں ہوتی کہ لایع نے رفع یا پھولان بیج استدلال کے وقت ہراز سے
 جاننا چاہیے جب غذا لکھا جاتی ہے ضرور ہر کسے حاصل ہونے کیا اس تک بیج ہی کے رہتی ہوا اور
 جو موی سے اسما میں جاتی ہوا وہاں بھی جب تک کہ بقایا سے اجزائے کیلوئی کے جگر میں ہر جگہ بیج نہایت
 تو وقت کرتی ہوا اور عروق ماسا ریفاسک نہایت تنگ ہیں ایک زمانہ ممتد یہ چاہیے کہ خلاصہ اس سے ہر کس
 جگر میں ہونے پس وقت طبعی واسطے ہراز کے وہ ہر کس کہ بخار یا سبب خفاہ کے ہوا اور بیج مقدم کے
 اندازہ وقت کا ساتھ خواہد کے بیان ہو چکا اور جوہر از آگے اس سے یا بعد دیری کے اس سے او
 وقت تا طبعی ہر ہراز کا اور وجہ وقت متبدل اس کا طبعی ہر بیج مقدم کے کہا گیا اس جگہ ہر بیج البروز
 اور بلبل البروز کو وہ قسم میں ذکر کرتے ہیں قسم بیج سر بیج البروز کے یعنی وہ ہراز کہ قبل وقت طبعی کے
 نکلے اور یہ امور خارجی سے ہوا اور داخل سے امور خارجی استعمال کرنا مخرجات کا مبرمانہ سپینہ
 سہلات کے اور استعمال غنائل و حقون کا اور امور داخل تین قسم کے ہیں ایک وہ کہ بسبب
 نفس ہراز کے ہوا و مراد کہ بسبب قولون کے ہو تیسرا وہ کہ بسبب امعاء یعنی انشرا کے ہوا اس لیے

شہرِ ناز پرست اور جسوقت کوئی چیز ان آواز سے پس ماند ہو کر نہ رہے یا ضعف اس کے سے ضرور ہوگا
 پس اگر ہزار گدگد جمع اور وقت کھٹنے کے لئے کہ مفرح سے ہوگا اور اس میں کبھی قیام ہزار کے مفرح خفیت ہی
 ظاہر ہوتا ہے اور اگر رنگ اور لہجہ ہو اور نقل و حرکت میں کبھی ہوس ہو ضعف اس کے سے ہوگا تسمین
 علی بالغوز کے سے زمین کھٹنا ہزار کا وقت معتاد سے اور یہ بھی دو طرح ہوا ایک وہ کہ امور خارجی سے ہو
 مانند استعمال حوالہ کے شربا اور حمل اور نشان اس کا وجہ و سبب کا ہر دوسرا وہ کہ امور داخلی سے
 اور عام ہو کہ امر داخلی باعتبار نفس ہزار کے ہو یا باعتبار قوتوں کے یا باعتبار معاش کے یا باعتبار
 اشتیاق تمام اعضا کے جو ہزار سے ہوتا ہے اور غنائے قلابی کا اس کی وجہ ہوتا ہے اور جو اعضا سے ہر
 وجہ و قرحہ کا یا دم کا دلالت کرتا ہے اس پر اس واسطے کہ جسوقت اس فعل امین قرحہ یا دم پر طبیعت خود
 الم اور ازیت سے نزول ہزار کو مانع ہوتی ہے لیکن جو قوتوں سے ہوتی ہیں طرح ہر ایک وہ کہ درانہ طبیعت
 اور نشان اس کا تجاؤز کرنا ہے ہزار کا ہر دوسرا وہ کہ اگرچہ داخل قوی ہو لیکن مفرح امرہ سے کہ اس کے
 اور داخل کو کہ اینی خبر دار نہ کرے اور نشان اس کا سفیدی ہزار کی ہے اور درنا ہر دوسرا کے ظاہر ہوتا ہے
 کہ یہ طبیعت ہو اور اس سبب طبیعت محتاج ہر طرف دراز کرنے توقف ماکول کے بیچ سعد اور اس کا
 اور موافق اتفاق طبع کے ماسک دیکھ طرف اس کا کہ خواہش کرے اور داخل بھی اپنے
 محل میں تاخیر کرے اور معلوم کرے اگرچہ سبب قوتیں باطبع دائرہ فعل میں لیکن قوی اور مغلوب طبیعت
 کی ہیں حکم قاهر مطلق اور نشان ضعف ہضم کے ذکر تشریح ہزار اور پیدا نشیخ اور ریح کا شکم
 اور جو اشتیاق اعضا سے ہر طرف اس کا دیرین آواز ہزار کا بعد تقیہ مواد کے مسلسل سے یا تقلیل اس کی
 اذنا سے اور قلت تناول سے دفع چسپاں چرائی ہزار کے جسوقت ماکول پاکیزہ اور خوشبو ہو اور اس کے
 ساتھ کوئی چیز غیر بو کی مانند ہینگ اور اسن کے غریب ہو اور ساتھ اس کے نقل بہت بدبو ہو دلیل
 کثرت اخلاط عفنی کی ہے اور جسوقت بو ہزار کی ترش ہو دلیل سردی مزاج اور زیادتی بلغم کی ہے اور ہزار
 منکر الزائج یعنی شہ یا انتن نہایت دلیل موت کی ہے بیچ ریش ضعیف کے قرحہ سا قواں بیچ
 کف ہزار کے اور سبب اس کا یا حرارت خفیم ہو کہ اخلاط کلا دیتی ہو جیسا کہ آگ و یک کو جو شش
 لاتی ہے اور کف لاتی ہے یا ریح کہ بیچ بدن کے ہو ساتھ اخلاط کے بے مانند ہوا سے سخت کے
 کہ اوپر دیکھ کے ہے اور پانی سے بے اور کف پیدا کرے دفع اخلاط بیچ کھٹنے ہزار کے آواز اور

عضو سے فاضل ہوا طرف جلد کے متوجہ ہوتا ہے اگر کئی خاص جو پیمنا اس سے ظاہر ہوتا ہے اور
 کہا کہ پیمنا خیریتا ہر اذیلا بدن سے اور اگر پانی سے ساتھ فضلہ کے غلط پانی میں آیا اور بدن جلد
 آیا دس لکھ میں پیدا کرنا ہوتا ہے علامت احوال بدن کے کہ پسینے سے تلاش کرتے ہیں وہ سب چچ
 رشہ میں ہم بیان کرتے ہیں رشہ پیدا ہونے کثرت اور قلت پسینے کے اور اسکو دو قسم میں ذکر کرتے ہیں
 قسم اولی چچ کثرت عرق کے پوشیدہ تر ہے کہ اسباب کثرت کے مطابق چچ میں بعض اُنے طبیعی اور بعض
 غیر طبیعی جیسا اشارہ کیا جاوے گا ایک وہ کہ رطوبت بدن میں زیادہ ہو اور اس سبب زیادتی کے کھلی ہو اور
 وہ کہ رطوبت رقیق ہو جاوے اور سیلان کرے تیسرا وہ کہ اعضا پگھلین اور رقیق ہو کر راہ سام کے کھلین
 چوتھا وہ کہ معام لپے مقدار سے کشادہ زیادہ ہوں اور اس سبب سے رطوبت زیادہ کھلے پانچواں
 وہ کہ قوت دافہ قوی ہو اور رطوبت کو زیادہ دفع کرے چھٹا وہ کہ اس کے ضعیف ہو اور اس سبب سے
 رطوبت زیادہ کھلے ہاں جو دفع کرنے دافہ سے ہو یا ریا ضمت محتدل سے یا حرارت ہو اسے گرم
 کہ مفرط الحرارت ہو یا حام معتدل سے یہ عرق طبیعی ہوتا ہے یعنی بدن کو خفید ہوتا ہے اور اس کے اسباب کچھ
 عرق طبیعی کہ کہتے ہیں اور اسکو اکیس اقسام اسباب عرق غیر طبیعی کہ کہتے ہیں اور وہ ان کی کہتے ہیں کہ ضعیف
 قوت کا کہ کہ قوت دافہ سے ہو کہ مواد نام دفع کرتی ہے کہ یہ سود مند ہوتا ہے اور بہترین پسینے کا وہ کہ زبان اعضا سے یا
 ماسک سے ہو اور فرق در میان اس عرق کے کہ قوت دافہ سے ہو اور اس کے کہ ضعیف ماسک سے ہو کئی وجہ سے
 کہ کہتے ہیں ایک وہ کہ دافہ سے ہوتا ہے چچ امتلا کے ہوتا ہے اور اس کے کھلنے سے فرحت ظاہر ہوتی ہے رحمت میں ہو
 یا بیماری میں اور بیماریوں کو سوائے ون بجران کے اور دونوں میں نہیں آتا ہے بخلاف اس پسینے کے
 کہ ضعیف ماسک سے ہو کہ بدن امتلا کے ہوتا ہے اور مفرط حرارت اور اس احتیال مقویات ماسک سے نفع ہوتا ہے
 اور اسی طرح جو زبان سے ہو مفرط اسکا زیادہ ضعیف ماسک سے ہو اور نہ نفع پانامہ یات ماسک سے
 خاصہ اسکا ہے اور ایسا پسینا بدن تپ حار کے نہیں آتا ہے اس لیے کہ زبان اعضا کا کہ بدن حرارت
 قوی کے ہو مادہ اسکا ایسا رقیق نہیں ہے کہ پسینے سے دفع ہو اس سبب سے کہ جب تکٹا وہ خوب
 رقیق نہو عرق میں نہیں آتا ہے قائمہ جو سوت چچ صحت کے پیمنا بہت آوے اور کوئی سبب
 ظاہر نہو جاننا چاہیے کہ غذا زیادہ اس سے کہ بدن تحمل کرے کئی جاتی ہے اگر باوجود قلت تناول
 اور بدن ظہور سبب موجب کے پسینا کھلتا ہے یا نہیں کہ بدن میں فضلہ بہت ہو اور محتاج استغراض کا کہ

اور کثرت عرق کی سبب دونوں مرض عین دلیل کثرت خلط کی ہو اور کثرت عرق کی مسابقت کثرت اسہال یا استفراغ کے نہایت بد اثر اور حیثیت بعض اعضا سے پسینا بہت آوے اور بیٹے سے کثرت نشان اسکا ہو کہ اوہ بیماری کا بیج اُن اعضا کے ہو کہ اُسے پسینا نکلتا ہو یا اُن اعضا میں بہت ہو اور بعضے میں کثرت اور حیثیت مادہ سبب بدن میں نہت ہو اور کوئی شرائع نکلنے سے بیج غصہ کے نہ عرق مسکون نکلتا ہو اور عرق سرگرم و سراور گردن اور پسینہ سے آوے نشان مہفت قوت حیوانی کا ہو یا نشان اس امر کہ مہفت جو خاصہ محتاج تپ مادہ اور محرق کے (اسیہ کہ دلیل مادہ کثیر اور خام کا ہو اور بیج سر اور حوال اس کے بہرہ اور طبیعت عاجز ہو قسم دوسری بیج قات عرق کے اور اسباب اس کے چار ہیں ایک قلت رطوبت کی دوسرا غلط یا غامی مادہ کی تیسرا تفتی مسام کا چوتھا تو مہفتی وادھ کی مکی عرق کی مسابقت علامات امتلا کے بہرہ خصوصاً جبکہ سبب مہفت وادھ کا یا غلط اور خامی مادہ کی ہو و ششم دوسرا بیج عرق کے زردی عرق کی نشان غلبہ صفرا کا ہو سفیدی اسکی دلیل بلغم کی اور چہکین غلیظہ علامت سد واک عرق خون تانبہ یعنی مانند خون کے بسبب مہفت ماسکہ عروق کے ہو تا ہو یا بسبب فساد خون ایسی کہ حیثیت خون بسبب فساد جو بہر کے لائق غذا کے نہیں ہو یا ضرور براہ عرق کے دفع ہو کر نکلتا ہو اور فرق درمیان دونوں کے اور علامات سے کر سکتے ہیں اور متاول اشیاء سے کہ اوہ اور غلط اور فساد خون کا اول اشیاء کا ہوا اس امر کہ فساد خون سے ہو و ششم تیسرا بیج رگ عرق کے ترشی رگ کی نشان بلغم ماض کا ہو آدھنی اور تیزی رگ کی نشان افراط صفراوی کا اور متن اسکا دلیل مہفونت اخلاط کا رگ جو محتاج طعم عرق کے حکم اسکا اُس کلام سے کہ بیج رگ عرق کے ہو چکا ہو معلوم ہو و ششم پانچواں بیج حرارت اور جودت عرق کے عرق سرد بیج تپان کے نشان بہت ہونے رطوبت غامی کا پس اگر مرض مادہ عرق مذکور بہت رومی ہو نسبت مرض مزمن کے اسواسطہ کہ مرض مادہ کر قلیل الیٰ ہوتا ہو کہ نسبت رطوبت کثیر کا ممکن نہیں ہو بخلاف مرض مزمن کے کہ اس میں بسبب دراز ہونے مدت کے بیج ممکن ہو عرق گرم بیج صیات کے اور اور بیماریا یوں کے امیدوار زیادہ و طعم و سلیم زیادہ عرق سرد سے غلبہ تا ہو و ششم چہاں بیج قوام عرق کے عرق رقیق نشان رقت مادہ کا ہو اور غلیظہ اور زہن نشان قلیان دراز و جہت مادہ کا افراط طویل ہونے مرض کے دلیل ہو ایسی کہ بہت مدت چاہیے کہ ایسا مادہ غلیظہ رازج پختہ ہو و انتہا جو استلال انشت سے بھی اول اشیاء جو اوپر بیج کے اوپر

نفث کے اراض سینہ میں اور اسپر کہ جو سینہ میں ہو کہ اس کا بھی لازم آیا جانتا چاہیے کہ نفث بیچ نفث کے
 نفث بدون ریق کہتے ہیں لیکن بیچ اصطلاح اطباء کے طرف خاص میں اس رطوبت کو کہ کھانسی سے
 نکلے کہتے ہیں اور اور اس قدر کے لازم ہو کہ یہ لفظ مخصوص ہو واسطے اس رطوبت کے کہ مجری قصبہ سے
 نکلے اور عرف عام میں رطوبت کو کہ منخو سے نکلے جس طرح تیزرق سے یا متقبل سے یا کھانسی سے یا
 منخ سے یا قوسے کہتے ہیں تنقل نظر اس سے کہ وہ رطوبت قصبہ سے آتی ہو یقیناً اس لیے کہ جو قوسے نکلے
 می اور مدے سے ہو گا اور تنخ سے آوے سر سے ہو گا اور جو متقبل اور تیزرق سے آوے اجڑا
 منخو سے ہو گا اور جو کھانسی سے آوے قصبہ سے آتا ہو نفس قصبہ سے ہو یا رہے سے یا جب سے
 اور سوال اس کے کہ اس کو یہ سے ملاقات ہو اس سبب سے کہ معلوم ہو کہ رطوبات سینہ کا مخرج سوا
 یہ کے اور نہیں ہے جیسا کہ گذر چکا ہے اور اس سبب سے کہ استدلال نفث سے سات چیز میں ہو گیا
 ہم اس بحث کو سات فقرہ میں ذکر کرتے ہیں آخر پہلا بیچ کثرت اور قلت نفث کے کثرت اس کی دلیل
 نفث کی اور نہایت میں پونچھ مرض کی ہے بشرطیکہ بیچ قوام اور رنگ وغیرہ کے مجموعہ اور قلت اس کی
 نشان خامی مادے کی ہے لیکن جو قحوطہ اقل و اکثر آنے لگے دلیل شروع نفث کی ہے اور خبر دیتی ہے اس
 امر کو کہ مرض نے ابتدا سے تباہ و زکر کے بیچ زیادہ کے ہے اعتدال اس کا قلت اور کثرت میں نشان نفث
 اکثر مواد کا ہے پس کثرت اس جگہ جو دلیل اور بیچ تمام مادے کے ہے معتدل سے بہتر ہو اور نہوا نفث کا
 اراض رہے میں نشان سود مزاج سانج کا ہے یا دلیل خامی مادے کا اور کہ زور ہو یا طبیعت کا اور عام ہو
 کہ خامی مادے میں باعتبار افراط و تفریط کے ہو یا باعتبار زیادتی غلط کے نفث دوسرا بیچ رنگ نفث
 نشان خامی مادے کی ہے بال نشان اس کا کہ مادہ نر کا پانچ ہو اور فریق در میان اس کے یہ ہو کہ اگر شروع مرض
 آوے اور دشواری سے نکلے جانتا چاہیے کہ خامی سے ہو اور اگر آسانی سے نکلے اور نکلنا اس کا
 بیچ قریب زمانے انتہا کے ہو اور مرخص کو اس کے نکلنے سے راحت ہو معلوم کریں کہ نر یا زنی سے ہو
 اور حرمت نفث کی نشان غلبہ خون کی ہے یا نشان پھٹ جانے کسی رنگ کی کہ وجہ اور یہ اور آلات
 تنفس کے اور آلودہ نکلنا نفث سفید کا سا تھو سخی کے دلیل اس کی ہے اگر اور علامات ہی گواہی
 اور زردی نفث کی دلالت کرتی ہے اور پرمصرادیت نر کے سبزی اس کی یا نشان احتراق کی ہے
 یا دلیل افراط بردکی اور بطالان حرارت خیزی کی اور سوداوی بھی مانند سبزی کے نشان

ایک دونوں سے ہوتی ہے لیکن فرق اس امر میں کہ سبزی اور سیاہی احراق سے ہر بار ہر دوت
 مفرد سے آثار مقدم سے کہ ہر ایک کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہیں کہ سبزی ہین نفث تیسرا بیج ڈاکوہ نفث
 متن اسکا نشان عفونت کا ہوا اور بے قہنی دلیل ہمید ہونے کی صفونت سے ہوا ترشی راکھ کی دلیل
 ہر دوت کی ہر نفث ہر متعایج مفرہ نفث کے شیرینی اسکی نشان غلبہ خون کی ہوا نشان بلغم معتدل کی اور
 فرق در میان ان دونوں کے رنگ سے کہتے ہیں اسلیئے کہ اگر سرخ ہر دوت یعنی اوردہ یعنی
 سفید ہوگا اور بے طبعی اسکی نشان بلغم معتدل کی ہوا رشوریت اسکی دلیل اسکی ہر حرارت کے
 طوبت میں اثر کیا ہوا اور بھی غلبہ طوبت کا ہوا رشوریت سوزش اور تیزی کی کہ رشوریت سے
 سجادہ کی ہر نشان نہایت حرارت کی ہوا ترشی اسکی ہر دوت سے ہوتی ہوا تا خوش طبعی اسکی
 نفث پانچوان بیج قوام نفث کے وقت اسکی نشان خامی مادے کی ہوا کہیں دلیل نفث کی ہوا اور فرق
 ان دونوں کے جنس مادے سے اور وقت نکلنے سے کہتے ہیں اور غلظت اسکی نشان خامی کی
 اور خبر کرتی ہوا ہر رشورای نفث کے اور اعتدال اسکا بیج غلظت اور وقت کے دلیل نفث تمام کی ہر نفث
 چھٹا بیج شکل نفث کے گول ہونا اسکا نشان اسکا ہر کہ مادہ غلیظ ہوا اور بیج نصب اور یہ کہ حرارت غلیظ
 ہوا اور کتا ہر نفث بصاتی اس شخص سے کہ اسکو پتہ نہ نشان ذلول کا ہوا اور وہی کہتا ہر کہ سب
 بہت دیکھا کہ بیج نفث مستدیر کے بیماریں ہوتی ساتھ سل کے اور وہی کہتا ہر کہ جسوقت نفث
 ساتھ کردی ہونے کے ہوا اور ٹھوڑا علامات اختلاط عقل سے اسکے ساتھ یا جہوا اختلاط عقل جلد ظاہر
 ہوگا اور نفث صافی عبارت ہوا اس سے کہ خام نکلنے نفث ساتھ اساتوان بیج نکلنے نفث کے اور آسانی نکلنے اور
 دشواری نکلنے کے جسوقت بیج نزل اور ذات الریہ اور ذاب الجنب کے نفث جلد ظاہر ہوا اور آسانی سے نکلے
 نشان سلامت اور چرقوی ہونے طبع کے اور جلد آخر ہونے بیماری کا ہوتا ہوا اور دیرمی اور دشواری
 اسکی نشان خامی اور ضعیفی قوت اور درازی مرض کا ہوا فائدہ نفث محمودہ ہر کہ سفید اور ہوا اور
 پختہ اور معتدل القوام ہوا اور کچھ پور کے اور آسانی سے نکلے بدون شدید کماہنی کے اور رنگ اسکا
 سیاہ یا کبود یا زرد ہوا اور بے ناخوشی کے جو ذکر کرنے لیا حق ضروری سے فلان ہوئے است
 عرف متن کے ہر سے ابن المقالہ النجاستہ فی تدبیر الاصحیاء وعللاج المرضی علی وجہ کلی
 مقالہ پانچوان ثابت ہر بیج تدبیر مستون کے اور علاج بیماروں کے اور پڑ لین کلی کے پرشیدہ

کہ ادا کرنے میں ہرگز تامل نہ کرے اور نہ تو اس قسم پر تفسیر کیا ہو اس واسطے کہ علم تدبیر ابدان عجیب کو علم صحت کہتے ہیں اور علم تدبیر ابدان مزیدہ کو علم علاج اور شک نہیں کہ تقسیم اس صحت کی دو قسم ہیں بطور مذہب شیخ زمین کے اور دوسری صحت اور مرض کے واسطے ثابت نہیں کرتے ہمدان تاویل کے درست ہو لیکن وہ لوگ کہ حالت متوسطہ کے قائل ہیں کہتے ہیں کہ حالت متوسطہ لامحالہ کسب ہر صحت اور مرض سے ہیں تدبیر اسکی بجا آج تو صحت اور مرض کے داخل ہو یا فال ہر صحت فی الغایت سے اور مرض فی الغایت سے پس علم تدبیر اسکی داخل ہو بیچ علم تدبیر ابدان ضعیفہ کے اور یا بخلاف اس تقسیم اس صحت کی دو قسم میں مصدور ہوا اس تقدیر میں جو بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ جو حالت بدن کی تین قسم کی ہر یک میں اسکی بھی چارہ ہے کہ تین قسم کی ہر دفع ہوتی ہر انتباہ بماننا چاہیے کہ حفظ صحت حاصل نہیں ہو سکتی مگر اس شخص میں کہ پانچ خصلت رکھے ایک وہ کہ توازن میں لب کا عارف ہو یا سلس اور مطیع طینیب و انا کا ہمیشہ ہو دوسرا وہ کہ تندرستی اور صاحب حکم تواغذی لعلیہ اور او ویہ نفیس کہ حافظ قوی اور ارواح کے بہن مانند موتی اور باقوت وغیرہ جو کچھ مذکور ہوں جلد موجود ہوں تیسرا وہ کہ فارغ البال ہو اور محکوم کسی کا نہ ہو ہر چیز وقت حاجت کر کے چھوڑ دے کہ نیک اور نیک نہ ہو اور وہ دوست نفس اور صحت کا ہو تو جلدی سے مضر فائدہ نیا کو اپنے اوپر صرف کرے اور پاک ذکر کے پانچوان وہ کہ حریص شہوات کا نہ ہو اور اپنے نفس پر مضابط اور اپنے عزم میں راسخ ہو تو جو چیز واجب التکرر قطعاً اسکی طرف میل نہ کرے اور جو ضروری الا تنہا ہرگز اسکو ترک نہ کرے اور شک نہیں ہر جمع ہونا ان خصلتوں کا ایک شخص میں کہ پالایا جاتا ہو لہذا حفظ صحت جیسا کہ چاہیے ہو نہیں سکتی کمالا یہ ہے اب معلوم کہ ہیں کہ علم حفظ صحت تقسیم ہوتا ہر طرف تدبیر ہر باعتبار احوال صحت کے اسلیئے کہ صحت تین قسم کی ہر ایک قسم وہ کہ نہایت کمال میں ہو دوسری قسم کہ نہایت کمال سے کچھ منزل کیا ہو تیسری وہ کہ ناقص ہو اور غایت کمال سے بعید ہو علم تدبیر قسم ہر کو علم تقدم الحفظ کہتے ہیں اور علم تدبیر قسم دوسری کو علم حفظ صحت کہتے ہیں خصوصاً اور علم تدبیر قسم تیسری علم تدبیر ابدان ضعیفہ جانتے ہیں نظیر اسکی تدبیر شاخ اور تمام ضعیف بدنون کی ہر اور جانین کہ لہذا حفظ صحت اگرچہ فی الحقیقتہ مخصوص ساتھ قسم ثانی کے ہر جیسا کہ کہا گیا لیکن اوپر طریق مجاز کے اور تینان قسم کے اطلاق کرتے ہیں اسلیئے کہ مخصوص جملہ سے حفاظت صحت کی ہر جہ طرح کہ ہر لہذا مانع اصطلاح اطباء کے اطلاق اسکا اور ہر صحت کے سبب نفل ہونے کے حکم حقیقت کا پیرا کیا ہو ویہ شش علی فصول اور

مقالہ شامل ہوا ہے کہ ہر فصل کے الفصل الاول فی تعمیر الماکول والمشروب و بخص بہی مقالہ
پانچویں سے ثابت ہے بیچ تعمیر خوردنی اور پوشیدنی کے اور اس جگہ بعض چیزیں ذکر کرنا چاہتا ہوں
مشرور کی جاتی ہیں معلوم کہ ہر فصل کے فصل اول میں اتفاق کیا ہے اور وہ قاعدہ کے ایک ہر حفظ صحیح میں
ہوتی ہے دوسرا وہ کہ علاج مرض کا ضد سے ہوتا ہے اعتراض میں ان قاعدوں پر کہ دار و دہر سے ہیں
نکے جو ایک ہر فصل کے ہیں لیکن اعتراض اور پہلے قاعدے کے ہے کہ ہم نہیں مانتے اس امر کو کہ حفظ
صحت کا شغل سے ہوتا ہے ایسی کہ افراد انسان بیچ حالت صحت کے مائل طرف دو کیفیت کے ہے چہ بہن
بسبب مستحق الوجود ہونے اعتدال حقیقی کے اور بدینی ہے کہ محروم مزاج صحیح کو مثلاً اگر غلے سے مشابہ کر کے
دیجاوے لایا جائے کہ نہ والی کیفیت ہمارے کی ہوگی اور احزان پیدا کرے گی اور اسی طرح سب کو اگر نہ
سردیجاوے سب کو سرد و بڑھاوے گی اور جو پیدا کرے گی اسی سبب سے حفظ صحت محروم کا ساتھ ماننا زیادہ
اور ایسا صبر کے مقرر کیا ہے اتفاق اور حفظ صحت مجہودوں کا غلہ عارہ سے کہا لایکھے جس حفظ صحت کا غلہ
چھوڑنا جس سے جواب اس اعتراض کا ابن ابی صادق نے ایسا دیا کہ اعلان صحیح کے دو وجہ سے
خال نہیں ایک وہ کہ بیچ عاق اوسط اعتدال کے کہ مائل کسی نوع کے ہے جو اور حال اس آدمی کا
حالت صحت میں کسی طرح سے منسوب پیدا نہیں ہوا اور ظالم محرومیت اور مبروریت کا نہیں
کر سکتے دوسرا وہ کہ اعتدال مذکور سے انحراف محوڑا ہوا ہے لیکن بسبب اس انحراف کے صحت سے
نہیں نکلا ہوا اور حال اس آدمی کا حالت صحت میں خالی برائی سے نہیں ہوا اور ساتھ محرومیت اور
مبروریت کے سبب سے ہوتے ہیں اور جو متحقق ہوا جانیں کہ دراصل صحت تحتفظ بالشر سے صحت
مستدلون کی ہر نہ صحت مخرفون کی ہے اور شک نہیں ہے کہ مستدل البدن اگر بیچ حالت اعتدال کے
غذا سے مستدل استعمال کرے وہ غذا کیفیت زائد ہرگز پیدا نہ کرے گی لکن من شان الغذاء المستدل
ان لازمیہ کی غیبت زائد ہے مافی البدن مختلف مخرفون کے عاق وسط سے کہ حفظ صحت کا اعتدال
اور استعمال کرنے مخالف سے ہوتی ہے تو اس حالت پر باقی رہے بدون زیادتی کے بیچ انحراف
پس تعمیر اس آدمی کا دو تہ ہر سے مرکب ہوتی ہے ایک تعمیر حفظ صحت کی دوسری تعمیر تقدیر
حفظ کی اور سے غلہ ہے جو اس قاعدے سے اس واسطے کہ قول اطباء کا بیچ اکیلی صحت کے ہے اور وہ
بدون مشابہت کے نہیں ہوتی ہے پس ساتھ محرومی علاج کے اور مبروری مزاج کے کہ وہ اعتراض

اسے ہین پر پونچا نیا الا مطلب کو نہیں ہوتا اسلیے کہ یہ لوگ بسبب اخراج کے درجہ صحت مشکل مطلوب سے
 خارج ہین اور نقص دار و ننگا انتہا ہوا اسلیے کہ لکھا کہ جواب اس فاضل سے صمدیہ یعنی بہترین
 اسلیے کہ اگر مرد صحت مذکور سے بچ قبول نہ کرے صحت نامہ غایت کمال ہین ہو لازم آتا ہے کہ اگر ایک قسم
 تہذیب سے کہ حفظ صحت کا ہر ساقط الا اعتبار اور باطل الحکم ہو اسلیے کہ وجود ایسے شخص معتدل کا کارا سکھ
 نہ بخوبی کہتے ہین نہ مبرودی نادر ہوا اور بعد اس لیے اور کے قبول بسطور کی تاویل کی اور کہا کہ مرد و شاکست
 دو یکہ جو غذا اور بدن صبیح المزاج پر جو حرارت غریزی سے منتقل ہوا اور ہضم آوے اور استحالہ خون سے
 کرے خون مذکور صیاح ہو واسطے بدل مایہ تجمل کے اور مشاکل بدن کے پس زانیہ اور سو اس کے غذا اہل
 طرف برودت کے کہ بدن بخور و برہور دھوتی ہین برودت زائد حرارت طایفہ بدن سے منتقل ہو جاتی ہے
 اور بدن نائل بجزارت کہ مشابہت رکھتا ہے بدن بخور سے اس سے غذا حاصل ہوتی ہے اور بدل مایہ تجمل
 ہو کر اسکی صحت کی حافظہ ہوتی ہے اور شک نہیں ہو کہ ایسا شخص اگر غذا سے معتدل کھاوے غالب ہو
 کہ حرارت سے بدن محترق یا فاسد ہو جاوے اور صلاحیت تغذیہ کی نہ رکھے اور اس طرح حال ہو و کا
 اسکی صحت سے معلوم کر سکتے ہین پس مراد مشابہت اور شاکست سے بچ غذا اس کے اور بدن کے باعتبار
 اسوقت کے ہوتا ہے کہ غذا اجز و عضو کی بالفعل ہوتی ہے نہ قبل اس کے انتہی کلامہ آور نزو یکہ اس فیتر کے
 اور اولئہ اسدی کی غیر صمدیہ ہوا اسلیے کہ ٹاسدیہ نے بچ کلام ابی صادق کے کہ اکثر محقق اسکو تصدیق کرتے ہیں
 استدلال کیا ہے نہ رت وجود معتدل مزاجوں سے اور یہ مسلم نہیں ہوا اسلیے کہ مراد ابن ابی صادق کی
 معتدل مزاجوں سے نہ وہ معتدل مزاج ہین کہ انہیں ہرگز کوئی کیفیت زائد نہ ہو جیسا کہ ٹاسدیہ نے
 گمان کیا ہے ہوا اسلیے کہ ایسے بدن معتدل الوجود ہین نہ رت کو کون ہیونے بلکہ مراد معتدل مزاجوں سے
 وہ ہرگز زیادتی کیفیت کی انہیں معتد بہ نہ ہو اور احوال انکا کسی طرح مذموم نہیں ہے اور مباشرت گرمی
 اور سردی کی بچ حق اس کے یکساں ہر بچ ظاہر ہونے اثر کے اور ایسے آدمی نادر نہیں ہین کہ لا
 بخلات محروم اور بدودن کے کہ تدبیر انکی مانند تدبیر فیوض کے ہوتی ہے استعمال کرنے مخالفت
 نہایت وہ کہ اس جگہ تعدیل قلیل کفایت کرتی ہے اور بچ فیوض کے تعدیل قوی کی حاجت ہو و
 لہذا علاج مرض کا ضد سے کہا ہے ہوا اسلیے کہ مرض اعتدال سے دور ہوتے ہین معتدل قوی چاہیے
 کہ اس کے مزاج کو اعتدال بر لاوے اسلیے کہ ضد سے بچ تعدیل ضد کے قوی تر ہو اور ہر تعدیل تسلیم کے

بطن میں عموم کے اور اس کے جواب میں کہا کہ نہایت خلل کی محسوس نفس میں سے زمین پر عام ہر مکر و خدشہ کنی
 بامند سبب مرض کی کہ وہ بھی انہی الحقیقت مند مرض کی ہر پس تجوید کرنا خفاثت اور قویا کا بظن کما انہ واد
 م کے ہر کثرت مرض کی ہر اور رشک زمین ہر کہ جب علت زائل ہوئی معلول بالضرر زائل ہوگا اور
 اس طرح بیچ اسہال کے حکم اسہال کا اور بیچ کے حکم قرقا واسطے آسانی بکھٹنا مانے سے سبب کبہ ہر اس
 طریق سے کہ مطلوب طبیعت کی ہر اور دفع کرنا اس سے اور ہر اکلیہ لامحالہ علانی بالضرر فلم ہر والا خرافہ جو
 بیان کرنے کا قاعدہ میں سے ہم فارغ ہوئے طرف متن کے رجوع کرتے ہیں جانتا چاہیے کہ ہر کہ ہر ہر
 اسی قدر ہر کہ بیچ صحت کے حفاظت اس کی کرے مطابق ہر پس کے جیسا کہ لائق ہر اور عہدہ محافظت
 صحت میں دو چیز ہیں ایک منع کرنا عفونت کا دوسرا حفظ رطوبت کا تحلیل زائد سے اور ہر ہر طبیعت کے
 اور کمال ان دونوں اور کن صحت کا موقوف ہر اور ہر تبدیل اسباب سے ضروریہ کے پس طبیعت واجب
 رعایت اس کی اور اس سبب سے کہ سبب اسباب سے احتیاط بیچ عموم کے نہایت مشکل ہر اور
 نہ رعایت کرنا اس میں باعث فساد کا وراعت کہتا کہ اگر انا اللہ ما اکتفب تبدیل مقدار ہر لیکن غذا میں واجب
 تبدیل اس کی مقدار کی اور جو مال اباہان کا اس اور میں محتات ہر تبدیل نسبت ہر شخص کی مختلف ہوتی ہر
 اور میں تبدیل کے یہ ہیں کہ مقدار سے زیادہ کما دے اور نہ کم اس سے جیسے زیادتی مقدار سے ہر
 تجر اور خوفوت کی اور مقدار کی ہر تقابیل اس میں بھی موجب ضعف اور قبول کی ہوتی ہر خصوصاً بیچ
 آدمی قلیل اللحم اور یابس مزاجوں کے اور مرتبہ اعتدال کا کہ خیر الامور واسطہ آیا ہر وہ ہر کہ بجا تبادل کے
 نقل پیدا کرنے اور شرا سیف کو نہ کہ بیچ اور قرقا زلا دے اور وہ کار میں بعد استقرار غذا کے فروزا دے
 اور صفو میں شوائب اور اس طرح امور ناموسی کچھ پیدا کرے قوت اور فرحت زیادہ کرے اور زمین
 کہ بیچ متبادل غذا کے متابعت اشتہا کی نہ چاہیے کہ بالکل جب متالی اشتہا کی رہے ہر کہ کثرت سے زمین
 کہ بعد ایک ساعت کے وہ اشتہا دور ہو جاتی ہر اور صحت اس میں یہ ہر کہ عہدہ بالکل جب تک کہ زمین ہر
 آسودگی ظاہر نہیں ہوتی ہر اور جو زیادتی عجم کی اور مختلف طبع کو لازم ہر اور غذا کے ماکول سبب طبع کے
 معدے کو بھر دیتی ہر لہذا شہوت کا جلد و درجہ و تواتر و اندر زمین کچھ آفت نہیں آتی اور اگر معدے کے کو موافق
 نظامے ماکول کے سبب جمع کے ہر میں ظاہر ہر کہ وقت ہر شہم کے خفا سے معدے کی گنجائش نہ کر سکی
 کہ غذائیں مختلف ہر اور اس سبب تند و اور تجر اور مانند لے لایا اور جو مقدار غذا سے علاوہ کہتا ہر

استدراج اور رعایت ترتیب کی اور اس کے کبھی واجب المراتب ہوا گئے کہا جاتا ہے اور جانتا ہے چاہیے کہ جب قدر
بہد طویل ہونے سے مت کے مزہ کھانے کا پایا جاوے روپی زیادہ ہوا سکون بعدہ اور واجب ہو سکون
بعد غذا کے اسی لیے کہ ہضم نام نہین ہوتا ہے اگر کھانا سدا اجتماع حرارت کے بدین لہذا لوگوں نے کہا ہے کہ بعد
تناول غذا کے جو ایک زمانہ گذرے چاہیے کہ لیٹیں اسی لیے کہ لیٹنا راحت لانا ہوا سکون تمام لیٹنے میں ہوتا ہے
لیکن ایٹنا چاہیے کہ پہلے اور پورا ہفتی جانب کے ہوا اس سبب سے کہ قمر مدہ بالی طرف ہو جو اس پہلے
سوویگا غذا جلد تر قمر مدہ میں قرار پائیگی اور بعد ایک ساعت کے اس جانب سے اوپر بائیں پہلو کے
بہرین اور ایک زمانہ ممتد تک اسی پر سوتے رہیں کہ سبب مشاغل ہونے جگر کے اور بعدہ کے ہضم کو
دو دیتا ہے اور بعد تر قب حصول ہضم کے پھر اوپر دہستے پہلو کے سوویں تو خلاصہ کیلیں کا بیج جگر کے
طریق آسان سے منجذب ہوا اور جائیں کہ مضر ترین اشیاء کا بیج تشویش ہضم کے حرکت سخت ہے لیکن اگر
خفیف سبب مدد کرنے کے اوپر انداز کے مدد کرتا ہے ہضم کو قعوداً اس شخص کو کہ عادت رکھتا ہو کھانا
بعد طعام کے اسی سبب سے اوپر تقدیر تناول غذا کے رات کو مٹی پیچھے طعام کے تسخیر مانا ہے اور اسی
کہ خواب اور طعام کے قبل ٹھہرنے غذا کے بیج قعود سے کے خوب نہین ہوا اور معلوم ہوا کہ یہ سبب جزئیات
کا اہل نے تجویز کیا ہے نظر اس شخص کے کہ تمام اوقات اس کی اپنی حفاظت میں صرف کرتا ہو اور اس میں
ورنہ ظاہر ہو کہ جو اہل کثر ان اعمال کے ہوتے ہیں کہ وہ نزدیک اطباء کے مذموم ہیں اور کچھ مدد ملے
نہین ہو چکا لیکن ساتھ اس کے احتیاط ہر حادثات اسی پر کھیاوے کہ مضر ہو اسی لیے کہ باعتبار سن و اوصاف
اور قوت اور ضعف کے حکم عادت کا ہمیشہ یکسان نہین ہوتا اور متغیر ہوتا ہے پس اسی پر غور کرنا چاہیے لہذا
محققوں نے کہا ہے کہ جو شخص عادت کوئی چیز مضر کی کیے ہو واجب ہے کہ آہستہ آہستہ اس کو چھوڑے
تو زمانے حال میں غفل سے محفوظ رہے و لا یجوز الجمع بین الاطعمۃ المختلفۃ فی الکافۃ واحداً اور جائز نہین
جمع کرنا درمیان طعاموں مختلف الہضم کے بیج ایک وقت کھانے کے یعنی بیج ایک ہضم کے الا اذا کان اللماکان سما
فیہ کل مصلح اور حریف و علی العکس مگر یہ کہ ہو غذا چرب پس کھاوین ساتھ اس کے شور یا تیز اور عکس کے
بالجملہ اختلاف دو طرح ہے ایک وہ کہ بیج مزہ کے ہو یا بیج کیفیات اور کے ساتھ متضاد ہونے و نون کے ہضم میں اور
جمع ہونا ایسے دو مختلف کا جائز و دل مطلوب اسی لیے کہ جو شور یا تیز متضاد چرب کا ہو یا تیز و سرد یا عکس اور
اسی طرح جیترش ہر مصلح شیرین کا ہو یا تیز اور یا عکس تو دوسرا وہ کہ اختلاف ہضم میں ہو جیسے ایک امر جیترش

اور جو بھلا انداز کوشت کھائے اسے شاکر ساتھ مرغ کے یا اولیہ خفیہ کے کھانے میں جمع کرین یعنی کھانکھا وین
 اور اندازیکہ چوشہ یا غلط ہو کر ساتھ لطیف کے کھایا یا جسے جمع ہو یا ایسے خشک و کھانکھا غیر جانہ ہو کر ایک ایک میں ملت
 شہر نمایان کیا یا ایک لیکن اگر ناخت قلیل ہو غلط کھانکھا وین اور لطیف کو بعد اسکے نقصا یا باک نہیں ہر
 ایسے کچھ ہضم ہوجے تو یہ قوی زیادہ ہو غلط کھانکھا وین اور غلط کھانکھا وین اور غلط کھانکھا وین
 ساتھ ہضم ہو کر اور زیادہ لطیف ہو کر کھانکھا وین اسکے کھانکھا وین اور ہضم ہوجے اسکے نقصا یا باک نہیں
 لطیف کھانکھا وین اور غلط کھانکھا وین اور غلط کھانکھا وین اور غلط کھانکھا وین اور غلط کھانکھا وین
 غلط کھانکھا وین اور غلط کھانکھا وین اور غلط کھانکھا وین اور غلط کھانکھا وین اور غلط کھانکھا وین
 نہ ہوا یا پس سب تباہ ہو گیا اور یہ سب بوجہ دیگر ٹھہرنے کے ہے میں دوسرے کو تباہ ہو گیا اور اس طرح
 اگر پہلے لطیف کھانکھا وین اور بعد اسکے غلط کھانکھا وین ساتھ کھانکھا وین ہضم فاسد ہوتا ہے سب نقصا یا باک نہیں
 بعض اجزاء ماکول کے اور تاخر بعض اجزاء اسکے طبیعت کو تشویش ہوگی اور امر متضمن یہ ہے کہ انہما
 ہضم ہوجے سب اجزاء ماکول کے بطور تشابہ اور تساوی کے ہو تو بعد ہضم کے بالکل متوجہ ہو طرف
 منع کرنے غلط کھانکھا وین اور غلط کھانکھا وین اور غلط کھانکھا وین اور غلط کھانکھا وین اور غلط کھانکھا وین
 کہ وہ نیم ہضم ہوئی ہو غلط کھانکھا وین اور غلط کھانکھا وین اور غلط کھانکھا وین اور غلط کھانکھا وین اور غلط کھانکھا وین
 نہیں ہرگز اقبال شاعر الا سب آوارہ گرد کہین کہ داخل منع ہو اور یہ داخل ہو پس اس میں ضرر کر کے کہین کہین کہین
 جواب اس کا یہ ہے کہ داخل نہ مومن زیادہ وہ ہے کہ ہضم تمام بعض غذا کا تقدم کرے اور بعض دوسرے کے اور
 یہ نہیں ہوتا ہو کر اس صورت میں کہ پہلے غذا کھانکھا وین اور بعد ایک ساعت کے کہ وہ نیم ہضم ہوا ہو اور کھانکھا وین
 اس ہضم سے یا غلط زیادہ اس سے کہ ہضم پہلے کا تقدم کرے تاہم ہضم باہر سے از روئے تقدم ہضم کے
 اور یہ امر موجب فساد کا ہوتا ہے سبب دیگر ہونے طبیعت کے بخلاف داخل مذکور کے کہ بعد نیم ہضم
 ہونے یا غلط کھانکھا وین اور غلط کھانکھا وین اور غلط کھانکھا وین اور غلط کھانکھا وین اور غلط کھانکھا وین
 تھیرا لاویگا کہ یہ غذا پہلے شکم میں کھائی ہو چھٹے اسکے پھر غذا اسے لطیف زیادہ حاجت سے
 کھانکھا وین کہ یہ بحث سے خارج ہو اور یہ پہلے معلوم کرین کہ بعض چیزیں ہیں کہ صاحب تجربہ نے جمع کرکے
 سخر یا ہوا اور اس جگہ جو متفق علیہ اطباء کے ہیں ہم ذکر کرتے ہیں اور دلیل قوی اس محل پر ہے کہ
 رکھا ہو اگرچہ بعضی دلیل عقلی سے قوی ہو سکتے ہیں جان تو کہ مولیٰ ساتھ وہی کے یا ساتھ یہ ہے

نہ کھانا چاہیے اور اس طرح صبر معینہ ساتھ اسفید لاج کے اور اس طرح دودھ ساتھ ترشیوں کے اسیلے کہ
 ترشی دودھ کو تخمین کرتی ہے جیسے خارج مین دیکھا جاتا ہے اور تخمین دودھ کا معدہ مین فساد ہی پیدا کرتا ہے
 اور قرشی نے لکھا کہ لائق وہ ہے کہ منع کرنا اجتماع جموضات کا ساتھ تازے دودھ کے مخصوص ہے اسیلے
 کہ دودھ جو بہت اوقات مین نے دیکھا ہے کہ جمع کیا لوگوں نے ساتھ تخملات وغیرہ کے اور کوئی ہزار
 معتد بہ اس سے ظاہر نہوا اور اس طرح دودھ ساتھ پھل کے اسیلے کہ امراض مزمنہ کو پیدا کرتا ہے اور مانند
 جذام اور برص اور قو لچ کے اور اس طرح ساتھ گوشت طیور کے اور قرشی نے لکھا کہ اگر دہی کو ساتھ
 گوشت مذکور کے پکاوین قلیل المضرب ہوتا ہے اور اس سے مستفاد ہوتا ہے کہ جو کچھ ممنوع الاجتماع ہے
 اس سے ضرر اس وقت ہوتا ہے کہ ہر ایک کو علیحدہ کھاوے اور بعد وار دہونے کے معدہ مین جمع ہونا
 لیکن اگر خارج مین انگو اکٹھا کر کے پکاوین یا اس طرح سے مختلط کرین کہ شدت اختلاط سے ایک اثر
 ہو جاوین اغلب ہر کم ضرر کم ہو لیکن ساتھ اسکے پرہیز لازم ہے اور ایسے ہی ستوا پر چاول کے نہ کھانا
 اسیلے کہ نفخ پیدا کرتا ہے اور قو لچ اور اس طرح ساتھ سر کے اسیلے کہ قو لچ لاتا ہے لیکن وہ چاول کہ
 ساتھ گوشت اور روغن کے پکاوین اس حکم سے خارج ہے اسیلے کہ چکنائی اصلاح کرتی ہے ترشی کو کھانا
 سبب سے سر کو ساتھ پلاؤ کے اکثر معتدل مزاج اور پاک طبع کھاتے ہیں اور ضرر نہیں دیکھتے
 اور ساتھ اسکے احتراز بہتر ہے اور جو چیز سر کے سے بناوین جمع کرنا اسکا ساتھ چاول کے بچا ہے
 اور اس طرح انگو کو اوپر کد کے اسیلے کہ دودھ معدہ اور آفات پیدا کرتا ہے اور اس طرح انگو کو
 ہر لہر کے لیکن اگر پہلے ستو کھائے اور پیچھے اسکے چاول یا پہلے انار کھاوے اور بعد اسکے ہر لہر
 یا پہلے انگو کھاوے بعد اسکے کد قباحت نہیں کائنات علی محمد سدید فی شرح الوجیز اور اس طرح جو بچہ
 ساتھ پیاز اور لہسن اور رائی کے اکٹھا نہ کھانا چاہیے اور گوشت شکم و ساتھ سر کے نہ کھانا چاہیے
 اور ساتھ لہسن کے اور شہد اور خریدہ ایک دفع مین نہ کھانا چاہیے اور لہسن اور پیاز کو یکجا نہ کھانا چاہیے
 اور فتنق اور بادام کجا بہ ستور اور آب کامدہ اور تازہ پیر کو اور دودھ کو ساتھ کوئی میوہ کے نہ کھانا چاہیے
 اور جمع کرنا دودھ اور شراب کا نفیس لاتا ہے اور بہت کھانا پیاز کا جماعت مین اور دوا لاتا ہے اور متبادر
 ایک چیز کی ساتھ دوسرے کے دوحال سے باہر نہیں ہر ایک وہ کہ دونوں مماثل ہوں مانند ترکیب غلات
 لطیفہ کے ساتھ غلات کے اور لزجہ کے ساتھ لزجہ کے اور لطیفہ کے ساتھ لطیفہ کے اور سوا اسکے دوسرہ کہ

نہ کھانا چاہیے اور اس طرح

دو وزن مختلف ہوں خواہ اختلاف از رو سے اعتقاد کے ہوا مانند ترکیب اعتدیلہ کے ساتھ یا پیشہ کنواریہ کے
 غیر اعتقاد کے ہوا مانند ترکیب اندیہ غلیظہ کے ساتھ لزوجہ کے اسلیمہ کے درمیان اس کے مخالفت نیز مختلف ہوں
 باجماع تحریر سابق سے معلوم کہ اکثر ترکیب مختلفات کی اور مقتضات کی منہی چونکہ بسبب مختلف ہوسنے
 ہضم کے اور فساد اسکا بہت ہے لہذا بعض قدابہ متعلقہ ہمیں از رو سے نہایت احتیاط کے جمع درمیان
 ردی اور گوشت کے بھی نہیں کرتے تھے تو اور چیزوں کو کون پوسچے آیا کہ وقت ردی لکھاتے تھے
 دوسرے وقت گوشت لیکن تالیف مماثلات کی دیکھا چاہیے کہ دو لطیف سے ہر یا دو غلیظ سے اگر
 دو لطیف سے ہر مثلاً نہین ہر گز جیسے گوشت طیبہ و خفیہ کے یکجا کھاوے اور مانند اس کے لیکن
 اگر دو غلیظ سے یا دو لزوج سے ہو تو چاہیے اسلیمہ کے خذ کے غلیظہ اور لزوج فی حد و انتہ صاف و طیبہ
 خلل کرتی ہر پس کیونکہ خلل نہ کرے کہ دو غلیظہ یا دو لزوج اسلیمہ میں جمع ہوں اسلیمہ کا اجتماع اسکا بہت
 ایک کی کثرت سے اس سبب سے کہ ایک غلیظہ مثلاً اگر مقدار میں سے کھایا جاوے لکھنا لغت و تہذیب
 ایک زمانے میں تہذیب میں تصرف کی اور جو وہ غلیظہ اکیلے ہضم میں ہر طبیعت کو حیرت زیادہ نہوگی
 اس کے کہ دو غلیظہ ہم مقدار ایک غلیظہ کے کھاوے کہ اسلیمہ اختلاط ہضم ان دونوں چیزوں کے
 طبیعت میں حیرت پیدا ہوگی بچ اس کے ہضم کے سبب اس کے ایک غلیظہ کھاوے تو تغیر اور توقف البتہ
 ظاہر ہوگا مگر یہ احتیاط جدید کرنے دو وزن سے حکم ایک طعام کا پیدا کریں کہ اس صورت میں ہر ہو سکتا ہے
 کہ ضرر ان دونوں چیز مختلف غلیظہ کا زیادہ ضرر ایک غلیظہ سے نہوگا اور بھی جملہ مختلفہ الاجتماع سے میں یعنی
 متماثلین فی الحرارة مانند حمام یعنی کبوتر کے ساتھ لہسن کے اور یعنی متماثلین فی البرودۃ مانند خیار کے
 ساتھ سفیرہ کے یعنی دو غیا کے اور یعنی متماثلین فی اللزوجة مانند تازہ سے پیاز کے ساتھ مچھلی کے اور یعنی
 متماثلین فی مرعۃ الفساو مانند دودھ کے ساتھ خربزہ کے یا تھلہ جو حیر کہ حالت اکیلے ہوسنے میں
 فاسد لہو ہر ہر اجتماع اسکا ساتھ مثل کے لامحالہ زیادہ کرنے والا فساد کا ہر اور اسبطرح اجتماع غلیظہ کا
 ساتھ غلیظہ کے اور اجتماع لزوج کا ساتھ لزوج کے لیکن جو کہ متماثل ہوں بیچ کیفیت کے اجتماع اسکا سلف
 مفید نہیں کہہ سکتے اور اس جگہ بغیر سلع کے اور بدون تجربہ مجربوں کے تحریر اور تقریر نہیں کر سکتے
 اور گوشت دوم بحث کہ بخار اسکا نہکلے محدث حمیات کا اور اور آفات کا ہر لہذا از رو دیکھا کہ طبا کے بلکہ کو زیادہ
 بیان کہ اس نے میں مروج ہر نہایت ہر ہر تو اگر گوشت کو کھوین بدوئن اس کے کہ نہ دیکھا کہ ہر نہ

تباحث میں ہوا اور کباب کا اوپر کو کھانوں کو کڑی فاسد الجودہ ہر کے مانند شروع اور زرقوم کے پکانا جو نہایت
 زیادہ کڑی و تیز ہو کر کھانہ بھی ان نگرینوں سے بچا ہیستے پکانا اور روٹی یا مستور آتش حیرین منہر منقطع انہیں
 آخر فصل میں کیستے والا ولی ان میں من الانسان علی طعام اعی بل مخالفت انہیں متاواوے اور لازم یہ
 ہو کہ جمعا و ست کرے آدمی اوپر ایک طعام کے بلکہ مختلف طعام کھایا کر کے معینہ اکلات میں اس طرح
 کہ ایک وقت ایک کھانا کھاوے دوسرے وقت دوسرے کھانا اگر مختلف الاغذیہ ہوں اور اگر ہم جن میں تفرق ہوں
 ایک اکلا میں بھی کھا سکتے ہیں اور پوشیدہ نہ رہے کہ جمعا و ست سے اوپر ایک طعام کے ہر کوئی ہوتا ہے جسے
 اس لیے اگر ایک طعام مختلف بطور بنایا جو اس حکم میں داخل نہیں ہوتا اور جمعا و ست اس کی ضرورت نہیں کرتی
 لیکن ضرورہ و ام استعمال طعام مختلف طعام کا وہ طرح ہر ایک عقلی و دوسرا نقلی عقلی وہ ہر نفس انسان
 مخلوق پر اوپر خواہش اور رغبت متعبد ہونے ضرورت کے اور باقی محسوسات کے پس اس کو اس سے
 باز رکھنا اور اوپر ایک چیز کے چھوڑنا موجب لغت کا ہوتا ہے اور یہ عقیدہ ہے کہ جو طبیعت متوجہ اور قبول سے
 خواہش طعام کی نہ کرے نقصان یا فساد اسمین ظاہر ہوتا ہے اور فساد طعام کا باعث فساد بدن کا ہوتا
 کما لایفید لیکن ضرورت نقلی کہ مجر ہوں سے منقول ہوا عقل بھی مقوی اس کی ہر وہ ہر کھانا ہر معینہ لازم
 نسبت کی مسقط شہوت کی اور پیدا کرنے والی کسل کی جو اس واسطے کہ ایسی غذا سے طبیعت مرضی اگر
 پیدا ہوتی ہے اور فم مدد کو مستحق کرتی ہے اور استرخا اس کا بسبب زوال تکالیف کے سبب ہوتا ہے جو
 مود ہوتا ہے جو ہونے بخوبی کو اور بھی جو طبیعت کی شان سے متحرک نا اعصاب کا ہر کسل بھی ہر ایک
 اور جمعا و ست حاض کا پیری اور ضعف لا تاہر اور اعضا کو خشک کرتا ہے اور وجہ پیدا ہونے پیری کی
 اس سے یہ ہو کہ مادہ حاض جو لطیف ہے اور فاعل اس کا بروہت پس وہ بھی باعتبار مادے کے
 بند خون کی ہے اور جو مخالف خون کے ہر کثرت اس کی مضبوط حرارت غریزی کی اور سست کرنے
 قوی کی ہے اور ظاہر ہے کہ اسباب پیری کے سوائے ضعف حرارت کے اور زمین ہوا اور وجہ خشکی
 اعضا کی اس سے یہ ہو کہ وہ بالذات خشک ہر معینہ بی مزاج حاض کے میوہست ہے اگرچہ باعتبار
 اور چیز کے چھپی ہو اور بھی خشک ہر کثرت ہے اور یہ سبب خشکی کے ہیں اور جمعا و ست حریت کی بیج
 پیدا کرنے خون کے اور پیدا کرنے پیری اور جفاف کے حکم ملازم حاض کا کہ مٹی ہر اور ہمیشہ استعمال
 کر یا بارہ کا کسل اور فقور پیدا کرتا ہے اور بسبب اجماع حرارت کے کہ علت نشاط اور تقویت کا ہے اور

دوام استعمال کرتا شیرین کامی معدہ اور ضعف شہوت اور سخن بدین ہر آسلیہ کر شان حلاوت سے ہر
 کمرارت منتہا اپنی اسے رطوبت کو سیال کرتی ہوا و تحلیل کرتی ہوا جو کو و در کرتی ہوا یہ امور سہل رفا
 و ضعف کے ہیں اور جو بنعام شیرین خون اور صفہ کو زیادہ پیدا کرتا ہر دین کو بھی گرم کرتا ہر اور عداوت اور ہر
 الجلی چشم کو مضر کرتی ہوا اور معدہ کو بھی اور بدین کو خشک کرتی ہوا آسلیہ کو مہلی اور محل اور قاطع رطوبات کا
 اور خون خوب موثر کرنے والا اس سے پیدا نہیں ہوتا اور دوام استعمال کرنا غذایہ یا بسکاک شہوت سے
 مستحق قوت اور مفسد رنگ اور مخفف طبع کا ہر اور جو چسقوط قوت کی اس سے وہ ہر کار شہیت پیچہ بیکر
 غالب ہوتی ہوا اور اس سبب سے روح اس سے پیدا نہیں ہوتی اور بھی استعمال اسکا رطوبات سے
 طبیعت کو تکلیف میں ڈالتا ہر اور بدل نہایت مشکل نہماہ مطلوب میں حاصل نہیں ہوتا اور یہ اشیا لاجلہ
 مضبوط اور مسقط قوت کے ہیں لیکن وجہ فساد رنگ کی اس سے یہ ہر خون چھ حاصل ہو اس سے
 غلیظ ہوتا ہر اور عام ہر کہ در اطمینان سے اس جگہ مزاج ہو یا ہر زور دوام استعمال کرنا دسم کا پیچہ اعدا ک
 اور دور کر کے شہوت طبعام کے حکم بقہ کا کرتا ہر سبب تولید رطوبات مرضیہ کے اور بھی وسوسہ سے
 عقمیت جلد تر کا ہر جوتی ہر پیچہ اس خلط کے کہ اس سے حاصل ہوتا ہر لہذا شیخ کہتا ہر کہ انفاذ الہی
 الموانع اذ اتنا ول بعدہ غذا و دردی افسدہ اور شہوت کے کہ اس سبب اسکا آسانی سے قبول کرنا
 تفسیر کو ہر سبب زیادتی رطوبت کے لائن الرطب قبل فی التاثر عن کل وارد علیہ وجہ قوت حال ہم
 موافق اس قاعدہ کے ہر غیر موافق بطریق اوئے کے بعد کھانے طعام رومی کے فاسد کرنے والا
 زیادہ ہوگا اور ظاہر کلام شیخ کا موہم اس امر کا ہر کہ اگر پہلے غذا سے رومی کھاوین بعد اس کے طعام و ستم
 موافق اغلب ہر کہ فساد نہ کرے و جب ان لایا باطل الشہوة فانما یوجب الغضب لاسواء الرویہ
 الی العدة اور وجہ ہر کہ دیر تک بھوکا نہ رہے یعنی جسوقت بھوک غالب باوق ظاہر ہو اسکو وضع فکر
 بلکہ کھانا جلد کھا لیرے اس واسطے کہ دیر تک بھوکا نہ رہنا باوجود بھوک سچی کے اور بدین حاجت کے
 بھوکا رہنا سبب گرنے مواد فاسد کا ہر طرف معدے کے اکثر ارضین اور گرگ ناوے کا اور معدے کے
 سبب ہمت آفتون کا ہر اور جاننا چاہیے کہ معدہ جسوقت خالی ہوتا ہر رطوبات کو بدین سے جذب کرتا ہر
 اور اکثر جو منجذب ہوتا ہر اسکی طرف مضر اور رطوبات مائی ہیں بسبب لطافت کے آسانی سے
 قبول کرتے ہیں انجذاب کو اور جو مواد کو زہیچ معدے خالی صاحب اشتغال کے آتے ہیں

۱۰
 فساد کے ہر موافق
 شہوت مادی کی پیچہ
 بعد اس کے فساد رومی
 فاسد کرتی اور فساد
 رومی غذا سے کھانے کا
 غذا اسکی رطوبات
 زیادہ ہر کہ کوئی اس سے
 کھانا چاہو اور جلد

یہ تیز ہو کر مانند مدید کے ہوتے ہیں اور بہت مفاسد پیدا کرتے ہیں اس سبب سے وقت صبح کے پہلے
 ناشتا کا لازم ہونا اگرچہ مختصر سی چیز ہو اور اسے طرح طرح دن کے اور وقت رات کے کھا یا پھر کھانا
 صبح کو عرب غلو کرتے ہیں اور دن کے طعام کو خندا اور رات کے طعام کو خشا لیکن قدیر لیل ان اوقات کی
 اس صورت میں جو کہ اشتہا نہ ہو نہ کھوادہ خواہ اور بطریق رسم کے کھاوے کہ ایسا کھانا بدن رغبت کے
 منفرت رکھتا ہے اور اگر کھائی سکاری کی کا ذوب ہو اسکی طبیعت سے جو چیز کو غیر معتاد ہو اس سے بچنا چاہیے
 کرنا و بنی ان کیوں الاکل فی اعدال اوقات النہار اور لائق ہے کہ در واقع ہو تناول غذا کا بچہ بہتر ہو اور
 دن کے اور اس سے مقدار ہو ناہر کہ وقت تناول طعام معتد بہ کا نزدیک یا طبع کے دن ہر اور قدیر بہتر ہو
 اسلیب جسے کہ ہر وقت تناول طعام قلیل کا کہ رات میں اکثر کرتے ہیں چند مذاہل عرب قیاس کر کے پس چھ
 پنج مقننین اس زمانے کے بطریق مجموع کے رواج پایا ہے کہ رات کو طعام شکم میں کھاتے ہیں محمود نہیں ہو
 ترک کرنا اسکا اوسے ہر اورچہ بہتر اوقات یومی میں باعتبار فصول کے متفاوت ہیں ماقبل کہ کتنا ہے کہ فانیان
 ستانفی النہار میں اگر ہونا مجاز ہے کہ چاہیے کہ تناول غذا کا درمیان دن کے کہ کرین وان کہاں
 صیفا نفی غرضی۔ النہار اور اگر ہونا گری کا پس چاہیے کہ غذا اول دن یا آخر دن کھاوے اور بہتر ہو پچا
 کچ گری کے غلے سے بار و باغیچہ اور بیچ جائے کے گرم یا نعل فائدہ ہے چھ مسائل متفرق کے کہ اس بحث سے
 ملتا ہے کہ ہیں اور اس فائدے کو کئی قاعدہ و نمین ہم بیان کیے ہیں قاعدہ ہے تغذیہ غذا سے لذت کے اور فائدہ
 حادث کے جانین کہ غذا سے لذت اگرچہ الجہد و محو و المعناعت ہر بہترین تدبیر و نمین ہر واسطے تقویت کے
 اور غنیمت جانا چاہیے بشرطیکہ کثرت سے نہ کھاوے اسلیب کہ قوی تر اوقات میں چھ فتوحات کے کثرت کا علم کیا
 کہ تیز اور امراض بہت اس سے پیدا ہوتے ہیں اور اگرچہ الجہد ہو نہ وہ بھی نسبت جید الجہد پر غر لذت کے بہتر ہو کہ
 شیخ لکھتا ہے کہ قریب غذا بالوفیہ غیر مفرطہ و اوقاف من الناضل لیزالما لوف اسلیب کہ طبیعت جو سبب لذت
 اور رغبت کے غلبت تمام سے اس پر متوجہ ہے فی ہر اور معرہ بھی شوق سے مکتوی اور شام ہوتا ہے اور مغرب تک
 ہوتا ہے اور حضرت قلیل کر کشتی کہ تحصیل اصلاح ہوتی ہے اور اخصا کو حصہ بہت ایسی غذا سے بہتر ہوتا ہے اور دن
 منفرت کے اور یہ بات ساتھ قول سابق کے کہ بچہ قریب کھانے کے بسبب غیر مغزات کے گدزی ہو
 منافات نمین اسلیب کہ مقصود وہاں شدید الضرر ہو اس واسطے کہ جو چیز مغز قوی رکھتی ہے اس کے ضرر سے
 بچوں ہونا چاہیے بخلاف قلیل الضرر کے کہ بسبب لذت کے حکم صالح کا رکھتی ہے اور مقصود وہ ہر کہ ہانگ

کے
 اس میں مسائل ہیں
 یہ تیز ہو کر مانند مدید کے ہوتے ہیں اور بہت مفاسد پیدا کرتے ہیں اس سبب سے وقت صبح کے پہلے
 ناشتا کا لازم ہونا اگرچہ مختصر سی چیز ہو اور اسے طرح طرح دن کے اور وقت رات کے کھا یا پھر کھانا
 صبح کو عرب غلو کرتے ہیں اور دن کے طعام کو خندا اور رات کے طعام کو خشا لیکن قدیر لیل ان اوقات کی
 اس صورت میں جو کہ اشتہا نہ ہو نہ کھوادہ خواہ اور بطریق رسم کے کھاوے کہ ایسا کھانا بدن رغبت کے
 منفرت رکھتا ہے اور اگر کھائی سکاری کی کا ذوب ہو اسکی طبیعت سے جو چیز کو غیر معتاد ہو اس سے بچنا چاہیے
 کرنا و بنی ان کیوں الاکل فی اعدال اوقات النہار اور لائق ہے کہ در واقع ہو تناول غذا کا بچہ بہتر ہو اور
 دن کے اور اس سے مقدار ہو ناہر کہ وقت تناول طعام معتد بہ کا نزدیک یا طبع کے دن ہر اور قدیر بہتر ہو
 اسلیب جسے کہ ہر وقت تناول طعام قلیل کا کہ رات میں اکثر کرتے ہیں چند مذاہل عرب قیاس کر کے پس چھ
 پنج مقننین اس زمانے کے بطریق مجموع کے رواج پایا ہے کہ رات کو طعام شکم میں کھاتے ہیں محمود نہیں ہو
 ترک کرنا اسکا اوسے ہر اورچہ بہتر اوقات یومی میں باعتبار فصول کے متفاوت ہیں ماقبل کہ کتنا ہے کہ فانیان
 ستانفی النہار میں اگر ہونا مجاز ہے کہ چاہیے کہ تناول غذا کا درمیان دن کے کہ کرین وان کہاں
 صیفا نفی غرضی۔ النہار اور اگر ہونا گری کا پس چاہیے کہ غذا اول دن یا آخر دن کھاوے اور بہتر ہو پچا
 کچ گری کے غلے سے بار و باغیچہ اور بیچ جائے کے گرم یا نعل فائدہ ہے چھ مسائل متفرق کے کہ اس بحث سے
 ملتا ہے کہ ہیں اور اس فائدے کو کئی قاعدہ و نمین ہم بیان کیے ہیں قاعدہ ہے تغذیہ غذا سے لذت کے اور فائدہ
 حادث کے جانین کہ غذا سے لذت اگرچہ الجہد و محو و المعناعت ہر بہترین تدبیر و نمین ہر واسطے تقویت کے
 اور غنیمت جانا چاہیے بشرطیکہ کثرت سے نہ کھاوے اسلیب کہ قوی تر اوقات میں چھ فتوحات کے کثرت کا علم کیا
 کہ تیز اور امراض بہت اس سے پیدا ہوتے ہیں اور اگرچہ الجہد ہو نہ وہ بھی نسبت جید الجہد پر غر لذت کے بہتر ہو کہ
 شیخ لکھتا ہے کہ قریب غذا بالوفیہ غیر مفرطہ و اوقاف من الناضل لیزالما لوف اسلیب کہ طبیعت جو سبب لذت
 اور رغبت کے غلبت تمام سے اس پر متوجہ ہے فی ہر اور معرہ بھی شوق سے مکتوی اور شام ہوتا ہے اور مغرب تک
 ہوتا ہے اور حضرت قلیل کر کشتی کہ تحصیل اصلاح ہوتی ہے اور اخصا کو حصہ بہت ایسی غذا سے بہتر ہوتا ہے اور دن
 منفرت کے اور یہ بات ساتھ قول سابق کے کہ بچہ قریب کھانے کے بسبب غیر مغزات کے گدزی ہو
 منافات نمین اسلیب کہ مقصود وہاں شدید الضرر ہو اس واسطے کہ جو چیز مغز قوی رکھتی ہے اس کے ضرر سے
 بچوں ہونا چاہیے بخلاف قلیل الضرر کے کہ بسبب لذت کے حکم صالح کا رکھتی ہے اور مقصود وہ ہر کہ ہانگ

نکاح و طہام کہ فی موزن کھاجن اگر چه چیدار لپور ہو کہ ایسی غذا سے احتیاج کو جس کے تیر پونچھا ہو اور جو معلوم ہو کہ اگر
 ہر وقت اور دلچ کے غلام کے موافق اور مشاکل مقرر ہو اور رعایت اس میں لازم ہو اور اس شخص کو کہ بہت کھانا
 دیدہ خورد سے ضرور پونچھا ہو ترک نہ سکنا واجب ہو اور ساتھ طہام حیدر کے شغول ہونا چاہیے اس لیے کہ اس کا
 طبیعت کا مختار ہے رعایت اس کی بیچ امور غیر منافی کے ضرور اور اس سبب سے کہ عادت کو دخل بہت ہو
 رعایت اس کا کم از کم زیادہ اشیاء سے جو جو شخص کرات دن میں دو بار کھانے کی عادت رکھتا ہو اس کو اس کا
 قلیل ہو یا سبب ضعف قوت کا ہو اور ایسے شخص کو اگر چاہئے کہ قلیل بیچ مقدار غذا کے
 لیکن متوازی عادت سے کہ وہ بیکھاتا ہو نہ پھرے اور سیر طرح اس شخص کو کہ عادت ایک وقت کھانے کی
 اگر دو وقت کھانا بھی ضعف اور کم سستی ملاتا ہو اور آفات بہت پیدا کرتا ہو مگر اس وقت کہ بیچ عادت اس پر
 قرار پائے قاعدہ بیچ بیچ غلامے مطلق کے اور جو ملا نا تو اہل کا اس میں اور بیان افتادہ فائدہ کا بخیر
 کمال ب حفظ صحت کا ہو چاہیے کہ سولہ کے غلامے مطلق کے اور کچھ نہ کھایا کرے اور قطعاً میل طربت غذا سے
 دوال کے نہ کرے کہ طریق مواجہ کے یا قندم حفظ کے لیکن ملا نا تو اہل کا بیچ غذا کے واسطے اس کی اصلاح کے
 قیامت نہیں ہو اگر مقدار میں قلیل ہو اور غرض ملائے مصالح سے یہی ہو کہ غذا لذیذ زیادہ ہو پس اگر بدون
 ملائے مصالح کے لذیذ ہو کر نہ ملا نا چاہیے اور جو لذت ہر ایک کی بھی متفاوت ہوتی ہو حکم غذا ہر ایک کا
 موقوف اور پکھانے کے ہو اور بہترین غذا یہ مطلق میں گوشت ہو اور دلی بیچ حق اس شخص کے کہ
 معتدل مزاج اور اس سے مالوف ہو ورنہ شک نہیں ہو کہ معتاد چاول کو استعمال چاول کا بہتر ہو
 اور فاضل ترین گوشت میں گوشت برہ اور بزغالہ اور گوسالہ اور مرغی کا ہو لیکن چاہیے کہ تیرہ یکساں
 اس لیے کہ جو بہت چھوٹا ہو بلغم پیدا کرتا ہو اور بزغالہ اور گوسالہ افضل زیادہ ہو تیرہ یکساں سے اس لیے کہ جو معتدل
 اور وہ چھ اعتدال کی وہ ہو کہ اس میں ان کا معتدلی حرارت اور رطوبت کا ہو اور نوع ایک معتدلی برہ اور مزاج ہو
 اہل البحر اگر کھاتا ہو یا بسان باروان لیکن بزغالہ الطیف ہو اور قلیل الفضول لہذا اصحاب سکون اور
 فاضل یعنی ناقصین کو اور مانند اسکے موافق تیرہ ہو اور گوسالہ جو قوی غذا ہو اصحاب مہمے گرم امیہ
 اور توبہ کو موافق تیرہ ہو اور بکبان کو عربی میں اس کو درجاج کہتے ہیں اس میں اور الطاف اور قلیل الرطوبت
 اور بہترین درجاج وہ ہو کہ بیضہ خالی ہو اور بہترین و یکس یعنی خروس ہو کہ بیکسہ ویتا ہو لیکن بیچ
 مرغ کا خالص طبیعت ہو اور نہایت قلیل السعادت ہو اور بہترین قوت کے سوارے اصحاب سکون کے

اس کے سوا کہ تیرہ
 اور تیرہ و تیرہ
 یا اس کے سوا کہ تیرہ

ہستہ کو گون کو موافق نہیں ہوا اور وہ معتدل زیادہ و جاج سے ہوا اور شیخ رئیس نے لکھا کہ کھجور کی سیاق و سباق
 فروع طب مطلق ہوا و بہترین و جاج شوی میں وہ ہو کہ اسکو بیچ شکم جدی کے یا محل کے بیان کیا ہو کہ
 اس صورت میں طوبیت اسکی محذور تدریج ہوا و شرب بہترین غذا میں ہوا و اگر وہ سا جو پیاز کے پکا یا ہوا
 سیاح کو دور کرے اور باد کو ادا تھا ہوا اور اسی سبب سے ڈالنا پیاز کا بیچ کچنے گوشت کے لازم ہوا اور
 تدریج عبارت اس سے ہو کہ گوشت کو بہت پانی میں پکاویں تک ڈال کر اور بعد طبع کے جو پانی
 معتدل المقدار بہ استعمال کریں اکیلا یا روٹی آسمین بھیگو کر کھاویں اور شور باج معرب ہو فارسی میں
 شور با اور عربی میں مرق کہتے ہیں اور باجین کو وہ مضرتیں کہ بیچ بعض لحوم کے مرقوم ہوئی ہیں جنکو معتدل
 جرم سے ہیں شور با اٹکا است و غیر نہیں ہوا اور اہل ہر بلاد کے بیچ صنعت لحوم کے طرح مختلف رکھتے ہیں
 اور بہت اختراعات کیے ہیں حکم کرنا اس کے حال پر نظر محملات کے اور نظر صناعات کے طبیب وانیہ
 پوشیدہ نہیں ہوا اگرچہ بیچ کتب قدما کے کوئی ذکر اس سے نہوا و خواص ہر لحم کے بیچ اختیارات ہیں
 مذکور ہیں اس جگہ اسی قدر بر کفایت کی ہے کہ زیادہ استعمال ہی میں بیچ غذا سے متعین کے اور جانیہ
 کہ فاضل ترین روٹیو نہیں روٹی گیہوں کی ہو کہ اسچہ گیہوں سے کہ شیار و غیرہ سے پاک کیا ہو
 بنائی گئی ہو اور وہ بیجوسی دار نسبت اس کے کھنڈل ہو بیٹے بھوسا اسکی دو رنگ گئی ہو بیٹے الاغہ اور
 اور روٹیان باعتبار ذات کے کہ بھوسی دار ہو یا بدون بھوسی کے اور ماغذات کے اور باعتبار قدر
 اور کے کہ خمیری ہو یا فطیری یا متورمی یا غیر متوری گئی تقسیم ہیں شرح اسکی اس جگہ لائق نہیں ہے
 لہذا کتاب الاغذیہ عالمیہ ہم کہتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہتا ہو آسمین سب اقسام خبز اور دیگر
 کیا قدیم اور کیا جدید سب مرقوم کرتے ہیں شروط ساتھ بہت فوائد کے اور فاضل ترین چاول میں
 وہ ہو کہ خوشبودار اور لذیظ اور باریک ہو اور بعد پکنے کے بڑا ہوا و اور ثابت رہے اور اس سبب سے
 کہ وجود چاول جدید کا یونان اور عرب میں نہ تھا حکما سے قدیم نے ذکر اسکا کیا حاشہ نہیں کیا ہوا اور
 بیٹے متاخرین نے لکھا ہو کہ اسے خاصہ ہو کہ محروم و نہیں حرارت بڑھاتا ہو اور بہرہ و و نہیں ہوتا
 پس استعمال اس کے وقت غوطہ اعتدال سال کے چاہیے کرنا اگر اہل ہند وغیرہ کہ اسکی سادہ
 نہکتے ہیں اور اس کے غیر سے نفرت کرتے ہیں آنکو مرض میں بھی دینا جائز ہو اصناف کے کہ
 اصناف اسکی ہوں بزرگ بیچ تعلیل اسکی لزوجت کے پوشش کریں اور بہتر حیلو نہیں بیچ اس مقدار

اُسکے جوش کرتا ہر پانی میں اور جب پیر پختہ ہو پانی اُس سے دور کر کے پکا جیسا کہ ان بلاد میں رائج ہے
اور نزدیک اطباء سے ہند کے غزالہ یون کی بہتر چاول سے نہیں جو دالٹھی یا قلنڈہ اور جانین کہ
مغربی دلی کی لکڑی ہضم نہ ہوتی ہو زیادہ ہو اور صفت گوشت کی کہ ہضم نہیں ہوا اُس سے کتر اور صفت
چاول کی کہ میں بین ہر گتہ معلوم ہو کہ بعض جگہ اقوال اطباء کے آپس میں مخالفت واقع ہوتے ہیں چونکہ
ایک چیز کو بعض گرم لکھتے ہیں بعض سرد اور یہ اختلاف دوام سے باہر نہیں ہر ایک ایک شخص متفق بہت
مذاج ہوا اور متفق دوسرا متخلف اعتدال سے بعد ہا دونوں معتدل ہوں یا دونوں بخوف ہوں لیکن نہ ایک
یا دونوں بخوف ہوں اعتدال سے ایک طرف وجہ مخالفت کی بیچ صورت مخالفت کے ظاہر ہو لیکن
بیچ صورت توافق کے دونوں متفق منشأ مخالفت کے نمونے اگر بسبب اثر ارضی یا فعلی یا زمانی
اسی طرح مقرر ہوا ہر ایک بعض چیزیں ایک زمانے میں کو یا اثر رفتی تعیین اور بعد گذرنے زمانے معتدل
وہ اثر اُس سے جا مارا اور اسی طرح ایک چیز کو چند زمین مختلف کے بوئیں ممکن ہو کہ در میان
مخالفت بعض امور میں واقع ہوا اثر ارضی مختلف سے اور اسی طرح بعض چیزیں ہیں کہ جب تک اس
ملک سے اُنکو نہ نکالیں اور باہر نہ لیجاویں انہیں اثر ظاہر نہیں ہوتا اور دستور نزدیک واناؤں کے
مشہور ہو کر محال متفق کا بھی ہمیشہ ایک طور پر نہیں ہوا اور ہو سکتا ہے کہ کوئی سبب غرضی کہ قبل متداول
یا بعد متداول کے واقع ہوا اُسکو وہی صفت کرے یا ہمت اثر سے باز نہ کیا یا تحمل طریق معمول ہی ہو کہ
بیچ ام مختلف فیہ کے تجربہ حال ہو جیسا کہ حق تجربہ کا ہر کر کے نفیوت ایک قول کی دونوں قول سے
کیا چاہیے اسلیئے کہ غرض وجود چیز سے اثر اُسکا ہو بالفعل جس چیز کو کہ ہم نزدیک معتدل مزاجوں
اُس زمانے کے گرم یا دہیئے لامحالہ حکم اُسکی حرارت ہے کہ ہن اور قول مخالفت کو اعتبار نہ کرینگے
بہرینہ فیکہ تجربہ کثیر اور لائق حکم کرنے کے ہوا ہو قاعدہ بیچ اغذیہ دوائی کے اور پرہیز کرنا اُس سے
صحیح کو اور جواب اُس ایراد کا اور یہ فاضل ہوئے اُس غذا سے دوائی کے اور عذائے مطلق
لوگوں سے کہا ہوا اور بیان جائز ہوئے متداخل کا ضرورت پوچھتے ہو کہ جو جس بقول سے ہر
یا قسم نوا کہ وہ غذا سے دوائی اور استعمال اُسکا صحیح معتدل کو بیچ تغذیہ کے اہمعا نہیں ہو مگر
بطریق تقدم خط کے کمتر لیکن بخمخون کو اعتدال سے استعمال کرنا غذا سے دوائی کا کہ مخالفت
اُسکے مزاج کے ہو مناسب ہر اسی سبب سے متاثرہ ایسی اشیاء کا مروج ہو البتہ مروج و البتہ مریض

منہ
چاہا ناہ
میں خون کا
خون ہر
نہی نہ کر
عہ
ہو نہ ہو
اور نہ ہو
دیکھ کے
نہی نہ ہو
کے

وعدم تغیر ہم بہا بشرط استعمال التفنن اور شبہ فو اکہ بین سائنو اغذیہ حقیقی کے اخیر کچا ہو کر اور نکور کینے
 اور انہیں سے بسبب کثرت تغذیہ کے ضرر ہو ناگزیر امید کیا جاتا ہے اور اسی طرح خرمہ تر کثرت علی بن اسکو
 رطب کہتے ہیں اس شہدین کہ کھانا اسکا مروج جو قریب غذا سے حقیقی کے ہر اور سوال ان تین چیز
 کوئی چیز ایسی نہیں جو اور اکثر فو اکہ سے متضمن الدم اور دمی الاستحالہ بن انہیں سے شش یعنی زندانیوں
 اور فوخ میں شفتا لو بن سوال شک نہیں کہ محوم سب عارہ بن اندر عن بدن کے پہنچ بیچ اغذیہ دوائی
 صاحب حرارت کے مضرت ہر انہیں بھی ہو اور بھی معلوم ہو کہ غذا سے دوائی معتدل مزاج بن اور
 مصلح اسکے حال کی بن اور سائنو اسکے یعنی ان سے الذہا ور ششی بن اور گذر چکا کہ جو کچھ الذہا و فوخ مزاج
 اور یہ چیز بن اسکو چاہتی بن کہ وہ بہتر غذا سے مطلق سے ہو اور ہرگز مضرت نہ کرنے اور جواب اسکے کہ
 کہ گوشت اگرچہ گرم ہو لیکن گرمی اسکی نہایت کم ہے پس بیچ بدن معتدل کے اثر نہ کرے گا وہ اثر کہ فوخ
 اعتدال سے ہو اور ظاہر ہو کہ جب تک گوشت کھایا گیا بہضم ہو اور جزو بدن کا ہو کچھ بدن کے گوشت
 تشکیل ہوگا اور جو نقصان بدن کے گوشت میں پڑا اس قدر حرارت اور رطوبت بھی کم ہوگی پس حرارت
 اور رطوبت حاصل کی گئی گوشت ماکول سے نقصان گوشت بدن کا کہ رگی اور حرارت نہ اندر کثرت
 اور بالفرض اگر کیفیت زائد پیدا کرے جیسا اعتبار قلت کیفیت مذکور کے معتدل بنین ہر محسوس نہیں
 ہوتی ہر اور سائنو الاعتبار ہر اور اس سبب سے کہ کلام بیچ معتدل مزاج کے دلیل کہ بکرا اور ہر
 افضل ہونے غذا سے دوائی کے بنظر اسکی تعدیل کے اچھا نہیں ہر سائنو اس امر کے حصول تعدیل
 بیچ اغذیہ حقیقی کے بسبب بیچ بعض مصلحت کے ہر ہوتا ہر جیسا کہ دیکھا جاتا ہے ہر سائنو کچھ
 اور تہرہ ہر دو بنین باوجود تغذیہ نام کے تعدیل کرتے ہیں اور اسی طرح مسند کچھ نالذت سے
 بیچ افنیلیت غذا سے دوائی کے مطلوب کو نہیں پہنچتا ہر اسلیے کہ غذا سے حقیقی بھی لذیذ ہوتی
 پس نفیلت اسی سے مخموم ہو پڑا ہر فرخا اگر غذا سے دوائی لذیذ ہو اسوقت بھی غذا سے
 حقیقی سے بہتر نہیں ہر اسلیے کہ ترجیح بسبب لذت کے اسوقت ثابت ہو کہ در میان دو ذرات
 غذا کے تفاوت نفیلت بن کہ تہرہ اور غذا سے ناقص افنیلیت الذہا و پس ہو سکتا ہے کہ اگر تہرہ
 اسکی نایارک اس نقصان قلیل نفیلت کو کہ تہرہ بخلاف غذا سے حقیقی کے اور غذا سے دوائی
 کہ در میان ان کے بیچ نفیلت کے تفاوت بہت ہر اور یہ جزوہ اسے دوائی الذہا و لیکن اس

عنایت کو نہیں پہنچتی اور جو عنایت کر خدا سے مطلوب ہو یہ سب کہ اگر اجزا اسکے بدل یا متبادل میں
 صرف ہوں اور یہ امر بیچ خریدی کے حقیقی کے نہیں ہوتا ہر اور پوچھنا یہ نہ ہے کہ لذت ہو یا کسی چیز کا
 اُن مفرقوں سے کہ اس میں جن میں کمال نہایت یہ کہ بسبب لذت لینے طبع کے اور توجہ کے
 مضامین قلت ہوگی اور یہ امر وہ سراسر اور مضرتین غذا سے دوائی کی معلوم ہوئی ہیں کہ قلیل التقدیر
 اور ساقا اسکے کیفیت زائد کو پیدا کرتی ہے جو معتدل معج المزاج کے لذت لوگوں کے لئے کہا کہ حالت سخت
 ہر چیز کو اس سے واجب معتدلوں کو اور اگر اسکی مباشرت میں کوئی خطا پڑے جلد اسکا تدارک کرنا
 چاہیے تو اسہال سے اسکو کھالین یا اصلاح اسکی باستعمال اسکی ضد کے کہین اگرچہ بطور تداعیل
 اسلئے کہ چند داخل مذہم ہو لیکن جسوقت بیچ اسکی مباشرت کے اس ضرر سے کہ مذمت اسکی زیادہ
 ذمت داخل سے ملو یا ہو جائز ہو کہ لازم جانا ہر قاعدہ بیچ ترتیب غذا کے جان تو کہ اوپر حافظت
 واجب ہو کہ ترتیب بیچ غذا کے بھی مرضی رکھے اور گزرجاکہ ترتیب محمود وہ ہو کہ اگر اتفاق تناول افندہ
 مخلطہ کا پڑے وہ چیز کہ نسبت کوئی چیز کے مائل غلط ہو چاہیے کہ اسکو پہلے کھائے چنانچہ اسکی
 بعض عنقریب بیچ شرح لایحوز الجمع بین الاطعمہ مختلفہ کے ساتھ بہت فوائد کے مذکور ہوئی ہیں اور اس
 سزا عت ہو جو مذکر بیچ قول طبیعوں کے واقع ہر دم ذکر کرتے ہیں ساتھ بہت فوائد کے کہ رعایت ترتیب
 ان میں جو واجب ہر پوچھنا یہ نہ ہے کہ بعض لوگ تقدیم لطیف کو اوپر غلیظ کے واجب جانتے ہیں اور بعض
 لوگ برعکس اسکے تحت پہلے لوگوں کی ہر ہر کہ کسی گئی کہ اگر غلیظ کو پہلے کھاوین لطیف بسبب
 تغیر ذائقے فاسد ہوگی اور انسداد کرگی اور محبت پہلے لوگوں کی بھی مذکور ہوئی کہ ہضم بیچ قعر معدے کے
 زیادہ ہو اور بیچ اعلا معدے کے کہ ہضم قوت کہ غلیظ کو پہلے کھاوینگے نعل ہضم کا اس میں قوی ہوگا اور
 نعل ہضم کا لطیف میں ضعیف اور دونوں ہضم میں متشابہ ہونگے و ہذا ہو المقصود اور قشری بیچ وضع کر
 اس اختلاف کے کہ زبان طبیعوں کے ہر ہر کہتا ہو کہ اگر تفاوت غلیظ اور لطیف میں اسی وجہ ہو
 کہ واقع ہونا غلیظ کا بیچ قعر معدے کے کہتا ہو اپنے غلط کو اور ہضم اسکا ساتھ ہضم لطیف کے ساتھ
 ہوتا ہو پس لایحاز تقدیم ایسے غلیظ کی واجب ہو اور اگر درمیان دونوں کے فرق بہت ہو تقدیم
 لطیف کی لازم ہو یا تاخیر لطیف کی اس زمانے تک کہ غلیظ نیم ہضم ہوگا کہ اگر نہ مضمحل و انکار نہ
 لطیفیا دروجہ دوسری بیچ تو ضیق کے درمیان دونوں کلام کے یہ ہو کہ حکم کرنا اور ہر تقدیم دونوں کے

موقوف ہوا اور حال گرمی کے اس لیے کہ اگر گرمی بوجہ اعتدال کے ہوا اور بافر اذنین ہوا جب ہر گرمی
لطیف کو مقدم کر کے کہ تفاوت درمیان دونوں کے بچ لطف اور غلظت کے بقدر تفاوت
ہضم اعلیٰ اور اسفل معدے کے بقوت اس صورت میں تقدیم غلیظ کی احسن ہوا اگر گرمی مضبوط اور
معدہ غذا سے خالی ہوا اور یہی بسبب جو جگہ کے اگر نصف کا اوپر معدے کے نہیں ہوا اور جب ہر غلیظ کو
مقدم کر کے اور قید عدم انقباض ہوا کی اس لیے کہ اگر معدہ غذا سے پُر ہوا شدت جو جگہ سے
صفرا معدے سے پُر ہوا جو لازم ہو کہ اس وقت میں غذا کچھ بچا ہیہے کھانا اور طرف خالی کرنے معدے کے
غذا سے بچ اٹھالے اور طرف تقریب صفرا کے بچ انقباض ہوا کی کو تشش کرنا چاہیے اور بوجہ ہر
بھونک کے کھانا دینا چاہیے اور اتنا انقباض ہوا کے سو و مزاج سے سے معلوم کر سکتے ہیں کہ
لانگہ تقدیم لطیف کا بچ صورت اعتدال بھونک کے وہ ہے کہ جو حرارت قدر معیاری میں زیادہ لطیف
جلد بچ گیا اور قبل اسکے کہ ہضم بچ غلیظ کے داخل کرے اسکے خلاصہ کو دفع کو بگی طرف جگہ کے اور
معلوم ہوا کہ تناول کرنا غلیظ کا اوپر لطیف کے بعد ہضم ہونے لطیف کے قباحت نہیں رکھتا اور
یہ بھی بچ اسی حکم کے ہر خلاف اسکے کہ بچ لطیف اور غلیظ کے تفاوت کم ہونے لطف اور غلظت
اس لیے کہ اس تقدیر میں تقدیم غلیظ کی تسخیر ہو گا ذکرناہ ہوا لیکن فائدہ تقدیم غلیظ کا اس وقت میں
کہ بھونک مضبوط ہو اور معدہ خالی وہ ہر کہ جو معدہ بہت محتاج ہر غذا کا کچھ وارد ہونے غذا کے
آسپر مشتمل ہو گا اور بسبب شدت حرارت بھونک کے جلد بچا و گیا اور وارد ہونا غذا کے لطیف کا
بعد اسکے طبیعت کو حیرت زیادہ کرنے والا ہو گا بسبب نہ باقی رہنے مخالفت کے درمیان
دونوں غذا کے اس لیے کہ ظاہر ہو کہ غذا پہلے حرارت شدہ سے جو جلد اور نورانی بچ کو قبول کرتی
اور بعد اسکے غذا دوسری احوالی معدہ میں وارد ہوتی ہر دونوں غذا بسبب تحقیق مشاکلت
اور میان میں بچ حکم دو متحد کے ہوتی ہیں اور بچ اتمام ہضم کے شریک بخلاف اسکے کہ بچ انہی
صورت کے لطیف کو مقدم کر کے کہ اگر وہ جلد غذائیں سرریع انقباض سے بچ سبب یا دلی حرارت بچ
استحیل بفساد ہونگی لانا باللاطف لا یتقی البصر فی العدة المستقلۃ بالجو جع یعنی استیغاثے ہضم کا
نہیں کر سکتی ہر بچ شکم کے حرارت سے شعلہ نکلا ہو بسبب گرمی کے پس غلیظ کا بچ اسکے
وارد ہونگی وہ بھی فاسد ہوتی ہوا اور اگر غیر سرریع انقباض ہوا محالہ معدہ آسپر شدت اور غیبت سے

متاثر ہوگا بسبب محتاج ہونے معدے کے طرف غذا کے اور آسان ہونے تغذیہ کے اس سے
 پس غلیظ کر لی اس کے کھائی جاوے جو ہضم اسکا وہ میں ہو تا ہوا جرم موجب تخیر طبع کا اور
 مضر معدے کا استیغاف ہضم لطیف کا ہو گا اور اس میں فساد پڑے گا اور اس سبب سے غلیظ بھی
 فاسد ہو گا اور کسی جانین کو تناول کرنا روٹی فقط کا معدہ کو خراب کرنا ہو اور جو منقول ہوا کہ قدم
 ایک وقت روٹی کھاتے تھے مراد اس سے یہ ہو کہ بدون گوشت کے ساتھ شربت مناسب کے
 کھاتے تھے نہ کہ روٹی اکیلی کھاتے تھے کائنات علیہ القرشی فی شرح القانون اور بھی معلوم کہ
 کہ استعمال کرنا غذا سے رقیق پھیلنے والی مریضہ الغم کا ساتھ غذا سے سخت و ہضم کے اگر درست نہیں
 تقدیم اور تاخیر اس میں کچھ فائدہ نہیں دیتی اس لیے کہ طعام پھیلنے والا جو معدے سے جلد گذر کر اسکا
 جاتا ہو اور غذا دوسری کو بھی پھیلاتا ہو آگے ہوتا ہے پیچ صورت تقدیم کے ظاہر ہو کہ جو غذا سے
 مذکور مخدر ہوگی بھنے اجزائے غلیظ کے بھی اس کی طبیعت سے مخدر ہو گئے بدون ہضم کے اور
 جس حالت میں کہ پیچ غلیظ کے کھاوین ہو سکتا ہو کہ بسبب رقت اور زلق کے پیچ طعام پہلے کے
 نشو و کرے اور میل باندا کرے اور ساتھ اپنے اس غذا سے غلیظ پہل کو دفع کرے اور بھی ہو سکتا کہ
 کہ بسبب غلطی کے غذا اس میں راہ نہ پاوے اور زلق نہ کرے لیکن آپ فاسد ہو اور فاسد کرے
 اس سبب سے کہ پیچ تقدیم غلیظ کے کھا گیا اور طبیعت کے اور جانین کہ جو کچھ منکرنا اجتماع کا
 درمیان ان دونوں کے مذکور ہوا اس سے متعلق ہو کہ بعد زمانے کا درمیان دونوں کے
 بہت نشو و اس لیے کہ اگر فاصلہ بہت ہو ضرر نہیں کرتا کہ امر ایضا اور بھی جانین کہ اگر دو غذا متعلق فی ہضم
 کہ ایک آنے شیرین ہو کجا اتفاق کھانے کا پڑے شیرین کو پہلے کھانا چاہیے اس لیے کہ اعضا بسبب
 اس کے کہ آپ شیرین ہیں شیرین کو جلد جذب کرتے ہیں پس اگر تقدیم اس میں نہوا و قیل اس کے غذا
 اور کھائی جاوے ساتھ شیرین کے بعض اجزاء غیر شیرین کے بالضرور غیر ہضم چا جاوے گا اور
 یہ امر باعث فساد و عظیم ہو اور اگر کہین کر شک نہیں ہو کہ اجزاء شیرین کے بھی جو غیر ہضم جگہ میں
 جاتے ہیں موجب فساد کا ہوتے ہیں کہ قال الشیخ الغزالی الخلو نشرہ الطبیعیہ قبل المنبع فیفسد اللہ
 پس پیچ تقدیم شیرین کے کچھ نفع نہیں ہو اور نفوذ اجزاء غیر ہضم غذا سے غیر شیرین کا بہتر ہونا
 اجزاء غیر ہضم غذا سے شیرین کے ہو گا پیچ افساد کے جواب اسکا یہ ہو کہ کثرت شیرین کی

۴۰
 جیسا کہ کتب
 تشریح غلیظ
 قانون کے
 جیسا کہ کتب
 تشریح غلیظ
 قانون کے
 جیسا کہ کتب
 تشریح غلیظ
 قانون کے

شک نہیں ہر کثرت پیدا کرتی ہر اور خون کو فاسد کرتی ہر لہذا اطباء نے کہا ہر کثرت کرنے والے شیرینی کے
 بعد جلد علاج نکالنے خون کے ہوتے ہیں لیکن اس سبب سے کہ چیز شیرین ہر خوب اور محبوب طبیعت کی
 ضرر اس کا جہت نہایت شر کے نہیں ہوتا اور بخلاف اسکے غیر کے کہ اگرچہ لطیف جذبہ حلو کے سببی جہت ہر
 لیکن جو غیر منقسم اور غیر مرغوب اعتدال کا ہر شر بہت لانا ہر پس تاخیر اس کی ضروری ہر اور بقدر حلو کی کہ
 مانع نفوذ غیر مرغوب کی ہوتی ہر قیاسی قسم کے فائدہ نہیں ہوتی قاعدہ پنج بیان اس چیز کے احوال
 سدہ کرتی ہر جتنا چاہیے کہ محذورات سدہ کے بہت ہوتے ہیں جیسے پنج بحث اسباب کے مذکور ہر
 لیکن اس جگہ وہ چیز کہ راہ نجاب اسکا اکثر ہر مذکور ہر جائیں کہ اگرچہ کثرت شیرینی کی بالذات سدہ
 لاتی ہر لیکن پیچھے کھانا اسکو زیادہ تر سدہ ہر گماہر اہم قید کثرت کی اس سبب سے ہر کتنا دل کا
 تھوڑی شیرینی کا بعد طعام کے سبب چھے ہوتے ہر منقسم ہر سبب شامل ہوتے ہر سدہ کے اس
 رغبت تمام سے لہذا اپنا شربت قندی کا بعد طعام کے مجوز بلکہ بہتر جانا ہر اور اس طرح چہا شراب کا
 اور طعام کے سدہ پیدا کرتا ہر اسلئے کہ ہر ریح النفوذ ہر بالبعث قبل اسکے کہ کھانا نام نہم کو بدو پیا ہو
 نفوذ کرتی ہر طرف جگر کے اور اس سبب سے کہ ریح معدے کے کوئی چیز اجزائے غذا سے سا
 اسکے بلکہ تھکتی ہر سبب قافی کے احوال سدہ کا نہیں کرتا پس سبب حقیقت بطن غذا
 غیر منقسم ہر شراب لیکن جو بہد ریح سدہ ہر بہد ریح کو بھی بالعرض سدہ کہہ سکتے ہیں بالکل
 سرعت نفوذ شراب کی بالذات ہر اور سرعت نفوذ حلو کی بالعرض ہر یعنی جذب کرنا اعتدال کا انتہا
 طباطبائے مرغوب ہوتے شیرینی کے دلیل اسے ہیں کہ اگر کوئی شخص کھانا کھاوے اور چھے
 اسکے غذا سے شیرین کھاوے اور بعد تھوڑے زمانے کے تھوڑے لاجمالہ شیرین بعد غذا سے
 سابق کے بھلیگا اور یہ نہیں ہر مگر سبب شوق طبیعت کے طبع اسکے کہ تھوڑی خورج الدہ
 عند افراط السبل قاعدہ پنج بیان اسکے کہ بعض چیزیں ہیں کہ تناول انکا پیچھے جنس حالات کا
 منع ہر جائیں کہ جس شخص نے ریاضت تکلیف دینے والی کی ہو یا چند بہت کیا ہو یا جو چیز کہ سخن
 سدہ ہر غذا عمل میں لایا ہو اسکو اغذیہ سے جو سر ریح القول ہر فساد کو مانع نہیں ہر وغیرہ کے پچھلے پچھلے
 کہ فاسد ہر کہ افراط فاسد کہی اسلئے سبب سے کہا ہر کہ پیچھے کھانے خیر ہر کے چاہیے کہ در میان
 دو کھانے کے کھاوے اس سبب سے کہ اگر خیر نہ ریح کو کوئی شہد کے متعلق ہر جو جو سر ریح راستہ

۴۱
 اس کے کئی طبیعت
 ہر کثرت ہر کثرت
 ہر کثرت ہر کثرت

بسیب مساوی قوت حرارت معدے سے بلکہ فاسیہ ہوتا ہے اور یہ مستور اگر معدہ بالطح مضرط الحار است ہو
 وہاں بھی تناول ایسی غذا کو کھا چاہیے جس سے سبب ہو کہ بعض مزاجوں کا معدہ کے اغذیہ غلیظہ علیہم ہوتے ہیں
 اور اغذیہ لطیفہ عکس اسکے چنانچہ غریب مغسل کھا جاتا ہے اور انتہا ہوا پر طیب کے صاحب ہو کہ ہرگز نہ
 اور مزاج معدے کو تامل کرتا ہے اور ہر شخص کی تہذیب و موافق اس کی عادت کے کرے اور اس حکم تجربہ کو
 اوپر قیاس کے مقدم رکھے اس لیے کہ بعض بدن اور بعض مزاج کے ایسے خواص سر رہوے ہیں کہ
 قیاس عقلی کو اس میں دخل نہیں ہو گا لایفہ علیہ الجربین قاعدہ چھ بیان اختلافات المزاج کے اور
 حال کے اور موافق اسکے تہذیب کرنا جان تو کہ بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو تناول کرنا قابضات
 قبل طعام کے ضرور ہوتا ہے اور یہ وہ آدمی ہوتے ہیں کہ معدہ ان کا مسترخ ہو اور غذا اس میں نہ ٹھہرے وقت
 ہضم تک اور جلد کھلے اور اسی طرح بعض آدمی ہوتے ہیں کہ ان کو تناول کرنا قابضات کا بعد طعام کے لازم
 اور آدمی تین طرح ہیں ایک وہ کہ بعد تناول طعام کے پیچ اکثر کے فر کرتے ہیں بلکہ ان کو تناول قابضات
 اوپر غذا کے ترک کو منع کرتا ہے دوسرا وہ کہ غذا کے بعد اس کے پیچ اکثر کے دیر تک رہتی ہے کہ ان کو کھانا
 قابض کا تحریک کرتا ہے طرف انہماک کے بسبب ہضم معدے کے تیسرا وہ کہ طعام کے بعد اس کے پیچ اکثر کے
 سخت ہوتا ہے کہ تناول قابض کا بعد غذا کے تصاعد بخار کو منع کرے اس وجہ سے ان کا کھانا خشک
 غیرہ کا پیچ دوار اور سرد اور صرع کے پیچ غذا کے لازم رکھا ہو تو تہذیبی نے لکھا کہ حسن نفس کا
 معدہ ضعیف ہو اور جانین کہ اس کو تقویت دین اور شرب مقویہ سے چاہیے کہ اس کو پہلے غذا کھا اور
 پیچ اسکے اور شرب مقویہ دین تو ملاقات اور شرب کی ساتھ وہ معدے کے زمانہ طویل تک رہے
 لیکن وہاں کہ تقویت تمام معدے کی مطلوب ہو اور شرب مقویہ بھی قبل غذا کے کھا وین اور بھی بعد
 غذا کے اور اسی طرح جس وقت طرف تبدیل منہ کے حاجت ہو اگرچہ بیان واجب وہ ہو کہ
 شرب بعد از قبل طعام کے دین لیکن افضل وہ ہو کہ بعد اسکے بھی دین واسطے طویل ہونے وقت کے
 پہلے کہ شرب جو قبل طعام کے کھائے جاتے ہیں معدے سے جلد نکلتے ہیں اور درنگ نہیں کرتے
 لایفہ اور بھی جانین کہ بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ غذا کے لطیف مزاج ان کے معدے میں
 سد جوتی ہو اور غلیظہ ہضم ہوتی ہو اور یہ وہ آدمی ہیں کہ معدہ ان کا ناری ہو اور اشیاء لطیفہ
 مد کرے اور بعض عکس اسکے ہوتے ہیں قاعدہ پیچ ذکر اطعمہ مناسب ہر مزاج کے جاننا چاہیے

کہ سوداوی مزاج کو غذاؤں سے جو غذا کے کثیر الرطوبہ و قلیل الحارۃ ہو مناسب ہو بشرطیکہ سوداوی نہیں
 لیکن اگر احتراقی جو محتاج بہ ترکہ کثیر کا ہو تاہر اور اس صورت میں اغذیہ دوائیہ کفایت نہیں کرتی ہیں
 جیسے کہ کہا جاتا ہے اور صفراوی کو جو چیز کہ مرہ اور مرطب ہو و اغذیہ سے موافق ہو اور اس شخص کو کہ تھین
 خون گرم پیدا ہوتا ہو غذاؤں سے جو بارہ اور قلیل الغذا ہو دینا چاہیے اور جس شخص میں خون بلغمی
 پیدا ہوتا ہو غذاؤں سے جو قلیل الغذا اور صاحب خونت اور لطیف ہو دینا چاہیے انتباہ جاننا چاہیے
 کہ جو چیز کہ گائیڈا تیر سے موافق مزاج کے ساتھ اغذیہ دوائی کے نقطہ مخصوص اس مزاج سے ہر ایک
 غلبہ خلط کا ہو لیکن وہ خلط فاسد نہ ہو پس اس جگہ کہ سوداوی مزاج سافج ہو بدول غلبہ کے یا سیا
 غلبہ کے اور وہ خلط فاسد ہو اور ان دونوں صورت میں تدبیر اسکی ساتھ دواویہ صرف کے کیا چاہیے
 اور اس جگہ اغذیہ دوائی اکیلی نہیں کفایت کرتی ہیں بسبب قوی ہونے سبب کے قاعدہ
 بیچ تارک مضطرب اغذیہ دوائی کے پوشیدہ نہ ہے کہ جسوقت اغذیہ دوائی بطریق خطا کے کھائی جائے
 بہتر تدبیر نہیں وہ ہر کہ اسکو قوی سے دفع کرین یا اسہال سے اور اگر اسنے کوئی نموسے واجب ہو
 کہ اسکی اصلاح میں کوشش کریں اور اصلاح اسکی تین طرح ہو ایک وہ کہ بیچ ہضم کرنے غذا سے
 ماکول کے متوجہ ہوں جلد ہضم ہو اور اور طبیعت کے تکلیف نہ لاوے اور معلوم ہو کہ اغذیہ دوائی
 غیر ہضم ہیں اور احوال اٹکا اور طبیعت کے دشوار ہو دوسرا وہ کہ بیچ نفیج فضلہ غذا سے ماکول کے
 مدد کریں اسلیئے کہ معلوم ہو کہ ان اغذیہ سے فضول بہت ہوتے ہیں اور طبیعت اور ہر اسکی
 نفیج کے اگر قدرت نہ پاوے مرض کو پیدا کرے اور جو کثیر المقدار جو غلبہ کہ طبیعت اسکی
 نکالنے میں عاجز ہو پس مدد کرنا واجب ہو تیسرا وہ کہ بیچ منع کرنے پیدا نش سوا المزاج کے
 کہ اس سے پیدا ہوتا ہو کوشش کریں اور یہ ایسا ہو کہ قبل ہضم ہونے ماکول کے وہ چیز
 کو نہ اسکی ہو کھاوین تو بسبب اسکی اختلاط کے کیفیت زائدہ ظاہر ہو اور مدخل اگر ضعیف ہو
 لیکن اس جگہ جائز رکھا ہو مگر عمدہ غرض کے پس جسوقت ماکول مثلاً بارہ ہوا مند کھینے اور کدو
 قدیل اسکی ہنس اور کر اٹھ سے اور مانند اسکے کریں اور اگر ماکول جارہو تغذیل خرقہ اور کدو
 اور مانند اسکے کریں اور اگر ماکول مسدود ہو مفتحات کام میں لاوین اور یا جملہ غذا کہ اغذیہ دوائیہ
 چاہیے کہ اغذیہ دوائیہ سے کہ مضاد ہوں کریں نہ دواویہ صرف سے انتباہ قید تناول اغذیہ کی

خفا سے اس لیے کی گئی کہ استعمال کرنا اسکا بطریق دوام کے خارج ہر بحث سے اور معنی استعمال بخفا
 ہیں کہ قنصل سے نہوت اور نسا نیت کے وہ چیز کہ لائق حال کے نہیں ہر کھائی جاوے اور جو غیر
 لائق ہر تدارک اسکا ضروری ہو اور باقی تدبیر میں بیچ قاعدہ آئندہ کے کہ مخصوص بتدارک غذایہ ملنے ہو
 کسی ہائی میں بیٹے بھوکا رکھنا ہست ویر تک اور نہ دینا غذا کا بدون بھوک حصادی جلی کے اور اگر استعمال
 کرنے غذا یہ مذکورہ سے خوف نہعت کا ہو بعد تدارک کرنے کے ساتھ غذا یہ دوام کے ادویہ اور شتر
 مقوی بھی دین با اعتبار مزاج کے مثلاً اگر غذا یہ گرم کھائی ہوں کچھ دین دین پس اگر کچھ نہیں غسل ہو
 سادہ بہتر ہو اور اگر قندی ہو بزروری اولی ہو اور بیچ غذا یہ بارہ کے ماہ الحسل اور شرب غسل
 اور کوئی مانع ہو اور بیچ غذا یہ غلیظہ کے عار مزاج کو کچھ نہیں قوی البزور اور بارہ مزاج کو فلافی
 اور فوہنجی بہترین اشیاء سے ہیں قاعدہ بیچ تدارک فساد غذا کے بطریق عموم کے جانتا چاہیے
 کہ جسوقت بیچ کھانے کے افراط ہو یا خوف امتلا کا ہو یا غذا سے ماکول حرکت عنیفہ سے کہ بعد اس کے
 تناول کے واقع ہو بیسٹ اور تخفیف ہو یا بہت پانی کے پینے سے مشوش ہو بیچ معیہ کے
 واجب ہو فوراً کرین اور کوئی تدبیر بیچ جلد کھانے غذا سے فاسد کے قوس سے بہترین ہو لیکن
 جسوقت وقت فر کا گذر گیا ہو یعنی غذا اسعین گئی ہو یا قور کرنا متعذر ہو بسبب کوئی مانع قوی کے
 چاہیے کہ اخراج اسکا اسمال سے کرین اور واسطے اسمال کے اگر پینا گرم پانی کا متھوڑا متھوڑا
 کفایت کرے نہو المراد استعمال اسکا کہین کہ امتلا کو اتار لانا اور بند کو کھینچ لانا اور بدن کو
 سولادین اور اگر خواب آوے غنیمت جانین اور جب تک دل چاہے سوتے رہیں اس لیے کہ طویل ہو
 زمانہ خواب کا اس جگہ لازم ہو تو جگر اور عروق سب اس غذا سے پاک ہوں اور اگر گرم پانی کفایت
 نہ کرے یا میسر نہ آوے نظر کرین کہ طبیعت خود بخود دفع کرتی ہو یا نہ اگر موافق مطالب کے کرتی ہو نہو المراد
 اسی پر چھوڑ دین ورنہ مدد کرین اس چیز سے کہ نرم اور لائق حال مریض کے ہو مثلاً محرومی المزاج میں
 اظریفیل اور گلفند مسلسل اور مانند اس کے کافی ہو اور اگر گلفند میں متھوڑا صبر کرے کہ عین مری کیا ہو
 ڈالین بہتر ہو اور برودین جو ارش کوئی اور تھری اور شہر یا رٹان اور مانند اس کے مناسب ہو اور نیکیو پینا
 چیزوں اوپر اسی طعام کے صبر قوی ہو کہ اکیلا بقدر تین چنے کے اور اگر صبر آدھا درم اور برابر
 عکب الالباط اور ایک دانگ بورق اسمین بلاوین اور موافق حاجت کے دین بہتر عمل کرے

اوشہیف ترین چیز وہ نہیں ہے کہ بقدر روچنے کے یا تین چہنہ کے خاکلہ انظم دیوین اکیلا یا سہنہ کوئی
 لکڑہ بود کوئی کو چاہیہ کہ برابر اسکے ہو یا کمتر لیکن زیادہ نہ ہو اور محمود ترین چیز وہ نہیں ہے اس مقدمہ کے
 وہ ہر کہ تھوڑا فتنہ من سادہ شراب کے دیوین اعتبار جسوقت کوئی چیز ان تدبیروں سے ہاتھ آو
 لازم ہو کہ یوں طویل کریں اور ایک رات دن غذا اسے باز رکھیں اور بعد غلہ و خفیف کا استعمال کرتے
 اور یکمیدار لطیف غذا کی لازم رکھیں اور اگر باوجود ان سب کے قتل اور تھکاو و کسل باقی رہے جانین
 کہ عروق غذا کے فضولوں سے ممتل ہو رہے ہیں اس واسطے کہ غذا اسے کثیر منظر باطنی اگر عین
 ہضم ہو لیکن پیچ عروق کے ویسی خام رہتی جو بدن ہضم کے اور عروق کو متدکرتی ہو اور کسل اور
 قمتی اور شادوب پیدا کرتی ہو اور کبھی عروق کو نہایت تمدد سے پھاڑتی ہو اور معلوم ہو کہ ہضم عروق کا بہت
 ہضم مدد کے ضعیف تر ہو اور جب تک کہ پیچ معدے کے غذا ہضم کا حق نہ پاوے پیچ عروق کے
 ہضم نہیں ہوتی جو جیسا کہ چاہیہ بالکل جسوقت آثار امتلا کے عروق میں فضول غذا کے ماکول سے
 ظاہر ہوں مسلمات قوی سے کہ مخزن مادے عروق کے بن دفع اسکا کیا چاہیہ اور اس جگہ کہ اصل
 ہونا فضول کا پیچ عروق کے سوائے اعیانہ کوئی اور پیدا نہ کرے کہ تون اسکو ٹھوک نہ دیں
 مسلمات سے لیکن اتھو فیض سے باز رکھیں اور بعد حاصل ہونے نفع کے فکر کریں کہ اعیانہ کون ہے
 موافق اسکے تارک کریں اعتبار جسوقت بہن شباب گذر جاوے اور قوی میل ضعیف کریں
 واجب ہر کھانا کو عادت سے کم کریں تو فضلات اسکے زیادہ نہ ہوں اسلئے کہ اگر غذا موافق عادت
 کھاویں اور قوی اسکے ہضم میں کفایت نہ کریں لاجلہ فضول کثیر اس سے جمع ہو کہ احوالہ اشتافہ کا
 کرینگے اور یہ حکم نظر اکثری کے ہو ورنہ شک نہیں ہر کہ بعض آدمی جوانی میں ضعیف النعم اور خراب حال
 ہوتے ہیں اور بعد تھانہ کر گرنے کے اس میں سے قوی النعم اور تندرست ہوتے ہیں اور یہ لوگ
 خارج اس کلام سے ہیں قاضی و پیچ بیان اس امر کے کہ طبع کھائے کا کون باسن میں بہتر ہو اور
 کس باسن میں مشہور ہو اور جو کچھ اس سے متعلق ہو جاننا چاہیہ کہ جو باسن جیدہ ہو جو کچھ کانا کھا
 آسین مستحسن ہو اور وہ باسن شومے کا ہو اور چاندی کا بعد اسکے باسن لوہے کا خصوصاً اسکے
 ہونے میں مبالغہ بہت کردتے ہوں اور مورچہ لگنے نہ دیوین اور قوی کرنا اسپر مانع لگنے سورچہ کا ہو اور
 جانین کہ بیشہ کھانا غذا کو کھانچ باسن شومے کے کچالی گئی ہوں مقوی دل اور رافع توحش

نار و نعل اسبانی تہیکر کول و مشروب ۴۴۵
اکسیر القلوب ترجمہ مفید

اور ذیل نصحت ہر اور اسی طرح پکیا ہوا بیج و دیگر کھانے کے متویں مثلاً زور و اعتدال سے متنازل کا ہر اور
موجب فوائد کا بخلاف باسن تانبے کے کہ کچا نا طعام کا آسمین اچھا نہیں ہر خصوصاً اگر دیگر کچا یا ہوا
اور طعام کثیر الذمیت و افرامائیت ہو یا صاحب ترشی کا ہو اور اسی طرح روغن اور طعام کچا کر کے
طویل تک آسمین رہا ہو نہ چاہیے کھانا اور جانین کو قلعی کرنا اگرچہ جانے تمام نہیں ہو تا ظاہر ہوتے اثر ہے
لیکن نسبت آس باسن تانبے کے کہ بدون قلعی کے جو بہر تائب قلیل الذمیت ہے لہذا بٹانکید کا بیج
تجدید قلعی کے اور بھی شدید کما بیج استعمال کرنے باسن تانبے کے کہ قلعی نہ کیا گیا ہو یا قلعی جاتی ہو
یہ بات کہ اکثر اہل علم نے فرم کیا ہے کہ ہمیشہ کھانا آس چیز کا بیج باسن تانبے کے طبع پایا ہو جو مذہب الکاہل
لیکن غالب ہے کہ حکم خاص ہو ساتھ باسن بدون قلعی کے اور باسن صفر کا بیج حکم باسن تانبے کے
لیکن باسن مٹی کے پس کچا کھائے کا آسمین مجوز بہر بشرطیکہ زیادہ ایک مرتبہ سے آسمین نہ کھاوے
اسی طرح پتھر کے باسن میں اور سوال اسکے کہ ڈھلے ہوں زیادہ پانی مرتبہ سے چاہیے کھانا کچا نا
اسی لیے کہ جرم ان باسنوں کے مختلف ہوتے ہیں اور تھوڑا اجزائے مطبوع سے ان کے مسام میں
محبس ہو جاتے ہیں اور ٹھہر جاتے ہیں بیج دوسرے مرتبہ کھانا آسمین کھاوے اجزائے عقد غذا سے
سابق کے دوسرے کھائے کو بھی فاسد کرتے ہیں اور کما ہر لوگوں نے کٹیش شیء بحاث الحمیات
الغنیۃ کما یحدث بذکرنا یحدث الجرب الفصیح والوزاعاس الامراض لکل انسان بحسب غلظۃ الاطلاط
وحسب ریشما وحسب بایز مدین الذمۃ ومن التصرف والریاضۃ بالکناہ کرنا بیج کر سے
بیج باسن مٹی کے واجب ہے اعتیاد کھانا جب تک جاوے اور رکابی میں نکالیں چاہیے کہ اس کو
مذہب کرنا اگر ہر دوش شبک بیٹے سوداغ دار سے مانند غزال بیٹے چھلنی کے تو غار اس کا باقی
اسی لیے کہ اگر آنا اجزہ مذکورہ کا بیج طعاموں کے موجب پیدا کرنے سمیت کا ہر خصوصاً اگر چھلنی ہو یا
بھنی ہو لی چیز میں اور درمیان بیج کے بھی چاہیے کہ ہر دوش شبک ہو تو بخار نکلتا رہے لیکن وہ
باسن کہ آسمین کھانا چاہیے کھانا چینی اور شیشہ کے سب سے بہتر ہیں اس لیے کہ شرع میں بھی خلعت ہر
بخلات ذہبی اور فنی کے کہ شرعاً کھانا آسمین حرام ہے جو ذکر کرنے طعام سے ہم فرغ ہوے ہم اب
بیج ذکر بانی کے مشغول ہوتے ہیں اما ما فوقۃ العطش سوا کان علی الطعام او بعدہ لیکن پانی
پس وقت اس کے پینے کا وجہ پیاس صادق کا ہر کھانے ہر جو باعد اسکے متعلقہ است

منہ سے کہتا ہوں کہ اگر میں نے اس کو دیکھا ہوتا تو اس کو دیکھ لیتا ہوں

اس بحث کو کئی مشربین ہم ذکر کرتے ہیں مشرب سب سے پہلے پانی کے جانا چاہیے کہ وقت سے پہلے پانی کا واسطے معتدل المزاج کے وہ ہر گرجہ غذا کے ہضم شروع ہوا ہو گا مثنیٰ یعنی ایک ساعت گزری اور حاجت سے پہلے پانی کی بعد غذا کے اس لیے ہر گرجہ اکثر غذاؤں کے ارضیت غالب ہوتی ہر اور واسطے ہضم کے اعتدال قوام کا لازم ہر پس پینا پانی کا ضرور ہر تو مستعد کرے غذا کو واسطے قبول کرنے فعل قوت ہضم کے اس لیے کہ اس وقت میں اگر ساتھ طعام کے باریت نہ ہو جی مہدے کے اغلب غذا محترق ہو جیسے اجسام ارضی یا بس کہ بدون پانی کے سب سے دیک کے دالین وہ جلجالتے ہیں لیکن اگر غذا باریت والی ہو معتدل المزاج کو احتیاج پانی کی نہیں ہر تہ شیدہ نہ ہے کہ اگرچہ پینا پانی کا درمیان طعام کے اور بعد اسکے فوراً منی ہر وجہ اس کی مشرب آئندہ میں آویگی لیکن یہ منع سب سے حق غیر مجرب کے ہر اس لیے کہ اگر کسی کا معدہ گرم ہو اس کو جائز ہر بلکہ واجب ہر کہ وقت تناول غذا کے اور بعد اسکے معتدل پانی چیتا ہے اس لیے کہ اگر صبر کرے اوپر پیاس کے غذا محترق ہوتی ہر اگرچہ غذا طوبت والی ہو اس لیے کہ باریت طعام کی سب سے بجائے حرارت معدہ کے اثر نہیں کھتی اور اسی طرح پانی غیر معتدل البر و تریجہ البر و تہ ہوا بتبار اسکے بعد ہونے کے درجہ اعتدال سے تسکین میں اکثر کم کھاتا ہو گا لایسے آدمی جانتے کہ بھینے آدمی محوری معدہ کو خواہش کھانے کی ضعیف ہوتی ہر جب پانی سرور پیے ہیں بھوک قوی ہوتی ہر بالحد وقت شرب پانی کا مسوقوف اوپر حال مزاج کے ہر اور جو ظاہر ہر واپاس نہایت کا دلیل احتیاج طبیعت کی ہر اور منع کرنا اس سے باعث مغرت کا صاحب کسب بطریق الملائک کا کہ نوقتہ الخش الی آخر نہایت یہ کہ مراد اس سے نہ وہ ہر کہ ثابت اوپر اوتے خواہش کے ضرور بلکہ مقصود وہ ہر کہ پیاس کامل ہو سب کوئی حال کے اس کو در کرنا چاہیے بشرطیکہ صاف ہو اور ساتھ اسکے نزدیک ہر پانی کے سب سے اوقات منی کے غیر مجرب المزاج کو چاہیے کہ کم پیے اور بطریق امتصاص یعنی جو سنے کے پیے اور اگر بے پانی برف کے شربت کما نبات یا قند کا پیے ہر ہر اور مزق سب سے عطش صاف اور کا ذب کے علنی و مشرب میں کما جاتا ہر مشرب سب سے اوقات منیہ پانی کے جانا چاہیے کہ جملہ اوقات مذکور سے ایک وہ ہر کہ درمیان کھانے کے بعد فوراً پیے اور اوپر بیان ہوا کہ ممنوع ہونا بعض لوگوں سے خاص ہر یعنی آدمی سرور معدہ کا اور کثیر البغم و سرور ہر کہ شاد اور ناشتا ہر پیے اور منع کرنا پینا پانی کا اس وقت میں اس لیے ہر

یہ صمدہ خانی تبرانی، دن سہات کے اپنی بیروت پر باقی اعصاب کے عین ہونچتا ہو پس اگر
 دل میں ہونچا خوف ہو کہ حرارت غریزی کو مار ڈالے اور دفعہ قتل کرے اور اگر جگر میں ہونچا
 خوف ہو کہ استسقاء پیدا کرے اور بھی پینا پانی کا کنارہ اعصاب اور اشتا اور آلات نفس کو ضرر کرے
 اور جگر میں زیادہ ہو ضرر زیادہ ہو لیکن بیچ ہوا سے گرم کے اور ایام طاعون میں اور خصوصاً
 صاحبان اشتا سے شدید الحرارة کو مجوز ہو واسطے رفع کرنے شکر شیر کے کہ ایسے احوال میں ضرر
 کم کرتا ہو بلکہ نہیں کہ اسباب مقابلہ کرنے حرارت کے ساتھ اس کے اسبب سے پینا مبروات کا
 مریض محروم کو ناراض برینین کرتا ہو کہ لایحہ قیصر اوہ کہ چھپے حرکت سخت اور ریاضت تکلیف دہی کے
 اور منع کرنا اسکا ان اوقات میں اس لیے ہو کہ ہونچنا پانی سرد کا اعصابین قبل اس سے کہ مریض کی
 ٹوٹ جاوے موجب سردی اور نے حرارت غریزی کا ہونا ہو اور اس سبب سے کہ جماع متعقب
 باوجود گرم کرنے اپنے خشکی بھی لاتی ہو بسبب استعراق منی کے پینا سرد پانی کا بعد اس کے نہایت ضرر
 اس لیے کہ جو اعصاب گرم ہوتے ہیں جلد جذب کرتے ہیں پس جس وقت خشکی بھی ساتھ گرمی کے مدد گاہ ہو
 حاجت ترطیب کی بہت ہوتی ہو پس حدت قوی ہوتی ہو لاکھال اور ساتھ اس کے بسبب ظاہر ہونے
 ضعف کے اعصابین تاثیر پانی کی بیچ ضعیف کرنے اعصاب کے اور مارنے حرارت غریزی کے
 زیادہ ہوتی ہو اور ان میں سبب سے سبب سے حرکت جماع قوی ترین مانع میں ہو جو تھا وہ
 کہ پیچے جام کے ہو اور وجہ منع کرنے کی وہی ہو کہ حرکت میں کمی گئی پس جو بیچ اس ویا کے رائج ہو
 کہ جام میں پانی سرد برون خوف کے پیتے ہیں نہایت مذہوم ہو خصوصاً کہ جام خالی پیٹ ہو ہو پانی
 وہ کہ پیچے مسہل کے ہو اور وجہ منع کی اس جگہ وہی جلد جذب کرنے اعصاب کی پانی کو بسبب
 واقع ہونے خشکی کے کہ اوپر حدت طوبات کے داعی ہوتی ہو اور جو حرارت غریزی بسبب تجلیں کے
 ضعیف ہوتی ہو اثر پانی سرد کا اس میں قوی تر ہو تا ہو انتباہ قشر پانی سرد کا ان اوقات میں
 رعشہ اور قدر اور ضعف اور مانند اس کے پیدا کرتا ہو پس کنارہ کرنا اس سے ضروری ہو تا ہو اور
 اچاناً اگر کوئی منظر ہو طرف پینا پانی کے اوقات منہ میں چاہیے کہ غرض یعنی کلیان کرین
 اس سے اور امتصاص کرے یعنی جو سے تو شاید اس قدر سے پاس رفع ہو اور اگر کفایت نہ کرے
 ضرور ہو کہ تھوڑی روٹی وغیرہ جس اغذیہ سے پہلے کھاوے بعد اس کے پانی پیے تھوڑا تو پیسے

اجزائے غزل کے جلد نافذ ہوسکے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت کوئی وہ چیز پانی میں ملاوین
جنس خفا سے ہویا پانی کو غلیظ کرتی ہے اور عورت نفوس سے باز رکھتی ہے اسلیئے کہ پانی اپنی سرافست جہ پانی
نہیں رہتا اور استعمال ایسے پانی کا نسبت پانی صرف کے قلیل حضرت ہوتا ہے کہ اگرچہ چھتاہ کہ نیچے
نواکے طب کے ہوا اور وجہ منع کی واسطے پینے پانی سرد کے یا سو اُسکے اس سبب سے کہا ہے کہ
جمع ہونا اُمت نواک اور پانی کا سبب مختلف ہونے جنس اُمت کے اور نفوذ خاصیت کے
لازم ہے نہ سو اُکوا اور حث اکلا کوا اور مانند اسکے کہ چلیسے اور رام اور قروح خبیثہ اور اس سبب سے
کہ بلع کثیر الرطوبت ہے اور رسول انصوت جمع کرنا پانی کا ساتھ اسکے رومی زیادہ ہوا اور عام ہے کہ رطوبت
یا غیر اسکا لینے تر تو زہر خواہ غیر زہر پانی اوپر اُسکے چاہیے پینا جب تک کہ وہ پیچ معدے کے ہو لیکن
پینا پانی کا قبل نواک کے اور تناول کرنا پانی کا بعد نواک کے اگر بعد نفوذ کرے پانی کے طرف جگر کے
قباحت نہیں ہو رہے پیچ حکم تعقیب پانی کے ہر لائن منی ہوا جماعا عمامی وجہ کان وقد حصل سائلوئی
کہ وقت خواب کے یا بعد جانے کے خواب سے ہوا اور نام ہے کہ پیچے قشر کے ہوئے یا نہ اور سہو
وقت رات کے احتراز پینے آب سرد سے لازم ہے اور وجہ منع کی یہ ہے کہ اکثر امراض دماغی کو پیدا کرتا ہے
لیکن یہ منع کلی نہیں ہے اسلیئے کہ اگر کوئی محو رہو یا دن گرمی کے ہوں یا کھانا آخر دن میں یا رات کو کھانا
اسکو پینا پانی کا رات کو قبل خواب کے ہو یا بعد اسکے ضرر نہیں کرتا لیکن نہ سو اُسکے احوال وہ ہے کہ
جرات کو پانی پیے اسی لحاظ سے سوئے بلکہ تھوڑا پیٹے ادب بات کے یا شش کرے بعد اسکے سوئے
اسلیئے کہ بعض جگہ دیکھا گیا کہ جہ پانی سرد پیکر فوراً سو رہے دماغ میں فساد ہوا اور اسی طرح جہ قوت
خواب سے اونٹھے جب تک کہ جو اس جمع نمون اور طبع اپنے حال پر نہ آوے پانی نہ پینا چاہیے
اگرچہ معدہ خالی نہ ہو کھانے سے اور بہر طور طاوخت پیاس کا زب کی شکر نہ پیا ہے اور نشان
پیاس کا زب کا ساتھ اُسکے کہ پیاس نشے والوں کی کیا ہے حقیر ب آکا ہوا اور جو اطباء نے پیچ قد
استعمال پانی منی کے بیان کیا ہے اور ضرر اُسکا ظاہر کیا لازم نہیں ہے کہ وہ ضرر سبب جگہ فزائیہ
اسلیئے کہ بہت اتفاق ہوتا ہے کہ بعد طول ایام کے ظاہر ہوتا ہے کہ لہذا شیخ رئیس نے پیچ (اس سبب کے
کہ اکثرین لم یفرہ فی الحال لیفرہ علی طول الايام والايمان فی السن پس جب بعض جاہل لعینوں
حکمت سے نقص کرتے ہیں کہ ہم اکثر منہیات طبیہ و نکو کرتے ہیں اور ضرر نہیں پاتے مگر وہ دہر

نہ
اسکے پیچ سے
وہ کہ جب طرح سے
کہ جو اور میان میں
۵۰ پیچ کے ضرر
نہ سو وقت ضرر
نہ سو وقت ضرر
نہ سو وقت ضرر
نہ سو وقت ضرر

اسیے کر لیں اس جاہل کی اوپر ضرر ماکول کے مخصوص ہوئی اور بعد ازل علمت کی اوپر ضرر ماکول کے بہت
 میزین بین کہ جوانی میں بسبب قوی جوئے طبیعت کے ضرر کا ظاہر نہیں ہوتا ہر بعض لوگوں میں
 لیکن سچ ہر ہی اور صنعت کے شرہ اسکا ملتا ہر اکثر پس پر ہر کرنا اس چیز سے کہ معقول نے منع کیا
 واجب ہر سنا جو اس امر کے کثرت کی کتابوں سے بھی ثابت ہوا ہر جو کچھ بطور طب کے مضر ہر اور کرنا
 اسکا ممانعت شرع کے نہیں ہر کرنا اسکا شرع شریف میں بھی منع ہر مشرب سچ منع کرے جمع
 درمیان دو پانی کے کہ مختلف ہوں یہ شدیدہ نہ ہے کہ اہل تجربہ نے منع کیا ہر اور نظر سچ کی ہر کچھ سچ کے
 پانی یا کا اور پانی نہ کرنا چاہیے کرنا لیکن جب ایک مہر سے گذر جائے پنا اور پانی کا قباح
 نہیں کرنا اور قرضی نے شرح میں لکھا کہ جسے تجربہ سے پایا ہر کہ بار ہر جمع درمیان دو پانی مذکور کے
 محدث نفع اور قراقر کا ہر اور اسی جگہ اسنے لکھا ہر کہ شاید یہ عمل بسبب مختلف ہر جو ان دونوں پانی کے
 سچ غلط اور لطافت کے اور شک نہیں ہر کہ پانی کنوین کا غلیظ ہر اور پانی نہ کرنا لطیف اور جو علت فساد
 معلوم ہوئی حکم اوپر اجتماع اور عدم اجتماع اور پانیوں کے بھی بعد اطلاع کے اوپر باریت ہر ایک کے
 کر سکتے ہیں حاصل یہ کہ گن ان نہ کریں کہ منع کرنا اجتماع کا پانی کنوین اور نہ ہر مخصوص ہر سوا اسکے بلکہ سچ
 پانی کنوین اور پانی مرغ کے اولیٰ سطر سچ پانی نہ اور پانی مرغ کے بھی اجتماع ممنوع ہر نہایت وجہ
 کہ جو پانی نہ بین اور پانی مرغ بین فرق کتر ہر ضرر اسنے اجتماع کا بھی کتر ہو گا و نہ از روئے تحقیق کے
 جو پانی کنوین کا آپس میں بہت ہر کہ مختلف ہوتے ہیں اجتماع انہیں بھی سچ تجربہ کے باعث نفع اور
 قراقر کا معلوم ہوا ہر اور حکم پانیوں کا اور طریق اصلاح پانیوں کا اور جو اس سے متعلق ہر سچ بحث
 ماکول اور مشروب کے مفصل کہا گیا ہر لہذا اس بحث میں کہ واسطے تدبیر ماکول اور مشروب کے
 مخصوص ہر ہر کرنا اسکی نہیں کی مشرب سچ میان احکام پانی سرد اور گرم اور شیر گرم کے اور ذکر کرنا
 اسکا کہ واسطے کس مزاج کے کون پانی اصل ہر جانتا چاہیے کہ صلاح نہ پانیوں میں واسطے مزاج متکلی
 وہ ہر کہ شدت سردی میں متکلی ہر سردی اسکی طبیعی ہر وہ برف میں سرد کیا ہوا اور شیر پانی
 چاہیے کہ خارج سے ہوئے بسبب رکھنے باہر پانی کے اوپر برف کے اسیلے کہ وہاں برف کا پانی
 خوب نہیں ہر لیکن جان برف سردی ہوئے انچا ادا سے آسن فاسد سے حاصل ہوا ہر ظاہر ہر
 کہ ملنا اسکا سنا جوانی کے باعث اسنے فساد کا جو ناہر لیکن جس جگہ برف جمید ہو ملنا اسکا پانی سے بھی

والتدبیر ماکول و مختصر

خوب بنین ہوا و اسطیح دینا پانی برف مٹی ہوائی کانت کیا ہو اس سبب سے کہ برف کی سردی پانی
 ہوا و اعضاء متغیر ہو اور خشک و سرد ہو اور اگر کہین کہ علت ضرر اعضاء مذکور کی لاجلہ سردی نہیں
 برودت برف کے پانی کی سردی سے کہ باطبع بار و برف سبب سے ممتاز ہوئی جواب اسکایہ ہو کہ
 برف جب بکھلتی ہو غلطہ اسدین رہ جاتا ہو اور اس سبب سے توقف اسکا اعضائین زیادہ ہوتا ہو
 توقف پانی برف سے اور معلوم ہو کہ فعل فاعل کا باعتبار زمانہ ملاقات اس کے منفعل میں اثر نہیں کرتا
 اگرچہ فاعل ضعیف ہو اور ملاقات اس کی منفعل سے طویل ہو فعل اس کا بہ نسبت فعل فاعل قوی کے
 کہ ملاقات اس کی اس قدر زیادہ البتہ قوی ہو تا کہ پس سردی برف کی بالعرض اگر کثر ہو سردی پانی برف سے
 ضرر اسکا زیادہ اس سے زیادہ ہو گا مگر فائدہ قید صلاحیت اور معتدل البرد کی ساتھ آدمی معتدل
 علاج کے اس سبب سے کہ کئی تو حکم محرورون کا اور سردیوں کا اس سے خارج ہو اس لیے کہ مجروح ہو تا ہو
 کہ قوی البرد سے تنفع پاتا ہو لیکن ساتھ اس کے اثر اکثر اسدین کوئی حالت میں چاہے اور عقل قوی البرد کا
 مخصوص اس شخص سے ہو کہ دوی مزاج ہو اور اگر کہین کہ عقل دوی کا سردی پانی کو اور متضرر نہوتا
 اس سے ظاہر ہو کہ سبب شدت حرارت کے ہوا اور اس تقدیر پر لازم آتا ہو کہ صغیر آدمی عقل زیادہ
 دوی سے اس کام میں اس لیے کہ حرارت صغیر آدمی کی لاجلہ غالب زیادہ ہو جو آب اسکایہ ہو کہ
 صغیر آدمی اگرچہ حرارت بہت رکھتا ہو لیکن اس سبب سے کہ وہ اکثر خفیف اور قلیل الطبع ہو تا ہو
 عقل اس کی سردی کا کافی نہیں ہو سکتا بخلاف دوی کے کہ اعضاء باطنی اس کے بہت قوت
 پہنچے ہوتے ہیں اس سبب سے ضرر نفوذ کرتے سردی سے متضرر نہیں ہوتا ہو اور جو معلوم ہو
 کہ معتدل البرد پانی معتدل الزاج کو مناسب ہوا اور افراط برد کی محرومین میں منع نہیں ہو و کو پانی
 قلیل البرد موافق ہو اور زیادہ اس سے مضر ہو مگر بیچ ہوائے گرم کے یا اور کوئی عارضہ سے کہ وہ
 یا قلیل الاعتدال ہو اور موافق البرد سے وہ ہو کہ برودت اس کی متوسط ہو اور طبعی ہو یعنی برف سے
 سرد نہ کیا ہو اور موافق وسط سے کہ سردی معتدل سے ہوا اس لیے کہ ہر دوی کئی درجہ رکھتا ہو اور اس کے
 وسط حقیقی معروض کو معتدل کہتے ہیں اور کثر کہ متوسط فی البرد اور قلیل الزج کہتے ہیں اور اس سے
 معلوم ہو کہ احتیاج پانی سردی ہر فرد صحیح کو تحقق ہو اگرچہ سرد ہو نہایت وہ ہو کہ قلت اور کثرت
 برد کی باعتبار مزاج کے مغرض ہوئی اور حاجت سردی پانی کی اس لیے کہ حاصل ہوا اسدین پانی

۱۰۔ ان استائین ہوتا اور کسی سبب سے کھانے اعضا کے کہہ کر کو لازم ہر معدے کو قوت و تاج اور دل کو
 رخت و پائیز اور ان کے کوئی کھانے اور شرب بہت دیتا ہر لہذا بی حدیث شریف کے تحریریں
 پانی ہر کے رقعہ جوئی ہر کو تکلیف بالما والبائت آئینے لازم ہر کو تمہ پانی شہید کو لینے ہاسی اسلئے کرود
 البیہ سرور یاد ہر شیر شہید سے اور حکم اگر چہ مطلق ہر لیکن نزدیک تحقیق کے مخصوص ہر ساتھ اہل بکار اور
 دین کے ساتھ اس شہد کے کہ وہ اسکی مانند ہو اسے اول اماکن شریفہ کے ہوا و غرض اس قول سے
 اور ہر چہ ہنسنے شہد کے کہ کجا را و بان با فراط ہوتا ہر اور پانی ہاسی و بان کا مضطر البر ہوتا ہر اور ستوا
 نہیں کر سکتے جائے کے نوزن بین ہیں یہ حکم اسچا منی چچ حق ان آدمیوں کے مطلق نہیں ہر چہ
 بلکہ مفید ہوگا ساتھ ایک زمانے کے ہر دوسرے زمانے کے اور گنہ رجا کہینا پانی شہد البر کا سبحون کو
 رہتی ہر اور اگر غرض ہر ہے اس شخص کو چاہیے کہ اوپر طعام کے بیچ وقت مجوزا شرب کے ہے لیکن
 قبل اسکے ہر گز نہ چاہیے جتنا اور حقیقت پانی سرد کی اور مٹانے اور مضار آپ کے معلوم ہوئے کیفیت
 اثر پانی شیر گرم اور گرم کی بھی کسی جاوے جائیں کہ استعمال ایسے پانیوں کا جائز نہیں ہر مگر اوپر
 طریق علاج کے اسلئے کہ جسوقت ارادہ کرے کہ اوپر چاہیے کہ اوپر یہ مقید ہے چچ پانی شیر گرم کے ڈالیں
 اسلئے کہ پانی نہ گرم مقیم ہر مٹے کو مدد کرے اور جب وقت غسل معدے کا اور اطلاق طبیعت کی مقصود ہو
 پانی گرم دین اسلئے ہر چہ خوب اور ہر وقت سہلہ کے شرب اس سے لازم جانا ہر اور اسطرح
 چچ تسکین پر اس کے مٹانے ہوتا ہر سبب غسل کرنے پانی گرم کے اعضا کو نادر لزوج سے لیکن کثرت
 اسکی نہ چاہیے کہ اسلئے کہ کثرت شرب پانی گرم کا مہین معدہ کی ہر اور وہ پانی کہ بعد طبع کے سرد کیا ہو
 لا محالہ قبل الفج ہر اور محرو کو غیر نایم اور اسلئے احکام بیچ بحث ماکول اور شرب کے لکھے گئے
 مشرب بیچ بیاس صادق اور کاذب کے اور طوطے پانی کا اور جو چیز کہ اس متعلق ہر جانا چاہیے
 کہ بیاس سچی کہ صدق اسکا نوزن طبیعتوں کے متفق علیہ ہر وہ کہ سبب احتیاج بدن کے اور احتیاج
 اعضا کے ہر ہر رطوبت کے واسطے غلیظ ہوئے اس چیز کے کہ تخلیل ہو گئی ہر رطوبات سے یا بواسطہ
 وہ کہ نے بیہوشت اور حرارت کے اور یا بواسطہ رقیق کرنے طعام ماکول کے اور جو ایسی شہد جو رطوبات
 کاذب کہتے ہیں اور قید ہر کی اس سبب سے کہ لگی کر لینے اس قسم سے نزدیک بعض طبیعتوں
 بیچ بیاس صادق کے داخل ہر چہ خانیہ ہم جان کرتے ہیں جائیں کہ بیاس جوئی کہ گندہ اسکا متفق علیہ

اعضا کے طرف ثانی کے اور اگر علت حدوث عطش کی محتاج ہو نا طبیعت کا ہر طرف پانی کے اس واسطے
کہ غذائے لزج کو معدے سے نکالے لطیف اور رقیق کر کے دوج حکم عطش کا ذوب کے ہر نزدیکی بعض
لوگوں کے اور بعض لوگ اسکو بھی عطش صادق بین شمار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو طبیعت واسطے قطع
ماویہ لزج کے حرارت کو طرف معدے کے متوجہ کرتی ہو الغرض یہ اس ظاہر ہوتی ہو اور جو یہ اس گرمی
معدے سے ہو شک نہیں ہو کہ صادق ہو کہ کاذب یا بھلا تدبیر عطش کی کہ تناول کرنے اغذیہ مختلفہ سے ہو کر
مانند تدبیر عطش کا ذوب کے ہر بیخ قطع اور لطیف کے لیکن پینا پانی کا بہت ہوتا ہو کہ اگر استعمال سے
اس پیاس کو دور کرتا ہو خلاف اس پیاس کے کہ بلغم شہ راور لزج سے ہوتی ہو کہ پینا پانی کا زیادہ کرنے والا
پیاس منکوحہ کا ہوتا ہو بسبب تقویت سبب کے اعتبارا شارب کو چاہیے کہ پانی بند ہیچ پیے اور ایک
دم میں نہ کھینچے اور کئی وقت درمیان پینے کے کہ تار ہے اور نزدیک وقت دوسرے کے اور دم ماحض کے
باس کو کنارہ کرے تو بخار دم کا اس میں نہ پیو نیچے کہ ضرر کرتا ہو اور بھی اس طرح پینے سے کہ عوام کے
طرح ہر کثرت اوٹھا کر پانی دور سے ڈالتے ہیں جو ہیز کر کے کہ کبھی کبھار انس مفرط لانا ہو بسبب واقع ہونے
تھوڑے پانی کے بیچ مقبدریہ کے اور شاید کہ آفات اور بھی لاوے اور بہتر وہ ہو کہ باسن پینے کا
کھلا ہو تو سب چیزیں اس میں نظر آدمین اور سفید ہو تو واقع ہونے ہر ادنی چیز سے خبر ہو جاوے
اور شکل اسکی ایسی ہو کہ پانی اس میں کثر سماوے اور دیکھنے میں زیادہ معلوم ہو تو نفس کو اس
شکل سے سیری حاصل ہو اور بیخ پینے کے کم ہو اور باسن جس قدر لطیف ہو بہتر ہو اور بائیں
کہ چارہ صاف اور قلعی کے باسن میں تسکین پیاس کا ہو جلدی سے اور ہمیشہ پینا تلے کے باسن
محدث جذام کو کہا ہو لیکن اغلب یہ ہو کہ یہ حکم اوپر تقدیر صدق کے مخصوص ہو اس باسن سستہ کہ
قلبی رازنہ اور پینا بیخ باسن شونے یا چاندی کے اگر چہ مقوی دل کا ہو اور ضعف اور خفہ ان
مذید ہو لیکن جانتا کہ ممکن ہو چاہیے استعمال کرنا کہ بیخ حدیث مشرینہ کے ممانعت نہ ہو بدستہ آواز
وراد کام باسن شونے اور چاندی کے اور مانند اس کے جو بیخ بحث باکول اور شروب کے سنبھ
غسل کیا ہو یہاں نہیں ذکر کیا تنبیہ اگر کوئی شخص کو صبر کرنا ہو یہ پیاس کے ممکن نہ ہو تین
مرض میں چاہیے کہ بعد پینے بہت پانی سکے اور پیر ہوئے معدے کے اس سے فکر کرے
آفت کثرت شرب سے محفوظ رہے و اما طریقتہ اطبا کا ہو کہ ساتھ تدبیر پانی کے تدبیر شرب شارب

پیش نظر

یہ خیر بھی بیان کرے کہ میں کمالا یعنی اور یہ فقہ بنظر اسکے کہ وہ قلمی التوحید اور نجس العین ہر اور کمال
اسکا امور و نعمت کا بیشک ہر پہنچے اسکے ذکر کے نہیں ہوا بجا ہے اسکے احکام مثلث کا بیان کیا اسلیے
کہ مبالغہ اسکے قریب مثلث خیر کے ہیں جیسے کہ بیان ہوتا ہے اور نزدیک امام اعظم علیہ الرحمۃ کے اور نزدیک امام
ابن ابی یوسف کے حلال ہوا اور ایک روایت میں نزدیک امام محمد کے بھی جیسے ہایہ وغیرہ کتب فقہین
مستین ہوا اور جو حلال ہونا نہایت کا مشروط بشرط الطہر ذکر اسکے شرک الکا لازم جانا ہوتا و شارح اہل سنت
پر تشہرہ نزدیک کہ شرب مثلث کا چاہیے کہ نہایت تقویت اور تراوی کے اور قیام عبادت کے ہوا
اور مستقدر نہ پتے کہ حدس کو حرم کو ہو گیا و اسے اور سکر حرم وہ ہر کہ نہ بیان کرے پس اگر قصد کموت
اور نہ بیان کو ہو چنچا و اسے حرام متفق علیہ ہوا لہذا جو عوام کو کنارا کرنا ان امور سے دشوار تھا امام محمد
علیہ الرحمۃ نے تحریم سب مسکرات کا حکم دیا ہوا اور علمائے زمانہ نے بھی فتویٰ اسی پر دیا ہوا بلکہ
جو نزدیک شخص کے حلال ہوا اگر کوئی شخص بطور دوا کے شرب اسکا کرے بر عایت شرک الکا کے
انقلب کہ اخذہ رسول اللہ اعلیٰ ہوا روایت النقاہ کیس محالیہ اخذہ علیہ عالمنا اور اس سبب سے کہ پتہ
ماہیت مثلث کے اطبا کو اختلاف تھا ظاہر کرنا اسکا بھی لازم آیا تو روشن ہو کر وہ اختلاف ملکا کا
پتہ حالت اور حرمت کے کون مثلث پر ہوا نہ ہو کہ نزدیک تمام فقہاء کے اور اکثر اطبا کے مثلث وہ
کہ شیر و انکور کہ وہ بدون اسکے کہ پانی اسمین ڈالیں جو ش کرین یہاں تک کہ دو حصہ جملہ اسے ایک
حصہ ہے پس مختارین کہ اسکو اسی طرح اوتار کر رکھیں یا تھوڑا پانی اسمین ڈال کر ایک جوش دہ
رکھیں اور اس شیر و مین جب تک مسکنہ آیا ہو متفق علیہ حلال ہوا اور پتہ تو کہ سکر کے مختلف فیہ
جیسا کہ لکھا گیا ہے درالجراہرین لکھا کہ محمد بن محمود اعلیٰ نے بیج شرح کلیات ایلیاتی کے لکھا کہ مثلث طہ
وہ ہو کہ تین حصہ شیر و انکور کا اور ایک حصہ پانی آپس میں لگا کر جوش کرین یہاں تک کہ ایک حصہ جملہ
اور دو حصہ مین اور طہین اور بر اطبا کے کیا ہو کہ یہ لوگ غامی مین پڑے ہیں کہ مثلث طہ کو مشابہ
نفی سے امتیاز نہیں کیا ہوا و نہ شائے انکی خلش کا اشتراک لفظی ہوا و نہ وہ مثلث فقہین مشابہ
نزدیک محققین اطبا کے اسکو وہیں اور رب عتب کہتے ہیں نہ مثلث یہاں تک منتہی ہوا احکام
بجراہرہ کہ باجملا جو کہ لکھا اختلاف حبب ابیہ حرمت مین مخصوص اس مثلث سے ہر کہ
فتہ کے ہوا اور جو محمد بن محمود اعلیٰ نے لکھا اس حکم سے خارج ہوا اور اہل شرع اسکو جمود ہی

۲
اسکے احکام اور شہرہ
میں سے کہ نہایت
سیاہی کے ہوا

چنانچہ قنادی عالمگیری میں تصریح کی ہے اور حکم اس مثلث کا کہ سے جسموری ہر اور شیشہ رئیس کا ہونا
اسکو شراب منسوب لکھا ہوا ہے اطلاق لفظ مثلث کے اگرچہ بیچ حرمت کے خواہ اور ملا اور دونوں تفسیر سے
مگر یہ ممکن بہر کیف مثلث فقہی سے زیادہ ہر اور جو بیان تفصیلی منسوب اس کتاب کا تھا لہذا جو ضروری ہو
اسی پر اکتفا کیا اب معلوم کریں کہ منافع مثلث فقہی کے قریب منافع خمر کے ہیں اور بیچ تولید خون صالح
اور تقویت ہضم کے اور تقویت ہاؤس کے مفید اور صاحب جدری اور عصب کو بالحاویت منافع اور ذات آب
اور ذات اللہ کو سود مند لیکن اکثریت اسکی محروم و ن کو ضرر کرتی ہر اصلاح اسکی اس امر میں ملنا انکا
مستوفائی کے یا گلاب یا عرق بید رشک کے دو ساعت قبل پینے کے اور جانا چاہیے کہ یہ شیشہ
مثلث کے کہ گئے اگرچہ مخصوص اس سے نہیں ہر کہ وہ جوش میں آوے اور سکر اس میں پیدا ہو
لیکن ششک نہیں ہر کہ بعد حصول سکر کے اسکی ذات میں اثر اسکا قوی ہوتا ہو اور ہر گز رنگا کہینا
سکرات کا استدر کر سکر لاوے یا کہ منہ خمری ہر زردیک طباع کے بھی شدید المنع ہر لائن ماسکر
بلکہ الروح والواس والنع العقل و غیر الیدین انوافر ضعیل ہیکل لیکن مثلث ثانی یعنی جسموری
حکم اسکا بیچ منافع قومی کے برابر خمر کے ہر ساتھ کچھ زیادتی کے یعنی عالم ہر میں پوشیدہ ہر
کہ جیسا پینا پانی کا ہوا اور بیچ حرکت کے اور جماع اور سہل اور استقام کے اور بیچ متاول کرنے
خواکہ کے خصوصاً اوپر بطبع کے منہی ہر پینا شراب کا یعنی خمر کا بھی ان اوقات میں ممنوع ہر زردیک
اطبا کہ اور پینا شراب منسوب کا بدستور بخلاف مثلث فقہی کہ پینا اسکا بسبب غلط قوام کے کہ
سرعت نفوذ کو اور تغذیہ اور شہ کو مانع ہر شدید المنع نہیں ہر اور شمار ہر کہ مضر نہیں ہر اسی طرح اور
خواکہ کے اعتقاد ہر منصب طبیب کا مشغول ہونا ہر بیچ علاج ہر مرض کے اور تدارک عارضہ
سنا علیہ طور میں ان خواص کی کہ بسبب پینے شراب کے ظاہر ہوتی ہیں لکھی جاتی ہیں تبصرہ
کہ بعد پینے کے ظاہر ہوتی ہر معلوم کریں کہ جسوقت کسی شخص کو بعد پینے شراب کے بیچ مری اور
غم مہر کے لفع ہووے چاہیہ کہ انار مزین ترش اور شیرین کو مص کرے تو مزاج صفا کی ہو تو
ہووے اور انار مز اس سبب سے اختیار کیا ہر کہ شیرین احتمال مستحیل ہوئے کا طرف استرا
رکتا ہر اور ترش بہ سبب قوت حرمت کے موجب لفع کا ہوتا ہر اور مہر کے کو بھی مضر کرتا ہر
اسی کہ بعد و عصبی ہر اور فائدہ مص کرنے کا یہ ہر کہ مہر اسکا فم مہر سے بتدریج ہوا اگر قدر

۱۵
اگر الکلیہ تدریجی ہو تو مضر الکلیہ
اگر الکلیہ تدریجی ہو تو مضر الکلیہ
اگر الکلیہ تدریجی ہو تو مضر الکلیہ

تدریجی شراب سے ہر

کواطین بہتر ہو تو معدے کو خوب قوت دے اور الائن یہ ہر کہ تھوڑے سا لے لیا کہ کبھی چھلکا کر گھٹائی میں کہ تقویت دے کہ
 مدد کرے لیکن کثرت اس کے گھٹنے کی نچلے یہ کہ کچھ اور نفع پیدا کرے اور بھی چاہیے کہ صبح اُس میں کثرت شربت افشنتین کا
 ساتھ پانی کے پینے کو کہ اور تھوڑی مقدار ساتھ دین بعد اس کے استعمال کر میں نفع شربت افشنتین کا تقویت دے
 اور دماغ اناجہ مکھڑا ہر ایک کہ وقت تحصیل چھوٹے شرب کے ساتھ صفر کے ہر ایک قطرہ ہوتی ہر ایک قطرہ دینا پانی ہر ایک قطرہ شربت
 افشنتین کا اور بھیجا سو روز کا اور تقویت نفع دے کہ ہر ایک قطرہ دینا اُس کا معدے کہ کہ سچ متا دل کر
 انا کے گذر جا ہر ایک غرض تغذیہ سے توڑنا تیزی صفر اکل ہر ایک اور تھلیل اُس میں لازم خصوصاً کہ لہر اس کے
 ارادہ استعمال کا ہو اور بہترین تغذیہ کا اس امر میں ضرورہ انا کا ہر ایک نفع سے اُس کو خوشبو کیا ہو اور
 مقصود استعمال سے تھلیل اور شکین و ناغ کی ہر ایک تحصیل کرنا اُس چیز کا کہ شراب سے سخی ہوئی
 اور تقدم اعتدائے تھلیل کا اسی سبب سے لازم ہو کہ حمام خلومعدے میں موجب کرنے صفر کا ہر
 معدے میں اور حمام اوپر آسودہ ہونے کے باعث سدہ کا ہر قطرہ حمام اُس تقدیر پر جائز کہ
 کہ تعلق صفر اسے استعمال شرب سے خوف تپ کا نہ ہو ورنہ مضر ہو اور آنا خوف تپ کے کسل سے
 اور مانند اس کے کہ تقدم جمی کو لازم ہو پوشیدہ نہیں ہر ایک اور قرشی نے لکھا کہ شربت اور دیوی نافع تر
 شربت افشنتین سے سچ تقویت اور اشتہا کے اور شربت لیوی شکر کی اور صفر جلی اور سکین جلی سنرلی
 بہستور اور سطر شربت اس کا ساتھ شربت لیوی کے یا بھیجیں لیکن چاہیے کہ یا شربت قوی یا محضت نمون
 کما مر اور وجہ فضیلت ان اشربہ کی اوپر شربت افشنتین کے وہ ہر ایک شربت مذکور گرم اور خشک اور
 اس سبب سے ہو سکتا ہر ایک معدے اور مدد کا طبیعت شراب سخی صفر کا ہو اور بھی جو شربت ہر
 وقت و دود کے معدے کثیر الصفر پر اغلب کہ سخی صفر ہو مکلف ان اشربہ خاصہ کے کہ شربت
 معراہین اور نافع مطلق ہین اور گلاب پانی سے بہتر ہر ایک سبب قبض اور عجزیت کے معدے کو
 قوت تمام دینا ہر ایک ہر ایک شراب کی جس وقت شراب کثیر القدر کو کی شخص کھاوے تو
 یہ ہر ایک کرے اگر آوے فوالم اور نہ بہت پانی پیے اکیلا یا ساتھ اسل کے اور کرے
 اور بعد اُس کے استعمال کرے تو بقیہ فضول شراب کا تھلیل ہو جاوے بعد اُس کے دن کو تھیر کر
 روغن کثیر سے تو بدن کو نرم کرے اور تکلیف دفع کی دفع کرے اور متوہم میں کوشش کرے
 تو طبیعت آرام پاوے اور کلال و دود و فائدہ جانین کہ پانی نہ گرم سچ اکثر اندر جہ کے آسانی

اوپر تر کے کرتا ہوا سلیے کر دہ مٹی پر لیکن جانیں کہ بیچ بعض آدمیوں کے پانی سرد بھی موجب صحت ہے
 ہوتا ہوا در یہ وہ آدمی ہیں کہ عمدہ انکار نہ ہو تا ہوا اور اخلاط کے رقیق ہوں پس پانی سرد سبب پیدا
 کرنے کا اثبات کے بیچ معدے کے مستعد کرتا ہوا اسکو اوپر دفع کے بواسطہ صحت اجتماع اجزاء
 اور سبب تغلیظ کے موجب کرتا ہوا آنکو اوپر دفع ہونے کے تدبیر اصحا اسکران کی جس وقت ہوشیا
 ہو کر کی غالب ہو جلد تدبیر حوشیاری کی کرین اس طرح یہ کہ سرد پانی اور سر کر گئی مرتبہ متواتر پلاوین
 یا پانی متصل اور ایک ہر ترش کو اور صندل اور کافور سوکھا نین اور مبروات را و عدا مانند غن گل
 ساتھ صبر کے خمر کے اوپر ہر کے نین کہ بہت فائدہ کرتا ہوا فائدہ اگر شراب معدے میں باقی ہو
 چاہیے کہ پہلے کر اورین تو سبب سکر کا دور ہو جاوے بعد اسکے علاج سکر میں مشغول ہوں اور
 اس حالت میں چاہیے کہ واسطے تر کے پانی سرد پلاوین تو باوجود فراغ کے بخار کو روئے اور معدود
 کر کے کو منع کرے اور اگر عمدہ خالی ہو شراب سے ہرگز نہ کر اورین کہ تحریک معدے کی کہ شراب سے
 خالی ہو سو اسے صعود کرانے انجورن کے اور کچھ فائدہ نین ہر پس اس صورت میں اوپر دیکھ
 فقط اتنا صحت کرین اور نشان ہونا شراب کا عمدہ میں قرب زمانے پینے سے اور اوپر چوبے
 عمدہ کے اور مانند اسکے پوشیدہ نین ہوا متباہ جس وقت کوئی شخص محتاج بملاج معلوم ہوا اور طا
 تحمل کی نین رکھتا ہو ضرور ہو کہ اسکا شدید سے اسکو صحت کر کے صالح کیا چاہیے اور چہیز
 اس کام میں آتی ہو کہ ہر شیلیم کو شراب میں ڈال کر دیوین یا ساہینج کر سے بہ القاح ہو اور نین
 اور پیچ ہر ایک آدمی اور جزیہ اور شک اور عود خام ہر ایک ایک قیراط سب کو کوٹ کر آپس میں
 ملا کر بقدر حاجت کے اس سے شراب میں ملا کر کھلاوین یا بیج اسمود اور قشور میوچ کے پانی
 جوش کرین یہاں تک کہ مسخ ہو اور ساتھ شراب کے ملا کر دیوین تدبیر خمار کی جاتا چاہیے کہ خمار
 عبارت ہے اس سے کہ شراب ہضم نہ ہو اور فضلہ اسکا بیچ معدے کے رہے اور بخار اسکا
 طرف دماغ کے آوے پس اگر ساتھ اس فضلے کے رطوبت ملی ہو احداث کر قی ہو مصالح کو
 اور نقل کو سرین اور اگر صفرا ماسوع اور قہید کرتا ہو اور ازار خمار کا تر اور اسمال سے کر سکتے ہیں
 اور واسطے تر کے سنجین بیچ شربت کے ڈال کر دیوین اور مکر تر کر اورین تو عمدہ پاک ہے
 اور واسطے اسمال کے جو کچھ جامع ہو بیچ تنقید بلغم اور صفرا کے دیا چاہیے ساتھ رعایت مزاج

مثلاً جو کہ سو تھوڑی تاہرین کے ساتھ تھوڑی مسکنیہ کے دیوین تو میری دیکھو ایسی فیکٹر اور تھوڑی
 دیوین تو دیکھو اور اس سال ناعہ دیکھو اور فضلہ صدمے سے شکستہ ملکہ بسبب تھوڑیکے کے تھوڑا
 اور تھوڑا زیادہ ہو جائیے کہ تھوڑا طعام ملائم کھلا دیوین اور جب ایک ساعت گزرے اگر دیوین تو فضلہ
 شراب کا طعام میں ملکر جمع ہووے بعد اسکے صدمے کو تقویت دیوین ساتھ اثر بہ تھوڑے کے کہ وہ حذر
 بجھائیں اور بخار کو قطع کر دینا مانند شربت انار اور سیب اور بھی اور غورہ کے اور مانند ان کے اور چاہیے
 کہ یہ شربت ساتھ سوز پالی کے ملا کر کام میں لا دیوین تو مسریع النفع ہو اور بہترین چیز و نین بیج اس کے
 وہ نفع ہرگز شک جو سے اور تھوڑے سنبل الطیب سے بنایا دواؤں اگر تھوڑا پانی خود کا یا پانی ٹھیک
 اور تھوڑا نمک اس نفع میں ملا دیوین نہایت بہتر اور تھوڑا رک صدام کا پاشوہ سے اور نفع دہرولک
 اور تقویت سرکی ساتھ تھوڑا عرق ارمان مناسب کے کر سکتے ہیں جیسا کہ صدام غماری میں مذکور ہے
 الفصل الثانی فی الریاضۃ والدلک فصل دوسری ثابت ہر بیج میان ریاضت و دلک
 دلک کے اما الریاضۃ فی حرکت ارادیہ تغیر الی نفس عظیم لیکن ریاضت پس وہ تھوڑا دلک
 حرکت ارادیہ ہر کہ مضطر کرتی ہر اس آدمی کو طرف نفس عظیم کے آتش رئیس نے چہ قانون کے
 اس تشریف میں تو اثر نفس کو زیادہ کیا اور زیادہ کرنا چاہیے تھا اس لیے کہ عظم نفس کا بدلان تو اثر
 بعد ریاضت نہیں ہو چکا تاہر اعتبار جو تھوڑا ریاضت کی گئی ہر مخصوص اس ریاضت سے
 کہ عام ہوا دیکھ اسکا تمام بدن میں سلطیت کرے و بیج کتاب اربعہ کے جو حرکت کر فیہ اور ایسی ہوا عرض
 بنی ہو نفس اس کے ریاضت کما ہر قطع نظر اس کے نفس عظیم اس کے ہوا زیادہ اور تمام حرکت بیج بحث نفس کے جو
 مذکور ہوے ہیں اس جگہ بیج بہ سبب ان حالات کے بیان نہیں کیا کہ اکثر تھوڑا دلک کا ہر بیج تھوڑا دلک
 حقیقی کے ذکر کرنے سے متفرق نہیں ہوتے تو مد جامع اور ان میں دلک طریق کچھ میان کے تشریف کرتے ہیں
 اور بعد ریاضت کی اسی قبیل سے ہر اور عرض اس سخن سے وہ ہر کہ جو روع عزیزوں کا معلوم ہوا
 محال لائے شک کہ کی اور ہر ان حدود کے ہی اور منع اور جمع کو ان تعالیف میں تحقیق نہیں
 فائدہ بیج بیان ضروری ہونے ریاضت کے اور لازم ہونے احتیاج کے اس سے پوشیدہ نہ ہے
 جو چیز کما فی یاقی ہر شک نہیں ہر کہ وہ ماکول بالکل جزو بدن کا نہیں ہوتا بلکہ یہ بیج میں تھوڑا
 اس سے باقی رہتا ہے تھوڑا ہر کہ یہ بیج کہ ہر غرض سے حاصل ہوتا ہے اگر نہ کھلا جاوے اور کھلا

الفصل الثانی فی الریاضۃ والدلک

اور دوسرا بنا ہے زما سے طویل بین فساد لاویگا جمع ہو کر اسلیکے کہ غفن ہر گاہ امراض غفنی پیدا کریگا اور اگر
شیخ القدر جو گاہ امراض استثنائی پیدا کریگا اور اگر قوی الکلیفیت ہوگا سو ہر خان پیدا کریگا اور اگر کوئی غفنی
گاہ اور ہر پیدا کریگا اور ہر گاہ اسکا جو ہر ریح کو فاسد کرے گا پس احتیاج ظن ایسے امر کے کہ اسکا اجتماع کو منع کرے
واجب ہوتی ہو ریاضت ہر اسلیکے کہ اگر طبیعت باذن اپنے خالق کے ہمیشہ در پار دفع فضلات کے ہو
لیکن برون مدو حرکت کے کفایت نہیں کرتی ہر لیکن تقیہ مسلمات سے اور مقیات سے خود موت
تھوڑی تھوڑی مدت میں مومن قوی کا اور ضعف اعتدائے رئیس کا ہر اس سبب سے کہ اوویہ قویہ
کروا کو کونایت اعتدائے جذب کرین اور نکالین اغلب کہ برون سمیت کے نہیں ہوتی ہن اور
ساتھ اسکے خلط صلیح کو بھی طبیعت فاسد کے نکالتی ہن لہذا بقرطیہ لکھا کہ ہر گاہ امراض غفنی و غفنی اور غفنی
ہست ہوتا ہر کہ مادہ غیر مقبوض و نکالتی ہو اور نہ بیچ دینے دوا کے کوئی خطا ہو اور اس سبب شریہ جو چاہے
اسی سبب سے افلاطون نے لکھا کہ شرب الدوا کو کسم ہر فی المظلمہ فرمایا بخلی و ہر یا یعیب یا اور
جو حقیقت عمل طبیعت کی اور عمل دوا کی معلوم ہوئی یقین ہو اور اگر بیچ منع کرنے اجتماع فضله بقیہ لکھو کہ
ریاضت سے بہتر کوئی چیز نہیں ہر اسلیکے کہ محل فضول ہر برون تکلیف کے اور معین طبیعت ہر قوی
مدعی کے لہذا شیخ رئیس لکھا کہ اگر قوی الاستعمالاے جہۃ اعتدالانی و قنباہ غنا خاں کل علاج
اور اسی نے لکھا کہ اگر ریاضت کا بہت ہوتا ہو کہ وق بین پڑتا ہو اور قشری نے لکھا کہ یہاں وق سے
خفاقت مراد ہو اور وجہ وقوع خفاقت کی یہ ہر کہ ترک ریاضت سے قوی ضعیف ہوتے ہن بسبب
مجفوف ہونے اعتدائے رطوبات سے کہ مانع جذب غذا کے ہوتے ہن کا ذکر فی المشائخ اور جو
بعض لوگوں نے لکھا کہ شرب قائم مقام ریاضت کے ہو سکتی ہو اور اسطرح حمام اسلیکے کہ یہ دونوں
محل میں مقول نہیں ہر اسلیکے کہ شرب بسبب ترلیب کے اعضا کو مسترخ کرتی ہو اور حمام بالکبر
سر در کرتا ہو اور ظاہر کو گرم پس کوئی دان دونوں سے ہر بری ریاضت کی نہیں کر سکتے ہن کا لکھنے
اور من فر ریاضت کے بہت ہن تھوڑے اُسے مولف نے کہ ہن والہ یا نہتہ تدفع الامراض
المادیۃ و قمش الحرارة الفرغیۃ و تصلب المفاصل و تکمل الفضلات نو سے السام یعنی ریاضت
دفع کرتی ہو امراض مادی کو اور روشن کرتی ہو حرارت غریزی کو اور سخت کرتی ہو مفاصل کو اور
تخلیل کرتی ہو فضلات کو اور وسیع کرتی ہو مسام کو یا بجماع من فر ریاضت کے کہ مذکور ہوتے ہن

۴۵۹
۱۔ لکھا کہ دوا کی سبب کا ذکر
۲۔ لکھا کہ دوا کی سبب کا ذکر
۳۔ لکھا کہ دوا کی سبب کا ذکر
۴۔ لکھا کہ دوا کی سبب کا ذکر
۵۔ لکھا کہ دوا کی سبب کا ذکر
۶۔ لکھا کہ دوا کی سبب کا ذکر
۷۔ لکھا کہ دوا کی سبب کا ذکر
۸۔ لکھا کہ دوا کی سبب کا ذکر
۹۔ لکھا کہ دوا کی سبب کا ذکر
۱۰۔ لکھا کہ دوا کی سبب کا ذکر

فائدہ انواع ریاضت کے بہت ہیں بعضے اُسے عام بدن اور بعضے خاص اور بعضے ریاضت بدن ہیں
 نقطہ اور بعضے ریاضت نفس کے نقطہ اور بعضے ریاضت بدن کے لمبی اور ریاضت نفس کے بھی ہیں اسلئے
 کہ جس قسم میں سوئے حرکت بدن کے نہ ہو بدن پر اور جس قسم میں سوئے حرکت نفس کے نہ ہو نفسانی جز
 اور جسمین بدن کو بھی حرکت ہو اور نفس کو بھی مانند فرح اور حزن وغیرہ کے مرکب و وزن سے ہر جیسا
 چہ بیان بعضی ریاضتوں کے کہ موافق نے ذکر کیا ہر معلوم ہوتا ہے اور جانتا چاہیے کہ استعمال غنم و لذت
 ریاضت سامعہ کا ہر اور ہر معنایا خطباریکہ کا کبھی بھی ریاضت بھر کا وقتہ کی گئی کی اس سبب کی گئی
 کہ درام اسکا سبب کثرت تکلیف کے مشہور اور بھی جملہ ریاضات مانع صہارت سے فکر کا اشیاء صاف علی الاعمال
 اور اسلئے کہ معتدل اور سواری گوڑے کی اور مانند اس کے اگر اعتدال سے ہوتا نہ تیرن ریاضات کا
 واسطہ اقون کے خصوصاً کا عادت سواری کی ہو اور ترجیح نرمی سے ریاضت سبک ہو اور نافع ہر تہہ گو
 ترجیح اخوذ ہر اور جوہ سے اور وہ عبارت ہر اس سے کہ رستی و دہری ہوا میں انکسائین کوئی چیز میں اور
 اس میں ٹھین اور اسکا بلادین اور بیچ اسکے حکم کے ہر وہ چیز کہ لکڑی سے بناوین جیسی چرخ انگلی اور
 گوارہ اور مانند اس کے اور جانتا چاہیے کہ ترجیح برقی جیسا کہ ناقون کو مفید ہر اس شخص کو کہ بیچ حجاب کے
 مرض رکھتا ہر بھی مفید ہو اور منوم ہو اور محلل ریاح اور نافع ہر بقایا سے امراض سر کو مانند غفلت اور
 نسیان کے اور محرک شہوات اور خردار کرنے والا حرارت غریزی کا اور ترجیح اوپر سر ہر کے موافق تر ہو
 اسکو کہ نظر الغب اور حمیات مرکب اور بلغمی لاتی ہوں اور بھی صاحب نفس اور صاحب استتہ اگر فائدہ
 دیتا ہر فالان التریج ہی الموادالی الانقلاع پس اگر فرق سے ہو مواد نرم کو قلع کہتا ہو اور اگر تقویت ہو
 مواد قوی کو اور جملہ ریاضات خفیفہ قوی الاثر سے رکوب کشتی کا ہر اسلئے کہ محرک اور موثر غلط کا
 اور قانع امراض مزمنہ کا مانند جذام اور استسقا کے اور مقوی معدہ اور مفہم ہو اور پوشیدہ خسرہ کہ
 سواری کشتی کی بیچ قلع مواد غلیظ سنگینہ شبنہ اعضا سے اثر تمام رکھتا ہو اسلئے کہ مسمین ریاضت
 نفس کی ہر سبب خوف اور ہول کے کہ کو از م سیر کرنے دریا سے ہو اور شک نین کہ آثار حرکت
 نفسانی کے بیچ بدن کے نسبت آثار حرکت بدن کے قوی زیادہ ہیں اور حاصل ہونا تو اور غشیانہ
 بیچ کشتی کے دلیل التلاع مادہ کی ہو لہذا کہا کہ اگر سواری کشتی کی اُس طریق سے ہو کہ خوف
 مسمین نہویا زائد سیر کا معدہ نہویا خوش منظور نہوا لیس سواری بیچ قلع مواد کے اثر نہیں ہوتی ہو

۴
 یہ ترقی ترقی
 ہر اور ہر اسلئے
 انقلاع کے

کما لا یخفیہ اور نفع سوار کی کشتی کا واسطے مستحق کے کما حقہ اس صورت میں ہرگز سیر دریائے شوق نہ کرے
اسی لیے کہ ہمارا سکا جھنٹ رطوبت کا بھی ہر اعتبار سے جس عضو کی ریاضت زیادہ ہو بشرط اعتدال کے
قوی ہوتا ہے اور عضو مٹاؤ پر نفع اسی ریاضت متعادہ کے اور اسطرح نشان ہر قوت کی ہرگز کثرت ریاضت
قوی ہوتی ہے اور اسی سبب سے سنگین الخط کی قوت حافظ قوی ہوتی ہے اور سنگین الفکر کی قوت متفکر
اور سنگین الخیال کی قوت متخیل اور سنگین الحکام کی قوت مولدہ غنی اور وضع کی قوت مولدہ و دعو کی
سبب اسکا یہ ہرگز قوی باطنی کو کم کر اور افعال اور افعال سے ملکہ قویہ حاصل ہوتا ہے اور بھی طبیعت سبب
اہتمام شدید کے اس جانب پر توجہ ہوتی ہے اور روح اور حرارت غریزی بہ طبیعت اس کے اس طرف
خواہش کرتی ہیں پس بالضرر اس عضو میں اور اس کی قوت میں قوت ظاہر ہوتی ہے ہر موافقہ حال کے
بحکم اللہ قوی ہرگز کے اور معلوم کریں کہ جو ریاضت کر انجام اسکا شدت اور ضعف ہو چاہیے کہ پہلے
اس میں آہستہ آہستہ شروع کریں تو بدون صدمہ کے ہو اور ریاضت محمودہ وہ ہرگز معتدل القدر
اور اوپر اپنے وقت کے ہو لہذا مولف کہتا ہے کہ ادا وقت الریاضۃ نفع زکار البہن من الفضول
الخطیئۃ والبراز و بعد انضمام الطعام لیکن وقت ریاضت متعصبہ کا کہ نفس عظیم پیدا کرے نزدیک پاکی
بدن کے ہر فضول خلطی سے اور براز سے اور بعد ہضم ہونے غذا کے اس لیے کہ ریاضت مذکورہ
اعضا گرم ہوتے ہیں اور جذب زیادہ کرتے ہیں غذا کو اور اس سبب سے غذا اگر غیر ہضم ہو
منجذب ہوتی ہے اور اور غزوہ غذا سے غیر ہضم کا سہہ پیدا کرتا ہے اور معلوم ہے کہ طبیعت وقت تغذیان
غذا کے طرف تحلیل اعضا کے خواہش کرتی ہے تو کہ بلا غذا کا وارد کرے بنا کہ علیہ واسطہ حمایت
تو تحلیل اجزائے ضروری اعضا کی نمو قوت جاذبہ جگر کی ہر طرح کی غذا کو کہ معدے میں ہر ہضم
یا غیر ہضم جذب کرتی ہے اور بھی جانتا چاہیے کہ اگرچہ ریاضت بیج امتلا سے معارضے یا اس کے
مسنی ہے لیکن بیج حالت جمع شدید اور خلا سے مطلق کے منہی زیادہ ہے لہذا شیخ رئیس نے کہا ہے
کہ ان بات من مضیافہ من ان ارتضیٰ خادیا اور بقراط نے کہا کہ منی کان بالان جوع فلا یشتی ان
تیب پس بہترین وقت کا واسطہ ریاضت کے وہ ہرگز متعل سلحہ تامی ہضم معدے کے ہو
بلکہ اگر ریاضت شدید ہو اسبب وہ ہرگز ایسی غذا سے قلیل بیج معارضے کے ہو کہ ریاضت شل
تو بیج آخر ریاضت کے خلو قوی اور بھوک بہت واقع نہوا اور قوت کو ضعیف نہ کرے فائدہ

اگر ریاضت کرے
وہ ایک ہی چیز ہو
اس کے بعد ریاضت کرے
وہ ایک ہی چیز ہو
پس ان میں سے ایک چیز
کرے

اور طبع ہونا انبیاء اور کمال کا لازم ہے اور ایسے وقت میں اجتناب قہر سے ضرور ہو تو طریقات مذکورہ
تحلیل نمون اور خشک عارض خواہ ذلیل کو نہ پہونچا دے اور منظر اسی احتیاط کے اہل علم نے حکم کیا ہے
تیل لگانا بعد ریاضت کے تو اعتنا کو نرم کرے اور ترتیب سے تدارک خشکی ہو کر سے اور بھی اگر تاویل
قرب جلد کے رہا ہو بسبب نکلنے کے تحلیل کرے اعتنا بصورت کسی عضو میں آفت اور ضعف ہو
اور ساتھ اس کے ریاضت کرنا لازم ہو چاہے کہ اس طرح ریاضت کریں کہ کچھ تکلیف اس عضو کو نہ پہونچے
اور تہہ جیت اور اعتنا کے نفع ریاضت کا اس محل میں بھی پہونچے مثلاً اس شخص کو کہ پاؤں میں دوا
رکھتا ہو چاہے کہ ریاضت اس طرح کرے کہ پاؤں کو جنبش بہت خواہ اسی طرح مراعات ہر عضو
المومنین کی کہ اس کو حرکت درست نہیں ہر پنج ریاضت کے واجب ہے اور جائین کہ ریاضت ابدان
ضعیف کی چاہے کہ ضعیف ہو اور ریاضت ابدان قوی کی قوی اس لیے کہ حاصل ہونا منفعہ ریاضت
معلق اسی سے ہے ہر اور جو عادت ہر لامین دخل بہت رکھتی ہے از اطراف عرق اور شدت ریاضت بھی اتنی
اُس کے مختلف الاحوال ہوتا ہے تو یہ ریاضت کہ کشتی گیر کرتے ہیں اور باوجود کثرت عرق کے کچھ تکلیف
نہیں پاتے بلکہ قوی زیادہ اور قوی زیادہ ہوتے ہیں یہ ریاضت اُن کے حق میں مفید نہیں ہے اور
ضرر نہیں کرتی کہ لگائیے اور از اطراف عرق کی بدستور موجب انقطاع ریاضت کی نہیں ہو سکتی ہے اس لیے
کہ پنج نمون کے رطوبت فصلی قریب جلد کے زیادہ ہوتی ہے اور بسبب عادت کرنے گرمی کے اُن کے
باطن میں آسقد راتر نہیں کرتی کہ رطوبات ضروری بخار نکھر عرق سے دفع ہوں مگر اس وقت کہ اُس
مادت سے ایک مرتبہ افزا کریں کہ وہ خالی نقصان سے نہیں ہے اور اس سبب سے کہ قبل ریاضت
اور بعد اُس کے دلک لازم ہے مولف احکام دلک کے علیحدہ ذکر کرتا ہے و اما دلک فی تقسیم الی صلب
نیشد لیکن دلک لینے ملنا اعتنا کا تقسیم ہوتا ہے طرف سخت ملنے شدید الغمر کے اور یہ ایسا دلک ہے
مضبوط کرتا ہے جو عضو کو بسبب تحلیل مفرد کرنے رطوبات مرغی کے والی لین غیر مرغی اور طرف نرم ملنے
اور ایسا دلک مستحکم کرتا ہے جو عضو کو بسبب انجذاب رطوبات عضو دلک کے اس لیے کہ دلک مذکور
مستعمل کرتا ہے سطح ظاہر کو اور ضعیف کرتا ہے اُس کے مساوات کو اور رطوبات کو شامل کرتا ہے جو بدن اعتنا
تحلیل کے وال کثیر فیزل اور طرف ملنے بہت کے لینے عادت لینے کی طویل ہوتی ہے اور یہ دلک
لاغر کرتا ہے جو بدن کو بسبب کثرت تحلیل کے کہ طول دلک کا واجب کرتا ہے و اسے مستدل میسمن

بیان احوال دلک کا

اور طرف لئے مستدل کے اور یہ دلک فریب کرتا ہے بدن کو یہ سبب جذب کرنے مستدل المقدار کے اور
مذائق ہوئے تحلیل کے والی خشن اور منقسم ہوتا ہے دلک طرف لئے وراثت کے وہو انیکون کو فرقہ غفشتہ
یہ جذب الدم اور دلک خشن یہ ہر کو فرقہ وراثت سے ہوا ہے دلک جذب کرتا ہے خون کو پس اگر مستدل انقطاع
خون منجذب پیچ غصو کے خفین ہوتا ہے اور اگر زمانہ دلک کا دراز ہو خون مذکور تحلیل ہوتا ہے اور لہذا پیچ غصو کے
ورقت استعمال کرنے منفعات کے مراعات ان امور کی لازم جانا ہے کہ جذب بد دن تحلیل کے
حاصل ہو والی المس اور طرف دلک صاف کے وہو الذی کیون ملکہ بالکف اللغیۃ والمرتۃ لیس
تحقیق الدم اور دلک المس وہ ہر کو دلک ہو کف نرم اور خرقہ نرم سے اور یہ دلک جس کی تاجہ خون کو
انقطاع دلک پیچ حقیقت کے ایک قسم ہر ریاضت سے اس لیے کہ تحلیل فضول اور ترقیق طریقات
اور امتداد حرارت لطیف اور خفی اتوا دار عضلات دلک سے بھی حاصل ہوتا ہے اور ساقوں اسکے
بعض منافع خاص رکھتا ہے کہ اسکے غیر بین نہیں ہر اور منافع مذکور بہت قسم ہیں ایک وہ کہ بیچ عضو
خاص کے عتبس اور متشبہ ہو بسبب غفلت کے بالزوجت کے انقطاع مادہ مذکور کا کمال فی
نہیں ہو سکتا ہے ہر کو دلک سے دوسراہ کہ جس وقت ایک عضو بیچ اصل پیدا ایش کے خدا لہی سے
صغیر ہوا ہو یا بسبب عارضہ کے ہزال اور زبول کو بھی عضون پڑا ہوا اور چاہیں کہ عضو صغیر کو اسکے مقدار
لاوین اور لاغر کو فریب کریں کوئی علاج اس باب میں بہتر دلک سے نہیں ہر اس لیے کہ عظم اور سمن
حاصل نہیں ہوتا ہے ہر کو فریب کرنے غذا سے طرف عضو کے اور نفوذ کرنا بیچ عضو کے صورت نہیں کرنا
مگر بسبب ہیجان میں آنے حرارت کے اس لیے کہ افعال تغذیہ کے تمام نہیں ہوتے مگر حرارت
اور شادہ ہونے بجاری عضو سے اور یہ کام نہیں ہوتا ہے ہر کو دلک سے اس لیے کہ حرکت بد دن دلک کے
عام ہو یا خاص اس غرض مخصوص کو حاصل نہیں کر سکتی ہر اس لیے کہ بیچ حرکت کے اعفناے
مجاورہ کو بھی مشارکت ہوتی ہے بخلاف دلک کے کہ اثر ذاتی اسکا عضو بد لوک سے مجاور نہیں ہوتا
اور رابطہ اس امر بتی ہیں کہ جس عضو کو کہ اصل خلقت سے صغیر ہوا اور چاہیں کہ اسکو بزرگ کریں
یا اس عضو کو کہ لاغر ہوا اور چاہیں کہ فریب کریں چاہیے کہ پہلے اسکو ملین خوب اور سخت اور گرم پانی
اسپر ڈالیں اور بتدریج ملین بعد اسکے زفت اسپر ملا کریں اور بعد ظہور انقطاع کے ہاتھوں اس سے
دھوا دین تو جو منجذب ہوا ہر تحلیل نہوقال جالیوس علاج تجاسی غلاما ناقص الایہ سدا العلل

دریا ویا با استقامت نماید و کثرت فی زبان نیز تیسرا و گویا پنج جنس اعصاب که بر جمیع اعضاء و اعضاء یکی غالب بر دیگر
 و زمین چنانچه در بیان سے کہ سبب دلک کثیر کہ چنانچه و گویا محتاج جذب ایسے کے میں موضع مکان
 اسفل کو او بیچ محل مجذب الیه کے موضع محاجم اور بلط و شوار و ہوا جو پس ایسے وقت میں سوسے
 دلک کے کوئی تاہم نہیں ہوا اور جانتا چاہیے کہ تیز اور کس کر عبارت ہوا ہے اعصاب سے اگر سوسے
 دلک کے ہر لیکن اکثر قریب منافع دلک کے میں ایسے کہ دلک اور غمز اور بلط میں چاہیے کہ ابتدا اصل
 عصبہ سے کہ او بلط انظران کے او بلط مخرج کے او ترائو تو بخار بدن پر تکرر سے قائم ہ پنج
 ریاضت کے گندہ کہ ابتدا اور انتہا اسکی چاہیے کہ ساتھ دلک کے ہوا اور جو دلک مقدم اور متاخر اسکی
 مختلف الاقسام و احکام تھے بیان اسکا لازم آیا جان کو کہ جو قبل ریاضت کے کہین اسکا نام دلک استقامت
 ایسے کہ وہ اعصاب کو مستعد کرتا ہوا واسطے حرکت اور ریاضت کے اور اس دلک میں چاہیے کہ شروع ہوا
 کہین اور تیز دیکر ریاضت کرنے کے اس میں شدت کہین بعد اس کے ریاضت کہین اور جو دلک کہ
 بعد ریاضت کہین اسکا دلک الاستراذ نام ہوا اور دلک مسکن اور یہ دلک راحت دیتا ہوا اور تھلل
 طوبات کو مانع اور خون اور روح کا باذب ہوتا ہوا طرف اعصاب کے اور ان مواد کو کہ عضلات اور
 قریب جلد کے باقی رہے ہوں اور ریاضت سے تحلیل ہوسے ہوں تحلیل کرتا ہوا اور غمز اس
 دلک سے دو چیز ہیں ایک جس ریاضت کا تھلل سے دوسرا تھلل فضول کا کہ عضلہ میں باقی ہوا
 پس جس وقت کہ جس طوبات منظور ہوا چاہیے کہ دلک ساتھ ادیان در طب مسدود مدام کے کہین
 اور جہان تحلیل مطلوب ہوا دلک فقط کافی ہوا اور اگر تیز ہیں بھی کہین ساتھ ادیان مفتوح محلی کے کہین
 اور اس دلک میں جس مطلوب ہو یا تحلیل اعتدال اور نرمی ضرور ہوا ایسے کہ بدن بعد ریاضت
 ضعیف ہوتا ہوا اور دلک حالت ضعف میں معتدل چاہیے کہ نا اور بھی لازم ہوا کہ دلک استراذ
 بہت استخوان سے ہوا اور مراد بہت استخوان سے کثرت عدد کی نہیں ہر بلکہ وہ مراد کہ گذر ایک ہوا
 ویر بدن کے با مضاع مختلف اور جہات متنوع ہو تو یہ سبب اختلاف مواقع کے فضلہ ہوا دلک کا
 سبب اجزا کو پہنچنا ہوا الفصل الثالث فی تدبیر الاستحمام فصل تیسری مقالہ پانچویں سے
 ثابت ہوا چنانچہ استعمال کے خیر الخمام مقدم ہونا بہترین حمام میں وہ ہوا کہ بنا اسکی قدیم ہوا اور استرا
 مستحکم ہوا و التبع فضا کو اور کشادہ ہونا اسکی و طاب ہوا اور او را چھی ہوا ہوا اسکی و غلبہ

اور شیرین زہ پانی اُس کا وہ قدر امان و مقدرہ بقدر مزاج من اظہر و ردہ اور گرمی آتش دان کی موافق مزاج اس شخص کے کراہیں آوے چاہیے لیکن نفع قدیم ہوئے گا یہ ہر کہ بوجہ نے کی ٹوٹ گئی ہو اور جاہل ہوئے
 ابخرے دی کا اُس سے موقوف ہو گیا ہو اس لیے کہ بخار چھوٹنے کا قیل اور روح کو مضرب اور تری
 اور خشکی ہو اسے حمام کی زیادہ کرتا ہو اور نفع و مسعت فضا کا وہ ہر کہ جو اسے کثیر اُسمین ہو اور اس کی بک
 انفاس مسترد و مختلط فضلات و لون سے اور ابخرے منفصلہ و اسلخ ابدان سے متغیر نہوا سلیے
 کہ اگر ہو اتھوڑی ہوگی جلد متغیر ہوگی اور بواسطے استشفاف کے اور پوچھنے کے دل کو ضرر دیگی
 اور نفع طیب ہوگا بھی مخفی نہیں ہو اور مراد طیب ہو اسے یہ ہر کہ حمام کثیر الفو ہو اور دھان اور رواج
 کرے سے خالی ہو تاول کے مزاج کو فاسد نہ کرے اس لیے کہ جیسے دھان اور رواج کرے وہ دل کو ہونہ
 اور ہو کو فاسد کرتے ہیں اس طرح تاریکی بھی بسبب تنگد رکے ہو کو فاسد کرتی ہو اور دم کو روکتی
 اور دل کو ضرر کرتی ہو اور نفع شیرین ہونے پانی کا وہ ہر کہ تو تر طیب موافق مطلب کے حاصل ہو
 اور جو اس جگہ ذکر استقام حفظ سخت مبرود کا اور مناسب مزاج صبح کے پانی شیرین ہو مولف نے
 اسی پر اختصار کیا اور نہ معلوم ہو کہ بیچ امر اس ذی رطوبت کے مانند استسقا وغیرہ کے اعتدال
 شور پانی سے اور اجتناب غسل پانی شیرین سے واجب ہو اور امان نفع ہمزہ اور تخفیف تے
 فوقانی کے بمعنی بڑے پتھر کے ہو اور اتون بہ تشدید تے فوقانی کے آتش دان حمام کو کہتے ہیں
 اور تقدیر اُس کی گرمی کی موافق مزاج ہر شخص کے مختلف ہوتی ہو گا لایحیے اور مراعات اس کی فراموش
 ہو سلیے کہ لغی مزاج کو پانی کثیر الحار ت چاہیے اور صغریٰ کو قلیل الحار ت اور جو افراط حار ت کی
 حال میں مذموم ہو اور پانی شیر گرم بھی قابل حمام کے نہیں ہو مولف کہتا ہو سیننی ان لایکون
 الحام حار افراط اور لائق وہ ہر کہ نہو حمام بہت گرم فائدہ جلیل و میرخی پس تحقیق کہ حمام بہت گرم
 محلل اور مری ہو و لا فائزہ اور چاہیے کہ فائزہ بھی نہو فائدہ لایکجذب العرق پس تحقیق کہ تیکرم پسینہ کو
 جذب نہیں کرتا ہو اور عمدہ حمام سے مفتح مسام اور مبنا عرق کا ہو بل کہ جب انیکون معتدل بلکہ
 واجب ہو کہ حمام معتدل ہو بیچ گرمی اور سردی کے و جب تیر سخ الجسد فی فی زمان معتدل و استقام
 نہ حرارۃ لطیفہ اس حیثیت سے کہ تر شمع کرے بدن اُسمین بیچ زمانے لائق کے اُس سے
 ادرت لطیف اور جو مقصود ذاتی استقام سے تسخیر اور تر طیب ہو مولف کہتا ہو کہ الحمام سخن بہا

طب نما نہ ہم سخن بر این هوا سے اور طب ہوا سے پانی سے غرض اس کلام سے وہ ہر کرام
 مرکب ان دو فائدے سے ہر پس لے جہ فائدہ زیادہ مطلوب ہر شغل اس سے زیادہ کیا جائے
 اگر کسی کو تھین مطلوب ہو تو طب سے زیادہ حمام کی ہوا میں بیٹھنے زیادہ اس مقدار سے کہ ہر کرام
 پانی کے صرف کرے اور اگر تر طب زیادہ مطلوب ہو استعمال پانی کا بہت کرے اور ساتھ اس کے
 تیسرے گھر میں توقف بہت کرے اس لیے کہ وہ مجفف ہر احتمال رکھتا ہے کہ استعمال پانی کا تارک
 تجفیف کا نہ کر سکے اور جو حمام اکثر شامل ہوتا ہے تین گھر ہر اور مزاج ہر گھر کا مختلف ہر مؤلف خبر کرتا ہے
 کہ وہ البیت الاولیٰ منہ طب ہر اور گھر پہلا حمام سے و طب ہر اور ہر دو والثانی مسخن و و طب ہر اور
 دوسرا سخن اور و طب ہر والثالث مسخن و مجفف اور گھر تیسرا سخن اور مجفف ہر پدیدہ نہ رہے
 کہ یہ تین گھر سوائے سلخ کے چاہیے کہ ہوں اور کوئی ان میں سے ہر مجفف نہیں ہوتا بلکہ ان میں سے
 کہ مکان کے لئے کہ ہوں کا ہوں سے ہر وہ اثر حرارت سے البتہ خفی ہوتا ہے اور پہلا گھر کہ متصل سلخ کے ہر
 جو حرارت آسمین قلیل ہوتی ہے سبب دور ہونے کے ستودار سے اسکو ہر کرام ہر نسبت اور گھر
 و رشک نہیں ہر کہ بقیاس سلخ کے وہ بھی گرم ہر کہ لایق ہے اور اس سبب سے کہ اسکا تھن ہر
 مختلف ہوتے ہیں اس لیے ہر گھر کے پانی کو چاہیے کہ مشابہ اس گھر کے ہو مؤلف اشارہ کرتا ہے کہ کہ
 ان سے پانی کی طبیعت میں بیوت اطعام الاراء الشاکل ہو لائق اور لائق ہے کہ استعمال کیا جاوے
 ہر گھر تین گھر و حمام سے وہ پانی کہ مناسب ہو اسے اس گھر کے جو فائدہ استعمال فی البیت الخار
 لہا البار و پس استعمال نہ کیا جاوے سخن میں بیچ گو گرم کے پانی سرد و لائق البیت البار و
 اما الخار و شدید الحرارة اور نہ تھو گھر سرد کے پانی گرم کہ بہت گرم ہو اور قید شدید الحرارة کی اس لیے
 کی جاتی ہے کہ قلیل الحرارة خارج منع کرنے سے اس لیے کہ غرض کو بھی قلیل الحرارة ہوتا ہے جیسا کہ گذر
 فان و کہ ہر شہ الا شہر اور پس تحقیق کہ استعمال اس پانی کا کہ تخالف مزاج گھر کے ہر ہر کہ
 قشورہ کا ہر سبب اور اک متانی کے اور اسی سبب سے نہایت تاکید کرتے ہیں اطباء اس امر
 ہر حمام میں چاہیے کہ مسلح سے مقرر بیچ داخل ہوں جو بیچ پینے گھر کے جاوین چاہیے کہ ایک
 نہ نہ لائق و بان شہرین تہ بدن پھر گرمی متانی کرے بعد اس کے دوسرے گھر میں آدین اور
 بیان بھی بہ دستور ایک زمانہ معتد بہ ہر بن بعد اس کے تیسرے گھر میں آدین اور رجسوت

وقت داخل ہونے کے مراعات تدریج کی لازم جا تا ہونے پر وقت خروج کے حمام سے زیادہ تاکہ کبکبہ جڑا جائے
 کہ وقت نکلنے کے مسام کھلے ہوتے ہیں اور بدن نرم اور قوسٹے شعیفیت پس اس حالت میں اگر رعایت تدریج
 خروج کی نہ کریں اور دفعہ نکل آویں آفت عظیم پیدا ہوتی ہے اور اس جگہ احوال و لا کون کا اوپر اپنے قیاس
 نہ کیا جائے اس لیے کہ انگوٹھ نکلے اور داخل ہونے کے حمام میں بدن توقف کے عادت ہو گئی ہے
 اور یہ امر ساقط الاعتبار ہے اور معلوم کریں کہ جو مزاج تینوں گھر کا گما گیا نظر آنکی ہوا کے جو بدن اس کے
 کہ استعمال پانی کا کریں اس لیے کہ جس وقت غسل کرتے ہیں پیدا ہوتا رطوبت کا اس سے ضروری ہے
 قلیل ہوا یا کثیر اور جس گھر میں کہ ہوا درگزر چکا ہو کہ گرمی تیسرے گھر کی از بس زائد ہر رطوبت سے
 استعمال پانی کا وہاں تدارک گرمی کا نہیں کر سکتا ہے کہ لانیضی خصوصاً اگر توقف بہت ہو اور پانی
 قریب مستوقد کے ہو اس لیے کہ بیچ تیسرے گھر کے بھی موافق قریب مستوقد کے اور بھی کے مزاج
 امکان کے مختلف ہوتے ہیں لکھنے والا استعمال سے الریق یخف البدن اور استعمال حمام کا شمار
 لینے وقت خالی ہونے کے خشک کرتا ہر بدن کو وسط الشیخ شمن البدن اور استعمال اوپر اسودگی کے
 فربہ کرتا ہر بدن کو اس لیے کہ اعصاب سبب سفوفت کے غذا کو اکثر جذب کرتے ہیں لہذا مملکت نے کہا
 کہ وجذب غذا اذا اے ظاہر البدن الا ان یحدث السد و استعمال اوپر اسودگی کے جذب کرتا ہر
 غذا کو طرف ظاہر بدن کے گرمی کہ پیدا کرتا ہر بدن کو بسبب جذب کرنے غذا سے بخر منفصم کے
 والا مملکت ان لایکون سے الریق و لایستلش الشیخ اور لائق ہے کہ استعمال نہ شمار ہو اور نہ اوپر اسودگی
 مفرط کے و یجب الاحتراز عن الاکل والشرب فی الحمام اور واجب ہے اجتناب کھانے اور پینے سے
 بیچ حمام کے فان ذلک یوجب مرعۃ النفوذ اے قاضی الاعضاء قبل الانضمام لہذا انہی ری پس
 تحقیق کہ متبادل کرنا غذا اور پانی کا حمام میں لینے گرم گھر میں بدن منفصل ہوتے بدن کے حرارت
 اسکی سے واجب کرتا ہر عرت نفوذ کو طرف نہایت اعضا کے قبل اس سے کہ غذا ہر سبب
 کشادہ ہونے مجاری کے اس لیے کہ حمام میں عروق کشادہ ہوتے ہیں بنا علیہ ان اگر بخر منفصم ہو
 نافذ ہوتی ہے بسبب جذب اعضا کے بدن مملکت کے و کثرة الجلووس فی الحمام نوچہ اعضا
 الغنول اے الاعضاء الضعیفہ و ارخا الجسد و الاحتراز بالعصب و تحلیل الحرارة الثریزہ و اسقاط
 شہوة الطعام و البقاء و دریر تک بیٹھنا حمام میں واجب کرتا ہر گرمی مفعول کو زلفہ انہی ضعیفہ

اور واجب کرتا ہے کہ سستی بدن کو اور مضرت عصب کو اور تحلیل حرارت وغیرہ کو اور اسقاط شہ و طہام اور باہ کو مگر در صورت عادت ہونے کے بل الحام نفسہ واجب ذلک مگر بلکہ تمام باتیں سے قطع نظر کثرت جلوس سے واجب کرتا ہے ان سب آفات کو اسی سبب سے بعثتوں سے کہتا ہے کہ اگر فی انعام لیکن حقیقت یہ کہ شیخ رئیس نے قانون میں کہا اور حاصل آسکا ہے کہ حمام ہر کب آنکار مخالف سے ہے اگر طریق مناسب اور مطابق حاجت کے واقع ہو لا محالہ مفید ہے لہذا جملہ مخالفات اور نزل روض سے اسکو شمار کیا ہے اور اگر ایسا نہ ہو چاہیے کہ بیشک نہ کرتا ہے اور جو حق مراعات کا کرتا ہے جاتا ہے بعض اہل اطلاق اسکی مذمت کرتے ہیں اور اسکی مباشرت سے نہی کرتے ہیں واصل مآخذ و بالحد شیخ رئیس نے لکھا کہ حمام بھی سخن ہے اور بھی مبر اور بھی طہ اور بھی نہیں اور بھی نافع اور بھی ضار لیکن منافع اسکے تنویم اور تفتیح اور جلا اور تحلیل اور امتحان اور حدت غذا طرف ظاہر و باطن کے اور میں اسہال اور دور کرنا احمیا کا اور مانند اسکے ہیں اور مضار اسکے ضعیف کرنا دل کا ہر بشرط اذراط کے اور پیدا کرنا خشکی اور مثلی کا اور تحریک مواد ساکن کا اور مہیا کرنا آسکا واسطے صحت کے اور مائل کرنا مواد کا طرف اغنیہ کے اور طرف اعضائے ضعیفہ کے قائم رہیج بیان نہیں ہے کہ اگر استحمام سے قطع رکھتی ہیں اور حمام کرنے والوں کو عمل کرنا انہی لازم ہے اور اس فائدے کو کسی قاعدہ میں ہم کہتے ہیں قاعدہ جو شخص کو ارادہ حفظ صحت کا کرے فقط واجب ہے اسکو کہ حمام میں بعد ہضم ہونے اس چیز کے کو دے میں اور یا بعد میں ہر داخل ہو مگر یہ کہ محذور مواد ہر چیز استحمام نہار کے غلبہ معضرات سے ڈرے کہ اسکو قبل حمام کے تھوڑا لطیف کھانا لازم ہے اور منع کرنا مولف کا استحمام سے اوپر نہل کے اسی پرستی ہے کہ جو محذور کو حمام اوپر نہار کے منع ہے اور غیر محذور کو اگر تھوڑا کھایا ہو غیر مضر ہو و حاطون ہو کہ ام کیا جاوے مطلقاً واسطے ترک کرنے استحمام کے ہیج وقت خلوت تام کے اور اسی طرح بچا ہیج کہ محذور ہیج تیسرے میت کے آوے مگر اسوقت کہ گرمی اسکی ملائم اسکے مزاج کے ہو اور بہترین چیز و نمین کہ محذور اسکو قبل استحمام کے کھاوے اور ٹی ہے کہ ہیج پانی آوار کے یا ہیج گلاب کے بھگوئی ہو و اعتباہ تناول کرنا غذا اور پانی چھایا کہ ہیج حمام کے منع ہے بعد بھگنے کے قبل اسکے کہ حرارت حاصل کی گئی حمام کی کہ ہو جاوے ہیج منع اور اگرچہ ان اوقات میں مطلقاً امتناع کھائے اور پینے سے کیا ہو لیکن تحقیق وہ ہر کاشدہ متنازع

مخصوص اس سے ہر شدید البرودت ہو یا شدید البرودت و اس کے واسطے والہ پانی ہو یا سلیہ
 رجب قدر سرد زیادہ یا گرم زیادہ ہو گا زیادہ مضر ہو گا مضر شرب ماہ شدید البرودت کا بیج حالت گرمی اعتدال کے
 پسندیدہ جلد پہنچنے کے بعد دن ٹوٹنے سردی کے پڑی ہو اور بھی ہوتا ہے کہ دل کو پہنچتا ہو اور ہلک
 زنا ہر دفعہ یا جگر میں پہنچتا ہو اور استسقا پیدا کرتا ہو اور اسطرح اور آفات بھی احداث کرتا ہو اور
 ضرر شدید البرودت کا وہ ہر کہ ذہول اور وق پیدا کرتا ہو سبب ضعیف اور سست کرنے قوت اعتدال کے
 اکتانہ معلوم ہو کہ حمام میں اور بعد حمام کے فوراً اتنا دل اس چیز کا کہت سرد ہو یا بہت گرم ہو
 خود شاپانی منی عنہ اگر منی شدید کر کے لیکن پانی کہ شدید البرودت اور اوپر طریق امتیاض کے
 تعویذ اس سے اور پچاس مضطرب کے پیا جاوے قباحت نہیں ہو بلکہ بعض محروروں کو پاحت
 امن کا احترام سے ہوتا ہے لہذا کہا ہے کہ بیج حمام کے دیر تک نہ بیٹھے تو پچاس مضطربین گرفتار نہ
 کہ صبر کرنا اور پچاس شدید کے محروروں کو نہایت مضر قاعدہ بیج استعمال آہن کے جائز
 کہ آہن بیج ترطیب کے ابلغ التذہیر ہو لیکن چاہیے کہ دیر تک آہن نہ دین اور آہن کشادہ ہو
 اور غرق اسکا اتنا ہو کہ وقت بیٹھنے کے سوا بے سر کے تمام بدن پانی میں غرق رہے اور ہرگز بیج
 آہن مستقل کے نہ آنا چاہیے اسلئے کہ قبل اسکے شخص مبتلا کوئی مرض مقدمی نے اس آہن میں
 غسل کیا ہو بیج نہیں رہ سکتے ہیں اس سے کہ وہ ہی مرض اس شخص کو پیدا ہو اور اسطرح
 بیج حمام کے جب تک پانی نیا اپنی جگہ پر بہت نگر اسے اور اس جگہ کو خوب نہ دھو دے وہاں نہ سونے
 اور نہ بیٹھنے اور نہ سونے کیسہ دلاکون کا اوپر بدن کے نلے اسلئے کہ بہت ہوتا ہے کہ کیسہ اٹکا اثر بدن
 صاحب فساد سے تنکیف ہوتا ہے قاعدہ بیج بیان ان چیزوں کے کہ دوسرے کو دور کرتی ہیں تو ان
 مزاج حمام کرنے والے کے آہن سے سرد ہو اور خطی اور صابون اور ماخذ اسکے ہر شہر میں رائج ہیں
 لیکن سد کہ عبارت ہر دخت کناریٹے ہر سے پتی اسکی بیج پانی غسل کے ڈالنا یا خشک ہی
 کوٹ کر پانی میں ملانا اور بدن کو اس سے ملنا بیج قلع کرنے دوسرے خطی سے زیادہ قوی ہے
 بہ سبب زیادتی جلا کے اور بھی بالون کے گرنے کو منع کرتا ہے اور طول اندر قوی اور ملین بالون کا
 اور زہل حرارت کا خضوع تاکہ صغیر چھندر کے ملاوین کہ ان معفات میں اقوی ہوتا ہے اور
 اختتام خطی سے صانع کو مفید ہو اور صابون موافق زیادہ ہو اس شخص کو کہ دماغ اسکا مہرور اور

طوب بہرہ اور دُوب موافق زیادہ پھر محروم کو اور نامہ چنے اور شہر کا ہی نافع ہر دو سبب ازادہ سبب کے
اسرعین قاعدہ بیچ دُوب کے جو کوئی یا بس مزاج ہو اور جلد اسکی کھر کھر گئی ہو اسکو قبل غسل کے
تو لک کر چاہیے واسطے قلعہ مسام کے اور کشادہ ہونے منافذ کے تو یہ لکے نشو و زبان ہا بلین مین
کلاہینی ہر دو واسطہ سبب شش شخص کے بدن میں وسیع زیادہ ہر قدم دُوب کا اسکو ضرور ہر دو اگر تمام
کرنے والا یا بس المزاج قشفت الجلد ہو اور وسیع بہت نہیں رکھتا ہر لک کر نا اسکو بعد غسل کے بہرہ
قاعدہ بیچ کر کے یا دُن کے پھر سے جانا چاہیے کہ پھر کر کے سے کین پاکو لٹا کر ایک از شش
کئی فائدہ رکھتا ہر ایک دو کھیل پاؤں سے دفع کرنا بہرہ اس سبب سے اعیان اسکی درجہ
اور ہر رانی شکل کی در در کرنا ہر دو سہرہ کہ صمداع اور سبب امراض کو فائدہ کرنا بہرہ اسلیے کہ بیچ حکم جس
یعنی یا دُن کے رگڑنے مین مادہ اسطے سے اسفل مین منجذب ہوتا ہر لٹا لوگوں نے کہ آہر کا گڑبند
مذہب کی مقصود ہو تو بہرہ شریہ افشونت لیون کر کے رگڑنے مین جذب قوی ہر گریہ کو کوئی شخص
سایت ہر مین ہر دو کہ وہ طاقت اطاعت حک کی خشن سے نہیں رکھتا ہر اسکو رگڑنا پاکو لٹا ہر مین
بہرہ ہر دو سبب تکلیف یا دُن کا ہر دو ہر جو شریہ رقیق المواد ہر دو رقیق الجلد اسکی لیے اسفل اوقات
حک کا وقت داخل ہونے کے حمام مین ہر دو اور غلیظہ الخانہ اور کشیف الجلد کو تاخیر قریب خراج تک
بہرہ ہر قاعدہ بیچ بیان خلق راس اور البط اور عانہ کے حمام مین جب حمام مین اور مین پہلے چاہیے
کہ خلق کر مین اسلیے کہ بعد استقام کے ان امور مین مشغول ہونا سبب ملال اور نیست طبیعت کا ہر
خلق البط کا بیچ حالت قیام کے چاہیے کہ تاکہ بعض اوقات غشی پیدا کرنا بہرہ خصوصاً اگر کہ خلق کو
اور خلق عانہ کا بالغا صیت ہر جان مین لاسے والا ششوت ہر دو ہر دو عظام تعیب ہر قاعدہ بیچ بہرہ
فر کرنے اور حجامت کرنے کے بیچ حمام کے پوشیدہ بہرہ کہ بیچنے یعنی مزاج کو خصوصاً وقت حجامت
احتیاج ہوتی ہر بیچ قز کے ساتھ مقدم ہونے استقام کے اور جو ایسا ہو بہرہ ہر دو کہ بعد تکلیف کے
حمام سے کر مین اور اگر ورنہ ہونا اسکا بیچ حمام کے ہر دو ہر دو متقل تکلیف کے چاہیے کہ کرنا اسلیے
اگر پہلے فر کرتا سبب خالی ہونے معدہ کے اور اطاعت جنوس کے بیچ حمام کے غالب ہر دو
صفر معدہ پر گروے اور حجامت بیچ حمام کے رومی ہر دو اگر ضرور ہر دو ہر دو اسطہ فلظت فون
مجوم کے بعد حمام کے کرنا چاہیے تو مقدم بدون تکلیف کے حاصل ہونا مقبلاً بہرہ تکلیف کے حمام

بیان خلق راس
اور البط

بیان قز و حجامت
کے بیچ حمام مین

بیان مین و بطن و کلاہینی
حک کے

حیوان و نون باؤن کا لازم ہو پس اگر بار و الزاج ہو اور وقت جائے گا کہ گرم پانی سے دھونا چاہیے
 ورنہ سرد پانی سے تو مزاج کو ٹھنڈا کرے اور محوری دماغ کو بعد کھٹنے کے مسج کرنا سر کو اور دھونا
 شنگہ کا سرد پانی سے مناسب ہو خصوصاً گرمی میں اور بہت شور و جوش و حماض اور شربت سیب کا
 ساتھ عرق کا و زبان کے یا گلاب کے لائق زیادہ ہو اور اسلین غذا کرنا ترش کا مانند زمانہ اور
 جگر میں کہ بہتر ہو فائدہ جو مستحق ہو اگر استعمال گرم پانی کا بیج گھر سرد حمام کے جائز نہیں ہے
 اسکے کوئی گرم اسکا حرارت سے خالی نہیں ہو تا کہ گرم پانی بیج غیر حمام کے بیج سرد جگہ کے خصوصاً
 کہ جب سے ہوائی ہو کہ غسل گرم پانی سے نہ کرنا چاہیے کہ نہ ہو اور ایسے مواقع میں پانی نہ گرم بہتر ہو
 تو سام کو نہ کھولے اور ہوا صرف نہ کرے لیکن بہتر امکان کے غسل بیج اس مقام کے
 کہ ہوا سے مستور ہو کرنا چاہیے خصوصاً ضعیف مزاج اور تازک طبع کو انتباہ بیج غسل کے سرد پانی سے
 بیان ہو کہ اغتسال سرد پانی سے مشروط ہو کہ نہ شیطاں سے اگر ہو سکے کرنا چاہیے والاغلا اور مجازاً
 ایک وہ ہو کہ شخص جو ان اور متدل الخ ہو اور محذور الزاج ہو اور وقت گرمی کا ہو اور بدن مضبوط
 پاک ہو اسلئے کہ حرارت جوانی میں قوی ہوتی ہو اور رقاصت کرتی ہو ساتھ برکے اور بہتور متدل
 کہ منفصل ہوتا ہو برودت سے بکلاف بہت لاغر کے کہ جو گوشت سے خالی ہو برودت اسلئے
 باطن تک نفوذ کرتی ہو اور ضرر ہو پختی ہو اور اسلئے بہت موٹا کہ بار و الزاج اور قلیل ادم مقدار
 ساتھ سردی کے نہیں کر سکتا اور اسلئے بیج مزاج گرم کے اور وقت گرمی کے ضرر سرد پانی کا
 کمتر متصور ہو لیکن بیج مزاج گرم کے سبب قوت حرارت کے اور بیج گرم کے اسلئے کہ پانی
 شند یا البرد نہیں رہتا ہو اور مناسب بدن کے ہوتا ہو لیکن پاک ہونا فضول سے اسلئے شرب
 کہ اگر بدن میں فضلہ ہو استعمال کرے سرد پانی سے محتسب ہو گا باطن دین اور بیج تو اور اسماں کے
 اغتسال سرد پانی سے مدد دینا اسلئے کہ سرد پانی سے سرد باطن سے متعصر ہوتا ہو اور بھی جو قوت
 اور اسماں مضبوط قوت کے ہیں سرد پانی بدن ضعیف میں باعث بہت آفتون کا ہوتا ہو اور بیج
 سرد مزاج کے بدن متعطل ہوتا ہو اور بدن بھی ضعیف ہوتا ہو اور ان میں سبب سے اثر سردی پانی کا
 بدن میں قوی زیادہ ہوتا ہو اور بیج نواز کے اسلئے کہ استعمال سرد پانی کا پسینہ عطر کرنے سے
 مزید نزلہ ہوتا ہو و ختم شربت تیسری وہ کہ مدہ ضعیف ہو اسلئے کہ اغتسال پانی سرد سے مبادی

بیان اغتسال
 بیج سرد

طرف باطن کے متوجہ کرنا چاہیے اگر مہلک ہونے سے بچنا چاہیے اسکو قبول کر کے فساد لانا بہتر ہے اور اگر مہلک
طعام بختم ہوا ہو اسکیلے کہ اگر بختم غیر منظم ہوا ہو سرد پانی سے غسل کر کے ضرر دینا چاہیے اور سبب سے
ایک دوسرے اسوقت میں سبب توجہ حرارت غریزی کے طرف باطن کے زیوروت نمایاں ہوتا ہے غریزہ
کرتی ہوا ملاقات سرد پانی کی ضرورت سے لاعلمی ہوتا ہے اور سرد پانی کو استعمال سرد پانی کو سبب ہونے
سبب کے باطن کو گرم کرنا ہوا ممکن کرتا ہے طرف نفس عظیم کے اور مہلک جو یہ جو لامحالہ لانا بہتر ہے
بہ سبب مزاحمت کے پس اسے قلع اور کرب عارض ہوگا اور اگر کہیں کر لائق وہ ہر غسل پانی
بعد تناول طعام کے منہ خواہ سلیکے کہ وہ ختم کو معین ہوتا ہے سبب متوجہ کرنے حرارت کے طرف
باطن کے ہم کیلئے کہ وہ اسکی اور ہضم کے اس صورت میں تحقیق کر لیکن اسسبب سے کہ کیا گیا
ترک اسکا واجب ہوا اور چیز کا ایک وجہ سے منع اور دوسری وجہ سے ضار ہونے کا اسکا ہر
مگر یہ کہ جانب نشکی غالب زیادہ یا ہم ہوا اور یہ ان ایسا نہیں ہے جو خطر یا پھرین وہ کہ وقوع غسل کیلئے
حمام کے خواہ اسلیکے کہ جناح مخلص بدن ہوا اور سرد پانی سبب استفرغ کرنے منی کے اور ملاقات
لیسے بدن میں لامحالہ ضرر کرتی ہوا اور یہ میان اویشاخ کو بہستور استعمال سرد پانی کا اغسال ہے
بہ سبب سخت ہوا ان اہل لوگوں کے اور بعد ریاضت کے کسی منع ہر مگر بعض لوگوں کو یہ ریاضت
استمال سرد پانی کا پیچہ اغسال کے گرم پانی سے بعد ریاضت کے ہوا ہم ذکر کرتے ہیں ناگوار
پیچہ اغسال کے سرد پانی سے پیچہ استعمال گرم پانی کے جاننا چاہیے کہ عمل خودتدبیر بشرط
اور یہ کہ تاہر اور تحلیل ہوتے نہیں دیتا ہر حرارت غریزی کو کہ بہ سبب گرم پانی کے قریب جلد کے
آئی ہوا قریب تحلیل کے ہوا اور جو عمل لامحالہ مقوی بشرط ہر صاحب جرب کو سوہ مند ہر لوگوں
بہ سبب تقویت جلد کے جلد کو ترخ کرتا ہوا اور رونق دیتا ہوا اور تمام آفتوں کو آنے سے ہر جلد
بار کرکنا ہر لہذا احوط وہ ہر کہ اسے کہ کب کو تقیر سے موقوف نہ کرکنا چاہیے اسلیکے کہ بہت اتنا ہوا
کہ سوا ذرا ہر باطن میں جمع ہوتے ہیں اور طبیعت آنکھ طرف جلد کے بھیجی ہر کہ وہ خیس پانی انسان
اور یہ امر سبب سلامتی اعضاے باطنی کا ہوا تاہر پس جسوقت جلد کو قوت دیوے اور ہوا
قبول نہ کرے لامحالہ پیچ باطن کے جمع ہونے اور جو تقیر سے اخراج آنکا ہوا شک نہیں ہر کہ
اعضاے شریفہ کو ضرر پہونچا دینے اور لیکن جانیں کہ پانی نہ کر چاہیے کہ بہت سرد ہوا کہ متعلق

تہجد یا نفل سے ساتھ مخالفت تمام کے انتقال نہ کرے اور نفلت بدون تکلیف کے حاصل ہو فائز
 پنج غسل کرنے کے سرد پانی سے بعد ریاضت کے یہ عمل بھی بہ سبب تقویت بشرہ کے اور منع کرنے
 شعل حرارت کو اگر اس وقت شرط کے ہو قوت دینا ہر حرارت غریزی کو اور بدن کو بھی اور شرط الحکم
 اس عمل میں ضروری ہیں کئی دین ایک وہ کہ مبالغہ نہ شایست قوی اور محروم از مزاج ہو یا سلیکے اگر ایسا ہو گا
 ضرر پاؤں گا دوسری شرط یہ کہ ریاضت و تدبیر فی الکلیف ہو یا سلیکے اگر مفرط ہو گی لامحالہ سرد بدن
 ہو گی بسبب شدت تحلیل کے اور استعمال سرد پانی کا بعد اسکے بسبب شدت نفوذ ہر دے کے
 البتہ ضرر کرے گا اور اگر ریاضت اعتدال سے کمتر ہو اور بدن کو گرم نہ کرے جو نفع کہ اس عمل سے
 متوقع ہو حاصل ہو گا لہذا کہا جا کہ وہ ریاضت کہ بعد اسکے سرد پانی سے غسل کر دین چاہیے کہ عادت
 جلد ہو تو تخفین اس کی قوی زیادہ ہو اس کی تحلیل سے اس لیے کہ مقصود اس جگہ ریاضت سے
 وہی تخفین فقط ہر شرط تیسری یہ کہ جو غسل کر دین پہلے بدن کو ملین خوب اور شدید تو بدن کو گرم نہ کرے
 اور مضبوط اور سرد پانی کی باطن میں نافذ ہو سکے چوتھی شرط یہ کہ بعد غسل کے پھر دیکھ کر
 تو بہ سبب تخفین کے سرد آب کو تارک کرے اور تحلیل کرے اس مادے کو کہ ریاضت سے
 طرف ظاہر کے حرکت کر کے پانی کی سردی سے محتسب رہ گیا ہو نیچے جلد کے اعتبار بہترین
 اعتدال میں سرد پانی سے یا گرم پانی سے وہ چیز کہ تمام بدن پانی میں ہو تو غرض مطلوب ہے حاصل
 بدون نقاد و تہ کے خصوصاً غسل کرنا سرد پانی سے کہ نیچے استعمال گرم سے یا بعد ریاضت کے کوئی
 البتہ چاہیے کہ پانی میں نزول کرے نہ اوپر طریق گرا نے پانی کے اور اس عمل کے کرنے کو
 وسعت غذا میں لازم ہو اس لیے کہ ہضم قوی ہو تا تو اس عمل سے بہ سبب قوت حرارت کے
 باطن میں کہ ہو واجب کرتا ہر دو ظاہر کو اور کی شراب میں ضرور ہر تو گرمی میں افراط نہ کرے
 اور اس طرح اور اوپر گرم اور اغذیہ گرم بھی جائز نہیں ہیں لہذا ذکر الفصل الرابع فی تدبیر
 النوم والیقظۃ فصل چوتھی پانچویں مقالہ سے ثابت ہو چکے تہذیر خواب اور بیماری کے
 پوشیدہ نہ رہے کہ جو نوم اور یقظہ بیچ سے ضرور بہ کے ساتھ علت ضروری ہونے کے اور ساتھ ساتھ
 کرانے سے حاصل ہوتی ہیں مشروط ہے کہ اس جگہ جو انکی تدبیر سے منقطع ہیں ذکر کیے جاتے ہیں
 خیر النوم ما کان بعد اختار الطعام من ثم العبدۃ بہترین خواب کا وہ جو کہ بعد اترنے غذا کے

الغسل الرابع فی تدبیر النوم والیقظۃ

معدے سے ہو و جب ان کیلین اعتدلا اور واجب ہر کہ معتدل المقدار ہو فانیکیمن القوة من انغالبا
 یکثر جوہ الروح پس تحقیق کہ خواب معتدل المقدار قدرت دیتا ہر قوت کو اور برا خیال کے اور زیادہ کثر
 روح کو والنوم على الجوع عروى مسقط القوة منزل للبدن اور خواب اور ہر گر سنگی کے رومی ہر او ساقط
 کرنے والا قوت کا ہر اور لا غر کرنے والا بدن کا و فی النمار ضرورت الامراض الرطوبية والنوازل النفسية
 اللون اور خواب دن کا کہ سبب ضرورت کے نمو اور کثیر المقدار ہو محدث امراض رطوبی اور زہر
 اور مفسد رنگ کا ہر اور مضار اس کے مشر و حاسا تو فائدہ لفظ ضرورت کے آتے ہیں والنوم حال
 الاستلقاء کیلین الفضول اسے غیر بخار یا نیندت الامراض الرطوبية مثل الكابوس والاسکنت اور
 خواب پشت پر فضول و ماعنی کو کھینچتا ہر طرف مجاری غیر معین کے پس حادث کرتا ہر امراض کی
 مانند کابوس اور سکتہ کے اور مانند ان کے آگے کہے جاتے ہیں اور معلوم کرتے کہ نوم اور پشت کے
 جملہ خصوصیات انہی اور اولیے مراتبین سے ہر سلیے کہ جو بدن اس کے کثرت رطوبات سے
 پاک ہیں کہ نقصان اور ضرر نہیں کرتا ہر بخلاف ہم آدمی حریس کے اور پکھانے کے کہ بھلت زیادہ
 مواد کے نوم مذکور ہاے حق بین مضر ہر اس سبب سے کہ ان اعتبار بہترین نوم وہ ہر کثرت
 متصل ہوا اور معتدل المقدار ہو یعنی کہ چھ ساعت سے اور زیادہ بارہ ساعت سے نمو اور بہترین
 اوقات واسطے خواب کے وہ وقت ہر کہ غذا سر معدے سے اوتر گئی ہو اور قعر معدے میں پہنچا
 اور یہ امر ملکہ ہونے اعصابے بطن سے معلوم ہوتا ہر لیکن اگر غذا مستقر نہیں ہوئی اور خواب کو
 اغلب وہ کہ نفخ اور قرا قریہ اگرے اور اشتمال معدے کو اور غذا کے مانے ہوتا ہر پس فتور ریح ہضم
 پڑتا ہر اور ایسے کثیر اس سے نکلتے ہیں اور معدے کو متحد کرتے ہیں اور بیخ خواب کے مہی
 قوت ویش و التناہر اور شک نہیں ہر کہ جب بیداری میں نفخ ظاہر ہو تو کاست یا و حیلون سے دفع
 نہ کیا کر سکتے ہیں و نوم بین نہیں ہوتا ہر فائدہ طریقت محمودان لوگوں کو کہ نوم سے مدد کرتے ہیں
 بیخ ہضم طعام کے وہ ہر کہ جب غنا بر معدے سے ابھی نہ گذری ہو اور پیلوے راست کے لوہین
 تو غذا جلد مستقر ہو اور اس اضطجاع میں خواب نہ کرنا چاہیے جو سبب سے ایک وہ کہ اگر قبل
 غذا غذا کے خواب آوے ضرر پیدا کرے کہ مذکور دوسرا وہ کہ اضطجاع اس پیلو پر زیادہ اس
 سبب سے حرکت نہیں ہر کہ غذا مستقر ہوا اور وہ بیخ تھوڑے زمانے کے کہ تمینا ایک ساعت کی

حاصل ہوتا ہے اور اس ہیئت میں اگر خواب کمرے اور زمانہ اضطباع کا واسطہ ہے پہلے میں طویل ہو لا محالہ
ضرر کرتا ہے اور وجہ سے ایک رو کر ہوا مستقر ہونے سے اسے حاجت ہضم کی ہوتی ہے اور قوی زیادہ اشیائیں
بچ ہضم کے اضطباع بائیں جانب ترمیم اسکا اور گیلین اضطباع واسطہ جانب اسکا نقصان کر گیا اور اثر
کو بچ حالت اضطباع کے واسطہ جانب پر جو فہم نہیں ہو سکتے اسلیکے غذا قبل انضمام کے جگر میں
جوانے بسبب مشرق ہونے معدے کے اوپر جگر کے اور نحر ہونے بعض اجزاء غذا کے
بالطبع اور جب غذا قریب مشرق سے چاہیے کہ اوپر بائیں جانب کے لوٹے اور مدد اس اضطباع
اور ہضم کے اس سبب سے جو کہ جگر بالکل شامل ہو تا ہے اور معدے کے اوپر سبب پیدا کرے گری کے
ہضم کو کامل کرے اور اسلیکے حرارت کبد کی مدد کرتی ہے اور اس اضطباع میں انوم اچھی ہے اور حاصل ہونا
استیقا ہے ہضم تک مطلوب ہے اور اگر حال سببوں کا اس امر میں مضبوط نہیں کر سکتے اور بلکہ کما
عادت پر موقوف ہیں لیکن بیچ تجربہ کے اگر متدل مزاجوں کو واسطہ مدت کامل ہوئے ہضم تک کی
سائنٹ انہر ساعت کو ڈیڑھ پیر ہوتا ہے مقرر ہوئی بالکل بعد نشین ہونے کے اوپر ہضم کے پھر دوا کی ضرورت
پھر سے تو جذب خلاصہ کی آسانی سے ہو یہ سبب اوپر ہونے معدے کے اوپر کبد کے اور پویشی
ذریعہ کہ میل قعر معدے کا طرف دائیں ہو تو کبد خلاصہ کو آسانی سے جذب کرے ٹکڑے امعات
ترتیب کی بیچ اضطباع کے جو ابتدا سے تناول سے اتفاق نہ پڑے چاہیے کہ حالت نوم میں
زمانہ تناول کا دریافت کر کے جو مناسب حال کے جو عمل میں لاوین اور بھی چاہیے کہ واقع ہونا
خواب کا بعد دفع فضلات طبعی کے ہونا بدول ضرر کے ہو اور بھی ہر چیز کریں تو خواب اور غار کے
واقع ہو اسلیکے کہ بدن کو سرد کرتا ہے بسبب تحلیل روح کے اسلیکے کہ لامحالہ حرارت طرف باطن کے
خواہش کرتی ہے پس اگر بدن خالی ہو غذا سے حرارت روح میں اثر کرتی ہے اور اسکا نفاذ کی
بسبب تحلیل کے اور تحلیل روح کثیر کامر و بدن ہے لیکن جسم قوت بیچ بدن کے غذا مستقیم
اور نوم مدد کرتا ہے ہضم کو بسبب پیدا کرنے خون کے اور پیلا نے خون کے بدن میں اور گری
مستدل پیدا کرتا ہے اور روح کو قوت دیتا ہے اور سے غذا مستقیم ہضم کے وہ ہیں کہ غذا مستقیم
واسطہ استقبل ہونے کے تمام خون کے اور نزدیک ہضم کے وہ ہیں کہ ماکول مناسب حال
کھانے والے کے جو باعتبار کیفیت اور کیفیت کے اور جسم قوت بیچ بدن کے کوئی غذا عاصی

اوپر ہضم کے ہو یا خلط بارو جو اور نوم اسکو پہنچے اسکو نوم منشر کرنا جو بیچ بیل کے بارون
 ہضم کرنے کے اور برووت پیدا کرنا اور حدیث برد کا خلط بارو سے ظاہر ہو لیکن حدیث ہر
 غدا سے عامی سے اس سبب سے ہو کہ جو غذا یا سبب خامی کے یا سبب کثرت مقدار کے
 ہضم نمونے لا محالہ باختر اور حرارت کو مغلوب کر دے اور اس سبب سے سردی زیادہ ہوتی ہے
 اور سونا اور ہیت کے باختر کو مددگار ہو لیکن انگباب اس میں اچھا نہیں ہے کہ خوف والا ہو اور اس
 آنکھ سے لہذا وہ خواب کر اوپر اس شکل منکب کے جو بیچ شرع شریف کے منہ کیا ہو لیکن
 اوپر شکم کے کہ لٹخا مسین طرت زمین کے نمونہ بکھائل جانب داسنے یا بائیں ہر دو جائزہ اور مفید
 از روئے شرع شریف او طلب کے اور یہ ایسا ہو کہ اوپر شکم کے سونے اور سر کو اس طرح
 نیچے پر رکھے کہ منہ اور دونوں آنکھیں ظاہر ہوں اور دکھائی دین داسنے اور بائیں لیکن خواب
 اوپر پشت کے بہت نقصان کرتا ہے اور موجب آفتون کا ہر مانند نزل اور بل اور درویشستان
 کا بوس اور صرع اور سکے کے اور مانند اسکے اور یہ بیان ہو چکا ساتھ بہت فائدہ دن کے اور بیچ بیل
 طویل کرنا خواب کا شدید المنع ہے اس لیے کہ رنگ کو فاسد کرتا ہے اور تلی کو بڑھاتا ہے اور گنہ دہی
 پیدا کرتا ہے اور قوت نفسانی کو مسترخ کرنا ہے اور حیات اور آرام کو پیدا کرتا ہے اور کسریٰ
 لانا ہے اور امراض رطوبی کو بڑھاتا ہے خصوصاً نزل کو علی الخصوص جاردون میں اور ساتھ کہ بائیں
 اسکو لازم ہے اور جو شخص کر اسکی عادت کہتا ہو واجب ہے کہ اپنے متین اس سے باز رہے
 لیکن بقدریچ اس لیے کہ عادت امر مضر کی اگرچہ فوراً ضرر نہیں پہنچاتی ہو لیکن نذر نہیں ہو سکتے ہیں
 کہ بعد گزرنے کے آفت قوی دفعہ پیدا کرے اور امر تدبیر کا اس لیے کہ اگر ترک کرنا عادت کا
 فوراً ضرر کرتا ہے لیکن اگر کوئی شنب پیدا ہو اور وقتقتنا سے طبع کے خواب کرے شاید ضرر نہیں
 بلکہ مفید ہے لیکن ایام گرمی میں کہ سبب دراز ہونے دن کے ماندگی عارض ہوتی ہے نقطہ سے
 اور داسنے اسکے تیار کر کے در میان دن کے ایک ساعت خواب کرے البتہ سبب
 ہو تا ہے اور خواب وسط النهار کو قبول کرے بین اور وہ سنت عادی اس حضرت کی ہے علی الشہ
 علیہ علیہ آلہ و اصحابہ وسلم اگر نیت سنت کی کرے ثواب ہو اور اگر ترک کرے عتاب بھی نہیں
 لیکن خواب صبح کا اگر اسکا عیول نام ہو نقصان کرتا ہے خصوصاً اگر عودہ خالی ہو اور اس طرح نوم

مکانات خون کا بیج ایم جاننی سے کسے کر

انسان معتدہ واقع نہیں ہوتا اور تمام مینوس میں سے اس کے اور تمام اور فروعی غریب کی بیچ سناٹ کے
جانب سے اندرون میں اس کی جگہ ہے یہاں نہیں کیا انتہا جیسے ہر قوم کی مگر ہر قوم کی بعض چیزوں کا اس
متعلق این بطریق مختلف کے کسی باقی ہیں جاسا پایہ کے قوم جو پ میں وضع کو قلیل کے کرتا ہے
کثرت اثرات کے کہ معبود کرتا ہے اور آفتاب انکو طر من راج کے لفظ صدا عید کا کرتا ہے اگرچہ ہر قوم کو کیا
سفر متا صعد سے اور قوم جانائی میں حرکت دیتا ہر خون کو اور واجب کرتا ہے ہر راق کو اکثر اور
بلانا کہ شہوت باکو اور یہ آثار اس کے نور کے خواص سے ہیں لہذا سب لکھوات تحریر ہر سے ہر ہر
غلبہ نور قرین حرکات ظاہری کر کے اور نور اگر رطبہ نازک کیرے اور لکڑی کے بیج ان ایام کے وہ
اور ایام سے بیج سے ہیں اور ہر نور میں زیادتی واقع ہوتی ہے ہر ایک کہ انما شوق ہر جانما ہر سبب
غلبہ رطوبات باطنی کے اور نہ ممکن ہونے کشادگی اس کے چنگ کے اور ہر ستور خون بدن میں زیاد
ہر تاہر اور اسی سبب سے ان ایام میں کمالنا خون کا منع کیا ہے اور اسے طرح پانی کو فین اور
نور کو کہ صاحب مدار جزر کے ہیں تاکہ ہوتا ہے و ذکا کلہ میں ادر خالق الشمس والقمر لاندخل
منہ یستل البشر اور قوم اس طور سے کہ بعض اعضاء دھوپ زمین ہوں اور بعض سایہ میں ہوں
اور شرح شریف میں منع کیا ہے ہر طور طب کے منہ سے ہر سبب ہر اثر ہر خونے مال بدن کے اور عام ہر
کہ ہر خواب کی چاہیہ کہ موافق مزاج ہر شخص کے ہر حرارت اور برودت میں اور صاف اور پاک
اور لہ سے ہر پاک اور خوش ہوا ہوا اور مہم اور غیر حیدہ انما سے ہر طور ممکن ہو محفوظ کہ جن
اور جزا مال کہ واسطے اس امر کے مخصوص ہیں مانند دور و رکھنے چارے کے اور ارتفاع سر کے
مستود میں اور ہر سے خواب کے ہر مستور موافق ہر شخص اور ہر فصل کے اختیار کرتا ہے
جیسے گرمی میں گرم مزاجوں کو کشتان وغیرہ اور جاڑے میں سرد مزاجوں کے واسطے رولی اور
برشیم کا بناوین اور جیسا کہ کثیر الحشو ہو تو ہر گرمی مخصوص ہوا واسطے کہ ہونا اور ہر سخت چیز کے
سبب کو نقصان کرتا ہے اور شاید کہ ٹھنڈ اور صبح اور فلاح چوہا کر کے خصوصاً کہ قوم انہ میر و زین کے
واقعہ را و ذاب اور ہر ہر ش نرم کے سخن بدن ہر اور خواب اور ہوا باقی گل حرج کے منفعت باد ہر شہوت
پشت کے ایک زمانہ شہوت تک انتہا اگرچہ قوم کے سبب ہر ہر کہ اس کی شان سے ہر
احتیاج اور حسن کی ہوتی ہے لیکن باطن میں حرارت سے مستولی ہوتی ہے ہر سبب جیسے حرارت طرف ہر

اسی سبب سے عرق خواب میں بنسبت لفظ کے اکثر نکلتا ہے یہ سبب غالب ہونے طبیعت کے اور یا ایک ایسے کرمج ہونا قوی اور حرارت کا باطن میں جو سبب مضاج اور دفع کا بہرق مذکور لا محالہ غلبہ طبیعت ہوتا ہے اور جو شخص کہ نوم میں پسینا بہت لاتا ہو اور کوئی سبب ظاہر نہ کر سکا اندر گری ہو اسکے اور کثرت اور جھٹکے کی نو دلیل ایسی ہے کہ بدن آسکا پر ہر قد سے قریب لحدت یا نقطہ سے اور بھی معلوم کریں اگر اگر لفظ بھی پسینا بہت لاتا ہے لیکن سبب کا غلبہ طبیعت کا اور نفع مادے کا نہیں بلکہ اس سبب سے کہ جو روح لفظ میں طرف ظاہر بدن کے متحرک ہوتی ہے ساتھ اسکے مواد قریب بھی طرف خارج کے خواہش کرتے ہیں اور اس سبب سے کہ ظاہر مشہور سبب متوجہ ہونے حرارت کے گرم ہوا اس مواد کو دس نہیں کرتی اور پس بالضرورت ظاہر ہو کر نکلتا ہے پسینے میں پس تعریق نوم کی احمد اور بہت ہوتی ہے لہذا صد و عین لفظ و قوتہ قوا با قاعین صحیح بیان استدلال کرنے کے حال خواب و بیداری سے اوپر مزاج کے جانین کہ کثرت بیداری کی نشان حرارت اور یہ سوست مزاج کی ہے اور کثرت خواب کی نشان برودت اور طوبت کی اور اعتدال و میان دان و دون کے نشان معتدل ہو کر کیفیات راہچین اور معلوم کریں کہ کبھی صورت واقعہ سے کہ صبح سونیکے دیکھی جاتی ہے استدلال کرتے ہیں وہ احوال مزاج کے بشرطیکہ قرائن دوسرے بھی آپس لگا ہی دیوین اور سبب یکے کا متغیر ہونا مزاج کا موسومہ مزاج سازج یا مادی سے اور تحقیق کلام کی اس مقام میں یہ ہے کہ دیکھنا خواب کا کہ عربی میں آسکو رو یا کہتے ہیں تین طرح ہے چنانچہ تین مشاہدہ میں کیے جاتے ہیں پس جو تغیر مزاج روح سے ہوا استدلال اس سے اور حال مزاج کے نہیں کر سکتے اور فرق درمیان ان کے اور جو نفس کر سکتے ہیں مشاہدہ یہ روح رو یا کہ سبب سیکر کرنے کے عالم مجربات میں نفس ناطقہ کو ظاہر ہوتا ہے پوشیدہ نہ ہے کہ نفس ہی کو علامتہ اپنے مابین ہرگز سبب تعلقات جسمانی کے اس سے محبوب و وصل دائمی سے مجبور ہوا ہے لیکن کبھی ہوتا ہے کہ عنایت جاسع التفکر تین سے بسبب یا ضمت کے یا بدون اسکے آسکو کوئی تجدد اس عالم سے حاصل ہوتا ہے اور اپنی مبادی سے کہ عالم ارواح اور مثال او عالم مجربات کے ہیں تحصیل ہوتا ہے اور کلیات سے لکھنے انور کہ ہر عالم ارواح کے ارواح محفوظ ہیں ثابت ہیں اور اس سے مناسب رکھتے ہیں سبب کوئی وجہ کے وجہ سے مطلع ہوتا ہے اور قوت متخیلہ اس وقت آنگوہہ صورت کہ مناسب کے ہر پنداری ہے بعد اسکے وہ صورت جس مشترک میں آتی ہے اور مشاہدہ ہوتی ہے پس جس مشترک آسکو اپنے

۷۷
ایسی کہیں کو جلا
میں میں
میں میں میں میں
میں میں میں میں
میں میں میں میں
میں میں میں میں

ن
جواب سوال
بیان سوال

خزانہ میں کمال خیال پر سپر کرتی ہو اور خیال اُسکی محفلت کرتا ہو اور حالت بیداری میں یادوں کا ہر پس
 اگر وہ بیان اُس صورت کے اور صاحب صورت کی شدت نیاسیت اور طاقت کی ہر خواب کو حاجت
 تعبیر کی نہیں ہے جیسے سانپ کو بیچ خواب کے مال سے تعبیر کیا جائے مناسب کہ دونوں دشمن آدمی زاد
 کے ہیں اور وہ دو کو علم سے تعبیر کرتے ہیں اس مشابہت سے کہ دونوں مغیہ میں اور قسم روباکی
 رویہ سے صداقت نام رکھتی ہے اور اُس رویہ کے خواص سے ہر کہ جو نزدیک کسی کے بیان کر رہا ہے پہلی بار وہ
 شخص جو تعبیر کرے اسی طرح واقع ہوتا ہے اکثر اسی سبب سے حدیث شریف میں سخت تاکید سے وارد
 ہوا ہے کہ رویا کو نزدیک دان کے کہ تعبیر سے واقف نہیں ہو نہ کیا جیسے اصحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ
 علیہم اجمعین اپنے خوابوں کو بچھو پر نور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ وسلم کے عرض کرتے تھے
 اور انکی تعبیر سے اُس جناب عرفان تاب سے مستفید ہوتے تھے بالجملہ رویہ سے صداقت مانند وحی کے ہر
 خصوصاً رویہ صلیما اور اتقیا کے مشاہدہ بیچ رویہ تعبیل کے جاننا چاہیے کہ بت ہوتا ہے کہ
 بیچ بیداری کے جو صورت کمال میں آتی ہے پہلی سی صورت کو بیچ عالم خواب کے جس شکرک مشاہد
 کرتی ہے یا کہ کوئی حسنی معانی سے بیچ حافظہ کے آہر میں تخیل اُسکو کوئی صورت پہنا کر اور جس شکرک
 عرض کرتا ہے اُسکو دیاے کا ذبا و افغانا اعلام کہتے ہیں اور اسکا کچھ اعتبار نہیں ہے اور کوئی بشر
 اس پر ترتیب نہیں ہوتا ہے مشاہدہ بیچ اُن رویہ کے کہ سبب تغیر مزاج روح کے واقع ہوا اور
 یا سو مزاج سانج سے ہو یا سو مزاج آدمی سے لیکن وہ تغیر کہ سو مزاج سادہ سے ہوتا ہے اگر
 بواسطہ حرارت کے ہو وہ یہ ہر کہ جو روح مشتعل ہو اور قوت تخیل اُسکو تصور کرے بصورت گرم
 چیزوں کے کہ بیداری میں مشاہد کرتی ہے سبب مایت کرنے مناسب کے پس بیچ خواب کے آگ
 اور آتاپ و برق اور صاعقا اور آندائے دیکھتا ہے اور اگر بواسطہ سردی کے ہو وہ یہ ہر کہ جب
 روح سرد ہوتی ہے اور جو اُس میں ظاہر ہوتا ہے فی الحال قوت تخیل اُسکو بصورت سرد چیزوں کے
 کہ بیچ بیداری کے ملاحظہ کیا ہے تصور کرتی ہے سبب مایت کرنے مناسب کے پس بیچ عالم خواب کے
 یون اور بیچ اور باد اور باران اور آندائے دیکھتا ہے لیکن وہ تغیر کہ سو مزاج مادی سے ہوتا ہے اگر کوئی
 صغیر ہر طرح روح اُسکی حرارت سے مشتعل ہوتی ہے اور بخار نہ اُس سے منقطع ہوتے ہیں اور قوت
 تخیل اُسکو اُس صورت پر مناسب سکے ہے تصور کرتی ہے اور اُس شکرک کے جلوہ گر کرتی ہے پس خواب

نیز ہی اور گرمی اور پرواز کرنا اور مانند ان کے دیکھتا ہوں اور اگر مادہ خون پر اسی طریق سے سرخی اور گرمی اور خونریزی خواب میں دیکھتا ہوں اور اگر مادہ بلغم پر سرخی اور سرما اور برف اور باران اور سفیدی اور مانند ان کے دیکھتا ہوں اور اگر مادہ سودا پر سیاہی اور تریگی اور ترس اور وحشت اور ڈرنے والی چیزیں اور بلندی سے نیچے گرنا اور مانند ان کے دیکھتا ہوں مگر کبیر پوشیدہ نہ رہے کہ جو صاحب کتاب نے تدبیر جاع کی ذکر نہیں کی ہم بھی اس جگہ بیان نہیں کرتے ہیں لیکن اس سبب سے کہ بیچ قسم راجعہ ضروریہ کے کہ متضمن بیان حرکت اور سکون کے ہوں اور حرکت جاع کی بات نے اس جگہ ذکر کی ہے تدبیر اس کی جملہ اسی جگہ کی گئی ہے سبب علاقہ مذکور کے پس جو شخص طالب اسکا ہوا اسکی طرف رجوع کرے الفصل الخامس فی التدبیر بحسب الفضول فصل پانچویں مقالہ الباقیوں سے ثابت ہے بیچ تدبیر آدمی کے مطابق فضول سال کے اور وجود دوسری فصل میں مقالہ تیسرے سے کہ متضمن بیان اسباب مشہور و ریکابہر ذکر فضول بعد کا اور تعریف انکی بطور حکما کے اور بطور اطباء کے سابقہ تا شرات فضول کے اور بہت فوائد کے کہا ہے جیسا اس جگہ جو کچھ تدبیر سے تعلق رکھتی ہے کہی جاتی ہے اور مراد فضول سے اس مقام میں وہی ہے کہ بطور اطباء کے قرار پائی ہیں اما اگر بیچ فائدہ یار دہی اولہ الے الفصد والاسہال و تخم زرقہ من کل مایسمن و یرطب لیکن بیچ میں ہے کہ بیچ اسکی ابتدا کے سہقت کرین طرف فصد و اسہال کے اور یہ سہت کرین اس میں ہر چیز سے کہ مستحق اور موجب ہو فائدہ پوشیدہ نہ رہے کہ بیچ بیچ کے سبب حرارت لطیفہ کے کہ اسکی طبع میں ہے وہ مواد کہ بیچ جاتے کے بہ سبب قوی ہونے سردی کے بہتہ تقابلاً جلتا ہے اور شامل ہوتا ہے اور بہ سبب پگھلنے کے حجم اسکا زیادہ ہوتا ہے اور آثار اس کے ظاہر ہوتے ہیں لہذا یہ یاد کرنا ہے امر اس مناسب ہے طبع کے کہ چاہیں اور اسی سبب واسطے تقدیر الحفظ کے امر کیا ہے اطباء نے واسطے حقیقہ تو واقع ہونے امر میں ترقیہ سے امن حاصل ہوا اور وہ متقیہ کہ بہ نسبت اکثر اعضاء کے آسان ہو بخندہ اور اسہال لہذا ماتن نے ان دونوں کا ذکر کیا ہے ورنہ بہترین تنقیات میں بیچ اس فصل کے قور بہتر مکان اور آسانی کے اور درجہ بہتری کی اس فصل میں یہ ہے کہ بیچ جاتے کے بلغم اکثر معدہ میں اور اس کے مزاج میں بخند ہوتا ہے اور بیچ بیچ کے بلغم مذکور حرکت کرتا ہے اور ظاہر ہے کہ واسطے اخراج ماتی المعدہ اور مزاجی معدہ کے کوئی چیز قور سے بہتر نہیں ہے اور اگر قور سے دفع نہ کریں خوف رکھتا ہے کہ

الفصل الخامس فی التدبیر بحسب الفضول

کتاب التنبؤ فی مزاج و طبع القلوب
در بیان مزاج و طبع
کتاب التنبؤ فی مزاج و طبع القلوب
در بیان مزاج و طبع
کتاب التنبؤ فی مزاج و طبع القلوب
در بیان مزاج و طبع
کتاب التنبؤ فی مزاج و طبع القلوب
در بیان مزاج و طبع

معدت کو اور باقی اعضا کو ضرر پہنچا دے بالجمله جو ملاقات کے عادت کے اہم مہمات سے بچنا امر
تقریب کے پس جو چیز کے موافق حاجت کے اور مطابق عادت کے ہو کر نا چاہیے اور بھی ہوتا ہے کہ خون
ہو اور ہی غلط ہو ورنہ اس کے استغفار و دونوں کا مطلوب ہو ورنہ با متباہات و نون غلط کے تقریب
واجب ہو اور ساتھ اس کے بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص معاد معینہ سے ہوتا ہے مسلسل سے اور ساتھ اس کے
اس سال کی رکھتا ہے اور تا نون کے خانہ بین ہوتا ہے اسکو واسطے رعایت عادت کے قصد کرتے ہیں
منفید ہوتا ہے اور بالعکس لکن الاول ہوا اکثر والا لبق لان الفصد خیر من اعماذ کانت ولا لبق
لا الاستغفار الکلی اور ملاقات عادت سے وہ ہو کر امر غیر معاد کو با وجود حاجت شدید کے ہرگز
ناکریں بلکہ مراد یہ ہے کہ جب تک کام اس سے کھینا اور مقصود کسی سے بچنے غیر معاد سے مشغول نہ ہوں
ورنہ وقت ضرورت کے استغناء ضرورت میں الحوادث کوئی چیز کے لائق اس وقت کے دیکھائی دے
منہ نہیں ہوا اور بھی سختات اور مرطبات سے اس فصل میں بعتاب لازم ہو تو مدد کر طبیعت
فصل کو اسلئے کہ یہ فصل بھی عارط ہوا و شک نہیں ہے کہ جو سخن ہو حرکت ہو اور جو مرطب ہو مگر
مواد ہوا اور اس فصل میں یہ دونوں چیزیں مناسب ہیں اسی سبب سے کہ کثرت تناول لہوم سے
اور غیر موزج اور کثرت استحماس سے اور انڈانے اکثر از واجباً ہوا اور لطیف غذا کی اس
فصل میں النفع التذییر ہوا متبادر جانتا چاہیے کہ بیچ اصطلاح اطباء کے تلطیف غذا کو تین طور پر
ہوتے ہیں چنانچہ مفصل لکھا جاتا ہے اور جو کچھ بیان مقصود ہے اس پر اشعار اور ذکر کیا جاتا ہے یہ سبب تلطیف
غذا کے کہ مراد اس سے استعمال کرنا غذائے لطیف کا ہو یعنی وہ غذا ہے کہ اس سے خون قوی حاصل
ہوا و تلطیف غذا کی اس معنی سے بیان مقصود نہیں ہے اسلئے کہ غذا بزرگ رقیق الدم اکثر امر میں
گرم ہوتی ہیں اور ایسی غذا بیان نہ کیا بیٹا اسلئے کہ مناسب ترین غذا بزرگ اس وقت میں وہ ہو
کہ بار بار اور غلیظ ہوا سو اسلئے کہ بار و تسکین دیتی ہے حرکت انضاط کو اور غلیظ تبدیل دیتی ہے وقت
اضطرا کو کہ فصل کی طبیعت نے واجب کیا ہے دوسرے معنی یہ کہ مراد اس سے تغلیل مقدار غذائی
ہوا دیکھی بیان درست نہیں آتا چاہیے کہ بیچ ریح کے کثرت معتدل بیچ مقدار غذا کے لازم ہے
اس واسطے کہ اجواف اس میں گرم ہو تین اور اس سے انتہا بھی اس میں قوی ہوتا ہے اور با وجود قوت
ہضم کے تغلیل مقدار غذائی لا محالہ مگر اس سبب کہ قوی ہونا ہو کہ اس سبب تیزی اضطراب

بہ شرب و ریاضت کے کماؤ کر اور فائدہ الترام سایہ وغیرہ کا یعنی مسکنات غلیان مواد کے کماؤ کر اور شرب مطغیہ کی کثرت انکی اس فصل میں ضروری اور شرب حمض کا ہوا و شرب تمر ہندی کا اور سوائے انکے اور رفع قہ کا یہ ہر کا خلاط اسوقت میں طافی اور باطل ہو پیر کہ ہوتے ہیں اور بھی صغیر غالب ہوا و وہ سہل لاجابت ہو کر کو لیکن آسانی فرکی اور نہونا مانع کا اور تقاضائے عادات کا البتہ رعایت کیا چاہیے اور بھی کثرت قہ کا کہ طبع کی مانند آواز اور تریوڑا و کرکیرے کے اختیار کی گئی ہو بسبب تسکین حرارت کے اور بہترین سہرات میں شیرین پانی سرد ہوا و زعفران ترین لباس کا اس فصل میں گمان ہوا نتیجہ اگر ترقی قہ سے میر نہو ملینا ت ہمدہ سے مانند مار الفوا کہ کے رفع قبض کر سکتے ہیں اور نزدیک حاجت کے مغفر فلوں خیار شنبہ اور ہلیلہ چکنا کیا گیا ساتھ مار الفوا کہ کے ہر طمانا چاہیے لیکن مسہلات قوی سے مانند تر بد کے متعلقہ کرنا چاہیے کہ آفت عظیم پیدا کرتے ہیں اور قصد سے بھی جہان تک ممکن ہو اجتناب کیا چاہیے اور اگر ضرورت ہو وقت متوسط میں کیا چاہیے لیکن قلیل الفوا اور بعد بیسے عودات کے اور یہ سب مراعات کہ باعتبار فضول کے کی جاتی ہو اس تقدیر پر ہر کہ فصل اوپر پنی طبع کے ہوا و بیچ اس شہر کے ہر کہ چار دن فصل اس میں تمیز آثارا جوتی ہیں ورنہ یہ قاعدہ ساقط الاعتبار ہو اور مراعات حرارت و برودت وقت حاضر کے کیا چاہیے اور موافق اسکے تصرف کرنا چاہیے جو فصل کہ ہو و اما الخریفین بحسب الاحترار فیہ من المجففات

والجماع والماء البارد والنوم فی المکان البارد وحر الطہیرہ وبرود الغدوات واللیالی واکل الفوا کہ دیتعل فی اوائل الاستفراغ وپوکل فیہ ما یرطب لبسجن قلیلا لیکن خریفین واجب ہوا احتراز اسمین اس چیز سے کہ خشک کرنے والی ہو اور جماع اور سرد پانی سے اور سونے سے سرد جگہ میں اور گرمی و دیرین سے اور سردی صبح اور راتوں سے اور کھانے قہ کہ سے اور استعمال کرین اسکے شروع میں استفراغ اور تناول کرین فصل مذکور میں جو چیز کہ مرطب ہو اور سخت کم رکھے فائدہ امر واسطے ترک مجففات کے اسلئے ہر کہ جو طبیعت اس فصل کی یا بس ہوا استعمال نکا پوست کو زیادہ کرتا ہوا و اگر کہین کہ شک نہیں ہر کہ جو گرمی کی خشک زیادہ ہو ہوا سے خریفین سے بسبب غلبہ حرارت کے

کہ موجب یس کا ہر پس ترک کرنا بحففات کا گرمی میں چاہیے کہ اسے زیادہ ہو اور واجب
 زیادہ اور حال اسکے مخالف ہو جواب اسکاہے کہ اگرچہ پوست بحففات ہو گرمی کی زیادہ
 لیکن بسبب حرارت غالبہ کے کہ واجب کرتی ہو سیلان و تیز و یب کو بیچ رطوبت کے
 تدارک کرتی ہو اس رطوبت کو کمزور و بھوسہ کہ بیچ ابدان کے گرمی میں نہیں ہوتی ہو
 کہ خریف میں ہوتی ہو اور اس واسطے ترک جماع کے ظاہر ہو کہ وہ جماع ساتھ اس امر کے
 کہ متعفن ہو بشرط افراط کے مضعفت بدن اور خلل قوی بھی ہو لیکن جماع معتدل المقدار کہ
 موافق طبع کے ہو و خوشی پیدا کرے وہ جماع کوئی وقت مضر نہیں ہو کمالا بخفی علی المجربین
 اور امر ترک کرنا سردیانی کا کہ شدید البرد ہو اسلیے ہو کہ اس فصل میں الکالات و سردا و
 خلق کے ضعیف ہوتے ہیں بسبب اختلاف ہوا کے فصل کے اور معلوم ہو کہ بانی بہت
 سرد سینہ اور خلق ضعیف کو مضر ہو اور چاہن کہ پینا سردیانی کا مضر ہو کر نا اسکا اوپر سے
 بھی مضر زیادہ ہو اسلیے کہ پیدا کرتا ہو نزلے کو اور یہ عمل بیچ سب فصلوں کے اگرچہ
 غیر مجوز ہو لیکن بیچ خریف کے ناجائز زیادہ ہو کہما قلناہ اور امر ترک کرنے نوم کا بیچ مکان
 سرد کے اور اجتناب حرطائے اور برودات اور لیالی سے بسبب امین ہونے کے حدیث
 زکام سے ہو اور سونے میں اعتیاد تمام کرے کہ سر کھلا نہورات کو اور ملائی ہو کا نو کہ بیچ
 پیدا کرنے زکام کے اسرع ہو اور بدستور نوم اور امتلا کے اگرچہ ہمیشہ منہی ہو لیکن ناس
 فصل میں منہی زیادہ ہو تو سر کو بخار سے نہ بھروسہ اور امر احتراز کرنے فواکہ سے کہ کیا ہو ملو
 اس سے فواکہ دقتی ہیں یعنی وہ فواکہ کہ بیچ زمانے خریف کے یکے ہوں اور منع کرنا اسے
 اسلیے ہو کہ فواکہ مذکور طب ہوتے ہیں اور خشک نہیں کہ کثرت فواکہ رطب کی پیدا کرتی ہو
 حیات کو بسبب عیش و نشاط کے اور ریات بیچ اس فصل کے کثیر الوتوع ہو بسبب
 اختلاف ہوا کے اور فساد و ہضمون کے بخلاف فواکہ غیر وقتی کے کہ رطوبت زائد سے
 خالی ہیں استعمال انکا کبھی ہوتا ہو کہ انفع کرتا ہو بسبب تعدیل مزاج فصل کے اور
 بعید ہونے کے ایجاب قلیان سے اضلاط میں اسلیے کہ اکثر فواکہ بالقویہ رطب ہیں اور مزاج
 اس فصل کا یس ہو ظاہر ہوتا ہو اور اس سبب سے کہ رطوبت زائد انکی خشک ہوتی ہو

اخلاط میں جوش نہیں کرتے ہیں اور اس سے خفیت کا اور اہل خریف میں واسطے تکلیل مواد کے ہزار
 واسطے غالب ہونے بطوریت کے لیکن تنقیہ سے اس فصل میں منع ہوا کیلئے کہ جمی لاتی ہوا میں سے
 کہ قوت حرکت سے ہیجان میں لاتی ہوا اخلاط کو کہ عروق میں ہیں اور اخلاط مذکور وہاں سے دفع
 نہیں ہو سکتے کیلئے کہ قوت کافی نہیں ہوتی ان کے اخراج میں نافذ ظاہر ہو کہ جس وقت مواد حرکت
 میں آدین اور نہ بھینچیں اور حرارت اور روات فصل کی انکی مدد کرے لامحالہ اس ظاہر ہوگی
 پس بہتر تنقیہ اس فصل میں معد ہوا سال سہلوات غیر قوی سے اور بھی جانیں کہ بہت کدوی
 ہیں کہ انکو اس فصل میں حرکت تنقیہ سے نہ دینا اور ساکن رکھنا مواد کا اوسے ہوتا ہوا اور
 یہ وہ لوگ ہیں کہ اخلاط فاسد انکے ابدان میں غالب زیادہ ہوں اور اہل بخلط ہوں
 اور ہوا فصل کی انکی تحریک پر قدرت نہ پادے پس جس وقت تنقیہ سے حرکت پادین
 اور بھگتا سب مواد کا مستعد ہوا بالعموم و راسخہ اخلاط صالح کے لکھرا نکو بھی فاسد کر دین
 اور روات ہوا کی اور ضعف قوی کا جو اس میں مددگار ہوا مراحت مناسب فصل
 مذکور ظاہر ہوتے ہیں بالجمہ اگر ایسے ابدان میں بنظر اسکے کہ مبادا مواد فاسد مسئلہ سبب
 قوت فصل روی کے فساد قوی دفعہ پیدا کرے تنقیہ واجب آوے تو فساد اولیٰ
 اس سال سے کیلئے کہ اوہ سہل شدیدہ التحریک ہیں واسطے اخلاط کے اور یہ اسکے
 کبھی ہوتا ہے کہ سہل آوے کو ہوا دیتا ہوا و زمین کا اتنا او اس سبب سے زیادہ کرنے والا
 تھکا ہوتا ہے بخلاف فساد کے کہ ایسی نہیں ہوتی لیکن قوت نہایت منیٰ عنہ ہو کہ ذکر فانی
 اور تامل کرنا مرطبات کا اس فصل میں ظاہر ہو کہ واسطے تبدیل بیوت اس فصل کے
 ہر لیکن چاہیے کہ یہ مرطب اہل بیخون ہو تو مزاج آدمی سے موافق ہوا و تیزی پیدا
 نہ کرے اور راسخہ اسکے لازم ہو کہ رطوبت اسکی مستعد عفت کی اور باعث ہیجان اخلاط
 کی نہ ہو کہ ذکر فی الفواکہ اور اعتسال اس فصل میں سوائے پانی نیگرم کے چاہیے ایسے
 کہ پانی بہت گرم محض اور مہج مواد کا ہوا و پانی سرد کثیف ماسم ہوا در کثافت مسلم
 واجب کرتی جو خشکی کو ان فضول میں اور منع کرتی ہر اسکے تخلل کو اور یہ سب سبب
 روات فصل کے پیدا کرنے والے امراض کے ہوتے ہیں اور پیا شراب کا اس دہم

اس کے بعد
 اس کے بعد

چاہیے کہ بافراط بنواسیلے کہ افراط اسکی اگرچہ سب وقت منفعہ عجز لیکن بیان منفعہ زیادہ
ہر سبب ضعیف ہونے کو اسے طبیعی کے اور چاہیے کہ شراب ملائی ہو تو ترطیب و اصلاح
میں فصل کی اور تو بڑا تیزی اختلاط کا کرے انتبا و خریف کہ آسمین پانی بہت بر سے باعث
اس کا اسکے شر سے ہوتا ہے اسیلے کہ پانی سے خشکی ہوا تعدیل باقی ہوا و تیزی اختلاط

(۱)

کی ٹوٹ جاتی ہے و اما الشتا و بحسب الاحتراز فیہ من الفصد و اللقہ ویرخص الاسہال عند
مسائل حاجت و کثیر فیہ الغذاء لیکن سرابیں واجب ہوا احتراز آسمین فصد و رت سے
اور رخصت دیا گیا اس میں اسہال کو وقت حاجت کے اور چاہیے کہ آسمین غذا بہت
کھا دین فائدہ امر احتساب فصد و رت سے اس فصل میں اسیلے ہر کہ مادہ جامد میں
غلظہ اور راست ہوتا ہے اور نکالنا ایسے مواد کا فصد و رت سے ممکن نہیں لہذا شیخ نہیں
لکھتا ہے کہ بقرطاسی تصح فی الاسہال و لون الفصد و کیرہ اللقیس اس وقت میں مقیات
سے اوپر سہلات کے قصر کرنا لازم ہے اور وجہ اسکے صراح ہونے کی یہ کہ جو مواد اس میں
مترسب و رائل با شغل ہوتے ہیں اس سبب سے اسہال ہی نکالنا اسکا انسان زیادہ ہوتا ہے
چنانچہ پیچ گرمی کے رت سے آسان زیادہ ہوتا ہے ہر سبب مقلو و غلیان مواد کے لیکن فصد
اگرچہ اخراج مواد غلیظہ کا بھی کرتی ہے لیکن اس سبب سے کہ اس فصل میں توفیر خون کی
مطلوب ہے واسطے مقاومت برد کے احتراز کرنا اس سے بھی ضروری ہوا جب تک کہ مواد
ساکن ہیں لیکن جب وقت کہ مواد حرکت میں آویں بسبب تخریف فصل کے یا تا ول ہلکت
یا اخذائے او حاجت ضد کی ہوا کہ نہیں ہر بے توقف فصد کرنا چاہیے اور جب تک چھ
قوی نہوا اسہال بھی نہ کرنا چاہیے لہذا ماتن نے بیچ رخصت اسہال کے عند مسائل الحاجت
ضبط کیا ہے حاصل یہ ہے کہ اس فصل میں واسطے تقدم حفظ کے تنقیہ چاہیے کہ بجائے افراط
فضول کے کہ وہاں واسطے دفع شر ترقت کے ان فضول سے مبادرت بہ تنقیہ مناسب ہے
واجب ہے جیسا کہ گذر چکا ہے انتباہ توفیر اور کثیر غذا کی بیج جاڑے کے اسیلے مستحبی
کہ اس فصل میں بسبب برد ہوا کے نکالنا اختلاط میں ہوتا ہے اس سبب سے حجم الکالم
معلوم ہوتا ہے اور رگون کو بھر نہیں لیتے اور اس سبب سے کہ خالی ہونا رگون کا مقدار و خواص

عجز و شیبہ
آسمین مسائل
فصد و رت
مکرر

سبب اضطراب و تشویش طبیعت کا ہر اوپر کثرت غذا کے قصور واقع ہو سکتا ہے بسبب ثلثہ ہونے حوض آس چیر کے ناقص ہوتی ہے بسبب تکثیف کے اور وجہ موجب کہ سبب کمی مواد کے اور زیادتی بھوک کے جاڑے میں کہ کہا ہے یہی ہر اوپر جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ آس فصل میں بسبب اجتماع حرارت کے باطن میں تحلیل بہت ہوتی ہے کمی مواد میں اور اضطراب طرف استخلا کے کہ بھوک کو پیدا کرتا ہے اسی سبب سے ظاہر ہوتی ہیں نہایت یہ کہ تحلیل غذا کو مرغی ہر نزدیک محققوں کے مقرون بہ صواب نہیں ہر آس لیل سے کہ اگر ایسا ہوتا مباح فصل بیج کے معتدل زیادہ فصلوں میں ہر استلا سے مضر کیونکہ ظاہر ہوتا اسلئے کہ نبات ہو کہ سبب فصلوں میں اصل اور بقوی طبیعت ہر اور استلا کہ آس میں ظاہر ہوتا ہے بسبب غلبہ طبیعت کے ہر کہ مادہ افسردہ شتوی کو بگڑاتی ہے اور ویرودع کے آمادہ کرتی ہے پس اگر بیج جاڑے کے اقرار کریں ہم کہ مواد تحلیل ہوتا ہے لازم آتا ہے کہ سبب کو موجب مواد فاسدہ اور مضبوطی کے مقرر کریں اور ایسا نہیں ہر مکملہ بیج فصل جاڑے کے جیسی کثرت غذا کی مطلوب ہر کثرت تعب کی بیج ریاضت کے بھی لازم ہوتی ہے واسطے تسکین اور لطیف اختلاط مستکنفہ کے لیکن معلوم کریں کہ حکم کثرت غذا کا آس صورت میں ہر کہ جاڑا جنوبی ہوا اسلئے کہ اگر جنوبی ہوگا یعنی سبب جنوب آس میں اکثر ہے گی لازم ہر کہ غذائیں تحلیل کریں لیکن بیج ریاضت کے زیادہ کریں اور یہ اس واسطے کہ بیج شتائے جنوبی کے ہر و کمشت قوی نہیں ہوتا ہر اور اس سبب سے بیج حجم اختلاط کے نقصان ظاہر کثرت غذا کی طرف محتاج کرتا ہے ظاہر نہیں ہوتا پس تحلیل غذا کی ضرورت ہر اور اس سبب کہ آس میں رطوبات بہت غالب آتے ہیں بسبب تحلیل کے حاجت ریاضت کی زیادہ ہر تہی ہر اور یہی بیج شتائے جنوبی کے بسبب فسادہ سبب جنوب کے اور غلبہ رطوبات کے اختلاط مضر کے لیے مستعد ہوتے ہیں اور اس صورت میں ظاہر ہر کہ قلت غذا کی مقصود ہو واسطے تحلیل فضول کے اور بعد ہونے کے قبول فضول سے اور اس طرح زیادتی ریاضت غیر مضر کی مطابقت ہوتی ہے واسطے امتعاش حرارت غریزی کے اور تحلیل فضول کے اسلئے کہ یہ امر قوی تر ہے اسباب منع عفونت کا ہر باجملہ جو کچھ تدریس اور منع کرنے متقیہ سے بیج فصل جاڑے کے کہا نظر اس کے ہر شتائے اوپر طبع اپنی کے ہوا اور جنوبی آس میں بہت نہ چلے ورنہ بعضہ بالذین

ایسا دیکھا گیا ہے کہ فصل جاڑے کی اکثر محدث امراض گرم کی ہوتی ہے اور سوائے فصل کے
جلد نفع تدبیر سے ظاہر نہیں ہوتا اور اسی طرح جس وقت شتا جنوبی ہو ترک کرنا تسخین کا لازم
ہے اور تہذیب و تہذیب فصل سے ضروری طبیعت کو درعات ان امور لاشعری اور پیمان ہونے سے
فصول کی اوپر اپنی طبیعت کے اور انداز کے لحاظ کرنا انکساج امراض کے واجبات سے ہر لازم
نیزین اشیا کا ہونا ہے تو بیخ تہذیب کے غلطی نہ کرے والہادی ہوتا ہے و الملیم بالصواب فائدہ جو
شتا کے اوپر طبیعت اپنی کے ہو غلیظ غذا کی آسین خور و کھانا کما ہے کہ روٹی گیہون کی کھاڑو
کھاؤں چاہیے کہ متلذذ و راحت زیادہ اُس گیہون کی روٹی سے ہو کہ گرمی میں کھاتے تھے
اور اس طرح گوشتوں اور بھیجی ہوئی چیزوں سے جو غلیظ ہو جاڑوں میں موافق زیادہ ہر اسلئے
کہ ہضم اس فصل میں قوی زیادہ ہے اور حاجت تغذیہ کی بہت اگر کوئی کھائے کہ عودہ تہذیب و تہذیب
اطباء کے تبدیل ہے اور اس تقدیر پر لازم آتا ہے کہ غذا جاڑوں میں لطیف ہو تو غلط اخلاط کو
تبدیل کرے اور گرمیوں میں چاہیے کہ غلیظ ہو تو وہ بھی تبدیل مواد لطیف کی کرے اور حال
یہ ہے کہ قضیہ ان قرار یا جواب اسکا یہ ہے کہ اگر چاہے تہذیب یہی ہے لیکن سبب ایک مانع کے
اٹا ہو گیا اور مانع یہ ہے کہ جو غذائے لطیف لامحالہ انفعال کو زیادہ قبول کرتی ہے جاڑے کی
سردی سے جلد ترسبتہ ہوتی ہے اور یہ بات موجب فسادوں کی ہے بخلاف اُس خون کے
کہ غذائے غلیظ سے کہ انفعال سے بعید زیادہ ہے سردی آسین جلد ترسبتہ کرتی ہے اور اس
سبب فساد انجماد سے محفوظ رہتا ہے پس بیخ شتا کے جو غذا کہ غلیظ ہو اسکی تعریف کسی ہے لیکن
گرمیوں میں جو قوتیں اور باطن ضعیف ہوتے ہیں ہضم غذائے غلیظ کا دشوار ہے اس سبب
سے غذائے لطیف گرمیوں میں اختیار کی گئی فاقم اور قبول موافق جاڑے میں مانع کرب
کے ہے اور سلق اور کرفس کے اسلئے کہ کرب اور سلق غلیظ ہیں اور جارہ اور کرفس منقہ اور
ملطف اخلاط کا اور جن یہ کہ یہ قبول بھی ضرورت میں استعمال کرنا جائز ہے ورنہ آسنے
ہاتھ اڑھانا اور اوپر اندر غلیظہ کے قناعت کرنا اولیٰ ہے اور پیٹے والوں کو پناہ شراب کی ضعیف
اور موافق ترین لباس کا بیخ اس فصل کے چوتین عیب و ریفق اور حاصل اور دقتی کا
ہے اور انداز کے اور پتہ وار قائم مقام آنکے ہے عیب بعین مہملہ پستیں کہ فک مشہور ہے

اور اس کا نام بھی ہے
اور اس کا نام بھی ہے
اور اس کا نام بھی ہے

اور رفیق پوستان کو مری کی اور حوصلہ ظاہر ہو کہ بیخ مصر کے بہت ہیں اور وہ دو طرح ہوں
 سفید اور سیاہ سفید اس میں خوب ہوا و خوشبو سیاہ بدبو ہوا لائق استعمال کے نہیں ہوں
 اور نفع بھی ایک نوع ہر حیوان سے پوست اسکا بہ نسبت سمور کے قلیل الحارث اور
 گرمی اسکی باعتبار اہل ہر قائمہ بیخ تدبیر فساد ہوا کے اور ترمیم و پاک عیاداً باندھنا ہوتا ہے
 و یا بالفتح والقصر والماء عبارت ہے فساد ملک سے کہ ماضی ہوتا ہے جو ہر اس ہوا سے مرکب کو
 کہ ہوا صوبہ ابدان سے ماس ہوا و عام ہر کہ حدوث اس فساد کا اسباب سماوی سے ہو یا
 اسباب رضی سے اور فضل بانی میں کہا گیا کہ تغیر ہوا کا تین طور ہوا ایک اس سے و باہر
 اور تغیر خلق فساد کا اسکے جو ہر سے اس سبب کیا گیا تو جو فساد ملک کہ بہ سبب تغیر ہوا
 فساد کے کسب ہوا سے موجود و باہر ہے جیسا کہ اسی فضل میں ذکر کیا گیا اور تعین
 ہوا سے مذکور کا بمنزلہ القطن پانی کے ہوا و اس سبب سے کہ مباشرت ہوا کی و مدید ہوا
 ہوا سے مذکور کا اخلاط اور ارواح کو جلد تر متعفن کرتا ہے و خود صفا اخلاط نواحی قلب کے اور
 اسباب رضی کے کہ موجب پاک ہوتے ہیں فساد ہوا جو ماضی حصول قتال عظیم کا اور ہونا
 مقتولوں کا بدولت و فتن کے اور یا فساد کے تمام متعفنات اور قاذورات اور نجارات کے کہ ہوا
 بفساد ہوں لیکن اسباب سماوی اگرچہ حکما درپائے ذکر کے ہوں ہیں لیکن حق و دہر کہ موثر
 ہونا چاہیے اور عدم اطلاع کے انکی کیفیت پر اسی سبب شیخ رئیس نے قانون میں صراحت
 پر لائش دیا کہ اولا امر مادی حق علی الباس کیفیت بفساد ہوا کا اکثر اسکو ہوتا ہے اور اثر
 کرتا ہے کہ کثیر الجراح اور ضعیف القوى اور متعفن السام ہوا و بدن اسکا اخلاط روہ سے متلی
 ہوا و بدترین دبا میں وہ ہر کہ اجتماع اسباب سماوی اور اسباب رضی سے ہوا و قوی میں
 دلائل کا اوپر ہونے و پاک کے اسباب سماوی سے وہ ہر کہ حصول سال کے متغیر الحال ہوں
 اور ساتھ اسکے متاثرے دنیا و دیریت و کھلائی دین اور ہوا کبھی بخار دار ہوا کبھی بدولت بخار
 اور پانی کتر سے اور ہر بیشہ رہے اور اسباب رضی سے خالی ہوا و واضح ترین دلائل میں اوپر ہونے
 و پاک کے اسباب سماوی سے وہ ہر کہ بیخ نواحی شہر کے مرکز عظیم ہوا ہوا و عفونت بہت تمام میں فساد ہوا
 جانور کہ زمین میں رہتے ہیں مرغائیں اور بھگائیں اور غلہ اس فضل کا نقصان دے بکلاف غلہ

نہل گئی کہ اب معلوم کریں کہ جس وقت آثار وحدوث و ان کے ظاہر ہوں چاہیے کہ مبادرت کریں واسطہ
تحقیق بدن اور تبدیل مسکن کے و قائمہ تحقیق کا ظاہر ہو کہ جو رطوبات کم ہونے میں استعداد رکھتی
کہ واسطہ قبول کرنے بعض کے ہر عودہ بھی کم ہوتی ہے وہو المطلوب و سیرت میں جمہات میں تحقیق بدن کا
ہر اختلاف غالب و زائد سے اور جان تحقیق سال سے کیا جاوے وہ سہل کہ قوی ہو مانند تربیکہ
اور مانند اسکے یا مضعف دل ہو مانند گویا کے اور مانند اسکے نجایہ دنیا و طہیات مناسبانہ نڈیلہ
اور الماس کے قناعت کرنا چاہیے اور تقلیل غذا کی خوب محبت ہے لیکن خالی رہنا شکم کا خوب نہیں ہر
نہ اکثر گھبراہٹیں لیکن تفریق سے اور جو غذائیں مرطوب و سیرت بعض العفوت ہیں ترک کریں مانند لحم اور
البان اور فواکہ طبع کے لیکن اسبجہ کہ ساتھ تناول محوم کے اضطراب و محوضات سے اصلاح کرنا
چاہیے اور گوشقون سے جو عفوت سے بعد ہر مانند گوشت طہیو زہیہ مختلفہ کے اختیار کیا چاہیے اور
جائع اور ریاضت متعبر سے اور جو پیر کہ نفس عظیم و متواتر پیدا کرتی ہے ہر پیر کرنا چاہیے ہلکا راحت دارا
آہ وقت میں احسن جانا ہر اور نزدیک اس فقیر کے لائق زیادہ معلوم ہوتا ہے کہ آرام اگر اسطو پر
ہو کہ تحقیق بھی کرے بہتر کو پس بیٹھا جھوٹے میں افضل ہو کہ باوجود راحت کے تحلیل
رطوبات کو بھی کرتا ہے اور دیکھیں کہ وہ باکون اسباب سے ہر اگر اسباب مادی سے ہو واجب ہر
کہ بیج گھرون کہ ہے مسقت کے کہ گردانے دیو این اونچی ہوں سکونت کریں اور وہاں کی ہوا
اصلاح کریں اسطو پر کہ قریب کیا جاتا ہے اور ہوائے خارجی کو آنے نہ دیں اور اگر اسباب فطری
ہوں لازم ہے کہ آدھے گھرون میں مسکن ہوں اور جو عین گذرہ کریں تو ریح کے چلنے سے فساد
صعود کرنے والا اس زمین میں ممکن نہیں ٹھہر سکتا ہے اور اگر دیون سبب سے ہو کہ صورت بہتر
اسلیے کہ ہوائے بند کو اصلاح کرنا آسان ہے اور جس طور پر ہر عودہ تدابیر میں بیج اس ہلکے کے
وہ ہے کہ دوسرا مسکن کریں اور لوکل علی اللہ خوش اور پیچہ میں اور ساتھ اسکے تدابیر مذکورہ سے
کوئی بینائی نہ رکھیں کہ حکم شارع سے ایسا عباد و بواہر اور اصلاح مسکن کی اس وقت میں ہر
کریں کہ گھر وہ اختیار کریں کہ وہاں پانی اور فزادہ اور مانند اسکے کہ ہوا اسلیے کہ فساد ہوا میں اکثر
کثرت رطوبات سے ہر اور وہ سرکہ ہینک سمین ملائی ہو بیج سطح گھر کے اور اوپر دیواروں
اکثر پیر کریں اور وہ چیزیں کہ بخار کرنا انکا مصلح عفوت ہوائے ہن مانند سعد اور کندیاور

الفصل السادس فی تدبیر الجلی والضعف والاطفال

استعمال
درجہ کمال
درجہ اول
درجہ دوم

اسل در کل سرخ اور صندل ملا کر جلاوین کا سطرک کر دھان اکھا دات کہ کھیت ندلو سے اور اس سطح
استہام رواج طیبہ کا نفع ترین لیتا کا جو دبا میں خاصہ کہ ملاعات معاف مزاج کی بھی گنجیادے یعنی کز
مزاج کو طیبہ بابت بارہ مانند کا فور اور صندل کے سو گھاوین اور سرود کو طیبہ گرم مانند عودا و عذیر کے
اور جابن کہ استعمال کر کے کا اکٹلا اور شہما اور شحانی البیت نفع تمام کر تا ہر اور بیج نقصان نہونے کے
ہو اسے فاسد سے اور اصلاح ہو اسے شغف جن اور خربت کا دی کا اور مفرجات یا توتنی کہ دل کو قوت
دیتی ہیں اکثر کھانا پابیتا اور غم اور ہم کے بچا پیے جانا اور شرابی گھونٹ گھونٹ پیے زمین بشرہا جس کے
اور اگر فساد اسباب رضی ہو یا کبھی کبھی رضی ملا کر خوش خفیت کر کے یا پیے پنا اور اگر تھوڑا سرکہ ملاوین
اس قدر کہ مزہ میں تغیر ظاہر ہو اور یا یا دے بستر لند شیخ کے لگا کہ استعمال نخل فی النوا یا داس من
آفاتہ اور نافع ترین اثبات میں بیج و با کے استعمال کرنا گھی گائے کا کچر کثرت سے طعام میں اور تدرہ میں
بدن سے جو تدرہ مذکور بیج بحث خبرئی کے مفصل کسی جاتی ہی بیان کہ کلیات میں اسی قدر کفایت
کیا میں نے از ملاوت سورۃ تغابن کا ایام دبا میں خاصیت عظیم رکھتا ہے بیج منع کرنے و سوسا
اور منع کرنے ضرر و با کے الفصل السادس فی تدبیر الجلی والضعف والاطفال فصل
چھٹی مقالہ لیا بچپن سے ثابت ہر بیج تدبیر حاملہ اور دودھ پلانے والی اور چھوٹے لڑکوں کے لیا بچلی
فیجولان بخیر عن القصد والاحتیاج والاسہال والقر الا عند سائل حاجت لیکن حاملہ کو واجب کہ
کہ احتراز کرے قصد اور حجامت اور اسہال اور اسے اگر وقت حاجت کے کہ بقصد اسے ان ضرورت
بتبع المخطورات کے استعمال کرنا اور منہیہ کا اس وقت میں خصیت ہر اور وجہ منع ان اثبات کی
حل میں اور وجہ اسکی کہ قصد کون وقت میں اوقات حمل سے منع زیادہ ہر مفصل کہنی جاتی ہے
آخر اسی فصل میں وعن الفرغ الشدید والاصوات المائلہ وشم روائح الطعمہ بغتہ اور واجب کہ
حاملہ کو احتراز کرنا خوف قوی اور آوازیں مہیبے اور سونگھنے بوئیں طعاموں سے کیا رنگی شہنی
ان متعذر کما نجین ولسکنجین لتقیۃ المحدثہ واسقاط شہوۃ الطین اور جابیت کہ ہمیشگی کرے
اور اکثر استعمال کرتی رہے حاملہ کلفند اور سکنجین کو واسطے تنقیہ حد سے کے اور اسقاط شہوت منی کے
ساقط اس کے کہ تقویت معدہ کی بھی کرے فائدہ قصد اور اسہال اور حجامت اور قی سے ہر چند
حوالہ کو سب یا م حل میں منع ہر لیکن قبل شروع ہونے چار مہینے کے اور بعد بات مہینے کے

شدید المنع لگایا، خصوصاً پہلے مہینے میں پسینہ نہ نکالنے کا یہ خصوصاً پہلے مہینے میں تاثریٰ نہ تک معلق سے جو یہ کہ مرعز اور جنبش جنین کی ہر حوالہ کو از کتاب سکا حرام ہر اس لیے اسقاط جلد کرتی نہ اکثر لیکن منع فصد سے حاملہ کو اس لیے ہر فصد احتیاط سے ریسہ کو ضعیف کرتی ہر اوقوت اور مزاج کو مست کرتی ہر اور یہ امر لامحالہ باعث حرکت جنین کا ہوتا ہر اکثر خصوصاً ان ایام میں کہ تعلق اسکا ساتھ رحم کی قوی زیادہ ہوا اور ایام مذکور اول تکون سے تین مہینے تک ہیں اور بعد ساتویں مہینے کے وقت وضع اس لیے کہ معلوم ہوا ہر کہ تعین جنین کا ساتھ رحم کے بمنزلہ تعلق میوہ کے ساتھ شاخ کے اور جیسے میوہ کے کو ابتدا سے وسط زمانے استکمال تک تعلق کمتر ہوتا ہر حمل کو بھی بہت دور جیسے میوہ جب کامل ہوتا تعلق اسکا شاخ سے بھی کمتر ہوتا ہر لہذا تھوڑی حرکت سے اس وقت میں اسقاط ہو جاتا ہر کا ہو مشہور حمل میں بھی اسی طرح بعد ساتویں مہینے کے کہ زمانہ استکمال جنین کا ہر تعلق درمیان میں ہوا تھا چھوٹ جاتا ہر پس ان دونوں وقت میں احتیاط واجب یادہ ہوتی ہر خصوصاً ابتدا میں اور پنج مہینے آٹھویں کے اس لیے کہ بتدریج نہایت ضعف تعلق ہوتا ہر اور آٹھویں مہینے میں اس لیے کہ مولود آسمین سلامت نہیں رہتا ہر کہ مافی حملہ لیکن بعد آٹھویں مہینے کے اگرچہ سبب حرکت قسری کے مخالف بمقتضائے طبع کے ہر غیر متحسن ہر اور استعمال کرنا اسباب حرکت جنین کا صواب نہیں ہر لیکن اس سبب کہ جنین مراد کو پہونچا ہر اگر مباشرت محکرات سے بھی نکلا ضرورت نہ رکھے گا کمالا یعنی اور پوشیدہ نہ رہے کہ بہت ہوتا ہر کہ حوالہ کو حاجت فصد کی ہوتی ہر پس اگر غرض فصد سے ضرورت حاملہ کی ہوا ضرورت قوی ہوا نہ خفاق کے بے توقف فصد کرنا چاہیے کہ حفاظت حاملہ کی بہ نسبت حفاظت جنین کے زیادہ مطلوب ہر لیکن احسن وہ ہر کہ خون تھوڑا اور تفریق سے نکالیں اگر کوئی مانع نہ ہو تو نفع حاملہ کا ساتھ حفظ جنین کے حاصل اور اگر ضرورت قوی نہ ہو اور تباہی سے اصلاح خون کی کرین پس اگر آجنگا کہ توقف فصد سے کوئی ضرر دیر میں آئے والا مد نظر ہر پنج ایام متوسطہ کے کہ چوتھے مہینے سے ساتویں مہینے تک ہر اور جنین کو ساتھ رحم کے ان ایام میں تعلق مستحکم ہر اجازت فصد کی دنیا چاہیے لیکن جس طور ہر ہو نکالنا بہت خون کا خفست نہیں ہر لیکن جس وقت طریق فصد سے اصلاح حال جنین کا ہوا اور داؤن سے نفع مترتب نہیں ہر فصد بھی مجوز ہر اور یہ فصد بیچ چوتھے مہینے کے اور

اور چپائے والا اور سب زنگ ہوتا تھا اور بیچ کم کے ایکٹ سے مرہا تھا چاروں کے اسید طرح ہوا کہ
 ہوئے بعد کے موافق تقدیر ربانی کے جو قضیہ مذکور نزدیک س فیکر کے پہونچا اور اتفاقاً وہ عورت
 حاملہ تھی باپنجون میں سے فسد اسکی کی مین نے اور خون معتدل مقدار لیا مین نے اور ساتھ اسبلا ح اتیر
 کے اور قضیہ خون کے مشغول ہوا مین بکام شد تعالے کے اس مرتبہ کو کا صبح ایسا کم پیدا ہوا اور زندہ
 بعد اس کے دوسرے اور پیدا ہوا اور حالت حمل میں باپنجون میں سے فسد کرتی تھی وہ مین نے زندہ پیدا اور
 بیچ اور امان کے بھی اسید طرح ظاہر ہوا جو یہ حکایت شخص عمدہ فائدے کی تھی تحریر اسکا ضرور ہوا
 لیکن نہی حجامت سے حاملہ کو اسلیے کہ حجامت خون کو طرف جلد کے جذب کرتی ہے اور نقصان
 طبیعت کا یہیما خون کا ہر طرف جنین کے واسطے تغذیہ کے اور جو امر کے موافق طبع کے سنو اس مین
 امن بنیں ہے اور بھی بہت اتفاق ہوتا ہے کہ وضع محاجم کاشت الم نظر سے یا شدت امتصاص سے
 غشی ہوتی ہے اور غشی حاملہ کو سخت بد ہوا اور اکثر اسقاط کو پہونچاتی ہے اور اسی طرح احتمال ہے کہ حجامت
 مین خون بہت نکالا جاوے اور بیچ ضرر کے برابر فسد کے ہوا یا جلد بدن حاجت کے کرنا اسکا بیچ
 خصوصاً بیچ ایام نسیمہ کے کہ مذکور ہوا اور یا جنین کے حجامت اگرچہ چو مل کو مضر ہے لیکن ضرر اسکا اکثر
 افزون مین عقل اور تجربہ بنسبت ضرر فسد کے بہت کم ہے لہذا استحسن وہ ہے کہ اگر تھلیل دم چو مل کی
 کہ کالائے خون کا ضرور ہے حجامت سے ممکن ہو فسد سے نہ چاہیے کرنا اور حکم خون زلو یعنی جو تک
 مانند حکم خون حجامت کے ہے لیکن جس شخص کو صبر اور پیکلیف شرط کے انوکے اور تکلیف امتصاص
 زلو کی تکلیف نہیں دیتی ہے لگانا جو تک کا استحسن ہے ورنہ حجامت افضل یاد ہے اسلیے کہ خون زلو کا
 بہت ہوتا ہے کہ بعد پھر لینے زلو کے جاری رہتا ہے اور افرات کرنا ہے اور یہ امر لاسما لحق حاملہ مین ممنوع ہے
 بخلاف حجامت کے کہ خون اس مین کتر ہے لیکن مجتہد ہی اگر غیر موافق مخوفہ مین لگاوین اور بے
 تکلیف ہو قیامت نہیں ہے کسی حال مین اور موافق مخوفہ کہ وضع محاجم کا چو مل کو وہاں ہرگز درست
 نہیں ہے مگر گواہ اور تحت الشدین اور زیر ناف بالاسے معدہ اور باطن نخدین قریب رسیہ کے اور
 تالو مین لیکن نہی مہمل سے حاملہ کو اسلیے کہ رحم کو امعاء سے مشارکت اور مجاورت ہے اور کثرت

اختلاف اور شدت تفریح سے کہ سہلالت قوی کو لازم ہے ہر بیچ جسم کے ضعف بھی چلتا ہے اور اس میں خوف ہے کہ زمین کو روک نہ سکے اور بھی کوئی دوا قوی الاسہال بدون سمیت کے نہیں ہے اور جو صاحب سمیت ہے حال کو مباشرت اسکی منع کلی ہو لیکن جانتا چاہیے کہ اگر طبع حاملہ کی قبض ہو استعمال ملین کا منی عنہ نہیں ہے بلکہ مالتور یہ اکثر فیہ النفع ہے حکایت ایک عورت تھی کہ بعد تولد دو لڑکے کے ایسا اتفاق ہوا کہ جب جیسے مینے اسکا حمل ہو چکا تھا قبض آسکو ہوتا اور جب ساتویں مہینے ہو چکا تھا اسقاط ہوا تھا اسی طرح تین حمل اسکے گئے جو تھے حمل میں کہ کام اسکا اس فقیر تک پہونچا اور اسکی حقیقت کو میں نے معلوم کیا بعد شروع ہوئے مینے کے اسکو ہلکا منفع دیکر التاس میں روغن بادام ڈال کر میں نے تلین کی ایک ان میں چار دست ہوئے بعد ایک ہفتے کے دو تریا اور بھی تلین دی قبض رفع ہوا اور ساتواں مہینا بسلامت آخر ہوا نوین مہینے اپنی عادت پر وہ عورت جہی اور بہت جگہ دیکھا گیا کہ دنیا ملیات کا حوالہ کو باعث اس کے اکثر اوقات سے ہر لہذا کہا ہے کہ طبع حاملہ کی ہمیشہ مائل ہے لینت رکھنا چاہیے اگر ماندا سفید پاچات و سہ کے اور غریب مناسبہ اس امر کے حاصل ہو بہتر ورنہ ترخشت اور ماندا اسکے دینا چاہیے اور التاس بھی مجوز ہے روغن بادام ملا کر پشترطیکہ مینے والے کو عادت زجر کی توشربت التاس سے اسلئے کہ بعض آدمی کو دیکھا گیا کہ تریو ہمیش نہیں کرتا ہے اور التاس میں چیش لاتا ہے اگرچہ روغن بادام اس میں ڈالا ہوا بجایہ عایت مزاج کی اور مرعات عادت کی عمدہ ہے اور لحاظ اسکا ہر امین واجب ہے اور ملیات کے حوالہ کو دے سکتے ہیں عمر بندی ساتھ گلفند کے اور ترخمین ساتھ گلاب کے پین اور بہترین اشیا کا اکثر مزہ میں عمل کرتی ہیں اور بہت پانی جاتی ہیں اور کھانے میں بھی آسان ہے یہ کہ بچہ خشک گل سرخ کے تخم سے پاک کر کے موافق نین دم کے یا زیادہ موافق حاجت اور طبیعت کے لیون اور رات کو تھوڑے گلاب میں تر کرین اور صبح اسکو خوب پین پانی ڈال کر اور اسقدر بار یک پین کہ حاجت چھانے کی نہویں تنہ سفید یا مصری سے شیرین کر کے پلاوین کہ دو تین دست فراغت سے آویسے بعد روغن تکلیف کے اور ساتھ اسکے یہ دوا حافظ جنین اور قوی او اعصاب باطنی کی ہے اور اگر تازہ پھول تلین آسکو اسی طرح پینیں اور پلاوین کہ تلین میں خشک سے قوی ہیں لیکن ملیات سے کہ حاملہ کو نہیں دے سکے گل بنفشہ اور خنطی اور ماندا آسکو جو کچھ صفت معده اور مزاج جنین میں لیکن بنفشہ کو اس سے

منہ
نہیں
کرتا
ہے

منع کیا کہ دو واسطے دل کے خوب نہیں ہوا بیچ بعض ملاحون کے تعلق زیادہ الٹا سا ہوا کسی سبب سے اس کے پنے میں خون استقامت ہو لیکن طبی کو سبب سے منع کیا کہ یہ مدد جن میں ہر وجہ سے منع افراد و جماد و مدد جن میں ہر باعث استقامت کا ہوتی ہر اکثر خصوصاً واسطے مستعدون اور جن میں مزاجوں کا وہ واسطہ کہ فائدہ کو اسے باز رکھنا چاہیے یا انکو حکم کرنا چاہیے خستہ و شروقا ہم کہتے ہیں لیکن مٹی آتے عام کو یہ سبب سے کہ تو کو زلزلہ البدن کیا ہو وہ تمام بدن کو حرکت میں لاتی ہر اس صورت میں خون اسکا ہے کہ جن میں کو چھپا دے لیکن تو کہ حوامل کو خود بخود آتی ہر اگر لڑا اسکا آسانی سے اور بدن کی کیفیت کے ہو بند بچا ہے کہ لڑا ہو فائدہ کو طبیعت دفع کرتی ہر اور بند کرنا اسکا درست نہیں ہر اگر وہ ان کے افراد کرے یا خون استقامت کا ہو پس جلد بند کرنا چاہیے اگر شہر نہایت اور جو وقت خود آتی ہر حق حاملہ کے منہ سے غایب ہو کر استعمال تعقیبات قوی کا نہایت منع ہو گا لیکن وقت ضرورت کے تعقیبات ملائم دے سکتے ہیں فائدہ کو بیچ تدبیر کی حوامل کے انکو فائدہ چاہیے کہ طبیعت ہمیشہ ملائم ہو باعث ازالہ اور اس کام کے لیے اسفید باجیات و سہل ترین چیزوں میں ہر اور چاہیے کہ ہمیشہ یا منت مستعد اور دوشی نرمی سے کریں کہ نہایت فائدہ مند ہر اور ریاضت میں فائدہ کریں کہ موجب استقامت کا ہر اور یہی چاہیے کہ وہ استقامت اور اپنے حرام جانے مگر وقت اوقات کے یعنی نزدیک ولادت کے کہ اس وقت میں بعض غور تو نکو استقامت نہایت فائدہ کرتا ہر بیچ آسان کرنے ولادت کے اور بھی چاہیے کہ تدبیر میں بھی کتر کریں بلکہ نہ کریں اسلئے کہ ابدان سرگاہی نزلہ پیدا کرتا ہر اور زلزلہ سعال مفرط پیدا کرتا ہر اور شک نہیں ہر کہ کھانسی مفرط مریض جن میں کی اور اسکا ہوا واسطے استقامت کے مہیا کرتی ہر لیکن اس سبب سے کہ ان جو تو ان کو کہ تدبیر سے عادت رکھتی ہیں ترک اسکا نہایت مشکل ہر بلکہ باعث درد سر کا اور موجب اکثر آفات کا ہر منتہا اس فقیر کا یہ کہ کہ وہ روغن کہ شکو استعمال کرتے ہیں پہلے کہ کو ساتھ جو شاندے اور یہ بلطفہ مقویہ و باغ کے کہ مفتح ہیں مانند ارجینی اور اسطوخودوس کے جوش کریں بطریق مشہور کے ایس کبھی بھی منتہا کرتے رہیں کہ بہ سبب بند کرنے مسام کے نزلہ اور زکام پیدا ہوگا اور بھی چاہیے کہ حرکت مفرط سے اور بہ اور ضرب اور سقطہ سے جملہ اور مختصر ترین خصوصاً آتش جبار سے کہ متعب اور طویل الزمان ہر کیا چاہا دے کہ ایک عالم اس امر کو کرتا ہر اور کچھ سفر نہیں ہو پونہی ہر پس منع کرنا کہ سبب

ہو جاوے گا یہ کور طبیعت قبت اندیش نے جس چیز کو کہ اس میں شاملہ ضرر کا دیکھا ہو منع کیا ہو
 اور یہ خاصہ جو نا ضرر کہ کور طبیعت دت کرنے کے یا اختلاف طبیعت کے ہوتا ہوا اعتبار سے ساقط ہو
 یا یہ کہ ضرر جماع کا عقلاً اور تجربہ ثبات ہوا ہو اگرچہ بعض آدمی میں ہوا ہو بھی امتناع غدا سے اور
 غضب و غم و حزن سے اور فساد کے جو اسباب سقاط کے ہیں احتراز کر کے خصوصاً بیچ ایام
 اوائل کے کہ اول پیدائش سے ایک مہینے تک ہر شدید النع جان میں اور بھی لازم ہے کہ راحت
 البشیرین کو صحت نرم سے بڑا اور پوشیدہ رکھیں کہ یہ بچہ بچا بزرگ کا شکم حاملہ کو متشنہ نہیں ہوا اور
 بھی شایا سے جو تیز اور کڑوی ہیں مانند کبر و ترس و زنیوں قاحم کے اور جو طرشت کی ہیں مانند
 لوبیا اور حبس کے ہر چیز کر کے اور غلبہ سے اوپر وولی پاک و صاف کے اور سفید پلک
 اور زیر باجیات کے اور فساد کے کمال بقیض نہون فشر کر کے اور ہمیشہ بہت کھانے سے اور خوش
 ذوق رہنے تو مبادیہ مضہ بیا ہو کہ حاملہ کو کوئی پتہ نہیں ہے کہ کمال لایفہ اور وہ عورت کہ
 صادی غم کی ہر شرب ریجانی رفیق عتیق مناسب ہو اور فو کہ سے شفا دہی فیہرین اور کثری اور
 سلیب پنجوشن اور تار میخوشی بستر اور دویہ سے جوارش اولو نہایت بہتر حال کو اور بہتور
 جوارش اور کہ افادہ لطیفہ غیر شدید الحکارت اور بہت شکستہ بنایا ہو اور گافندہ کہ ساتھ خود کے اور
 مصطلکی کے مقوی ہو واسطہ تقویت حد سے لے اور تحلیل مواد مجتمہ کے انکو اکثر دیا جائے اور
 کہیں کئی مضہ قابضہ مستحضر اور پر شکم کے رکھنا چاہیے صفت جوارش مروارید کی کہ حاملہ کو نافع
 ہو اس عورت کو کہ کثیر الانسقاط ہو اور جنین اسکا ضعیف ہوتا ہو بعد ولادت کے نتیجہ ہونا
 کلی دیتی ہو اور حال رحم اور حد سے کو اصلاح کرتی ہو واریہ ناسفہ عاقر قرنا ہر باب یک ورم
 رنجین مصطلکی ہر ایک چار ورم ورنبا ورم ورج مخم کرفس شیطرح ہندی قافلہ جوز ویا باسہ عرفہ
 ہر ایک ورم ہمین سفید ہون سنج فلفل و فلفل ہر ایک ہمین ورم ورجینی باج ورم شکریہ ہر ایک
 یا زیادہ جوارش بناوین جیسی کہ رسم ہر مقدار شربت یک ملعہ اور بہتر و فضیات یا قوتیا ورم
 دوا المسک و شرو و بطوس و رائد ان کے جو مقوی و لک ہوں حفاظت جنین کی کرتے ہیں اگر رحم
 میں سودا المزاج اور ورم اور باطلان کے کوئی آفت خود خاندہ و دمارض کہ حاملہ کو بسبب حمل کے
 عارض ہوتے ہیں دستور طب کا کہ کور مع علل مخصوصہ عورتوں کے فکر کرتے ہیں اور یہاں نہیں

لکھتے ہیں لیکن اس سبب سے کہ بیچ معالجات کے کتاب طلبہ کیرن مین نے بسط تمام سے امین
کیا ہر اور غرض تحریر اس شرح سے محض کھیات ہیں اور معذات علاج کا تو کچھ کو بھی طویل نہ کر دینا
کئی تدبیریں کہ عوارض حوامل سے تعلق رکھتی ہیں اس جگہ لکھی جاتی ہیں تدبیر نشیان اور قی کی
معلوم ہر کہ حاملہ عورتوں کو یہ بہت ہوتی ہیں اور بدون ضرورت کے بند نہ کرنا چاہیے خصوصاً اگر ایسی چار
مہینے گذرے سنون اسلئے کہ یہ ایام میں اکثر مواد طبعی دفع ہوتے ہیں مسیح ہو کر لیکن جب وقت جنون
صنعت کا ہو یا کثرت تنوع سے خوف جنبش نہیں کا ہو یا چھ نما میں ناگہرا ہو تسکین دینا چاہیے
ان چیزوں سے کہ واسطے اور نشیان کھنکھ رہیں اور اگر نشیان رنج دیتا ہو تو گرا ساتھ سو کے اور بیچ
مولی کے جو ہر بشر بلکہ آسانی سے ہوا و یہ دونوں بیچ اگرچہ بدین لیکن اس سبب سے کہ قبل
ناقد ہونے کے جگر میں قے سے مکمل جاتے ہیں انکے تشریب میں بالک نہیں کرتے ہیں اور اگر قیہ طعام کے
اکثر ہوتی ہو یا پیسے کہ بعد طعام کے وہ چیز کہ اس میں عطریت اور قیہ ہو وین اندھیری مشوی کے خصوصاً
کہ وقت جو سننے کے ایک شاخ عود ہندی کی اس میں چھوٹی ہوا و بیشہ دانا اتھون و پاپون کا اور
مشی فرمی اور سواری خضیف واسطے تقلیل و جذب خلط کے مسکنات نشیان اور قیہ سے ہیں اور یہ مقوی
اضداد مقویہ اور پر مد سے کے کھنا اور جب الران ساتھ درق فصاع کے ٹھون میں کھنا اور گل رنی ساتھ
مید کے گول کر چائنا تدبیر اشتہا سے فاسد کی بیجا کہ اکثر ہوتی چھوٹا اگر حاملہ چھوٹا ہوا و آرزو
مٹی کی اگر قوی ہی چھوڑ دیوں کہ خود بخود ہمیشہ سے ہونے جنین کے دفع ہوتی ہر اکثر اور اگر منظر قیہ
معدہ کا لازم جانیں کہ قدرت سے اوڑتدایسے کہ مناسب حال حاملہ کے ہوا و بعد زقیہ کے واسطے اصلاح
کے ترشیان دیوینا و جانیں کہ رب حصر اور تربت اسکا کہ شد یا شکر سے بناوین اسباب میں نہایت
خوب ہر و جنین سے موافقت رکھتا ہر اور اس حال کو آرزو مٹی کھانے کی اور مانتدایسے ہو
بہترین اشیاء میں واسطے اسکے نشاستہ خشک ہر بطور نقل کے کھانا اور کبھی جیرین خریفین
ماند خردل کے نفع کرتی ہیں بسبب قطع کرنے کے انفاط روی کو اور یہ امشیا بیچ دفع اشتہا
فاسد کے اور پیدا کرنے اشتہا سے صادق کے سرلیج الاثر ہیں تدبیر حط اشتہا کی جب وقت حاملہ
اشتنا ہو جائیے کہ جو چیز شدید الدسومتہ اور شدید الحلاوت ہیں ترک کریں اور ششی
نرمی سے کرتے رہیں اور پینا شراب ریحانی رقیق کا بشرط تقلیل کے مصلح شہوت ہر اور

غشیان اور کثرت کو نفع پہا و سناول کرنا معویہ زراوند کو قیل طعاسم کے اور بعد اسکے آفاقہ بین
لانے والا شہوت کا پہا و سناول کرنا معویہ کے کو بی سے اور پھنگ و چراپیتہ او سینبل سے ساتھ شرب
ریحانی کہنے کے اور اتنا کہ جو معویہ میں مقید ہے اور بہ ستوار و یہ عادیہ کرنے والی شہوت سے جو تیر
اس میں قہن ساتھ جہارت لطیف کے ہر کھلا وین تدبیر غفغان کی جانیں کہ کبھی کوئی غلطی نہ ہو
حاملہ کے چنگ پہا و اسکی مشارکت سے دلا کو تکلیف پہنچتی ہے اور تیر پہا و ریشقان تیر ع گرم
پانی سے دو ہوتا ہے فورا اکثر اور ریاضت معتدلہ سے بھی اور اگر اس قدر تیر سے موقوف نہ ہو
دل کا کرین تدبیر پہا و اسکی تیر میں پھر قی پہا و اسکو دفع کرے جو کہ کوئی
اور سفوت معویہ اور اتنا کہ تیر کھانے کے اور کھانا فائدہ کرنا پہا و قلیل غذا کی اور حرکت
معتدل نہایت مقید ہے تدبیر و دم کہ اور پہا و پاؤں کے طاسم ہو کر کرب کو پہا و کھانا کرین
اور رسوت کو پہا و پانی کرب کے اور پہا و جہا و سیندل کو پہا و پانی کو کے پیسک طاسم کرین اور یہ
روغن گل اور سرکہ ملا کر اور نبات کو ساتھ کر کے کے کھول کر اور تیر کو سر کے میں ڈال کر طاسم کرنا
پہا و تیر غار ش اور خوشن کی کہ تدرون فح کے یا پہا و کسکے طاسم ہو لعلاب لیسہ خطی اور تیر
وصو شکی طاسم کرین اور یہ محل مخصوص کے اور یہی کل رشوی کو پہا و وغ کے یا شہو کو کے
یا پانی تربز کے یا آب کاسنی کے حل کرین اور یہ نصیہ کو اس میں ٹھنڈا دین اور طاسم اور باطن
حزج کو اس واسطے آلودہ کرین اغلب کہ زائل ہوا و اگر یہا و وضو و ریاضت دفع کرنا اسکا پہا و
باطن ران کے محاجم باطن یعنی جو تک سے تھوڑا خون نکال دین لیکن تنقیہ خون نہیں عین سے
بواسطہ جو تک کے پہا و حن حاملہ کے جائز نہیں ہے تدبیر و شکم جانیں کہ کبھی اسبب بخار کے اور
نقل خنثین کے عضلات پہا و پیٹ کے ممسلی طاسم ہو کر پہا و پہا و ہن او اعیا اور ناندگی قوی
ان میں طاسم پہا و قی پہا و اس حالت میں چاہیے کہ روغن گل طین اور کیری کی لینڈی اور تاجہ کا کیکا کر
اور کیر سے میں رکھ کر کیرین عضلات کو تدبیر پہا و لطیف غذا کی کرین اور عضلات پہا و کیرین
اور بازو کے مضبوط باطنین کہ فائدہ بہت ہوتا ہے تدبیر خون کی کہ حاملہ سے طاسم ہوتا ہے عدس و
کھانا اور پوست انار اور انجیر خشک اور یہ کا پانی پیے کہ میں خوش کرے اس میں ٹھنڈا دین
اور سفول اسکا بار یک کر کے اور پہا و عادیہ کے طاسم کرین اگر حاجت واسطے بند کرنے کے قوی ہو

اور اُس جگر خون اُس سے باقی اُٹا دے قریب کمر اور جو کچھ بیچ افراتطاعت کے یہ ہیں جو اس سے
 اعتبار و جسوت خوان میں اس طرح ہو گیا ہے کہ ہر دن تین دن روغن بادام شیرین نہا کر کھاوے اور
 ترش اور قابض اور فلیج چیزوں سے پرہیز کرے کہ اس تہذیب سے لڑکا بدون تکلیف کے پیدا ہو جائے
 اور بدستور و دو دو گائے کا اس مینے میں سون موافق ہنم کے پیاسی عمل کرنا اور جو بیجا یام غنم کے
 قریب نہا وہ ہوں چاہیے کہ استقامت کرے اور نرین میں کہ اُس میں کرنا طلب و شہت اور رحم کرنا
 جو ش کیا ہو داخل کرین اور اوپر پست اور پیچہ کے روغن خشب اور بادونہ اور کبجہ کا ملین اور نیاہین
 پکنی اور مولا سے تہذیب و روغن بادام کھانا مفید و ولادت کو آسان کرتی ہیں اور جو مقدمہ تہذیب
 عامل سے ہم نازع ہوئے واسطے بیان تہذیب و رفع کے رجس کرتے ہیں و اما المنة تہذیب و اما ان
 یہاں بعد اولا تہذیب و السكون فان ذلك مفيد لبها لکن دو دو چلائے والی تہذیب و اسکی دیگر
 کہ اُس سے جماع نہ کرے اور پیچہ نرم سے آرام سے اسلئے کہ جماع اور سکون دو دو کو فاسد کرتے ہیں و
 اما الطفل تہذیب و تہذیب اخلاق لکن لڑکا جس تہذیب سے کہ تہذیب و اولاد کے اخلاق کی اصلاح
 کریں جو جب ان اما بعض طہ غنم و خون تہذیب و غم و سہرس واجب ہو کہ اُس میں کوشش
 کریں تو لڑکے کو غنم یا ترش و ولی تہذیب یا غم یا بیداری لافق غوفان و لک کہ غنم قشاط و بیج
 نشو و اسلئے کہ اسور نہ کورہ توڑتے ہیں نشاط لڑکے کو اور شہت کرتے ہیں اُس کے پڑنے کو اب
 جو چیز کہ مرنعہ اور طفل سے متعلق ہو مشورہ ہم بیان کرتے ہیں ساتھ کئی فالہ و ن کے فالہ و
 بیج تہذیب و مولا کے وقت ولادت سے وقت نہوین تک جس وقت لڑکا پیدا ہوا اسکے مین
 خشکی جو اسے محفوظ رکھیں بعد اسکے رو د و ناف کا کہ مشیمہ سے ملا ہو لنگوٹ اور لنگھی کھر سے
 پکر کر طرف پیت سے طرف مشیمہ کے آہستہ ملین تو جو کچھ اُس میں ہو غلط سے اور سچ سے
 عمل جادو سے پس رشی نرم شہی سے کہ اسکو روغن مین چرب کیا ہو رو دہ کو باندھیں دو
 بجائے سے ایک نزدیک ناف کے دوسرا بغا صلا ایک یا لشت کے جو نزدیک ناف کے باندھیں
 چاہیے کہ بہت مضبوط نہ تو لڑکے کو تکلیف نہ پہونچے بعد اسکے رو دہ کو لوہے تیز سے
 کاٹیں دوسری بندش کو چھوڑ کر مقدار عرض دو تین انگلی کے کنارہ بندش پہلی کا
 چھوڑ کر اور چاہیں کہ ایسا رابطہ و نون مقام کا اگر چہ مستعمل عوام مین نہیں کر لیتیں

نام نہ بنت ہیں اور سچ منہ کرتے تو نواف کے تجرب ہو لیکن جو مرجع اور معول جو ایک جگہ
باز منہ پر لٹا صاحب یا انگلی منہ موم کے ناف سے اولیٰ ہونے کے کام آتا کہ ہوا و لشد ہو لیکن کتب بعض
مجبوروں سے ایسا معلوم ہوا کہ جو ایک بالشت سے زیادہ کاٹے ہیں اس لڑکے کو قوت اس کے
شانہ کی زیادہ ہوتی ہے اور پیشاب اپنے اوپر کم کرتا ہے اور جو ایک بالشت سے کم کاٹے ہیں پیشاب
اپنے اوپر بہت کرتا ہے جب تک کہ خوب بڑا ہو اور بھی تجربہ بین بیوی یا جو کہ رود نواف کا اگر سچے اور
اصلا طے خوب پاک نکرین بخیر کر جیسا کہ بیان کیا اور خوب نہ بادیعین غصیلہ و زہار لڑکے میں
سچ ظاہر ہوتی ہے اور بیچ شانہ یا رحم یا بعد کے یاری ظاہر ہوتی ہے اور اگر چہ قانون وغیرہ
استفاد ہوتا ہے کہ رود نواف کا پہلے کاٹنا چاہیے بعد اسکے باندھنا لیکن احسن وہی ہے کہ
کہا گیا اور اوپر اس تقدیر کے کہ پہلے کاٹیں جلد یا بڑھنا چاہیے تو ہوا سے خارجی اس راہ سے
سیت میں بخا وے اور تکلیف نہ ہو یا وے اور بہترین شیوہ کا واسطے باندھنے رود نواف کے وہ ہے
کہ صوف سے بنایا ہوا واسطے کہ صوف معین ہوتا ہے تجفیف میں اور جلد نہ کرتا ہے اور پہلے کچھ شرمی
اور سخی و صاگے میں بندھا لے کہ تکلیف ہوگی لہذا کہا ہے کہ دھاگا سخت بننا اور سلاخ کے
روغن زیت سے چرب کرنا یا پتے قوشا یا زیت کا نہوا و بعد قطع کرنے کے کپڑے کو روغن زیت میں
آلودہ کر کے اس پر کھین نواف کو گرم اور سخت کرے اور پونچھنے بروخارجی سے حفاظت ہو اور
کپڑا اگر گتہاں کا ہو و بیچ تجفیف کے زیادہ کرتا ہے اور صواب وہ ہے کہ عروق صغیرہ و دم الامون
اور ازروت اور کون اور اثنہ برابر خوب دبیں اور اور نواف مقطوع کے چھ کین کبھی کبھی
تو تجفیف اور الزاق جلد حاصل ہوا و چھ کتا ان اشیا کا اگر تیل غسل کے ہو بھی روا ہے اور طریق
اصوب بیچ غسل کے وہ ہے کہ پہلے نمک پیسگر اور پر نام بدن لڑکے کے خوب چھ کین اور ایک خطہ
اسکو بستے دین تو بدن اسکا نمک خوردہ ہو جاوے اور عقوق کو کم قبول کرے بعد اسکے
ایک کشادہ باسن میں اسکو نہلا دین اور وقت غسل کے استیاط کرین کہ پانی کان میں نہ جاوے
اور چاہیے کہ پہلے نمک و پانی سے دھو دین بعد اسکے پانی شیرین نیگرم سے اور وقت غسل کے
کاپانی سے استیاط کرین کہ نہا و ناک و لکھ کو بھی نہ پہنچے اور بعد غسل کے ملا کر کپڑے سے بدن کو
مشک کرین اور بیچ کپڑوں نرمہ کے بٹھین اور کپڑی اور پیر سے بدن کے قریب گرمی رحم کے

کھا و رکبین اور تدریج ہوا۔ خارجی سے عادت کریں اور بعض حقائق لے کر کہ پہلے تصور کر کے
 سو کر کے اس کے بدن پر تپا چھنکریں اور اسی طرح بے دعوئے کے پیرے میں لپٹیں اور ایک سال تک
 یا زیادہ رکھیں اور بعد اس کے حدودین اس لیے کہ تجربہ سے معلوم ہوا کہ اگر ایسا کریں اس کے اعضا کم
 چوشش کرتے ہیں اور کہ عفت و کراہی پھر بعد چوڑے کے نکالنا فی سے بدل سکے گا اور اس کے بدن کے پچھون
 بعد اس کے فقط پانی سے دھونا کافی جانتے ہیں اور اصلاح وہ کہ کچھ نمک پانی کے تصور و شادہ اور
 قسط اور ساق اور طہ اور صغیر بھی چوش کریں کہ ملا نا ان چیزوں کا ساتھ نمک کے فتنوں کو زیادہ
 تحلیل اور رطوبات فتنہ کو خشک کرتا ہے اور عام سبب تقویت اور سختی بشرہ کا ہے اور اگر پہلے
 اکیلے نمک کے پانی سے حدودین بعد اس کے اس پانی سے کہ یہ چیزیں اس میں ہوں دھوویں بھی درست ہے
 یا بھلا غرض عمدہ حاصل ہوتا سختی اور قوت بشری کہ اگر لڑکے کا بدن جب سب ملاقات خارجی کے
 بیچ نہایت بگاڑ گئی کے ہوتا ہے اور اس سبب سے بھی سب ایک چیز سے کہ تو مریسی ہو پھر پھر پانی یا تپا
 لازم دیکھا ہے کہ پہلے تقویت بشری کریں تو آفات خیر سے محفوظ رہے لہذا کہا ہے کہ اگر لڑکے کے بدن
 میں میل بہت اور رطوبت زائد ہو دلیل ضعف اس کے بشری ہے اور اس صورت میں چاہیے کہ مکرر
 نمک پانی سے بدن اسکا ملین اور بعد تلح کے اسکو شیرین پانی سے دھونا لازم جانیں اس لیے کہ
 استعمال نمک پانی سے سام بند ہوتے ہیں میل گرتا مگر پانی سے حدودین رطوبات فتنہ تحلیل نہ
 ہوں اور حکم احتیاط کا نمک کے پیونچنے سے بچنا کہ اور کان اور انکھ لڑکے کے اس سبب سے
 کہا ہے کہ غشائیں ان اعضا کی جو نہایت نازک اور باریک ہیں احتمال قوی ہے کہ نمک تیزی سے
 ضرر پانے لگے اور نائدہ پر ہرگز واقع ہونے پانی سے بچنا کہ جس طور کہ ہو غلا ہو اور وقت
 غسل لے چاہیے کہ قابل لڑکے کو اور ذراع بائیں اپنے کے رکھے اس طرح سے کہ سینہ لڑکے کا اوپر
 ذراع قابلہ کے ہوا و نہایت اسکا جدا ہو اور اسے ہاتھ سے غسل اور ذلک کرے اور ساتھ اوپاٹوں
 لڑکے کے تدریج کھینچ جات مختلف میں مثلاً ہاتھوں کو ایک مرتبہ بطن پیٹھ کے لیجا و سنے
 اس طرح کہ دونوں کف ہاتھ کے نہایت گرو پونچیں اور ایک مرتبہ ہاتھوں کو مونہ پر تک پہنچاؤ
 اور اسی طرح دونوں یاٹوں کو ایک مرتبہ رانوں تک پہنچاؤ و سنے اس طور سے کہ دونوں
 ہڈی کو پیچ و پیکر قدموں کے چھڑوں سے ملا دے اور ایک مرتبہ دونوں یاٹوں کو سینہ کا کرے

کہنے اور جانتا چاہیے کہ رکھنا سینہ لڑکے کا اور بزرگ قائل کے اور اس کے پیٹ کو جبا رکھنا چاہیے اور
 کیا ہے کہ جو سینہ سخت ہو ریل کی سختی سے ضرر پہنچے گی بچان پیٹ کے کہ اگر وہ اوپر نہ رہے
 اعتماد کرے بسبب ہی کے خوف ضرر کا ہے اور اگر پیٹ سینہ سے مضبوط زیادہ ہو اس کام میں بچ
 ظاہر ہو کہ اگر لڑکے کو پیٹ کی طرف سے اوپر ذراع کے رکھیں جو دونوں کنارے سے سزا و جبر ہو جائے
 ہیں غالب کہ پیٹ مضبوط ہو اور اس سبب سے جو فقر و ن پیٹ کے سست ہو جائیں اور آفت
 ہو جائے اور معلوم ہو کہ بچ صورت مامورہ کے یہ خون نہیں ہو اور جب تک کہ سختی بچ اعضا سے
 لڑکے کے ظاہر اور اسطرح وقت نسل کے رکھنا چاہیے اور جو غسل کے نرم کرے سے
 خشک اور شفت کریں اور پہلے اوپر شکم کے لٹاویں بعد اسکے اوپر پیٹ کے اور ساتھ اسکے ہمیشہ
 غیر مناسب کہ مصلح اشکال اعضا کے بن کر رہے رہیں اور کپڑے میں لپٹیں اور انکھ میں زیت و لین
 تو تفتیہ انکھ اور طبقات کا کرے اور واسطے اس کام کے زیت الانفاق بہتر ہو اسلئے کہ بچ جلا اور
 غسل کے توئی زیادہ ہو اور وقت نسل کر کے پہلے چاہیے کہ قابضہ ضرر سے بزرگ کے کو کھولے تو براز
 حج ہو اکل جاوے اور معلوم کریں کہ بچ شکم نان کے جنین براز نہیں کرتا ہی تا علیہ معجز اسکا
 مستعد ہو تا ہی لیکن بول بچ شکم کے کرتا ہی شیر میں جیسے تشریح جنین میں آگیا اور چاہیے
 کہ ہمیشہ بچ متقی مخوفین کے رہیں انکھوں سے کہ ناخن آنکھ کے کٹے ہوں فائدہ ناک پاک کرنے کا
 یہ کہ بسبب روکے محاط کے مجرئی تنگ ہوا سیلے کہ تنگی ناک کے مجرئی کی سبب تنگی نفس کی
 ہوتی ہے اور نفس کہ اضطراب سے ہوتا ہے خلق کو بھی خشک کرتا ہے اور خصوصیت پاک کرنے ناک کی
 انگلیوں سے اسلئے کہ اگر انگلیاں نرم ہوتی ہیں اور نفع کا شے ناخنوں کا ظاہر ہو سیلے کہ بہن
 نہ کٹے ہوتی خون ہے کہ ناک کو خراش کریں اور بھی انکھوں کو اس چیز سے کہ نہایت نرم ہوتی ہے
 تو رمض آس سے نکل جاوے بدون تکلیف کے اور بدستور ایک ن میں تین بار شانے کو
 دباویں تو بول لڑکوں کے شانے سے بالکل نکلتا رہے آسانی سے اور حکم دبانے کا اس سبب سے
 ہے کہ قوت و اعضا اس حالت میں ضعیف ہوتی ہے اور مجاری نہایت نرم اور اس سبب سے
 اسلئے شانے کا اسفل سے منطبق ہوتا ہے اور اس سبب سے بول لڑکے کا قلیل الحدت ہے جس
 اسکے کمر پر نہیں اگر دبانے سے مدد نہ ہو اور بول شانے میں بند ہو اور ضرر کرے اور بھی معلوم ہو کہ نکل جانے

محتاج سے اعطیے شائے کے کھنے پر اور یہ بدون قوت ارادی کے نہیں ہو سکتا اور جو قوت مذکور ہے
 اطفال کے ضعیف ہر اطفال سے دبا ہوا تار کنگ کا کر لگا اور قوت دلیکا اور یہ عمر بھی چاہیے کہ نہایت لمبی
 سے ہو اور بدون احساس احتیاس کے بچا پیٹا اور جب روہ نام کا خشک ہو اگر گرجا دے اور بیکٹر
 تین یا چاروں میں ہوتا ہے چاہیے کہ چیرین بھفت اور پیراف کے ذرور کرین اور برہمن بھفتات میں
 زیادہ الصدقہ اور زیادہ عوقب العمل اور سانس بحرق جو ان میں سے ٹیلیوں اور ساقو شراب کے
 پیسین اور خشک کر کے چھڑکین اور جانین کہ لانا خراب کا ساتھ دویہ مذکورہ کے واسطے زیادہ خوشگی
 کے ہر اور واسطے تقویت معدہ اور معا کے اور شراب قالین اس کام میں بہتر ہے اور عوقب بھفت میں
 اور سکون اسے مملہ اور ضم قاف اور سکون واہ اور باسے موصوفہ بیچ اصطلاح اطباء کے حسب غلطیہ
 کہتے ہیں کہ اوپر پائشہ آدمی کے واقع ہوا دہلہ کرنا عبارت اسکے کاٹنے سے ہوا ہے حسب بیچ پاؤں سب
 جانور دن کے ہر اور اس لفظ کو اور بیاق حیوان کے بھی اطلاق کرتے ہیں بالجمہ خاکستر ساق گوسالہ
 کی اگر بیچ بھفت نامت کے اثر نہ ہو لیکن خاکستر اسکے حسب کی کہ بیچ ساق کے ہر انشہ اس سے کھم کھی
 معاوم کریں کہ جب تک نرمی بیچ اعضائے لڑکے کے غالب ہر لڑکے کو قواطع میں باندھنا لازم جانین
 اور سیدھا متوسط اسکی تین یا چار مہینے کے بعد اسکے مختار میں آرقاٹہ جلیہ بیچ تقطیع کے ضابط
 اشکال اعضا کی ہر تو اٹھانے اور ہلانے میں کوئی عضو کو اسکے اعضا سے مدد نہ پہونچے اور وقت
 تقطیع کے چاہیے کہ پہلے اسکے اعضا کو نرمی سے لیڈین ماسح کر دو لینا اور ہر شکل عضو کے مدد کے
 لینے اگر عضو عریض ہر مانند پیشانی اور کان اور سینہ کے اسکو وسیطہ لینا چاہیے اور اگر ترقیق ہر
 مانند ہاتھ اور پاؤں اور ناک کے اسکو اسی وضع پر لیون تو ہر ایک عضو اوپر بھی شکل اپنی کے
 رہے اور یہ سب کئی مرتبہ ہر تو ہر کمرین تو مقصود حاصل ہوا ورتد بیچ کمرین تو تکلیف لڑکے کو
 نہ پہونچے پس دونوں ہاتھ اسکے میلا دیں اور دونوں ذراع کو دونوں زانو سے یا دین اور دونوں
 پاؤں کو بھی آپس میں برابر کر لیں اور ہر یکا عا ہر یکا ہر یکا کے باندھیں یا ٹوٹی نرم اور گرم شاپان
 بعد اسکے قواطع میں لیون اس طریق سے کہ مشہور ہے اور قواطع کو بہت مضبوط نہ باندھیں
 کہ اعضا کو تکلیف دے اور چاہیے کہ اوپر شکم لڑکیوں کے بہ نسبت شکم لڑکوں کے سخت ہوتا ہے
 اسلئے کہ بڑائی بطن لڑکیوں کی مشاوب ہر واسطہ عمل کے اور ظاہر ہر کہ اگر قواطع اوپر پیٹ کے

پست باندھیں اسکی بڑائی کو منہ کر لیا اور چاہیے کہ بقاصدہ دیر ہو پھر کے یا دوپہر کے اسکو کولین اور ایک ساعت چھوڑ دین تو لڑکا اٹھا دیا لیون ہلا دے اور بعد کھولنے قنطاری کے بھی جھٹکا کو دیا سے لیون اور بعد اسکے پھر قنطاری میں لیون اور وقت باندھنے اور کھولنے کے قبل گرے رو دہ مان کے احتیاط کریں تو آنکو کوئی کوشت اور جسدہ نہ پہونچے اور اگر کوئی چکنا ہر بار سیر رکھیں یا اس مقام کو چکنا کریں مرم جری اور پلہی سے بہتر اور جو وقت غنڈق بول سے بھر جاوے جلد کھولیں اور لباس کو خشک کریں تو اعضا لڑکے کے حدت بول سے نہ جلیں اور امر عام ہے لڑکا اور لڑکی پہنے کا واسطے حفاظت سر کے ہر سردی سے اور نہ لہا ور زکام سے اور گھر کے لڑکا میں رہتا ہو معتدل الضوائل تباریکی ہوا سیلے کے شعاع قوی روح باصرہ کو سلب کرتی ہر خصوصاً آنسو کہ ضعیف ہو اور بدستور اصوات قوی سے اور مانند اس کے کہ سبب لتوا اور نزع اعضا کے اور بجا خلق کے ہیں باز رکھیں اور چالیس دن گذرنے تک ہر دن میں ایک مرتبہ غسل دیتے ہیں کہ بیچ بڑھنے دن کے اور حفاظت کے اکثر تمام رکھتا ہوا اور کبھی ایک دن میں دو بار یا تین بار غسل دینا لازم ہوتا ہے واسطے دور کرنے نسیل اور عرق کے بیچ ایام گرمی کے اور کبھی ایک دن میں یا دو دن میں یا تین دن میں درمیان دیکر یا زیادہ اس سے غسل دینا مناسب ہوتا ہے اور اس صورت میں اگر لڑکا ضعیف المزاج ہو یا چارہ اشدید ہو اور بعد چالیس دن کے ہر سات دن میں ایک غسل لڑکے کو کافی ہے اور اگر توفیقہ میں دو بار غسل واقع ہو خصوصاً گرمی میں سب سے بہتر ہے اور گرمی میں پانی چاہیے کہ نیم گرم ہو اور چارہ سے میں مائل بجلالت غیر لافح کہ بیچ حمام معتدل کے یا بیچ محل محفوظ کے حمام کے مانند یون تو شاید پہونچنے نہ سچ کا ہرگز نہوا ورنچ حمام کے لڑکے کو زیادہ اس نہ رکھیں کہ سرخی بشرو میں ظاہر ہو اسلئے کہ زیادہ رکھنا اس سے موجب تحلیل رطوبات کا ہے لائن رطوبہ باتم کیون اس سے و اقبل للتحلیل آوصالح ترین اوقات واسطے غسل کے یہ ہے کہ بعد نوم طویل کے اور بعد کمال ہضم کے ہو اور جو نوم طویل غالب حال میں رات کو ہوتا ہے پس دس غسل کے اول روز بہتر ہے اور اگر بیچ پانی غسل کے چیزیں مافع جوش کی ہوں مانند صابون و شبنم کے اولے ہی تو بے خطر ہو اور بعد غسل کے اور شفت بدن کے تھیں کریں اور بعد سقوط و دہ نافع کے جب تک کہ ناف نہ ہو و عن ناف میں نہ لگا وین امر عاید ہیں کہ

[illegible]

قواطین لیون اور تیرہین جلد جلد کے کو چار مہینے تک اور لڑکی کو دو مہینے تک مناسب ہے
 اور بعد ان ایام کے بعد چار دن کے ایک ہفتہ تک تدریس کرنا چاہیے اور بہترین اوتھان بن
 واسطے لڑکے کے کچی گائے کا ہر اور روغن ونبہ کا اور چربی تازی اور لڑکی کو روغن بقیہ یا
 بادام اور انڈان کے اور وقت تیل لگانے کے دونوں اعصاب و عضلات کو کہ دونوں طرف
 فقرات پشت کے ہن چرب کر کے لگوئے سے نرم نرم ملین تو کوفت اور ماندگی اور کوفتگی کہ سبب
 دیر تک رہنے کے قواطین یا مہدین لڑکے کو حاصل ہوئی ہو بکطرف ہو اور بہت دیکھا گیا کہ
 لڑکے خدمت رونے سے قریب غشی کے پہونچے تھے اور دودھ نہیں پیتے اور کسی حیلہ سے چیب نہیں پڑ
 جو تیرہ سال کی گئی فوراً سو گئے اور آرام پایا اور عوام اس حالت کو رگ پشت کہتے ہیں تسمیہ اسے
 باسم الحلق و تلبین شکم کی اس حالت میں خیاف سے مناسب ہے اور چاہیے کہ لڑکے کو جو تین دن
 ولادت سے گزریں مہدین لکھیں اور کھن خوش گاوین کہ لڑکے صوت ملائم سے لذت اور آرام
 بہت پاتے ہیں اور غیر ملائم سے نفرت تام کرتے ہیں اور وقت ہلانے مہد کے واسطے تنویم کے
 حرکت عنیف نہ کریں تو کلال انہو واسطے کہ یہ حرکت ریاضت تمام ہے واسطے انکے خصوصاً نیچے
 اتصال کے تحریک و رجوع کی سختی سے پلانے والی دودھ کی ہر اور مہد اور غیر مہدین لڑکے کو
 اس طرح سولا وین کہ سر اسکا بلند ہو تو وار و موہ نے فضلات بدنی سے محفوظ رہے سر اسکا
 اور جب وقت بچ گردن کے اور پس گوش اور کش ران اور پشل کے سبب نمون اور شکستوں
 جانیں کہ عفونت ظاہر ہوتی ہے چاہیے کہ برگ مورد کو میسر اور ساتھ گل سرشوی کے ملا کر لڑکی
 تیرہ چھ لکھن تو زخم نہوا و جراثیم میں مٹی اکیلی کافی ہے و فائدہ بیچ تیرہ صناع اور کیفیت
 ارضاع کے طریق صواب یہ ہے کہ وقت ولادت سے اسوقت تک کہ آٹھ پہر ہوں دودھ نہ
 چاہیے تو اگر حرکت اور گر کرے اور آپ طلب صادق کرے اور مہد اور حلق ہلے اور کشادہ
 ہوا اور اگر اس مدت تک باز نہ کھنا دودھ سے ممکن ہو سبب رونے وغیرہ کے ہر چند وقت
 تولد سے بعید ہو بہتر ہے اور چاہیے کہ دودھ دیوین پہلے تصور اشہد چا وین تو تنقیہ و حلا
 مہد کی کرے اور واسطے ہضم کرنے دودھ کے مستعد کرے اور چاہیے کہ قبل ارضاع اول
 بار کے نالو لڑکے کا امٹھا وین اور یہ ایسا ہے کہ اٹھلکی کلمہ کی مٹھائی سے آلودہ کر کے اوپر

یا لوالہ کے کہ خوب لمین آسوت و دوم و بین او تجز بین پونچھو کہ تا نو بیٹے لڑکوں کا ساتھ
جس چیز کے کہ اٹھا وین تمام و لڑکا اُس شے سے ضرر نہ پائے یا کہ تر پائے دینا تو یہ حق لڑکوں کو
ساتھ غریب بیٹے ہوسے کہ ضرر ہی ماکر اٹھایا لگوا کہ بچو نیش مارنا اٹھا اٹھائیں لڑکا اٹھا او چاہے
کہ و دوم کو ابتدا سے تمنا اٹھا و دین اور تدریج زیادہ کریں اور وقت و دوم تو دینے کا ہر مرتبہ
دو کہ لڑکا آپ طلب کرے اور وہ اسلئے کہ رونالز کے کا قبل و دوم پلانے کے فائدہ دکر تا ہر اور
ایک ہفتہ تک لازم ہے کہ تمام دن میں زیادہ و تین مرتبے سے و دوم مذکورین اور بعد کے کو کریں
ہرگز کہ و دوم پلانے آسودگی سے دفعہ یکبھی تدریج اور فاعا اور فاعا مختلف پیدا کر تا ہر اور و دینا
اتفاق ہو و دوم موقوف کریں اور پلانے سے ہضم کو و دین اور جب یکبھی متعدی تین ظاہر ہو
اور اثر امتلا کا نہ ہے اور و دوم مانگے آسوت و دوم دینا چاہیے اور وقت صبح کے جو مضمر و دوم
دے چاہیے کہ پہلے و تین بار اپنے و دوم کو و دینے بعد اسکے پستان لڑکے کے منو میں دے
خصوصاً اگر و دوم میں کوئی عیب ہو اور تدریج اصلاح و دوم غیر مجموعی علیحدہ فائدے میں
آتی ہو اور بانیں کہ بہترین و دوم میں صبح ہی لڑکے کے و دوم بانی کا چہرہ بانی تک کہ تجز بین
پونچھو کہ اگر لڑکا پستان مان کی بدون لڑکے کو و دوم آئیں بیچوے اگر اذیت اُس سے دفع
ہوتی ہو لیکن اگر ان مافات ہو اور مضمر موصوف ان صفات سے کہ مذکور ہوئی موجود نہ ہو
و دوم مضمر کا بہتر ہو و دوم پلانے والی کو چاہیے کہ عادت رکھتی ہو ساتھ و دوم مقویہ اور حافظ
صحت کے تو مزاج لڑکے کو اسی وقت سے قوت ہو کہ اصل عظیم ہو اور و دوم اگر پستان کا ہو اولی
ولادت سے ایک ہفتہ تک دیا چاہیے کہ ان ایام میں و دوم فائدہ ہوتا ہو اور بعض کہتے ہیں کہ یہی
صحیح حق و دوم غیر کے پستان کے و دوم میں نہیں ہو اور بعض کہتے ہیں کہ پہلے لڑکے کو و دوم مان کا دیو
تو از لمے اصلی اور اعضا اسکے و دوم سے خوب فرو ہوئے اسیلئے کہ و دوم پستان کا صحیح حق لڑکے کے
بہتر نہ مایہ کے ہو واسطے و دوم کے صحیح باندھنے اور تقویت کے با بھلاہ قول اور جب بصواب ہو لیکن
اس سبب سے کہ خوف مزاج بھی ہو اور و دوم کہ یہ و دوم ایک بار سے زیادہ دینوں اور کبھی
ایک ہفتہ تک و دوم مضمر کا دینا چاہیے اور اس درمیان میں مان کو لڑکے کے اپنے و دوم کو دیکر
بعض کے سے با اور شخص سے چوسا دے اور سنانا اگر بدون تکلیف سے کہ ہو یا تمہ کے

دو چست سے بہتر ہے اسلئے کہ وہ اپنے میں بحکیمیت ہوا و بعد ایک ہفتہ کے دو دن کا و یکمین کرنا و قیوم
 اور رنگ متدل کے ہر مائین اگر متدل ہو تو مزاج گرمین و نہ ظاہر ہوئے صلاح تک متناظر کرین
 و در جب تک و دوحان کا یا دایہ کا سعد سے نہ اثر یا وے اور دوحہ نہ مینا چاہیے کہیں ہو یا نہ و دوحہ
 متناظر الف کا پینر نہ جمع ہونے و دپانی مختلف کے ہر او و سو وقت و دوحہ پستان سے سبب غلیظ کے بار بار
 چاہیے کہ پستان کو ہاتھ میں لیکر بیچ متناظر کر کے دے اور پھر گرمی و دیر میں علیحدہ کرے اور پھر دے
 تو دوحہ سبب اجتماع کے بیچ متناظر کے سلق میں نہ آوے طرف متناظر کے جاوے کہ یا مہر
 عقب عظیم کا ہوتا ہے اور چاہیے کہ ایک سے تک بلکہ زیادہ کر کے کو خود و دوحہ دونوں مراعات متناظر
 کی لاززم جائین مثلاً کبھی او بی جانب اسکی سے و دوحہ یا وں اور کبھی بائیں جانب اسکی سے تو وضع
 و دونوں جانب کی سیاہی ہو او و سو وقت اثر کار و نے سے سبب و دوحہ سے کے چپ ہو یا جو
 جائین کہ سبب و نے کا جھوک تھی او اگر چپ ہو یا دوحہ نہ لیبے جائین کہ اسے بدن میں کچھ کلین
 ہر یا و چست اسے مزاج پین آلی کہ چپ سبب کو دریافت کر کے حد تدارک کرین تو ہر و نے کے و
 زیادہ سبب و سبب کی ہوا و بہت و کھینا کہ بالکعبہ و ان کو زیادہ قی روتے سے اور نہ تار رک
 کرنے سے غشی ہو جاتی ہے یا صرع او و جنہوں میں قتی نہ تو سر کا غرضہ و نا ہوا و چاہیے کہ
 کرکون کو در و کان کا اکثر عارض ہو نا ہوا و نہ سبب و نے کا ہونا ہر یا ل کر کو لی سبب ظاہر ہو
 روئے کی فکر سے ناقابل نمون او و چاہیے اراض اکثر کون کے عصب کے جانے میں فائدہ
 بیج بیان خیر الیام وضع کے ایک شرط وہ ہے کہ مضبوطان ہو یعنی پک پیر سے سے کہ نہ ہوا و
 پختیش برس سے زیادہ ہو و دوسری شرط یہ ہے کہ معتدل یا کسمتہ ہو او و چاہیے اور شحاتت میں
 متوسط ہو کہ یہ سبب و دلیل جو دت مزاج کی ہیں او چاہیے کہ رگیل چھا ہو اسلئے کہ اچھا ہونا رنگ کا
 تابع اعتدال مزاج کے ہوا و بھی گرمی قوی او و نہ تار ہو اسلئے کہ یہ امر دلیل قوت دل و
 دماغ کا ہوا و چاہیے کہ عضلاتی ہو یعنی عصب اس کے بڑے ہوں اسلئے کہ یہ دلیل زیادہ قوت حرارت
 غریزی کی ہے اور بھی گوشت اسکا سخت ہو اسواسطے کہ سختی گوشت کی نشان کی رطوبت غریزی
 کی ہوا و یا سبب پین صحیح ہوتا ہے او و عفت و کتر قبول کرنا ہر و دوسری وہ کہ اخلاقی اس کے محمود ہو
 اور انفعالات بلویہ سے مانع غصہ و غم اور نامردی کے جلد مغفل ہو کہ یہ دلیل اعتدال مزاج

نہایت عجز کے ہر خون منسوخ بجانے و دور کرنے کا بہتر و عمدہ کہ طیب اللہ کہ ہوا سیلے کہ حاض
 الرطخ اور کریمہ الرطخ اور فضل الرطخ دلیل۔ ذات کی ہر پانچواں وہ کہ مرہ شیرین ہوا سیلے کہ وہ سیلے
 حیدر ہونے کی اور وہ غالب ہونے اور خلط کی ہوتی ہر اور وہ و دوسرا مال پر اثر قلب صفر سے ہوتا ہوا
 اور مال بشریت سے تنفس سے ساقہ قلم کے اور مال پر اثری باختم حاض یا سوداے حاض سے
 چھتا وہ کہ متشابہا لاجزا ہوا سیلے کہ وہ دلیل تشابہ فعل فاعل کی ہر ہر دو دوحہ کے ہوا محسوس
 سا کو ان یہ کہ کریمہ الرطخ ہوا سیلے کہ وہ دلیل کثرت ریح کی ہر یکین جو قوت مضاعف معالج ایسی ہر
 نہ آؤتے تدبیر اصلاح کی کہ ریح اس پر جسے کہ کسی جاتی ہر متغیر ہر طرح جی وہ کہ وضع محل ہر
 مت البی میں ہوا ہوتی مضاعف توین میت جی ہوا یا اس مدت میں کہ وہ اسکی عادت کہ جی
 اور عدا کش لڑنے کی اس مدت میں بدوون کلیم کے ہوتی ہوا سیلے کہ یہ امر دلیل شمت خون
 جین اور اصلاح حال ہر کہ ہر اور ریح تصالح حال و دوحہ کے ان کو اثر تمام ہوا سیلے کہ خون
 حین کا او دوحہ کا ہر اور صلاح او فساد میں مادے کا تعدد بیکر تا ہر نیا مولد عنہ میں اولی طرح
 کہ مشارکت رکھتا ہر پستان سے ولدا کا باعث فساد لین کا ہوتا ہر پس صحت اسکی مال
 نہایت مطلوب ہر اس میں سبب سے وہ دوحہ کا اسقاط سے ہوتا ہر اسکا دینا لڑنے کو منوع ہر اور
 بدستور مضاعف معاد و باسقاط ہر و دوحہ اس کا ہر زمین ہر اگر چہ وہ دوحہ اس اسقاط سے ہو
 کہ جسم حین شکل الوضع ہوا ان اعتیاد و الاستقاط کیون تصادفی وم الطشت او فی الرحم
 شرط ساتوین وہ کہ مضاعف لڑ کا جی ہوا یا اکثر عادت اسکی جسے کی ہو کہ لڑ کا ہوتا ہر اگر چہ بافضل
 لڑ کی جی ہوا سیلے کہ اعتبار اکثر کو ہر اور جانتا جانیے کہ عادت و لذات و کو کی دلیل صحت خون
 شمت کی ہر اور زیادتی حرارت غیر تیزی کی سیلے پیدا لڑنے و کر کی زمین ہوتی مگر خون نفی سے
 قوی سے اور بعض اطباء نے قادی اصل مزین کہ وہ دوحہ لڑنے کا واسطہ لڑنے کے اور وہ
 لڑنے کا واسطہ لڑنے کے بہتر سبب تبدیل ہونے مزاج کے شرطا طوین یہ کہ درمیان و نہ
 مضاعف کے اور رضاغت کے مدت متوسط گذری ہو نہ بعید الحمد ہو نہایت او قریب الحمد
 نہایت ہوا سیلے کہ بعد عجز میں سبب بڑے ہونے و لڑنے کے اور استفادے دوحہ سے فانی
 اور قوی طبیعت کے بیچ تولد دوحہ کے قلت کرتی ہر اور بیچ اقرب عذر کے ظاہر ہر

دودھ شیر پوتا ہوا اور مزاج صاحب دودھ کا ان دونوں صورت میں دودھ اچھا نہیں ہوتا ہوا
پس زمانہ متواسل احسن ہوتا ہوا اور وہ بیچ اکثر کے بعد چالیس دن کے ہر وضع سے ساتون مینے
نک منفرد نوین یہ ہر کہ وقت ارضاع کے جماع سے اور ان چیزوں سے کہ دودھ کو بگاڑتی ہیں
پر سبب کرین اور بغایت دودھ کے سبب کی روایات انسانی اور حیوانی بدنی کے اور کولائیک
چیز میں کہ غیر مناسب ہیں کسی جا وینگی اس بحث کے آخر میں اور معلوم کریں کہ قوی ترین مسئلہ
دودھ کو جماع کے اسلئے کہ خون جیسے کا اس سے حرکت میں آتا ہوا اور راجحہ دودھ کو فاسد اور مقدار
تقلیل کرتا ہوا بھی اگر عمل پیدا کرے ضرر عظیم ہوگا دونوں کو نہ دودھ کو سبب تقسیم ہر جانب خدا سے
ہر ایک کے دوسرے کو لہذا حدیث شریف میں بھی وارد ہوا ہے جیسے مشکوٰۃ المصابیح میں بیچ
ذیل باب الباشرف فی النکاح مسطور ہوا اور تہذیب کا ہم نبی ذکر کرتے ہیں وعن اسماء بنت بزیقہ قالت
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لا تقنوا اولادکم سرفان النیل بدلیا
الفارس فیہ عشر وعن قمرہ رواہ ابو داؤد ومعنی غیل کے نزدیک اہل لغت کے یہ ہیں کہ کس کے
مرد و عورت کو اور حال یہ کہ عورت دودھ پلائی ہو اور بعضوں نے معنی غیل کے ارضاع الحامیہ الخا
فی حال اکل کہا ہوا اور معنی دوسرے کے بمقتلہ ہن بالحد ارضاع حاملہ اور جماع مضرہ عقلاً و نقلاً منسی
عنه ہوا اور اگر یہی دوسری حدیث سے کہ اسی باب سے مشکوٰۃ میں مذکور ہے اچانیت غیلہ کی بھی
معلوم ہوتی ہے لیکن جو حدیث ہنی کے ساتھ حدیث حضرت کے تصاویر کیا ہے ہنی کو غلبہ ہر کہا ہو
قانون اصول المحدثین ساتھ اس کے کہ حدیث ہنی کی عقلاً بھی قوت رکھتی ہے پس عمل کرنا اس پر
اوپر ہر خصوصاً افنیہ کو کہ قادیان اور پراستہ صاحب کے اور متعدد دہو نے موقع جمال کے لیکن
وہ شخص کہ سوائے ایک عورت کے اور عورت نہیں رکھتا ہوا اور واسطے رکھنے مضرہ کے طاقت نہیں
اوسط وہ ہر کہ وہ بھی بقدر امکان کے اس کام سے محترز ہو کر بوقت شدت خواہش کے کشتا
بدن وغیرہ کو لازم ہر اگر اس کام کو کرے لائق ہوا اور امید ہر کہ باوجود ہوا سی سبب سے کہ قنہ میں
اس سے منع نہیں کیا اور شراح مشکوٰۃ نے بیچ دفع تعارض ان دونوں حدیث کے بہت
تاویلین کی ہیں لیکن فیما بینہ کام کا نزدیک اہل تحقیق کے یہی ہر کہ کہا گیا اکتباہ بیچ بیان
غذا میں مضرہ کے اور اس چیز کے کہ اسکو مضرہ جس وقت مضرہ موصوفہ ہوا تو اسے چاہیے

۱۰
کتاب تہذیبی اور مذہبی
تہذیبی مطبعہ انقلوب
پس کتاب تہذیبی اور مذہبی
مطبعہ انقلوب

کہ ایک ہفتہ قبل ارضاع کے اور اقل یہ کہ تین دن تین دن مناسب سکود یون اور ضایع موقوف
 کرین تو وقت ارضاع کے دودھ آسکتا اچھا ہوا و بہترین مذاق میں گینوں اور خندروس اور کثرت
 برد اور بزرگ خالہ اور مچھلی کا کہ بدون عفوئت اور بدون سختی کے ہوا اور مذاق کے جو کچھ کہیں
 ہوا اور بقول سے کا ہوا اچھا ہوا اور فو کہ سے باوام اور فنیق مفید ہیں اور بہترین بقول میں جریہ
 اور خردل اور باد ریح ہیں اس لیے کہ یہ دودھ کو فاسد کرتے ہیں اور ارضاع بھی خالی فساد و شہین
 ہوا اور چاہیے کہ مرضہ کو ام کرین کہ ریاضت معتدل کرے اور استحمام معتدل مناسب و قطعاً القاب
 اور نم اور ہم اسکو نہ پہنچیں لیکن کبھی کبھی ہلکا غصہ اسکے حق میں خصوصاً جو بارہ ازواج ہو مفید اور
 اعتقاد ہیچ تدریس دودھ غیر صالح کے وقت دودھ علیلاً اور بہرہ و بطریق اسکے پلانے کا یون ہر
 کہ نہ ایک باسن کے دوہن اور چوہا میں کہ یون ایکٹ مانے لائق تک بعد اسکے پلانے اور
 مرضہ کو گنجینہ بزوری کہ لطافت مانند پودینہ اور زونا اور حاشا اور حشر جلی کے اس میں کچا
 اور مٹخ کہ ایک قسم مچھلی کی پڑیوں اور طہرین جو صاحب لطیف ہر کھلا دین اور تھوری مولی
 اسکے طعام میں لازم جائیں اور تین چار دن درمیان دیکر اگر گرین گنجین اور پانی گرم سے
 اور جانن کہ ریاضت معتدل اور بدن گرم سے دھونا بیان فائدہ رکھتا ہوا و پناہ شرب پیمانی
 اور تناول کرنا غذا و قن طیب لرا کھانہ بیچ فساد لرا کھ لین کے فائدہ مند ہیں اور جو وقت دودھ
 رقیق ہو ریاضت کو موقوف کرین اور ترقہ اور آسودگی کا حکم کرین اور افندی طیب لرا کھ سے
 جو مولہ خون لطیف کی ہیں کھلا دین اور اگر نافع نہ ہو شرب شیرین یا عصیرہ انگور کا کھلا دین کہ
 بہت نفع دیتا ہوا و بہت سونا فائدہ مند ہوا و جو وقت دودھ گرم ہوا و مزاج مرضہ کا گرم ہو
 تعدیل مزاج کی کرین اور چاہیے کہ مرضہ قبل تناول غذا کے دودھ نہ پلاوے اس لیے کہ نہار حرارت
 مشعل ہوتی ہوا و گنجین مساقہ شرب تیج مجموعاً یا اکیلے اکیلے اثر کھلی کہتی ہوتی اور بدستور
 اگر سبب فساد کا بدودت ہوا فذیرہ اور دودھ نسخہ کام میں لا دین اور تدریس ازواج و فنیق
 لبن کے مفید بیان ہونے کے علیحدہ اعتبار میں اعتبار ہیچ تدریس قلت دودھ کے جہاں قلت
 دودھ کی حرارت سے ہوتا مل کرین کہ حرارت تمام بدن میں پراپا ستون میں فتنہ گو تمام بدن میں
 ہوا و فنیق سبب کے تعدیل یا قبیح چاہیے کرنا اور اگر پستان میں ہو فقط اور اول اسکی ملائکہ

لمس اس کا گرم ہوتا ہے تضعیب میرات کی کافی ہوا وینا سعدلات خفیفہ کا وانی اور بہترین غذاؤں میں وہاں کہ سو مزاج گرم سبب کمی دودھ کا ہو کثک شعیہ ہوا وینا ایک درخت کا آس جگہ کہ برودت سے ہو یا سدھ سے یا صنعت قوت جاذبہ پستان سے زیادہ کیا جاوے اس کی غذا میں جو کچھ کہ لطیف اور نال بجزارت ہو کھانا ختم گاجہ کا مفید ہوا و خود گاجہ نہایت منید ہوا و تعلیق محاجم ناری کی بدون سختی کے نیچے پستانوں کے فائدہ مند ہوا و جس جگہ کہ سبب کمی دودھ کا کمی تناول غذا کی ہر حریرہ کہ جو اور بھوسی اور حب سے بنا یا ہو کھلا وین اور توفیر بیج غذا سے مناسب کے کرین اور واجب ہوا کہ بیج حریرہ اور غذا کے اصل راز یا بیج کی اور بیج اس کی اور بیج سوئے کے اور بیج نیر داخل کرین اور پستان دودھ والی میٹل اور بنی پکا کر کھانا بیج کشیر دودھ کے نہایت مفید ہوا و مجرب ترین دوا یہ کہ اس باب میں دودھ کا ایک ورم مرضہ یا اثر طین خشک بیج ماہ الشعیہ کے کئی دن در دوا دیون اور سلا قہ اس نمک یا بیج کا بیج پائے شوئے کے یہی عمل کرتا ہوا چند دوائیں کہ بیج کثرت اور توفیر دودھ کے نفع بہت رکھتی ہیں مذکور ہوتی ہیں روغن گاؤ ایک و قیویون اور دوا ایک کاسہ شراب کے اگر کرین طین اور سم لیکر شراب میں ملا دیں اور پین اور پستان پر غسل ناردین کو ساتھ توت اور دودھ کہ می کے خدا کرین و دیگر باد بخان پانی میں جو ش کرین ایک و قیہ اس کا جو ش شراب میں ملا کر پین و دیگر بھوسی اور بولی کو شراب میں جو ش کرین اور پین و دیگر بیج سوئے کے تین اوقیہ تخم حذوقی تخم گندنا ہر ایک سے ایک اوقیہ تخم رطبہ میٹھی ہر ایک سے دوا و قیہ سبکو کوٹ کر چھانین اور عصارہ برگ علف شہد اور گھی میں ملا کر بقدر احتیاج کے دین اور جانین کہ بہت لمبا پستان کا بیج تکثیر دودھ کے اثر تمام رکھتا ہوا و حسبقت سبب نسا دودھ کا کثرت دودھ کی ہو کہ مجتمع او کثیف ہو کر فاسد ہوتا ہے تہذیب اس کی کم کرنا دودھ کی تغذیل غذا سے و تناول کرے اشیائے قلیل غذا سے او تضعیب کرنا کمون اور سرکہ کا یا طین خرا و عیس مطبوخ کو ساتھ سرکہ کے او پر سینا و پستان کے نفع تمام رکھتا ہوا وینا پانی شوکا مفید ہوا فائدہ بیج تہذیب نظام کے یعنی دودھ سے باز رکھنا جانا چاہیے کہ مدت طبعی صفا کی دوا برس ہر پین بیج شروع سال تیسرے کے دودھ جوڑا دین اگر کوئی مانع نہوا و قبل نظام کے جس وقت لڑکے کو خواہش تناول غذا کی سوئے دودھ کے ہو تھوڑی تھوڑی دیون

غذا ان میں مناسب اور ملائم سے اور چٹانیاں یعنی دانت اچھے چٹکے لگین بیج غذا کے توی کے خفیت کو
 بہتر بنیج اور ہرگز وہ چیز کہ چیلانے میں سخت ہوں دیوین کہ سبب و تیری چٹکے دانت کا سونا ہر
 بہ سبب تحلیل کرنے اور کے سخت چیلانے سے اور پہلے وہ چیز کہ اس وقت میں دیے سکتے ہیں روئی
 کہ مضر وہ چیلانے سے اور لڑکے کو دے بعد ویکے روئی کو پانی اور شہب میں یا شہب یا دودھ میں
 دے سکتے ہیں اور جو وقت غذا دینے لگین پانی بھی تھوڑا دیوین خصوصاً کہ زیادہ گرمی کا ہوا اور لڑکے کا خوش
 پانی کی کر کے کبھی کبھی پانی تھوڑی شہب بہن ملا کر دیوین اور ہرگز نہ نو فریکھانے اور پانی میں کرین
 کہ سبب متلا کا ہوتا ہوا اور اگر متلا پیدا ہو نشان آسکا پھولنا پیت کا ہوا و سفیدی رنگ کی اور تہذیب
 آثار اس کے چاہیے کہ اس حالت میں کوئی چیز اس کو نہ دیوین اور تھوڑی کرین کو لڑائی دوت
 اور جب قدر زمانہ نظام کا نزدیک ہو چکے دودھ میں تحلیل کرین تا وہ زمانہ میں تکثیر اور راتوں کو نہ
 سے بیدار کرین تکلیف سے اور دودھ دیوین تو سب نفرت کا ہوا و رتوں میں کھانا بہت کھلاو
 تو حاجت دودھ کی کہ ہوا و رت پستان کی نزدیک کر کے اکثر کرے زمین تو وقت نظام کے
 مطلب و ن تکلیف کے حاصل ہوا و بعد نظام کے حریر سے اور کھوم خفیت دے سکتے ہیں اور
 نیکو ترین پاشیا میں جاول اور دودھ اور ہر سبب گوشت نرم کا اور روئی مانہ سے کی اور مانہ اس کے
 اور واسطے شعل لڑکے کے روئی اور شکر کے ملو پناوین مانہ خرتے کے اور کبھی کبھی ایک بلوط
 اس کے ہاتھ میں دیوین اور اس طرح لقب اور شغل جو کچھ سبب فراموشی پستان اور دودھ کے بین
 کام میں لاوین اور اگر لڑکا پستان کی یاد میں اضطراب کرے اور دے چاہیے کہ گرمی چیز
 غیر ضرور پستان کے طلبا کرین اور اس کے منہ میں پستان دیوین کو سبب لڑائی کے دودھ
 نفرت کرے اور حیلہ اس میں بہت اور مشہور ہیں اور بہترین جو سم واسطے نظام کے بہار اور
 خریف ہر وقت ضرورت کے آخر جاری ہے میں بھی مختصر لیکن بیج غلیظ گرمی اور جار سے کے
 نچا ہے اسلئے کہ گرمی میں خوف ہے کہ اسہال عظیم ہوا و جار سے میں سوہضم اور تانہ لڑکے
 اور اگر سبب ضرورت کے گرمی میں اتفاق نظام کا ہو واجب ہے کہ حیرین بسکین العطش کہ
 میل طرف تھن کے رفتی میں سرد کر کے ہر ساعت تھوڑی تھوڑی دیوین تا تھوڑی و شہب
 اور شیر خورہ ہوا و دارمانہ لڑکے دینا چاہیے اور غذاؤں سے ہلا و اور شکر اور دہی اور

روٹی اور انداز کے مناسب ہو اور محبت جرب سے پرہیز کریں اور دیر تالو کے خانا بنائیں کہین
 دیریاں دیکر اور نشا سے بچ کر اور گلاب کھل کر کے ہجگا طلا کرنا واسطے تشنگی کو کون کے نہایت
 نفع رکھتا ہے لیکن اس سبب سے کہ استعمال کر کے کا اور دیر کو کون کے خالی نقصان سے نہیں
 جب تک ضرورت قوی نہ ہو نہ پیا چاہیے اور باتوں کو مٹا دیر ہا تھا اور ہاتھوں کے ہاند مٹا اور نہ
 دن کے یعنی دو پہر کو نہ بچ دینے کے کہ سرد ہو جھانا اور بدن کو اس سے دھونا مفید ہے اور اگر
 جاڑے میں ضرورت سے دو دھو جو تلو دین چاہیے کہ اخذیہ گرم بال فعل کیلادین اور بہت سرد
 پانی سے منع کریں اور بدن کو گرم رکھیں اور نو کہ مناسب وقت کے دینا چاہیے فائدہ پہنچے
 اور بر سر طفل کے اور تیز آسانی سے نکلنے دانت کے اور اس چیز کے کہ ایسے تعلق رکھتی ہے
 جس وقت کہ لڑکا اوپر بیٹھنے اور بٹھنے کے قادر ہو چاہیے کہ اوپر فرش صاف کے اسکو بٹھائیں تو سختی
 زمین سے تکلیف نہ پادے اور احتیاط کریں تو بلندی سے نہ پھسلے اور جو کچھ تیز اور نوک دار ہو
 اس سے دور رکھیں اور جب تک کہ آپ بال طبع میل بیٹھنے کا اور چلنے کا کلمہ ہے اسکو تکلیف نہ پہنچے
 اور ہمیشہ بیچ تہذیب انصاف کے کوشش کریں اور نرمی اور رضامندی سے ہمیشہ اسکو کہیں
 کہ بدترین چیزوں میں غم اور غصہ ہر خصوصاً لڑکوں کو اور نزدیک لڑکے کے فحش نہ کہیں اور
 ہوا سے کلمات اچھے کے اور کچھ نہ سکھا دیں ایسے کہ جو کچھ اس وقت میں عادت ہو جاوے گی زوال سکھا
 دشوار ہو گا اور جس وقت جہاں اگلے دانت کا شروع ہو چلائے اشیاء سخت سے باز رکھیں لہذا ذکر اور
 دماغ تیز گوش اور چربی مرضی کی اوپر عمور کے ملین واسطے آسانی جننے دانت کے اور اگر دماغ غنیمت
 نور دماغ شیریں عوض اسکے ذالین اور جس وقت دانت ظاہر ہوں اور لڑکا قدرت پاوے اور پکاٹنے کے
 چاہے بیٹھنے کہ ایک ٹکڑا اصل السوس تانے کا کہ بہت خشک نہ ہو اس کے ہاتھ میں دیوین ایسے
 کہ اس میں دو نفع ہیں ایک وہ کہ اپنی انگلیوں کو نہ چباوے دوسرا یہ کہ منہ کے حال کو اصلاح
 کرے لہذا اور قریح اور در دلت سے محفوظ رکھیے اور بھی پیا چاہیے کہ کبھی کبھی نمک اور شہد اور سرے کے
 منہ کے ملین کہ موجب امن کا ہر قلعاع سے اور جان اصل السوس تازہ نہ لے خشک کو
 پانی میں چھو کر دیوین اور جس وقت لڑکا بائیں کرتے لگے اسکی زبان کی خبر کو انگلی سے
 لیتے رہیں تو مستین اوپر گویائی کے ہوا اور جس وقت قدرت اوپر دھڑکنے کے پاوے نرم

زمین پر اجازت دیوین کہ دوسرے موافق اعتدال کے اور آن کیلون سے کہ سب تکلیف کے
 نہون شخصیت دیوین کہ کیلن لٹر کون کو رایت بدن اور نفس کی ہر اور جو وقت قابل تہیم
 کے ہوں اور وہ اکثر بعد چوتھے برس کے ہر خصوصاً بعد چوتھے برس کے مودب کے سپرد کریں
 اور آسمان نری اور تہیج مرغی رکھیں تو موجب بلال کا نوا اور جو جلوس برکت مانوس حضرت
 امین ہامین حضرت ابو محمد احسن اور ابو عبد اللہ احسین مولانا مولیٰ ثقلین کا اجازت نبی تعالین
 صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ واطحاب وسلم کے بعد گزرنے چار برس اور چار مہینے اور چار دن کے بیچ
 کتب کے ہوا اور بعد اسکے تمام مسلمان اور یونین نے اسکو اختیار کیا اور افتتاح باب تعلیم کا
 اسکو قزوین مراعات اسکی کثیر البرکت ہر قائمہ بیچ تدریس کلی اطفال کے جانین کہ مزاج احمکا
 بیچ نہایت نزاکت کے ہوتا ہر پس انکے معالجے میں احتیاط تام واجب ہوا جانین اور جس چیز
 کہ قوی الاثر ہو اور اوپر کی طبع کے تکلیف اور سختی نکرے احتیاط کریں جہاں تک کہ ممکن ہو
 اور کافور ہرگز دیوین اور بدستور جو چیز کہ مفرطاً حرارت یا شہید البرودت ہوا و ترشیو سے
 منع کریں خصوصاً وقت پینے دودھ کے لیکن بعد فطام کے کنبجین قلیل الحومست مجوز ہر اور جو
 مزاج اطفال کا رطب مائل بجزارت ہر اور حفاظت صحت کی مشابہ ہوتی ہر چیز کہ دیوین چاہے
 کہ رطب ہوا و میل بجزارت رکھتی ہوا و ہرگز کوئی چیز کہ مراد خشک دیوین مگر کوئی عارضہ
 اور جو اعضا سبکے ضعیف ہوں اگر موافق مزاج کے تقویت آگئی کریں نہایت بہتر ہوا و وہ
 استعمال مضرعات قوی سے ہر اور نو کہ مناسب کے دینے سے کہ کبھی کبھی دیتے رہیں اور خلوص
 کریں کہ انار مقوی جگر ہوا و ربی اور رام و دہشیرین مقوی معدہ اور سیب مقوی دل ہر اور
 بھی واسطے تحقیق گردد اور مشائے کہ تخم خربزہ اور تخم حبازی نافع ہوں اور بدستور ہونف کو
 کوٹ کر اور حیان کر اور شکر کہ کبھی کبھی کھلا نامفید ہا مین اور رشیج کے علاج میں ملاحظہ
 حال مرضہ کا اکثر کریں کہ الطفل یعالج بعلاج مرضہ مقرر ہر اور تجربہ مین پہونچا ہر کہ اکثر
 امراض ایسے کے ساتھ معالجہ مرضہ کے اور اصلاح دودھ کے بذائل ہوتے ہین اسلئے کہ
 جو فساد کہ ہر اکثر غذا سے عارض ہوتا ہر اور رشیج کو کہ ابھی تک مد غذائہ پہونچی ہو غذا وہی
 دودھ ہر پس بیچ تہیم مزاج اس عادتہ کے اصلاح اسکی کافی ہر اور اسکو کہ حج بین الفل

بالارضاع کرنے میں بھی تدبیر مضعد کی اور اصلاح غذا کی وافی ہو اور حاجت دینے دو اکی مٹھل کو
 نہیں ہوا رہنے دینے دو اکی مٹھل کو غرض عمدہ وہ ہو کہ جو کچھ جنس دو ہو لا محالہ مخالفت ہو
 امر طبیعی کے کما قورنی ملاء اور طبیعت طفل کی بہ سبب ضنعت کے اور عدم اقتدار کے عاجز ترقی ہو
 اس امر سے کہ اسکو تسخیل کرے اور قوت اسکی نکال کر مغل میں لاوے اور کہیں دو امر مضعد کو دیتے
 اور دو دوا اسکی اثر سے تکلیف ہو فائدہ مطلوبہ بیرون تکلیف کے حاصل ہوتا ہے کما لا یشئ
 تکلیف دو دوا کا کیفیات ادویہ سے دو طرح ہوا ایک وہ کہ بدن تکلیف ہو اس دوا کی کیفیت
 اور اس سبب سے دو دوا اسی اثر سے تکلیف ہو اسلیئے کہ بدن گرم ہو مثلاً ظاہر ہو کہ خون اور
 دو دوا کبھی بدن کے ہوا البتہ بھی گرم ہو گا دوسرا یہ کہ دوا مذکور صاحب غذا نیت کی ہو اور
 خون موافق اسکی پیدا ہو گرم یا سرد اور خون مذکور سے دو دوا بھی ویسا پیدا ہو لیکن جانین کہ
 ایسا تکلیف بعد دیر کے حاصل ہوتا ہے اسلیئے کہ غذا سے دوا کی سے خون پیدا ہونا اور خون سے
 دو دوا جو بین آفات ملت چاہتا ہے بخلاف پہلی صورت کے کہ اس میں تکلیف جلد ہوتا ہے بیان
 کہ کہیں ہجرت وارد ہوئے کوئی چیز کے معدے میں اثر اسکا تمام بدن میں سرایت کرتا ہے کما المشہور
 اور جو مضعد کو اس سال یا قریب ہو بالطبیع یا صنعت سے چاہیے کہ اس دن دو دوا اسکو کھلا
 اسلیئے کہ اضلاع بدن کے اس سبب سے حرکت کرتے ہیں دو دوا اسوقت میں پیدا ہوتا ہے کہ
 ناقص الاستحالة ہوتا ہے اور بھی اسبجکہ کہ اس سال یا قریب استعمال کرنے دواسے ہوا ہو قوت اسکی
 دو دوا میں ہو پیکر لڑنے کو بھی اس سال یا قریب ترقی ہو اور استفراغ بیرون حاجت کے ظاہر نہیں ہو
 لیکن اسبجکہ کہ تدبیر مضعد کی کفایت نہ کرے ان چیزوں سے کہ واسطے علاج امراض بیرون
 مذکور ہو جو بنا سبب زیادہ اور طاعن زیادہ انکو ہوا اختیار کرین اب کئی مرض کہ عارض ہوا
 انکا لڑکوں میں اکثر ہے اور اطباء نے تدبیرین اور ادویہ مجربہ اکثر لکھے لیے ضابطہ کے ہیں جنہم
 کرتے ہیں ریح الصبیان ایک مرض ہے کہ دفعہ واقع ہوتا ہے اور لڑکے کو بیہوش کرتا ہے اور
 ہاتھ اور پاؤں کو پٹیتا ہے اور کف مخمرین نکالتا ہے اور یہ مرض نزدیک بعضوں کے سوا
 صرع کے ہوا لہذا مشابہ صرع کے گمانا ہے اور سبب اسکا کہتے ہیں کہ ریح غلیظہ ہو کہ دو دوا میں
 مجتمع ہو کر قحط کو بند کرتی ہے اسطو پر کہ شدیون اور دروز اسکے کھل جاتے ہیں اور بعض

لوگ یہ کہتے ہیں کہ دو ایک قسم صرع کی ہے اور ام العصبیان اور فرغ العصبیان اور دم الشیامن
 بھی اسکے نام ہیں لہذا یہی ترائے کہ اور بعض لوگ نے ام العصبیان کو مخصوص کیا ہے اس صرع
 سے کہ تبہ حرق کے تحت ہو اور بعض لوگ اس حالت کو اگر تریبہ ام العصبیان کہتے ہیں اور
 ریح العصبیان اور یہ اختلاعات بیچ مقصود کے نقصان نہیں کرتے اسباب اور آثار موجودہ کو
 ملاحظہ کرنا چاہیے اور موافق آنکے تیار کرنا چاہیے علاج وقت ماضی ہوئے اس حالت کے
 باقیہ اور یا تو ن مریض کے کمزور اور تھکیاں ملین سخت چیز سے اور اسکو چھوڑیں کہ انشراح
 کرے اور بازہ اور رافون کو سنبوط باندھیں نہیں اگر علیلہ ہوش آوے بستر پر اور اگر طول کر
 یا متواتر ہو نہ کرین کہ آثار کون غلط کے غالب ہیں مطابق اسکے تدبیر کریں مثلاً اگر آثار
 سفر کے ظاہر ہوں اور تب محرق ہو ساتھ تیرید اور ترطیب کے کوشش کریں شربا اور سونہ
 اور فہرہ اعلیٰ الراس اور بہترین مرطبات میں دھنا تازہ دودھ کا اور پالو کے ہلور لکڑی آسین آلودہ
 کر کے آسپر رکھنا نفعی و دھواں کا کہ نہایت مفید ہے اور اسی طرح تراشہ کر دکا اور پرمے کے رکتا
 اور سرد مقام میں رکھنا اسکواور زخم شاذ سے اور طاس کے پلانے سے اور طینات مناسبہ
 طبع کو کولہ میں اگر تھیں ہو اور واسطے دور کرنے تشنج کے روغن گل یا مسک نیم گرم پانی میں ملا کر دینا
 ملین وقت مرض کے اور بھی اجدا اسکے اور اگر علامات بلغم کے ظاہر ہوں تسخین میں کوشش کریں
 اور جو بلغم سے اکثر ہوتا اکثر اطباء نے واسطے اس مرض کے وہ دوائیں کہ شدید للنفعت ہیں ہونا
 دیکھی ہیں اور وہ یہ ہیں صحتہ جندہ پیر تر کون قینون کو بلر لیکر آسین پسین اور غذا توین حبہ کے
 دودھ میں ملکر دجو کرین یعنی مطلق میں والین کہ فوراً نفع کرتی ہے ریح العصبیان متروک البر
 کو اور بھی شاذ عادت سے اور مشروبات سے کہ بلغم رقیق کو ٹھالتے ہیں طبع کو نرم کریں اور وہ چیزیں
 کہ بانجھانیت اس موضع کو نفع کرتی ہیں یا تعلق ماقہ سے رکھتی ہیں اور کثیر الاثر ہیں انگو
 ہم جلد کر کرتے ہیں انتخاب بیچ کتب بعض محققوں کے لکھا ہے کہ ام العصبیان اگر کون کو
 نہیں ہوتی ہے اگر ساتھ تبہ اور حرارت مزاج کے اور ذائل ہوتی ہے استعمال کرنے دوسرے ہوتا
 سے اور یہ خبر دیتا ہے اس اختلاف کو کہ اوپر گذرا ہے کہ وہ کہ بعضہ جہاں نے اس عبارت سے
 لگن کیا ہے کہ حالت مذکور اگر کون کو جو ہوتی ہے مطلقاً نام اس کا ام العصبیان ہے اور

اسکی سوائے تیرہ کے نکرنا چاہیے اور اس گمان فاسد سے عاجز و محوم اپنا کرتے ہیں اور ایک عالم کو
 تباہ اور ہلاک کرتے ہیں اور کچھ فائدہ نہیں ہوتا اور نظر اس کے بیچ کتب بعضہ مرقن کے لکھا ہے کہ سرج العیال
 مادہ بلغم سے ہوتی ہے ملاحظہ اختلاف الفاظ کا کرے اگرچہ حرارت مفرط ہو تخمیناً فراطین کہتے ہیں
 اور مبادرت قتل میں کرتے ہیں اور یہ دونوں اسے فاسد ہیں احتراز ان سے واجب ہے اور کیا گیا
 کہ سرج العیال مراد ام العیال کے ہو یا مخالف اسکے بیچ علاج کے مراعات علامات اخلاط
 کی لازم ہے اور موافق سبب موجود کے تدارک واجب ہے اور جو چیز بالخاصیت نفع کرتی ہے خواہ مائع و حرارت
 کے ہو خواہ بدون حرارت کے یہ ہر قادر ہے حیوانی کہ عبارت حجرۃ انٹیس سے ہر دو دو یا دو غ مین
 پسین اور تھوڑا کھلاوین اور باندھنا اطراف کا اور وضع محاجم کا اور پیرسا قون کا دینا جنہ پیر
 بیچ کان کے اور شغذناک کے اور تھیلیاں یا تھور اور یا قون کے مفید ہے اور بدستور دینا تیز آہ کام
 اور پیرکٹ پا کے نفع تمام رکھتا ہے اور اسید طور خردل کو پیسیا کر پیرکٹ پا کے ملنا فائدہ دیتا ہے اور
 پیرابہ ہر گوش کا آدھا دھلکا یا ایک دانگ پانی میں حل کر کے دینا یا خاصیت مفید ہے اور طریق
 اسکا بیچ اس سال صبیان کے کما جاتا ہے اور تجربہ میں ہے جو بچا ہے کہ کئی لڑکوں کو کہ سرج العیال
 تین چار فوٹ سے تجاوز کیا تھا ایک نگر ام جان کا آگ مین سرخ کر کے درمیان دونوں ابرو
 کے داغ دیا وقت مرض کے اسکی سوزش سے فوراً فائدہ ہوا اور پھر عود نہ کیا اور بعض لوگ
 بکری کی سیگنی سے اور سوسا سے بھی داغ دیتے ہیں اور فائدہ ہوتا ہے لیکن دو تین دن میں
 اسی مرض میں مبتلا رہا ہوا اور سرخی آنکھ کی کد رہی ہو اور توقع منقطع ہوا ایسے وقت میں
 تعذیب داغ سے مناسب نہیں ہے فائدہ جانا چاہیے کہ سرج العیال اکثر لڑکوں نابالغ
 کو ہوتی ہے بسبب یا دلی رطوبات داغ کے اصل پیدائش میں اور قاعدہ اس رطوبت کا ہے
 کہ کبھی بیچ حالت ہونے جنین کے رحم میں پاک ہوتی ہے اور کبھی بعد ولادت کے قروح سر
 اور اورام سے پاک ہوتی ہے اور اگر تھیرا اسکا نہ رحم میں ہوا اور نہ بعد ولادت کے قروح سر
 و اورام سر سے ضرور ہے کہ یہ مرض ظاہر ہوا ویرت اتفاق ہوتا ہے کہ مرض مذکور بدوان
 علاج کے وقت بالغ ہونے کے خود بخود زائل ہوتا ہے بشرطیکہ اور سوء تدبیر نہ ہو اسی
 جبب سے بعض لوگوں نے کہا ہے کہ صرع شیر خوار کو علاج نہ کریں بشرطیکہ جلد گذر جاوے

اور پھر اس لیے کہ بہت ہوتا ہے کہ مادہ ہلکا ہوا اور جبکہ گدڑ جاوے بسبب سو ادب کے دشوار ہوتا ہے
 چنانچہ اس کا لیکن حال مضمر کا بہت حال میں واجب بانیں اور طفل کو جس چیز سے کہ محرک اس
 مرض کی ہے دور رکھیں مانند اس اور ز قوی کا اور دیکھتا راق چیز اور روان کا اور چڑھنا اور
 بلندی کے اور کھٹا اور بیکہ جتنے ہو اسکے اور مانند اسکے اور گشت بکری دگایے اور گھوڑے کے
 مانند اسکے اور جو چیز کہ بھرا مانگیر مانند کرفس کے دایہ کو نہ کھلاوین اور مباح سے البتہ باز رکھیں
 اور پوشیدہ نہ رہے کہ بیچ ابتداء ماہ کے اس مرض کو قوت اور حرکت زیادہ ہو اور اس سبب سے
 جس لڑکے کو کہ یہ مرض مکرر واقع ہوا ہو اور ابھی تک رفع ہونا اسکا متحقق نہوا احتیاط اسکی تدبیر
 میں کرتے ہیں اور شروع مینے میں چند بیدار تر سو گھلاوین بلکہ اوپر جو بولے کے اور لباس کے تخلیق
 کریں اور تھوڑا اس راتوں کو کھلاوین خصوصاً اگر رونا بدون سبب کے اور بدون تغیر
 کے اور بدون نفس کے اور مانند اسکے کہ آثار تقدم مرض مذکور کے ہیں ظاہر ہوں قصد تمام
 اسکی محافظت میں کریں اور یقین طبع کو روانہ رکھیں عطیہ متواتر اگر سبب ورم گرم کے ہو کہ
 بیچ نواحی دماغ کے ہوتا ہے آثار ورم کے یعنی تپ اور حرارت ظاہر ہوگی علاج اسکا تبرید کرنا و
 کاساتہ علیہ بارہ کے اور ساتھ تھوڑی عصارہ اور روغن موافق کے بہترین عصاروں میں یاقی
 کہ دی تانہ کا اور یاقی تہی و صیانت کرنا اور پانی کو کما ہوا بہترین اداں میں روغن بنفشہ اور
 روغن کہ واد مانند اسکے جو ان عصاروں سے ملے ساتھ جس روغن کے کہ ان روغنوں سے
 ملے ملاوین اور اوپر سے کہ لین اور اگر سبب برو کے ہو کہ اسکے سر میں پہونچا ہے پر تقدم ملاقات
 بردکا اور نہوا آثار ورم کا گواہی دیتا ہے علاج اسکا یہ ہے کہ یا روغن کو باریکہ بنیس کر یا چیز
 کریں اور زمین رکھ کر ناک میں بھونکین جلد نفع کرنا یا روغن بھونکین کہ بکری کے
 گردے سے وقت کباب کر نیکہ چکنا ہے کئی قطرہ دیگر ناک میں چکا وین کہ مفید ہو اور اگر مغفران
 اور قد تھوڑا لیکر اور کوٹ کر بخور کریں اور ناک کو اسیر رکھیں عطیہ منقطع کر وکتا ہر فائدہ
 علامت قرشی نے بیچ شرح قانون کے اور اس قول شیخ رئیس لکھ ورم نواحی کو سبب
 عطیہ کا لکھا ایسا دیکھا ہے اور کما ہوا آثار استیفاء فان غرض العطاش للورم بعد او
 بھی دلیل بیان کی کہ اگر ورم گرم دماغ کا موجب عطاش کا ہو پھر زمینہ چاہیے کہ بیچ ستر

اسی طرح کہ
 اس کا سبب
 اس کا سبب
 اس کا سبب
 اس کا سبب

عطشہ بہت لازم ہوا اور ایسا نہیں ہوا اور نزدیک اس فقیر کے اس راہ میں نظر ہوا اس لیے کہ نزدیک
 معقون کے عطشہ الہی حرکت دہانی ہر کہ طبعیت اس سے دفع کرتی ہر موزی کو براہ نامک کے
 قطع نظر اس سے کہ دفع ہو یا نہ ہو لہذا لوگوں نے کہا ہر کہ عطشہ واسطے علاج کے غیر لکھنؤ کے کسی کے
 واسطے سینہ کے اور شک نہیں کہ ورم موزی ہر پس پیدا ہوا عطشہ کا ورم سے کیوں مستعد ہو
 اور ظاہر ہر کہ نہ لازم ہوا عطشہ کا ہر ہر سامین قبح مقصود میں نہیں کرتا ہر سبب مکان میں
 ہونے بعض ماکن و مانع کے اس سے نزدیک ورم کرنے کے خصوصاً بیچ اطفال کے کہ قریب ہیں
 مبر سے اور قوت بیچ نشو کے اور ثابت ہوا ہر کہ عطشہ بدون قوت کے نہیں ہوتا ہر اسی ہیست
 شیخ رئیس نے کہا کہ من قرب موتہ لا تسلخ ان یعطس بل احوال عظمیٰ لکھنؤ کا ادا پر حال
 اعصابی اور لوگوں کے قیاس کرنا چاہیے عطاش بضم عین مملہ اور شین مجبور عطش سفر ملازم
 اسکو ہر اس نام سے سہل ہوا اور اس سبب سے کہ تالو آسمین نیچے بیٹھ جاتا ہر نزول الیا قوت کجا
 کہتے ہیں اور فارسی میں ہر تشنگی مشہور ہوا اور بعض اس لفظ کو غطاس نہیں سمجھتے اور سین مملہ میان کیا
 ہر ولا مشافہ فی الاحماہر بالجلد وہ عبارت ہر ورم گرم سے کہ بیچ عطشے دلیغ کے ہوتا ہر علامت اسکی
 وہ ہر کہ تالو اس جگہ کہ نرم معلوم ہوتا ہر نیچے بیٹھ جاتا ہر وجہ بقدرانی پلین ریٹین ہوتے اور
 شاید ورناسکا اکثر انکھ اور حلق تک پہنچتا ہر مشارکت سے اور رنگ چہرہ کا اور اکثر بدن کا
 نمد ہوتا ہر قوت درد اور غلبہ صفر اسے اور بہت ہوتا ہر کہ قبل اسکے پیدا ہونیکے شور سر میں ظاہر
 ہوتے ہیں علاج ساتھ تبرید اور مرطب دماغ کے کوشش کریں اس طرح ہر کہ اثر شدہ دے
 تازہ کا اور زیادہ تازہ ساتھ مرطباتی دہنیا تازہ کا اور پانی کو اور پانی برگ خرفہ اور روغن گل کو
 یا کو ساتھ ورم غل کے یا بنفشہ تازہ کوٹ کر ساتھ خیار تر کے کوٹ کر جو ان میں سے ہوا وپر
 تالو کے رکھنا فائدہ مند ہر اور بھی خرفہ کوٹ کر تنہا یا ساتھ روغن گل کے اثر تمام رکھتا ہر اور چہرہ
 اوپر سر کے کھینچا ہیے کہ خشک ہونے میں عین بدستے رہن ساعت بعد ساعت کے اور
 شیر و خرم خرفہ کیل یا خجور ٹری بلبا خیر لڑکے کو کھلانا اور اسکے پین کو تازہ گھی سے یا تر بزرگ
 پانی سے یا چو شاندے اشتر فار سے دھونا اور صفائی اوپر تھیلی مائتہ و یا ٹون کے لگانا اور
 اطراف کو سرد پانی میں رکھنا سو دھندل اور غذا لڑکے کی اور صفائی یا بیکل سرد اور مرطب

دفعہ کے کرنا چاہیے اور تدا بین مناسب جو سرسام گرم ہرے کو گون بین مقرر اگر کرنا چاہیے اور ماہی شعیہ بہت
 اچھا ہوا دیا چنانچا ہیے کما سال اس مرض میں اچھا نہیں ہر پس اگر سال جو طبائشیر اور خرفہ کو بریان
 کر کے مفل کو دیوین اور مرض کو بانی سوتی الشیخہ اور انہما کے جو قاض ہو کلا دین تو جلد بند ہوا اور
 بھی مرض کو بخیر سے بچا دین بکا تغیل غذا کی کرین کہ یہ امر باعث جنتا سال لڑکوں کا ہوا اجتماع اللہ
 فی الزاں یہ بیماری ہر کہ طوبت مالی بیج سر کے جمع ہوتی ہیں اور عام لہر کہ خارج قحف سے جمع ہوت
 خیمہ جلد کے یا داخل قحف سے اور غشائے سخت کے اور محل اجتماع طوبت مذکور کے بھی دو جگہ ہیں
 اور صوٹ اس مرض کا لڑکوں کو اکثر ہوتا ہر بسبب طوبت ان کے دماغوں کے اور اسکو موانع محل
 دو قسم میں بیان کرتے ہیں قسم پہلی وہ کہ پانی خارج قحف میں جمع ہوا اور عرض اسکا اکثر بیج اطفال
 بسبب غشائے قلابہ کے ہوتا ہر کہ سر کو دبا تی ہر زور سے اور اس سبب سے منہج عروق کوئی سخت کا
 کھلتا ہر اور خون مالی سیلان کر کے پیچہ جلد کے جمع ہوا اور شاید کہ مطلقہ دوسری بولے رصوبت الی کے
 جمع ہو علامت اس قسم کی یہ ہر کہ تنگ جلد کا اپنے حال پر رہتا ہر اور جلد نکلی معلوم ہوتی ہر اور جو
 انٹلی رکھ کر دوا دین ویسا اور رفع ہووے اور دنگرے اور بھی ہائے صورت میں کہ کھلتا شہر گون کا
 سبب ہوتا ہر بیکہ اور سر لازم ہوتا ہر خصوصاً اوائل میں فرق درمیان اس مرض کے اور درم کے
 کہ سر میں ہوتا ہر یہ ہر کہ متغیر ہونا رنگ اس جگہ کا اور مخالفت ہونا لہلہ اس جگہ کا اور احساس نفع اور
 درد کا خاصہ درم کا ہر اور نہ ہونا ان اعراض کا اور یا یا یا انارائیت کا لازم اجتماع طوبت کا ہر
 علاج نظر کرین کہ وہ طوبت مقدار میں بہت ہر یا تھوڑی اور اسی محل میں محصور ہر اور اس
 محل کو بکیرے ہر یا محصور نہیں ہر اور نزدیک بانے کے منفع ہوتی ہر داخل کو اگر مقدار میں بہت
 اور یا محصور ہوا اور دخل میں دفع ہوتی ہر چاہیے کہ معالجہ اسکلرین کہ تدارک سکا نقصان
 کرنا ہر اور اگر مقدار میں تھوڑی ہر اور مکان کو نہیں بکیرے ہر تدریج کر سکتے ہیں اور یہ طرح
 ہر ایک وہ کہ محملات خفیف خما دکرین اور اوپر اس کے ٹکڑے پیسے کا باندھیں دوسرے وہ کہ شقیہ
 تو طوبت نکل جا دے بعد اس کے باندھیں اور دین دن تنگ شراب و زیت اس پر تھوڑی تھوڑی
 پیو بچاتے رہیں بعد اس کے ربا کو لین اگر زخم فراہم ہوا ہو بہر و نہ مرہم بدل اور شمد سے
 علاج کرین یا حیاطت کرین موافق تعائناتے حلیت کے اور احیاناً اگر اسباب میں توخت

اور ضرورت جانین چاہیے کہ وہ ان کا گوشت تنور اچھیلین تو خون آلود ہو جاوے گا تاہم پیر
گوشت باجیہ نکاتا ہوا دیا نہیں کہ موافق چھم جمع الرطوبہ کے شق چاہیے کرنا اسلیکے اگر منعیہ انجم ہو
ایک شق مرض ہین کریں کہ کافی ہوا اور اگر کثیر انجم ہو اور بہت ہو و شق متقاطع امین شق متقاطع
کر سکتے ہین تو اولایش بالکل صحت جاوے فالمدہ جب تک کاما صمدہ سے ہو شق ٹکریں ہوا
نہیں کو اگر کثرت کر دے اگر گم کریں اور خود راٹھک چھڑک کر بابت مقطوع سے کما و کریں
اور اوپر اسی محل کے دن میں دو تیرا کیا کریں کہ من میں تحلیل کرتا ہو اسکو اس نفیہ کا لوکا کا املاش
نام ہر گستاہی ہی تو اس کے سر میں تھا لیون سے ایک ہفتہ تکید لگی ہین نے بالکل زائل ہوا مدد اللہ
سبب سے لیکن اس سبب سے کہ پونچھا ٹرشی کا اوپر سر اطفال کے مستحسن نہیں ہوا اور اطفال
مطلب بھٹکے اسکو استعمال کریں قسم دوسری وہ کہ بانی داخل تحف میں اوپر غشائے صلب کے
کہ تحف کو ماسس ہر جمع ہو علامات اسکی وہ ہر کہ بند کرنا آٹھ کا دشوار بلکہ غیر ممکن ہوا اور انجین
ہمیشہ تر ہون اور حلی اور اسکو نکلتے ہون اور اندر سر کے مریض صاحب تدبیر نقل کو حس کرے
اور محققون نے بیج اسکی تدبیر کے لاحیثہ فی مثله کہا ہوا و غالب کہ یہ حکم مخصوص لڑکوں سے
ہوا اسلیکے کہ دماغ ان کا کثیر الرطوبہ ہوا و رسل القبول واسطے اس بیماری کے اور استعمال
شقیات قوی دماغ کا انجین ممکن نہیں ہوا و تدبیر مرضیہ کی کافی نہیں ہوا و مدد للاحیثہ فی مثله
سے یہ ہر کہ وہ اند کریں اور وید طبع کے چھوڑیں کہ وقت کامل ہونے مزاج کے اور تغلیل رطوبت کے کہ تو
سن بلوغ کا لازم ہر خود بخود زائل ہوتا ہوا اکثر امین فالمدہ اجتماع رطوبت کا خارج قمع میں
ہو یا داخل میں برون کو بھی واقع ہوتا ہوا لیکن نادانہ بیج امراض کیا کرے اکثر طبائے اسکو
ذکر نہیں کیا ہوا اور امراض من التحف جانا چاہیے کہ کسی بیج غشائے محل تحف کے یا بیج جلد
سر کے ورم جار یا بار و ظاہر ہوتا ہوا و رقی درمیان اسکے اور اجتماع رطوبت کے گد گیا ہوا اور
جو لوازم حار اور بار دسا و پروفیت ورم کے بھی استدلال کر سکتے ہین اور احصاں لیے الم کا
کہ قمع کو تشنگی کے ہر خاصہ سب اقسام اس ورم کا ہوا علاج اسکا موافق سبب کے اضافہ
نسبہ سے کر سکتے ہین اور تدبیر اسکی بہر حال سر سام کی تدبیر سے خلیف زیادہ ہر بیج اور اسو
کے اور بیج ورم حار کے اگر مریض قابل عبادت کے ہو یا ناخون کا وضع مجاہد سے بہتر ہوا اور

راوند انجین
سبب تحف

لہذا اس کا موناہو اکثر نادش ہوتی ہے کثرت فصول و وضع اعضا نہ علاج کا تجویز عملی ضروری اور
 لطف کی ہے اور جو اثر مقوی دینا اور وغن ایرسایاروغن سوسن یاروغن حنا یاروغن خیر طما
 اور باقی تدریجی ہیں کہ تیسری قسم میں گزرے ہیں اور یہ نوع اگر جینی انصافیت ایک قسم آبی سے
 ہے لیکن بسبب کثرت وقوع کے اور بواسطے اسکے جدا ہونے کے بعضی تدریجیوں بن علیہ وکما گیا
 پیمانہ کہ بسبب غلط اہل و حرکت سخت کے یا بواسطے سقے کے کوفت یا التواء عصب میں یرے
 ساتھ ملاستی اسکے بعد اس کے دماغ پر یا خلع علامت اسکی حدوث تشنج کا ہر متصل سبب سے علاج
 اسکا اصلاح حال عضواؤں کی ساتھ اضرہ مطہر مقویہ کے او دلگال و زطول کن آرزو عبارت ہے
 مں تشنج سے کہ شروع ہو عضلات ترقوۃ سہا و تدر کرے آنگو طرف قدام یا خلف کے یا اپنے یا پائین
 و بعضیہ طلاق کرتے ہیں کہ اگر کو اور ہر تدر کے بالجمہ تدریر اسکی موت تشنج سے لیون موافق سبب
 کے کثرت الیکا و الہر پوشیدہ نہ ہے کہ سبب و نے اور خوابی سفر کا کئی طرح ہر ایک کہ سبب
 ان کے یا و اس کا کے یا و انکے کے اور والکے ہر تدریر اسکی صاحبہ عضواؤں کا ہر عید کہ آتا ہے
 و سراد کہ بسبب و رام دماغ کے ہوا تدریر اسکی گزری تیسری کہ بسبب فساد و دوسرے معدن
 و علامت اسکی یہ ہے کہ ترفع کرے اور ہچوک مفید ہوا و دوسرے تدرین آوے فاسد ہوا و رکولی
 دب و سرافا ہر تدر علاج اسکی اصلاح و دوسرے عضوی ہر اور ساتھ تقویت کے کوشش کرنا بھینٹ
 و اور تدریرین اصلاح و دوسرے اوپر گزری چکی ہیں مشرہا ہوتا و کہ بسبب لم اور کوفت سخت بدش سے
 ندق کے ہوا تدریر اسکی تدرین بن ہر اور تدریج لہذا اور ساتھ باقی گرم کے خصوصاً کہ بلدی آسٹین
 ن کی ہو غسل دینا یا پانچوان و کہ بسبب سوہ مزاج و دماغ کے اور فساد روح نفسانی سے ہوا و ہر تدر
 ع کا ہر اور وائل مینے میں اکثر ہوتا ہے علاج اسکا یہ کہ تدریر تدریر سوکھا وین اور اگر تدریر اور
 و خوب ہر اور تدریرین دی ہیں کہ سچ الصبیان مں کی گئی ہیں موافق جلعت کے اختیار کرین اب
 ہرین اور او یہ منوہا و سکنہ کہ جامع النفع ہون ذکر کرتے ہیں جانا چاہیے کہ بیچ ارجوہ کے
 کے کو ہانا جلیل الاثر ہے اور شغل رکھنا کلیل وغیرہ مین نہایت مفید ہے اور جان طبع لبین ہے
 علم شاذ سے طبع کو نرم کرنا نافع ہے اور بہت اتفاق ہوتا ہے کہ خوف اور ہیبت بیچ لڑنے صاحب تدریر
 وہ تمام رکھتا ہے لیکن ذرا اس طرح پر ہو کہ شدہ یا و سخت نہ ہو کہ موجب و رافت کا ہو گا اور اگر تدریر

چیزیں کافی ہوں تخم خشخاش اور تخم کدو اور شاد کوبریان کرین اور تھیلی میں رکھ کر جیشہ لڑنے کے لیے
سو لگھاوین اور نزدیک کے سرحانے رکھیں اور روغن خشخاش یا روغن کامودریان صدفین
اور اوپترالو کے اور دیگر قرون پشت کے ملین اور اگر قوی زیادہ چاہیں تھوڑا پوست خشخاش
یا پی میں بیکو کر نفع اسکا لیکر ساتھ تھوڑی مصری کے دایہ کو دین اور اگر لڑنے کے کو بھی کھلا دین مجوز
اور بدستور شیر و تخم خشخاش طعام میں کھانا خوب لانا چہرہ اور اگر ان تہا بے سے مطلب نہ سکے اس
دوا کو دین قوی الحول و تنویم میں اور نہج تسکین اطفال کے جب السمد جو زہندم خشخاش سفید
کمان تخم فزہ تخم باریک تخم کوبوایسون تخم سونف زیرہ اسبقیل سکوبرا بروزن میں لیون اور
ہر ایک کو جدا جدا بریان کرین اور دوا سے اسبقول کے سکوبو خوب کوٹیں اور ملا دین اور دلی سے
شکر ڈالیں اور لڑنے کے کو کھلا دین شربت اسکا دوا دم تک چروا کر چاہیں کہ یہ دوا نہایت قوی ہو وچ
تنویم کے چاہیے کہ انیون مقدار تھائی ایک دوا کی یا اس سے جی کم زیادہ کرین ان دواؤں میں
اور چاہیں کہ دوا سے مذکور نہایت مؤثر ہو اور بچے لوگوں کو بھی سود مند ہو اور خواب لاتی ہر لیکن
جس جگہ سب بخوابی کا فساد روح نفسانی کا ہوا و مندرجہ سرچے الصبیان کو وہاں نہ بیا پایا ہے
الفرع فی النوم یعنی دُرنا خواب میں جا کر پاتا ہے کہ کبھی لڑکا بچ سوئے کے خواب ہوں کہ کھتا ہو
و اس سبب سے ڈر کر بیدار ہوتا ہو اور کبھی قسم ہر ایک وہ کہ جاگئے میں کوئی چیز سے ڈرا ہو اور در صورت
خیال میں بٹھری ہو پس جو وقت سوئے اور عقل مخفی ہو دے وہی صورت خیالی ظاہر ہو دے
اور وجہ ڈر کا ہو دے علاج اسکا وہ ہر کہ جس جیلہ سے کہ مناسب ہو خون اس سے اوکرین
اور اوپر سے چیز ڈرانے والی کے لڑنے کو دلیر کرین اور ناؤس کرین اور لوب و جیلہ سے اس خیال
اس سے فراموش کرین اور شروع حال میں اگر چاہوں پاکیزہ لیکرانی سے دھو دین اور پانی
دین اور اگر کو بڑی سرطان کی ساتھ مصری کے کھانا سفید چروا کر بریان ساتھ مصری کے بدستور
اور دھنیا سوکھا بریان ساتھ مصری کے دینا اس طرح سفید چروا کر کہ سبب متلا کے اور نہ
کہانے کے نہ اسیچ محو کے فاسد ہوا و سبب اس وقت کا ہو دے اور پید ہونا اور کافسار
دو طرح ہو سکتا ہے ایک وہ کہ بخارات غلیظہ مریض ہوں اور روح نفسانی کو مشوش کرین
یہ جب وقت کھانا بچ محو کے فاسد ہوا و بعد اس سے حکمت یا وئے حکمت اسکی قوت

حاصل سے متاثر ہوا اور ہر طرف قوت مصروف اور تنہا کے ہیں احلام لمانہ و کینا ہر پہلی چو
 بیا لئوس سے ہوا و دوسری شخ ٹیس سے علاج اسکا یہ کہ ٹنڈا اکثر دواؤں اور مہلحام کے ٹوسنے
 نہ دیوں اور اگر مٹ کر نامکمل ہو یا خواب رکھا مطلوب ہو چھوٹا اسکا خوب دواؤں تو ہضم اور تحلیل کم
 مدد کرے اور تھوڑا شہد چھوٹا دین تو مدد کرے اور ہضم اور بخار کے اور مصطلکی یا ایک پیکر سا تھوڑا
 ٹھوڑی مفری کے کھلا دین نقطہ یا ساقوروی کے تیسرا وہ کہ مقدمہ جدی اور حصبہ کا ہوا و تھوڑا
 اسکی اسکے مقام میں آوگی اعتبار کبھی اس کے کو ایک حالت قریب کا بوس کے ٹوسنے میں
 ظاہر ہوتی ہر علاج اسکا وہ کہ جب بیدار ہو سکے دواؤں اور جو بیج ریح الصبیان کے مذکور ہوا
 موافق حاجت کے تھوڑا اس سے کیوں اور سوئیے پہلے سوگھا دین اور جو بیج ریح الصبیان کے
 مذکور ہوا موافق احتیاج کے تھوڑا اس سے لیکر قول زخواب خافہ سے صابون کے طبیعت کو نرم کرے
 کہ مقید بالفرق فی الیقظہ یعنی نہ ناسا گئے میں پوشیدہ نہ ہے کہ اگر کا بیج بیداری کے کوئی چیز سے
 ڈرے اور بسبب ضعف نفوس اور فہم کے بیج جاننے کے بھی اسکے تصور سے ڈرے اور حال یہ کہ وہ اسکا
 استدلال و فساد سے سالم رہے تدبیر کی ہوئی ہو کہ پہلے تین قسم دفع فی النوم کے گذر چکی اگر کام
 والہ نہ پوشیدہ نہ ہے کہ بیج ایام طفولیت کے بسبب یا دق طوبت کے اور ضعف و داغ کے یہ مرض
 اکثر ہوتا ہے خصوصاً نزدیک ملاقات بردار جی کے سر کو اسی سبب سے پوشیدہ رکھنا سر لڑکوں کا
 اشتہار کید سے منع کیا ہوا اور جو کھانسی اکثر ساقوروی کے ہوتی ہے بحث کھانسی میں تدبیر نکال کر
 نزلہ کی کسی جا دینی اور عدد بیج ان امراض کے گوشت اور دودھ اور شیرینی سے پرہیز کرنا ہر اور ہر
 لڑکوں کا گرم رکھنا صبح الاذن جاننا چاہیے کہ لڑکوں کو اکثر درکان کا ریح اور طوبت سے ہونا ہر ملا
 درکان کی یہ کہ لڑکا روئے بدون اور بسبب کے اور اضطراب کرے اور اگر دروشدہ بیوم ساعت
 ہفتہ اوپر کان کے لیجا دیگا اور جو اس جانب مغلا دین یا ہاتھ اوپر رکھیں تسکین پاوے اور سہری
 براؤں کی اور بیج کرنا سر لڑکوں کا بھی اسکے نشان سے ہر علاج رسوت کی اور معتد اور ملح طیز
 اور سورا و مرکی اور جب حنظل اور اہل جو کچھ ان سے میسر ہو روغن گل میں یا روغن تل یا بادام میں
 جوش کرین اور کئی قطرہ اس سے کان میں لپکا دین اور جانین جو چیز کان میں جب ٹپکا دین
 چاہیے کہ ٹپکا کر دوا سے قوی کوئی وقت کان میں نہ ڈالنا چاہیے کہ خوف پیدا ہوئے ورنہ

انفص
 فی یقظہ
 ایام
 و نشہ
 صبح الاذن

کری کا ہر اور صوف کو چیل کر اور پتیلے کپڑے پر رکھ کر اور رخ میں کان کے رکھنا نفع بہت کرتا ہے اور
 باہر کو بانی میں جوش کر کے بیج باسن لولہ دار کے ڈالنا اور اس لولہ کو اور پورے رخ کے رکھنا
 تو بھار کا کان میں پیونچے فائدہ مند ہے فائدہ اگر سبب دھکا دہم گرم ہو تب لازم ہوگی جب پھر اسکی
 یہ ہر کو تک بیج جکان کے لگا دین اور ظہین کریں اور دودھ پیچکا دین کہ نفع تمام رکھتا ہے اور اگر
 پانی کے جانے سے کان میں سبب دھکا ہو لکڑی صوف کی یا امتداد اسکے بقدر ایک یا اشت کے لکڑی
 ایک کنارہ اسکا متوری روئی لپیٹ کر دھن میں آلودہ کر کے جلا دین اور دوسرا کنارہ کان میں
 رکھیں تو پانی بالکل منجذب ہوا وے حکم لادین چاہتا یہاں سے کہ غرض کان کی اگر سنا خود دے ہو
 علامت اسکی اور علاج اسکا مذکور ہوا اور اگر مدون در دے ہو علامت اسکی کھجلا مان کان کا اور
 رونار کے کا ہر اور خاصہ اسکا یہ ہر کہ جو اٹھکی کان میں رکھیں یا کوئی تیز گرم کان میں والین تمام
 پادے علاج اسکا یہ ہر کہ متوری مٹی لیکر عورت کے دودھ میں پیکار وین تو قوت اسکی دودھ میں
 آوے بعد اسکے صاف کریں اور تیز گرم والین اور جی شہد میں آلودہ کر کے رکھنا فائدہ کرتا ہے چنانچہ
 الرطوبہ بین الماذن یعنی بننا رطوبت اور زرد آب کا کان سے یہ دو قسم ہر ایک دھکا سبب سے
 ہونشان اسکا تقدیم ناما روم اوٹھو کر کا ہر وجود درد کا شروع میں علاج اسکا یہ ہر کہ گنی ہون
 بیٹہ دین بعد اسکے شہد کو بیج دودھ عورت کے پیکار کان میں پیکار وین ایسی آسمین آلودہ کر کے
 کان میں رکھیں رات دن میں کئی نوبت اور اگر متوری انزروت خوب پیکار و تیز شہد کی آہین
 آلودہ کر کے عمل میں لادین جلد تفریق کرے اور زخم کو کھجلا دے پیل کر اسیتد سے فائدہ ہو جاوے
 بہتر و دھتی شہد کی بیج یا پانی پیسی ہوئی کے بنا کر پھرین اور کان میں رکھیں اور مکی پانی
 میں حل کریں اور دھن گل میں ملا کر جوش کریں بیان تک کہ پانی جل جاوے بعد اسکے رخن
 رات دن میں کئی نوبت تیز گرم کان میں پیکار وین طرح کو ستر کرے اور دھکم کہ باقی رجب بھی در
 کرے دوسرا وہ کہ رطوبت بیج دماغ کے زیادہ ہوا و سبب کثرت کے بھی بدون اسکے زخم کان
 میں ہو علاج اسکا یہ ہر کہ طرف تقلیل رطوبات کے متوجہ ہوا و ایک مکرر صوف سے لیکر شہد
 اور شراب میں کہ متوری شہد سے یا زعفران سے یا متوری انزروت سے آسمین لاپھوکان میں رکھیں
 اور شہد متوری زعفران مار دے پانی میں حل کریں اور کر صوف کا آسمین آلودہ کر کے کان میں

علاج الاذن

علاج الحنجرة
من الاذن

اشخاص

رکھیں کفایت کرے اور اگر رطوبات کثرت ہو اس میں وہ کہ متعرض نہوں کہ اکثر افقین دماغ سے بسبب
 اسکے باز ہوتی ہیں اور بعد ایل ہونے کے بعد بخود دوڑتی ہیں لیکن اگر رطوبت زیادہ آوے یا خون پیدا ہو
 قرحہ کا ہو تدارک کر سکتے ہیں اختلاخ امین یعنی کھانا کھانا کھانا اور یہ سوائے ورم کے ہر علاج اسکا رسوت
 وود میں حل کر کے ملا کر پین ہیں باوجود اور باز روج کے پانی میں جوش کر کے دھوئیں رہ عبارت ہی
 ورم متعہ سے علاج اسکا کہ تین دن تک کوئی دوا کھو میں نہ لگاؤ میں اور غذا سے منع کرا دھول کی اگر
 لائق کھانے کے ہر شے کھلا دیا چھوڑ کر چوب ہو باوین اور اگر کھو ہو چکی ہو وود ورم خود خیر
 الہیہ پر ولی یا کیر کے ڈھکرا ویر سر کے رکھیں اور وود لڑکی کا ہستہ وود حوائے کے اور علی پرانی اگر
 لرم اور پیر انگہ کے باندھنا وود سخت اور ورم لیکن کو نہایت مفید ہوا اسی طرح گرم پیشاب وود ہونا
 عظیم الاثر اور بعد تین دن کے زیر واد ورم خود بخود لوگراؤ یا پیسک منہ کے پانی میں اور پیتھیلی کے رکھ کر
 آپس میں بیت طین تو خاند ورم کے مہیبل ویر ولی کے رکھیں اور وود حوائے کے ڈھکرا ویر پیر
 انگہ کے رات کا وودن کو باندھیں وودم اور پکینے کو فائدہ بہت دیتا ہے خصوصاً بیج جوارے کے اور
 بیج مدیری کے اور اگر اس تدبیر سے وور نہ موافق قلبہ وخط کے تحقیق کر سکتے ہیں اور بیج مدیری
 وود و بیج کے اوپر گدی اور بنا گوش کے چونک لگانا اور تھوڑا خون نکالنا جلیل الاثر ہے اور
 سوت کو وود میں پیسک اور اندرا ویر پیر انگہ کے ملا کر رات دن میں دو تین بار نہایت نافع اور
 بے ضرر ہے اور جب تک ممکن ہو کوئی دوائے قوی لڑکوں کی آنکھ میں نہ لگاؤ وین کہ آنکھ انکی بیج نہایت
 زراکت کے ہے اور استعمال کرنا دوائے قوی سے خوف آفتوں کا ہوتا ہے اور بدستور جو کچھ کہ آئین
 رشی ہو لڑکوں کی آنکھ میں نہ لگاؤ اور وور نہایت نام کا اثر تمام کھاتا ہے اور اگر مدفن میں ہوا
 رکھتے ہیں چشمہ کم کہ ہندی میں ہاگسو گتے ہیں گہرے کی لینڈی میں تھوڑا مانی ڈاکر کیا وین بھر کے
 ناگہ متشر کریں اور متشر اسکا لیکر وود مصری اور امیران چینی سے ایک ایک حصہ اور سبکواتا
 حے کے پسین اور نگہ میں چیر کریں اور اگر اندر روت گدی کے وود ورم میں پرورہ کر کے عوض
 میدان کے کریں لائق ہے اور بعض عورتیں بعد چھڑکنے اس قدر کے آنکھ میں رولی کو کہ رخن میں
 وود کر کے اور پیر سفال ہرے پانی کے رکھ کر اور سر دکر کے اور پیر انگہ کے گتھی ہیں اور ویر اسکے ایک قرص
 نخالص سے کرانی میں گھول کر کھیر کر کر گتھی ہیں اور وٹی سے باندھتی ہیں جس سے اثر ہوتا ہے

بیاض لاصداق یعنی سفید مونا سیاہی کو لکھ کا جانا چاہیے کہ بہت ہوتا ہے کہ سبب کثرت رونے کے وقت
طبقة غیری کی تشکیل ہو جاتی ہے اور رنگ اسکا مائل بہ سفیدی ہو جاتا ہے نظیر مسکی حال کھیت کا ہے
کہ جب خشک ہوتا ہے سفید ہوتا ہے علاج اسکا وہ ہے کہ پانی لکھ کو آٹھ سین ڈالیں رات دن میں کئی بار
اور جہاں تک ممکن ہو روئی سے لٹکے کو بچا دیں اور بدن تھوڑا گوند ساق کا چھو لگی یا مسکی مصری
آپس میں ملا کر لکھ میں لگا دیں غیری کو دوسرے خصوصاً اگر سبب اسکا کثرت رونے کی نہ ہو بلکہ
کوئی اور ملکہ جیج بیاض بڑے لڑکے کے مذکور ہو لاصداق یعنی مٹا ہوا مالک کا یا کثرت سے رونے سے
عارض ہوتا ہے علاج اسکا بھی بیج لکھ کے پانی لکھ کا لگانا ہے اور روئی آٹھ سین آٹھ دھار کے اور پر لکھ کے
رکنا ہے اور جو سبب رونے کے اور طرف علاج قوی کے محتاج ہو چاہیے کہ ہر صبح کو بول کر تم
لکھ کو جو روئے بعد اس کے لکھ کا پانی لگا دیں انھوں وہ عبارت ہے میلان لکھ سے ایک جانب کو زیادہ
اسکا یہ ہے کہ ایک چیز دو دکھائی دیتی ہیں اور حدوث اسکا لڑکوں میں یا بعد صبح کے یا پہلے صبح کے
بیج حالت دو صبح کے ایک پہلو پر نہانے طویل تک دو کیسا اسکا ایک جانب دیر تک آواز
بلند آواز نہ دے کہ وقفہ لڑکے کو حرکت میں لاوے اور اسے طویل دیر تک دیکھتا رہے علاج
جلی تیار کرین تو محکم نہ ہوتی بیج عضلات لکھ کے دیا گیا ہوتا ہے کہ کوئی چیز سرخ اور پکنا سے
لکھ کے کہ مخالفت کنارے مائل کے ہر لکھ کا پانی تو لڑکا بالطنع واسطہ دیکھنے سرخی کے کہ لکھ مغرب ہوتی ہے
لکھ کو واسطہ اول کرے اور طریق دوسرا یہ ہے کہ برقع اس کے منہ پر ڈالیں اور مقابلہ حد قد کے برقع کو پیرین
اور مقابلہ اس کے چہرے پر ڈالیں تو واسطہ دیکھنے کے تکلف سے لکھ درست ہو یا دس چنانچہ منہ صاحب غوا
کا سبب نظر کرنے کے آئینہ صینی میں مدت ہو جانا ہے اور چاہیے کہ فدا میں نصیف داکو دیوین
اور بیج مزین حول کے فدا میں ہنر اور علاج نقصان کرتی ہیں الصداق اجنہ یعنی چمکانا لکھ
یہ مرض جو زیادہ ہو خواب منہ دس مقدمہ کا ہوتا ہے علاج اسکا وہ ہے کہ ہر صبح کو اس کے پیشاب گرم
لکھ کو دھوئیں اور سر نہ صفائی لگا دیں گرا لکھ کے خارج سے تو تیا خشک دعو یا پسا ہوا خشک
ملین اگر دوا وغیرہ دیا جائے کہ پورے اور جزو تر اور جزو زہ اور نما مسکی پورے بجا دیں اور اگر دوا
کڑی جوا کا لکھ میں لگا دیں تو پانی لکھ اور ناک سے بھی سفید ہر ترقہ یعنی کبودی لکھ کو داکو دیوین
نوع علاج کر سکتے ہیں اسطور پر کہ بیج مدت پالیس دن کے لڑکے کو ہر طرف میں کئی بار خشک دوا

اصداق

اصول

الاصداق

اصول

وہ

برابر آئیں میں خوب میکسلائی سے آگاہ ہیں لگا دین اور اگر ان کے دودھ میں گولہ لگا دین بہتر ہو اور
موم کا شادنیہ بنا کر اور خشک در و عطران پی پی ہولی میں آلودہ کو کے ہر شے میں تین تریہ استعمال
کرتے ہیں یہ علاج مفید ہو تا ہے اور بعد چلے کے اگر دودھ جو پڑ دین کر خود بخود دھوئی ہو اور بہت ہوتا ہے
کہ کبھی کم ہو اور جب اگر کا پڑا ہوا دودھ جاتی ہے اور کبھی اگر علاج نہیں کرتے دوسری سبائی ہے اور جب
طرف علاج قوی کے حاجت پڑے یا چاہیں علاج ہوا ہو چاہے کہ سبب کو جلا کر دھو کر نیت میں
پیمین اور تا نو پر کار پلین اور عصارہ کو اور پست اناترین کا لگا دین کر بشرط ما دست کے نافع ہوتا ہے
اور بہت شور و ما دست سر اور گلاب در و عطران اور خشک کو کہ پیسا ہو فائدہ کرتی ہے اور کہتے ہیں کہ اگر
مسلائی کو تانے غفلت کے اندر ڈالیں اور اُس مسلائی کو کبھی تریہ ایک ہفتہ میں لگا دین نفع عظیم کر تا ہے
لیکن مسلائی کو جو غفلت میں ڈالیں اور ان کا لین چاہیے کہ مانتا ہے پھر تریہ تو بچ یا سخی لگا کر پڑائی ہو دین ہو
بعد اس کے آگاہ ہیں لگا دین اور تریہ تریہ رکھتا ہے سر و صاف تریہ تین در و عطران مر واریہ یا سخی ایک
سے ایک مہر متک کا فوہ لیک ایک داگ کا جل چل غزیت کا دودھ سبک باریک میکس ہر شے میں لگی ہو
لگا دین اعتبار اس لاشی نبوی اللاف چاہے جاننا کہ بہت ہوتا ہے کہ وقت غذا کھانے کا منی رہا چھوٹے
کے اور کت کا اتفاق پڑے اس سبب کوئی چیز کہ تریہ میں ہوتی ہے تاکہ کی رو میں آتی ہے اور اُسی جگہ جاتی
اور لگا اس کا دفع نہیں کر سکتا اور اگر کا بول نہیں کر سکتا اس کے بیان سے ہی نامصر و گالیقہ چیز
ہو مان و غدر کرتی ہے اور دیر جاتی ہے اور بخار اس کا دل کو بچ دیتا ہے اس سبب سے اگر کہ یہ شے خوش ہوتا ہے
اور بخار اور بدلی کر تا ہے اور طرف غذا وغیرہ کے خوب خواہش نہیں کر تا اور بدلی رنگ کی اور غدا
بجالی اور لاغری ظاہر ہوتی ہے اور شاید اس کی حش سے یہ بھی لازم آتا ہے کہ انفس کا اس طرف سے
اور تا ہر حاجت اس طرف سے نہ کر سکا اور دینا کو بھی دینا علاج اس کا یہ کہ اس کی ناک کو اندر اور باہر سے بالکل بڑ
کر میں اور دھن میں تھوڑا موم بھی ڈالیں تو بخار خشک ہوا اور وقت سوئے کے لڑکے کو اور پڑھ
کے سولا کر لئی قہر سے دھن کے ناک میں ڈالیں بعد اس کے وقت بیلری کے کوئی چھینک لانا ہوتی
سو گھا دین تو چھینک آوے اور وہ چیز نکل جاوے اور اگر اس تدبیر سے دفع نہ ہو تو اس کو
چھینک پر سولا کر سیر اس کا با قوت مضبوط پکڑ میں اور اپنے منہ کو اور پر منفذ سید و کے لکھ کر
خوب پیوند کنیں اور پیچھے اس کے در پر چھ منفذ مخالف کے بہت زور سے پیوند کنیں اور انفس

لڑکے کا اور سچ کہ آئین ہونور سے نکلا اور شاید کہ بعد میں ناک کے اولیٰ میں منفذ کے اس
منفذ کو کہ کھلا ہی پکڑیں تو نہ کھل جاوے پس سچ منفذ سدود کے خوب چوکنین تو وہ چیز گلے کی
پھر آوے اور بہت دیکھا گیا کہ لڑکے اسی علت سے تپ پیدا کرتے ہیں اور کوئی علاج تپ کو نفع نہیں
کرتا اور بعد تحقیق سبب کے جو تپیر نہ کوئی لنگی ناک سے چاول یا چٹا یا دانہ انار کا کھلا متعفن دیا اور
تپ ہی جلد دور ہوئی پس سچ امراض لڑکوں کے کہ دولائق کھانیکے ہیں اس امر سے غافل نہو چاہیے
اور جبوقت کوئی چیز ناسچ سے ناک میں گئی ہو اگر وہ چیز دھلائی دساوڑنگا اُسکا دشکار یہ ممکن ہو
بے توقع کمالا چاہیے ورنہ تپیر مذکور سے جو کوئی کہ مناسب ہو کر سکتے ہیں اور جبوقت سبب
بند ہونے ناک کا خشک ہونا غلط کا ہودود کو سھوڑ کرین اور ہمیشہ ناک کو پاک کرین طریق سبب
سے انقلاع جانتا چاہیے کہ قروح چھوٹے کہ بیچ غشائے نم اور زبان کے واقع ہوں جو ہر دن
عفونت کے ہوں انکو قلعاع کتے ہیں اور عفونت والے کو کاکا کہتے ہیں اور پوشیدہ نرسے کہ غشائے
انزوا لڑکوئی اور زبان لگی نہایت نرم ہوتی ہیں اور اسی سبب سے تحمل ہل و لمس پستان کما
ہمیں ہو سکتی ہیں اور ساتھ ایسے جلا سے اٹیت دودھ کی کہ سبب منہخت خستہ کی ہر ہمیشہ مرد
کرتی ہر اس سبب سے اکثر اوقات منہ لکھا جوش کرتا ہر خصوصاً کہ دودھ زیادہ غیر صالح کیفیت
اور دمی زیادہ قروح مذکورہ کا دودھ فامی ہر یعنی کالا اور وہ اکثر قائل ہوتا ہر اور سلم قروح
میں سفید ہیں اور قلعاع سرخ اور زرد درمیان ان دونوں کے باجملانے رنگ سے استدلال
کر سکتے ہیں اور ہر غلط کے علاج موافق غلط کے ساتھ تعیل مزاج مرضعہ اور طفل کے کوشش کہین
دودھ کو بچہ قلعاع بڑے آدمیوں کے کہا ہر اس سے جو سبک اور طالم ہو بیان کام میں لاوین اور
بیتیزین قلعاع اطفال کو نفع ہر دتی ہیں بنفشہ اکیلا باریک کر کے چھکرین اور اگر تھوڑا گل سرخ
بھی داخل کرین ہر تھوڑا اور یعنی مین تھوڑا عفران بھی آئین زیادہ کہین اور خوب اکیلا بھی
یہی عمل کرتا ہر اور غشاء کا ہوا دھواؤ و خرقہ کا پٹنا اور پرنسہ کے ایک دھین لکئی بار قلعاع دمی
اور غشاء دمی اور دودھ کی کو نفع کرتا اور اگر قوی زیادہ مطلوب ہو اصل السوس خراشید
پیسکوزہ کرین اور یہ دوا شور لٹہ اور قلعاع کو کہ قوی ہو فائدہ کرتی ہر خصوصاً بلغمی حکو
مخفف قشور کند بہت باریک پیسکڑہد من ملا کر طین اور بہت ہوتا ہر کہ ربوت حمامش کا

کھایت کرتا ہے خصوصاً دوسری اور صفراوی کو اور وہ ہوتا منہ کا مارا غسل یا شرب محسوس سے اور
 بعد اسکے بھفتات مذکور کام میں لانا جلد آخر کرتا ہوا اور جبوقت طوق تیر قوی کے احتیاج ہو
 یہ دو اعلیٰ بین لادین عروق قشور مان جلتا رساق ہر ایک چھ درم غصص چار درم شب بانی
 سوختہ دو درم سکبرہ باریک کر کے چھ کرکین اور پٹ ہوتا ہو کہ بیج قلاع خفیف کبے آجوبہ یا نکا کہ
 ستوکتے ہیں وقت سونے کے چھ کرکین اور پٹے دین اور اگر سکندر کا آؤنا چاہے چاہے کہ کمر
 کرین فائدہ دیتا ہے اور تریجین لپی ہوئی بہتور قلیل الاثر ہے اور تریجین کو وقت رات کے چھ کرکین
 کہ وقت صبح کے نفع ظاہر ہوتا ہے اور جبوقت کوئی دوا سے نفع ظاہر ہوا تو قلاع دوسری ہو جائے
 کرین اور جو تک لگا دین اور خون موافق احتیاج کے نکالین لذع اللہ بہت ہوتا ہے کہ وقت
 کھلنے دانت کے سبب متوجہ ہونے مادہ گرم کے یا اور وقت میں سبب گرے بلغم شور کے دماغ
 سے دانتوں میں لذع ظاہر ہوتا ہے اور درد ہوتا ہے علاج اسکا یہ ہے کہ زرخن اور موم سے تکبید
 کرین اور ام اللہ جاننا چاہیے کہ وقت جینے دانت کے مقرر ہو کہ انکے مبت میں درم ظاہر ہو
 اور درد کرے اس سبب سے کہ دانت کے کھلنے سے آسجک تفرق القبال پڑتا ہے اور اس سبب
 درد اور ضعف پیدا ہوتا ہے کہ وہ موجب ہیں قبول کرنے مواد کو اسباب دم کے ہیں خصوصاً کہ محل
 مذکور قریب باغ کے ہے اور دماغ لڑکوں کا اکثر الزطوب ہوتا ہے اور اسکی شان سے ہر دفعہ کرا فصول کو
 ناحیہ ان اعضا میں اسی سبب سے کہ اس وقت میں بیج ناحیہ نشون کے درم وقت زیادتی
 اکثر اور شخ بھی ظاہر ہوتا ہے یا کچھ جبوقت درم ظاہر ہوئے چاہیے کہ اسپرنگلی رکھ کر نرمی سے
 غم کرکین اور مریخ کرین چکی جیر دن سے کہ بیج اہانت اسکان کے مذکور ہیں اور شہد سے کہ
 مایا گیا ہو زرخن یا بونہ سے یا اس شہد سے کہ خاک البطن کے سیاہ ملا یا گیا ہو اور فائدہ تر شخ
 ن اشیا کا حاصل ہوتا ہیں اور تحلیل کا ہے اور بھی لطول کرین اور پیر سر کے طبع باورداشت
 سے تو مدد کرے اور پٹلین اور تحلیل مادہ اعصاب مجاورہ کے فائدہ غم نرم تحلیل و لطین
 ن مواد کا کر کہ ہر بخلاف غم سخت اور شہد کے سبب پیدا کرنے درم کے زیادہ کرنا ہو درم کو
 دراد وید را د عبدان اور ام پیر کرکین یا سلیہ کہ مواد اور ام مذکور کے دماغ سے دفع ہوتے ہیں
 نر اور وقت استعمال یا دماغ کے خوف ہے کہ مادہ واجب الدفع بیج دماغ کے کہ حضور لیس لڑ

نفع اللہ

درم اللہ

تاجاوسے یا پھر جواسے اس اہ سے طرف دماغ کے اور آفت قوی لاوے اور بھی معلوم ہر کہ موضع
 مذکورہ بعضی میں اور اعصاب متضرر ہوتے ہیں تبصرہ سے خصوصاً بارہو بالفعل سے اور بھی شک
 نہیں ہر کہ روادع کثیف کرتے ہیں لکھ کو پس مانع ہوتے ہیں نفوذ سن سے آسین اور قرص کا
 خاص ہر اور تبصرہ سہیل جتنے انتون کی بیج فوائد کلی اس مبحث کے مذکور ہوئی ہر موافق حاجت کے
 عمل میں لاوین ورم الحلق جاننا چاہیے کہ زمین مری اور نیکو بہت ہوتا ہر کہ ورم عارض ہوا اور
 کوئی چیز ٹھکانا بہت دشوار ہووے اور کبھی یہ ورم بلند ہوتا ہر طرف عضلون کے اور طرف مہر و بیٹوں کے
 اور پس گردن کے اور ورم اکثر بیج تر عرع کے ہوتا ہر اس لیے کہ حرارت اس میں قوی ہوتی ہر وقت
 کو بیج دماغ کے کچلا کر ہادیتی ہر اسفل کو علاج اسکا لکین طبع ہر تشیقات مناسب سے ہر اسکا
 رب فوت اور نازا اسکا استعمال کرنا لغو تھا اور غرغرة اوام الاذنتین اکثر بلغم سے ہوتا ہر کہ دماغ سے
 وہاں اور تباہ ہر اور بہت ہوتا ہر کہ حرارت دماغی اسکی رطوبات کو کچلا کر اور پیل نزلہ کے اور پیل
 کے کہ دو کمرے گوشت کے ہیں دو نو پیلو زبان کی جڑ میں گرانی ہر علامت اسکی ظاہر ہونا ورم کا ہر
 اور دشواری چوسنے اور نگلنے و دودھ کی پیل گر زیادتی بلغم سے ہر آثار اس کے ظاہر ہونے اور اگر
 حرارت سے ہر نشان اسکا ظاہر ہوگا علاج اگر بلغم سے ہو جو بیج ورم خلق کے کہا گیا ہر کام میں
 لاوین اور ورم کہ چیزین بلغم افزہ سے پرہیز کر اوین اور چاہیے کہ کھلی گوشہ دین اور متورشی شب
 پس ہوئی میں اودہ کرین اور اسپر ملین تو لعاب بہت نکلے کہ نہایت مفید ہر اور کچلا کر اور قوی
 ہو بعد ترین دن کے کھلی اسپر مکھڑ و کر کر اور اسکو دبا نا تو اخلاط دفع ہوں تبصرہ کامل ہر اور اگر
 حرارت سے ہو کوئی چیز سردا ویدتا لو کے طلا کرین تو حرارت کہ علت سہلان رطوبت کی ہر دور
 ہووے اور تبصرہ ورم کی موافق حاجت کے ساتھ اس چیز کے کہ کسی گئی ہر کام میں لاوین اور
 بہترین چیزین میں کہ اس کچلا کر ہر سر کے رکھین تراشہ کہ واد کہیرے کا ہر خصوصاً اگر متور
 سر کہ ملا ہوا اور برگ جنا اور برگ کاسنی بھی بہت تورا و دنیا سنرا و کو بھی آستہ خالہا لہا بینی
 نست ہونا اور لکنا ملازہ یعنی کوسے کا یہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہر شاید کہ موجب کھانسی
 اور ورم علاج اسکا اوٹھانا ہر کوسے کا بیض خرم سے اسطور ہر کہ شب یانی کو بار یکو ہر
 شہد میں ملاوین یا روغن میں اور اوپر لہات کے ملین او ملازو سر کے میں پیسک

وہ سہیل

وہ لکین

وہ لکین

اور سبب کے ظہور میں یا تشابہ نہ کر میں یا کمال غسانی نہ کر میں یا سبب حال یا سبب چاہیے کہ کھانسی
کلی طرح ہر ایک وہ کہ سبب بنائے و ان کے معلق میں ہو علاج اسکا یہ کہ سری اور فکر اور حیرت
اور حیرت جہاں سے مناسب وقت ہو و اس اور حیرت ہوتا ہے کہ شہر مریض کا فقط کفایت کرنا ہو و اس
وہ کہ گرو غبار کے جانے سے خلق میں ہو و لاہر ہو کہ کھانسی کو روغن مناسب سے
چرب کر میں اور غلظت میں چرب کر دین اور دھواں کا غرض و کر میں یہ سبب وہ کہ غصہ کی خشونت
اور جس سے ہو علامت اسکی کھانسی خشک ہو و دھواں کا غرض و دھواں کا غرض و دھواں کا غرض
خلق اور سبب کا جو مریض میں سے اور غبار ہوتا ہے کہ سبب کھانسی کے کھانسی اور غلظت جو چرب کر
مرطب ہو و اور غلظت کا مریض میں ملا دین اور یہ سبب اس کے غرض و غرض و غرض و غرض و غرض و غرض
الو یا کو قبل غلظت کے دیوں اور غرض کو غرض میں واقع صغیر غلظت اور دھواں کا غرض و غرض و غرض و غرض
غرض کر میں جو تھوہ کہ کثرت غلظت سے ہو و اور غرض کر میں کو کھانسی جو اور کثرت ساہ کا مریض کوئی
لیذا جہود و اطباء ایچ امراض و غرضوں کے اسی سبب کھانسی کو دھواں کر میں بن ہو سبب کے زکام کا
اسکے بیان کر میں بن علامت اسکی ماریض ہو و غرضت کا دھواں اور پاک بنے ہو اگر ساہ زکام کے
ہو و اور تمام ماریضت کے ظاہر ہو و علاج کر میں کھانسی بد دل زکام و غرضت کے ہو واسطے علاج
مادہ کے طبع صغیر و غرضت اور غرضت اس کے اور کافور یاں اور ریشہ و شالی اور زوقا اور غرضت
کا دھواں و دھواں بن بعد اسکا مریض طبع میں اور غرضت میں داخل کر میں اگر غرضت ہو و اور دھواں
امناس عمل کر میں ماریض کا اسکو کھانسی و غرضت کر میں ماریضت اور غرضت و غرضت و غرضت و غرضت
اس مریض و غرضت سے کہ مریض اور دھواں بنے یا نام سے بنایا ہو و غرضت کر میں اور غرضت کر میں کر میں
کی لیکر اور غرضت کر میں جہاں سے غرضت کر میں کو دھواں کر میں اور غرضت کر میں اس مریض کو
سبب پر یا غرضت اور غرضت کر میں اور غرضت کر میں اور غرضت کر میں اور غرضت کر میں اور غرضت کر میں
لکڑی کا دھواں کر میں اور یا غرضت کر میں اور غرضت کر میں اور غرضت کر میں اور غرضت کر میں اور غرضت کر میں
اور غرضت کر میں اور غرضت کر میں اور غرضت کر میں اور غرضت کر میں اور غرضت کر میں اور غرضت کر میں
غلین یا بنی ہو و سبب اور غرضت کر میں اور غرضت کر میں اور غرضت کر میں اور غرضت کر میں اور غرضت کر میں
کر میں یا بنی ہو و سبب اور غرضت کر میں اور غرضت کر میں اور غرضت کر میں اور غرضت کر میں اور غرضت کر میں

۵۱

زبان کی جڑیں ملین تو زہرین اور طوب سیدہ کی بکلی اور صنعت لڑکی تسمین بت ہی بشرطیکہ اوروہ
 پختہ ہو اور آسانی سے اوروہ خنوع و بان کہ سبب کھانسی کا نزول ہوا اور وہ دوا داسے کھانسی کو
 نفع کرتی ہے صغیر عربی کیلئے متبرکات دوا السوس فانیذ ہر ایک سے بقدر احتیاج کے لیکر خوب گوشا کر
 گو لیان بناوین اور دودھ میں حل کر کے دیوین اور لعاب عجم کمان ساتھ شہد یا قند کے ذرات بہتر
 اور شربت زعفران یا بادستور اور بہترین قند امونگ چائول ساتھ شیر یا دام کے دینا ہوا اور پلاؤ خشک
 اور مرغ کباب و روقی اور حلوائے مغربی اور ابتدائے اور رات کو جب اسعال مین کھنا مفید ہے
 اور یہ واجبست نافع جب سفید کہ دیمان سیاہی انگہ کو سفند کے ہی لیکر خشک کرین اور ساتھ صغیر
 چسپین اور دودھ میں حل کر کے ناشتا دیوین ایک یا دوجہ مذکور سے اور مکی اگر لفظ دیا قند کے وقت
 سونے کے دو تین دفعہ بلع کر دین اور صبح کو حلوائے مغربی یا دام یا دواے مغربی کا کھلا دین کھانسی میں
 جلد دفع کرے اور پانی یا زنجبہ کا ایک پیچہ ہر صبح کو ناشتا دینا دوسرے کو چرب کھنا دوسرے کا دھواں دینا یا
 جھاؤ کا باخشا اکثر نفع کرتا ہے اور جب وقت کھانسی ساتھ نزول کام اور نزول کے ہو چاہے کہ پانی گرم آسے
 سر بہت کر دین اور صبح کو کہ محل حرکت نزول کا ہر حلوائے مغربی یا دام عسل دیوین اور آسے کر کو چھپا دین
 اور دبا سیر وہی ہیں کہ مذکور ہو مین فائدہ پہنچ کھانسی لڑکوں کے اگر یہ پختی ہو وہ چیر کہ منظر الحلقہ
 والیہ صغیر ہونے دیوین خنوع و بان کہ سبب کھانسی کا نزول ہوا اور وہ دوا داسے کھانسی کو
 اور یہ نفع داسے کے اور پختی حشرات کے کرین اور بہت ہوتا ہے کہ حرارت تپ سے مادہ بلغم کا
 تحلیل ہوتا ہے اور حاجت اور ہمیر کی نہیں ہوتی اور بلغمی کھانسی میں کہ ساتھ حرارت کے ہو یہ دوا بہتر ہے
 بہذا اصل السوس مقرر عناب گل بنفشہ گل کاؤ زبان ہر ایک سے بقدر حاجت کے لیوین اور
 جوش کر کے دیوین اور جب وقت ملین مطلوب ہو اگر خیرشت یا زنجبہ میں خوب ہاتھ آسے کافی ہوش
 المناس ملا سکتے ہیں لیکن اور سہل گرم نہیں دے سکتے کہ خضر اور بہت دیکھا گیا کہ پہنچ کھانسی میں
 کے کہ بدون حرارت کے ہوا و شہد الحمر اور روقی و تحفیف بعض جہاں نے دیا اور سبب تحقیق
 رقیق کے اور تغلیظ غلیظ کے تنگی نفس کی بعضوں کو مایض جوئی اور بعضوں کو تپ حرقت اور بعضوں
 کو ورم ریک کہ پہنچ اصطلاح اس ہند کے یہ کہتے ہیں ظاہر ہوا سبب احتیاط اس باب میں واجب ہے
 اور قول عورتوں بے عقل کے کہ اپنے تئیں پہنچ تجربہ کاری کے خوب تعریف کی ہر ساقط الاعتبار

جائنا ففرض ہوا اور انکے کنبے سے اشیاء سے ملی مانتو تیار۔ ہندی اور حبیب اللوک اور اندانکے کو
دست آد زور دسل میسی عورتوں کی ہیں دنیا حرم ہنرات الریعی و میسید شکر کا یہ اطفال کو
اکثر ہوتا ہے اگر علاج بہتر نہ ہو اکثر ہلاک کرتا ہے اور نشان اسکا یہ ہے کہ کھانسی و تنگی نفس مفرطاً ہر
ہوتی ہے اور وقت تنفس کے نیچے پسلی کے گڑھا چڑتا ہے اور اہل ہند اسکو دیکھتے ہیں بدل مہل ہندی
اور تشدید مای موحدا اور با سے معروں کے اور وہ دو قسم ہر ایک وہ گرم مادے سے ہوا و تپ محو نشیہ
لازم ہر دوسرا وہ کہ مادے باغ سے ہوا و تپ نرم سہن بھی ہوتی ہے علاج جو گرم مادے سے ہونے
تدبیر دن میں تلبین طبع کی ہر عذاب و کوکوا و گل غبشہ اور طمان و شیر غبشت اور اندانکے سے ہونے
انتظار نفع کے بعد اسکے جو کچھ کہ بیج کھانسی کے گذر موافق حاجت کے دے سکتے ہیں اور رب توت
نفع تمام رکھتا ہے اور غذاؤں سے اور پرمونگ مقشر اور تانہ اسکے فھر کرین اور اصلاح و دودھ ضرر کی
لازم ہا بن سب حال میں اور اشیاء مطلقہ اللہ کی اور قاطع صفرا کی موافق تقاضا مرض کے کام میں
لاوین اور اشیاء میں سے طبع کو نرم کھین اور اگر زلہ سے ہو یا پی گرم ادھر کے نطول کرین تو انکو
گرنے سے موقوف کرے اور جو اسے بلغم سے ہون تدبیر کی بعینہ وہی ہے کہ بیج کھانسی رطوبی کے مذکور
گر یہ کہ جو چیز خشک و صاحب خشونت ہے اس میں ہرگز نہ دینا چاہیے واسطے رعایت دم کے تنفس
یعنے بدی دم مارنے کی اور وہ عبارت ہر آئن نفس سے کلا و پر جبری طبعی کے نواسبا با سکت
ہیں لیکن جو لوگوں میں اکثر اسکو پیدا کرتے ہیں نزل بلغم کا ہے سر سے اوپر سینہ کے اوپر من
ضعیف الصدر کو اکثر ہوتا ہے علاج اسکا وہی ہے کہ بیج سعال رطوبی کے مذکور ہوا اور بیج جز کا زون
اور جز زبان کے زیت سے ملنا اور زکر البسبب بانے زبان کے اور اپنی گرم منھ میں بچکا نا اور توت
عظم کتان پساجوا شمدین گھوڑا کرنا نفع تمام رکھتا ہے قائم و کبھی ہوتا ہے کہ مادہ بلغم کا حرارت سے
یا حرارت تدبیر محققہ سے خشک ہو بیج سینہ اور یہ کے اور اس سبب سے نفس ہری طبعی سے
نہایت متغیر ہوتا ہے اور کبھی لڑکا بیج تنفس کے ہنوک کو کھاتا ہے نہایت دشواری دخول ہوا سے بیج
جز جبری کے اور تپ بر کامل اسوقت وہ ہر کہ ضعف و بیٹابی اور رونے لڑکے سے ندرین اور اسکو مہینہ
کرین اور محل محفوظ میں کہ ہو اسے ہو یا پی گرم اوپر سینے کے نطول کرین ایک نہ مانا لائق یکساں
تشق کرین مستحقہ سے اور کبڑے پناوین اور روم روغن مناسب طبع میں اسی طرح مائت دن میں

تین چار بار اس اشول کو گریز کریں نفع تو ہم دیتا ہوں اور سبلی بار سے فوراً تخفیف پہنچ نہیں کے تمام
 ہوتی ہے جو حکم اللہ صلی علیہ وسلم کے دگرگانی طول میں کئی خطی و لفظی اسکے ہی جوش کیا ہو متبرک و توفیق پانی
 کیا کا فی ہرگز کہ اس فقیر کو کہ بیت اللہ نام کہتا ہر صبح سن تین برس کے ہی فرض اسکو ہوا تھا اور
 شہرت و شعوری نفس سے سید منتقل ہوئی تھی اور ضرر اور دفعیہ سے کوئی چیز فائدہ نہیں کرتی تھی
 آخر الاموال نام اندوہی صبح آدمی رات کے نفل کیا گیا دفعہ بعینہ اسی شانی طلق کے نفس اسکا
 تباہ ہوا اور جو کچھ میں بھی کئی دفعہ بتلایا گیا اسطرح موثر و آخر خیرہ و غلیظہ فی النعم پشہ اور لہذا کہ
 سید سے سوسے میں اور اتوں میں اعلان کو ظاہر ہوا ہر سبب اسکا کثرت و طوبت ہر صبح اسکا
 راجد کے خصوصاً وقت موٹیکہ اسطرح کہ وقت سوٹیکہ رطوبت صبح باطن کے صبح ہوئی اور
 اور اس سبب مزاحمت کرتی ہر نفس کو صبح نکلنے کے خصوصاً آن لڑکوں کو کہ بدن اسے نہیں
 اسنے کہ مجاری اسے نفس کے ضعف ہوئے میں علاج اسکا یہ کہ اور العسل گرم گرم گھوٹ گھوٹ
 میں اور تخم لسی کوٹ کر اور تدرین کوٹ کر توڑا توڑا چتا دین اور تدریر کوٹ کر اور چنانہ کر تدرین
 اور توڑا دیوں ہی عمل کرتا ہر وجہ سے کہ اصلاح و دودھ کی کرین اور شکم سیر و دودھ پلا دین اور
 غذا بہت و بعد گرسنگی تمام کے دیتے رہیں اور وہاں سے سرد اور پانی سرد سے پرہیز کریں اور کھان کی خیریت
 زیت گرم کیے ہوتے چرب کر مین اور مطلق اور تھوڑا پون اور سینہ کو بھی اور اگر ملکیت سے فر
 کر اوں کہ نہ روکے بہت فائدہ مند ہر ازہ خابن کہ روٹا شروع اس جاہی میں نقصان کرنا اور
 کہنا مضر کی کا صبح منہ کے اندر بھی ملو اسے مغز و ام عسل دینا نقش کرتا ہر اور بہت ہوا جو کہ تم کنا
 اور اس کے پائے سے و طعام گرم کے کھائے اور چرب کھنے سے سینہ اور مطلق کو یہ مرض دور کرنا اور
 حاجت اور تدریر دن کی نہیں ہوتی فائدہ دیکھی ہوتا ہے کہ لڑکوں کو راتوں میں مغز و ام و تدر
 اس کے چیرن مکنی کھاتے ہیں اور چھپا کے تھوڑا پانی ہر پلاتے ہیں اور صبح عمل گرم کے سوا اسے ہن اور
 اس بیماری میں مبتلا ہونے میں بہترین تدریر دن میں رب شام قوت کا کھانا جو کئی دن تک
 محاشنت کرنا اور اموز سے کہ مکرور سے اور کچھ ہوتا ہے کہ یہ بیماری تدریر صبح کی ہوتی ہے اور جو اسکا
 جہت تدریر تدریر کے اور کچھ دن اور کچھ ہفت و یا اور تفریقہ کے مین اور تھوڑا کھلا دیوں اور
 نماز میں احتیاط کریں اور صبح کو تدریر اور تفریر کو تفریر استعمال کریں التواقی یعنی کہ کھانے اسکو

نفس
 غلیظہ
 فی النعم

نفس

ہجلی کہتے ہیں گمان غور تو ان کا یہ ہے کہ اگر کوئی کو واسطے کشادہ کرے مودے اور مشربون کے چھلکی پیدا
 ہوتی ہے لہذا اس کے علاج میں مشغول نہیں ہوتیں یا بجلد اگر کم ہو اور احیا ہوتا ہوتی ہے محتاج دو گلی فریٹ
 اور اگر کیفیت دیتی ہے نہ کہ کمر نایا پس اس طرح کہ جو بندہ ہی ساتھ شکر کے پیسکریون اور چند بیدستر کو
 پانی میں حل کر کے تھوڑا کھانا نافع لکھتا ہے اور چند بیدستر کو سرکہ اور گلاب بہن حل کر کے اگر دیون
 فواق قوی کو وضع کرے اور ان لوگوں کو کہ صاحب دراک بہن واقع کرنا غفلت میں اور حیلان کرنا
 بیج امور بخود اور مختم اور مجبور و طبع کے کثیر نفع ہے اور عمل مشہور اور موجب ہے اور بھی اگر اکثر ارباب
 لڑکے سے خاصہ لیکرینہو کے پانی میں بھگو کر اور پیر سر اور پیشانی کے چھپکا دے فواق مانع نور اکو کما ہے
 لوگوں کے کہ ساکن ہوتا ہے اور اکثر پانی بودیہ کے ساتھ شکر کے دیا مجرب ہے اور جو خا دل کرے چند دن
 یا ششک سے ہوا پانی اور لباہون سے موقوف ہوتی ہے اور فواق میسی لڑکوں کو کم ہوا ہے اور اگر
 مہلک ہوگا سبب قوی ہونے سبب کے انفرالبرج یعنی زکافراط سے ہوا و تین طبع ہے اگر کہ وہ
 کہ کثرت پینے دو دوسرے ہو جیسا کہ عادت عورتوں کی ہے یا بجلد علاج اسکا منع کرنا اس سے ہے
 اسلیے کہ دودھ زیادہ حاجت سے بیج مودے کے جمع ہونا سد مودہ اور بالضرر و طبیعت اس کے
 دفع میں کوشش کرتی ہے فرقی راہ سے کہ اقرب ہے واسطے بھلنے مافی الحدود کے اور اسکا مٹا دینا
 قسم لڑکوں کو اکثر ہوتی ہے بیج لڑکوں کے محاط اس کا واجب ہے اسلیے کہ جب تک پہلے قطع
 سبب موجب کا نہ کیا جاوے کوئی دوا دیندہ سرفائدہ نہیں دیتی دوسرا وہ کہ زیادتی رطوبت
 یعنی سے ہو بیج مودے کے اور نشان اسکا کھلنا بلغم کا ہے بیج قری کے علاج اسکا آو جاد انک انک
 پس ہوتی اکیلی یا بیج پانی سیب شیرین کے پانی ہی شیرین کے دیا ہے اور جو اس شخصیت
 بہن اور پیر مودے کے ضما کرنا مانڈ گل سرخ و حمالیہ و جود و طلیاہ و یا شند انک ارباب میسر اور
 ساتھ پانی یا شرب ہی کے گولکرو وید و انفع کو دیتی ہے پوسر یا بیرون پستہ یا مہو سا دانی سیب یا
 ہی کے دیون اور اگر جو بندہ شتی کوٹ کر بیج شربت شمع کے دیون تہلہ نہ کرے اور اگر
 او صندل کو بیج گلاب کے پسین اور دیون تھوڑے سے تیسرا وہ کہ گریے صغیر سے ہوا و پیر مودے کے
 نشان اسکا کھلنا صغیر کا ہے قرمین اور آثار حرارت کے ظاہر ہونا علاج اسکا تناول جمو صغات
 مقوہ کا ہے مانند رب ترش اور رب غورہ اور رب ریاسل و شربت رشک کے اور یہ دافع تمام

خود را
 منہ
 دس
 برقی

رکعتی پر پانی پڑو یہ کہ اور پانی نارین کا کیا کر کے بیج باسن میاندی کے جوش کر سن موی مصری اور
 جب و حار و جوار و سکا تا برین اور تھوڑا دیون فادر نہ خروانی آدھا داکم گل پنی دودا تک بیج اپنی
 یا ہی یا ہر دو یا دو رخ مسکے نکالے ہوئے کے ساتھ شربت نعناع کے دینا آدھ و قشبان مسطرک نعناع
 جوارش نو آدھ شربت معطلی اور سکینین فادر ہندین فادر و کلیات میں کہا گیا کہ اجماع لیلیا کا
 ساتھ موصفات کے منی عتہ نہیں جس وقت بیج اطفال شیر خوارہ کے دینا موصفات کا اتفاق ہے
 یا ہے کہ اس وقت دیون کہ بعد دودھ سے پاک ہو اور نہ ضابطہ خاطر میں کہیں کہ واجب محفوظ ہے
 ضعف المعدہ نشان اسکا بھی دیکھا کہ اور فاضل معدے کا اور سوہنم بدون استلا اور مضعہ کے اور تلبت
 اشتہا کی اور نہ لکون کو اکثر دودھ کے فساد سے ہوتا ہے علاج اسکا اصلاح دودھ کی ہر اعتبار سے
 اور واسطہ تقویت کے یا ہی کا ساتھ تھوڑی لوگٹ و سیک کے ایک قیطر اسک کو بیج تھوڑی
 پیہ کے دینا اور میو سن کو گلاب میں داکر یا کیلے پانی اسکو تھما اور پھر معدے کے فساد اور روغن معطلی کی
 تیز کرنا نفع کرتا ہے اور فوشار دودھ ایک گلاب میں حل کر کے صبح اور شام دینا بہت اثر رکھتا ہے اور
 اسکو کانہایت موثر و خصوصاً ساتھ پانی ہی کے اور پوست اندر و فی سنگدان مرغ کو خشک کر کے
 او کوٹ اور تھپان کر مصری میں ملا کر قدر حاجت کے دینا مجرب ہے اور سلم لونگ کو گلاب میں پیش
 کرنا اور مصری سے تیز کر کے ناشتا کھانا یا حشیم النفع ہے اور پیریز و خیات اور مضعات اور طبعات سے
 مانند الود و زرد الود و تر مرزا و لعابات اور مانند اسکے لازم ہے بھی مضعہ کلاو بھی لکے کہ اور تھوڑا حشیم
 استعمال فدیہ الطیف سے مانند گوشت طیور کے اور مانند اسکے ضرور ہے تھپس اللبن فی الموعود یعنی مہینہ
 دودھ کا بیج معدہ کے جانین کہ بہت ہوتا ہے کہ جہاں واسطے رفع ہوئے اسمال کے پیر یا کھلا تھپن
 اور بعد اسکے دودھ پلاتے ہیں یا بعد دودھ دینے کے فوراً پیر یا کھلا تھپن اس سبب سے دودھ
 معدے میں انسرو یعنی شکر جاتا ہے اور سمیت اور بعض پیدا کرتا ہے نشان اسکا نفع شکم کا ہے
 اور غشی آتش نفس کی اور پیریز اور تھپس سبب سمیت کے ہے اور شاید کہ بواسطہ غشوت کے
 شب آو سکا و خنایہ کہ لرزہ قوی عارض ہوتا ہے اسطر سے کہ حرارت کو ظاہر سے طرف دل کے
 پیریز اور سکا و ملامت موی ہے علاج واسطے گجلائے دودھ بستہ کے شربت اور پیریز شک
 کرن اور تھپن ملاوین اور گرم گرم ملاوین بقدر حاجت کے اور سرکہ کیلا یا پانی گرم ملاوین

مضعہ

تھپن
مضعہ

کہ کافی ہو اور نیز یا جس حیوان سے کہ جو مخصوصاً گوش کا نشع کرتا ہو اور نیز یا یہ گوگرد یا لنگو کے پانی کے ساتھ برنج یا سف کے پانی کے ساتھ دیون بہتر ہو اور خواص نیز یا یہ سے یہ کہ خون اور دودھ مائل ہو بہتر کرتا ہو اور بہتر ہو کہ گیلانا ہو اور قوطم بھی عمل کرتا ہو بیج تجبید اور تھو ویب کے پودینہ سوکھا صلیج اٹار بیج تھو ویب کے اور پانی را کہ لکڑی انجیر کا بہتو طریق اسکا دیون ہو کہ را کہ لکڑی انجیر کی پانی میں لین اور ایک ساعت باسن کو کہیں تو را کہ صاف ہو کر تہ نشین ہو پس اس پانی صاف کو دوسرے باسن میں لیکر را کہ تازی اس میں ملا دیں اور اس طرح پانچ بار کریں بلکہ سات بار بعد اسکے متو را یہ پانی ملا دیں اور جس وقت دودھ بہتہ زیادہ ہو نہ گیلے اس میں را کہ لکڑی تو عجلہ کل آوے اور اگر قوت آوے تلمین کریں اسلئے کہ باقی رہنا دودھ مذکور کا بدن میں اچھا نہیں اور بعد اسکے دیر تک خندا دیون اور بہتر یہ ہو کہ عوض دودھ مان اور رایہ کے دودھ ادنی یا بکری یا گائے کا دیون کئی دن تک دیا جیسے کہ خوراک میں جانور دن کی سدا ب و قیصوم اور برگ محاض ہو اور اگر لڑکے کو مان کے دودھ اور رایہ روکتہ سلکین دودھ پلاتے والی کو غذا نہیں لطیف اور مقطع کما دیں اور غلات سے باز کریں اور کبھی کبھی تریاق فاروق کما تے میں بھی لڑکے کو اور بھی دایہ کو اور دودھ تفریق سے پلا دیں متو را متو را اور شکم سیر ہو کر زدیون اور کبھی بھی رو لا دیں اور پت کو چپائے کریں اور مضحکہ کو مفید اور مغلط خون سے باز کریں اور جانین کہ خاصیت دودھ بکری کی بیج تھو ویب دودھ اور خون بہتہ کے موثر ہو کہ خون بہتہ اتانی العروق کو گیلانا ہو پس اس باب میں خود تمام دودھوں سے بہتر و مخصوصاً کہ نزدیک رعایت خوراک جانوروں کے ہو فالہو جیسے دودھ مودہ میں بہتہ ہوتا ہو کبھی خون بھی ایک جگہ سے بھٹ کر معدے پر گرتا ہو اور بہتہ ہو جاتا ہو تہیز اسکی وہی ہو کہ بیج تھو ویب میں سے کہ لڑکے ہیں اور علامات اسکی بہتو را کیفیت وہ ایک مرض ہو کہ را اور اسما مفرطہ دفعہ ظاہر ہوتے ہیں یہ مرض اکثر لڑکوں کو کثرت دودھ پینے سے ہوتا ہو اور پیاری مذکور ہر چند تہیز اور خطرناک لیکن زیادتی اسما کی اور شدت ضعف اور سقوط بیض اور بلو تشنج اس میں اتنا خوف نہیں ہو خصوصاً لڑکوں میں اس میں حاج چاہیے کہ دلیر ہو تہیز اور عارض سے ہوش اپنے کھولے علاج جب تک مادہ حرکت میں ہو ہرگز بند نہ کریں اور ہرگز دودھ اور جو چیز کہ قسم غذا سے ہرگز دیون اگر ضرورت کے وقت اور جہاں تک ممکن ہو بیج تھو ویب کے کوشش کریں اس علت میں کوئی تہیز

الاسمال

بہتر سود و رہنے سے فہمین برخواست و سے یا سنین اگر اوسے بہتر ہو اور تریاق فاروق بخور
 مشدہ کو دینا اور لڑکے کو بھی بہتر برطرف کر حرارت و دوا و صوبت کہ مادہ کا مینہ کی شکل گیا جس کرکتے
 ہین اس سے کہ تر او اسمال میں نہ کو رہا الا اسمال پوشیدہ نہ ہے کہ لڑکوں کو اکثر سال میں وقت
 جتنے دانت کے اطلاق شکم عاقل ہوتا ہے و جب اسکی مافر تدریس کے تجربہ میں آوے گی کہ مینہ کی لڑکیوں
 اگر اس وقت میں اور اسباب سے ہوا سلیے کہ جو انکو بسبب حرص کے اور غذا اور حرکات منسہ
 کہ بعد غذا کے کرتے ہین استلا اور فساد اکثر واقع ہوتا ہے اور اصلاح دائم تفسیر الخدوث ہوتے ہین
 نہایت بہتر کہ سچ وقت جتنے دانتوں کے اکثر العوض ہوا سیوا سٹے سب قسم اس کے مشروحات ہم
 بیان کرتے ہین قسم پہلی وہ کہ بسبب جمنے دانتوں کے ہوا اور تین طرح ہوا ایک وہ کہ ریم اور قح
 کہ وقت مینہ دانتوں کے بسبب تفرق الفصال لثہ کے پیدا ہوتا ہے وقت چوتھے دودھ کے مسموم
 میں جاوے اور بسبب خلا کے کہ قح کو لازم ہوا و بواسطے فساد قح کے دودھ کو اطلاق کرتا ہے
 دوسرا وہ کہ بواسطے اشتغال طبیعت کے ساتھ پیدا کرنے من کے فتور سچ ہضم کے پڑے اسلیے کہ
 قاعدہ طبع کا ہے کہ جو ساتھ کوئی امر کے مشغول ہو بعد کرنے ہضم سے باز رہتی ہوا و شکاب مینہ
 کہ جب ہضم میں فتور پڑے اور غذا موقوف عادت کے کھانا ہر اسمال ہو جاوے گا اکثر تفسیر اودہ کہ بسبب
 لثہ کے کہ اس وقت کا خاصہ سچ قوی اعتنا کے فتور پڑے اور اضماعہ ضعیف ہو پس غذا لگائی یہاں
 کرے اور اسمال سے مشدہ ہو اور معلوم ہوا کہ اوجاع کے کو لازم سے یہ کہ منع کرتے ہین اعتنا کو
 الفصال خاص اس کے سے علاج اس قسم کے اسمال کے چاہیے کہ جس نمکین مگر اس وقت کا لازماً ہے
 یہ مضر نہ کلی کی ہوا و سچ تدریس ملنے دانت کے کوشش کریں کہ اصل صلاح یہی ہے فائدہ
 وہاں کہ سبب اسمال کا اس حال میں جو ساقچ نہ کا ہو وجہ منع کی اس کے جس سے ظاہر ہوا سلیے
 کہ اگر بند کریں مادہ جو بدیم دودھ کو فاسد کرے اور فساد بھی سچ بدن کے لانا ہے لیکن خواہ اس سبب
 مشغول ہونے طبع کے ہوا بسبب وجہ کے ہوا و اسکی بھی ظاہر ہوا سلیے کہ مادہ و بسبب نہ متوبہ ہو
 طبع کے اوپر اس کے ہضم کے نہکنا ہے نہکنا اسکا سبب ملال طبع کا ہر نہایت وہ کہ بیان اس قدر
 نہیں ہر بیسایچ چوتھے قح کے ہوا و جس اس صورت میں کہ سبب اسمال مشغول ہوا طبع کا
 ہضم کا دوسرے ہوتو توجہ ہضم کی واجب ہوا استمال کرنے اور یہ سے کہ قابض ہوا و قوی محدود ہو

اور یہ ایسا ہو کہ زہرہ اور انیسویں اور تخم کرفس اور تخم گل سرخ اکیلے یا سب ملا کر تھیلی میں کیسین یا در
گرم کر کے ست اونٹ شنگا کی تھکی کرین اور اگر متور اسکر بھی ان چیزوں میں ملاوین بہتر ہو اور
تھکی جاویں اکیلے کی کہ سرکہ میں آلودہ کر لیا ہو بھی مؤثر ہو اور شغیدہ لطن کا زہرہ اوگل سرخ سے کہ سر کے
میں تر کیا ہو نفع کرتا ہو لیکن پیگرم چاہیے رکھنا اور احتیاط کرین تو تیزی سر کے کی پوست شکم کا جباد
اور احتیاط یہ کہ دیر تک رکھین اور یہ دوا سرخ الاثر اور زہرہ تخم و عود و ہندی بارک پیسین بیج
اکٹاب و قوتور سے سر کے کے کر آپس میں ملا کر پیگرم ظلا کرین اور اصلی معجون میں بیج جہل سہال کے
خصوصاً اگر دوسوی ہو یہ بڑا شیرہ بازنگ سیر کا خوراک گرم کر کے آفتاب میں یا آگ میں لڑکے کو آسین
بتعالین اسی مساحت کہ بزر سے فراغت پاوے اور یہ چل بعد چکر بس کرتے رہیں اور لڑکے کو ایک تار
لالی تک چٹا کہین آسین اور اگر چٹا لانا دشوار ہو آہستہ آہستہ لڑکے کو آسین آلودہ کر کے
اور پر بزر کے رکھنا بھی نفع کرتا ہو اور اوپر پشروپ سے بیج جہل سہال کے فادوہر جوانی جو بیج دوج کے
کہ گائے کا ہوا عصاہ بازنگ کے یا بیج پانی سیب ترش کے یا پانی ہی کے حل کر کے اور بدستور عذاب
تخم ریحان اور پتہ چٹا و اسنبول بریان کا لیکن جہاں صحت محدود میں ہو البتہ یہ دنیا چاہتا ہو
اور یہ تجربہ اہل ہند سے منقول ہے کہ اسکو عربی کی کتابوں میں ماری مل کہتے ہیں چھان کر لے کر لڑکے
مصری ملا کر عتہ حاجت کے نیم دم یا کم اور زیادہ دیوین ساتھ بانی کے کہ جلد لڑکے کو آہو اور پ
اسکو بھی باخا صیت نفع کرتا ہو اور باوجود قہن کے کہ باعث الہی بقوی امشا و کلح یا ح ہر جہاں پات
بہت ہو ساتھ عرفہ بریان کے دینا چاہیے اور جہاں شے ہی ہوا تو راست چکیدہ کے دینا زیادہ فائدہ
کرتا ہو اور مکمل ترین تدبیروں میں بیج باب سہال کے تقیل غذا ہو و نافع ترین غذاؤں میں کہ سو
دوا سے بہتر ہو بلاشبہ کہ راست تارہ گائے کے ساتھ پکا دین بشرطیکہ گرم گرم دیوین اور گرم گوشت کا
تناول نہ کریں اور افضل ترین محوم میں اس کام کے واسطے گوشت ذرا اور سیو کا ہو اور لاوہ لڑکے
جانور ہونا تہیو کے اور بیج ولایت ہند کے بہت ملتا ہو گوشت اسکا بیج اسہال کے سب گوشتوں
کم حضرت دیکھا گیا اور حسب وقت ان تدبیروں سے مطلب بچلے اور لڑکا تھو لے دودھ کے اور غذا سنیں
کھانا ہو نیز یہ خصوصاً کہ زہرہ گوش یا زہرہ اسے ہو کھانے پر چھان کر ایک دانگ اس سے ساتھ بانی سر کے
دیوین البتہ نہ کرتا ہو حکم اللہ تعالیٰ کے لیکن واجب ہے کہ اسلئے وہ خود دیوین یا غلو حن کے زہرہ

انہ سے کی نیم شربت یا گودارونی کا پانی میں بیکار یا ستو کو پانی میں بیکار یا بول پانی میں بیکار اور نہ
 انکے جو کچھ قائم مقام و دودھ کے ہو اور شکم کو خوب ہو کھلا دین اور خوبت لڑنے کے گودول سے نفرت ہو جانے
 میں لاکر اور رونی میں بیکار اور مصری ملا کر اور جس چیز میں کہ بہتر ہو اور لڑنے کا سکے دے سکتے ہیں اور
 پسینہ بہنے لگے کا نافع ہو اور گل رنی یا دیر طریق نقل کے کھانا مفید اور صمغ عربی بران کر کے
 تو زردی اندر کے کہ نیم شربت ہو فائدہ مند ہو اور دلی کہ گیسوں کے آٹے سے اور بلوط سے
 بنا دین خوب ہو اور سہال کہ ساتھ تپ اور کھانسی کے ہو شربت معود ہر دن دو بار صبح کو اور وقت
 خواب کے دو تین اگلی چائے بہت نافع ہو اور فوکر سے امرود خشک و سیب خشک و بڑا و بڑا
 کہ اُسکو سبب کہتے ہیں عظیم لاشعز قسم دوسری کہ سبب دودھ پھرنے کے کاسال طار ہو و علاج
 اُسکا یہ ہو کہ پیرود و دھپا دین اور بعد ایک مہینے کے پھر پھیرا دین موافق فصل میں اور یہ قسم کاسال
 اسی تہیر سے جاتی ہو اور اگر باوجود اعادہ کے باقی سبب ہر رات میں ایک درم خشک شیش و دین اور
 تباہی بھل القصب فندل اور واکرین اور اگر تہیر قوی کی حاجت ہو جو کچھ پہلی قسم میں مذکور ہو کر کام میں
 لا دین قسم تیسری وہ کہ سبب سدہ جگر یا سدہ اسار یا فک کے ہو اور یہ قسم لڑکوں کو سبب بہت
 کھانے اور داخل کے اور احتیاط کرنے کے اکثر عارض ہوتی ہو نشان اُسکا یہ ہو کہ سچ غیر وقت
 بچے دانٹوں کے اور فطام کے خاہر ہو علاج اُسکا یہ ہو کہ نفع کرین اور قابضات خشک سے پھر
 کرین اور تقویت جگر اور معدہ کی کرین اور باہلیہ عرف بادیان میں دینا نفع کرتا ہو اور فوکر اور
 کبھی کبھی دینا مفید ہو اور وقت ضرورت کے جو کچھ پہلی قسم میں مذکور ہو کر سکتے ہیں الاعمال جاننا
 چاہیے کہ کبھی اطفال کو سبب غلبہ رطوبات کے کہ ضعف قوی ہیں یا یہ سبب گرہنے صفر کے اسباب
 شکم میں مقیم ہوتا ہو علاج اُسکا یہ ہو کہ زہرہ گا و اور بخور مریم کو اوپر ناف کے طلا کرین یا رنڈن
 فقہا اُسکا تازہ گرم پانی میں ملا کر اور شکم کے ملین اور تھوڑا آستہ آستہ اسیر بلین طرف معدے سے
 سمت زہار کے اور تمسح اگر کفایت نہ کرے حول کرین اور مہرین حول میں زہل الغار پرینے
 بہت چوبہ کی اسطرح نامہت حول کرین اور صابون کو تراش کر کے شافہ کے مانند بنا کر کرینا
 بہل لاشعز کرتا ہو اور شافہ شکر طرز کا بدستور اور صابون اور شکر سرخ اس میں ملا کر شافہ بنا کر اسطرح
 فائدہ کرتا ہو اور اگر شدہ کو قوام میں لا دین تو سخت ہو اور شافہ بنا دین اور کھین جلد مل کر

اور احتیاط

اور بیچ تیسرے مفرد کے فود خج ملاوین یا جبرسوسن آسا بخونی کی کوٹ چھان کر یا جیلا کر اور لاکھ کر کے
 ملاوین قوی تر یا دوسرے فائدہ جو کچھ کر لیا گیا ہے ترخ اور شیان گرم سے مخصوص اس قبض سے ہے کہ ساتھ
 تب کے سوا سب کے لاکر ساتھ تب کے ہو روغن اور برص کے نچا ہے ملاوین وولات گرم نہ کرنا چاہیے
 اور دودھ کو قبض مع الحارہ کو نافذ کرتی ہیں یہ بن بقتہ کوٹ کر چھان کر اور ساتھ شکر کے لاکر شاد
 بناوین اور کھین اور اگر گنایت کرے یہ شافہ کام میں ملاوین گل بقتہ تین درم گل غلی دودھ گرم
 سنا پانچ درم نمک ملاوین ایک درم شکر سرخ سات درم اقل اس سات درم شافہ بناوین چھوٹے بچوں
 اور کھین سیرج العلل اور بھی اگر اقل اس کو گلاب میں حل کر کے بنگارم ویر شکم کے صما کر میں سنا کر
 انتہا و حبوت شافہ سے اور ترخ سے قبض موقوف نہو یا اسکے استعمال میں کوئی مانع نہو
 مشروبات سے تالیین کر سکتے ہیں موافق حاجت اور مزاج کے المخص یا بنا چاہیے کہ مفضل بخوری کے
 درد کو کتے ہیں خواہ ساتھ اسہال کے ہو یا ساتھ قبض کے لیکن اس جگہ تدبیر اس مخص کی کہ دون
 اسہال کے ہر مذکور ہوتی ہر نشان اسکا یہ ہے کہ اگر کاروئے اور اپنے تین لینے اور یہ بہ کثرت دودھ
 پینے والے کو نہ کو موتا ہو بسبب صحن صمد کے دودھ کے پینے سے خصوصاً اگر تب ملاوین کہ اس میں تین
 ریح پیدا ہوتی ہے اور درد ہوتا ہو بسبب تدبیر فضائے اساع کے علاج گرم پانی اور روغن زیت بت
 کہ گرم ہو ساتھ غور سے نمک کے ملا کر دگائے کے ٹھکنے میں ڈال کر اور بر شکم کے تکیہ کریں اور بہتور
 تکید کرنا دودھ گائے تازے بنگارم سے نفع تمام رکنا ہے اور اسطرچ فینگی گوسٹم کی پیسکر اور
 گرم کر کے لہ میں بانہ ہو کر تکید کرنا اور ناخواہ کو پیسکر سفیدی اندھے کی گھول کر اور پیٹ کے ملا کر
 اور سوٹ کو کوٹ کر اور چھان کر اور سچ پیسی ہوئی اکیلی یا کچا کر کے دودھ ملا کر دینا فائدہ مند ہے
 انیسون احمد مصطکی بیچ دودھ کے بہتور اور نافع ترین ملا کر کا وہ ہے کہ مرضہ شکم لڑکے کو زبان سے
 جائے تین بار ناف سے سرحدہ تک و رعبہ جائے کے لعاب منھ کو کھینک دیوے اس عمل سے
 اثر کل دیکھا گیا اور بھی لڑکے کو اور پیٹ دایہ کے یا اسکی ران پر سولانا اسطرچ کہ پٹ لڑکے کا
 دایہ کی ران یا پیٹ سے ملا ہو آہستہ آہستہ بلانا اور احصا پٹ لڑکے کے روغن گل سے اور اندر
 اسکے لہا مجرب ہے بیچ تسکین درد پیٹ کے اور اسطرچ عنبر شب گلاب میں یا روغن گل یا
 روغن زیت میں حل کر کے اور غبر کو تھما غور لکھا تا فوراً تسکین دیتا ہے اور اگر مخص ساتھ قبض کے ہو

مخلص

اور دوا فائدہ دیکرے شاذہ مناسب کبھی اعتقال کے بیان ہوا ہے طبع کو کولین اور جہان در دوقیہ
تھوڑی انہیوں روغن گل میں حل کر کے معتد کو اس سے چرب کرین کہ مسکن ہوا ہے روغن بیج
نیکالے سرچ کے اثر تمام رکھتا ہے رانی سفید جو زردا سفید برگ خشک سرد و خنک و خنک و خنک و خنک
تھوڑیوں اہل بخدان سوختہ آذریون سب اگر ملین ہوتا ہے اور نہ جو ہا تھا اسے برابر لیون اور
دھنیاں کے پانی میں جوش دیون جب تھوڑا رہے صاف کرین اور برابر اس کے روغن تھوڑا
چربوش کرین بیان تک کہ روغن رہتا ہے پین تھوڑا اس سے ادھ پیٹ اور معتد کے ملین تک
بہت نیکالے ہر بیان تک کہ صفت مشکل ہوتا ہے اور یہ روغن بڑے لوگوں میں بھی اکثر کرتا ہے
فائدہ کبھی سبب مفسد کا سو مزاج گرم ہوتا ہے یا وہ سرچ کہ مادہ گرم سے پیدا ہوا ہے تھوڑا
کرین اور مسخات دیون فائدہ دیکرے اس صورت میں لازم ہے کہ تسخین موقوف کرین اور
لہ سرد پانی میں تر کر کے پیٹ پر رکھین یا بج گولہ میں لیکر رکھین یا صندل سفید و بابین
پیکر طلا کرین اور مضاعف اور طفل کی تدبیر سے ازالہ سود مزاج کا کرین۔ تھوڑا سرد ہوتا
ناف کا لینے تھوڑا آنا اسکا یہ دو قسم ہر نوع پہلی وہ کہ دن پیدایش سے یا قریب اسکے ظاہر
بسیب سود تدبیر کے کہ ناف کو بھونچے ہر اسکو انھیں ایام میں اصلاح کر سکتے ہیں شاذہ کہ
باندھنے سے یا مانتا اسکے اسلیے کہ اگر سخت ہو دو کو نہ قبول کر لگا نوع دوسری وہ کہ بچنے
صفاق اس مقام کے کثرت رونے اور چلانے سے اور یا نہ لگنے یا بسبب اجتماع طبعی کے
اس جگہ یا بواسطہ اجتماع سرچ کے اس جگہ یا بسبب جھنہ گوشت کے زیادہ ناف سے نیچے
یا بسبب شخاف کے یا پھٹنے کوئی رگ کے اس جگہ اور جمع ہونے خون کے اس موضع میں
حادث ہو قلعہ ہو یا قبیل فتن سے ہو جو کچھ بیج فتن مرق البطن کے کہا جائے ہر عمل میں
لاوین اور شایے مادی سے اجتناز واجب معلوم کرین خصوصاً بیج ریحی کے اور کراہی
سیسے کا یا خریطہ کہ سیسے سوہان کیے ہوئے سے یا سرے پیسے ہوئے سے بھرا ہوا ہے
رکھنا اور مٹی سے بندھا رکھنا شے تمام رکھتا ہے اور جو بسبب اجتماع سرچ کے ہو استعمال
اشیائے بادشکن سے اکھا اور طلا دور ہوتا ہے اور باندھنا تھیلی یا جودیاں اپنی سے ہوتا
نفع رکھتا ہے اور خالص اسکا ہر کہ بھوک سے اور چیزین بادشکن سے کم ہوتا ہے اور جو

تھوڑا
۵۵
ناف کا لینے
بچنے کے لیے

بہنی سے ہوا شدہ محلہ سے نکلے ہوتا ہے اور اس کا صفہ کہ کلسن مہ ہوتا ہے اور اشیاء باطن سے
 نلیل عین ہوتا ہے اور برہن اور وہ محلہ یہ ہیں محلہ جو مگرین کا ہے یا لشک گوشتہ الپسین طاکر
 نما و کرین اور جو جیسے گوشت زائد سے ہوتی ہیں اس کے نمون لائے تھیں الی القطع و فیہ خطر اور
 و سنت ہوتا ہے اشیاء محلہ سے قلیل عین ہوتا ہے اور جو الفصا منہرگ سے یا اس کے انتفاقی سے
 جو نگ کے لگانے سے خون نکالین بعد اس کے و امین کہ قابض اور مسدود فوات عروق کی ہیں صناد
 کرین کو یہ نہ کھلے اور نہ تو نرم ہوتا ہے اور نگل برکنا غبجی ہوتا ہے و سیاہ سبب اجتماع خون کے دم اس
 جاتا ہے کہ کسی وقت کا کتنے مات کے آئین و رخ طہر ہوتا ہے سبب ضعف عضو کے کہ انورم انما
 الی ہا جراح اشکلا و ہلک البطم بیج روغن تل کے گچھا وین اور قیوڑ اس سے لکھو کہ
 کلا وین اور ناف پر بھی طاکرین اور شکار شین بنجہ اور یوں اور کاف اور الف اور اے مہامہ کے نگ
 نبات ہر شہور کہ اس کو بوضو اور لہر کہتے ہیں اور فیہ منوش بھی کہتے ہیں لہذا و اے تہانی اور
 جیم اور وین اور دا و شین مجہ کے اور شکار میں تین لغت ہیں ایک شجرا یعنی جیم مجاہے کا کہ
 دوسرے شفق یعنی کاف بجائے کاف کے تیسرے شفق کال یعنی لام مجاہے کے اور جی مردارنگ اور
 سفیدہ کہو کے بالی میں یاد دینے کے بانی میں گھسکر گردنات متوہم کے صناد کرنا نفع کرتا ہے نفع اس
 پوشدہ نہ ہے کہ کسی ناف پیکر سب پیدا کرتی ہے اور گردنات کے سیخ ہو جاتا ہے و علاج استعمال کرنا
 ذروا ت مجفدہ کا اور گردنات کے اور ناف پر اور گردنات کے صندل سرخ جدوار رسوت و عنیا تر کر کے
 بانی میں واسطے دو پوسے سرخی کے طاکر اور دوائین کہ آئسے ذروا دین یہ ہیں مردارنگ اور
 سیندور اور عیار الرمی اور نگ جواحت اور مانڈا لکے باریک پسین اور جگر کین اور اگر اس تدبیر سے
 نفع نہ ہو اور اگر کہنے دو مہینے سے تھاد کر گیا ہو گردنات کے دودھ و جنگ لگا وین اور خون نکالین
 بعد اس کے درو جگر کین کہ البتہ مفید ہوتا ہے لیکن جب تک کہ کام دسے کھلے لگانا جنگ کا اور بر شام کے غالی
 تصفیہ عمدہ سے نہیں ہر چاہیے اور اگر ایسے کا اور ناف کے باز دنا کو چون مستغنی کرنا ہو تب بدین
 اور پر اسے زخم کو اچھا کرتا ہے و جگر کین کا ایک لڑکا ایک برس تک یہ عارضہ کہتا تھا جنگ لگانے سے کثیف
 نہ پاتا تھا اور بعد دیکر تاتھا اور دوا فائدہ نہیں کرتی تھی خال اللہ میں نے کہا کہ مردارنگ و سیندور اور نگ
 کو باریک کر کے اچھیر کر اور گول کر دیا سیسے کا اس پر کھڑکی سے باز دھونچ دو ہفتہ کے صحت تام پائی

اور قطع عین خون سے
 اس کے پورے قلوب سے
 اس کے پورے قلوب سے
 اس کے پورے قلوب سے

والا یہ کہ چاہیے کہ مائخواہ کو میکہ سفیدی آئے میں دیا کر کہیں اور اگر قوی نہ ہو چاہیں اور
شد وہ کام میں لاوین اور تحصیل کے سولف پس ہوئی یا زیر سے پسے ہو سے مہری ہو باذ میں اور
بست ہوتا ہر کہ یہی تحصیل اہلی کفایت کرنی ہو اور ملاک مریج علاج اس امر کے شدت رونے سے
اور حرکت قوی سے بچانا ہر خصوصاً وقت شروع رکھنے دوا اور تحصیل کے جہان تک ممکن ہو حرکت سے
ماز کر کہیں اور چاہیں کہ یہ بیماری بیچ کر کوون کے جلد اچھی ہونی ہو اگر تو وقت نہ کریں صفت ہے
ضماد کی کہ نافع ہو مصلی اور انزروت اور کندرا و جوزا السرو اور برگ سروا و قاقیا اور دم الاون
او گنا را و مرکی اور شب یانی اور اسل اور بیلور و سوت سب دوا سے ہوں یا جو اسے ہوں کوٹ
چھان کر سریش باہی میں کہ سچ شرفہ کو کے کچلا یا ہو ملا کر او پر لٹنے کے رنگ کر اور پھل مقدہ کے کہیں
نہا دو سر کہ سب قسم تق کو مفید ہو گنا را برگ مو و ماز و صبر کندرا و جوزا السرو و زفت مقل اسل کوٹ کر
چھان کر سریش باہی میں جیسا کہ کہا گیا گو لاکر استعمال کریں ضماد تیل سرکین موش بیج دودھ کے پیکر
نہا را و رخصیہ کے ملا کریں بطریق دوا م کے کہ نفع تمام رکھتا ہو ان تجربہ عبارت ہو حرارت معا استفیہ
کہ مقد سے ملی ہو اور خاصہ اسکا ہر کہ آدمی شوروی مدت میں محتاج تیز کا ہو اور میں نکلتی آس سے مگر
رطوبت لریج شوروی مقدار اندازا اسکو علہ الزاج کہتے ہیں اور اکثر دوا مع اسکا بیج کر کوون کے پون
ہو تا کہ سردی کے بدن اسفل کو سوچتی ہو اور کبھی صفرا سے ہوتا ہو جیسے اسماں جاد میں ظاہر ہوتا ہو
علاج بیج پونچھنے سردی کے حرف او کوون برابر لیکر کوئین او جیانیں اور بیج پونچھنے گسی گاسے کے
گوئین اور بقدر حاجت کے کھلاوین ساتھ سردیانی کے اور بھی گا ویرانی را کو جھاو کی یا را کہ بیگنی کو غنڈکی
اور تو سے کہ گرم کریں اور لٹہ میں بانڈ کر مقد کو لکھ کریں یا را کے کو آسیر بھائی میں او بیٹھنا اور پلٹ
تلی کے کہ لٹا ہر کالا ہو بھی اثر کرتا ہو لیکن چاہیے کہ گرمی باعتدال ہو ورنہ مستی دل کی پیدا کر لی اور
جمل کر دوا ملسن کا سفید ہو اور بیج آس کر کہ گرمی سے ہوتی ہو ہر دوسر دویون اور اگر طبع
فرغت سے نہیں آتی تو یلین کریں اور بند کرنے میں ہرگز غلڈی کریں جب تک کہ صدق او کذب جبر کا
محقق نہ ہو اور چاہیں کہ گفتہ نہ ساتھ لھا یون موافق کے ملا کر مریض دوا مٹل کو کھلاوین کہ من حیث التقویہ
والا زلاف والتخانیہ نفع تمام رکھتا ہو اور بھی زردی آئے سے کی روغن گل ملا کر گرم کر لے کے کو آسیر بھائی
اس طرح کہ اندر مقد کے گرمی سرایت کرے بیج ازالہ اور دم او کو فٹ مقد کے عجیب الاثر ہو بشرط تکرار کے

تولید الحیات

اور غذا و جوج اسہالی کے گندمی دینا چاہیے وقت ارادہ کرنے قبض کے باعتبار طرقات مزاج کے کوئلہ اور
 جاننا چاہیے کہ کثیرہ بیج شکم کے پیدا ہوتے ہیں اکثر ماوسے غنم سے اور وہ چارہ تہین ایک وہ کہ اکثر کبوتر کتے
 ہیں اور یہ قسم بیج اسے علیا کے پیدا ہوتے ہیں اور شاید کہ ایک گز طول میں ہوتے ہیں دوسرے وہ کہ شاید
 غنم کو کہ ہون گندماں کو جب لغز کتے ہیں اور یہ ایش کی اکثر اسے عمو اور قوون کے ہوتی ہیں اور
 ایک بیج دوسرے کے ہوتے ہیں مانند سلسلہ کے تیسرے وہ کہ گول ہوں کہ ان کا نام سندیر یا دیر بھی عمو اور
 قوون میں پیدا ہوتے ہیں چوتھے وہ کہ چوتھے ہوں مشابہ کثیرہ سیر کی کے اور یہ قسم بیج جو وہ بیج طرقت
 التہ یا لشر بہم العام لینے اگر عیاز دے عمو کے الطلاق دود کا اور جب قسم کے بیج و سکا کہ لیکن یہ
 نوع خصوصاً اس نام سے سنے ہر اور پیدائش کی معائستہ میں ہر اور اکثر دے معقد کے ہوتے ہیں اور شاید
 کہ اگر معقد کو کھالوں اور غنم کو دین اور اگر یہ پیدائش سلا قسم لڑی کی بیج افضال کے ہوتی ہیں لیکن
 جو اکثر ہوتے ہیں یہی قسم جو جی ہر بعد اسکے حیات اور بعد اسکے دونوں قسم خیرین اور قلت پیدا ایش
 جب لغز اور سندیر کی بیج لکڑوں کے اسی سبب سے ہر پیدا ایش کی ماوسے مائل بہ جرس ہوتی ہیں
 اور حاصل ہونا ایسے ماوسے کا کہ کوں میں معید ہر علاج بیج حیات کے شیخ ارینی اور دو میں ملا
 دیوین بقدر حاجت کے اور اگر حاجت ہو آستین اور رنگ کا بی اور دارۃ البقرہ خرم منظر اور شکم کے
 ضما کرین اور بیج ذیلان کے راس اور عروق الصفر ہر ایک سے ایک جزو شکم برابر کے بقدر حاجت
 اس سے ساتھ پانی کے دیوین اور ضا اووم ایس میں ملا کر شاہ کرین اور بعد ایک نطفہ کے معقد کو
 مقابل چراغ کے کرین اور کتار سے اسکے کینیجین اور کھلاوین اور جو کتار افابہ ہر کمال لبوین اور
 مابین کہ زب لا افناق بیج نکالنے سلا قسم دود کے فائدہ رکھتا ہر کھلاوین یا مقعد پر لبین اور
 اندر بیج زیادہ کرنے والی سے منہج اور اسکے کو بر سر کرادین اور یوم کو بیج ردفن محل کے یا بیج ردفن
 لفظ کے کھلا کر یا رادہ منہج کے برت کرین کہ منہج کھلائے کا کر تا ہر اور یا ریل کو ساتھ شکم کے کھلا
 بالی حسیۃ فائدہ کر تا ہر خراج القند جاننا چاہیے کہ جو اعتدائے طس کے سبب غلبہ بلوبات کے
 ضعیف ہوتے ہیں مرض مذکور اکثر انکو ہوتا ہر خصوصاً لہ اسہالی اور زحیر کے علاج حشرور
 اور مائیں طب اور حجت بلوط اور کل صرخ خشک در قرن ایل سوختہ اور قراطیل در جب یانی
 اور رسم منہج کا اور بلانہ اور غرض سب برابر لبوین اور روپانی میں پکادین قوفوت اور سیکی یانی میں

مکمل آدے بعد اسکے آئین کرین یعنی طفل کو آئین بجا لیں اور بچہ کہ جو شامہ یکم ہو تو زیادہ اثر
 کرے اور اگر چہ پانی پانی کا بلادین اور بیک کر کے اس مقام پر جو بکین دفعت نفع کئی کرتا ہے
 اور اگر لڑکا ہو تو والا ہر دو کو میل سے مقام پر بکین اس سے کہین کر اس عضو مخصوص کو بطور
 جذب کے اندر کھینچے ورنہ ہاتھ کی مدد سے اندر کرین احد استعمال دوا کے اور جس جگہ بید رہم و غیرہ
 داخل کرنا اسکا دشوار ہو پہلے موم روغن مناسب اسکو چکنا کرین تو جلد بھر جاوے اور بچہ سے شک
 ساتھ دم کے المناس وجہ پانی کو کہہ کر کے ضما کرنا نہایت نافع ہے اور بہت ہوتا ہے کہ صفحہ میں
 یہ بیماری ہوتی ہے اور بعد کئی دنوں کے خود بخود دور ہوتی ہے ترقیہ البول یعنی جلن مجری پیشاب کی
 وقت تکلیف پیشاب کے یہ بیج گرمی ہو لے اور غذائیں اور دوائیں گرم و تریز سے کہ خضہ یا لڑکا کا
 اکثر ہوتی ہے علاج جانی ترقیہ کر کے شیرین کر کے شیرین کر کے بلادین اور بیج پانی ترقیہ
 لڑکے کو بجا لیں اور جس چیز سے کہ گرمی زیادہ کرتی ہے پرہیز کرادین مضرہ و طفل کو اور بھی بکوی کو
 خوب نرم کر کے اور پز مارا اور ذکر و تفسیر کے طلاء کرنا اور دہی گاسے کا پلانا نفع بہت رکھتا ہے اور
 اگر حاجت قوی ہو دھنیا خشک پانی میں بھگو کر دھرم کا ہو کا اس پانی میں شیرہ کمال کر دیں اور
 اگر خوش تپ میں ہو اکثر دھنیا سے ہوتی ہے تدریس اسکی تفسیر اور تعدیل اور عالج تپ کا کرنا چاہیے
 البول فی الفرائض یعنی پیشاب بچاؤن میں کرنا سبب سکامردی مزاج اوستی مشانہ کی ہے علاج کا
 کندرا و رندا و غولجان اور حیف بلوط اور حب لاس او گنا سب برابر کوٹ کر چھانین اور سفوف
 بنا کر دیون اور مشک و زنجبیر ستر ساتھ روغن گرم کے مانند سوسن اور بان کے طلاء کرادین پیشاب کے
 ملین اور اگر مصطکی اور شاہ بلوط اور سعدا و ہر سیاسی اور قند سے کہ سبکے برابر جو سفوف بنا کر دیون
 اثر کئی کرتا ہے اور سب میلون سے بہتر ہے کہ کہ دسیان سونے کے کئی بار بچاؤن مختلف سے اور پیشاب
 کرادین اور رات کو پانی اور کھانا مذہب دیون اور سردا و تیز اور سرد سے منع کرین اور کھانا ہمیشہ کھادین
 اور قلیہ خشک اور مطہن اور کباب غذا کر دیون اور پودا فائدہ کفرتی ہے نیزہ کندر حب لاس سب ایک سے
 یا جس متقال شہد چالیس متقال معجون بناوین اور موافق امتیاج کے دیون ایک دم یا کم یا زیادہ
 اور تھوڑا جو بلوینا بطریق دواہم کے نفع کرتا ہے اور اسطرح مرکب ریح دم چہ بکوی شراب کے ساتھ دینا
 فائدہ کرتا ہے اور بھی اور وئی گاہیکہ فخرین قنوزی سیٹ کبوتر کی مٹی کی ہو فائدہ کفی دیتی ہے اور

حق البول

البول
فی الفرائض

دریوں

سفر و

سفر و

سفر و

سفر و

سفر و

سفر و

سفر و

سفر و

سفر و

سفر و

سفر و

سفر و

سفر و

سفر و

سفر و

سفر و

جو زانو با جیل ساتھ شکر کے دینا یہی عمل رکھتا ہے اور شہدائے بدستور اور بہت ہوتا ہے کہ کوئی علاج فائدہ
 نہیں کرتا اور جب بالغ ہوا خود بخود زائل ہو گیا ہے اور ضرب اور خونیں بھی تخفیف دیتے ہیں اور بولوں
 یعنی دشواری سے ٹھکانا پیشاب کا یہ دو قسم ہے۔ پہلی وہ کہ سبب سنگ و ریت شانہ کے یا گردہ کے
 ظاہر ہو پوچھو نہ رہے کہ سنگ مثانہ اگر کون کو اکثر ہوتا ہے سبب سنگ گردہ کے لیکن پیدائش اسکی
 اگر کون میں نا ہو پہلے عشق شائستہ و قلہ الحجاب اور فرق در میان سنگ و ریت یہ کہ
 جس جگہ سے کہ ہو شدت اور غش اعراض سے اور بطوریت سے صبح پیشاب کے کر سکتے ہیں
 اور فرق در میان سنگ گلوئی اور شانہ کے لون سے کہ جو سنگ اور ریت بچ کھد کے ہو نقل اور
 قد بلین میں محسوس ہوتا ہے اور پہلے بول کر اور غلیظ نکلتا ہے بعد اسکے صاف اور رنگ پیشاب کا
 سرخ ہوتا ہے باز در رنگ لہلہ پسری اور صبح شانہ کے ہو پیشاب سفید اور رقیق آتا ہے اور بڑا ذکر کی
 کجلائی ہے اور جب پیشاب کے بچ تھوڑے زمانہ کے بعد تھانہ پیشاب کا ظاہر ہوتا ہے اور درو بچ زار کے
 کہ مقام شانہ کا ہے ظاہر ہوتا ہے لیکن جانین کہ عسر بول اور درو شانہ اسوقت ظاہر ہوتا ہے کہ سنگ
 بچ عشق کے پڑے اور سبب حصات کا اکثر موروثی ہوتا ہے علاج واسطے ملین مجاری کے اور سکین
 درو کے خشک و رابو نہ اور غلٹی اور کرفس اور شبت اور کرب اور بر سیاوشان اور قطر نیمکوتہ اور
 میٹھی اور برگ سبغول اور خرفہ اور غشہ اور برگ کھنڈ اور پنخ نیازی اور پتہ اسکے اور پنخ غلٹی اور
 پتہ اسکے اور پنخ اور شاخ خارشک کی جو کچھ انہی آخر آدے جوش کرین بہت پانی میں اور یار کو
 آسمین ثمالین اسطرح کہ پانی کر تک ہوا اور چاہیے کہ پانی نیگرم ہوا اور رات دن میں دو تین بار
 یہ عمل کرین اور روغن منفعت الحصاة ماندر و روغن عرق اور روغن خشک اور روغن بابونہ
 اور اتندائیکے بچ سنگ گلوئی کے اوپر کر کے اور بچ سنگ شانہ کے اوپر عانہ کے ملین اور
 منظران روغنوں کی بچ حلیس کے اور محمول انکا عقد میں شانہ کو نفع رکھتا ہے اور پینا
 مدرات کا دونوں کو مفید ہو لیکن بعد تفریق کے اور جاتا چاہیے کہ مدرات اسوقت دیتے ہیں کہ
 مریض آئین میں ہوا اور جس غیاہ سبب عسر بول کا سنگ مثانہ ہو بہترین حلیوں میں یہ ہے کہ
 بہار کوئی بھر پنا دین اور دونوں پاؤں اسکے آٹھا کر عانہ کو ملین اسفل سے اعلیٰ تک تو
 سنگ کے بچ عشق مثانہ کے رکھا ہے اور بول کو بند کر کے ہر جوف مثانہ میں آدے اور مہر کی کل جابو

اور ذرا غنت سے آوے اور سو وقت سنگ قہیب کے روکا ہوا درود بانے سے محسوس ہوتا ہے چاہے
 کہ قہیب کو گرم پانی میں رکھیں اور لعاب مناسبہ و روغن اسے موافقہ بیچ اسلیل کے پکاویں اور
 آہستہ آہستہ آلت کو باطن سے ملین طرف انقلاب کے توسک نکل جاوے اور اگر سو وقت میں درود پکیرے
 اور پیار مضطر ہوا درخند ہر کی حاجت ہو فلو نیاے مجرب و مانند اسکے جو محذری مانند دوائے لغاطی و
 بریشٹا اور تریاق کہ نہ کو موافق قوت افیون کے ہوا ہودیون اور اگر کوئی تدبیر نافذ کرے اور سنگ
 مجری قہیب سے نہ نکلے اور شدت اعتبار اسل ورد در سے خوف ہلاک ہونے کا مدحرج و اثنی سے
 رجوع کریں تو قہیب کو محل مقصود سے جس بلکہ کہ معمول ہے چیر کر سنگ کو نکالے اگر دویہ مدرہ جو گرم
 بہن تخم کر فس باویان انیسون صغیر شونیز ہلیون اور جو سرد بہن تخم خبازی خانوسک تر بو تر تخم کر
 اور کانچ اور جو معتدل بہن پرسیاوشان اور فوہ اور تخم خربوزہ انہیں سے جو مناسب علاج کے جانیں
 دیویں لیکن ہر رات کبھی کبھی دیویں کو دوام استعمال آکھا ضرر کرتا ہے اور بہتر ہے کہ بعد ملین شکم کے دیویں
 اور بہترین طبیات میں کہ حصات کو نافع ہیں یہ ہیں کہ سپستان انجیر اصل السوس غلی ہر یک سے
 بعد حاجت کے لیکر چوش کریں اور صاف کر کے المتاسل و تر بخمین موافق حاجت کے اسمین مل
 کریں اور صاف کر کے دیویں کہ جو شانہ خطاطیف کا واسطے حصات اور عسر بول کے نہایت مجرب ہے
 خطاطیف کو اسکو بابل کہتے ہیں لیکر بیچ کریں بال و بر اسکے دو کر کے پانی کرسل در روغن باوامین
 پکاویں دمنیا اور اچینی اور خوشحان بھی زیادہ کریں اور جو شانہ اسکا دیویں اور یہ دوا بعد تقیہ بول
 فائدہ بہت دیتی ہے اور طاک مرکا خطاطیف فدا ہے اور جو یہ مفہم اور تقویت معدہ اور معلوم کریں کہ اسکا
 اور راو الارزب و شیشہ کہ اندر عبا کے پسا ہوا و سجون یا اندر کہ ششورہ اور مس کے خون سے بناتے
 ہیں بیچ تقویت حصات کے اثر کئی رکھتے ہیں جس طرح کہ جانین دیویں اور جو الیہ و اسلیل پانی میں
 پیسا کر دیتی کا فذک اسمین آلودہ کر کے اسلیل میں کہیں کہ غسل البول حصوی کو نفع کرتا ہے اور سجون
 جو الیہ و کھانا ساتھ شیرہ تخم خیاریں اور تخم خربوزہ کے نہایت مؤثر ہے قسم دوسری وہ کہ ورم گردے
 یا مثانے کا یا جو د خون کا اور مدہ کا بیچ مثانے کے یا سچ الشانہ یا سدہ کہ شلط النج سے بیچ مجری پیسا
 پر سے و خلط حاد کہ اوپر مثانے کے گرسے یا سوا انکے کہ بیچ طلب کہ کہ مفصل ہے کہا ہے موجب عسر
 ہو ملاست اور علاج اسکا موافق سبب کے ہے اور تدبیر فرغندہ کی التحیات پوشیدہ نہ رہے کہ انسا

تب کے بہت ہیں مانند ہی یوم اور جی خلی اور جی دق کے اور ہر ایک نہیں سے شخص کئے اسنانک
 ہیں لیکن اس سب سے کہ جی یوم بیچ لڑکوں کے کہ ہوتی ہوا اور جی دق بہت کم اس جگہ ساتھ
 ذکر جی خلی کے تکر کیا گیا اور وافق افلاطون کے بسطہ ہون یا مرکب جبکہ وقوع لڑکوں میں
 بہت اور زیادہ ہر جدا جدا فرم ہوا ساتھ معاجات شخص کے پہلے جی دق اور جی دق ہر کر تہ
 لازم ہوا اور گین بھری اور رنگ بدن اور انکم کا سرخ اور عرق نہا دے اور جی تہم سادہ
 غذا میں اور فاکہ خون افزا کے مرض اور طفل کو اتفاق پڑا ہوا گرنی ہوا کی تھر کہ ہوتی ہو علاج
 اسکا یہ ہر کہ لڑکا اگر غیر ہوا اور منہ ہوتی اور دوسری مزاج ہو بہ تو وقت مرض کی قصد کریں اور
 گرم چیرست پر پیر کرارین اور ساتھ اثر ہوا اور دویہ کے کہ سمنی خون کے اوقاس حرارت کے ہیں
 تبدیل دودھ کی کریں اور اصلاح غذا کی واجب ہیں اور اگر چہ مینے سے تہا نہ لیا ہوا اور تلوت
 ہون تیسرے یا چوتھے سر و وزن کان کے تہ کرین اور تہوڑا خون نکالیں کہ بہت نافع ہوا اور
 اگر وہ بکالہا دین بھی جو تہوڑا اگر چہ نکالنا خون کا اور مواضع معروفہ سے بھی سود مند ہے لیکن نکالنا
 خون کا سرکان سے نافع زیادہ ہوا اور بیچ دور کرے نفسی اور صنعت کے سر بیچ زیادہ ہوا اور
 تجربہ کے اور کبھی خون بعد شرط کے جلد نہیں نکلتا جب گردن اور کان اس کے بہت نہیں خون
 آئے لگتا ہر صاحب غلاتہ التجارب لکھتا ہے کہ ایک لڑکی کو تپ حسب نمودن سے زیادہ گزشتہ جی
 دوسری اور صنعت بہت ہوا اس کے سر و وزن کان کے شہر لکھا میں نے ایک سرت خون دیکھا آخرا لہر
 اسکو تہا اگر گردن اور وزن کان اس کے بہت ملا مینے خون نکلتے لے زیادہ نکالیا بیان کے مینے
 حیلون سے خون کو روکا اسی وقت لڑکی ہوش میں آئی اور غذا مانی اور کئی دن بہن تپ دھوتی
 اور بہت پانی اور جانین کرباتی حساب کا ہوش اور صاف اور سرد کر کے رات دن میں کئی بار
 پلانا بیچ دور کرنے تپ طبقتہ اور حصبہ کے کثیر الاثر ہوا اور پوشیدہ نہ رہے کہ نامہ تپ بسطہ دوسری
 یہ ہر کہ سرق اسمین نہیں آتا ہر گرا سدن کا اثر تہ ہوا ایسے حیات میں بہت ہوتا ہے کہ تفریق
 خانہ کر تا ہے لہذا ابیر عرفہ بیان کیا جاتی ہیں تو وقت حاجت کے جس تپ میں کہ ہو ملین
 لاوین تدبیر تفریق کی یوں ہے کہ فصل لڑکے یعنی نہ کل ترا و تا نہ کو کوٹین حصہ اسکا
 در میان سر کے اور بیچ کٹ پاسے لڑکے کے ملا کریں اور اس کے بدن کو کپڑوں سے گرم رکھیں

کہ عرق بہت خشکے گا اور اگر تازہ نہ ملے پانی گرم ایک باسن میں ڈال کر پیچھے پیچھے کے رکھیں اور
 پاؤں پر بدن کے اوپر سے بہن کہ یہ تدریس بہت پسینا لاتی ہے اور پاشو یہ بدستور کریں اور کپڑے
 کہ بدن پر واسطے تسخین کے پہننے جسے دور کریں کہ عرق ٹھہر جائے اور اگر ساقوں میں تپ کے سماع
 بھی ہو اور شرط کرنے کاں سے دور نہو یا خون کے نکالنے سے کوئی مانع نہو یا پیسے کہ پاشو یہ کریں
 طبع کو نرم شیاف سے کولین اگر قبض ہو اور شیو م اور طلا سے مناسب کام میں لا دین نوع دوسری
 بیج حتی صفراوی بسیط کے علامت اسکی زندگی رنگ بدن اور زبان کی اور شفت لبوں کی
 اور گرمی ہوا کی اور تدریس گرمی زیادہ کرنے والی کرنا اور تپ کا ایک ن کو درمیان دیکر اگر
 مادہ خارج رگوں میں عفن ہو اور لازم ہوتا ہے کہ اور شدت گرمی کی ایک ن کے بعد اگر ادہ
 داخل رگوں کے عفن ہو اور خاصہ اسکا یہ علاج ماء الفو کا اور طینات مناسب حقیقہ صغہ کا
 کریں اور اگر کے کو بھی دیوین خصوصاً اگر لڑکا غذا کھاتا ہو اور آسمان کہ بیج مزاج واپس کے غلبہ کو ہو
 فصد کریں اور واسطے تطفیف صفرا کے سکنجبین سادہ اوچین میں موافق دیوین اور بار بار لگا لیا کہ ملاک
 تدریس دایکی ہر اور بھی تدریس مرتفع کی بھی چاہیے کرنا بشرطیکہ طعام غور ہو اور اگر طبع قبض ہو شیاف
 نرم سے کولین اور جانین کہ منہ دی خصوصاً کہ ترمو باریک پسکرو پر کف یا تھما اور بالون اور
 تالو کے ضداد کریں کہ حرارت قوی کو فرو کرتی ہر اور اگر تفریق کی حاجت پڑے تدریس اسکی بیج
 وومی کے گذری اور صمدل کو پاشو یہ اگر کفایت کرے شوم اور اطلبیہ سے تمارک فرادین فائدہ
 شیخ رئیس ان حیات میں امر کیا کہ مرتضیٰ کو بانی انا کا ساتھ سکنجبین جلی کے اور نازد عصاف
 خیار کے ساتھ حور کے کا فوراً شکر کے دیا چاہیے اور قرشی نے اعتراض کیا کہ تناول جمونات کا
 شیر خوار کو مجوز نہیں ہر اسلئے کہ اجتماع ماضی کا ساتھ دودھ کے سبب بستہ ہونے دودھ کا اور
 فاسد ہونے دودھ کا ہر بیان تک کہ تسخیل جمعیت ہوتا ہے اور نزدیک من فقیر کے اعتراض
 شارح کا اور شیخ کے بجا چین معلوم ہوتا اسلئے کہ بغیر تعیم قول کے شارح نے اعتراض کیا ہر اور
 لامالہ مرشیخ کا مخصوص وقت سے ہر کہ معدہ دودھ سے خالی ہو ورنہ ظاہر ہر کہ اجتماع قرشی کا
 ساتھ دودھ کے مطلقاً منہ عنہ ہر وقت کھانے کا لالٹھے اعلیٰ احوال معلوم کریں کہ استعمال لافو کا
 بیج لڑکوں کے خصوصاً لڑکیوں میں جب تک ضرورت قوی اور حرارت مغرط نہو چاہیے کرنا

صحی صفراوی

کہ مفسر صفت پاشویہ کو گرم ہون میں واسطے دو کرنے صداع کے اور حدت حرارت کے نفع
 کرتا ہر گل بنفشہ گل خلی برگ یہ بختہ زیم کو فہ سبوس گندم ہر یک بقدر حاجت کے لیکر بہت
 پانی میں خوب جوش کریں اور ضرر تریز کا آسمین ملاوین اور ایست باسن گہرے میں کہ پانیوں
 زانو تک سمین رہ سکے والین اور پاؤں آسمین رکھیں اور اوپر سے نیچے تک ملین وجہ تک
 بیچ شیر گرم رہنے پانی کے قند و زو پاؤں کو آسمین رکھیں صفت شاذہ نرم کہ بیچ ہون گرم کے
 کا کام آتا ہر اور سرین الاثر ہر گل بنفشہ تین درم گل خلی دو درم برگ سنا پانچ درم انشاس سات درم
 نمک ہو ری ایک دم بقدر حاجت کے شاذہ بناوین اور کام میں ملاوین روغن بادام میں آلودہ
 کر کے تریز بیچ تری بلغمی بسط کے علامت ایسی کہ وہ کہ آتا درونون چپ مذکور سے منایا جائے گی
 اس تب میں گتر ہوتی ہر گمریک بلغم شوری سے ہوا و خاصہ اسکا یہ کہ ہر دن آتی ہر اور و قون
 ہو جاتی ہر بشر لیکہ اور خاصہ رگون میں عفن ہوا ہو لیکن اور داخل رگون میں عفن ہوا تب
 لازم ہوتی ہر اور رات دن میں ایک بار شدت کرتی ہر اور عجبی از ان مدت کا اور بیچ چہرہ
 اور صفت معدے کا گواہی دیتا ہر اسپر علاج ہر صبح مرصعہ کو جو شاذہ کا سنی اور سولف اور
 ملہی کا ساتھ کھند کے دیوین اور مرصعہ کو بھی تھوڑا کھلاوین اور زنی اور صفت معدے
 پر ہر کرین اور سرد پانی کم دیوین اور اوپر تشنگی کے دیکر ہر اور اوپر بچا صفت یعنی بوسہ امدان کو
 جوش کر کے یا بھلو کر دیا اور لڑکے کو دینا بعد گزرنے دو تین ہفتہ کے نفعی تمام کہہ تا ہر اور بیچ
 ادے کے اگر مرصعہ کو سہل دیوین تریز وغیرہ سے بستر تریز اور اوپر اور تریز ہر کو بیچ تب
 مرکب کے صفا اور بلغم سے بیان ہوگا آسمین بھی ہو کہ انین سے مناسب جانیں کام میں ملاوین
 تریز بیچ تری سوداوی کے یہ تب اکثر لڑکوں کو ہوتی ہر ایسا یہ مزاج اہل ان السودا و یا بھلا ناس
 تب سوداوی کا یہ ہر کہ وہ دن در میان سے آتی ہر اگر اور خاصہ رگون میں عفن ہوا اور
 یہ اکثر تریز اور شاید کہ داخل رگون میں عفن ہوا و تریز لازم ہوا و تریز دو رلیج کے شدت کرے
 اور رلیج لازم ہر رگون میں اور تریز و سہل علاج واسطے نفع ادے کے ایک کو بوشاذہ و تریز
 اور اصل السودا و رپستان کا ساتھ کھند کے دیوین اور فضا الخواب سے بناوین اور بعد گزرنے
 یا لیسون کے اور اصل نہونے نفع کے سہل کھلاوین اور تریز تریز سے کریں اور لڑکوں

نفعی

سوداوی

اگر قدر اخور ہی بہر قوی اسکو ہرگز نگاروں لیکن تناول کرنا فواید طبع سرطخ النساء کا مانند فرزند
 اور شفا لوسے اور بقول شدید البرک کا مانند کا ہوا اور کاسنی کے اور جو چیز کہ باہر دیا بس ہوا جارت دینا
 اور جو تب ویر تک پہنچے والی ہر عمدہ اس نام میں مراعات نفع کا ہوا ساتھ رعایت قوت کے اور
 دوا اور کلیت بعد عالجس ن کے مرضہ کو دینا نفع کرتی ہر اور بدستور دویہ مجرب اور کہ واسطے
 ریح کے دیتے ہیں جب تک کہ مرضہ کے دینے سے کام نکلے لڑکے کو نہ دینا چاہیے فائدہ تب ریح
 دو طرح ہوا ایک وہ کہ سوداے طبیبی عفن ہو کہ تب لاوے اور جو کچھ میان آتا اور علاج سے کہ
 کہ گئے مخصوص اس قسم سے ہیں دوسرا وہ کہ سوداے احتراقی عفن تب لاوے اور سوداے امتزاج
 وہ ہر کہ کوئی خلط کے جینے سے حاصل ہوا سیلے کہ جو خلط کہ جلتا ہے وہ سوداے غیر طبعی ہر کہ اسکو
 احتراقی کہتے ہیں اور علاج اس قسم کا مشترک ہوتا ہے درمیان تداویہ سوداے اور تداویہ اس خلط کی کہ
 اس سے سودا حاصل ہوا ہو تو ریح خمی مرکب کے پوشیدہ نہ رہے کہ اقسام اس تب کے بہت ہیں
 اور قاعدہ کلی ریح علاج ان تینوں کے وہ ہر کہ علامت جس خلط کی غالب پادین ریح ترکیب دوا
 زیادتی اس دوا کی کہ مخصوص خلط غالب سے ہر مرضی رکھیں اور جو حیات مرکب سے کثیر الوقوع
 ہر عجب غیر خالص و شرط العنب میں اور دونوں ایک ہیں ساتھ تھوڑے تفاوت کے جیسے طب اکبر
 اور میزان الطب میں مشروعا پہنچے لکھا ہے اب کسی دوا کہ واسطے تب کے کہ مرکب جعفر اور لہتم سے ہو
 نافع ہیں لکھی جاتی ہیں موافق قلبہ ہر ایک خلط کے جو مناسب جانین عل میں لاوین اور قاعدہ
 نفع اونیقیہ اور پرہیز کے وہی ہیں کہ اوپر بیان کیا میں بیان ہو چکے ہیں جانین کہ کتبہ میں اصولی
 کثیر النفع ہر اور دوسرے گل بدستور اور شربت دینا راسی طرح اور بت ہوتا ہے کہ قبل نوبت کے تھوڑا
 ماہ الصل گلاب میں پلاتے ہیں نفع بہت ہوتا ہے اور ریح شروخ لڑکے کے سردابی سے باز کرنا
 ضروری اور بھی کئی ساعت قبل نوبت کے کئی انگلیان شہد کی کھلا مار لڑکے اور تب کہ نہ کو اکثر
 فائدہ دیتا ہے اور شہد ساتھ ساتھ تھوہ کے میسر اور گھول بھی نفع کرتا ہے اور اگر مصلی کو خوب میسر برابر
 اسکے دوا کوئی سہی ہوئی ملاوین اور مقدار چنے کے گویاں بناوین اور بعد طعام کے ایک گولی
 لڑکے کو کھلا دین مفید ہوتا ہے اور بہت ہر کچھ تب نامیہ یعنی کے بعد گزرنے چالیس دن تک کے کئی
 ساعت پہلے نوبت سے بعد چنے کے چندید شہد دیا جاتا ہے نفع کرتا ہے جو دوا تھوڑا شہد میں گھول کر

سج

قبیل نوبت کے دنیاویاتی موقوف کرنا سریع الاثر ہو چننے کرنے لرزہ کے لیکن کمر دیا جاتا ہے
 دو تین نوبت میں دوسرے بیچ حیات فرس کے تقویت معدی کی ہر انتباہ اور کا غذا خور کو کر دو
 نہیں دیتا ہر اگر باز کر گنا اقدیہ طبی اور موسی سے ممکن ہو بہتر اور تہو انکین اور شدید لغت
 منور دیکھتے ہیں کہ تدریس اطفال کی بیچ اطفال فیک کے مانع تدریس برے لڑکوں کی ہر اکثر اموزن اور
 بہت دیکھا گیا کہ آپ فرمن حتی اور قطع ظاہر نہیں ہوتا تھا اور پیر نہایت تعجب پر بہتر کر گیا
 اور بلا وجہ کھلایا تو زاپ جاتی رہی باجملا بتابت طبع مایارگی خصوصاً کہ لڑکا کہ ہو واجب
 بیچ اقسام طعام کے لیکن کثرت غذا کی ہر گز نہ و انہیں ہر اس لیے کہ امتداد موجب ہر بار ہر ہلاک
 ہوتا ہر حصہ اور جبدی اور حقیقا ہر چند اکثر اطباء نے ان امراض کو بیچ امراض لڑکوں کے نہیں
 لکھا ہر اور بعد حیات برے لڑکوں کے لگتے ہیں لیکن اس فقیر نے لکھا انکا امراض لڑکوں میں
 مناسب بابا ہر تو مقالہ تدریس اطفال کا کامل ہو جاوے اب جانیں کہ مصیبت الفتح شورش متفرق ہیں
 کہ مقدار ہر جس کے ہوتے ہیں اور نزدیک قرب خور کے پہلے وہ سرخ گول غفیف ہوتا ہر اور ہر
 کانتے ہر کے بعد اسکے اسی جگہ پورے ہوتے ہیں اور دوسرے کا خون سفیدی ہر اور ماضہ اسکے ہر کہ
 پختہ نہیں ہوتی ہر اور پیم نہیں لاتی بلکہ دقت ایچہ ہونیکے فشکیشہ اس میں ہر ماضہ اور
 اسکے لازم ہر کہ پہلے تپ ہو بعد اسکے وہی حصہ ظاہر ہوتی ہر اور جبدی بالضم و اللع شد ہر کہ ہر
 مقدار دوسرے کے ہلاک اس سے ہرے اور کہتے ہیں اور پیم لاتے ہیں اور پیم میں ہر اسکے کہتے ہیں
 اور مقدم ہونا تپ کا اس میں ہر لازم ہر اور ملاست تپ بعد ہر جبدی کی دہشتیہ کا ہر اور ہلاک
 ہاک کا اور ہر آئو کا اور سرخی آنکھ کی اور دوسرے اور ہر سر اور ہر کا اور ہر اب نہیں دونا اور بیچ
 ہلاک کے جلن اور غشش ہمیشہ پایا اور شاید کہ بعض لڑکوں کو کھانسی اور دہشتیہ کا اور جلی نفس اور
 گرجی آواز بھی ماضی ہو باجملا حیوت تپ پس قسم کی ظاہر ہو مگر کم کرنا چاہیے کہ حصہ باجدری
 غلطی ہر خصوصاً موسم خور کے اور فرق دیان تپ باجدری کے وہ ہر کہ تپ حصہ کہ کم کرنا
 در تیز زیادہ تپ جدری سے ہوتی ہر اور در دہشت کا اس میں کہتے ہوتا ہر اور قطع اکثر اور ہر
 اکثر دفعہ ظاہر ہوتی ہر اور آہا اگر جلد بیکہ تین دن میں دہشتیہ ہفتہ میں اور حصہ نسبت بہت
 رومی ہر خصوصاً اگر سیاہ اور سخت اور کبود اور غشی ہوا اور دیر کر بیکہ اور غشی اور غم ہلاک

مصلحت جلدی

مائل ہو اور اس طرح جو وقت غائب ہو بعد اس کے غشی ہو اور بدستور ایک کہ پہلو دار اور آئین کے ہونے اور کثیر المقدار ہو اور رنگ اسکا سیاہ یا بنفشہ ہو اور اوپر سینہ اور شکم کے بہت نکلیں اور بطنی اور بڑے اور بطنی انفع ہو بہر ہوتی ہو اس طرح اگر خون جلدی سے نکلے یا پہلے آید نکلیں بعد اس کے تپ ہو نہایت بہرہ اور اس طرح تپ نہ نکلے آید کے تپ ہو وقت اور کم ہو بہرہ اور بہترین اور سالم ترین علامات میں نیچے آید اور حصہ کے وہ ہو کہ دم اپنی جگہ ہو اور شعور اپنے حال پر اور میل غذا اور پانی کا برقرار ہو اور تنہا و پیدائش ان دونوں مرض کی بیچ نہ کوئی کون کے بسبب نہایت خون کے ہو بطریق تصرف طبع کے بواسطے پکنے خون خام کے اسلئے کہ خون نہ کوئی کا خام اور تر ہو تا ہو اور تغیر آئین لازم ہو اور ممکن نہیں ہو کہ کوئی چیز گرم اور تر پختہ ہو اور ایک حال سے طرف دوسرے حال کے چھوٹے ہونے کے کہ جوش کرے اسی سبب سے نہ کوئی کو وقت نفع خون کے بواسطہ اسکا جوش کے شور و غلہ کو ظاہر ہوتے ہیں اکثر بین اور نادری ہو کہ خون جوش کرے اور پختہ ہو اور اور پختہ ہو کوئی چیز شور سے ظاہر ہو بسبب عارض ہونے کوئی مانع کے علاج جو وقت معلوم کریں کہ جلدی اور جلدی اور حصہ کی ہو اور ابھی اثر شور کے اوپر جلد کے ظاہر ہوے ہیں جلدی کر کے خون نکالیں وضع مہاجم سے یا جو ناک نکلے سے پس اگر جلدی حصہ ہو خون کثیر ہو بین اور اگر جلدی ہو خون زیادہ لکان لکان ہو کہ خون کثیر اور پختہ زیادہ ہو تپ حصہ کے کہ نہایت کم ہو اور نہ کم کر لیا اور اگر نہ کم کر لیا ہو جلدی ہو وہ ہو کہ پہلے صفرا صفر کم کریں پنے نکالیں لینا سے بیشتر طبع نرم ہو بعد اس کے بیچ نکلیں کے شغل ہوں اور نہ نکالنا خون کا موقوف رکھیں کہ اسوقت میں نقصان کرنا ہو اور جانیں کہ بہت اطباء نے بیچ جلدی اور حصہ کے اگر نہ کوئی اثر شور کا ظاہر نہ ہو بہت اہمال مناسبات اور مہجرات خون کا منع کیا ہو اور استدلال کیا ہو کہ جوش خون کا اسوقت میں بطور تصرف طبیعت کے ہو کہ ہو اور نہ کم کر واسطے چاہتی ہو بدن سے نکالنا اور شکات نہیں ہو کہ اہمال مناسبات کا باز رکھت ہو علیان سے اور یہ امر غلات تقاضا سے طبع کے ہو اور بی سبب انتظار طبیعت کا ہوتا ہو لیکن حق وہ ہو کہ اگر صفر ادیت غالب ہو شکیں سے چارہ تھین ہو نہایت وہ کہ مبالغہ بیچ تہذیب کے سنیائے کرنا ان حیات میں اگر چہ غلبہ صفر کا ہو لیکن استدلال کہ احتیاط کو تسلی دے اور حرارت غریزی کو متوازن ہو کہ سکتا ہو کہ موجب تقویت طبیعت کے اور حرارت غریزی کے سطح کو بدو سے

پچ دفع نفسیات کے اور ساتھ ایک بدن کو بھی آفات کے سے محفوظ رکھتا ہو لیکن جب وقت کوئی اور شہور سے بدن پر ظاہر ہو غلیظات اور سردات اور غلیظات سے پرہیز کرنا واجب ہو اس سے کہ دیر سے چانا ہو اور لائق یہ ہو کہ اس حالت میں بیکار خانہ کا پیچہ بھی چاہیے مگر اس جگہ کہ بعض اور بچہ ان نہایت غالب ہو اور دیرین کہ کوئی آفت لایو گھٹا پس ہو سکتا ہے کہ بعض اور نکالین باوجود نکلے شور کے اور بہت تجربہ میں ہو چنچا ہو کہ جو اس وقت میں موافق واجب کرتے حاجت کے خون لیا گیا سبکی بدن میں ظاہر ہوئی اور مرض عافیت سے تمام ہو اور بھی واجب ہو کہ وقت ظاہر ہونے شور کے اور بدن کے بیمار کو گرم اور نرم کپڑے پہنا دیں اور جو اگر کی معتدل کریں تو سامان کل جاننا اور حق فیت آوے اور شور آسانی سے نکلیں اور سرد پانی گھونٹ گھونٹ دیتے رہیں اور معتدل اور کافور دیکھا دیں تو توت دے دل اور دماغ کو اور دکرے طبیعت کو اور نکالنے مادہ کے طرف ظاہر کے اور جب وقت معلوم کریں کہ مادہ غلیظ ہو یا سامان بدین چاہیے کہ تلیط مادہ کی اور تلیط سامان کی کریں لیکن نشان غلیظ مادے کا یہ ہو کہ شور اور پریشانی کے اور گرد آسکے زیادہ نکلیں اور گناہ کہ اور چار دن گزرے ہیں اور ابھی تک شور بالکل نہیں نکلے اور نشان سبکی سامان کا یہ ہو کہ جلد کھ کھری ہو اور پسینا کھ نکلے بالجامہ تدبیر لطیف اور تشیخ کی ایسی ہوتی ہو کہ اور حال نفس کے نظر کریں کہ حرارت آسکی کسی درجہ پر ہو موافق اسکے معالجہ کریں مثلاً اگر نبض اور نفس اور اپنے حال کے بہن اور خشی اور حرارت اور غم باطن میں بہت نہیں ہو اور زبان سیاہ نہیں ہو چاہیے کہ ہوا گھیر کی نالی بھارت کریں اور پانی سرد ندیوں اور کوئی پینر سردی ندیوں اور نہ سو گھما دیں اور نشرب پانی تازے کا مقرر کریں اور کبھی کبھی پانی گرم دیتے رہیں یا پانی بادیان تازہ کا اور یہ دو اخاندہ کرتی ہو کاک ہنول یا درم عدس قشر سات درم شیر لائن دم سب یا جقدر مناسب جائیں پانی میں جوش کرین یہاں تک کہ خوب جوش آوے اور جب آدھار ہوا سے صاف کر کے دیوین کئی دفع میں دیا کر اس مبلوغ میں دو درم گل مشرغ اور سات دانے انجیر کے اور دو درم سولت اور دس دانہ حویز متقی کے ساتھ اسکے تخم کے زیادہ کرنا بہتر ہو اور بھی پانی گرم نہ دیا کہ بیمار کے رکھنا اور خشی اور حرارت قہر اور سیاہی زبان کی بیماریاں ہرگز کوئی چیز گرم نہ دینا چاہیے اور وہی تدبیر کہ مذکور ہوئی کرتے رہیں بیٹھ بدن کو کپڑوں سے

گرم رکھنا اور سرد پانی دینا اور اشیاء سے سرد سوگھانا اور اس حالت میں واسطے تفتیح
 مسام کے سواے تغیر پانی گرم کے چاہیے کہ نادرہ بھی اُس طرح سے کہ بقراری اور خشکی نہ لاوے
 بلکہ سبقت ان حیات میں حرارت بہت ہو اور کپڑے پھیننے سے ضعف اور خشکی اور کرب ہو تا
 چاہیے کہ ہوا گھڑکی خشکی کرین اور طیوبات بارود سوگھادین اور برابر ناک کے پنگھا بلا دین تو
 راحت ہو پئے لیکن بدن کو چھپائے رکھیں باعتبار تو سوزی ہوا کی ظاہر بدن میں نہ ہو پئے بلکہ
 اسوقت کہ سوگھانا رخ اسخ بارود کا اور سوا اس کے کفایت نہ کرے یہی تسکین کے اور حاجت شدیدہ
 تبرید قیاب کی کہ اس صورت میں روا ہو کہ کبھی کبھی کپڑا اسکا سینہ اور دل کی جگہ سے ہلکا کرین تو
 پاوے لیکن امتیاز کرین تو خشکی ہوا کی سولہ آگما کے نہ ہوئے اور اسطرح سبقت آبلہ بکھلے بیون اور پیرا
 اور تپ اور گرمی بدن کی کم نہیں مونی اور زبان سیاہ ہوئی ساتھ ان حالتوں کے بدن کو گرم رکھنا
 خطا سے عظیم تو اور سبقت خشکی ہو بالکل قصد طرقت تقویت دل کے کرین اور نظیر طرقت اور
 موارض کے نہ کرین اور بھی بعد اسکے کہ آبلہ اور حصہ بالکل بکھلے ہون شربت دے سرد و افق حاکم
 دیون اور قبض طبیعت کا ملحوظ رکھیں اور ہرگز اسوقت طبع کو جنبش نہ دیون استمال مسلمات سے
 اور اگر طبع خود بخود مجبب ہو جلد بند نہ کرین خصوصاً اگر اجابت سے فرحت ہوئی ہو اور جانین
 کو اسہال آخر حصہ بین نظر عظیم رکھتا ہو جلد ہی اسکے بند ہونے میں کہین چیزوں قابض اور تقویٰ سے
 مانند قرص طباشیر قابض اور رب بھی کے اور مانند انکے اور جب رعاف آوے جب تک کہ غرون
 صاف نہ آوے منع نہ کرنا چاہیے مگر اسوقت کہ خف ضعف کا ہے کہ اس صورت میں واجب ہو کہ
 رعاف کو بند کرین ان چیزوں سے کہ اسکے محل میں مذکور ہیں اگرچہ غرون سیاہ ہو اور بہ مستوی
 جو عارضہ کہ اس مرض میں طاری ہو مانند سہر اور کماضی شدید کے اور مانند انکے تدارک بہ ایکسکہ
 اسطرح سے کہ اصل علت کوئی وافق ہو کہ کہتے ہیں اور سبقت تبیدہ ظاہر ہون اور پھر مفتی ہون
 دلیل رومی ہو اسوقت میں جب کہ طبیعت کو دیون اور پھیلنے کے جیسا کہ زرا و شیر و سونف
 نادرہ یا خشک کا اور تیرہ گرم کرش تیرہ یا خشک کا اکیلا یا دو غرون یکجا کر کے کھلانا نش تمام کھانا
 قائمہ وقت ظاہر ہوئے تبور کے محافظت آنکھ اور ناک اور حلق و رکان اور پیلہ پڑے اور انفر
 اور جوڑون کی لازم ہو تو یہ غذا اسکے نکلنے سے محفوظ رہیں اور پیلے نہایت سبک تر ہو

الکیمیاء فی الطب

وفاقاً ہر ایک کی جدا جدا نگوہ چوٹی پر لیکن محافظت آنکھ کی دیون کہ ہر کہ سماق بیج گلاب کے
 ترکیب اور صاف کر کے تھوڑا سا فوراً سین زیادہ کر کے رات دن مین کئی مرتبہ آنکھ مین چسکا دین
 اور بانی و حدیثا تانہ کا اور پانی انار ترشش کا اور مازو کو گلاب مین گسکر قطعی کرنا بھی اثر رکھتا ہے
 اور اگر آبہ آنکھ مین غماہر ہوئے ہوں کا فوراً کو بیج گلاب کے حل کر کے لیں تو بیکار دیں و اگر سر نہ اٹھائی اوکا دیں
 ساتھ بانی و حدیثا کے پین اور ہر ساعت آنکھ مین سرخی آنکھ کی اور شور کو کو اور قرینہ کے غماہر پین
 منس وینا جو اور مسوقت شدت استلا سے میل تجوڑ کر کے اور ٹھکانا چاہین چاہیے کہ بعد امتثال اور
 مذکور کے گدھی اسپر رکھین اور تختہ پیستے کا اور پابند مین موافق انداز سے آنکھ کے اوپری سے
 پابند مین تو آنکھ کو پیچھے رکھئے اور اگر لاکھانے پین ہو کھول دیوین گھسی گھسی اور پھر پابند مین محافظت
 اندرون ناک کی وہ ہر کہ سر کہ ساتھ گلاب کے یا ایک لاکھ لاکھ کئی قطر سے ناک مین چسکا دین باور
 یا روضہ نور و ساتھ تھوڑے کا فور کے ملا کر چسکا دین اکثر اور نادر ناک کا اسی سے چرب رکھین
 محافظت عانی کی وہ ہر کہ بجز دھوڑا پلہ کے بیج بدن کے بلکہ وقت مختص تب جہر سی اور معبد کے
 مریض کو کہ مین کہ انار مع دانے چاوسے ساعت بساعت اور بانی اسکا بلع کرے اور غرضہ
 شربت فروغ کا یا جو شانہ سماق اور گل سرخ اور عس مقشر کا کو بیج گلاب کے جوش کیا ہو
 نفع کرتا ہو اور اسپیلر غرغرو یا بی شدید البرد سے منہ ملنا کہ گلاب سین ملے ہو اور رب انار اور
 رب شاد قوت کا قانہ و منہ ہر محافظت شش کی وہ کہ جو آبہ غماہر مین سینہ اور آواز درست ہو
 نظر کریں کہ حرارت قوی ہو یا نہ اور ساتھ اسکے طبع نرم ہو یا نہ اگر حرارت قوی ہو اور طبیعت طبع
 تہیں ہو لعاب اسپنول اور بداندہ اور قند اور روضہ باوام جہر جہر کھا دیں بلکہ چاہین قوم و اسکا
 توقف سے ہو اور باوام کو کوٹ کر نغہ مین رکھین اور یہ موقوف چائین مغز تخم کدو سے شیرین و جو سبز
 مغز بادام حیدر ایک جزو کثیر النعمت جزو قند تین جزو داویہ نرم کوٹ کر ساتھ لعاب اسپنول کے
 یا ہدیانہ کے گھولین اور اگر باو و حرارت کے طبع نرم ہو مین عربی اور غر باوام اور مغز تخم خیار اور
 قنارہ ہر ایک کو بریان کر کے خوب کوٹین اور لعاب اسپنول بریان مین گھولین اور چائین لیکن
 اگر حرارت قوی ہو اور طبیعت طبع مین نہ چاہیے کہ مسکہ مازو اور شکہ تھوڑا تھوڑا مین
 محافظت مفاصل کی وہ ہر کہ منہ بل اور شیاف ایسا اور گل ارمنی اور محل مسخ خشک

حفاظت بایں
 محافظت بایں

حفاظت بایں

حفاظت بایں

اور تیز آکا نور گلاب میں پسین اور تھوڑا سرکاسہ پیرکا وین اور اوپر جوڑ کے ظلم کرین اور اگر اوپر حاصل کے خراج بڑا نکلے جلد چیرین تابیب اسکی نکلے بعد اسکے تدبیر اندال جرات کی کرین تم حفاظت اسکا کی وہ ہر کہ شراب مور داور قرض طباشیر اور رب ہی دیتے رہیں بروقت خصوصاً بیچ اس زمانے کے کہ آبلہ بیچ اخطاط کے ہو اسلئے کہ جو آبلہ ظاہر بدن سے کم ہونے لگے کیسی ہو تا ہر کہ بقیہ یادہ کا امعا میں گرنے پیل س صورت میں رعایت اسکا ضرور ہونی چاہیو بیچ اطمین اور شراب مجرد وین اور محدودین کے جانین کہ بیچ جدرنی کے جو چیز کہ سرد ہو اور اکل بیشکی مناسب ہر مانند ستوجو کے اور ستو مسور کے ساتھ بانی انار ترش کے یا ساتھ بانی غوزہ کے یا ساتھ بانی ریواج کے ملا کر اور اگر طبع خشک ہو اور بیچ سینہ اور حلق کے دشنی ہو لیکن حرارت سخت جثیم ہو ستوجو کے ساتھ گلاب کے دیوین اور اشیا نے ترش کو منع کرین اور بیان طبع نرم ہو اور حرارت عظیم ہو اور سینہ اور حلق درشت ہو ستو کو کم کر بریان کرین اور ساتھ ترش طباشیر قابض کے ملاوین اور کھلاوین اور اگر نرمی طبع کی بہت ہو خشک آب کو خشک یانے اور ناروادہ اور تخم منشاش کہ تینوں برابر ہوں قرب کرین اور دیوین اور اگر حلق میں دشنی ہوا و بیجوانی ہو خشک یان اور تخم منشاش سے کشکاب بناوین اور ناروادہ موقوف کرین اور صنائع موافق و قانع کے موقوف اوپر رائے طبیب کے ہیں لیکن مادہ حصہ کا اس سب سے کمتر اور تباہ زیادہ ہوتا ہر اور صفراے سوختہ خون کو تباہ کرنا ہر جو کچھ اسکو دیوین چاہیے کہ سرد اور تر ہو مانند کشکاب کے اور مانند اسکے اور بیچ کشکاب کے حوصات بھی ملاوین اگر کھاشی ہو اور بانی تربوز اور بانی خردہ اور بانی کدو کا اور مانند لنگے مفید ہیں لیکن ان اشیا کو بدن ترشی نہیں دینا چاہیے اور اور افندیہ مردہ ہر ملک کی جو مناسب ہو تجویز کرنا چاہیے اور جانین کھڑکے اور غبنہ دریائی بلباب کا بیچ حصہ کے منی عنہ ہر انتباہ جسوقت بیچ کوئی فضل کے ظہور جدری اور حصہ کا شائع ہوا اطفال کو کہ کم دس برس سے ہیں وضع محتاجہ سے یا لگانے جو کم خون کو نکالیں اور جو کچھ بیچ باب حسیط کے وباسے مذکور ہوا عمل میں ملاوین اور مرضہ کی نصہ کرنا اور سیل دیوین اور اقلیہ طبع قند کے مرعی رکھیں اور دودھ اور شیرینی اور شراب اور گوشت اور لیکن اور مانند لنگے اور خردہ اور خندہ اور انجیر اور انگور اور آندہ لنگے اور جو گرم اور

خون کو زیادہ کرتے ہیں اور صفرا کو اسیان میں لاتے ہیں مری صعدا و مری تنفع کو نہدہم اور مری فی
فواکہ سے طبع اطفال کو ملائم کرین اور صوب میں پھرنے سے او و مرنے سے او و نہدہم گ کے عیض سے او و
سوار کے جو کام کہ سخن ہو منہ شدہ کیا جائے اور بہترین غذاؤں میں بیج اس موسم کے بقول
سردا و حیوانات ہیں اور تریا دل کو لگوشت کو کبھی کبھی اگر سابقہ بقول اور حیوانات کے اصل ح کے ہو
موزر او استعمال کرنا شربت عذاب کا اور شربت گزرا و سکنجبین اور سفوف طباشیر اور قہر کو
اور انداز کے مفید اور غسل کرنا سرد پانی سے نافع ہوا و دو دو گھوڑی کا تھوڑا ملنا نافع ہے
لیکھ کو اسی سال میں درختن میں پادوی کئی دانے سے نوگی یہ عجبات کر رہے ہیں تنگی بہت ہوا
کہ جو چمک سکے خود بخود اچھی ہو وے اور حاجت پکانے اور خشک کرنے کی اور خشک ایشہ حسا
کرنے کی نہیں ہوتی اور کبھی ہوتا ہے کہ انکی حاجت ہوتی ہے لہذا تین تمبرین مذکور ہوتی ہیں
تدیر پکانے چمک کی جانتا چاہیے کہ چمک سکے اور پ اور پتھری اور بے عیضی کم ہوا نہیں
اور تنفس اپنے حال طبعی پر آئے ہوں اور جانین کہ لے دیر میں پلینے چاہیے کہ باوند اور اکیلا ملک
اور تھنہ اور خطی و سوس گندم اکیلے اکیلے یا سب اکٹھے پانی میں چون کرین اور بیج دو باس کے
رکھ کر نیچے کپڑے کے رکھیں ایک گے اور ایک نیچے تو بخار لطیف اٹکا بدن میں پہونچے اور اپنے اٹکا
ہو جاوین کہ نفیج اٹکا ہی ہر بعد اسکے تدیر خشک کرنے کی کرین اور وقت تا چودھا ہر روز ایک
حرارت اور پتھری کم ہوا و غرض اور تنفس اپنی حالت طبعی پر ہو وے ہوں علامت ہے ہر ہر
خشک کرنے لے کی جس وقت اپنے تمام گل آوین اور سات دن گذر جاوین اور بالکل بخیمہ ہووین
و یکھیں جو بزرگ ہیں مٹوے کی مٹوے سے چیرین آہستہ آہستہ اور اپنی اسکا نرم کپڑے میں اٹھاوین
بعد اسکے گل سرخ خشک یا برگ سور دیا برگ سوسن کوٹ کر یا صندل یا لکڑی جھاؤ کی کہ کھر
نیچے دامن کے بخور کرین لیکن گرمیوں میں گل سرخ اور مور و اور صندل کی بخیر کرنا بہتر
اور صابون میں برگ سوسن اور لکڑی جھاؤ کی بہتر ہے اور اگر کوئی مجہر زخم ہو جاوے گل سرخ
اور کندر اور صبر اور انہر و ت اور دم الاخوین میں اور اویر زخم کے بخیر کرین اور اگر کوئی بزرگ
اور ان میں پانی بہت ہو برگ گل سرخ میں یا انار دن کا یا انار کا اویر بچھونے کے والین اور
بیار کو اس پر سولاوین اور اگر پوست چھل گیا ہو برگ سوسن کو کہ شاخ سے تانے سے تانے سے

کتاب القلوب ترجمہ مفرح الغلوہ

نیچے مرغین کے پچھا دین اور برگ گل سرخ خشک اور برگ سور خشک کو باریک پیس کر اور پتھر آش کے
چمکین اور اسطرح اور پتھر رم ریت کے سولانا سرخ الاثر ہوا ایک دن میں فسخ کرتا ہوا اور اگر آبلے
دیر میں خشک ہوں تک پانی سے چار دنہیں اڑا دیتے ہوا کہ سرخ مسورا اور برگ گل سرخ اور اگر کڑوا
بھلاؤ کی تر اس کی کہ پانی میں لگا دین بس اس پانی میں نکٹ الدین اور روئی یا کیزہ نرم آسمین
تر کرین اور فوہ آبلے کے رکھیں تو پانی تک کا آئین ہوئے اور جلد خشک کرے اور اگر دراز قوی
تھوڑا کا فوہ و صندل پینا ہوا بھی اس پانی میں حل کرین اور برگ بید اور برگ زعفران اور
سفیدہ اور مردارنگ باریک پیس کر چمکین اور آبلے کو کہ زخم کیا ہو مرجم کا فور سے تدارک اُسکا
کر سکتے ہیں اور اسطرح اگر زخم ناک میں ہو گیا ہو ہی مرجم کا فور سی استعمال کیا جاوے اور جو آبلے
خشک ہو گئے ہوں تب میرا زلہ خشک تھکی کرین حکایت محمد شکر اللہ کہ لڑکا اس فقیہ کا آبلے جو
اُسکے بچے تھے اور دالے اُسکے آباک ہوتے اور شدت بڑھ کر دوش انکی سے آرام نہیں رکھتا تھا اور جہاں
دیار ہند میں چہ نادرانوں کا رائج کم ہوا فقیر نے ہی اسوقت تک کسی کو حکم نہیں کیا تھا اس سے
توقف اس کام میں کرنا تھا آخر موافق ضرورت کے مخالف بوزی عورتوں کے کہ منع شدید اس امر
ارکاب سے کرتی تھیں اس پر اقدام کر کے ٹوٹنے کی سولی سے چہرہ شروع کیا جس جگہ سے کہ پانی کھن تھا
فوراً تسکین آسمین ہوتی تھی چنانچہ تدریج اور مہلت بچ مدت میں چھکرتا م دانون کو چھریاں
اور فرحت کلی ظاہر ہوئی بجا نیت رپٹ العباد کے بعد اسکے بارہا یہ عمل تجربہ میں ہو گیا اور فسخ ہر کا
سرخ زیادہ دیکھا گیا تیرہ ور کر کے خشک ریشہ کی جان تو کہ خشک ریشہ اس پوسٹ کو کہتے ہیں
کہ اوپر زخموں کے ظاہر ہوتا ہوا جو صوف والے خشک ہو جاوین اور خشک ریشہ رجا و سے
دیکھیں کہ خشک ریشہ کیسا ہے اگر خشک و باریک ہو اور نیچے اُسکے کچھ تری نہیں ہو جائے کہ قطرہ
دوغن کا نیم گرم آسمین کا دین تو جلد کر جاوے اور بہترین روغنوں میں واسطے اس کام کے روغن کوبڑا
لیکن اور آبلے مدی کے عوض اُسکے روغن گل بنفشہ الدین کہ روغن کبوتر سے داغ رہا تا ہی
اور اگر خشک ریشہ ہو تا ہی پانیچے اُسکے رطوبت ہو اُسکو آستگی سے اُکھاڑین بدو ن استعمال کرنے
روغن کے اور رطوبت نکال لیوین بعد اسکے نظر کرین کہ عمق رکھتا ہو یا نہیں اگر عمق رکھتا ہو تو روغن
ورم اور ہلدی اور مودا سنگ اور قلیا سے نقرہ اور سفیدہ اور سیندور کا چھرکین اور اگر عمق نہیں ہو

کھات

چھریاں

اور جلد کے برابر ہر شب پانی اور نمک باریک کر کے آسیر ہو مکین اور جعد دیوین تو دوسری بار خشک
پیدا ہوئے اور اسکو ہشتنگی سے لکھائیں میں مکین اگر اس کے نیچے ویسی ہی رطوبت ہے اس میں صبر مل میں
لاوین اور اگر رطوبت نمود علاج کی حاجت نہیں ہے اور اگر دوسری بار خشک ریشہ لاوے وغیرہ
چرب کرین تو ساقہ ہو باوے اور جیسے اچھے ہو باوین یا دیشان اس کے رہا وین واسطہ دو کرنے
نشان کے بڑے خشک کی اور اما باق کا اور منہ تر تھ خرمزہ اور جاول اور مصری اور مغزیا و ام اور
آما جو ہر ایک موافق حاجت کے خوب کوٹ کر کے چھائیں اور انڈے کی سفیدی میں گول لکھ کر ملا کرین
اور جو ان کا ریشہ کے مشابہ و شیز کے ہوں چربی بظا اور مرہم داخلیوں کو صندوکہ کرین حقیقا اور پیر
وزن بغیر کے برے دانے سفید متفرق ہیں کہ سبب کی حد سے شمار کر سکتے ہیں خاصہ ان کا سیر
کر بدون تپ کے ہوتے ہیں اور عقل برقرار اور نفس قوی ہوتا ہے اور وہ اسلام انواع میں ہر دور
اسکو باو آئے گئے ہیں اور وہ خود بخود دور ہو جاتے ہیں اور محتاج تدبیر کے نہیں ہوتے اور اگر
حاجت تدبیر کی ہو جو تدبیر خیر ری میں کمی گئی ہے اس میں سے ہلکی تدبیر استعمال کرین الکلیہ
فی البیدن جاننا چاہیے کہ وہ شور کہ اوپر بدن لکھوں کے سکتے ہیں جو سیاہ اور قمری ہوں
قتال ہیں اور جو سفید اور سرخ ہوں اسلام ہیں اور اکثر حکما شور سیاہ کا اسن ویتا ہر بہت آنا ہے
اسی سبب سے بیج جلدی ان کے علاج کے خیدو صا اگر سر میں ہیں منہ کیا ہے لیکن جس وقت نہ
بہت گذرے اور دفع ہو ادا باطنی کا کما حقہ ہو گیا ہو تدارک لازم ہے بخلاف شور مخضفہ کے کہ قتال میں
مسلک ان کے امر میں رواستیں ہر بہت جلدی اعصاب سے رومی کی تقویت اور غنوت شور کی
اصلاح کرنا چاہیے موافق حاجت اور حال کے علاج پہلے مضوعہ کا کرین اور تعدیل خلط کی
کرین غذا اور دوا اور شور سلیمہ کو حیرت دیں تو پختہ ہوں بعد اس کے جمعفات لطیف سے
تدارک کرین بندر بیج تو مقصد بدون ضرر کے حاصل ہوا اور بہترین تخنیت کا یہ ہے کہ درد
اور آس اور برگ وخت معطلی اور برگ طرفا اور اتنا کے بیج پانی کے جوش کرین
لڑکے کو اس پانی سے غسل دیوین میں ایک بار بار و بعد غسل ان کے بدن کو ریشم کے
روال سے خشک کرین اور وخن گل ساقہ اس کے بدن کرین اور اگر شور متفرق ہوں نہ
سفیدے کا لگا وین اور اگر سبب بہت ہو اور حاجت خلط کی جو ماہ الحسل سے کہ حضور اقطر ولا

القول فی البیدن

اسمین ملا یا ہو صونا چاہیے اور اگر اس سے بھی قوی زیادہ چاہیں یا پانی بورد کا اکیلا کافی ہو لیکن
دو دھوین ملا کر قرصہ پر لگا وین تو لڑکا اثر بورد کو تحمل کرے اور اسیانہ اگر بسترہ انکا منقطع ہو بیست سال
اشیائے عادی کے یا خود بخود تیزی دوسے سے چھلے پڑیں چاہیے کہ اس پانی سے کہ صہین ورد اور اس
اور عدس و برک طرفا و برک وخت مصطلکی جو تن کیا ہو غسل کر اوین اور اگر قلب خون کا نظا ہو نکلانا
خون کا حماست سے یا چونک سے لازماً ہاتھین اور میدوا نفع کرتی ہو تو تیار سنگ سفال یا پانی میں
بھیکھا ہوا تینوں برابر باریک کر کے روغن گل یا روغن جھاؤ یا روغن مور د ملا کر رکھیں وہ دو
کہ جو اوپر جو شش کے ملین تفریح سے باز کرے اور استعمال اسکا اور قرح کے ہی اصلاح کرتا ہے
غنا کو بیج روغن گاؤ کے ملا وین اور تو تیارے محمول اسمین ملا وین اور پسین تلایک ذات
ہو جاوے بعد اسکے لگا وین و بیج کر جو شش کو موقوف کرے اور قرح کو اصلاح دے روغن
سرگین گدھے کا تین دن ملین بعد اسکے استہام کر لیا وین کو پانی او وہ مذکورہ سے دھو وین اور
اگر بخور او ظاہر ہوں چاہیے کہ حنا کو ساتھ پانی کا نشی اور سرے کے کو لکھ لگا کریں اور روغن سرگین
گدھے کا کر استعمال کریں او کوئی دن اسپر کر کریں تو کچھ اثر باقی نہ رہے طریق بنانے روغن
زبل الحمار یعنی روغن سرگین گدھے کا یوں ہو کہ سرگین خشک و درست کو بیج چھوٹے گدھے کا
کہ کو لیے اسمین ملائے ہوں سرگین کو کوٹنے پڑالین اور اوپر سرگین کے صحن کا سے کالٹا ہو
وٹھالین اسپر کر کہ کٹارے اسکے تھوڑے زمین سے اٹھے ہوں اور دھوان اور مہار اس سے بھل کے
بیج تھوڑی دیر کے عرق چرکین زرد او پر فلٹا اس سرگین سے صعدو کر کے صحن میں آویگا اسکو
اتھا کر عرق مذکور دیوین اور ایک باسن میں رکھیں اور عمل میں لا وین السعفیہ عبارت ہو قرح
کہ بیج سلاد چرو کے پڑتے ہیں اور کبھی ب بدن میں ہوتے ہیں وقت بند ہونے سام بالون کے
اور سعفیہ کے بہت اقسام ہیں لیکن جو لڑکوں میں بہت پیدا ہوتا ہے ہر سعفیہ رطب ہوتا ہے اور اسکو
شیر بیج کہتے ہیں اور زرد آب اس سے ٹپکتا ہے علاج تحقیق مرضہ کا کریں فصد و اسہال سے اور
اصلاح فذائی کریں اور لڑکے سے بھی خون نکالین حماست سے اور چونک کے لگانے سے اور تعیل
خون کی کریں اثر بہنا ہے اور اگر چمچہ کان لڑکے کو چاک کریں یا رگ پس گوشت کی مفید کریں
اور خون اسکا سعفیہ پر ملین جلد نفع کرے اور مرضہ کو سفوف ہلیدہ اور ایتھون اور لکڑی کا سفوف

مقطوعہ
مجلد ۱۰

کئی دن تک ویسا دوا سے سفوفہ کو کے مجرب ہر کھلا بندھی مردار شک از و پوست انار بدی
 سب برابر یکے پسین اور موم کو بیج روغن گل یا روغن کنجد کے کھلا دین اور دویہ کو اس چیز میں گھولیں
 اور مرکہ انھوری زیادہ کریں اور پکا دین بعد اسکے دوا کو کام میں لیا دین اور جب وقت دوا اور برسر
 رکھیں چاہیے کہ پہلے بالوں کو قطع کریں یا دور کریں تو قدر ظاہر ہو دوا دوسری کہ سخت کو نفع بہت کرتی ہے
 آنا چہ کہ ایک شست تو تیار بیان باریک کر کے دو وزن کو کستے دہی میں ملا دین اور جیسی سے ملین
 تو مانند خیر کے ہو جاوے پس سنہ برطین اور بعد ایک پہر کے دھوین ایک ہفتہ میں اثر تمام کر لے؟
 اور مقلد بالوں کا یا تراشنا انکھاسی بیان شرط ہر وقت استعمال کرتے دوا کے اور برسر کے سچ لفظ
 اور انھار اسکے بلنا چاہیے کہ بیج کش ران اور بغل یا دینا گوش کے اور بیج شکن گردن کے گرمی
 اور میل سے خراش ظاہر ہوتا ہے اور کشان میں اکثر ہوتا ہے بسبب تیزی بول کے علاج اسکا
 اس اور گل سرخ اور اصل السوس اور سدا دوا آجاوگا اور عدس تنہا یا مرکب ساتھ لے کر
 لیون اور طب پیمین اور چر کلین اور احسن یہ ہے کہ پہلے اس جگہ کو پانی سے دھویں بعد اسکے
 یہ دوا چر کلین اور بدستور گل سرخ فقط چھ کرنا خراش ضعیف کو اچھا کرتا ہے اور اگر مرہم کے ساتھ
 برتے مرہم مناسب دین تو بول زیادتی معروف ہے کہ ہندی میں اسکو سناکتے ہیں غلاج
 اسکا یہ ہے کہ گود آدمی کا کونٹے پر جلا کر ٹولوں کو اسکے دھو دین پر دیر تک یکمین اور یہ تل کر
 کریں کہ کستے دنوں میں خشک ہو کر گیا دین گے بد سچ اور اگر ٹائیل کو ناخن سے کھلا دین
 اور فیروز برگ نجیہ کو انپر رکھیں دفع کرے قوبا ایک خشونت ہے کہ مشہور ہے ملنا اب سمعہ
 آدمی کا کہ ہمار ہو یا صائم اور دیر سے گھسیان نہ کی ہوں نفع تمام رکھتا ہے اور دوا سے
 قوی کی حاجت نہیں ہوتی ہر خداوند تعالیٰ کی مدد سے جو بیان کرنے امراض اطفال سے
 ہم ناخ ہوئے اب متن کی طرف رجوع کرتے ہیں اور وہ تیسرین کہ ششمن ذکر لڑکوں
 اور جوانوں اور کول اور نور ہون کے ہیں مجملہ کستے ہیں المشخص حل السعالج فی
 تیسرے التبعیان و الشبان والکمول والمشارخ فضل ساقیہ میں یا پنجہ میں متا سے
 ثابت ہے بیج تیر عمل اطفال اور شبان اور کول اور مشارخ کے کبابا التبعیان نیز انہم
 حار و رطب کھیلنا ہوں غذا انہم و جمع تیر میر ہم الب و الییس لیکن اطفال میں مزاج

انہ صلا السعالج فی
 التبعیان
 تیسرے التبعیان
 و الشبان
 و الشبان

انکساکرم اور تریہر پس واجب ہے کہ غذا انکی اور سب تدبیر انکی سرد اور خشک ہے لیکن فزہر ہے
 کہ افراط تیرید اور تخفیف بین تیرین اسلیے کہ زیادتی برودت کی حرارت کو کہ فاعل نموی ہے
 ضرر کرے گی اور زیادتی بیوست کی رطوبت کو کہ مادہ نموی ہے فضا کرے گی واما الشبان فزاجہم حار
 یا پس فینبی ان کیوں غذا ہر ہم و جمیع تدبیر ہم البرودۃ والرطوبۃ لیکن جوان پس مزاج انکساکرم
 اور خشک ہے پس لائق یہ ہے کہ غذا انکی اور سب تدبیر انکی سردی اور تریہر واما الکھول
 فزاجہم بار ویا پس فیصلہ انکیوں غذا ہر ہم و جمیع تدبیر ہم الحارۃ والرطوبۃ لیکن کنول مزاج
 انکساکرم اور خشک ہے پس واجب ہے کہ غذا انکی اور سب تدبیر انکی گرمی اور تریہر ہوں
 واما المشائخ فزاجہم مختلف لیکن پشچس مزاج انکا مختلف ہر فان اعضا ہر ہم الاصلیۃ باقیہ
 پس بدستی کہ اعضاے اصلی انکے سرد اور خشک ہیں والرطوبات الباغیۃ الباقیۃ فی تجا دین
 اعضا ہم محتتمۃ اور رطوبات بلغمی کہ ضعف حرارت سے باقی رہتے ہیں بیچ تجوین اعضاے
 اصلی کے صحیح ہوتے ہیں فینبی ان تیز نظر الی الاعراض الظاہرۃ پس لائق یہ ہے کہ نظر کرین طرف اعضا
 ظاہرہ کے فاحکات بارودۃ یا بستہ پس اگر ہوں اعراض ظاہری سرد اور خشک فیصلہ انکیوں غذا ہم
 و جمیع تدبیر ہم الحارۃ والرطوبۃ پس واجب ہے کہ ہر دوسے غذا انکی اور سب تدبیر انکی گرمی اور تریہر
 والکائنات بارودۃ رطوبۃ اور اگر ہوں اعراض ظاہری سرد اور تر فیصلہ انکیوں غذا ہم و جمیع
 تدبیر ہم الحارۃ والیہر بستہ پس واجب ہے کہ ہر دوسے غذا انکی اور سب تدبیر انکی گرمی اور خشکی
 جو سوال کہ اس مقام میں وارد ہوتا ہے اس طور پر کہ حفظ صحت کو میل سے قرار دیا ہو اور حال
 یہ کہ بیچ تدبیر جو انون کے کہ عارضین حکم تیرید کا کرتے ہیں اور بیچ مشائخ کے کہ مبرود ہیں حکم
 تشعیش کا ہے اور جو بات اسکے مشروما مقالہ خامسہ میں بیچ تدبیر اکول کے گذر چکا ہے جبکہ بیچ
 دواں کیے انداز بھی تحقیق امر ہے کہ ازروئے انسان کے اور فرق درمیان رطوبت اصلی اور رطوبت بارودۃ
 بیچ بحث انسان کے مذکور ہے فائدہ پوشیدہ نہیں کہ نشان یسبب اشکال قوت کے محتاج بہت
 تدبیر وں کے نہیں ہیں اور عمدہ انکی تدبیر وں میں ریاضت ہے اور وہ بیان کی گئی تھی سبب سے ستر
 تفصیل انکی تدبیر وں کے ہم مشغول نہوں اور جو تدبیر اطعمال کی مشروما مذکور ہو چکی تھی یہاں اور یہ
 تفصیل تدبیر کنولی اور مشائخ کے قصہ کیا جاتا ہے اور سب تدبیر وں متعلق انکی تین افادہ میں ہم تشریح

افادہ بیج قوا مدھی کے جانین کے استقرخ کول اور شاخ کا واجب اگر کہ جان تک ممکن ہو
 تنقیہ دم کا تکرین خصوصاً حاجت اور چونک سے کہ استعمال ابکا بعد ساٹھ برس کے منع ہے چنانچہ
 اُسکے مقام میں وجہ اسکی آتی ہو اور بہترین تنقیہ اسکے حق میں اس سال اگر کہ بطریق اعتدال کے ہو
 اور بالبحر مدو ساتھ استعمال اُس چیز کے کرین کہ تسخین اور تریب کرے سٹا اور ساتھ اسکے شہید ہو
 ہوا سلیے کہ مفرط الحارث سبب تخفیف رطوبت کے مادہ قیام حرارت کی ہو برودت پیدا کرتی ہو
 اور بہترین چیز دن میں انکو اطالت نوم کا ہو اگر اُس سے معتاد ہوں اسلیے کسبج غیر معتادین کے
 اعتدال ضرر کا رکھتا ہو اور حیلہ اسکے تنویم کا ساتھ قول جالینوس کے بیج تبیر نوم اور نقطہ کے گذر ہو
 اور استقام کرنا اور شہرہ موافقہ پینا اور افذیہ مناسب کھانا اور طبع کو نرم رکھنا اور ہمیشہ نکالنا بلغم کا
 اسما سے ساتھ شایعات اور حقنوں کے اور مجری بول سے ساتھ مدرات کے اور دلگ معتدل کرنا
 ساتھ بہن کے اور استعمال کرنا رواج طیبہ کا اکثر اور اکثر حرکت میں رہنا سبب اگر مشی ممکن ہو بہتر
 ورنہ سوار ہو کر اس طور سے کہ وہ شخص متحرک ہو سکے اور یہ بھی اگر میسر نہ ہو جو حرافضل محرکات
 میں ہو اور بہرگز نا جملع سے مشاخ کو واجب ہو اگر یہ قوت شہوت کی باقی ہو اور موافق مقتدر
 تقلیل اس امر میں ضرور ہوا فادہ بیج فذلے مشاخ کے پوشیدہ نہ ہے کہ کثیر غذا کی ان میں مطلوب
 واسطہ توفیر قوت رطوبت کے لیکن جو معدے اسکے ضعیف ہوتے ہیں واجب ہو کہ غذا الفریق کر کے
 کھاوین دومرتبہ یا تین مرتبہ باعتبار ہضم اور قوت و ضعف کے اور غذاؤں میں وہ چہینہ
 اختیار کرین کہ تقلیل الکیت اور کثیر الکینیت ہو مانند زردی اندھے کے اور اللہم اور دودھ اور
 مانند انکے اور محمود ترین تبیر یہ ہے کہ تیسری ساعت روٹی اور شہد کھاوین تو معدے کو ہلکا کرے
 اور پاک کرے اور مستعد کرے اور پچھم غذاے کثیر کا مدیا ہے کہ روٹی جید الصنعت اور
 معتدل الطبخ ہو تو بعد ہضم ہو جاوے بعد اسکے بیج ساعت ساتوین کے وہ چیز کہ ملین طبع کی ہو
 کھاوین اور اسکو ہم بیان کرے اور غرض اس سے یہ ہے کہ جو بیج اس مدت کے بلغم کثرت سے قوت
 ہو اور روٹی تکمیل ہو گئی ہو فضلات کو دور کرے تو اعضا غذاے عمدہ کو کہ قریب رات کے
 کھانے کے کما تہی قبول کرین اور ظاہر ہو کہ حاجت تلین کی وہاں ہو کہ طبیعت قہن ہو ورنہ
 نڈاے تلین کی کچھ حاجت نہیں ہو کہ لایفنی اور جانین کہ وقت استقام کا بقول شیخ رئیس کے

قبل استعمال پلیٹات کے ہر لہذا کما ہر قیاس کل فی السابہ بعد الاستحمام ملین الطین اور شام
اس مقام میں کہتا ہے کہ وقت استعمال فان تعلیم الطبیعیہ یفنی فی ان کیونکہ وقتاً علی الاستحمام اور نزدیک
اس فقیر کے قول شیخ کا اہم معلوم ہوتا ہے کہ استحمام واسطہ ترطیب فضول کما واستعداد کے
واسطہ نیکنے کے آسانی سے کرتے ہیں پس ضرور ہے کہ استحکام کو مقدم کریں اور پر تعلیم کے پس
قیسرت وقت نزدیک رات کے غذائے عمدہ کو محمود ہوتا دل کریں ایسے غذائے عمدہ جو چاہیے کہ
اس وقت کھا دینا سلیقہ کے ہضم پیچ رات کے قوی زیادہ ہوتا ہے بسبب طول نوم کے اور بڑھ کر
اور نمونے حرکات کے اور بھی اس مدت میں وہ چیز کہ واسطہ تعلیم کے استعمال کی ہر ضرور ہوتی ہے
اور عمدہ مستعد ہضم ہوتا ہے اور نظر ہر کہ غذائے عمدہ گوارا زیادہ ہوتی ہے اور لائق زیادہ ہر پیچ
ب مزاجوں کے خصوصاً پیچ مشائخ کے اور بڑبڑا چاہیے کہ پیچ ابدان مشائخ کے بلغم زیادہ ہوتا ہے
بسبب منفع ہضم کے اور سودا بھی زیادہ ہوتا ہے بسبب غلبہ رخصیت کے لہذا واجب ہے کہ ان کو پیچ
کرناس پیچ سے کہ مولد بلغم اور سودا کی ہوا اور بھی لازم ہے کہ سارا رخصیت اور محبت سے اند کو پیچ
اور تو اہل کے ہر پیچ کریں تو پیوست کو دہن کریں اور استعمال ان اشیا کا موائے طریق و اہل کے پیچ
کرناس پس اگر حیرت زیادہ کرنے والی سودا کی مانند بگین اور عقد اور محوم صید کے اور مانند انکے
یا چیزیں بلغم افزا مانند بھلی سخت گوشت کے اور تر بوز اور کھیر اور مانند انکے کھانے کا اتفاق ہے
بدون ارادہ استعمال کے جو عمدہ کول کے ہو چاہیے دینا تو دفع مضرت کرے اور اگر وقت
طبع کے اصلاح کریں بہتر ہے اور بدستور اگر کوئی چیز تیز اور حریف کھائی جاوے سا قہ استعمال
اُسکی صند کے تدارک لازم ہے اور جانین کر پیا دودھ کا پیچ جس اُس پودے کے بعد اُسکے تناول کے
کہ پیچ ناحیہ کبد اور شکم کے ہمداد رکھ اور در پید ہونہ مادی اور ہمداد دودھ کا اُس کے اعضا میں
خوب ہونایت مفید ہے اس لیے کہ دودھ خدی اور مرطب ہے اور موافق ترین البان میں
دودھ بکری کا اور دودھ گدھی کا ہے اور خواص شیر خور سے یہ چیز جلد خور ہوتا ہے اور کتر سنجین
ہوتا ہے خصوصاً اگر ساتھ اسکے تغذائے نمک اور شہد ہوا اور چاہیے کہ خوراک اُس جانور کی اُس
چراگاہ سے کہ نبات دیمان کی عضو صحت یا حرارت یا جو صحت یا موصحت شدید رکھتی ہے نہو
تو دودھ صحت پیدا ہوا دودھ خوش کیا ہوا انکے حق میں بہتر ہے خام سے اور بہتر میں شیر مطبوخ میں

یہ کما دوسرے شیخ
ماورقین کے بعد استعمال
دوسرے چیزیں بلغم افزا
یہ کما دوسرے شیخ
ماورقین کے بعد استعمال
دوسرے چیزیں بلغم
ماورقین کے بعد استعمال
دوسرے چیزیں بلغم

وہ ہر کہ تین حصہ دو دوا ایک حصہ پانی ملا کر اوپر آگ ہلکی کے بیچ پاک باسن کے جوش کرین
 یہاں تک کہ جو تھائی حصہ جاتا رہے پس مصری یا شہد ملا کر سین بقدر شہم کے اور اگر ایک ٹکڑا سنو
 کا جوش کرنے میں ڈالیں بہتر اور افضل ترین بقول کا انکو چھند ہر اور کرفس اور حقوڑا کر اش
 اور چاہے کہ یہ بقول ساتھ مری اور زیت کے جوش دیکر تباہ کرین خصوصاً قبل طعام کے تو
 مدد کرے اور پلین طبیعت کے لیکن لازم ہے کہ جرم سلق کا نکھار دین کہ فلیط سوداوی ہر خلاف
 پانی جوش کیے ہوئے کے اور اسپرچ پیتے اسکے کہ مضرت سے خالی ہیں اور جو شخص کہ تباہی
 اسن سے کوئی دقت عادت کی ہو اسکو بیج شیخوخت کے کھانا اسکا نہایت نافع ہوتا ہے
 اور مریات سے زخمیں حربے موافق زیادہ ہر اور اسپرچ اور مریات حارہ لیکن اسقدر گرمی
 پیدا کرین اور مضم کو مدد دین مگر تحقیق بدن میں نکیرین اور محمود ترین تدبیر سنو میں کھانا
 کا ہو گا ہر کہ ساتھ مصباح کے خوشبو کیا ہوا اور بیج بحث نوم اور بیٹہ کے مذکور ہوا اب ادویہ
 اور فواکہ بلینہ بیج ساعت ساتوین کے کہ امر اسکے تباہ کر دیا گیا ہر ہم مذکور کر کے ہیں موافق
 فصل اور طبیعت کے جو مناسب جاہن عمل میں لاوین مثلاً انجیر کہ بہ سبب ملیں کے انکو
 افضل ترین اشیا سے ہر اگر مزاج گرم ہو یا فصل گرمی کی ہو انجیر طرب ساتھ آلو کے کھانا پیتا
 اور اگر مزاج سرد یا فصل جازت کی ہو انجیر خشک بیج اسل کے پکا کر تباہ کرین اور بہتور جو کھانا دین
 موافقت مزاج کی لازم ہے اور لباد ساتھ پانی اور تک کے پکا کر اور ساتھ مری اور زیت کے مطیب کر کے
 خوب ملیں ہر اور بہتور اصل بسفنج کہ بیج شوربا چھند کے یا بیج شوربا کر کے
 پکا یا ہوا اور اسپرچ ماہ الکرنیل و زعفران قلم کا ساتھ خشک الشعیر کے اور جانین کہ صمغ البطم باجیست
 محلی احشا ہر بدن تکلیف کے اور بلین طبع مشاخ کا ہر اور شربت اسکا ایک چلوغزہ سے تین
 چلوغزہ تک ہر اور اگر زعفران قلم ایک جزو اور خیمہ خشک دس جزو خوب کوٹ کر آس میں لاوین
 اور مقدار چلوغزہ کے کھا دین طبع کو نرم کرے اور گندھیکا کہ جو کبیر واسطے ملیں
 کام میں لاوین قبل طعام حدہ خندہ کے چاہے کہ ہو تو اثر اسکا کا خشطہ بہت اسلے کہ بعد غذا
 عمل ملیں ضعیف کا ہر گز نظام نہیں ہوتا ہر اور اسپرچ اگر فافور پیچے دوا کے کھائی جاوین سبب
 ملے ملیں کے اس ستارہ قوت ملین کے کسی غذا سے اوجھی حقہ و عین کا نفع کرنا ہر انکو اسلے

کر باوجود متفرغ کے احشا کو نرم کرتا ہے اور بہترین روغنوں میں نہایت شیریں ہوا اور پرہیزگار خضروں
 مادہ سے لازم ہے تو خشک شکریں انکے امعاء کو انتباہ جسوقت طبع مشائخ کی ایک ن خراخت سے
 اجابت کرے اور ایک دن میں اسکو طبیسی اٹھا جاتا چاہیے اور ربہ تلمیں کے ہونا چاہیے لیکن
 اگر ایک دن سے زیادہ بقض رہتا ہے بیان تک کہ ایک دن درمیان میں بھی فروغت نہیں ہوتا ہے
 استعمال لطینات سے چارہ نہوگا لیکن ہفتہ میں ایک بار نہایت دوا برکاتی ہے ہر روز نکرنا چاہیے
 افادہ بیج دلک و ریاضت اور قیچ سدرہ کے لیکن دلک مشائخ کا واجب ہے کہ معتدل ہو
 کم اور کیفیت میں تو تحلیل اور تخمین دونوں اعتدال سے حاصل ہوں لیکن اعتدال کم میں یہ ہے
 کہ زیادہ بطنے کا متوسط ہو اور اعتدال کیفیت میں یہ کہ ملنا بہت زور سے ہوا ورنہ بہت مستی سے
 موافق تحلیل بدلوک کے ہوا ورنہ عضو کو شعیف اور تالم ہو اسکو نہ ملین کہ ضرر کرتا ہے اور اقسام
 دلک کے بیج بحث دلک کے مذکور ہیں اور نہ ترین دلک میں بیج حق مشائخ کے یہ ہے
 کہ ساتھ خرفہ غشش یا ہاتھوں درشت کے ہوا ورنہ بیج منع کرنے نوبت بیماریوں انکے اعضا کے دلک کو
 اثر نام ہے لیکن ریاضت مشائخ کی موافق اختلاف حالات انکے ابدان کے اور موافق بیماریوں
 معتد مشائخ کے اور موافق عادت کرنے ان لوگوں کے اس ریاضت سے مختلف ہوتی ہے
 اسلیے کہ اگر ابدان انکے نہایت معتدل ہیں ریاضت معتدل مناسب ہے اور بدستور بیج
 مرطوبی کے کثرت اور بیج مزدول کے قلت کرنا چاہیے اور اسبطرح جو شخص کہ معتد کسی مرض
 کا ہی مراعات اسکی رعایت میں لازم ہے مثلاً اگر دماغ میں ضعف ہو اور امراض دماغی عارض ہو
 ہوں ریاضت ہشی او کو کوپ سے اور سوا انکے نصف اسفل کو شامل میں کرنا چاہیے نہ اس
 ریاضت سے کہ سر کو حرکت میں لاوے اور اگر آفت طرف پائون کے ہو ریاضت فوقانی
 کرنا چاہیے مانند تیر اور تیر پھینکنے کے اور کھینچنے کان کے اور اٹھانے پتھر کے اور نیچہ لڑنے کے
 اور آفت اگر بیج ناحیہ وسط کے ہو مانند طحال او کہ با ورمعدہ اور امعاء کے ریاضت دونوں
 نوع کی یعنی فوقانی اور تحتانی نافع ہوگی بشرط ارتفاع مانع کے لیکن اگر آفت بیج سینہ کے ہو
 بجز ریاضت ہشی کے اور ریاضت نہ کرنا چاہیے اور اگر آفت بیج گردہ اور مثانے کے ہو سوائے
 ریاضت فوقانی کے اور کوئی ریاضت مناسب نہیں ہے اور شروع کرنا ریاضت میں

بتدریج ہو اور یہ ہمیشہ اس مقام کے ذکر دلالت و ریاضت کا تمام بیان کیا گیا مفصل
 لکھا گیا ہے لیکن تفتیح سدہ تشاخی کی وقت اسکے پیدا ہونے کی ضرورت پر اوپر ہمیشہ مراعات اسکی
 لحاظ رکھنا لازم ہے اسلئے کہ تشاخی کے اخلاط میں غلظ اور ارضیت ہوتی ہے اور پیدائش بلغم نہج کی
 کہ انہیں بہت ہو سدہ انہیں بہت ہوتا ہے اور آسان تر سدہ دن کا از رو سے پیدا ہونے اور برف
 ہونے کے وہ سدہ ہے اسوجہ سے کہ شراب سے واقع ہو کہ شراب لطیف ہے اور بہترین مفتحات میں
 فوہجی ہے اور ظلالی اور تریاق اور مانیا اور امروسیا اور مینخ کرتے ہیں سدہ و ث سدہ دن کو
 اور دفع کرتے ہیں سدہ دن موجود کو اور جب سدہ کحل بناوے استعمال کریں اور مینخ اداں کی
 کریں اور اخذیہ مرطبہ مانند داراللم کے ساتھ شندروس اور شیر کے تناول کریں تو وہ خشکی کستل
 محفقات سے پیدا ہوتی ہو دو یہ وجہ اور وہ لوگ کہ استعمال لسن اور یا زہ سے عاوت کھتے
 ہیں تناول ان چیزوں کا بیج دفع کرنے سدہ دن کے عظیم الاثر ہے اور شراب جو اگر تھوڑی سی فلفل ایک
 کر کے اور شراب کے ڈالکر پیے سدہ دن سے محفوظ اور نوز رہے اور شراب غسل پور ہون کو
 موافقت رکھتی ہے اور سدہ و ث سدہ سے اور درمفاصل سے امن میں رکھتی ہے خصوصاً اگر سدہ
 عضو خاص میں ہو اور وہ انہیں کہ خاص عضو سے میں مرکب کریں مثلاً اگر سدہ ایخصا سے
 بول میں ہو مخم کرفس اور جڑ اسکی ملاوین اور بیج سدہ حصوی کے کوئی چیز قوی زیادہ پائند
 فطر اسالیون کے اور اگر یہ میں ہے زونا اور سلجہ اور پرسیا و ثنائ اور زمانہ انکے ملاوین
 الفصل الثامن فی علاج المرضی فضل آٹھویں مقالہ پانچویں سے ثبات ہے بیج علاج
 پیاروں کے وہو یا استعمال الادویۃ اور علاج البید اور وہو یا استعمال دوا کے ہے یا باغدی
 تمبر سے چنانچہ ہر ایک ایسے مشروٹا کا جاتا ہے ملا استعمال الادویۃ فیکون من داخل فستفرغ
 او بحسب لیکن استعمال دوا کا کبھی ہوتا ہے داخل سے پس استفراغ کرتا ہے یا بحسب کرتا ہے
 اور تغیر المزاج یا ندر دیتا ہے مزاج کو یعنی تعدیل کرتا ہے بدون استفراغ او بحسب کے اور
 بیج بعضے نسخوں کے لفظ اور تغیر المزاج کی مرقوم نہیں ہے لیکن بستر و ہی ہے جو ہمیشہ لکھا وانا
 من خارج فی نفس من البدن لیکن استعمال دوا کا خارج بدن سے پس کم کرتا ہے بدن سے
 کالہ و االحاد و مانند و لے تیز قاطع کے اور یہ فیہ یا زیادہ کرتا ہے بیج بدن کے کالبت مانند

جانے والی گوشت کی اوئیں یا مخرج یا منہ کرنا ہر اُس چیز کو کہ مکتی ہو اور اسکو راع کہتے ہیں اور انہیں
 یا نغیر دیتا ہر مخرج کو اسکو معتدل کہتے ہیں وذلک بالتطیل والظاہر والھکیمہ والاشبہ ذلک اور یونہی
 قیوم مخرج کا علاج سے حاصل ہونا طول اور کثرت اور مانند آنکہ جو ظاہر بدن سے تعلق
 رکھتا ہو استعمال اسکا اوج یعنی متن کے معطر ہی لگنی ہو لیکن دلتہ لکھتا اسکا چاہیے کہ وہ باطن سے
 علاوہ کرتی ہو حقیقت میں اب جو ان میں سے واسطے تبدیل و اصلاح غلط کے مخصوص ہر داخل سے ہو
 یا خارج سے اور بدون وارد ہونے کے بیچ معدے کے اثر کرتی ہو شر و حاکما جاتا ہو یا مائع فائدہ مخصوص
 ضروری ہر ایک کے اظہار ہو کہ تاثیر بعضوں کی اُن سے بیچ نام بدن کے ہوتی ہو یا تاثیر بعضوں کی مخصوص
 ایک شے سے ہوتی ہو جیسا کہ معلوم ہوتا ہو حال تو کہ طور وہ ہر کہ کوئی چیز اُن یعنی مائل بیچ جو بین اعضا
 مانند کان اور آنکھ اور ناک کے اور مانند آنکھ نیک وین اور سوط ایک شے اسی کی ہر اور جو طور
 کہ کان میں استعمال کرتے ہیں واجب ہر کہ نیک گرم ہو طول وہ ہر کہ کوئی چیز مائل اور بظاہر بدن کے
 گراوین بتدریج فاصلہ سے بدون توقف کے اور ادنی فاصلہ کا کہ وہ ان سے طول کرین ایک
 بالشت ہو اور نہایت اُسکی ایک قد آدمی کا جیسے طول کیا جاتا ہو بیچ تو بیچ کے اُس پانی سے
 کہ جسم میں جنفل جو ش کیا گیا ہو اور جو عمدہ غرض استعمال طول سے تحلیل کرنا مواد باطنی کا ہو
 یا تبدیل مخرج پس جس جگہ تحلیل نظر ہو نیک گرم کرین اور جس جگہ تبردیا اور دفع کرنا ملحوظ ہو
 استعمال کرین لیکن اکثر استعمال اسکا بیچ شیر گرم کے ہو اور بھی طول کو کہی اور نیک و رطب کے
 اطلاق کرتے ہیں اور کہی اور بآب زن کے اور کہی اور راکشاب کے چنانچہ ہر ایک مقام کے
 قرینہ سے معلوم ہوتا ہو کہ کوئی چیز مائل اور بدن کے گراوین توقف سے اور سی
 ذوق ہو آئین اور طول میں لیکن سکوب وہاں کام میں لاتے ہیں کہ عضو معلول کو طاقت
 طول کی نوعیامریض لڑکا ہوا و طاقت وارد ہونے طول کی نہواور اسیطرح اوپر جگر اور
 دل اور معدے کے نزدیک احتیاج کے سوائے سکوب کے کہ نہ چاہیے لان التلیل قوی فی تحلیل
 و بذل الانیاسب تملک لا اعتناء کا وہ ہر کہ کوئی چیز گرم اور عضو کے رکعین اور بدو قسم ہو
 یا بس و رطب کا دیا ہیں وہ ہر کہ دو یا تیسہ مانند باجرہ اور نمک اور بھوس کے اور ان کے
 لہتہ میں باندھ کر اور گرم کر کے عضو کو گرم کرین یا گرم انیت اور گرم تھیر اور گرم کپڑے اور ہاتھ

قطعہ

نکول

سکوب

سکوب

گرم سے مضبوطی نہ رہی ہو چنانچہ اس میں سے مہر ہوا لیکن کما و طب وہ کہ گرم پانی یا گلاب
یا شراب یا بوتانہ او یہ مناسبہ کا کہ ہر ایک گرم ہو بیچ شائے میل کے اور یا خندانے
رکھا اور پر عضو کے رکھیں گریں کے باقی رہنے تاکہ اور پھر گرم تر گریں جہاں تک کہ مناسب
بمانیں اور شاید کہ ابرم و دیا کی پیرا نہ ہو بیچ مانعات مذکورہ کے جھلکے گرم گرم مضبوط رکھیں اور
یہ قسم تکمید کی سبب سے کہ شائے میں محال ہو قوی زیادہ تر لہذا اور پھر او مودے کے
اگر تکمید کرنا ضرور پڑے احتیاط یہ ہے کہ سوائے تکمید و طب شائے کے اور استعمال نہ کریں اور پھر
وہ ہے کہ فقط گلاب سے تکمید ان اعضا کی کریں اور اگر گلاب اکیلا نہ ہو پانی سے تھوڑے گلاب سے
چارہ نہیں ہر اسلئے کہ عطریات قوی کرتے ہیں اور جس وقت شراب و گلاب آہ آہا گرم کر کے
دیا برمودہ اور مانند اسکے بجائے کہ تکمید عضو کی کریں تحلیل ریح اور تسکین درد کی جلد کرتا ہے
انقوت کے باجملا بی ابدان یا بساں و جو اسے یا بس کے تکمید و طب افضل ہے اور ابدان و طب
ہو اسے و طب میں تکمید یا بساں و بیچ او بعض لوگوں نے تکمید کو ساتھ اشیاء یا بس کے مخصوص
رکھا ہے اور ہر ایک کو درست ہے کہ اصطلاح مقرر کرے طلا و نغما و جانتا ہے کہ اشیاء طبیہ
جو او پر عضو کے رکھیں اگر سیال ہوں اسکو طلا کہتے ہیں اور عام ہے کہ اس چیز کو او پر کپڑے کے
پر لٹکے پر رکھیں یا بدون کپڑے کے او پر عضو کے ملین اور اگر سیال نہ ہوں تندرہ ہو اور
تھامسک ہو اسکو نغما کہتے ہیں خواہ اسکو بی سے یا زمین یا یہ لیکن افضل باندھا ہوا سٹے مفت
دوائے ملنے و مہونے سے اور یا شیران دونوں کی قوی زیادہ ہے یا متباہر ہو سچے اثر دوائے خود عضو میں
سبب سے زیادہ مہر نے کے او پر عضو کے اور جس وقت او پر اعضا سے ریح کے طلا کریں اولے پھر
کہ پہلے کپڑے کو عود نام باندھا اسکے سے پھر رکھیں بعد اسکے دوا میں کپڑے پر لٹکا کر عضو پر رکھیں
اور ہرگز کوئی چیز قوی تحلیل او غیر عطران اعضا پر نہ رکھیں اس سبب سے کہ بیان ہو چکا اور
جس وقت واسطہ آرا گرمی دل و دماغ کے طلا کریں چاہیے کہ کپڑے کو کوٹھنے مذیوں اور ہر دم
تازہ تازہ بدلتے رہیں اسلئے کہ اگر دوا او پر بدن کے خشک ہو سبب اقبض مسام کے موجب
عضو کی ہوتی ہو پس احتیاط اس امر میں واجب ہے اور اگر آدمی اس سے غافل ہیں شوم
وہ کہ کوئی چیز سوکھیں سوکھی ہو یا ترسے اگر کوئی چیز قوی ہو خوشبو بیچ شیشے کے ڈالکر خوب

طرا و نغما

شوم

ملاوین تو آپس میں ملنا دے بعد اس کے سونگھیں اسکو تھوکتے ہیں اور یہ بیچ تعدیل مزاج و داغ کے
مربع الاثر ہوتا ہے اور اکثر استعمال اسکا ہے جو مزاج حار کے کرتھیں تفتوح وہ کہ ادویہ کو باریک
کر کے ناک میں پھونکیں یا اوپر تالو کے رکھیں اور اکثر استعمال اسکا بواسطہ اس کے ہوتا ہے پینے زمین
ڈال کر پھونکتے ہیں تو محل مقصود تک پہنچے بدون انتشار اور پھیلنے کے غلوں ادویہ عطسہ
لانے والی کو کھینچتے ہیں اور عام ہے کہ استعمال اسکا ناک میں نرزدیک جات کے اشماس سے ہو یا سعطہ
اور اس میں شہرط ہے کہ اگر بادہ بہت ہے قبل تفتیح عام کے نہ کرنا چاہیے جو جو وہ ہے کہ کوئی چیز
سائل خلق میں ڈالیں اور یہ بھی قبل اس کے کہ حد سے مین وارد ہوا ترک کر دیں اور استعمال اسکا اکثر
امراض داغی میں ہے بسوٹ وہ کہ کوئی چیز سائل ناک میں ڈالیں سفون وہ کہ ادویہ باریک کر کے
دانو مین ملین اور کھنڈ کہ ادویہ باریک کر کے سلائی سے انگو مین لگا دیں اور بہترین سلائیوں
میں وہ ہے کہ دوا آئین لگا کر استعمال کریں پاک تانبے کی یا چاندی کی ہے لیکن غیر مرصع کو استعمال
ان سلائیوں کا شرع شریعت میں درست نہیں ہے پس سلائی جست کی بہتر ہو پاک تانبے کی زور
ادویشک کہ باریک کر کے انگو مین یا تھون پر چھڑکین تہر و دادویہ یہ کہ اسکو تربیت سے پاک کیا ہو
بعض بعض عصارات کے اور انگو مین استعمال کریں ذوراً واکتلا اور عابین کہ استعمال درز و کا
اکثر بیچ امراض جفان کے ہوتا ہے اور وہ نسبت سرمہ کے قوی العمل ہے بسبب کثیر ہونے دوا کے آئین
تھورہ وہ کہ ادویہ منفرد یا مرکب بیچ انگو مین کے جلاوین تو بواسطہ داغ مین پہنچے اور اکثر تھوڑا یک عضو
خاص کی مانند کان اور دانت کے جو بواسطہ قلع پینے کے کہ دھوان اس عضو میں بہو بخار دین
اور بیچ مقعد اور دم کے بواسطہ ایسے طعنا کے کہ اسکو دھلیج و داغ ہوں اور اسکو اوپر بخور کے ادویہ
کریں اور دھلیج کو کسین کہ اوپر اس طعنا کے پیشے اس طرح کہ سوراج اسکا بمقابلہ سولخ طعنا کے
ہو اور دھوان بلند ہو کر محل مسطور میں پہنچے اور یہ عمل اگرچہ فی الحقیقت تدخین ہے لیکن بیچ اسطرح
اطبا کے اس نام سے مشہور ہے اور چونکہ یہ اکثر دواؤں مذکور کے نسبت بہتر بیچ جاتی ہیں اور بانی
میں ترک کر کے جلاتے ہیں خالی بخار سے نہیں ہوتی ہیں ہو سکتا ہے کہ نظر اس کے یہ نام کہتے ہیں ولا تخفی
علیک ان البخار مرکب من خشب اشباہ النار والہواء والمار والدرخان ایضا مرکب من ثلثہ اشباہ النار
والہواء والارض ولا محظور فی ترکیبہا وہ کہ بہتر تر اور پردان کے ملین تیل ہو یا سوا اس کے

ترجیح ساق و رغن کے اوتہ جن بھی کہتے ہیں شافہ و کرکئی دوائیں کوٹ کر آپس میں ملا کر گھسی کے نہ
 بنا کر رکھیں اور پانی میں گھس کر انکھ میں لے وین یا دوائیں انکھ میں نافذ صابون و جوہر کے تراش کر کے
 بادوائیں مرکب سے مرتب کر کے درہن یا قبل میں رکھیں اور شافہ مسلسل دہر کر واسطے قویٰ کے
 بناتے ہیں چاہیے کہ لسانہ الفان کا چھڑا اٹھکی مضبوط کا ہو تو قویٰ نہ کہ ٹکڑا ٹکڑا ہو چھڑا اور سب سے کہے فائدہ
 شایعات بیچ امراض بھاری مستقیم کے کثیر اثر ہوتے ہیں بسبب یہو چھڑا اثر دوائے بدوں کر کہہ سکیں
 بیچ پوئیر کے جب تک ممکن ہو شایان محمد کام میں دلاوین خصوصاً ضعیف آدمیوں میں کہ خون ہر اکت
 کا ہر لہذا شیخ رئیس لکھا کہ قد شامہ ہر نامن اسمل الافیون شافہ فوات اور یہی جوت وقت موافق ضرور کے
 شافہ محمد کام میں دلاوین چاہیے کہ دوا کا مضبوط اس شافہ میں بندھا ہو تو نزدیک حاجت کے اسکو
 کھینچ سکیں اسلئے کہ کبھی بقدر کئی شافہ کے شدت تجدد سے اسقدر طبع قبض ہوتی ہے کہ شافہ کو ہر دفع
 میں ترقی کسی دن تک اور بھی جو کہنا اس شافہ کا درہن غیر مناسب ہر چاہیے کہ ایک ساعت تک
 بعد اس کے کھینچ لیں اور ظاہر ہے کہ یہاں بدوں باندھنے دھاگے کے آسین بھی نہیں ہر اکرن بہرہ و خوشی
 لا نا بقدر لیسائی آدمی کے کہ تمام نہیں بناتے ہیں اور پانی ٹالھن پانی اور یہ سے اسکو بھرتے ہیں موافق
 حاجت کے بعد اس کے مریض کو آسین بٹھاتے ہیں یا لٹاتے ہیں جس طرح سے لاسل یا د منظور ہو اور
 ہر متور کبھی واسطے نسل کرتے آہرن کے ایک مکان سے دوسرے مکان میں آہرن چاندی یا پتے
 کا اور مانند لٹکے بناتے ہیں اور واسطے محافظت کے ہول سے سر پوش اسیر رکھتے ہیں اور بقدر ممکن سر کے
 اسکو سوراخدار کرتے ہیں تو مریض آسین بیٹھے اور اپنے سر کو اس سوراخ سے نکالے واسطے عذب
 کرتے نسیم کے اور جب تک منظور ہو میٹھا رہے آسین یا بیکر جو پھر اس کے اوصاف بیان کیے گئے اگر
 ان اوصاف کا میسر ہو بہتر ہر دفع ہر باسن کے کہ ہو موافق ضرور کے کر سکتے ہیں اس طرح سے کہ
 موضع ماؤن پانی میں دھو جائے آہرن کے واسطے قویٰ کے استعمال کرتے ہیں چاہیے کہ پانی آسین
 استدر ہو کہ جو مریض بیٹھے پانی محل درد سے تجاوز نہ کرے اور یہ بہتر ہو کہ تو اعضاے فوقانی سرخی
 نہوں اور اوپر دفع کرنے دوسرے کے کہ بیچانکے غالب ہوں اور شک نہیں ہے کہ آہرن عضو
 جستونک نیکو لیتے اس عضو کو کہ پڑو باہر سترنی کرنا ہر لہذا تحلیل و تسکین دیا جائے بیچ قویٰ کے
 اعضا کو کہ اوپر اس جاسے ماؤن کے ہین ڈوینے سے بیچ آہرن کے بجا وین جانیں کہ نسبت آہرن واسطے

تحقیق کیا جائے
 ہر متور کبھی
 اس کا سبب
 بیچ سترنی
 آہرن

امراض نشانے کے کہ میں بدستور چاہیے کہ پانی ناف سے اوپر نہ ہو سبب اس امر کے کہ سب ذکر کر چکے ہیں اور جو ان دینا مدارات کا لازم ہو اگر وقت عیشے کے آئین میں اس کو ملا دیں جلد تر عمل کرتے ہیں اور قلت اور کثرت گرمی پانی آئین کی موافق احتمال طبیعت حریفین کے اور حاجت کے اور اسے کر سکتے ہیں و منبع القلوب فی المار الحار اس عمل کو فاس میں پاشویہ کہتے ہیں اور واسطے حدت بخار اسطے سے اسفل میں بہتر تدریج کر لے کر اکثر اقسام صدام کے جلد فائدہ کرتا ہے اور بھی واسطے کیچنے باقی گرمی تپ کے اور مدد کرنے کے اور تفریق کے نفع تام رکھتا ہے لہذا جو تپ فاس اور سست ہوتی ہے اور جانتے ہیں کہ اثر تپ کا دیر تک رہیگا یہ عمل کرنے میں جلد اثر کرتا ہے اور جیسے رکھنا بادیان کا بیج گرم پانی کے فائدہ کرتا ہے رکھنا پاتھون کا بھی بیج جذب حرارت کے تنور بدن سے سودمند ہے اب کئی چیزیں کہ بیان اٹکا اس جگہ ضروری ہو گئی جاتی ہیں ان چیزوں سے ایک یہ ہے کہ باسن گرم ہو اس طرح کا کہ جو پاؤں اس میں رکھیں زانو تک دوب سے دوسرے وہ کہ در میان اس عمل کے چاہیے کہ اوپر سریر پلند کے پٹھین اور پاؤں کو پانی میں لٹکا دیں تیسرے کہ کھڑا ہونا چاہیے کہ وقت کھڑے ہونے کے بہ سبب تند و عروق اور تنگی خاری کی اچھٹاب حرارت کا اس حالت میں سبب اس کے کہ میل مادے کا اعلیٰ کو اور جانب جلد کے زور سے ہوتا ہے ہو سکتا ہے کہ جذب اس کا اسفل میں باعث اضطراب اور قلی کا ہو وے مادہ کو نزدیک نیکی تپ کے مباشرت پانی گرم کی بنی زیادہ کرنے والی گرمی کی ہوتی ہے بالفضل جو نقطہ وہ کہ بیج حیات گرم کے پاشویہ کہیں اگرچہ تپ سستی میں ہو لازم ہو کہ ایک چادر کثیف سانے شہر حریفین کے کہیں اسطے کہ بخار پانی کا اس کے دماغ کو نہ پہنچے اس لیے کہ بعضی جگہ دیکھا گیا کہ جو بیج میں شدت حرارت کے پاشویہ کیا گیا وقت تنور کے احتیاط بخار سے نہ کی دماغ میں خلل اور خفقان قرار عارض ہوا اور اکثر آدمی اس امر سے غافل ہیں اور احتیاط اس امر کی کیا ہے اگر اسی سبب سے بعضہ باہل اس عمل سے کنارہ کرتے ہیں سبب اس امر سے کہ بعض اوقات اس کے استعمال سے بیج غیر وقت کے دیکھا ہے ورنہ پاشویہ اگر اپنے وقت سے بہرہ بردار بہت تکلیف کے ہو مگر صرف نفع کرتا ہے اور ہرگز شائبہ ضرر کا نہیں رکھتا ہے پانچویں کہ جو پاؤں پانی میں رکھیں چاہیے کہ ساق کو اوپر سے اسفل تک پانی میں تدریج طیس

پاشویہ

کریہ القلوب

تو جذب کرنا دلک کا معین اس کے جذب کو جو اور اگر کوئی مانع نہ ہو ایک ساعت تک پائون کو
رکتے نہیں اور جو ایسا پائین مانع ہے کہ تھوڑی آگ کو کٹنے کی نیچے باسن کے کھین تو پانی سرد نہ ہو
اور اوپر اس گرمی کے کہ مطلوب ہر دم اور بعد نکالنے پائون کے پانی سے چاہیے کہ پائون کو دھال
شک کرین اور ایک زمانہ مستند یہ تک لپیٹے رکھیں اور سردی نہ ہو نہ چادریں اور پائین کر اگر پیرہنے واسطے
جذب بخار اور مادے کے پاشویہ فقط گرم پانی کا کفایت کرتا ہے لیکن اگر مانی مذکور جن بعض چیزیں
کہ واسطے جذب اور قہیل کے مخصوص ہیں مانند بالونہ اور نقشہ اور برگ بید اور برگ حنا اور
بھوسہ گیہون کے اور گل نیلوفر اور مانند اسے خوش کوں بہتر ہر شد الاطراف جانا چاہیے کہ نہ ہوا
ہاتھوں اور پائون کا قوی ترین تبریر و نملین سے ہر مہیج جذب مادے کے کہ جانب اعصاب
رکھیں اور شریف کے متوجہ ہو لہذا لیج مہیج غرضی کے اور مانند اسے خود نفع کرتا ہے اور بھی وہ
موجودی اور کیفیت سخی کو کہ مہیج اطراف کے ہو اور معدوم کرتی ہو و رکشا ہر جیسے امراض و ماضی
میں کہ بسبب شاکت اطراف کے ظاہر ہوتے ہیں دیکھا گیا ہے اور اسی طرح مہیج لہجہ اولیٰ
کہ اوپر اطراف کے واقع ہو مانند اوپر سے اس محل کو سیران سمیت کو مانع ہوتا ہے ہر بشر
ہذا شدید کے فائدہ ہج کیفیت شد کے جالیئوس کتا ہے کہ ہاتھ کو بغل سے اور پائون کو ران
کی جڑ سے باندھنا شروع کریں اور تحصیل ہاتھ اور قدم تک اوتار لادیں اور این سریفوں
اپنے کنش میں اسی کو اختیار کیا ہے اور راندی اس امر پر ہے کہ اطراف کو فقط جڑ میں ہاتھ
یعنے بازو کو متصل بغل کے اور ران کو نزدیک کش کے اور باقی کو بالکل غیر مربوط اور چورین
تو خون منجذب سے پھر خارجے اور کتا ہے کہ باندھنا اطراف کا بالکل خطا ہے عظیم ہر اسلئے
کہ مہیج اس صورت کے مادہ منجذب کو جگہ نہیں رہتی ہر تہ اس میں سادے اس سبب سے
بلکہ پھر جاتا ہے اور تر کر تا ہے اور نزدیک اس فقیر کے تخلیہ راندی کا جالیئوس کو خالی خطا ہے
مادہ نہیں ہوتا ہے اسلئے کہ باندھنا و حال سے باہر نہیں ہر ایک یہ کہ شدت تمام ہو کہ ہر
مادہ کو قدرت منزل اور معدوم کی نہ ہے جیسا کہ ہاتھ مہیج لہجہ اور مہیج کے اور ایسا
باندھنا ظاہر ہے کہ مہیج اگر چہ مہیج جڑ کے فقط ہو اور مہیج جذب مواد کے کام نہیں آتا ہے ہر
مگر یہ کہ مہیج نہایت اطراف کے ہو یعنی قریب کف اور قدم کے اور شدت الم سے مادے کو سبب

اور جو عضو بالکل غیر مربوط ہو اسے کو چکا بہت ہوتی ہے لیکن ایسی بندش سوائے اس شخص کے
 کو لایق نہیں ہونے کرنا یا سیدک غشی پیدا کرتی ہے خصوصاً بیج آدمی ضعیف اور خفیف کے دوسرے وہ کہ لایق
 اعتدال کے ہو اور آدمی کو صبر کرنا اور پر اس کے تکلیف خفیف کے آسان ہو ایسی بندش ظاہر
 کہ سد و جاری کی نہوا اور مانع بتفید مادہ یا بیلہ کا نہیں ہوتا ہے بجز اسکے کہ عروق کو کمپنچتی ہو اور جو
 متعلق ہو کہ جذب تام اس بندش کا مسبب ایذا اور تکلیف مینے کے نہیں ہے بلکہ مسبب تمد و جاری
 اور عروق سے ہر کہ اخلاط طاقت حرکت صعود کر شکل نہیں کہتے ہیں اور جا بجا ٹھہر جاتے ہیں
 کہ کہ جانب اطراف کے پس ربط اور اطراف کے ہر چند کثیر المقدار ہو لا محالہ مددگار ہو گا اور بوجہ
 اور یہی مطلوب ہو جا بجا شدت اور بندش کہ واسطے مداع اور عاف کے اور انڈان کے ہو واجب ہے
 کہ غیر قوی ہو بخلاف اسکے کہ واسطے مداع اور رکتہ کے اور انڈان کے ہو کہ جو شدت بندش سے
 الم انین معلوم نہیں ہوتا ہے جس قدر قوی ہوگی بتر ہو انقباضہ جو وقت بندش کو کولین
 مستحسن وہ ہو کہ ہلکے قدم کو پاشو یہ مین رکھیں اور بعد اسکے کولنا شروع کریں اور واجب ہے
 کہ شروع کولنے کی جانب اسفل سے کریں یعنی چنانچہ باندھنے کے شروع فعل اور بن بان
 کیا تمام بیج کولنے کے شروع کف دست اور قدم سے کریں تو بدون مضرت کے ہو اور وجہ
 اسکی تجزیہ یہ ظاہر ہو اور یہی تدریج کولین نہ یکبارگی اور جو وقت حریف بہت دیر تک بندش
 طول ہو جلد کولین ترتیب مطور سے اور پھر باندھیں اور بھی معلوم کریں اگر حاجت تموری
 بیج اکثر کے ربط اصل اطراف کا کفایت کرتا ہے چنانچہ تجربہ مین پہونچا ہے کہ باندھنا باندھ کوئی
 کو فوراً مانع آتا ہے لیکن جہاں بہت قہتا ہو بدون ربط عام کے کہ تمام ہاتھ اور پانوں کو باندھیں
 چارہ نہیں ہر حمل ذہ کہ کوئی چیز بیج قبل یا دبر کے رکھیں ادویہ سے قہتہ کہ سرخا و سگون کے
 حمل اور فتح راستہ عجمہ کے وہ حمل ہے کہ واسطے فرج عروقوں کے مخصوص ہو اور اکثر استعمال اسکا کیا
 ہوتا ہے کہ لہ ادویہ سے آلودہ کر کے رکھیں انکباب وہ کہ اوپر بخار گرم پانی کے یا بونٹا نہ سے دھو
 کے سرگون اور اندھا رکھیں اور چادر اوپر سر کے اوڑھیں تو بخار اسکا اوپر سر اور کان اور
 تمام بدن کے پہونچے اور یہ عمل واسطے تعمیر بیج کے کرتے ہیں اور جس جگہ واسطے در دکان کے کام میں
 لا دین بیج چھوٹے ہا سن کے ادویہ بطور سکھ کر کان کو اسکے بخار پر رکھیں اور اس جگہ حاجت

تزلزل پر واپسی نہیں ہر حقہ وہ کہ عمل مخصوص سے دوا کو امعا میں پہونچا دین راہ دور سے یا جمع کو پہونچانے
 راہ ہلکتی ہے اور پوشیدہ نہ رہے کہ عمل مذکور عمدہ ترین تدبیروں کا ہر بیچ معالجات کے حصول میں بیچ
 تسکین اوجاع گردہ اور مثانہ اور دماغ کے اور جذب مواد کے واسطے سے اسفل میں اور منع کرنے
 تصاعد بخار کے نسخ بہت کرتا ہے اور اس عمل کو بقدر اہل ایک باکتر یعنی گردن اور ٹیڑھی ٹوک
 کہ بہت کہانے والی ہوا رہی ہے واسطے از الٹفل کے دریا کے پانی سے اپنا حقہ کرتی ہے جو دیگر
 رواج دیا اور بیچ شروع رواج کے ٹمک اور پانی سے کہ حکم پانی دریا سے شور کا کہتا ہے ہر عمل کرتے
 تھے بعد اسکے موافق حاجت کے اور یہ سوسلہ زیادہ کیا اور واسطے قبض اور بیچ کے بھی ساتھ اور یہ سوسلہ
 کے حقہ مقرر کیا ہے اور توانین اُس کے تحریر کیے چنانچہ ہر ایک ملوہ فائدے میں مذکور ہونے
 ہیں فائدہ بیچ بیان حقہ کے یعنی از حقہ کے اور وہ ادب شکل تحصیل کے ہوتا ہے کہ ایک طرف اُسکی
 جوڑی ہو اور ایک طرف دقیق مانند گردن کہ وہ کے اور اس طرف دقیق سے انہو یہ وصل کرتے ہیں
 اور بیچ خصوصاً دے رکھتے ہیں اور پانی حقہ کا بیچ تحصیل کے رکھ کر منہ اُسکے جا کر نچرتے ہیں تو
 پانی حقہ کا غنوقصود میں آوے اور ہر چند بسبب ضرورت کے انہو یہ بی کا اور بائیں اُسکے ٹمک
 تجویف رکھتا ہو کہ امین لاتے ہیں اور عوام میں بھی معمول ہے لیکن لائق یہ ہے کہ انہو یہ ایسا بناوینا
 کہ اس میں دوجوف ہوں ایک واسطے کرنے دوا کے اور ایک واسطے نکلنے ریح کے تو یہاں
 اگر امعا میں ہو نکل آوے اور واسطے کو بخا وے اور فساد پیدا نہ کرے اور کیفیت اس انہو یہ کی افضل
 کہی جاتی ہے جان تو کہ باغدی یا تانیہ سے یا مانند انکے انہو یہ بناوین سات انگلی کا لانا بیکہ بقدر
 ایک بالشت کے اور عرض اُسکے لینے بنانے سے وہ ہر کہ اگر پہونچانا دوا کا امعاے فوقانی میں
 مطلوب ہو قصد میں بہت بیچ معائے مستقیم کے داخل کریں اور یہی بیچ اعتقان رحم کے بھی کہم آوے
 اور موٹائی اوسکی موافق موٹائی خضر کے کافی ہے اور اُسکے جوف میں ایک پردہ لانا قائم کریں تو
 دوجہری ہو یا دین ایک واسطے داخل ہونے دوا کے اور ایک واسطے نکلنے ریح کے اور جہری کہ
 واسطے دوا کے بنے بہ نسبت دوسرے جہری کے وسیع زیادہ ہو اور پردہ کو ختم کریں تو وہ اپنے
 جہری سے دوسرے جہری میں طاقت لغو کی نہ پاوے اور ایک طرف انہو یہ سے منہ چھوٹے
 جہری کا بند کریں اور فائدہ اُسکا ظاہر ہو تو دوا تحصیل ہے اوس جہری میں کہ واسطے ریح کے

نہ آوے اور اسی طرف دوقین اور گلی کے موافق نہ رہے نہ وہ کاچوکر سورج گرہن پنج چھوٹے جبری کے اوپر
سورج میں لگا نماز تھیلی سے باہر رہے اور سورج نکل سکے اور بھی ادا ہے زیادہ یہ ہو کر پنج جبری کا چوکر
پنج طرف دوسرے کے صفوں میں داخل ہوتا ہے قریب اُس کے سر کے سورج گرہن کو داخل سورج کے لیے
دورادہ ہونے اور بھی اس طرف انبوسہ میں کہ صفوں میں داخل ہوتا ہے پنج جبری دولی کے بھی سورج گرہن
تو اسیانا اگر قمر جبری کا ہند ہو دو واس سورج سے گرے اسیا میں اور واسط آسانی قمر کے نقشہ
انبوسہ کا بننے لکھا ہے سادہ تھیلی کے اور تھیلی چمڑے کی بہتر ہے



مجراسے دوا

فائدہ سورج استعمال حقہ کے چاہیے کہ پہلے سر بنویہ کا کر پنج عضو کے آدیا چوب گرہن بعد اس کے
شیر سورج داخل گرہن اس قدر کہ مطلوب ہو اور واجب ہو کہ بڑا جبری وقت استعمال کے طرف اس قدر
ہو تو خود دہ خائین گرہن اور پنج سورج کا بیب بلند اور اوپر ہونے کے دیسا ہی اکلاد ہے واسط
داخل ہونے سورج کے فائدہ سورج بیان مقدار استعمال دوا کے اور جو چیز کہ اس سے شفاعت ہو جائے
کہ دو از یادہ دو تہائی رطل سے چاہیے اور اس میں یہ ہو کر دوا طبل ہو اور معلوم گرہن کہ زیادہ
کرنا اوپر دو ثلث رطل کے با اتفاق قوم کے تھی غنہ لیکن اُس کے کم کرنے میں آدھے سے اعتدال
یعنی اس کا بھی سوا میں رکھتے ہیں اور حق یہ ہو کر پنج معاہد قمر کے اور مانند اُس کے کہ کثرت مقدار
کی مطلوب ہو اور رطل سے کم نہ کریں پنج معتدل القیادہ کے لیکن پنج زحیر کے اور اعراض دیگر
معتدلتہ نہیں رکھتا ہر معتدلتہ کہ کافی مطلب کو ہو دانی ہو اگر چہ رطل ہو اور یہ سب
کہ کیا گیا پنج حق بر سے لوگوں کے ہو لیکن پنج چھوٹے آدمیوں کے جو لائق اُس کے ہو کر سکتے ہیں
اور بھی چاہیے کہ قوام دوا کا معتدل ہو پنج رقت اور غلطی کے اس لیے کہ حقہ منہج کے غلط ہوتا
زحیر اور قمر و معاہد اگر تا ہو اور خدیہ الرقت بسبب متشہر ہونے کے اعضا سے قوتانی میں نہ
ہو جائے اور یہ سبب نہ منہج کے نفع مطلوب نہیں دیتا ہے لیکن قمر میں مائل رقت
بہتر ہے اور پنج میں مائل غلطی بہتر ہے اور استعمال حقہ کا واسطہ اسمال کے ہو یا واسطہ سج کے
یا واسطہ اور کوئی امر کے لازم ہو کر نیم گرم کام میں لادین اس لیے کہ بہت گرم خشکی اور کرب لاتا ہے

اور سرورِ یاج پیدا کرے تا جو اور باغِ فردا کا ہوتا ہو خفاف نامتر کے کہن چہرہ ن سے خالی ہو اور باطن
اعضا کے خارج کے مناسب ہر انتباہ کثرت استعمالِ قنہ کی اور عادت اسی جگر کو ضعیف کرتی ہر کس
تکلیل اس میں لازم ہو اور بھی چاہیے کہ قبل قنہ کرنے کے کوئی خیر مقوی مانند قنہ اور صلیبی کے ساتھ
تھوڑے شوربا کے کہ گوسہین مصلحہ گرم پڑے ہوں کھلا دیں تو قنہ خلاف معدے میں واقع ہو
کہ ضرر ہو اور اکثر اطباء نے بیح استعمالِ قنہ کے بھی ہونا اعضا سے رئیسہ کا شہر کیا ہر اسکو اور شک
ہینین ہر کہ یہ شرط بیح قنہ اعتدالی کے ہیں نہ قنہ اعتدالی میں اور بھی چاہیے کہ وقت قنہ کرنے
کے شکم کو خم رکھیں تو دوا راگندہ ہو اور بیح اراضِ خشک کے مریض کو اس طرح رکھیں کہ غصہ و اؤف
میں ہو بخند و اکا مسل ہو شادیج بیار لون گرو سے کے اور در جوڑ دن کے مستحق کریں اور ہر
اور جو جو کو تکیہ پر رکھیں تو در میان یشیت کی زمین پر نہ لگے اور بیح قنہ اور در و ناف کے او
ماند اس کے بیار کو اس کے زانو پر لٹا دیں اور سر اور سینہ کو اوپر تکیہ کے رکھیں اور طرف در کے بل
کر دیں اور بیح زحیر کے تکیہ طرف پیٹ کے رکھ کر مستحقِ تجالین اور جو جو کو اوپر تکیہ رکھیں لیکن بیح
اعراضِ دماغی کے مستحقِ لٹا دیں اور بیچے گردن اور سر کے تکیہ رکھیں انتباہ بعد قنہ کے ابنوبہ
کو تید بیح نکالیں اور مقعد کو انگلیوں سے قنہ رکھیں تو دوا بلند نہ پھر آوے لیکن اگر رکھے دو آوے
کرب ہو بلکہ دفع ہونے دیوین اور جب دوا نہ نکلے اگر یہ دوا واسطے بیح اور زحیر کے ہر کوئی
تکلیف اوس سے حاصل نہیں ہوئی خوفِ نہیں ہر لیکن اس بیج کے قنہ فاسد ہو تو قنہ کرنے
زیادہ اوس ساعت سے چاہیے کہ قنہ کو اما وہ کریں تو دوا سے سابق کو حرکت دیکر نکالے
لیکن اگر بار بار دوا کی پتے سے آدھی یوین اور شاید کہ شاف سے بھی بخوبی کریں اور بیح
حالتِ انتہا کے چاہیے کہ مریض آپ کو کھانسی سے بچا وے کہ کھانسی سے اس حالت میں کسی
بچکان آتی ہیں اور بھی قبل قنہ کے پانی دوا لیکن مسهل سے لازم ہر کہ ساتھ رومن مناسب اور
گرم پانی کے قنہ کریں تو ماؤد جلد اثر کو قبول کرے دوا سے اور مقصد بدون تکلیف کے حاصل ہو
فائدہ ترکیبِ قنہ مسهل کے قریب ہر ترکیبِ مطبوعات مسهل سے نہایت یہ کہ بعض مسهل
کو قنہ میں داخل نہیں ہر وہ صبر اور طبیبات ہیں اور قنہ کی کئی قسم ہیں ایک وہ کہ نرم اور گرم
اور دوسری حیات اور اور ام احتشاکے اور سوست نفس کے کام آتا ہر اور ترکیب اس کی

وہ اون سے ہوتی ہو کر صاحب تکلیف اور از لاق اور بلا ہوں مانند بھشتہ اور خلی اور جو اور
 بھوس اور خناب اور پستان اور چھند اور برگ کاسنی اور خبازی اور نیل و فراور خار خشک اور
 تنگ کتان اور اصل السوس اور مویز اور قوس خیار شبنم اور شکر اور مانند ان کے دوسرا وہ کہ مادہ ہوا
 درہنچ قریح یاد کے اور مانند اسکے امراض نامہ وہ سے کام آتا ہے اور ترکیب اسکی ان چیزوں
 ہوتی ہو کر کہ سہل ہوں بسبب بگھلانے اور تحلیل کے اور یہ سب مسلمات قوی ہیں کہ پائے جاتے
 ہیں اور باقی اقلیہ کے اختیار کرتے ہیں بقدر اوزان کے اور مراعات اصلاح کے چنانچہ تراشہ
 کے ہر اور جو چھتے کے واسطے مرض کے مخصوص ہیں یہی قوم اور علم ہیں لہذا ہم نمایان نہ کیے ورنہ میں گامیان
 کرتے ہیں واما العلج بالید نکاح و البیاض و الی لیکن معالجہ ہاتھ سے نہیں مانند دم سے کہ باغ و منا اور
 چیرا اور داغ و دینا ہوا اور اسی حکم میں جو جو چیز کہ ہاتھ سے علاج نہ کھتی ہو مانند خیاطت اور دلک
 اور کیس اور قلع کے اور مانند ان کے اور یہ ان کے بطریق احوال کے بعض احکام متعلقہ جبر اور بطلان
 کے کہ جاتے ہیں تین فائدہ میں فائدہ بیع احکام جبر کے اور جبر عبادت ہر اس سے کہ کوئی ہڈی
 کو یا اپنی جگہ سے نکالے کو باندھیں اس طو پر کہ معروف اور مشہور ہو اور ہڈی کے ٹوٹنے کو کہہ سکتے
 ہیں اور بچا ہونے کو مفصل سے اگر اس طرح ہو کہ بالکل ہڈی جھڑے یعنی گڑھے سے لکل گئی ہو
 قطع کہتے ہیں ورنہ ٹوٹی لیکن وہیں اور وہی دونوں مترادف ہیں معنی ان کے ہڈی کو یا اور جو
 کہ ہڈی سے علی ہر وقت لاحق ہو بدون اسکے کہ ہڈی اپنی جگہ سے چڑھا سکے اور اس فائدہ کو
 دو قسم میں ہم کہتے ہیں قسم پہلی بیچ کسر کے تبدیل اسکی یہ ہو کہ عضو کو نرمی سے کینچیں اور کثرت اصلی
 پر لاوین بعد اسکے پٹی سے باندھیں معتدل اور چاہیے کہ یہی خود عضو کی محفوظی و زیادہ یسٹین اور
 سوجاے اسکے نرم اور چاہیے کہ یہی برابر ہو اور موافق عضو کسور کے ہو اور بعد پٹی باندھنے کے
 جس جگہ کہ مادہ کینچن لکڑی اور سپر رکھیں تو بالکل عضو برابر ہو جائے پس پٹی لکڑی اٹا اور پٹی
 اور باندھانے کہ نرم ہوں نہا کے جاوین اور ہو اور کہے اور سپر کینچن جاوین طرف سے اور دھاگا
 پھینک دیوین تو محفوظ ہو جاوین اور ان پٹیوں کو عربی میں جہاڑ کہتے ہیں چیرہ ان کا مفہوم ہوتا
 بعد باندھنے جہاڑ کے اگر کوئی مانع نہ ہو نہدگیرین اور پس حقیق دیوین اور نہ طیف تبدیل کرین تو
 وہم کے پیدا ہونے سے محفوظ رہیں اور بہترین غذاؤں میں اس وقت اگر چاہو رہے کا ہر اور کھانا

احکام
 جبر
 احکام
 کسر

ایک انتقال گل ارٹنی بیج جناب کے واسطے استقامت اور درستی ڈھنی ٹوٹی کے نفع تمام رکھتا ہے اور نہ سیکانی
 فاسی بھی سریع الاثر ہے اور جہاں کو قبل و دون کے بچا پیسے کھولنا مگر ضرورت سے لینے وقت
 اور دیا نفاش کے کراس حالت میں کھولنا اور تھوڑی دیر ہو اٹھیں رکھنا عضو کو لازم ہے اور ترغیل پانی
 گرم سے فاش کو بہت نفع کرتی ہے اور جب ایک ہفتہ گزر جائے اور درد اور درم اور حرارت کم
 ہو چاہیے کہ بیج بھی باندھنے کے سختی نہ کریں اور چار دن بلکہ پانچ دن کے بعد کھولنا کریں اور مادہ جگر
 لگا دیں اور تھوڑی ترغیل نہ کریں بہرہ بہت متداول کلا اور پائے اور ہر پیسہ کے اور انڈا لکے اور چاند اندر
 زردی اندر کی بھی مفید ہے اور بیج آکر کے کہ وقت انعقاد و شید کا ہر چنی دن بدن سست چاہیے باندھنا
 اور نشان مشق نہ ہونے و شید کا یہ ہر کہ آد پر چنی کے خون نکلے ہو اور جب تک و شید سخت ہو عضو
 کو حرکت تو ہی نہ دیں اور بھی عضو کو ایک وسیع پر رکے نہ دیں بلکہ بعد نکلے ہر ہونے استحکام کے
 تھوڑی تھوڑی حرکت دیں تو حرکت نہ ہو جائے اور میعاد باندھنے جہاں کی موافق حاجت کے
 جس وقت عضو طبعی ثابت ہو اسکی احتیاج نہیں ہے اور جب قدر عضو ٹوٹا ہو یا زیادہ ہو جہاں دیکھا
 باندھنا چاہیے اور صاحب ذیفرہ نے کہا کہ اوپر عضو کو کہ جب تک پانچ دن نہ گذریں جیسے وہ
 باندھنا چاہیے اور ربط حساب پر کفایت کرنا چاہیے مگر اس بلکہ کہ خوف کبی کا یا مدوش اور فتنہ
 ہو کہ اس صورت میں توقف درست نہیں ہے اگرچہ پہلا دن ہو اور جس وقت درم ساتھ کر کے
 ہو چاہیے کہ سرد کو بیج پانی کو کہ کے یا نرفہ کے مل کر کے ملا کریں اور اسی طرح غیر مربوط رکھیں اور
 اگر ربط ضرور ہے نہایت نرم باندھیں اور ایک دن میں دو مرتبہ کھولیں تاکہ درم دور ہو بعد
 اس کے طرف علاج کیسے رجوع کریں اور جس وقت ساتھ کر کے گوشت کو فتنہ ہو اوپر گوشت
 مرصوف لینے کو فتنہ کے شرط کریں اور خون نکالیں تو تعقین سے محفوظ رہے اور جس وقت کسٹر
 زخم سے ہو بلکہ زخم کی گہلی رکھیں اور گرد اس کے گدی اور میرہ او طرح سے کہ مناسب ہو یا نہ ہوں
 اور جس وقت عضو کسور غیر حرج سے خون سے میرہ سرد کر دے اور دم الاخوین اور ہا یک کر کے زخم
 میں بھریں اور اگر بدن خون سے متعلق ہو طرف مخالف سے فصد کریں ورنہ بندش سخت مخالف
 بھی کوئی ہے اور جس وقت عضو شکستہ اچھا ہو جائے لیکن سختی و دان باقی ہو اور مانع حرکات کی ہو مگر
 سختی قریب الہمد اور تھوڑی ہو مگر ایسے کا او میرہ باندھیں یا او میرہ تالقبہ عاجز رکھیں اور باقی

مضمون باندھیں تو سختی دور ہو دے اور اگر بعد العمد ہو اور متعجب ہو گئی ہو تو نرم اور قوی طبع میں مرضی
 نرم کریں اور نطول گرم پانی سے کہیں قسم دوسری بیج خلع کے اور باد کے اجوات کے تدبیر خلع کی
 یہ ہو کہ اگر خوف کرنے ماسد کا وہاں ہو فصد کریں اور طبع کو نرم رکھیں اور ایک شقال گل ارسی
 بلباب میں دیویں اور غذا اگر روغن بادام کے ساتھ دیویں تو تپ اور دم سے محفوظ رہیں پس نظر کریں
 کہ خلع بلباب ہو یا نہ تپ پس اگر مرکب ہو ساتھ نرم کے یا ورم کے یا قرحہ کے پہلے تدارک اسکا کریں پھر
 اس کے علاج خلع کا کریں مگر یہ کہ خلع اوس عضو میں ہو کہ آسانی سے اور بدون درد کے اپنی جگہ پہنچے
 کہ اس صورت میں انتفات اور امور کا نہیں کرتے اور عالج خلع کا کرتے ہیں اور تدبیر بھانے غصہ کی
 یہ ہو کہ اوسکو تدریج تمہور اٹھو اور بلا دیں ماسے اور باطن بعد اسکے توقف کے بھیجیں تو عضو اپنی جگہ
 پہنچے اور بہت ہو تا ہو کہ اسوقت میں آواز نکلتی ہے مفصل سے اور یہ دلیل اس کے استقرار کی ہوتی
 ہے اور اسکے عمل میں اور بعد در کرنے عضو کے اپنے عمل میں باندھیں تو پھر نہ نکلے اور اگر باندھنے سے
 درد شدید ہو تب دیش کمولین اور عضو کو اسی طرح احتیاط سے رکھیں یہاں تک کہ خاطر جمع ہو اور
 یہی کہ اور عضو کے پیٹھ میں کیڑا خشک ہوا پیسے کہ خشک کیڑے سے سخت خونت اور ورم کا ہو اور اس
 تریہ ہو کہ مفاث اور گل ارسی ساتھ پانی سورہ کے اور مانند اسکے یلا دیں اور کہہ اوس میں آلودہ کر
 باندھیں سر در کے اذیتیں چار تہ سے زیادہ نہ لپیٹیں اور آٹھاجو کا ساتھ پانی سرد کے ضاد اچھا کر
 اور تدبیر خلع ہر ایک عضو کی جدا ہر طب اکبر میں تپے خوب بیان کیا ہے تدبیر دہی کی وہ ہو کہ اگر
 عضو مفصل سے کم نکلا ہو تو روغن گل میں اور برگ تود درم کوٹ کر اوسیر جگر میں اور اعتدال سے
 باندھیں اور مفاث اور قطعی اندے کی نردی سے طلا کریں اور اگر نکلتا اکثر ہو اور وہ فوسی ضاد
 کریں اور اگر ساتھ ورم کے ہو مونگ اور گلنار اور اقایہ اور جالیہ اور مفاث سفیدی اندے
 میں طلا کریں تدبیر دہن اور دہی کی مانند تدبیر خفیف دہی کے ہو اور نطول کرنا گرم پانی کا ان
 اسراف میں بلیں الاثر ہر عضو کا اگر بلدی اومین جوشن کجاوے اور گل ارسی ساتھ سفیدی انگو
 کے گولہ طلا کرنا سریع الاثر ہے واسطہ دہی خفیف اور دہن اور دہی کے فائدہ بیج الحام بطح کے مانتا
 چاہیے کہ ورم جب تک خوب پختہ نہ ہو چاہیے چیرا اور جیرنا اوس جگہ چاہیے کہ نرم زیادہ اور بلند
 زیادہ اور نیچا زیادہ ہو اور واجب ہو کہ بطول بدنیں کریں تو یقین نہ کٹ جا دیں مگر بخل اور اسیر

مضمون

نرم

نرم

نرم

نرم

نرم

نرم

نرم

کہ ورم ان دونوں جگہ کا طول بدینین نہیں چاہا ہے بلکہ اُن کی تسکن کے موافق چرنا چاہیے عرفین میں تو بدینوں آفت کے ہو بخلاف پیشانی کے کہ وہ بھی اگرچہ صاحب تسکن ہو لیکن پہنچ چیرنے اُس کے ورم کے رسایت تسکن کی نہیں کر سکتے ہیں اور عول بدن میں چرنا چاہیے ایسے کہ وضع لیفون کی طول میں ہو اور تسکن نے تقاطع اوپر کیا ہو اگر متابعت تسکن کی کریں لیفین کٹ جاتی ہیں اور حصہ پیشانی کا نیچے گر پڑتا ہو اور پر غائب اور انکھ کے جیسا کہ اندر واضح طبعی کو پہنچ معالجہ امیر زادہ کے یہ نظریہ تھی لہذا کہا ہو کہ نہ لگے کام بلکہ چاہیے کہ واقف زیادہ ہو وضع لیاف اور عروق اور عضلات ہر عضو سے اور بعد چیرنے کے اگر مادہ بہت ہو تو تھوڑے سے نکالیں تو منفع نہ لاوے اور بعد ترقیہ ریم کے بالکل پُرانی روئی سے پاک کریں تو کچھ میل تر ہے اور بعد اُس کے واسطے اندام کے سفیدہ اور تو تیار اور گنار اور مازہ اور ورم الاخون اور انزوت سے حریم بناوین اور کام میں لاوین کہ سیرجہ الاثر ہو اور بھی لازم ہو چیرنے والے کو کہ اوپر عابہ خون کے اور حریم تسکن درد کے اور آلات مخصوصہ اس کام کے معیار کے اور بہترین یا بسات میں دربار نب اور تسج عکبوت ہو پہنچ سفیدی اڑے کے گھولکر بھر دیوین اور بہترین سکنت میں حریم سفیدہ افیونی ہو اور واسطے پینے کے فقوس پرست ششاش اور فیر مادرین اور مانند اُن کے فائدہ مند ہیں فائدہ پہنچ احکام کے اور وہ دو طرح ہو ایک وہ کہ ساتھ لگ کے ہو اور وہ ایسا ہو کہ کوئی چیز تیار یا سیال مانند روغن کے گرم کریں لگ میں اور اوپر عضو کے رکھیں بیان تک کہ جل جاوے اور واسطے اس کام کے کوئی بھی بہتر ہو سب چیزوں سے مگر پہنچ چراغ کے کہ شومہ سے پیدا ہو کہ وہاں بہتر زراوند طویل سے خارج کرنا چاہیے اور اسی طرح ام العصبیان میں کہ در میان ابرو کے داغ کرتے تین اور بسد سے داغ کرنا بہتر ہو چنانچہ پہنچ احرائق لڑکون کے گذر چکا دوسرہ کہ بدن داغ کے ہو اور وہ ایسا ہو کہ دوا سے تیر کیفیت کی اوپر رکھیں تو عضو کو چلا دے چنانچہ تیراب سے کہ اقسام اُس کے مشہور ہیں داغ ہوتا ہو اور یہ دوا بھی جلائے والی ہو لیکن اس واسطے داغ یقین کرتی اور تیزی بھی کم رکھتی جو لہذا اوپر ایک کے واسطے تھیر کے کام میں لاتے ہیں چرنا نہ کیا ہو یا پانی کا مابون ہو کہ ارغی تھیر کو برابر لیکر پیسین اور پہنچ پانی را کہ لکڑی بلوہ اور لکڑی انجیر اور بیتاب لکڑی مابانغ کے گھولیں اور جس جگہ چاہیں کہ مین بالکل منفعیت داغ تار کی کی ہو کہ جو بہت فائدہ کر سکتا ہو

میں جمع ہوتی ہر اور مزاج اور جو ہر اس عضو کو تباہ کرتی ہر اور بیماریاں پیدا کرتی ہر اور انواع مختلفہ
 تنقید اسکا ہوتا ہے۔ سبب داغ کے وہ رطوبت فاسدہ نیست ہوتی ہر اور منافذ جسے کہ راہ مدشوہ
 کے ہیں بند کرتی ہر اور سو رطوبت کو عضو سے دور کرتی ہر اور سیلان خون کو منع کرتی ہر اور نفع دینا
 دوائی کا قریب نفع داغ ناری کے ہر جنہو صماہچ بند کرنے سالک کے اور خوب تدبیر ہر واسطے
 اس شخص کے کہ تحمل داغ ناری کا تھا اور بھی واسطے ناسور کے مخصوص ہر اب وہ امراض کہ داغ اُن
 میں اعلیٰ تھوڑا ہر ہم بیان کرتے ہیں ایک اُن سے دور وانگہ کا ہر کہ پڑنا ہوا اور سبب اسکا نزلہ
 اور دوسرا ضیق النفس کہ بہت نزلہ سے ہو قیلا جدام ہو تھا اور دوسرا نزلہ اور نزلہ امراض شروع میں ہو
 یا نیوان بالی نازک چھانا سوز کھارے انگہ کا سا توان خسلج کہ شومہ سے پیدا ہوا ہوا اشھوان خسلج کہ بیج
 جگر کے ہوا اور یم بیج غشائے جگر کے گرے اور شہاد اور شربت درد سے نفع نہ نو نوان امراض ملی کے ہوا
 خف معدہ کہ نزلہ سے ہو گیا رھوان استسقا ربا رھوان غلغ فصل بازو کا کتف سے سبب کثرت رطوبت
 یا بایب زخم اور آسیب کے تیرھوان استرخاے مفصل شیرین کا اور درد چوڑا چوڑا جودھوان عرق انسا
 پندھوان قبلہ المار سولھوان فتح بن ان کا سترھوان درد و انتون کا اعمار وان نرف و دم میں نفع
 طامہری سے کہ ہوا اور کہ وہاں ہو پچنا ممکن ہوا اور وہ عضو قابل داغ کے ہوا اور جو طریق داغ
 اکثر عضو کا مختلف ہر ایک داغ بطور علحدہ مذکور ہوتا ہر اور جو متحدہ طریق ہر ایک بائد کو ہر وہ
 طریق داغ کرنے در وانگہ کا اور ضیق النفس نزلے کا وہ ہر کہ بال در میان ستر سے ترشین اور بال
 داغ دیوین اسطرح کہ پوست سر کا بالکل جل جاوے اور جب پوست گر جاوے احسن وہ کہ بڑی
 وہاں کی تھوڑی چھلین تو بخار مادہ نزلہ کا نکل جاوے پس اگر نزلہ قوی ہر دو داغ بلکہ تین داغ
 دنیا یا سپہ آپس میں نزدیک اور زخم کو ایک مدت تک متدل ہونے دیوین تو رطوبت کا فساد
 نکل جاوے بنی اس کے دیرانہ منبذ لگایا جیسے طریق داغ جدام کا وہ ہر کہ سبقت خوف جدم
 جدام کا یقین ہو یا سپہ کہ پانچ داغ دیوین ایک اوپر بلکہ جیسے بال پیشانی کے دوسرا اوپر قصبہ تاوک
 تیسرا نیچے سر کے قشر سے اوپر اور دو داغ نیچے دونوں کان کے اس محل میں کہ در زشتی ہر
 طریق داغ صاع اور ضیق نفس اور نزلہ امراض کا وہ ہر کہ شربان دونوں صاع ملی کہ برمی ہیں
 جلاوین اور یہاں چاہیے کہ داغ بکیر کرین تو شربان جل جاوے یا لے کہ اگر انکو نہ جلاوین نامہ نہیں

طریق داغ در شربان

طریق داغ جدام
طریق داغ صاع

طریق داغ شوزاند طریق داغ سرد

طریق داغ شوزاند

مذاہفتے واسطے ہتھیا کے پوست ملایا کاج طوطی شیراز مذکور کے جیر کر کے لگ کر کے داغ نہیستہ
 زن تو بد دن شیخ کے ہوا بعض لگ مذکور کو عوض داغ کے تیز کرتے عین یاسل یا بیان تہر اور سل کا دوز
 بمبت قصد شیرین مین ہوگا طریق داغ شوزاند کا وہ ہر کہ پہلے بل داغ لگ کے سوچتہ سے اوکھا کرین اور
 باریک آکر سے مانند سوئی کے اوپر جڑ ہر بال کے داغ دیوین اور اُس جگہ کہ بال لیسین مٹے ہوں شاید کہ
 جڑ و بال کو ایک داغ کفایت کرے اور بعض لوگ ساتھ ادویہ کے تسمیر کرتے عین پکت مین چاہنے لگے کہ
 مین مذکور ہر طریق داغ ضرب کا اپنے ناسور کنارے انگہ کا دوز ہر کہ پہلے گوشت ناسور کو استرے سے
 کاٹیں تو ہر جی ملی ہر ہو بعد اسکے رکھیں کہ ہڈی درست اور پاک ہو رہا تھوڑی خراب ہو گئی ہو
 اگر خراب ہو گئی ہو تھوڑی اُس سے کاٹیں در نہ نہ کاٹیں بالجلد بعد ہر ہونے ہڈی کے تحقیق مین
 ناسور کی کترین اور باریک آکر سے داغ اُس منقذ مین کریں اور وقت داغ کے لازم ہر کہ اگر مردہ
 یا پرانی روئی سرد پانی مین بھس کر انگہ پر رکھیں تو گرمی داغ کی اُسکو نہ پہونچے اور یہ داغ اسطرح
 کریں کہ طرف ناک کے منہ ہو اور اگر یہ کام ایک مرتبہ حاصل نہ ہو دو تین مرتبہ تکرار کریں اور نشان
 کسل جانے منقذ کا داخل ناک مین وہ ہر کہ جو منہ اور ناک مریض کا بند کریں ذم منقذ انگہ سے نکلے
 پس روئی کو فریم رنگاری مین آلودہ کر کے اُس مین رکھیں اور ایک دن روئی پرانی کیل کھیں
 تو مندل ہو وے طریق داغ مزاج کا کہ شومہ سے تولد کر کے دو ہر کہ جس وقت وہ خراج جڑ ہوا ہو
 پاک نہ وادہ نیم پیدا کرے چاہیے کہ اُسکو ساتھ جڑ وادہ مذکور کے داغ کترین اس طریق سے کریں
 نہیون بہت گرم کر کے زراوند کو ادھین والین تو خوب گرم ہو پس زہنور سے کہو کے داغ دیوین
 چھ جیسے کہ ایک وہاں کہ سرد دونوں ہڈی چھب کر دن کا اپنے عین ملا جو اور جو اس جگہ داغ دیوین پہلے
 چاہیے کہ دست اُس مقام کا وہ کہ چھب کر بعد اسکے داغ کریں دوسرا اُس جگہ کہ قریب دابھین کے اور داخل
 آگے کی طرف دو داغ چھوڑ کر نا چاہیے ایک دابھی طرف دوسرا بائیں طرف تیسرا در میان پہلو کے
 مائل آگے کی طرف دو داغ بٹرن کریں جو قحط لاوہر ہم معدہ کے ایک داغ بائیں در میان دونوں
 غبانہ کے ایک داغ چھٹا دونوں بائیں پیچھے پیچھے محل داغ در میان دونوں شانے سے ہر طرف
 ایک داغ اور یہ دو داغ پیچھے کے چھوٹے کرنا چاہیے بعد اسکے حریم سفیدہ اور حریم جوئے سے علی
 کریں اور بائیں کہ اس مرض مین داغ لوہے کا اور مانند اسکے نہ کرنا چاہیے اور بھی مستحضر یہ کیا چاہیے

کو نہ بڑے بڑے ہوئے ہر طریق داغ جگہ کا وہ ہو کہ اوپر آنے پر بکر کے نزدیک گنج ران کے تصور اور ایک داغ کرین
ایسا کہ پوست بالکل جل جاوے اور شا کو پہونچے اور پریم نکل آوے اور اسکو کئی دن مندل ہونے دیوں
تو خوب پاک ہو جاوے اور اس درمیان میں شربت مناسب اور غسل دیتے رہیں اور بعد ترقی نہ نام
مندل کرین انقباض ہوا وقت نہ آجے بکین ظاہر ہو اگر سرخ گوشت کے ہر علاج و رسم کا کرین اور داغ
یران و فیل نہیں رکھتا ہر اور نشان و رسم کرنے گوشت جگہ کا تب لازم ہر اور قتل اور درد جانب
راست کے ظاہر ہونا اور دوا و ترقی سے نفع ہونا لیکن جہاں درد و شدت سے ہو اور کئی ترقیہ اور
دوا فائدہ نکرے جائیں کہ مادیہ نیچے غشا کے ہر اور یہاں داغ بہت فائدہ کو نہا ہر اس وقت کہ مادیہ تھیل
بہدہ ہوا ہو طریق داغ پڑ کا وہ ہو کہ پوست شکم کا کہ اوپر تلی کے ہر صناعہ سے اور مٹھا کر داغ کرین آہ
وراز لو ہے سے کہ سر اسکا دوشاخ رکھتا ہو تو ایک دفعہ میں دو داغ حاصل ہوں اور نزدیک آئیں کے
دو دفعہ اور داغ کرین تو تین دفعہ میں چھ داغ ہو جاویں طریق داغ مدے کا وہ ہو کہ اوپر نیم کے
تین جگہ داغ دیوں شکل شکم جیسا ایک داغ تھوڑا نیچا غصہ خوری سے ہو اور دو داغ اسکے دو جگہ
تھوڑے نیچے تو اوپر شکل شکم کے ہوں اور داغ بقدر موائی جلد کے ہو اور مندل ہونا اور مٹھا
کر تا تو رطوبت ہمیشہ اس سے نکلے اور حاجت داغ مدے کی اس صورت میں ہو کہ نہ بڑا داغ ہمیشہ
مدے پر گرے اسکو تباہ کرے یہاں تک کہ کوئی دوا اور تدریہ فائدہ نکرے طریق داغ استفا کا وہ ہو
کہ پانچ جگہ داغ کرین ایک اوپر خم مدے کے دوسرا اوپر جگر کے تیسرا اوپر تلی کے چوتھا اوپر تھوڑے مدے کے
پانچواں اوپر ناف کے اور غصہ خالی اور ترقی میں ہر اور بعد نا امید ہونے کے اور تدریہ روں سے
کرنا چاہیے طریق داغ سرکف کا یوں ہو کہ بصوت حمہ ہوی بازو کا سرکف سے کہ جاوے جاسیے
کہ پہلے حمہ کو اسکی جگہ لجا دیں بعد اسکے داغ کرین اس طریق سے کہ مریض کو اوپر پہلو سے صبح کے کتہ میں
اور جلد اس جگہ کی صناعہ سے یا انگلیوں کے سر سے اور مٹھا دیں تو قوت داغ کے اعصاب اور رباطوں
کو کہ وہاں میں پہونچے پس گرد اسکے داغ دیوں متعدد و اقل اسے چار میں اوپر شکل مربع کے اور
داغ ایسا کرنا چاہیے کہ موائی جلد کی بالکل جل جاوے طریق داغ بفصل نہرین کا کہ واسطے در و در
اور عرق النسا پرانے کے کرین وہ ہو کہ گرد اسکے داغ دیوں متعدد و اقل بعض ایسا ایک آہ نہاتے میں ہر
شکل پیالہ کے اور دوا سرہ او سے قیام کر تین چنانچہ ایک دفعہ میں تین داغ گول حاصل ہوتے ہیں اور

طریق داغ پھر زخم

طریق داغ مدہ

طریق داغ استفا

طریق داغ سرکف

طریق داغ عرق النسا

یہ قلعہ کے دیواروں کے درمیان واسطہ پکڑنے کے اور قلعہ قلعہ کا مقدار آدھ ہانت کے چارے
 اور موٹائی اس کے لب کی مقدار موٹائی دانہ خرمائے اور فاصلہ درمیان دانہ کے بقدر موٹائی ایک انگلی کے
 قلعہ کے دیوار کے ایک دھت تک مندرج ہونے مذکورین تو خوب چمک جاوے بعد اس کے حرمیوں
 اچھا کرین طریق داغ دندان کا اگر دانت سو تو قلعہ بار و مادہ سے یا بلغم سے در در کے اور کوئی دوا
 فائدہ نہ کرے سونے یا لوہے کی سلاخی بنادین اور ایک فی اوپر دانت کے رکھ کر خوب مضبوط کرین
 اور اس سلاخی میں سوراخ کر کے اندر بنوہ کے کرین اور دانت تک پہنچا دیں اور ایک زمانہ تک
 رکھیں اور پھر تکرار کرین تو خوب داغ ہو اور اگر گرد اس دانت کے خیر لگا دیں اور روغن زیتون
 جوش کیا ہوا چھوٹے چمچ سے پکڑ کر اس دانت پر کہ خیر سے اسکو اٹھا دیا کہ پھر لیس فیج پوزر چھوڑ اس
 داغ سے در و در آسماں ہوتا ہے طریق داغ ناسور شہ کا وہ ہر کہ اوپر ایک طرف سلاخی کے ذریعہ
 پیلین اور اسکو بیج روغن زیتون یا گل سرخ یا تل کے کہ خوب جوش کرتا ہو ذال کر گوشت فاسد
 پر رکھیں اور کر کرین تو گوشت سڑا ہوا بالکل جل جاوے اور وہ رطوبت کہ مانع التمام ہر خشک
 ہو جاوے انتہا ہر مقام کہ گہرا ہو مانند داخل ناک اور منہ اور منہ کے اور داغ و بان مطلوب
 ہو ساتھ مخالفت اس کے گرد کے طریق داغ کا یوں ہو کہ بوساطت بنوہ کے داغ دلیو چنانچہ
 بیج داغ دانت کے گندہ ہو اور اگر جانین کہ بنوہ مانع حرارت سلاخی کا منہ گاہ یہ سب ہلکا کر
 چاہیے کہ اگر کہ اور گیر و سر کہ میں گھلا کر اس بنوہ پر خارج کے کنارے سے بعد میں
 بعد اس کے ترکیب اس پیلین اور خوب سر کہ میں گلاب سرد سے یا بعض مصارف سے
 بعد اس کے کام میں ملاوین تو بدون ضرر کے ہو اور جو قلعہ داغ واسطے گرائے گوشت
 فاسد کے کرین اختر از اور پیمانہ گوشت میحج کا واجب جانین اور زنت گوشت میحج کا یہ ہو
 کہ داغ سے تکلیف ہو پونچے اور کبھی حاجت اسکی ہو تو ہر کہ ساتھ گوشت کے ہڈی کہ
 کہ نیچے اس کے جو بھی داغ دلیوین تو وہ فساد کہ اس میں پہنچا ہو ورنہ ہو لیکن اگر یہ ہڈی
 قلعہ کی ہو داغ گہرا نہ پائے تو داغ کو تکلیف دے اور حجابون کو تنج کرے اور
 اس کے بغیر میں داغ خوب اور مبالغہ سے کرنا پائے خصوصاً اگر واسطے زلف الدم کے کرین تو خشک
 ریشہ مریق مندرجہ ظاہر ہو اور جلد نہ گریے اسلئے کہ جلد گہرا خشک ریشہ کا بڑی آنت کو گھنچتا ہو اور

ایک دن دندان

ایک دن دندان

جو بیچ استعمال کے دواسے رعایت کرنا دس چیز کا ضرور ہر موافق گستا ہو و جب فی العلاجات مراعات
نوع المرض و بلیہ و قوتہ المرض و وضعہ و المزاج الحادث و المزاج الطبیعی و طبع العادۃ و الولد و الوقت و الما منہ
و حال الہوار اور واجب سے بیچ علاج کے دواسے مراعات ان دس امر کی کہ مذکور ہوئے ہر ایک
مشرعاً ہم کہتے ہیں جان تو کہ مراعات نوع مرض کی وہ ہو کہ تحقیق کریں کہ وہ گرم ہو یا سرد یا رطب
یا یابس بعد اسکے سیدھا ہو یا مرکب ہو یا مادی تو مطابق اسکے علاج کریں یا استعمال مضاد کے اور
مراعات سبب مرض کی وہ ہو کہ تشخیص کریں کہ وہ بدنی ہو یا نفسانی اور مادی ہو یا سابق یا واصل
تو موافق اسکے فکر انا کہ کریں اور مراعات قوت اور ضعف مریض کی وہ ہو کہ اگر مرض قوی ہو
استفراغ میں جلدی کریں بشرط حاجت کے اور اگر ضعیف ہو یا وجود احتیاج کے تنقیہ نمکنا چاہیے
اور اسی طرح بیچ استعمال اور یہ قویہ کے اور ضعیفہ کے لحاظ قوت اور ضعف مریض کا لازم ہو اور مراد
ضعف سے ضعف تحقیقی ہو کہ اطالک مرض سے اور کثرت ناقون سے پہا ہو بخلاف ضعف فاذی
کہ کثرت بیماری اور فائزہ غلط سے ہو کہ یہاں تنقیہ موجب تقویت کا ہوتا ہو بسبب انا کہ سبب
ضعف کے اور مراعات علاج حادث کی اور رعایت خراج طبعی کی وہ ہو کہ فراج حادث کو اوپر
خراج طبعی کے قیاس کریں کہ کس قدر دور ہو گیا ہو اور یہ بات لحاظ کر کے تصرف بیچ حکیت اور
کیفیت اور یہ مسئلہ کے کریں اسلئے کہ اگر فراج اصلی گرم ہو اور مرض بھی گرم عارض ہو دلیل
ضعف سبب کی ہو اور یہاں خاصیت دواسے شدید البرد اور کثیر الکھیت کی ہوتی ہو مگر یہ کہ مرض
حادث نہایت درجہ افراط میں ہو اور اگر فراج اصلی گرم ہو اور مرض سرد عارض ہو لا محالہ
دلیل قوت سبب کی ہو اور طرف تسخین قوی کے اور کثیر مقدار کے قساج ہوتے ہیں لیکن مرض
حادث خوف نہیں ہوتا اور بسبب افراط تسخین کے اور ضرر بتفرع فراج اصلی تو ہم ہوتا ہو اسلئے
کہ اس حالت میں بھی درجہ وسط مرضی کرنا چاہیے اور مراعات سن کی وہ ہو کہ اگر مریض طفل یا مسن
مسلمات قویہ مذکور اور اگر مثلاً مرض جاری ہو لیکن جو شدید البرد ہو خصوصاً کافور نہ کھلا دیں
اسلئے کہ ضعیف مزاجوں کو طاقت اسکے تحمل کی نہیں ہو اور اگر چہ بنظر اسکے کہ مرض گرم شیخ کو غیر
قوت سبب کے نہیں ہوتا اور دواسے مقابل موافق قوت سبب کے چاہیے افراط بیچ تدبیر کے
مطلوب ہو لیکن اس سبب سے کہ ضعف ان کے قوتوں کا مانع اسکا ہو اور ضرر دوسرا نال کار میں

تخل ہر منع افراط تہیر سے کیا ہو مگر یہ کہ کوئی ضرورت عالی چاہئے والی ہو اور توقف اُس میں نہیں واجب
 آنست قوی کا ہو کہ اسوقت میں گمان خوف اہل کے صفا مندی اور ہر قدر عاجل کے نہیں کر سکتے اور غرض
 عادت حریف کی وہ ہو کہ پڑھیں کہ پیش کو عادت مسهل اور قوی کی جو یا نہیں اور تاثر مسهل اور ملین اور
 متعی کی اسکی طبیعت میں کس طرح ہو تو موافق حاجت کے تدبیر کیجاوے اسلیے کہ عمدہ امر رعایت
 کرنا عادت کا ہو اور یہ بدون تجربہ کے حاصل نہیں ہوتا جو لہذا لوگوں نے کہا ہو کہ تیار کا یہاں
 ممکن ہو اور نہیں چیزوں سے معالجہ کریں کہ سابق میں انکو تساول کرتا رہا ہو اور جب مسهل دیوں
 پہلے طبیعت خفیفہ سے طبع کا امتحان کریں بعد اسکے مسهل دیوں اور جو استیع کرتا بعض امور کا
 واجب ہو تو حورے لحکام عادت طبع کے کہ اس فقرے دیکھا ہو کھلے جاتے ہیں ایک شخص شہا کو پانچ
 دانے غلاب اور نو دانے پستان اور ایک درم گل مسج سے بیس دست ہوتے تھے اور شخص
 دوسرے کو ایک تولہ اسپنول سے بیس دست آتے تھے اور قسام مواد کے دفع ہوتے تھے اور دوسرے
 شخص کو سنا کہ تربہ کو اگر چہ اسکے مقدار شربت سے کھاتا تھا اثر نہیں کرتی تھی اور اکتاس
 مقدار پانچ درم کے کافی ہوتا تھا اور ایک حورہ رخل تھا اور اکثر تربہ پیتا تھا لیکن جسوقت شہ
 تخم خرفہ کھاتا تھا اسکے تمام اعضا میں جگہ ہو جاتی تھی اور زبان اور منہ میں ایسا معلوم کرتا تھا کہ اگر
 چوبھیاں چٹتی ہیں بعد اسکے سینہ تنگ ہوتا اور دم تنگی کرتا تھا اور جب تنگ کرتا تو اتنی اس
 حالت سے رہائی نہیں پاتا تھا میں نے اسکو اس گمان سے کہ ایک مرتبہ یہ حالت آتا ہو گئی ہو
 بعد اسکے اسی خیال سے اُن کو یہ حالت ہو جاتی جو خیرہ تخم خرفہ کا بدون اسکے کہ وہ واقف ہو گیا
 فوراً وہی حالت ہو گئی اسوقت میں نے جانا کہ خیال سے نہیں ہو بلکہ عادت خلوقی سے ہو کہ اسکا
 خدا سے سمانہ کے ہر ایک میں وحدیت کی گئی ہو اور عقل اسکے اور اک میں تشبہ بقصد کا کرتی ہو
 اسی سبب سے کہ ہر اک الہادۃ طبیعت ثانیہ اور تقراطے کہا کہ العادۃ طبیعت ثانیہ اور مال و لون و قلم
 کا واحد ہر اسلیے کہ کوئی فرد افراد نفی سے اُس سے خارج نہیں ہو کہ قلع اسکے مائل طرف ایک کے
 کیفیت اربعہ سے ہوتا ہو اور اسی نفر سے کتے ہیں کہ نلائے کی بیس گرم ہر بار سرد یا رطب یا یابس اور وہ
 طبیعت اسکے حق میں طبعی ہو اور مراعات اسکی ضرور ہو اور عادت بہ طور غریب طبیعت کے ہوتی ہو کہ
 بیچ وجوب رعایت کے پس اگر قیاد طبع ایک شخص کا کہ ہر شخص کو ہوتی ہو کہ کسی مادے عادت طبع ثانی

ہوتی ہو اور اگر لمبا طبع اربعہ کا کہ بنظر افراد کے ہو کہی جاوے عادت طبع خاص ہوتی ہو عرفہ فہم اور
مراعات بلد کی وہ ہو کہ دریافت کریں کہ شہر گرم ہو یا سرد اور از روئے تعلیم کے طبیعت کیسی کیا ہو اور
از روئے وضع کے اور بنظر جمادات کے کیونکہ جو اور غایت اسکی کیسی پڑی ہو پس موافق اس کے
تفاننا کے رعایت پنج علاج کے کریں مثلاً اگر بلاد اقلیم معتدل سے ہوں اور کوئی عارض اس کے اقل
منع نہ کرے یا دوسری اقلیم یا تیسری سے ہو لیکن اس کے جنوب میں پہاڑ ہو اور اس کے شمال میں دریا
تسیرین پس ایسے شہر میں کہ بالذات معتدل ہو یا بالعرض کہ از روئے تعلیم کے طبع اسکی گرم ہو اور از روئے
جمادات کے سرد پس انہرادی پنج تغین اور تہرید کے نہ کرنا چاہیے اور درج اعتدال کا مرضی کرنا چاہیے
کہ جو فراج اس کا معتدل ہو ادنیٰ بغیر پنج تغیر کرنے فراج اس کے رہنے والوں کے اثر کرتا ہو اور
گذر گیا ہو کہ سبب ضعف کا مدارک ضعیف سے کر سکتے ہیں اور اسی طرح اگر پنج شہر گرم کے حرف کوئی
کہ اس جگہ حاجت تہرید کی کمتر ہوتی ہو شہر معتدل سے پیدا کہ پہنے دکر کیا اور بھی پنج شہر بہت گرم
مقیہ فصد سے کمتر کرنا چاہیے اور مسلسل قوی اور متقی قوی سے پرہیز کرنا چاہیے اور واسطے
کاملنے خون کے حجام پر تھکر کرنا چاہیے اور اسی طرح پنج شہر شدید البرد کے پرہیز مسلسل اور متقی
قوی سے ضرور ہو اور میان جہان تک ممکن ہو بوقت پنج نکلانے خون کے نکریں اور اگر ضرورت
فصد کو حجامت سے بہتر جانیں تو یہی جانیں کہ خواص بعضے بلاد سے ہو کہ بعض دوا لہین دوا لہن عمل کرتی ہیں
اور پنج اس کے کہ عمل نہیں کریں بلکہ باطل لاشہ ہوتی ہیں چنانچہ ثابت ہوا کہ پنج ایک شہر کے ایک
زہر شہر مشہور منوم قتلہ سے جس وقت اس کو نقل کر کے اور شہر میں لیجاتے ہیں اس میں سمیت ہرگز نہیں
رہتی ہو اگر چہ باہتیا اور بجا قتلہ تصرف کرنے پانی اور ہو اسے لیجا دیں اور غالیقون جیسا کہ
روم میں کرتا ہو اور جگہ نہیں کرتا پس غلیب کو اس امر سے بھی واقف ہونا چاہیے اور جس شہر میں
کہ دار ہو معتدل سے اس دیار سے حقیقت اثر اشیا کی پوچھے تو لغزش سے محفوظ رہے اور مراعات
دقت حاضر کی وہ ہو کہ معلوم کریں کہ فصول اربعہ سے کون فصل موجود ہو پس جو سبب اس فصل
ہو اور پنج تدبیر فصول کے بیان اس کا ہو چکا ہو کام میں لاوے اور دوسرے یعنی پنج مراعات وقت
یہ ہو کہ مؤلف خود کہتا ہو اور مراعات حال ہو اکی وہ ہو کہ اگر نہ ہو مثلاً کوئی سبب اسباب مادی
یا ماضی سے گرم ہو اور پنج فصل ہارے کے پیش جو احکام کہ مخصوص جائزے سے ہیں ساقط ہوں

اور رعایت حال ہو اگلی علاج کے لازم ہوتا ہے اور یہ سب وقت حاضر میں داخل ہیں جو امور عشرہ کو مؤلف نے عملاً ذکر کیا تھا اب جاہکرا اُس حال کو مشاہدہ کرے لہذا کہا واما کیفیت الدوا ریتخرج الامن کیفیت المرض فان المرض الكثير الحرارة يداوي بتكثير البرودة لكن کیفیت دوا کی پس نکالی جاتی ہے یعنی تجویز کی جاتی ہے یا کیفیت مرض سے از روئے تقابل کے پس تحقیق بیماریست گرم دوا کی جاتی ہے بہت سرد ہوا سے واما من جهة خراج البدن کا محور قیسیب الحرارة قیسیب البرودة یعنی ان کیوں ایسا یا نکالی جاتی ہے از روئے خراج بدن کے جیسے محروم کو کہ اسکو مرض گرم لازم ہو پس تبرید خراج اُس شخص کی چاہیے کہ متورپی چیز سے حاصل ہوتی ہے بسبب ضعیف ہو چکا ہو اور بالفساد اور تقریر اسکی یہ ہو کہ اگر قضیہ اسکے طقس ہو فدا اُس چیز کی کہ کسی گئی ہے عمل میں لاوین اور اس جگہ دوا احوال ظاہر ہوتے ہیں ایک وہ کہ اگر میر و دو کو بردت منقولی ہو تسخین طویل بھی اسکو کافی ہو دوسری وہ کہ اگر عسر و مرض بار و عین یا سرد و مرض گرم میں مطلقاً تسخین قوی اور تبرید قوی کی حاجت ہوتی ہے لہذا ذکر واما ما یلزم الوقت والحوار والبلدان الوقت الحار والحوار الحار لیس فی ان کیوں التبرید فیہ اکثر وبالفساد نکالی جاتی ہے کیفیت دوا کی اُس چیز سے کہ مناسب وقت اور ہوا اور بلد کے ہو پس تحقیق کہ وقت گرم اور گرم ہوا اتفاقاً اسکا کر کے ہیں کہ تبرید این اکثر کھادے اور فساد سے یعنی وقت بار و عین تسخین بہت کیجاوے ایسے کہ پیچ وقت استعمال دوا کے کہ مخالف طبع اُس وقت کے ہو لاجل احوال زیادہ ہوا و سردی سے بعید ہو واما وقت استعمال ریتخرج الامن وقت المرض بحسب لمبدأ والمقتضی لیکن وقت استعمال دوا کا پس نکالا جاتا ہے یا وقت مرض سے باعتبار ابتدا اور انتہا کے مثلاً گرم ورم گرم ابتدا میں ہوا و دوا نقطہ اوپر رکھیں اور اگر پیچ مٹتی ہے ہر محل فقط اور اگر پیچ مزید کے ہوا دوا محل کو ملا کر کام میں لاوین اور بدستور پیچ مرض گرم کے ابتدا میں تعلیف تدریجی طریق مقلد کے کرنا چاہیے اور انتہا میں زیادتی تعلیف میں کیا چاہیے اور اسی طرح اگر مرض کثیر اللامہ اور صاحبہم بیان ہوا ابتدا میں بھی استفادہ کرنا چاہیے بدین انتہا نہ نفع کے پور نہ پہلے نفع میں شغل ہونا یا یہ بعد اسکے استفادہ میں واما من قوة المرض فانه ان كان قویاً لم یؤخر الاستفادہ وان كان ضعیفاً اخر لراجع القوة بالاعتدال یا کمالاً دوا سے قوت دیکھ کر سے پس اگر ملین قوی ہو

تایخیر کرنا چاہیے استعمال کونامیلے کو تاخیر اس میں حاجت کی اور دوا کرنے قوت کی موجب غلبہ
طبیعت کا اور طبیعت کے اور باعث ضعف قوت کا ہر دو تدارک اس صورت میں دشوار ہر دو اگر
مراض ضعیفہ ہر تاخیر کیا جاوے متعہ تو رجوع کرے قوت اعذیہ مناسبہ سے لیکن اگر باوجود ضعف
حاجت استعمال کی قوی زیادہ جانین اور رجوع کرنا قوت کا اعذیہ سے دشوار معلوم کریں اختیار ماکام
متعہ ضعیف کریں لیکن تفریق سے اور تقویت قوت کی اعذیہ اور شریہ تقوی سے کہ مناسب
اُس مرض کے ہو کرنا چاہیے اور یہ امور سو قوف اوپر اسے طیب وانا کے ہیں تو جو کچھ اصل
بالعمل میں لاوے واما لایلا کم للوقت کی استعمال عند النصف النهار فی الصیف بالاکمال
یا کمالاتا ہر اُس چیز سے کہ مناسب وقت کے ہو مصل سے جیسا استعمال کیا جاتا ہر جائز دن
میں وقت چاشت اور آدھے دن کے اور گرمیوں میں وقت سحر کے قبل بیچ کے اور وجہ اسکی
ظاہر ہر دامن جہۃ استعمال فیہ خدش نفس عند العلیل کالسیح فی الاسعار علیا یادعی بالمشرب و
فی الاسعار السفلی یادعی بالحق لیکن جہۃ استعمال دوا کے پس کھاتی ہر نفس عند العلیل سے
مانند سیج کے کہ بیچ اعلا ہلکے ہو علاج کھاتی ہر دوا ویر شربہ سے اور سیج کبج اعلا ہلکے ہو
علاج کھاتی ہر خفے سے اسے ہلکے کہ ہر پونہ دوا کا عضو ماؤف میں پہلے سح میں پیئے سے اور
بیچ سح دوسری کے خفے سے آسان ہوتا ہر دوا اختیار لاؤف منہ لیس خج من توة المرین منہ
لیکن اختیار کرنا اُس چیز کا کہ موافق زیادہ ہر دوا سے پس نکالی جاتی ہر دہ چیز قوت مرضی
ضعف سے ایسے کہ بیچ ہر حال کے حالات سے وہ دوا کہ مناسب اُس کے ہو موافق زیادہ ہوتی ہر
اسکو دوا دواۃ العنوق خافۃ فتمہ بلترتی ربتہ لیکن دوا کرنا عضو کا ماقہ پس تمام ہوتا ہر چار
طریق سے چنانچہ ہر ایک اُسے یوں ف ذکر کرتا ہر احد بالماؤف من مزاجہ ایک اُن بیمار طریق سے
یہ ہر ماؤف ہو خراج عضو سے فان الاعضاء ملقۃ فی المزاج غیر کلوا احدہما لی مزاجہ الطبیعی پس
تحقیق کہ اعضا مختلف ہیں بیچ مزاج کے اور جو قوت تغیر نہیں پڑے چاہیے کہ رو کیا جاوے
ہر ایک اُن اعضا سے طرف طبیعی اپنے کے اور بیچ کث اعضا کے اخیر اُس کے مذکور ہوئے
انسانی الماؤف من ملقۃ دوسرا اُس سے ماؤف ہر خلقت عضو سے فادکان تخیفۃ لاریۃ لثقل
الادویۃ القویۃ پس اگر عضو تخیف ہو یعنی ناکب جرم اور تخفیل مانند ریکے پس استعمال کجاؤن

اودویہ قویہ والکان مثلہ زاکا لکھنہ اور اگر ہو عضو سخت جرم مانند گردہ کے سینچل فیہ القویہ استعمال
کیجاتی ہیں اوسمین اودویہ قویہ والکان وسطا کا لکھنہ سینچل فیہ اوسطا اور اگر ہو عضو متوسطا لجرم
مانند جگر کے استعمال کیجاتی ہیں اوسمین وہ دوائیں کہ متوسط ہیں پیچ شفت اور قوت کائنات انسانی
من قوتہ فان العضو متی کان ریساً طریقی تیسرے طریق اربعہ سے ماخوذ ہر قوت عضو سے پس تحقیق
کہ عضو جو قوت ہو ریس ہو مانند دل اور جگر اور دماغ کا و غیر فقہ البدن یا عام ہو نفع اس عضو کا
تمام بدن کو مانند معدے کے کہ اگرچہ ریس نہیں ہے لیکن تمام بدن اس کے نفع میں ادا کان لطیفاً وادہ عضو
لطیف اور شریف اور ذکی الحس مانند آنکھ اور کان کے اور مانند آنکھ کے الاستعمل یا بخل قوتہ استعمال
نچلیسے ایسے اعضا میں وہ چیز کہ بخل قوتوں کی ہو اور استعمال عام ہو کہ دماغ سے ہو یا نایاب سے لہذا
شیخ ریس سے کہہ کہ جو قوت خفیہ کوئی عضو کا اوصاف ریس سے اگر اودویہ قویہ سے مطلوب ہو تو ایک نمہ
کھڑا چاہیے اور اگر تنصید کریں حملات سے واجب ہو کہ اودویہ قابضہ طیبہ لراحمہ انھیں ملا دیوں تو اس عضو کا
قوت کو محفوظ رکھے اور بھی افراط تبرید کی اور تنصید مرضیات ایک کی ان عضوا میں بنی فہ بائیں اور دائیں
اعضا کا اس مراعات سے دل و بعداً کے دماغ اور کبد اور اسی طرح بچ معلق معدے
اور ریس کے کہ عضو مشترک ہیں تمام بدن کو افراط تبرید کی راغبین ہر عضو کا اگر اوہین
ضعف ظاہر ہو اسی سبب سے پیچ حیات عادیہ کے جو قوت پیچ معدے کے ضعف ہو یا بنی
خندید البر و بنین دیتے اور اسی طرح میردات دوسرے اور بدلتور جو قوت ضعف ریس کا
ساتھ تپ کے ہو افراط برد و شاک نچلیسے کرنا اور جیسا استعمال کرنا حملات صرف کا اور جیسا
صرف کا اعضا سے ریس میں منوع ہو اور پیچ معدے اور ریس کے بھی منوع ہو اور مراعات اعتدال
نکی الحس کی وہ چیز کہ دوائیں رسی الکیفیت لذامہ ہونیہ انھیں استعمال کر کے میں مانند طبومات کے
المرایع الماخوذین و نفع طریقی جو تھا طرق اربعہ سے ماخوذ ہر وضع عضو سے لہذا نفع عضو کی
اعتدال کرتی ہر موضع اور شاکت کو مؤلف الی و لون کی ہکت ہر نفع نفع امانی تقدیر قوتہ لہذا
بحسب قرب العضو و بعدہ پس تحقیق کہ لحاظ وضع کے پیچ معالجہ کے نفع پاتا ہر لحاظ کرنے والے
تقدیر دوا کے باقیہ نزدیک ہونے عضو کے اور بعد ہونے عضو کے پہونچنے دواسے بیانیہ
پہونچتا ہر فان المری میسر فیہ مرادہ بالدار البسرۃ و بالدار البسرۃ تحقیق کہ مرئی شاکت جو مرئی دوا

اور فکلی از تریجہ مینا اسکے خراج کا واسطہ شریعت سے آسانی ہوتا ہے کہ سبب جلد ہو چنچہ و لو کہ طرف
 اسکے دلائل کاک الریتہ اور یزین ہر ایسا رہ اور وجہ اسکے ظاہر ہو کہ ہو چنچہ و اکا اکسین یا فکری سے ہو گا
 مسائل معلوم سے یا از روے تریجہ کے مرضی سے طرف رہہ کے اور دونوں صورت میں نقصان
 یا بطلان دو اکا ہو گا و اما فی مشارکہ عضو یا مقبل بہ من الاعضایا متفق ہوتا ہے کہ نما کر نے والا اعضا
 دفع کا بیج مشارکت عضو کے ساتھ اس چیز کے کہ اتصال ہکتا ہے عضو کو کہ سبب اس چیز کے اعضا
 اور بیج اسکی تفصیل کے از روے تفریح کے کہتا ہے کہ فی تفریح المادۃ الی حصلت فیہ من ذلک العضو
 پس ایضا تفریح کیا جاتا ہے مادہ کہ اصل ہو اس میں راہ اس عضو سے کہ شریک اسکا ہو یا او اصل
 المادۃ فی الجانب المقعر من اکبہ لیس فیہ بالسهل نحو الامار جیسے جو وقت حاصل ہو مادہ بیج جانب
 مقعر کے کید سے پس نکالا جاوے اسکو مسلسل سے جانب اسکا اسلئے کہ مقعر مکر اسے شریک
 سکتا ہے اور جذب کرنا اسکے مادے کا اس راہ سے آسان زیادہ ہو ان حصلت فی الجانب المقرب
 فیستقیح بالادار بیج و کلپتین اور اگر حاصل ہو مادہ بیج طرف جذب جگہ کے پس نکالا جاتا ہے اور
 درار سے طرف گردنے کے اسلئے کہ جذبہ جگہ مشارکت نکھتا ہے اگر دونوں سے اب بیان کرتا ہے
 مؤلف طریق جذب مواد کا اور اشارہ کرتا ہے اس امر پر کہ بیجا شامو ضعیف عضو کا داخل رکھتا ہے اور
 نوع کیفیت جذب اور استفادہ کے جیسا کہ کہا و اعلم المادۃ اذ کانت فی الانقباض تجذب من
 موضع الی موضع و انکان جمیداً و در جان تو کہ مادہ اگر ہو بیج ریزش کے جذب کیا جاوے
 اسکو ایک مکان سے دوسرے مکان میں اگرچہ مکان جذب الیہ دور ہو یعنی اس حالت
 میں کہ ایسی حالت مادہ گردنے سے موقوف نہیں ہوا ہے جذب مادے کا عام ہر طرف مکان طرف
 ہو یا ایسے کے لیکن جذب نہ کہ مراد معات میں شرط کے چاہیے کہ نا ایک اسنے مراعات
 مخالفت جہت کی ہے لیکن مخالفت ایک قطب میں ہو چلیے مادہ ہاتھ واسنہ کا مثلاً طرف
 ہاتھ بائیں کے جذب کریں یا مادہ سر کا طرف ہاتھ اور پائون کے لیکن جذب دونوں
 میں در سمت نہیں ہر کسی وقت میں اور یا ایسا ہو کہ مادہ واسنہ ہاتھ کا مثلاً طرف
 بائیں پائون کے جذب کریں شرط دوسری اسنے مراعات مشارکت کی ہے
 اسی سبب سے وضع محاسم اور پستائون کے حیض کو بند کرتا ہے اور قیوح لاشہ کہ نہ نما

اور جذب

سبب
 بیج
 جذب
 ہوتی
 ہے
 اس
 سبب
 سے

ایم بن الشیخین والرحم شمر تفسیر می آنسے مراعات سعادت کی ہر اور یہ ایسا ہوتا ہے کہ واسطے
 نکل کبد کے واپس باسلیق کی قصد کرتے ہیں اور واسطے امراض محال کے باسلیق بائین اور جسوت
 بادو نور عایت حوادث کے دور کرنا مادے کا بھی مطلوب ہو اسیم واپس واسطے کبد کے واسطے
 بائین واسطے محال کے کھولنا چاہیے اور بھی جسوت جذب بدو استغفار کے کریں لازم ہے کہ
 مجذوب منہ اور جذوب الیہ کے بعد مشد بہ ہو اسلئے کہ بیچ اس صورت کے اور تقدیر رقابت کے
 خوف رجوع مادے جذوبہ کا ہر طرف جذوب غنہ کے فاما اذا ضللت فی العصفوان کان العمد
 خیر یا جذوب من موضع الی موضع قریب کیا جذوب مادۃ الرحم بالجمہ طے السائقین اور لیکن جسوت
 حاصل ہو مادہ بیچ عضو کے نیسے کرنے سے موقوف رہا ہو تمام اور کمال اُس موضع میں جمع کیا پس
 اگر زمانہ انقطاع کرنے مادہ کا قریب ہی پس جذب کیا جاوے مادہ اُس موضع سے طرف موضع نزدیک
 اسلئے کہ اس صورت میں بسبب قوت جائے تیزی مادہ کے خوف رجوع مادہ کا طرف جذوب
 نہیں رہا اور جذوب مادے کا طرف قریب کے لامحالہ آسان زیادہ ہوتا ہے جیسے جذب کیا جاتا
 مادہ رحم کا تجربہ سے کہ اوپر ساتون کے رکھتے ہیں والکان العمد یعنی فیصل من نفس العصفوان اور انوار
 حاصل ہونے مادہ کا بعید ہو اور پس سائل کیا جاتا ہے یعنی نکالا جاتا ہے مادہ خود عضو سے اسلئے
 کہ عمدہ قیہ عضو مقصود کا ہر اور اسل ترین اور اکمل ترین طریقوں میں بیچ نکالنے کے یہی ہے
 کہ ذات عضو سے ہو اور مدت قرب عمد کی عین دن ایک ہی نہایت پانچ دن اور بعد اسکے
 بعید عمدہ ہی فائدہ بیچ طریق اما مادہ کے ایک عضو سے طرف دوسرے عضو کے اور وہ
 اما کہ کئی قسم ہے ایک وہ کہ وہ عضو کہ برابر اسکے ہر عضو باذہین اسفندہ کا اسکو الم پونچہ تو
 ہر سبب الم کے مادہ اس طرف پھر جاوے دوسرا وہ کہ اوپر اُس عضو کے کہ برابر اسکے ہر سبب
 یاد و بائین گرم جاذب کا غما و کریں غیر اسوہ کہ اگر مادہ بیچ واپس ہاتھ کے ہر شلا بائین ہاتھ سے
 ریاضت کرنا چاہیے اور بیماری بوجہ اوٹھانا جیسے ایک شخص نزدیک جالینوس کے ایک
 چیر بیماری راہ دور سے ایک ہاتھ میں لیکر آیا تھا اور اُس سبب سے وہی ہاتھ درم کر گیا تھا
 جالینوس نے اُس سے کہا کہ برابر وزن اُس چیز کے کوئی چیز دوسرے ہاتھ میں لیکر روانہ ہو
 اُس شخص نے ایسا ہی کیا صحت پائی بدو اور تدبیر کے چوتھا وہ کہ اگر مادہ بیچ سزا اٹھ کے ہو

چاہیے کہ دوا میں حرمی کے بھاننے والی پہلے کرین اور پالون کو زور سے ملین یا گرم پانی میں کھنکھن یا غلاب سے پالون کو باندھیں جیسے بیج شکر اطراف کے مفعلاً کھا گیا اور اسی طرح جسوت مادے نے طرف باطن کے مفعول کیا اور چاہتا ہو کہ اوپر معدے اور سینہ کے گرسے چاہیے کہ اطراف کو خوب مضبوط باندھے تو مادہ پھر اُسے اور جسوت امانا مطلوب ہو تو وقف نہ کرے کہ امار شروع میں آسان ہو اور پالین کر اگر مادہ مضمورا اور قلیل الحکمت ہو امار اسکا بدون انتفاع کے کافی ہو اور ضرر کا نہیں ہو لیکن اگر بدن متلی ہو اور مادہ کثیر الحکمت ہو امار ساتھ انتفاع کے چاہیے کہ رتا تو کوئی آفت میں مبتلا نہ ہوے اور بھی معلوم کریں کہ ادرار بول تعریق سے موقوف ہوتا ہو اور عرق مفرط ادرار بول سے اور اسماں تر سے اور تھو اسماں سے بالکل بیچ امار کے مرامات مخالفت کی لازم ہو چنانچہ گندما خواہ محل قریب سے ہو یا محل بعید سے مثلاً آگس شخص کو کہ تالو اور منہ سے خون نکلتا ہو اور چاہیں طرف مخالفت قریب کے پیرین طرف ناک کے مائل کریں اور اگر چاہیں کہ دور زیادہ لیاویں ہاتھ اور پالون کی قصد کریں اور اسی طرح وہ عودت کہ بوا سیر رکھتی ہو اور چاہیں کہ عضو قریب کی طرف اسکو پھیریں جانب رحم کے مائل کریں تو قبض سے نکلیا دے اور اگر چاہیں دور زیادہ لیاویں ناک کوئی رگ ادر کے بدن کی کھولیں اور جب تک ممکن ہو کوئی طرف اعصاب رئیس اور شریف اور قوی الحس کے ماوے کو نہ لیاویں بلکہ طرف مغضیہ کے کہ اس کے قریب ہو اور قوی ہو بخوبی کریں انتباہ بیچ بیان کئی قانون کے کہ طبیب کو مخالفت انکی واجب ہو اور یہ کئی قسم ہیں پہلے وہ کہ بیچ فصل قوی المرارۃ یا قوی البرودۃ کے بیان تک کہ ممکن ہو اسماں قوی اور کی اور بطا اور متلی قوی سے پرہیز کرنا چاہیے و دوسرے کہ جسوت طیب عافق نے موافق حرمی مناسی اپنے کے تحقیق اسباب کی اور نوع حرمی کی کہ علاج میں شروع کیا ہو یہ سبب تاخیر مفعول دفع کے ہاتھ آگس تدبیر سے نہ اونٹناویں اور اسی طرح اگر کوئی تدبیر احیاناً غیر مطابق قانون کے کسی جاوے اور نفع اس سے ظاہر ہو اوپر غور کریں اور ترک کرنا اسکا لازم جائیں کہ آخر کو ضرر کرے یا تفسیر اودہ کہ بیچ در بیان دو اگر نفع کے ادویہ کو بدلتے رہیں جب تک طبع الفت نہ کرے کہ انفصال مالوف سے کمتر ہوتا ہو چوتھا وہ کہ جسوت بیچ تحقیق کے تردد ہو عمدہ مرام کام کا اوپر طبیعت کے جانے تو مغلوب ہونا طبیعت کا

یا مغلوب ہونا بیماری کا ظاہر ہوا ایسے کہ اس صورت میں مرض شقیں میں آویجا اور دوا کر کے
داخل ہوگا یا پھر ان وہ کہ بوقت مرض ساتھ در دے جمع ہو پہلے در دے کو تسکین کریں اگر یہ فدر سے ہو
لیکن جتنی المقدور خشاش سے اور مانند بیکے سے تجاوز نہ کریں کہ یہ باوجود مخذیر کے مالف اور
مالول ہر جیسا وہ کہ بوقت پائین قصد کریں واسطے در دے کوئی عضو کے اعصابے باطنی اور در
اس عضو میں بشت ہو واجب ہو کہ پہلے تسکین در دے کی ضا و مرضی اور طلاءے سکین سے یا
شروبات سکین سے کریں بعد اسکے قصد کریں ایسے کہ اگر پہلے قصد کریں احتمال ہو کہ پہلے
تخلف ہونے دونوں جذب کے کہ در دے کو اپنی طرف کھینچے چنانچہ الام المذباب اور
قصد کریں اپنی طرف کھینچتی ہو فعل طبع میں ظاہر ہوتا ہو اور مادہ مقصودہ نہیں نکلتا اور نصف اور
غشی ظاہر ہوتی ہو ساتھ ان وہ کہ تقویت قولے نفسانیہ اور جواب کی بیخ تمام معالجات کے
مقدم زیادہ ہوا اور فرج اور سرور او شغل ساتھ ظرف لوگوں کے اور عجب لوگوں کے اور سنا فاس
لطیف کا بدستور اسی طرح ملازمت دو ہند دن کی اور ملازمت ان لوگوں کی کہ مرضی نے
حیا کرنا ہو اکثر امراض میں نفع کرتی ہو اور بدستور انتقال ایک ہوا ہے طرف دوسری ہو کہ
اور ایک مکان سے طرف دوسرے مکان کے بلبل الاثر ہے **الفصل التاسع فی القصد**
والحجۃ فصل نوین مقابلہ بیاں میں سے ثابت ہو جیہ قصد اور حجامت کے ما القصد ہو علاج
قوی للامان الدومیۃ ولدومی الاکل والشراب لیکن قصد پس وہ علاج قوی ہے واسطے ابدان
دومی کے اور واسطے صاحب اکل و شرب کے اور قصد اسکو کہتے ہیں کہ برگ کو نشتر سے بطریق
مشہور کے چیریں والہرق المعتقد قصد ہا ہی عروق الرقیق اور رگیں کہ اکثر عادت اُسکے
کھولنے کی جو دہ رگیں آج کی یعنی کئی کی ہیں چنانکہ بعد ترخیر عبارت تن کے مقصد کئی
جائزگی الا ان اعانت الکانت فی الراس نقصد القیقال اسرع فی النفع مگر یہ کہ اگر بیماری ہو سر میں
پس قصد فیصل یعنی سر کی اثر میں جلد زیادہ ہو دیتی کانت فی اسفل البدن نقصد السامیۃ
اسرع فی النفع اور بوقت نیابہی ہو اسفل بدن میں پس قصد یا سلیق کی کھولیں جائزہ زیادہ
بیخ نفع کے واما الاکل معج منافع الرقیق جمیعاً لیکن رگ کحل یعنی ہفت اندام کی پس جمیع
فواکد و دون رگوں کی ہو واما الحجۃ فکلما ضعیف و ہو یذب الدم مما یاوز الفصول الذی یج علیہ

ان سوسکے کا انقباض کرنے والا ہے

فصل التاسع فی القصد و الحجۃ
بیان قصد و حجامت

واقوا باجماتہ الساتین اور لیکن جمات پس فعل اسکا طعیف ہر نسبت فصلا کے اور وہ جمات مذب
 کرتی ہر خون کو اس جگہ سے کہ جواد اور نزدیک اس عضو کے ہر کہ اوپر جمات کیجاتی ہو اور قوی زیادہ
 جمات میں جمات ساتین کی ہر پوشیدہ تر ہے کہ جو مضرب شاجون کا کہ طول دیا کلام کا ہر اس
 فصل کو تین قسم میں ہم ذکر کرتے ہیں ساتونہ و انکثیرہ کے قسم پہلی بیچ فصلا کے قسم دوسری بیچ جمات کے
 قسم تیسری بیچ لگانے و نونک کے قسم پہلی بیچ فصلا کے اور یہ قسم تین ہر ہر کئی فائدے کے فائدہ بیچ
 تعریف فصلا کے اور فضیلت اسکی اور ہر اور استفادات کے اور منافع اس کے کلاس سے حلقہ بین پوشیدہ
 تر ہے کہ فصلا استفادہ کلی ارادی ہر کہ لگاتے ہیں افلاط کو طریق تفرق اتصال عربی سے اور یہ تفرق
 اگر متبدل ہر افلاط نکلتے ہیں اس نسبت اور وجہ سے کہ بیچ حقوق کے ہیں اور اگر تنگ واقع ہو
 جو قریق ہر نکلتا ہو اور غلط باقی رہتا ہر اسی سبب سے فصلا تنگ سے منع کیا ہر مگر وہاں کہ صرف
 امانہ مطلوب ہر جیسے حروف طیل الاستلایین محمول ہر اب جانیں کہ استفادہ کلی بیچ اصطلاح
 اطباء کے اوپر دو وجہ کے افلاط کیا ہر ایک وہ کہ تنقیہ تمام بدن کا کیا جاوے اور اس تنقیہ پر استفادہ
 یزنی اسکو کہتے ہیں کہ ایک عضو خاص سے استفادہ کرین مانند سعو و اور علوس کے کہ واسطے
 تنقیہ سر کے خاص ہیں نقطہ دوسرہ کہ تنقیہ تمام اعضاء کا کیا جاوے اگرچہ بعض اعضاء سے ہو
 اور اس صورت میں استفادہ یزنی اسکو کہتے ہیں کہ ایک نقطہ خاص کو نکالے مانند اس اسہال
 اور قوس کے کہ تنقیہ غلط خاص کا آئے کیا جاوے ورنہ استفادہ سے کہ بیچ تعریف فصلا کے مذکور ہر
 یہی قسم دوسری حرا ہر اولیسا اگر نہ فصلا پر یہ کی اور فصلا و نون ہا کی اور ہوا کے کہ عضو ہا
 خون کو نکالتے ہیں حد فصلا سے نکل جادین اور شک نہیں ہر کہ خون بس عضو سے کہ تا ہر مرکب
 الافلاط اور استفادہ اسکا استفادہ سب افلاط کا ہر اور حلی فضائل فصلا اور ہر استفادہ نون کے فضیلت
 عمدہ وہ ہر کہ تنقیہ اسکا اختیاری ہر بعد فصلا کے اگر عدم فساد معلوم ہو تو راجحہ کہ کہتے ہیں او کہچہ خوف
 مضرت کا نہیں ہوتا اور اسی طرح نکالنا خون کا موافق جمات کے اختیار پر موقوف ہر جمات سہل اور
 مٹی کے کہ بعد شل کے اگر جانیں کہ مادہ غیر مقصود نکلتا ہر اور ر و کا جانیں ضرر کرتا ہر بسبب رض و نون
 شل مختلف کے او کہی استعمال قابض کا بعد سہل قوی کے کہ سبب عمل کو راجحہ کہ فائدہ بیچ بیان
 اس امر کے کہ لائق نکالنے خون کے کہ آدمی ہیں جانیں کہ لائق اس کام کے نہیں آدمی میں ایک مادہ

قسم پہلی فصلا
 میں
 استفادہ

آدمی کہ مستعد ہو واسطے پیدا ہونے احوال کے وقت کثرت خون کے یا اس کے متغیر ہونے کے پینے اسکی
 مادت رکھتا ہو کہ جب خون زیادہ یا متغیر ہو احوال میں مبتلا ہو تا ہی اور نظیر اسکی وہ شخص ہو کہ وہ
 مستعد ہو واسطے عرق النساء اور قریس اور درد مفاصل و موی کے اور وہ شخص کہ مستعد ہو واسطے مرج
 اور سکتے کے اور یا نفوسیا کے نزدیک کثرت اور تغیر دم کے اور وہ شخص کہ مستعد ہو اور مزاجی اور
 اور اموشا اور سرد گرم کے اور وہ شخص کہ خون بواہر سے متناہد کا یا خون حیض کا بند کیا ہو اور اس
 شخص کو اس کے اعضاء باطنی میں منف ہو اور ساتھ اسکے خراج اسکا گرم ہو کہ اس شخص کو بہتر ہے
 کہ پیچ فضل رسیم کے قصد کرے تو ان احوال میں واقع ہونے سے محفوظ رہے لہذا اثر شری نے کہا کہ اگر
 یقصد لا نکون زیادۃ الدیم اور داۃ کیفیتہ بالفعل بل بالقوۃ اذا کانت تلک القوۃ قریبہ و دوسرہ
 کہ خوف مرض اور آفات سے محکم اسکی قصد کا کیا ہو بدون اس کے کہ کثرت خون کی اور متغیر ہونا اسکا
 ملحوظ ہو اور وصال اسکی وہ شخص ہو کہ اسکو ضرب یا سقطہ پہنچنے اور بنظر امتیاز کے اسکی قصد کرے
 کہ ورم کے پیدا ہونے سے ایمن ہیں اور اسی طرح وہ شخص کہ ورم رکھتا ہو اور ورم کے قبل کہنے
 کے بہت جاوید کا محکم اسکی قصد کا کرتے ہیں اگرچہ کثرت خون میں نہیں ہر تیسرا وہ کہ وہ شخص مبتلا ہو
 احوال و موی میں کہ اس جگہ بطریق اوئے نکالنا خون کا واجب ہو تا ہی چنانچہ پیچ فائدہ آئندہ
 روک کر نے قول داہی مانعان قصد کے مشروما کہا جاتا ہو اور سواے ان تین آدمی کے اور
 آدمیوں میں خون نہ نکالنا چاہیے فائدہ پیچ بیان اسی احتمالات کے کہ درمیان قدام کے اور
 غیر ان کے پیچ لکھنے خون کے واقع ہو اہر باغیوں کہ بعض لوگ مطلق منع کرتے ہیں اور واسطے امتیاز
 اپنے مطلب کے تین دلیل ذکر کرتے ہیں ایک وہ کہ خون مادہ اور اصل اعضاء اور روار و راج کا جو
 اور موجب قوت اور صحت کا اور ایسی چیز قابل کالنے کے نہیں ہے دوسرہ کہ اگر خون جائز لاخراج
 ہو تا ہر طرح کوئی مضرہ واسطے منع کرنے اس کے قصد کے مقرر ہو تا جیسے واسطے منفر کے مراد اور
 واسطے سودا کے لحال ہر اسلئے کہ استعداد ہر امر کی ضرور ہے اور لازم بطبعی ہر دم میں بلکہ اندھا
 قیسری وہ کہ بائز ہونا متغیر خون کا یا بہبب کثرت خون کے جو یا بہبب ریدی چوٹے
 اور دونوں صورت میں فائدہ متصور نہیں ہو بلکہ مضر تحقیق ہو لیکن در صورت کثرت کے باہر
 کہ گرمی خراج کی حاصل ہوتی ہو اور خون زائد مضر نہیں جاتا ہو پس متغیر منفہ کا واجب ہو یا متغیر

یہ پیچ فضل رسیم کے قصد کرے تو ان احوال میں واقع ہونے سے محفوظ رہے لہذا اثر شری نے کہا کہ اگر یقصد لا نکون زیادۃ الدیم اور داۃ کیفیتہ بالفعل بل بالقوۃ اذا کانت تلک القوۃ قریبہ و دوسرہ کہ خوف مرض اور آفات سے محکم اسکی قصد کا کیا ہو بدون اس کے کہ کثرت خون کی اور متغیر ہونا اسکا ملحوظ ہو اور وصال اسکی وہ شخص ہو کہ اسکو ضرب یا سقطہ پہنچنے اور بنظر امتیاز کے اسکی قصد کرے کہ ورم کے پیدا ہونے سے ایمن ہیں اور اسی طرح وہ شخص کہ ورم رکھتا ہو اور ورم کے قبل کہنے کے بہت جاوید کا محکم اسکی قصد کا کرتے ہیں اگرچہ کثرت خون میں نہیں ہر تیسرا وہ کہ وہ شخص مبتلا ہو احوال و موی میں کہ اس جگہ بطریق اوئے نکالنا خون کا واجب ہو تا ہی چنانچہ پیچ فائدہ آئندہ روک کر نے قول داہی مانعان قصد کے مشروما کہا جاتا ہو اور سواے ان تین آدمی کے اور آدمیوں میں خون نہ نکالنا چاہیے فائدہ پیچ بیان اسی احتمالات کے کہ درمیان قدام کے اور غیر ان کے پیچ لکھنے خون کے واقع ہو اہر باغیوں کہ بعض لوگ مطلق منع کرتے ہیں اور واسطے امتیاز اپنے مطلب کے تین دلیل ذکر کرتے ہیں ایک وہ کہ خون مادہ اور اصل اعضاء اور روار و راج کا جو اور موجب قوت اور صحت کا اور ایسی چیز قابل کالنے کے نہیں ہے دوسرہ کہ اگر خون جائز لاخراج ہو تا ہر طرح کوئی مضرہ واسطے منع کرنے اس کے قصد کے مقرر ہو تا جیسے واسطے منفر کے مراد اور واسطے سودا کے لحال ہر اسلئے کہ استعداد ہر امر کی ضرور ہے اور لازم بطبعی ہر دم میں بلکہ اندھا قیسری وہ کہ بائز ہونا متغیر خون کا یا بہبب کثرت خون کے جو یا بہبب ریدی چوٹے اور دونوں صورت میں فائدہ متصور نہیں ہو بلکہ مضر تحقیق ہو لیکن در صورت کثرت کے باہر کہ گرمی خراج کی حاصل ہوتی ہو اور خون زائد مضر نہیں جاتا ہو پس متغیر منفہ کا واجب ہو یا متغیر

خون کا اور اسی طرح بیچ حالت رومی ہونے کے متغیر ہونا خون کا یا ساتھ بروکے ہی یا ساتھ حرکے
اگر ساتھ بروکے ہی لانا نکالنا اور کسی جگہ کی خون میں ہوگی اور اس حالت میں بازاں نکالنے کی ہوتی
نہیں ہر اور اگر تغیر ساتھ حرکے ہی شک نہیں ہر کہ لطیف خون کا صفرا اور کثیف اس کا سودا ہو جاتا ہے
پس تنقیہ ان دونوں کا واجب ہے ہر تہ تنقیہ دم کا اور اس قول دہی کو چھوڑا لبا سے قییم اور جدید نے کہا ہے
اور جواب ہر دلیل کا مفصل مرقوم کیا چنانچہ بیچ رو دلیل پہلی کے کہا ہے کہ خون اگر جہادہ اعفا
اور رواج کا اور باعث قوت کا ہے لیکن لغز ظاہر احوال کے اور جو قوت خون نے احوال سے بچا دینا
کامانا شکر زائد کا لازم ہر اس لیے کہ کثرت مقدار اور تعدا و میہ سے حرارت غریبی کو منفرد و غلبہ
کر دیتا ہے جیسے تھوڑی آگ اور بہت لکڑی میں حرئی ہر اور بیچ رو دلیل دوسری کے کہا ہے کہ ہم نہیں
جانتے اس امر کو کہ طحال اور حرارہ مفرغہ سودا اور صفرا کے ہیں بلکہ دو خزانہ ایک ہیں کہ طبیعت نے بازاں
اپنے خالق کے جس قدر کہ اسے واسطے مصالح بدن کے مطلوب اور درکار ہر اور تشریح میں معلوم
ہوا اس جگہ معیا اور موجود رکھتی ہر اور بتدیہ بیچ صرف کرتی ہر اور اطلاق لفظ مفرغہ کا ان دو
عضو پر کہ خزانہ میں بطریق مجاز کے بیچ کلام الہیا کے واقع ہوا ورنہ مفرغہ عبارت ہر جمع اس پر
کہ مفید نہو بدیہی ہر کہ اس جگہ نہیں ہو سکتا اور اوپر تقدیر تسلیم کے نہونا مفرغہ کا واسطے دم کے
دلیل مانع ہونے اس کے تنقیہ کی ہر چاہیے کہ بلغم بھی نزدیک تھا سے منہی الاستفراغ ہوا سے
کر دہ بھی مفرغہ نہیں رکھتا ہر نفیس نفیس اور بیچ رو دلیل تیسری کے کہا ہے کہ کثرت اور حرارت خون کا
شک نہیں ہر کہ نزدیک انہما کے موجب اس کے استعمال کا طرف صفرا کے ہوتی ہر اور پیدا ہونا
صفرا کا لانا زیادہ کرنے والا سودا و فراخ عار کا ہر پس تجویز فصد کی نزدیک کثرت مقدار کے اور
بہت ہونا حرارت خون کا قبل اسکے کہ مفرط ہوں اور باعث تولید صفرا کے ہوں لازم بلکہ
واجب ہوا اور اوپر تقدیر استعمال کے بھی چاہیے کہ جائز ہو اس لیے کہ خون زائد بالکل دفعہ استعمال
صفرا کے نہیں کرتا ہر بلکہ تھوڑا اس سے وقتاً بعد وقت استعمل ہوتا ہر پس نکالنا خون زائد کا تو
قطع مادے مد و صفرا کا ہوا اور معلوم ہر کہ بعد قطع سبب کے اور منع کرنے مد کے تعدیل مفسدہ
ستمسکہ کی آسانی سے ہوگی اور بھی معلوم کریں کہ کثرت مقدار خون کو اگرچہ مفرط ہر استعمال
ہونا لاف صفرا کے لازم ہمیشہ نہیں ہر بہت ہونا ہر کہ حرارت غریزی غالب ہوا اور جو شش

مقارہ فصل ۹ بیچ بیان فصد اور حجامت کے
۶۰۶ اکیر

خون کو فرو کرے بدون اس کے کہ ستمی صفر ہو خصوصاً اگر قلت بیج مقدار خون کے بھلائی کے ہو
 کہ یہ امر باعث امانت فعل حرارت فریزی کا ہے اور قشری بیج کا کیا کلام ہو کہ اگر خون قصد کے
 بین بر بیان لایا ہو کہ بسوت خون مقدار میں زیادہ ہو تا ہی اسطور کہ زوال اسکا قلیل کرنے غذا
 بدون فرزندید کے جو خون و یا ستمیل ہو تا ہی طرف کیفیت ردیہ کے اسطرح کہ اصلاح اسکی اور بیج
 اور ایسے بدل سے متوقع نہو لہذا امر غیر طبعی پیدا ہوگا اور دفع کرنا اسکا واجب اور حصول دفع
 اسکا بدون نگہ سے کتنے ہر کیل استغنی دم کا وقت حاجت کے ضرور ہو اور نہی اس سے نہی
 نہ ہو مثلاً استغنی را مقبہ جو تکریر ہو اس سے تحقق ہو اگر نکالنا خون کا وقت حاجت کے
 ضروری ہو وہ بھی دو آدمی کو ایک دم کر خون اسکا مقدار طبعی سے اس میں زیادہ ہو یا بفعل
 بالقوة اللغویہ دوسرا وہ کہ خون اسکا کیفیت میں متغیر ہو یا بفعل یا بالقوة اللغویہ اور بسوت
 کثرت خون کی یا تغیر اسکی کیفیت وجوب اس کے تنقیہ کی لازم ہوئی اجتماع ان دونوں کا بطریق
 اولے لازم ہوگا اور سوائے ان دونوں صورت کے ہرگز رد و انہیں ہر کیلے کہ نکالنا خون کا
 رکش اور کیفا مستدل ہو یا بفعل یا بالقوة نہی عنہ ہو یا بالاتفاق کما لا یخفی فائدہ بیج بیان
 اس امر کے کہ بیج قصد کے مراعات نفع کی کس حال میں واجب ہے اور کس حال میں واجب نہیں
 پوشیدہ تر ہے کہ مراد نکالنے خون سے یا کم کرنا مادے کا ہو یا استیصال اسکا یعنی بالکل نکالنا اگر
 کم کرنا مقصود ہو بدین توقف کے قصد کریں اور استغنی نفع کا بیان واجب نہیں ہے اور اگر
 استیصال مطلوب ہو نظر کریں کہ خون میں غلظت اور لزوجت ہے یا نہیں اگر ہو استغنی نفع کا
 اسکی قصد میں واجب ہے لیکن غلظت میں اس کیلے کہ نکالنا دم غلیظ کا ممکن نہیں ہے مگر اس قصد سے کہ
 نہایت کشادہ ہو اور ایسی قصد لایا امر موجب سقوط قوت کی ہے کثرت یا تخریج معین الا وراج
 لیکن بیج لزوجت کے اس کیلے کہ جو لزج غرق میں منشبت ہوتا ہو اور جدا ہونا ایسے خون کا
 دشوار ہے خصوصاً قصد میں کہ قوت یا ذبیہ سے غالی ہے بخلان مسلسل اور متقی کے کہ مادے کو غرق
 سے جذب کرتے ہیں پس بسوت کہ خون غلیظ یا لزج ہو اور قصد کریں شک نہیں ہے کہ خون
 جید نکلیں گے اور ارواح بھی اور یہ امر مصف قوت کا اور مبر و مزاج کا ہے اور موجب قصد بہنم اور
 نفع کا اور باعث آفات اور فساد کا لیکن اگر خون واجب الاستغنی میں غلظت اور لزوجت

یعنی بسبب
 اس کیلے کہ خون
 غلیظ ہے
 اور لزج

نہو نظر کریں کہ قوام اسکا معتدل نہ ہو یا رقیق اگر معتدل ہو فیض میں خود رون اتوقف کے نکالیں اور اگر رقیق ہو ملاحظہ کریں کہ خون عروقی میں منتشر ہوا ایک عضو خاص میں اگر منتشر عروقی میں جو جیسی متعلق فیض کا نہیں ہوتا ہر چیز نکالنے کے اسلئے کہ اس حالت میں بسبب تشبث ہونے طبیعت کے ساتھ خون صالح کے اور فاسد ہونے طبیعت کے اسلئے کہ اوپر دفع کرنے فاسد کے خون ردی زیادہ نکالے اور یہی امر مطلب ہے ہر اور اگر ایک عضو خاص میں مخصوص ہو جیسے قعر میں اور در و فاضل اور مزاج میں ہوتا ہو انتظار فیض کا واجب نہ ہو تو قوام معتدل ہو دے اور قصہ میں ہنکل سکے اسلئے کہ خون رقیق جو عضو میں مخصوص ہوتا ہو فیض طحل عضو کے تشرب ہوتا ہو فیض عضو کے اجزا میں مہر جاتا ہو اور جدا ہونا اسکا دشوار ہوتا ہو اور واقع کرنا قصد کا یہ سبب ہنکلے مادہ غیر مقصود کو مزید شکر کا ہونا ہر طبیعت جو اوپر رکھا گیا اس لئے مفہوم ہوا کہ اعتبار فیض کا قصد میں نہیں کر سکتے مگر اس وجہ کہ اگر یہ اتصال خون کا مطلوب ہو اور ساتھ اس کے خون غلیظ یا رقیق ہونا رقیق تشبثہ عضو خاص سے اور پیچ غیر اس صورت کے اعتبار فیض کا ساتھ ہوا ورنہ حالت کے قصد کریں اور ہر استفادہ اس کو پیچ اعتبار کر لینے و تجویز فیض کے پیچ قصد کر کے قبل فیض کے اس شخص کو کہ مستفید صورت قعر میں اور عرق النساء اور در و فاضل اور صرع اور پستہ کو یا لیویا اور جوانی اور اور ام و اختلا کے اور مانند اسکے امر اس دمنوی سے ہوا اور فیض اس کے قوام کو اعتدال سے دور نہی با قراطہ بنوگی پس اس کا لائق خون کا یہ سبب منع کرنے کو کوئی مانع کے فائدہ نہ کر سکا اور اگر نفع اس سے لہذا نکالنے کے باقی رہیگا طبیعت پیچ اسکی اصلاح کے کفایت کرتی ہر آسانی سے لان البیان غیر مریض لہذا اس کے کیا خرافہ پیدا ہونے ہوں کہ اس خصوص میں سبقت نہ کرنا چاہیے نکالنے خون میں اور انتظار فیض کا واجب نہ ہو لیکن پیچ یا لیویا کے اس سبب سے کہ خون اس میں غلیظ ہوا ہر اور پیچ اور پیچ اور پیچ اس سبب سے کہ خون پیچ عضو مخصوص کے مخصوص ہو تمام اور گذر چکا ہو کہ ایسی حالت میں برون فیض کے قصد نہ کرنا چاہیے قایدہ پیچ بیان اس کے کہ کبھی با وجود تیار کرنے مریض کے ابتدا اور تیار حکم قصہ کا کیا جائے اور تحقق امر کا قصد سے ابتدا نہ کر کے کو وقت احتیاط مریض کے ہوا و وجہ ممکن ہر ایک وجہ کہ اگر یہ مادہ مرض کا خون نہ ہو لیکن باوجود مریض ہر گذر کے خون غالب ہر اسلئے کہ خوف ضرر کا مقصور ہو پس اس صورت میں قصہ واجب ہر اگر کوئی مانع نہوا و ہر حال اسکی

یہ کہ ایک شخص جی مضروی رکے اور خون اسکا غالب ہو اور ساتھ اسکی بیج ابتدا اور تریجہ
 قصد شدہ کے اور طبع تب کا اور وجود سے کیا جاوے یہاں تک کہ استہسا سے گزرنے اور انحطاط کا کو
 ہوئے پس اسوقت میں غالب ہونے خون سے جو اتحاد خون کا مضمر سے اور عادیہ مرض کا متعلق
 روا ہو کہ حکم قصد کا کریں دوسرا وہ کلاہ مرض کا خون ہو اور بسبب لطیفہ خون کے مرض انحطاط
 میں ہو بدون نکلانے کے اور اس صورت میں خوف عود مرض سے اگر قصد کریں روا ہو کہ
 کہ بصورت مرض دوسری بدون تنقیہ کے انحطاط میں آوے اور ابھی خون غالب ہو بیج اکثر
 بسبب تھوڑے محرک بدنی یا نفسی مرض غلبہ کرے مثال اسکی جی سو نخوس ہو اور یہ بسبب
 لطیفہ اور تریجہ کے کم ہو اور جو غش اسکا اور ساتھ اسکے خون غالب ہو کہ قصد اس حکم واسطے
 اس کے عود کرنے کے سے لازم ہوتی ہو کہ لا بکھنے فائدہ بیج قوانین عام قصد کے اور اسکو مشورہ
 ہم ذکر کرتے ہیں قانون پہلا جس دن کہ مرض حرکت میں ہو قصد اور استیغاض علی میں نہ لادین
 ایسے کچھ دن نوبت کے جہاں تک ممکن ہو طبع کو ساکن کرنا چاہیے تو حرکت غلط کو بدو
 ندیوں دوسرا وہ کہ مرض مجاہد بمران ہو اور طویل المدت ہو اور محتاج قصد کا جائزین ملحق
 تسکین میں کوشش کریں اور اگر تسکین نہ پاوے اور قصد لازم آوے قصد کریں لیکن خون
 کمتر لیں تو بیج قوت کے فقدانہ پڑے اور اسیان اگر انرا وجہ استیغاض اور قصد علی کی ہو کر سکتے ہیں
 لبثا والقوة فی البدن تفسیر وہ کہ اگر بیج موسم بارے کے کوئی شخص بیدار قصد سے شکایت
 کرتے کثرت کے دلیل غلبہ خون کا ہو اور قصد ضرور کریں چاہیے کہ خون کم لیون ایسے کہ اس فصل
 میں زیادہ ہونا خون کا اور قدر محدود کے مطلوب ہو تو مقدار مت کرے بہرہ دی ہو اکو اور بھی
 حکایف اسکو عارض ہو تو ہر نہایت قلیل نہیں ہوتا ہر اندرونی حجم کے چوتھا وہ کہ وقت طبع
 اور بیج قولنج غیر ضروری کے اشتراک قصد سے واجب جائزین ایسے کہ قصد بسبب جذب کرنے واسطے
 ماوے کو طرف غیر انصاف کے مدد دیتی ہو پس کو اور بھی بیج ایسے قولنج کے مزید ضعف ہوتی ہو کہ
 عارض ہو اور قوت المر سے لیکن بیج یا دے قولنج دوسری کے سولے قصد کے کوئی علاج نہیں ہو
 اور اسی طرح بعض جگہ دیکھا گیا کہ طبیعت میں نقص ہوتا ہو اور قصد سے قیض رفع ہوا ہو اسکی
 جو بیج دل اس فقیر کے آئی ہو یہ ہر طبیعت اس سبب سے کہ باوجود بیج بدن کے غالب ہونا

بسیب
 قوت کے بیج
 میں کے

اور توجہ اس طرف رکھتی تھی مگر اسے مراری کو بھیجے سے طرف امعاء کے مائل ہوئی تھی جب فصد
 اشتداد ہو اور طبع اپنے مائل پر لڑائی افعال اس کے اوپر غلبہ طبعی کے جاری ہوئے اور شام کا گرم
 جرمی کا کہ در میان حرارہ اور امعاء کے واقع ہو جو طبع میں صحت میں حمل طبیعت
 کا فصد سے بھی مختار ہو کر توجہ ان وہ کہ مائل اور مائل کو اپنے مقصد و رنگ اجازت فصد کی دی ہو
 لیکن اگر ضرورت قوی دماغی ہو کر سکتے ہیں اور منع کرنا فصد مائل اور مائل کا یہ سبب خوف اشتداد
 کے جو ان کے مائل خون کا سبب کم ہونے والا ہے ضمیر کا اور موجب تنقیف کرنے جنین کا ہوتا ہے
 اس سبب سے طبیعت طاقت میں رکھتی ہو کہ جنین کو مستقل رنگے اور اسی طرح ہر ایک استفادہ
 قوی اور کرنا غذا کا اور غذا و مینا اشیائے قلیل التذنیہ کا ہر کم فصد کے سبب واجب کرنے
 اشتداد کے لیکن واقع ہونا اشتداد کا اشتقاق سے ساتھ ادویہ کے اکثر قبل جو تھے مینے کے
 اور بعد ساتویں مینے کے ہر بخلاف فصد کے کہ وہ موجب اشتداد کی ہوتی ہر اکثر اوقات
 ہیں کہ جنین بڑا ہوا ہو چنانچہ بقراط بھی کہتا ہے المرأة الحامل ان فصدت استقلت غائے انکان
 طفلہا فظلم اور وجہ کثرت خوف اشتداد کا فصد سے وقت عظیم ہونے جنین کا اور اشتقاق
 کے قبل رابع اور بعد سابع کے وہ ہر کم فصد غذائے جنین کو نکالتی ہے کہ وہ خون نہیں بلکہ اشتقاق
 فصد کا اکثر کرنا غذا کی ہوتی ہر اور ظاہر ہر کہ جنین بقیہ بڑا ہو گا احتیاج اس کو طرف غذا کے
 بہت ہوگی اور اس حالت میں مفت نہ پانے غذا کی زیادہ ہر پس ہر فصد کا قبل رابع کے
 اکثر ہونا ہو لہذا اس کے سبب اشتداد کا سوا کے کم ہونے غذا کے اور فو بخلاف استفادہ کثرت
 اشتقاق اس میں اکثر پیدا ہونا اضطراب کا بدل میں ہر اور کم ہونا تشیث طبیعت کا ساتھ فو
 کے سبب جذب کرنے دوائے استفادہ کے رطوبات کو اور شک جنین ہر کہ قبل رابع کے اور بعد
 سابع کے تعلق جنین کا رحم سے ضعیف ہوتا ہے لیکن قبل رابع کے اس لیے کہ ایسی تک جنین میں ہر کم
 خوب ممکن نہیں ہوا اور بعد سابع کے اس لیے کہ جنین ثقیل ہوا ہو لہذا جالیوس نے کہا کہ مائل جنین کا
 قبل جو تھے مینے کے مائل حال پھل کے ہر کہ نو پیدا ہوا اور بعد سابع کے مائل حال پھل پختہ کے اور ظاہر
 کیاں دونوں وقت میں پھل کو شام سے تعلق شدید نہیں ہوتا ہے فصد متوسل حرکت سے گریز
 اور پوشیدہ نہ رہے کہ انجیب کرنا فو کا اشتداد کو بہ نسبت اس مائل کے زیادہ ہر سبب اس کے کہ حرکت

فصد

فصد

قوی کی جنبش دیتی ہے تو غلبہ زمین کو اور کباب اسبیل کا استقامت کو زیادہ ترقی ملے ہے ہی بظہر حرکت کرنا
 ہوا کے جانب اسفل کے کہ رحم ہی بالحد بدو و ن ضرورت قوی کے خاتمہ کو یہ سیر کرنا قصد اور اسبیل
 اور قوی سے واجب ہے لیکن قوی کہ بعضی حال کو خود بخود آتی ہے ابتدا میں اگر شدت سے نہ ہو تو اگر
 ملنا چاہیے آئے ہو تو یہ کہ ہوا و ماسد محدثے کا وضع ہو یا ہی اور جملہ ضرورتوں سے کہ حال کو بسبب اس کے
 ایمازت نقد کی دیتے ہیں و وہ میں ایک راکن ہونا آفت کا یا البقیل اور یہ سطح ہو کہ عرض خوف
 دوسری ظاہر ہو اور توارک اسکا بدو و ن قصد یکے آسان نہ ہو اس سبب سے کہ وقت تحمل ہونے
 و دشر کے اس شر کو اختیار کرنا حکمت ہے کہ جس میں آسانی ہو لیکن نفث الیم اگر ضعیف ہو اور
 تدبیر و ن سے جس کہ میں قدرہ نقد کیرین کر منع کرنا قصد سے بظہر نقدان مادہ زمین کے تھا
 جو نفث الیم قوی ترین اسباب نقدان غذا کا ہے قصد برہان واسطے جس نفث الیم کے مانع
 سبب نقدان مادہ زمین کی ہونگی لیکن یہ قصد چاہیے کہ نہایت تنگی جو تو نیکی کا اتقانی سے
 زیادہ اور راضعات اسکا کمتر و دوسری عادت کا ملکی یا اس کے دل کی بعد وضع کے بدو و ن
 اتفاق سے اور یہ ایسا ہے کہ امتحان اور تجربہ سے پایا گیا کہ اگر تنقیض خون خالت محل میں ہو تو
 بعد وضع کے عودت اور دوزخ و نوق سالم اور صحیح رہتے ہیں ورنہ آفات اور شہور اور قروح میں
 مبتلا ہوتے ہیں وہ عودت یا دل اسکا لیکن یہ اور ایسا ہے کہ جب تک بقربہ کامل سے تحقیق نہ ہو بقصد
 اسپر فوائد گمان کے بچا بیے لیکن منع کرنا قصد خالص کا واسطے دو سبب کے ہے ایک وہ کہ تو
 جبین قبل وقت کے بند نہ ہو سبب متوجہ ہونے خون کے اور طرف دوسرے کہ مبادا اثر اے
 خون کے نکلے میں ہو اس سبب سے منفعت شدید عارض نہ ہو لیکن جب وقت کہ ان دونوں حق
 خاطر جمع ہو اور حاجت داعی ہو اگرچہ غیر قوی نہ ہو بدو و ن حکمت کے قصد کرنا چاہیے چھٹا
 وہ کہ جو وقت بہ سبب ظاہر ہونے ابتلا کے قصد کرنا چاہیے واجب ہے کہ پہلے تامل کریں
 کہ ابتلا خون سے ہو یا ابتلا غلام اور قوی بلقی سے ایسے کہ اگر ابتلا غلام سے ہو اور قصد کریں غلام
 بالکل ہوگا بلکہ ہلاک ہوگا اور اس صورت میں واجب تک مادہ بجز نہ قصد کرنا چاہیے بخلاف
 ابتلا سے صرف دیوی کے کہ محتاج نفع کی نہیں ہے اور بجز دظہر اس کے آثار کے نقد تروا ہی اور عادت
 کہ جس شخص پر سود و غلبہ ہو اور نقد و ن میں اس کے عام ہو اسکو قصد کرنا بدو و ن سبب دنیا مشغول

ساتھ ان کے کہ جو وقت خون بیچ بدن کے ردی اور تھوڑا ہر اور قصد لازم ہو واجب ہو کہ خون کثیر کریں
بعد اسکے غذا سے محمود سے تقویت کریں اور یہ قدرت کے کہ قصد کریں اور اسی طرح ہر ترتیب مذکور
مکرار کریں تو خون فاسد نکل جاوے اور خون حیدر نظر رہے اسلئے کہ نشان طبیعت کی یہ ہر کہ وقت
نکالنے خون کے مستند و رنگ خون صالح کو نیچ دیتی ہو اور بالکل توجہ اوپر دفع کرتے خون ردی کے
یکسنی ہو مگر یہ کہ فاسد شدید لفظ والذوبت ہو کہ اس صورت میں اوپر دفع کے فائدہ نہیں ہوتی
آہوان وہ کہ جو وقت خون بیچ بدن کسی شخص کے مائل طرف کوئی عضو کے ہو اور میلان اسکا
طرف اُس عضو کے موجب آفت عظیم کا ہو اور اس سبب سے قصد لازم آوے واجب ہو کہ خون بند
لیویں اور ہر مرتبہ تھوڑا اور درمیان میں غذا سے صالح سے مدارک کرتے ہیں اسلئے کہ ظاہر ہو
کہ جو خون کوئی عضو کی طرف مائل ہو گا نزدیک قصد کے خون غیر مائل کی بیچ بدن کے ٹھہرا ہو اکثر
نکالگا اور خون مائل کو نکالنا اُس کا مقصود ہو کہ تکرار کیا پس لازم ہو کہ تکرار سے کالین اور غذا سے
تقویت کریں تو خون غیر مائل کو نکالنا اسکا مطلوب نہیں ہو بہت نہ نکلے اور سبقت نکالنا غلیظہ
اُس کا غلظہ محمود سے ہو جاوے اور جانیں کہ جو وقت خون محمود بیچ بدن کے تھوڑا ہو اور اخلاط
بہت پس قصد سے پرہیز واجب ہو کہ طبیعت ہر چند اوپر دفع کرنے فاسد کے اور حفاظت صالح کے
توجہ رکھتی ہو لیکن یہ امکان نہیں ہو کہ بالکل تصرف اسکا اوپر دفع کرنے ردی کے قصور ہو
صالح سے کچھ نکلے نہ دے اور جو ایسا ہو نکالنا صالح کا ساتھ فاسد کے ضرور ہو اور شک نہیں ہو کہ جو
خون نیک نہایت کم ہو نکالنا تھوڑا اُس سے بھی مصلحت نہیں ہو ابے رب میرے کیونکر نہایت
قوی مستعدی ہو کہ اس حالت میں اجازت قصد کی کیجاوے ساتھ ہی تاکہ کرنے شرار کا ذکر کے توان
وہ کہ جو وقت بیچ اخلاط ردی کے مقصودیت ہو اور قصد لازم جانیں چاہیے کہ پہلے نظر کریں
کہ ازیت مادے کی یا تباہ کریمیت کے نہ یا با اعتبار کیفیت کے اگر با اعتبار کیمیت کے ہو متقیہ
مستعدی کریں اسکا اذیت سے یا تو اسے اور اگر با اعتبار کیفیت کے ہو بیچ جانیں اور قصد کے
کوشش کریں اور ردیوں کو اُس چیز سے کہ موجب تھوڑاں کا ہو باز کریں اور بقیت یا غلیظہ کے نہایت
تو حصول مدعا بدن اذیت کے ہو اور بیچ صورت متقیہ کے ظاہر ہو کہ اذیت کی تو اس وقت ہو
کہ مفرا نوا می معہ میں ہوا اسلئے کہ اگر مادہ ہضم کا با تہ میں ہو استفادہ کرنا تو سے ضرور کر لیا

شدہ الحریکہ و قلیۃ المزاج و سوان دور اگر مادہ غلیظ ہو اور حاجت فصد کی ہو پیدا مقام کرین اور کبھیں
 مطلقاً زرد و نار و ماشا اللہین ہوش کر کے پڑا ہو ملا دین تو مادہ لطیف ہو جاوے بعد اسکے فصد کو پس
 اور اس تدبیر پر رابطہ قدیم اور جدید سب شفق دین لیکن ششی بلور قدما کے بعد تدبیر مطلقہ سے جو اور
 اس حالت میں کم اسکا کیا ہو بخلاف حوشین کے کہ بعضوں نے اس سے منع کیا ہے اور تصریح کی ہے کہ کبھیں
 اس جگہ اور لے تر ہو ان السکون انہم النفع فیہ اکثر گیارہ خوان و د کہ سوت مضطر ہو ان طرف فصد
 باوجود ضعف قوت کے کہ پیچ تپ کے یا اختلاط و دی کے حاصل ہو یا ہو چاہیے کہ خون بغیر ششی بلور
 یا پھر گزرا جو توازن مادہ کا ساتھ مراعات قوت کے کیا جاوے اور مابین کہ فصد تنگ پیچ حفظ قوت
 کے اثر تمام رکھتی ہے لیکن کبھی مادہ غلیظ ہو تا ہے اور بقدر رقیق ہو سکتا ہے کہ کثیف اور کدر ماتی
 رہتا ہے اور شر پڑ جاتا ہے پس لہذا اس امر کا پیچ تفسیق اور توسیع فصد کے واجب ہے اور پوشیدہ ہے
 کہ فصد وسیع جلد غشی پیدا کرتی ہے اور کامل تر ہے پیچ تنیقہ کے اور بلبل زیادہ ہو اندام میں بالجلد
 فریبون میں اور جڑے میں اور اس جگہ کہ مادہ سوداوی یا غلیظ ہو اور اس جگہ کہ واسطہ استقامت
 فون لیوین چاہیے کہ فصد وسیع کرین اور مرا فصد وسیع سے فصد معتدل الشق ہو کہ پیچ
 زمانے معتدل کے خون واجب الافداس سے نکلے اور یہ ماہرین اور واقفون کو معلوم ہے اور پیچ
 لاغزون کے اور گرمی میں اور اس جگہ کہ خوف غشی کا ہوا اما بعض مٹو ہو کہ فی الرغاف چاہیے
 کہ فصد تنگ کرین اور پیچ آخر بحث اسما کے کہا جاتا ہے کہ وقت حاجت کے طرف فصد اور
 اسما کے تقدیم کس سے کیا چاہیے نکتہ پیچ اسرع ہونے فصد وسیع کے غشی میں اعتراض کیا ہے
 کہ علت پیدا کرنے فصد کا غشی کو اور ضعف کو یہی ہے کہ فصد روح کو نکالتی ہے اور روح لاحق لطیف
 اور بنظر جسم لطیف کے فصد وسیع اور شقیق تسادوی جو پس وجہ اسرعت کی وسیع میں متضمن
 ہوتی جواب اسکا ہے کہ مساوات اور وسعت اور شقیق ذہنیت خروج روح کے کہ ثابت فون
 نکلتی ہے اگرچہ مسلم ہے بے تردد لیکن کبیر ہوتا تفرق اتصال کا کہ وسعت کو لازم ہے مستعدی
 طبیعت اس طرف شدت سے حرکت کرے ایسے کہ ہر ہر کہ حفاظت بدن کی شان طبیعت
 ہے سو وقت تفرق اتصال زیادہ ہوتا ہے تو وجہ طبیعت کی بھی اس طرف زیادہ ہوتی ہے
 اور معلوم ہو کہ طبیعت کوئی جانباہیل کرتی ہے روح بھی متابعت اسکے مائل ہوتی ہے ہر جانباہیل

کہ توجہ طبیعت کی زیادہ تر ہو میل روح کا زیادہ پس بالفرض بیچ فساد وسیع کے روح بہت تھوڑی مدت میں تکلیف اور جلد پر ناخوشی کا اسی سبب سے ہر فائدہ بیچ احکام فساد کے باعتبار حیات کے اور یہ بھی شامل ہو اور پھر کئی قانون کے پہلا وہ کہ بیچ حیات کے کہ شدید انقلاب ہوں اور بیچ شروع حیات غیر عادہ کے اور بیچ ایام دور کے انقلاب واجب جانیں لیکن اقتضات فساد سے بیچ حیات شدید انقلاب کے سبب کئی چیز کے ہر پہلی وہ کہ ایسے حیات میں منفرد غالب ہوتا ہے خون پس اسماں واجب ہو گا نہ فساد دوسری وہ کہ کٹنا خون کا ایسی چیز میں زیادہ کرنے والا خون ہوتا ہے سبب غالب ہونے مفاد کے اس سبب سے کہ فساد کم شکاریے خون کم ہوتا ہے تیسری وہ کہ ایسے حیات میں قوتیں تحلیل ہوتے ہیں اور ساتھ شدت تحلیل کے فساد و زمین ہر ایک کے فساد سے بیچ ابتداء سے سب حیات غیر عادہ کے ایسے ہر کہ بیچ ان چیزوں کے اگر غلبہ خون کا نہیں ہر وجہ انقلاب کی ظاہر ہو اور اگر غلبہ خون کا ہو مادہ ان چیزوں کا غلبہ ہوتا ہے ہر کہ کٹنا خون کا یہ سبب واجب کرنے بروقت کے خرد غفلت کا ہو گا فساد کا کثیر نکالنے میں کریں لیکن اگر واسطہ تحلیل خون کے تھوڑا کالین مضائقہ نہیں ہو بلکہ ہو سکتا ہے تو طبیعت اہلی ہو جاوے اور غلبہ ہر مرض کے کرے اور جلد بکاوے لیکن جبوقت بیچ حیات غیر عادہ کے مادہ نفع نہ پاوے اور واسطہ امتیصال کے فساد کریں نفع تمام کرتا ہو اس واسطے کہ فساد استفادہ کلی ہر خصوصاً کہ خون غالب ہو اور انقلاب فساد سے بیچ ایام دور کے یعنی دن نوبت کے اس سبب سے ہر کہ ان دونوں میں طبع متوجہ ہر مرض کے ہوتی ہو اور ترکیب فساد کی موجب ضعف اور اضطراب قیام ہوگی۔ قانون دوسرے جبوقت بیچ تب کے تشنج ظاہر ہو اور حاجت فساد کی پہلے نظر کریں کہ تشنج یا پس ہر یا رطب اگر یا پس ہو فساد موقوف کریں ایسے کہ تشنج یا پس عارض نہیں ہوتا ہو مگر بیچ حیات حرکہ کے سبب یا دقتی تحفیف الکی اعصاب کو اور بھی تشنج موجب ہر اور تعریق کثیر اور استقامت قوت کا ہو اور ساتھ ان حالتوں کے کٹنا خون کا روا نہیں ہو لیکن اگر رطب ہو اور بلغم غالب ہو بھی روا نہیں ہو اگر ایسے کہ تشنج بد دن ضعف عصب کے نہیں ہوتا ہو اور باوجود ضعف عصب کے اور غلبہ بلغم کے کٹنا خون کا جائز نہیں ہوتا لیکن تشنج رطب کے ساتھ غلبہ خون کے ہو فساد نہیں ہو مجوز ہر تشنج تحلیل کے اور قید تحلیل کی ایسے ہر

کہ کثرت سہی اور کثرت عرق کی اور مقبوط قوت لازم ہر تشریح کہ پس آمین کثرت لکھ لئے خون کی
 پر گزریا نرینین ہوتی ہر قانون تیسرا وہ کہ اگر بیج جمی لوم کے بسبب امتلا سے بدن کے خون سے قصد
 کھولین چاہیے کہ خون کہ لیون و جوت کی یہ ہو کہ ابھی تک بیج خون کے اعتدال نہوا ہو کہ تندرین
 ایسے کہ خون واسطہ تغذیہ کے کام میں آوے اور حاجت شافل غذائے کثیر کی نہ پڑے کہ کثرت
 تبادل غذا کی بیج حیات کے سبب زیادتی کرب کی ہوتی ہر بسبب حرارت طبع غذائے کثیر اور
 اوسے بخار کے اور غذا ہر ہو کہ اگر خون استقدر لیون کہ درجہ اعتدال پر آوے پس اس صورت میں
 اگر تغلیل غذا کی کریں لاجا طبیعت طرف خون کے متوجہ ہوگی اور اسکو غذا کرے گی اور بااضفہ
 خون درجہ اعتدال سے گھٹ جاوے گا اور معلوم ہو کہ اعتدال خون کا ہر ماں میں مطلوب ہو اور اولاً
 اور تفریط موجب فساد ہو اور اگر نہ نظر اس کے کہ خون درجہ اعتدال سے متزلزل کرے کہ کثرت نہا میں
 کریں کرب زیادہ ہوگا لہذا ذکر اور بیج جمی سو فوس کے بدستور اس سبب سے کہ کہا گیا تغلیل قصد
 لازم بائین اور جو معنی تغلیل کو مقید اس سے کیا ہو چھٹا وہ ہے اعتدال خون کے نہ ہو پچیس
 رخصت دینا اطباء کا بیج سو فوس کے واسطہ لکھ لئے خون کثیر کے آمین قس نہیں کر سکتا ہر ایسے
 کہ ممکن ہو کہ خون از روے مقدار کے زیادہ اس سے لیون کہ مقاد ہو اور باوجود اس کے ابھی باقی
 تغلیل بیج خون کے باقی ہو اور توام متعلین نہ ہو چکا ہو اور اس اعتبار سے خون نکال گیا تغلیل ہو
 پس اجتماع قلت اور کثرت کا کہ پس میں ضدیت رکھتے ہیں ایک پس میں ایک وقت میں منع
 سفین ہر لائن ایضیہ مختلفہ اعتبار اگر کوئی فاکل کے کہ جو وقت بیج سو فوس کے کہ جمی دوسری غیر فاکل
 اس کا لسا خون کا اور مقدر کا اعتدال میں آوے منع کیا ہو پس بیج جمی مطبقہ کے کہ جمی دوسری معنی ہو
 اور بسبب عفونت کے تغلیل آمین زیادہ ہوتی ہو اور حاجت غذا کی زیادہ ہو کہ کرنا اذیاع خون کا
 بعض معلوم بطریق اولیٰ ضروری ہوگا جواب اسکا یہ ہو کہ ہم نہیں مانستے ہیں کہ ضعیف معنی میں حیات
 غذا کی بہت ہو بلکہ ہرگز سفین ہر ایسے کہ آمین طبیعت واسطہ اصلاح مادہ عفونت کے شعوان
 ہوتی ہر تغلیل متعل نہیں کرتی اور متوجہ جذب غذا کی نہیں ہوتی اسی سبب سے بیج جمی مطبقہ کے
 سبب نہ بیج نکالنے خون کے اس صابک کا اعتدال اس کے مقداریں ظاہر ہو تجویز کیا ہو خصوصاً اگر لعل
 تغلیل اس بستی ہو اور سفین غلام اور حوضہ متعلق ہو مگر یہ کہ تپ نہ کو شہید اللہ تہاب ہو کہ اس صورت

۱۰۱

میراں بھی تفکیک اوسے تریرہ لایناہ اولاً اور مائیں کہ جس وقت کارورہ رقیق اور مائری ہو اور نہ
 بھی شروع مرض سے بیچ انحراف اور کاهش کے ہونے ہرگز نچا ہے کہ اگر جہت مطبقہ ہو
 اسلئے کہ رقت بول کی دلیل قلت دم کی ہر بیچ بدن کے اگر مسبب سد سے کے نہوار انحراف
 سنہ کا نشان تجلجلی بدن اور سہولت تحمل رطوبات اور ضعف قوت کا ہر اور ظاہر ہو کہ ایسے حال میں
 قصد درست نہیں ہر لیکن اس جگہ کہ مسبب قوت بول کا سدہ ہو اور نہ کمال ہو اور تپ مطبقہ
 ساتھ غلبہ خون کے ہونے واجب ہو اور جو تپ کہ اس میں لزرہ قوی اوسے قصد نچا ہے کہ اگر تپ
 کہ لزرہ شدید دلیل اس امر کا ہے کہ عفونت بیچ غلط مادہ کے ہر مائیں بلغم اور سو دا کے اسلئے کہ بیچ
 صفرا کے تشعیر ہر ہوتا ہے لزرہ شدید اور بیچ عفونت خون کے تشعیر ہر نہیں ہوتا ہر مگر
 اور این قدرت کے اور ساتھ عفونت مادہ سرد کے قصد وائیں ہر مگر یہ کہ باوجود واقع ہونے
 بعض کے بیچ غلط بارہ کے خون غالب زیادہ ہو اور سن او فصل اور عادت مستعدی ہوا کے انحراف
 کا کہ اس صورت میں قصد کہ نا اور شہور خون نکالنا رواج ہر خصوصاً بقدر طور نفع کے بیچ مادہ
 متعفنہ کے اور دیر دوسری بیچ منع کرنے قصد کے ناقص میں وہ ہر کہ کثرت تلیلی ناقص کو لازم ہر اور
 ساتھ زیادتی تحمل کے قصد جائز نہیں ہر اور چاہیے کہ توجہ طبیعت کی مصروف اسپر ہو کہ واقع کرنا
 قصد کا سبب ثوران صفرا کا اور فحاجت بلغم کا نہوار یہ ایسا ہو کہ جس وقت تپ عاد ہو اور بول سفید
 اور رقیق ہو اور نہ صرف بیچ نہایت شدت کے ہونے نہ مگر یہ کہ سبب غلبہ صفرا کا ہوگا اور نہ متوجہ
 تپ بلغمی ہو اور بلغم نام ہو قصد مگر یہ کہ سبب زیادتی غالی مادہ کلی کا ہوگا اعتبار جس وقت بیچ
 قصد واجب ہو اور طبیب اوپر سر ہمار کے پہونچے اور کوئی مانع نہ ہو بدن حملت کے قصد کرنا چاہیے
 اگر چہ پائیں دن گذرے ہوں اور بعض اطمینانے کہا ہو کہ لا یشیل الیہ بعد الرابع اعتبار سے ساقط
 جائیں نعم تقدیم او تعیل اوسے تریرہ اور اگر اتفاق نہ پڑے جس وقت کہ ہو وقت ہر شہر طرعات قوت
 اور مراعات ان اشیاء کا کہ وجود یا عدم انکا بیچ نکالنے خون کے لابد ہو اور بیچ شروع کے گذر چکا ہو
 اور یہ راے جالینوس کی قمار ہو اور شیخ رئیس ادب اکثر مجربین اسی پر ہیں و ہذا ہو الحق معذی اور
 مائیں کہ بہت ہوتا ہے کہ بیچ تپ کے قصد کی حاجت نہیں ہوتی اور کوئی مانع بھی نہیں ہوتا ہر مائیں غلبہ
 صفرا و زمام ہونے مادے کے اور سوائے اور قصد کرتے ہیں اور خون نکالتے ہیں اور اس سبب سے

لعل ہر راہ
 طرف حسرت
 بعد ہر وقت
 کے اطمینان
 اور علی حق ہر
 نزدیک ہر

طبیعت قوی ہوئی ہوا پر ماوس کے بسبب کم ہونے ماوس کے کہ قصد کو نام ہوا در تپ و در تپ
لیکن یہ دلیر تپ جب تک پختہ اور سن اور قوت اور مانند اس کے سعادت تکریم نہیں کر سکتے اور قوت
تپ دوسری ہوا در تپ انرا لنگہ نے خون کے کوئی مانع ہوا اور دوسرا دل گذار ہو خون بہت نکالنا
اکثر نہیں قصد میں تپ کو اوکاڑ دیتا ہر لیکن پہلے دل اور دوسرے دل اگر قصد کیا وہ اقرا
تکریم پائے بعد موقوف النفع فیہ اور جو لوگوں نے کہا ہوا در ہم بھی داخل میں لکھ لے بین کہ ماوسوں
البتہ نگانے کے محتاج نفع کے نہیں ہر اس قول سے منافقہ نہیں رکھتا ہر ایسے کہ نکالنا اور ہر اور کثرت
پہنچنے لگنے کے اور دوسرا ہر نکالنا خون کا اول دن میں مجبور ہر لیکن بہت نکالنا جب تک ماوسوں
نفع نہ پاوے غیر مجبور ہوا اور جو خون حار و طبع ہر بیچ دو دن کے نفع اسکا تمام ہوتا ہر اگر اکثر اجات
اور موانع سے غلی ہو قائلہ ہر بیچ بیان اُن احوال کے کہ انہیں اعتراض قصد سے واجب ہوا بین کہ
بیچ خراج شدید البرد کے اقتساب قصد سے لازم ہر ایسے کہ بیچ ایسے مزاج کے خون کم ہوتا ہر بلکہ نہایت
کم ہوتا ہر اور بلغم غالب ہوتا ہر اور ایسی حالت میں قصد با کثرت نہیں ہوتی ہر اور اسی طرح بیچ بار
شدید البرد کے ایسے کہ ایسے شہر وین خون نہ ٹکٹ اور قلیل الحجم ہوتا ہر اور اسی اگر قصد کریں ہر
غالب ہوتا ہر اور بیچ بدن کے عوض کرتا ہر بسبب نقصان حرارت کے کہ لازم ہر تھیں خون
اسی بسبب سے سرمائے شدید البرد میں بھی منع اُس سے کیا ہوا اور اسی طرح وقت درو شدید کے
ایسے کہ اوجاع شدید قوی التحمل ہیں واسطے روح کے اور شدید الانعاف ہیں قوت کو اور اس حالت
میں قصد نصف روح اور قوت کو زیادہ کریگی اور بھی بیچ درو شدید کے سوا اور طبیعت متوجہ طرف
محمود درو والے کے ہوتے ہیں اور قصد مواد کو اپنی طرف کشیدگی ہر اور یہ معنی بسبب اعتدال طبیعت
اور انجذاب مواد کا ہوتا ہر اور بہت مفاسد کو پیدا کرتا ہر لیکن جسوقت خوف اس امر کو ہو کہ درو
ورم کو پیدا کر گیا عضو شریف میں یا عضو رکیس میں یا اور عضو میں کہ مجاور اعصاب شریف کے
ہیں یا درو بسبب درم اعصاب باطنی کہ ہو پس اُس وقت میں موافق رخصت الجلی کے ساتھ
شرائط موصوفہ کے قصد روا ہر کافی ذات الغیب وغیرہ اور اس طرح بعد اتمام حمل کے قصد نہ کرنا چاہیے
ایسے کہ اقرا نقصان روح کا ہوگا اور اسی طرح بیچ جماع کے عضو کو ساتھ انزال کے ہو ایسے
کہ بسبب حرکات بدنی اور نفسی کے کہ جماع کو لازم بین تحلیل کثیر بیچ روح کے ہوتی ہو پس اگر

انزال کے ہو تکمیل مضبوط ہوگی بسبب کثرت خروج روح کے ساتھ منی کے اور اسطرح پنج من کے کچھ ہوا ہے
 سے کم ہو اسلئے کہ اسوقت میں رطوبات سہل التحلل ہیں اور خون میں تنگ نشین اور کثیر نہیں ہوا ہے
 اور بلغم کو غلبہ ہو اور ساتھ اسکے حاجت غلوی زیادہ ہو اور ان حالتوں میں قصہ روا نہیں ہوتا ہے
 لیکن جسوقت حاجت قوی داعی ہو اور قصہ سے بچاؤ نہ ہو کر سکتے ہیں اگر سبب لچھا اور غصیل سخت
 اور رگین وسیع اور متلی اور رنگ بدن کا سبب ہو اور قصہ کہ لڑکوں کو کرتے ہیں تبدیل کر کے کرنا چاہئے
 اور پہلے خون کثرت کرنا چاہیے تو طبیعت ساتھ نکالنے خون کے الفت کرے اور بدون ضرر کے ہو
 اور اسی طرح پنج من شیخوخت کے جہان تنگ کے لکھن ہر اسلئے کہ پنج من کے خون کم ہوتا ہے اور غریف
 قوی ہوتا ہے مگر میرے کہ حاجت قوی داعی ہو یا ایسا شیخ ہو کہ بدن اسکا موٹا اور قوت والا اور سخت
 گوشت اور سرخ رنگ کہ اس میں قصہ درست ہو لیکن افزا مانچا ہیے کرنا قطعاً اسلئے کہ اگر قصہ
 میں پنج جوالون کے درست نہیں ہو مگر ضرورت سے چھ یا سبب شیخون کے اور اسی طرح پنج بہت
 لاغر وں اور بہت فرہون کے اور زحالی بد لون اور سفید پوست والوں کے کہ سست گوشت
 ہوں اور پنج زرد پوست والے مدیم الدم کے ہر ایک قصہ نکرین اور ہر ایک اسلئے جدا کرنا
 چاہتا ہے چاہئے کہ لاغری دو طرح کی ہو ایک وہ کہ بسبب کمی خون کے ہو اور یہ لامحالہ قصہ کو
 مانع ہو دوسری وہ کہ بسبب تیزی خون کے ہو اور یہ ایسی ہوتی ہے کہ طبیعت بسبب اگر اس کے
 خون سے تصرف نہیں اور بدل یا تحلیل نہیں کرتی ہر کس خون پنج بدن کے جمع رہتا ہے اور مقدار
 میں بہت ہوتا ہے اور ساتھ اسکے بدن لاغریت ہوتا ہے اور پنج ایسی لاغری کے واسطے تحلیل
 خون کے قصہ کرنا اور واسطے بچانے تیزی خون کے لطیفات دنیا درست ہے اور فرق دنیا
 و دونوں لاغری مذکور کے خلل ہوتے عروق سے اور ضعف طبع سے کہ قلت خون کو لازم ہے اور
 سوا اسکے پوشیدہ نہیں ہے لیکن سن لینے فریبی بھی دو طرح ہو ایک وہ کہ کمی ہو اور اس حالت میں
 غلیظ طبع اور کمی خون کی ظاہر ہو اور حماقت قصہ کی ظاہر ہو دوسری وہ کہ کمی ہو اور پوشیدہ نہیں ہے
 کہ جو گوشت زائد ہو خون پنج عروق کے کم ہوتا ہے کثرت استحاجات الی اللہ اور باوجود قلت دم کے
 پنج رگون کے اگر قصہ کریں خوف اسکا ہو کہ رگین بسبب غلیظ ہونے کے دبا و گوشت سے دبی
 ہوتی ہیں اور حار غریزی شفق ہوتی ہے اور خون کہ پنج جاری عروق کے باقی ہو اسلئے انھما

پنج من
 تنگ
 غریف

اسکا خون
 اگر گوشت
 ہو چاہتا ہے

یہ
نہیں
ہوتا

طرف بعض فصولوں کے مندرجہ ہوتا ہے ورنہ قتل اور یہ خوف پیچ غریبی بھی کہ یہی ہر لہذا منع
فصد سے پیچ غریبی شمی کے اشد ہر لیکن منع کرنا فصد کا پیچ غالی بدنون کے ایسے ہر کہ خون انہیں کم
ہوتا ہے اور ضعف ان کے قوی میں بسبب مختلف اعضا کے جلد اثر کرتا ہے اور یہ ایسے آدمی قابل فصد کے
نہیں ہوتے ہیں لیکن سفید پوست والوں میں کہ مست گوشت ہون یا زرد پوست معلوم لم ہوں
ایسے کہ یہ لوگ قابل فصد کے نہیں ہیں بسبب کم ہونے خون کے اور بخنی تر ہے کہ زردی پوست
کی دو قسم ہر ایک وہ کہ خون پیچ بدن کے کم ہو ظاہر بدن میں یا باطن میں دوسری وہ کہ خون
پیچ بدن کے بہت ہو لیکن بسبب خلعت کے یا اور علت سے طرف جلد کے پہل نہیں کر سکتا
اور اس بسبب سے جلد زرد ہو اور یہ زردی مانع فصد کی نہیں ہر لہذا پیچ منع کرنے فصد کے
منصرت سے معلوم نہیج کھا گیا ہے اور اسی طرح پیچ اُن لوگوں کے کہ سیاریان لابی کہتے ہیں فصد
کھانا چاہیے ایسے کہ طول اعراض کا نقصان بہت خون میں لانا ہے اور بسبب ضعیف کرنے نہیج
کہ اراض طوئکہ کو لازم ہر گرید کہ فصد خون کا داعی ہو کہ اس صورت میں فصد نہیج لیکن ایسی
میں تامل کرنا مال خون کا واجب ہے اگر خون سیاہ اور غلیظ ہو لہذا چاہیے اور اگر سفید اور تر ہو
فی الحال بند کرنا چاہیے کہ پیچ نکالنے ایسے خون کے خطرہ عظیم ہے اور اسی طرح پیچ حالت استلا کے
طعام سے فصد نہیج کہ اس میں خوف اجتذاب مادہ غیر نفیج کا ہر طرف حروق کے بدلے اسے کہ نکل
گیا ہے اور اسی طرح وقت متلی ہونے اس کے نقل سے فصد نہیں کر سکتے لہذا کہ اس اگر مدہ طعام سے یا
اعضا نقل سے ہر ہوں اور فصد و موقت واجب ہو چاہیے کہ پینا اعضا کو پاک کہین اور ظاہر
کہ واسطے متقیہ معدہ کے اور جو اس سے متصل ہر بہترین چیزوں میں قرہ اور واسطے متقیہ اعضا مثل کے
حشہ اور ماند اسکے لیکن پیچ تخمہ کے جب تک تخمہ مفہم نہ فصد نہ کرین لہذا کہ اگر اس پیچ اس شخص کے
کہ فم مدہ اسکا ذکی الحس ہو یا ضعیف ہو یا مسفر اس میں بہت پیدا ہوتا ہو یا سہل القبول ہو فصول
فصد میں دلیوری نہ کرنا چاہیے خصوصاً ہمارے میں کہ خطرہ عظیم رکھتی ہے اور شاید کہ پیچ بعض لوگوں کے اسے
ہلاکت کو پہنچاتی ہے اور نشان فکی ہونے جس فم مدہ کا یہ ہر کہ وہ شخص نکلے شذذاع سے اذیت
بہت پاتا ہے اور علامت ضعف کی یہ ہر کہ اشتہا اسکی ضعیف اور در فم مدہ میں ہوتا ہے اور آثار
کثرت تولد مسفر کا پیچ فم مدہ کے اور نشان آسانی سے قبول کرنا مسفر وادہ کا ہمیشہ ہوتا ہے

اور مقدر خون نکالیں کہ غشی آوے اسلئے کہ غشی بسبب سرد کرنے قریح کے خون کو غلیظ کرتی ہر اور
بالمقدور زخف سے باز رکھتی ہے چنانچہ بیچ غشیوں کے مشہور ہر اور بھی غشی کا ہر کہ خون کو طرف
بایمن کے متوجہ کرتی ہے بمقابلت طبیعت کے کہ طرف دل کے حرکت کرتی ہے واسطہ غشیوں کے
اور اس سبب سے زخف اللہ موتوف ہو جاتا ہے بالجلد اجابت نکالنے بہت خون کی قوت غشیوں
ہر کہ بدن اس کے بند ہوتا مقدر ہر وہ مقدر اسکی بسبب افراط نکالنے خون کے بہرہی ہے لیکن
خدا کہ نہ بطور حاجت کے اتفاق ہو شدید المغرت ہر اور مقدر زیادہ کرتی ہے اس سبب سے
کہ رطوبت بدن سے کم ہوتی ہے اور افراط بسبب حرکت قصد کے گرم ہوتے ہیں اور رطوبت
شدیدہ ساتھ قلت رطوبت کے لاعلا موجب بیجان مفر کا ہے اور بھی قصد کو زبان کو خشک
کرتی ہے اسلئے کہ بیچ بدن کے خشکی پیدا کرتی ہے اور جو رطوبات زبان کی نہایت لطیف ہیں
زیادہ سب رطوبات بدن کے تحلیل ہوتی ہیں اسی سبب سے پہلے خشکی زبان میں ظاہر
ہوتی ہے بالجلد اگر ایسا اتفاق ہو تو لڑک اسکا مارا شیر اور شکر سے چاہیے کہ نہ کہ وہ باوجود لطیفہ
کے خدایت بھی رکھتا ہے اور اگر تقویت زیادہ مطلوب ہو اوراق گوشت فرائج کے بھی اس میں
زیادہ کریں اور اوپر گد چکا ہر کہ تو فیہ غذا میں چاہیے کہ نہ کہ معدہ کثرت مٹکنے خون سے ضعیف
ہوتا ہے قادمہ بیچ احکام تنقیہ قصد کے اور میان ان لوگوں کے کہ خدا انکی رات کو یا دن کو
کیا چاہیے اور قصد غبنوں کی تنگ چاہیے کہ نہ کہ اور سوائے اسکے جو چیز کے تعلق تنقیہ سے
رکھتی ہے جو وقت شکر اور قصد کی ملحوظ ہو اور شق مقابله بفضل کی کر نیکی چاہیے کہ نہ کہ
النبال میں کمولین تو حرکت مفصل کی کہ موجب کھولنے اور ظاہر کرنے شق طولانی کے ہے
مانع التمام کی ہو وے اور بھی قصد وسیع کریں تو مبلد بل بخا وے اور اگر با وجود ان سبب
اعرون کے خوف سرعت التمام کا ہو کہ پھر روغن زیت میں کر اہمین تھوڑا نمک ملایا ہو
آلودہ کر کے رکھیں اور اوپر اسکے بیچ با مدعیان اسلئے کہ روغن زیتون یکے سبب روغن
سوجب عسر التمام زخم کے ہیں بسبب منع کرنے اتصال لب زخون کے اور طمانک کا آہ
ہر کہ نمک تدارک کرے مقدر روغن کو کہ ارخا یعنی ڈھیللا کر مناسب روغن کو لازم ہے
اور ساتھ رطوبت کے حاصل ہونا فساد کا بیچ موضع شق کے متوقع ہے اور نمک بسبب تحلیف

رنا بہت کو دور کرتا ہے اور مدد و شفقت کو منع کرتا ہے اگر کثرت ہو کہ مقام فصد کا پیب لانا ہو اور پیب
 جاتا ہو اور فساد لانا ہو اسی سبب سے فساد جاہل روغن لگاتے ہیں بدون لگانے نمک کے
 قائمہ استعمال نہایت کا ساتھ کپڑے کے وہ ہو کر ویرنگ رہی اور جلد خشک ہو اور یہ سبب
 نوبہ رانغ التھام کی کہ کبھی گین اس صورت میں ہیں کہ تینہ فصد کا بعد ایام کے مطلوب ہوا سیلے
 اگر اگر اوسی دن تینہ کر نیکی احتیاج اس قدر تعبیر کی نہیں ہو جو بھی فصد وسیع کافی ہو مگر یہ کہ صاف
 فصد قوی الجلد یعنی سوٹے پٹے کا ہے اور زخم اسکا سرع التھام ہو کہ اس حالت میں اگر چہ
 بعد پیرامت کے تینہ کریں مراعات مذکور لازم ہوتا ہو تو شوق ملے ہو اور جانین کتدین منع
 نزدیک فصد کے باعث کمی در زخم کا اور مانع سرعت التھام کا ہے اور طریق تدبیر کا یہ ہو
 کہ روغن نہایت یا اور روغن اوپر موضع زخم کے خوب ملین یا موضع زخم کو روغن میں غوطہ
 دیوین بعد اس کے کپڑے سے ملین اور فصد کھولیں اور جس جگہ تینہ ایک دن میں مشغول ہو
 صاحب فصد کو سونے نہ دیوین کہ افعال طبعی نوم میں قوی نہ زیادہ ہوتے ہیں اور اس میں
 زخم فصد کا التھام پاتا ہے اور بہترین ایام واسطے فصد کے بیج جاڑون کے وہ دن ہو کہ ہوا سکی ہو
 اور اگر ایسا دن نہ پایا جاوے ادھر ضرورت داعی فصد کی ہو چلنا ہوا سے جنوبی کا مناسب ہو
 واسطے فصد کے بہ نسبت ہوا سے شمالی کے اور گرمیوں میں فصد اسکی اسلئے کہ مقصود بیج دن
 تنقیہ کے معتدل ہونا ہو گا کہ تو طبیعت کو کچھ تشویش نہو اور ریح اگر چہ سبب بار وین بہ نسبت
 بدن کے لیکن جنوبی نسبت شمالی کے گرم ہے ان اسباب سے کہ بیج بھٹ ہوا کے بیان ہو چکا
 پس چلنا اسکا باعث ٹھین ہوا کے ہو گا اور چلنا شمالی کا گرمیوں میں موجب تیرید کا ہو ہذا
 ہوا مطلب اور جانین کہ فصد و سوسہ والون کی اور جنونون کی چاہیے کہ وقت رات کے کریں
 بیج حالت نوم غرق ہو اور بھی بیج جنونون کے رگ تنگ کھولیں تو جلد تھم ہو اس لیے کہ کبھی
 اسلوب العقل کو خیال فاسد تدبیر ہو تا ہے اور پیر کھولنے اور کشا جہ کرنے بضع کے اور بکلیہ فصد
 سے پاک ہوتا ہے اور مراد فصد تنگ سے وہ ہو کہ شدید الوسعت نہ ہو اور قریب ابدال کے
 ہونہ یہ کہ اس درجہ تنگ ہو کہ خون غلیظ واجب لدفع نہ نکل سکے اور زجر واسطے فصد جنونون
 اور موسوسین کے رات کو اسلئے ہو کہ خواب رات کو غالب ہوتا ہے اور اس سبب بہر اور انتباہ

بلکہ عین ہوتی ہے اور بدن اذیت کے مقصد حاصل ہوتا ہے ورنہ حراویہ ہر کفہ وقت غفلت
 عین دن کو ہو یا رات کو اس واسطے کہ بہت آدمیوں کو قصد سے استقدر و سواس ہوتا ہے کہ قوت
 ماضی ہونے فساد کے غشی کرتے ہیں پس آدمی کو بیچ بیداری کے قصد نہیں کر سکتے اور اس طرح
 بیچ بخانین کے کہ طاعت اس امر کی نہیں کرتے ہیں اور فائدہ و وسر بیچ قصد بخانین کے رات کو
 بعد انعام بفع کا ہر خواب سے لانا مطلوب فہم صیانتہ عن الفح اور معلوم کریں کہ تاخیر کرنا بیچ
 قصد ثنی کے بنظر کئی چیزوں کے ہے ایک وہ کہ ضعف مخلوق ہوا اس سبب سے ایک مرتبہ
 مقدار کہ مطلوب ہر نہیں لے سکتے اور اس حالت میں استقدر کہ حال مقصد ہر محنت و کسر لینا
 چاہیے و لو کان بعد اس بیچ اور تاخیر تثنیہ کی اکثر سبب ضعف کے ہوتی ہے دوسری وہ
 کہ مادہ واجب الاخراج ابھی تک خوب پکا نہ ہو اور واسطے تخفیف اشتلا کے تمہور اخون لینا لازم
 پس اس صورت میں تاخیر تثنیہ کی ظاہر ہوئے فیج تک واجب ہر قسری وہ کہ مادہ لازم
 و دفع بیچ عضو جمید کے محصور ہوا اس وقت میں رگ کھولیں اور خون قلیل لیویں تو
 حرکت میں آوے اور تو جہ طرف نکالنے مادہ مقصود کے کرے بعد اسکے رگ کو بند کریں
 اس وقت تک کہ امید وار ہونے مادہ کی محل مقصود میں ہو بعد اسکے پھر کھولیں تو مادہ
 فہم دفع ہو اور نہایت تاخیر بیان ایک ساعت ہر اگر نفع سے محفوظ ہو جو تھے وہ
 کہ خون فاسد بہت ہو اور خون صالح قلیل پس یہاں تاخیر تثنیہ کی اس وقت تک کہ خون
 خون جمید کے کچھ پہلی قصد کے فرج ہو اور حاصل ہو وہ لازم ہوتی ہے اور یہ راز کل
 ہونے ضعف ثنیہ کہ بعد پہلی قصد کے ہوا تھا جان سکتے ہیں اکثر تثنیہ جس وقت حراویہ
 قصد سے جذب خون کا ہو گا لیکن فی الفصد المقصود بحسب انرف فاصد معدن بیچ پہلی
 قصد اور دوسری کے ایک دن ہے اور تقدیم اور تاخیر بھی مجوز ہے اس لیے کہ بیچ ایسی
 حالت کے بہت ہوتا ہے کہ دو پہر تک ایک پہر درمیان دیگر تثنیہ کرتے ہیں اگر تثنیہ توئی
 اور اسی طرح بہت ہوتا ہے کہ بعد دو دن کے زیادہ اس سے مشغی کرتے ہیں اگر تثنیہ
 بالجمہ یہ اسوہ پر اسے طبیب فانما کے مقوض ہیں جو اصلاح جائے کرے اور فقیر فقیر قانون
 اور شرح ایکے بالکل ملاحظہ کر کے مقاصد کو تحریر کرتا ہے اگر بیچ بعض جگہ کے مطابق لگا

ملاحظہ اس واسطے
 کہ بعد از قیام ہونا
 مطلوب ہے کہ خون
 عین و اس واسطے
 کہ کھلی نہ لے
 سے اس واسطے
 امداد کرے
 بعد ایک تثنیہ
 کے ۱۲

بست لیا ہوا نیلہ کہ متفرغ بعد استفادہ تھوڑی عادت سے بیشک منصف لانا جو گھر کے گھنٹی سینے
 جسکے تھینہ کیا جاوے درمیان دو متفرغ کے چکر کھایا ہوا اور قوت حاصل کی ہو اور خواب درمیان
 فصد اور تھینہ کے منع کرتا، جو کھانے فصد کو پہنچ خون کے واسطہ جذبات افلاطون کے باطن میں پس
 جس وقت تھینہ پہنچ ایک وقت کے تھوڑی عادت میں یا درمیان ایک دن کے فصد اور تھینہ
 نوم سے باز رکھنا چاہیے اور غیر التھینہ وہ ہر کہ بعد دو دن یا تین دن کے واقع ہو اسلئے کہ یہ امر کتاب
 زیادہ ہر ساتھ حفاظت قوت کے فائدہ پہنچ بیان اس چیز کے کہ بعد فصد کے مری رکھنا چاہیے
 اور قبل فصد کے ابتداء افسے کرنا چاہیے بعد فصد کے خواب بکمرین متصلا اکثر اعضاء میں بکمر
 اور انکسار لانا جو اور وجہ اسکی یہ ہر کہ فصد افلاطون کو حرکت لاتی جو لامحالہ اور حرکت افلاطون
 کی موجب اور تھانے بخورون کی ہوتی، جو پس جس وقت متصل فصد کے خواب بکمرین مری رکھنا چاہیے
 کہ بسبب نوم کے بخورے مذکور تحلیل سے باز رہیں گے اور پہنچ عضلات کے تھینس ہو کر فصد میں
 لال لاوی گے اور اد نے فاصلہ پہنچ فصد کے اور خواب کے دو پہر جو لیکن اگر کوئی شخص عادت خواب
 کی رکھتا ہو جس قدر اس کے وقت معتاد سے پہلے فصد بکمرین ہو تر ہو وبالغزور فاصلہ ایک پہر کا بھی
 اس کے حق میں کافی ہو اور بھی قبل فصد کے استقامت بکمرنا چاہیے کہ یہ امر اکثر تین موجب دشوار ہوتا
 فصد کا ہوتا، جو بسبب نرم کرنے جلد کے اور مستعد کرنے کے واسطہ زلی کے لیکن اگر صاحب
 فصد کے خون میں غفلت ہو واسطہ تلطیف اور تھیل دم کے استقامت قبل فصد کے بہتر تدبیر ہو لائی
 بعد فصد کے اعتدال حاصل کرنا چاہیے اسلئے کہ ابتدا وقت ضعیف ہونے اعضاء کے کہ تھینہ کو لازم ہو
 وبال ہوتا، جو اور پر اعضاء کے پس اسن وہ ہر کہ بعد فصد کے دو تین دن تک تھیل اور تلطیف
 غذا کی بکمرین اور بتدریج عادت پر رجوع بکمرین اور بھی بعد فصد کے ابتداء تعب سے اور
 ریاضت سے واجب یا تین بسبب کئی امر کے ایک وہ کہ فصد افلاطون کو تھیل دن میں لاتی جو
 اور ریاضت کے اس کے بعد واقع ہو عزیز تھیل کو دن کو ہوتی، جو دوسرا وہ کہ افلاطون بعد فصد کے حرکت
 میں آتے ہیں اور بدن کو گرم کرتے ہیں اور ریاضت بھی سخن جو پس خوف حدوث نمی کا
 غالب ہوتا، جو تھینہ کہ تحلیل حرکت کو لازم ہو اور جس وقت حرکت ساتھ استفادہ کے جمع ہو
 لامحالہ انصاف اسکا شدید ہو گا اور بھی بعد فصد کے اعتدال کو تھینس یا تین اسلئے کہ سہل اور فصد

اور نفع میں بیچ حق ضعیفوں کے یہی وضع ہوا اس سبب سے کہ اس شکل میں بچہ حاجت اعلیٰ قوی کی
 نہیں ہو بخلاف اور اشکال کے اور بھی بعد قصد کے استقامت عمل سے اتنا لازم ہو جو اسکی وہی ہو کر کتب
 منع یہاں تک کہ گندی ہوا اور مرد استقامت عمل سے وہ ہو کر اس میں تحلیل ضرور ہو لیکن استقامت کے واسطے
 ترتیب بدن کے اور تحلیل معتدل کے کہ میں منع اسکا بعد قصد کے اسی وقت تک ہے کہ بضع منہ نہ دیا ہو
 ایسی کہ اس میں خوف امتناع کا ہو لیکن بعد استقامت کے استقامت مطلب خفیف التحلیل نفع بہت کرتا ہے و بسبب
 تحلیل فضول کے طرف بعد کے منفع ہوتے ہیں بسبب حرکت اعضا کے قصد سے فائدہ بیچ احکام
 کلی کے کہ بعد قصد کے تعلق رکھتے ہیں اور حفظ اوٹکا محاسن ہوا جان کو کہ جس وقت بعد قصد کے عضو
 مقصود گرم کرے اور مادہ منصوبہ سلیم ہوا دے ایسی کرتا ہو چاہیے کہ طرف مقابل سے قصد کریں تو
 مادہ متوجہ اس طرف پھر مادیے اور تیز سلیم ہونے مادیے کی ایسی کہ بچہ مادیے مادیے کے وہی کے وہی
 یہ ہے کہ وہی رگ پہلے کمو لین اگر ممکن ہو ورنہ دوسری رگ اسی عضو مقصود متورم کی کمو لین خواہ
 مادہ کرتا ہو خواہ گر چکا ہو ایسی کہ اطراف ایسے مادہ موزی کا عضو متورم سے اوپر طرف عضو
 دوسرے کے کہینتا موجب فساد اور ہلاکت کا ہو چنانچہ قرشی نے حکایت کیا ہے کہ بچہ دشتی کے
 دستہ میں اور بعد اس کے ایسا اتفاق پڑا کہ آدمیوں کو اتلا خون کا ہوتا تھا اور بعد قصد کے ہاتھ
 مقصود میں گرم گرم سنج ہو جاتا تھا اٹھا قصد دوسرے ہاتھ کی کرتے تھے جس شخص کی قصد
 دوسرے ہاتھ سے کی ہلاک ہوا نا کاثر ہم تا تو افی السابج وقیل ہم یقی الے بعد العشرین پس
 اش احمرین احتیاط لازم جانین اور نزدیک گرم کرنے عضو مقصود کے بدون تحقیق مادہ کے
 قصد مخالف کی اجازت نیدیون لیکن جس جگہ کہ مادہ سلیم ہو ردی نہوا اور گرنا متوقف ہوا ہو
 و بیان بھی تھیکہ اسی عضو مقصود متورم سے کیا چاہیے کہ ہو ضابطہ کلیۃ فی تحقیق المادۃ المتعلقۃ الانصباب
 اور بھی بیچ استعمال مرہم سفیداج کے اور ملا کر نے مہر ط قوی البرد کے ساتھ روارت مادہ سے
 کے خوف اسکا ہے کہ مواد کو احتیاط اور اعضا سے شریفہ کے عائد کرے اور ہلاک کو پہنچا دے اور جو
 شخص کہ زیادتی احتیاط کی رکھتا ہے اور قصد کرے اور خون اسقدر کہ چاہیے نہیو سے قصد نہ کر سبب
 تحریک سواد کے موجب جی دھندلا عظیم کا ہوتا ہے تیز بیر جلیل القدر اسوقت میں نگرار کرنا قصد کا
 اور خون زائد نکالنا پس اگر کفایت کی جعفر ورنہ موافق غلبہ خلط باقی کے استغفر اللہ

مقارن فصل اربع بیان قصد اور محاسن کے
 مقصود گرم کرے اور مادہ منصوبہ سلیم ہوا دے ایسی کرتا ہو چاہیے کہ طرف مقابل سے قصد کریں تو
 مادہ متوجہ اس طرف پھر مادیے اور تیز سلیم ہونے مادیے کی ایسی کہ بچہ مادیے مادیے کے وہی کے وہی
 یہ ہے کہ وہی رگ پہلے کمو لین اگر ممکن ہو ورنہ دوسری رگ اسی عضو مقصود متورم کی کمو لین خواہ
 مادہ کرتا ہو خواہ گر چکا ہو ایسی کہ اطراف ایسے مادہ موزی کا عضو متورم سے اوپر طرف عضو
 دوسرے کے کہینتا موجب فساد اور ہلاکت کا ہو چنانچہ قرشی نے حکایت کیا ہے کہ بچہ دشتی کے
 دستہ میں اور بعد اس کے ایسا اتفاق پڑا کہ آدمیوں کو اتلا خون کا ہوتا تھا اور بعد قصد کے ہاتھ
 مقصود میں گرم گرم سنج ہو جاتا تھا اٹھا قصد دوسرے ہاتھ کی کرتے تھے جس شخص کی قصد
 دوسرے ہاتھ سے کی ہلاک ہوا نا کاثر ہم تا تو افی السابج وقیل ہم یقی الے بعد العشرین پس
 اش احمرین احتیاط لازم جانین اور نزدیک گرم کرنے عضو مقصود کے بدون تحقیق مادہ کے
 قصد مخالف کی اجازت نیدیون لیکن جس جگہ کہ مادہ سلیم ہو ردی نہوا اور گرنا متوقف ہوا ہو
 و بیان بھی تھیکہ اسی عضو مقصود متورم سے کیا چاہیے کہ ہو ضابطہ کلیۃ فی تحقیق المادۃ المتعلقۃ الانصباب
 اور بھی بیچ استعمال مرہم سفیداج کے اور ملا کر نے مہر ط قوی البرد کے ساتھ روارت مادہ سے
 کے خوف اسکا ہے کہ مواد کو احتیاط اور اعضا سے شریفہ کے عائد کرے اور ہلاک کو پہنچا دے اور جو
 شخص کہ زیادتی احتیاط کی رکھتا ہے اور قصد کرے اور خون اسقدر کہ چاہیے نہیو سے قصد نہ کر سبب
 تحریک سواد کے موجب جی دھندلا عظیم کا ہوتا ہے تیز بیر جلیل القدر اسوقت میں نگرار کرنا قصد کا
 اور خون زائد نکالنا پس اگر کفایت کی جعفر ورنہ موافق غلبہ خلط باقی کے استغفر اللہ

اور جب وقت صبح کو کچھ شخص کے خون سیاہ سوداوی زیادہ پیدا ہو جاتا ہے کہ اسکو تھوڑی مدت میں
مہریت خستگی ہوگی اس سبب سے کہ خون سوداوی اسبب بوسے کے بہ نسبت بھیدت امضا
شدیدہ کھل بہت ہر وقت بدن میں بھی پیدا کرتا ہے کہ یہ قلیل المقدار ہوا اور نکالنا اسکا قویٰ تخفیف کرتا ہے
لیکن ایسے شخص میں واجب ہو کہ کثیر بیچ نکالتے خون کے ٹکڑوں اور ہر مرتبہ تھوڑا نکالیں اور اگر
تغیر بیچ رنگ خون کے بنا ہر نو بجو بند کریں اور بعد قصد کے نچھ سودا کا سہل سے بھی لازم
باین ایسے کہ اگر ایسا کریں سن خوش میں برآوردہ غلبہ غالب ہوتا ہے اور سکتے اور نماندہ
پیدا ہوتا ہے ایسے کہ نکالنا خون کا اگر پیر فی الحال مخرج سودا اور جدت فروت ہو لیکن افراط
اسکی سبب لثامہ رطوبت کے قریب ہوا ہوتی ہے اور مزاج کو سرد کرتی ہے اور ہضم کو ضعیف
کرتی ہے پس نزدیک بنے سین باہر واپس کے امراض بارہ پیدا ہوتے ہیں پس ہر پیر نکالنے
بہت خون سے واجب ہے اور باین کہ بہت اتفاق ہوتا ہے کہ قصد حیات کی بجان میں لاتی ہے
اور حیات سبب تحلیل عضوات کی ہوتی لثامہ سطح پر کہ بدن میں غلط غلیظہ ہو لیکن تھوڑا
اوسا کن اور شر اسکا ظاہر نہیں اتفاق قصد کا پڑا اور وہ غلط سائل اور شوک ہو کہ تپ ہو لیکن
اور اس سبب سے کہ وہ غلط بیچ اصل کے تھوڑا ہے اور سبب قصد کے تھوڑا زیادہ ہر جزارت
بدن سے تحلیل ہوتا ہے اور یہ امر سبب اس کا اور افات ہوا سے ہو اور مزاج کو قصد کا
اوسکے حق میں نزدیک الما کے احسن وہ ہے کہ دو تین بیالہ شراب کے بعد طعام کے پوسے
توہر کرے بعدہ کو اور ہر ہضم کے اور سرعت نفوذ کے اور تدارک کرنے سے ضعف کو کہ قصد سے
حاصل ہوتا ہے اور قید صحیح کی اس سبب سے کی گئی کہ بیچ یعنی مریض کے تجویز شراب کی اس
کر سکتے ورنہ فی الحقیقتہ مریض زیادہ تر محتاج قوت کا ہے واپس اگر مریض کو کوئی نافع شراب ہے تو
تھوڑا پینا اس کے حق میں اس پر انتہاء جو شخص کہ بہت غشی کا ہے بعد قصد کے اسکو واجب ہے
کہ قبل قصد کے کرے کہ یہ امر نافع غشی کا ہوتا ہے اور اسی طرح قوت حالت غشی میں بلکہ افات میں
لانے والیوں سے ہر قائمہ بیچ احکام عروق مقصود کے جلا جانا چاہیے کہ جو کریں کوئی غائی
ہیں یا اور وہ ہیں یا شراب لیکن قصد اور وہ کی مروج ہے اور قصد شراب میں کی بہت مزاج
ہیں رکھتی اور اہل انکی قصد میں بہت اور جزا ہر میں کرتے کی سبب سے ایک

[illegible]

اور سلافتے سادہ سے مائل تر باسفل ہوا اور باسلیق پنج انت یونان کے بادشاہ عظیم کو کہتے ہیں اس
جو یہ رگ بڑے شعبہ ہر اس رگ سے کو بغل تائی ہر اس نام سے جسے ہوا اور پنج اس شعبہ کے اس رگ
کو کف سے تائی تھی چنانچہ ہر شعبہ کے ایک قریب جانب کف سے تائی ہوا اسکو کف کہتے ہیں ایک
جانب الباطل سے اسکو ابلی کہتے ہیں اور کف سے پنج شعبہ ہوا ایک شعبہ اسکا دلہنے سے اور کیا سے
نزد ملے کے پہونچا بدون لئے شعبہ ابلی کے اور اسکو قیفال کہتے ہیں اور باقی شعبے کف کے نیچے اگر
ساتھ شیمون ابلی کے شے ہیں اور عروق ہاتھ سواسے قیفال کے بالاتفاق اور سواسے جبل الذراع
بالاتفاق بالکل فلوک ہوئے ہیں شیمون کف اور ابلی سے بالکل باسلیق قریب فرق کے ہو چکر
وہ شے ہوئے بڑے شعبہ کو باسلیق کہتے ہیں بلکہ مطلق اور پارسی میں باسلیق باوریا کہتے ہیں
اور شعبہ جزو اسفل کو باسلیق ابلی بھی کہتے ہیں لہذا ذاتہ بالا بلا لہجئے از غیر مرکب من الکف اسلے
کہ معلوم ہوا کہ سب رگیں ہاتھ کی کہ فصد کیا جاتی ہیں مرکب ہیں شعبے کف اور ابلی سے مگر قیفال کہ وہ
بالاتفاق صرف کف ہوا اور جبل الذراع بھی نزدیک بعض کے اور قریب ہوا کہ بیان اسکا آدھے
اور بعض پنج وجہ نام رکھنے اس رگ کے نام باسلیق کہتے ہیں کہ جو وہ یہ سب ملنے کے دل اور باغ
اور ریه اور عیاب اور صدر سے اور رگون پر شرافت رکھتی ہر کہ وہ کب سے جی میں مشابہت
رکھتی ہر یہ رگ ساتھ بادشاہ عظیم کے اور فصد اسکی تنقیہ دم کا اکثر کبد اور طحال اور عیاب اور ریه
اور صدر اور دیرین اور رگہ اور ساق اور قدم سے اور جو عضو کہ نیچے گردن کے ہر کرتی ہوا اور
اسکی فصد کیا ہر کہ پہلے تلاش کریں کہ شریان اسکی طرف ہوا یا نیچے ہوا اور یہ اکثر ہوا ایک جانب
یا دو جانب ایسے کہ شریان ساتھ باسلیق کے لازم الزاقت ہوا اور اگر نونا اور ہوس اگر شریان نیچے
باسلیق کے ہوں فقط شتر لگا لگا وین خصوصاً اگر شریان نزدیک ہوا اور غائر نہو جان تک مگر جو
رگ کو شریان سے ایک طرف بیجا کر شتر لگا وین ایسے کہ پہونچا نہم کا شریان میں آفت عظیم ہو
اور اس صورت میں کہ شریان اسکی نیچے ہوں فقط مختار ہیں پنج طوالت بضع کے اور قریب کے اور
اگر دونوں جانب ہوں واجب ہر کہ طول میں شتر لگا وین اور اگر ایک جانب ہوں لازم ہر کہ اسطرح کہ
مورب کہ شتر کا طرف مخالف شریان کے ہو یعنی پنج قریب کے شتر کا اسطرح ہو کہ شریان میں
انتباہ بہت ہوتا ہر کہ وقت رطل کے پنج میں ظاہر ہوتا ہر اور یہ نفع کمی شریان سے ہوتا

اور کبھی باسلیق سے اور جس طرح کہ ہو واجب ہر کہ بندش کہو کفرنگ کو آسانی سے ملین اور پھر باندھین
 اگر عود کے پھر کہو کفرنگ اور اگر مکرر ہو اسی طرح کریں اور جب تک کفرنگ موقوف نہ ہو نہ کہو کفرنگ
 اور اگر کفرنگ اعلیٰ سے موقوف نہ رہے اعلیٰ کہو کفرنگ اسکو نہ کہو کفرنگ اور پھر باندھین کہ بہت ہوتا ہے کہ کفرنگ
 کفرنگ غلطی کے بواسطہ رابطہ اور اتصال کے شریان کو ڈنٹے سے چھریاتی ہر اور خفا و اسکو دریدہ جگر کو
 خفا واجب ہر کہ قبل رابطہ کے شریان کو کفرنگ کریں تو خفا سے محفوظ رہے اور منع کرنا خفا سے
 نزدیک کفرنگ کے مخصوص باسلیق سے نہیں ہر بلکہ جو رگ ہو اور نزدیک رابطہ کے شریان
 اور خود کے ظاہر جو جب تک کہ رابطہ کے کفرنگ سے اور منع کرنے سے وہ کفرنگ نہ ہو نہ کہو کفرنگ
 اور یہی باتیں کہ نیچے باسلیق کے عصب اور عصب بھی واقع ہر اتیسا اعلیٰ بھی نیچے خفا کے مرعی
 رکھنا چاہیے اور موقع اسکی خفا کا مختلف ہر نیچے شروع بیان عروق مقصود کے شیخ رئیس نے
 لکھا کہ اوپر باطن کے کفرنگ اور قرشی نے اسکی شرح میں تصریح اسپر کیا چنانچہ نیچے بحث فیصل کے
 لکھا گیا اور نیچے ذکر باسلیق کے شیخ رئیس نے تصریح کیا کہ کفرنگ انفلت فی خفا لئلا الذراع فوالا
 اور صاحب فیض نے بھی یہی کہا ہر اور سو سکتا ہر کہ واسطے رفع ہونے اختلاف کے کہا جا
 کہ جو شیخ نے نیچے ذیل باسلیق کے لکھا کہ نیچے باطن کے چاہیے کہو کفرنگ مخصوص اس حالت سے ہر
 کہ شریان اس کے پہلو میں ہر اس سے دو زیادہ ہوتی ہر نیچے اکثر آدمیوں کے چنانچہ شوقی کا
 اور لفظ فوالا سلم کی بھی اسپر وال ہر پس تناقض نہ ہو گا والہ اللہ عالم مقبیلہ اگر زخم شریان کو سلم
 پہونے عصب بندش کہو کفرنگ اور خون کو بند کریں ہر تم سے بعد اس کے اتفاق کندر اور دم لائون
 اور میر اور مر سب برابر لیون اور چوتمائی حصہ ایک جزو کا قطار اور تراچ ملا کر ایک پیرین
 اور ہشتم خرگوش کی اٹھین لگودہ کر کے غلوے بنادین اندرون شکاف کے بمعین اور یابی
 بست سراد سپر والین اور بطن سے اوپر کوئی چیز سے باندھین اور پھر کفرنگ کے کفرنگ
 اس طرح کہ سب بند ہونے خون کا ہو بدون لذیت کے اسلئے کہ سمیت آدمی کثرت در
 کہ سب شدت رابطہ کے ظاہر ہوا ہلاک ہوئے ہن اور بعد رابطہ کے تین دن تک اور
 اور ہر کہہ کے رکے تین دن اور بعد تین دن کے بھی افسانہ کریں اور شروع سے حاصل ہونے
 شفا تک واجب ہر کہ او وہی قابضہ ہما کرتے رہیں اور نشان پہونے خفا کا شریان میں ہر

یہ خفا کا
 کہ خفا کا
 کہ خفا کا
 کہ خفا کا

کہ خون رقیق شکر نکالے اور کوہر نکالے اور فیض ضعیف ہونے لگے اور بائیں گل کثرت فساد اس حالت میں شیران کو مستر کرتے ہیں تو مشعل نسو اور گوشت اس پر منطبق ہو جاتا اور خون بند ہو جاتا و کما ہے لاشاہ فی جراحات السیوف اور تہیر مستر شیران کی مشورہ مذکور ہوتی ہے بیچ فصد شیران سر کے کہ بعد فصد عروق اور وہ کے لکھا گیا جیل الذراع درگ ہر کہ انسی ساعد سے ظاہر ہو اٹے ساعدین متد ہوئی ہو بعد اسکے طرف وحشی کے کوئی نزدیک خروہ بانہ کے اور سبب متا ہونے اس رگ کے اس طرح کہ شامت رستی سے رکتی ہو جیل الذراع نام ہوا اور بیچ تحقیق اس رگ کے اور اسکے منافع کے اختلاف ہو اور وجہ اختلاف کی یہ ہر کہ رگ مذکور اکثر ماتھون میں نیاب ہو لہذا بیچ ذخیرہ کے لکھا ہو کہ جیل الذراع اکثر آدمیوں میں باسلیق ہو اور بعض آدمی میں ساتھ اکل کے ملی ہوتی ہو اور بیچ خلاصہ التجارب کے کہا کہ وہ مرکب ہو باسلیق اور اکل سے اور کتے میں کہ بیچ بعضوں کے ذبائہ باسلیق کی ہو یا جملہ اتفاق اطباء کا یہ کہ رگ مذکور انسی ساعد سے اٹے ساعد کو کوئی ہو بعد اسکے جانب وحشی کے میل کیا اور خروہ ماتھ سے قریب ہوئی ہو پس جو وقت کوئی رگ کہ سوائے اکل اور باسلیق کے اس مفصل کی پائی پافے حکم کرنا چاہیے کہ وہ جیل الذراع ہو خواہ درمیان اکل اور باسلیق کے ہو خواہ درمیان باسلیق اور البطن کے اور جواب یہ ہر کہ فصد اسکی صوب ہو مگر اس صورت میں کہ اسکی جانب شیران ہو کہ اسوقت میں مطول بہرہ ہو کمالا ینھ اور حکم اسکا موافق قول قداش بیچ کے مانند حکم قیفال کے ہو اسلئے کہ یہ لوگ اسکی بھی کتفی صرف جلتے ہیں اور نزدیک صوب ذخیرہ کے اور بعض مسافریں کے بیچ حکم باسلیق کے ہو واللہ سبحانہ اعلم اور فصد اسکا قیفال سے یا باسلیق سے حاصل ہو تا ہی علی اختلاف القولین موجود ہونا اور معدوم ہونا اسکا برابر ہو اور اسن سبب سے کہ اسکے فائدے میں اطباء کو اختلاف ہو ظاہر ہو کہ موجود ہونے اور اس رگ کے کشف اسکا ساتھ اغراض خصوصہ کے متفق علیہ ہو فصد اسکی کرنا کیا ضرور ہو البطل شعبہ باسلیق کا ہو اور اسکو باسلیق البطلی کہتے ہیں اور وہ موضع ہو اور ہر جانب وحشی کے طرف سے مقابل البطل یعنی بغل کے اور اسکو اسلم کہتے ہیں اسلئے کہ شیران اسکے نیچے نہیں ہوتی ہو اور طریق اسکی فصد کالیون ہو کہ اسکو بہت ملین اور گرم پانی والین بعد اسکے لابی پی سے اسکو

وہ جیل الذراع
وہ جیل الذراع

ریجی

باندہ میں اور ملکہ مقصودہ کو سیدھا رکھیں جیسا کہ زوایہ بغل کا فائدہ ہو اور رگ کو انگریز سے خوب
 پختہ بنا جائے بعد اسکے کھولنا چاہیے ملنا اور گرم پانی ڈالنا واسطے کہ عیال کرنے کے اور دھکے رگ
 مذکور کے اور ترقیق خون کے واسطے کہ رگ نہ کورنگ ہو اور خون اسکا غلیظ اور باندہ صاف باطل
 اور مضبوط نہ کرنا اسکو واسطے اسکے خمر کے کہ تو نیچے نشتر سے ایک طرف ہٹ بجاوے اسلئے کہ
 شدید الزوال ہو اور قائم ہو نا زوایہ بغل کا واسطے ان راق خون کے عریضے مانع فی اسلئے کہ شہور
 اور موضع اسکی قصد کا درمیان نہ ہو اور خضر کے ہر اور وہ نیچے اپنے اور پیلو اپنے شریان میں رکھ کر
 اور انقید ہو کہ اسکو سورب کھولیں لیکن مطلق افضل ہو اور اسلئے تسلیم اسلئے کہ ہر اور گزر چکا ہو کہ اسلئے
 باسلیق البلی کا ہر اور بنائے اسکے اسلئے واقع ہوئی ہو گویا اس سے نکلی ہو اور بیچ اسکی قصد کر کے
 باندہ صاف ہے اور ملکہ گرم پانی میں رکھنا اگر خون ضعیف الا بخار ہو تو خون جسقدر مطلوب ہو
 مکھلے اور اگر ملکہ گرم پانی میں رکھیں اسقدر تک رکھیں کہ خون خود بخود بند ہو جاوے اس واسطے
 کہ اس صورت میں سبب اسکے کہ یہ رگ باریک ہو اور خون اسکا غلیظ حاجت رو کئے کی
 نہیں ہوتی ہر بلکہ خون ایک قدر معتد بہ نکلمہ خود بخود بند ہو جاتا ہو اور اسلئے حاجی و باغ
 بعد اور جنب اور طحال کو بالذات مفید ہو اور اسلئے بائیں اعلاں دل کو بھی فائدہ کرتی ہو
 بیشر بلکہ سبب از کا بیچ جگر کے ہر اسلئے کہ اگر سدا مرض دل کا جگر سے ہو اسلئے حاجی و باغ
 زیادہ ہو اور اگر چہ باسلیق البلی اعلاں کبد کو اور باسلیق البلی اعلاں سبز کو سبب وسعت
 لطیف کے اور قرب خروج کے نفع تمام رکھتی ہو لیکن قصد اسلئے کی بھی سبب انا ناوہ کے جانب
 بعید کو باوجود کمی کھلنے کے فائدہ بہت رکھتی ہو کہ لاخیر طالع البحرین اور شیخ نے بیچ در وقت
 کے کھلا کا اثنی الا اسلئے من عرق الباسلیق فی علال الکبد والطحال اور علامہ نے بیچ شرح قانون کے
 بیچ بحث قصد اسلئے کے کھلا کا والا اسلئے رفیع البواسیر و باغ الطولہ المرمن والرقبۃ انتقاء بیچ فائدہ بزرگ
 بعد قصد کے جائین کہ بہ وقت قصد رگ مخصوص کی مقصود ہو اور خطا واقع ہو اگر حاجت ضروری
 وائی ہو چاہیے کہ کھلا رزخ کی نکیرین اور ربط اور شد میں مبالغہ نکیرین اور ایک دن یا دو دن
 درمیان میں فاصلہ دیکر کھولیں اور اگر حاجت ضروری ہو اور کھلا رگ قصود مجزوع
 کی مطلوب ہو چاہیے کہ اوپر بیچ سابق سے کھولیں اسلئے میں اور شیخ کرنا کھلا رگ موضع کا ایک دن

باندہ میں اور ملکہ مقصودہ کو سیدھا رکھیں جیسا کہ زوایہ بغل کا فائدہ ہو اور رگ کو انگریز سے خوب پختہ بنا جائے بعد اسکے کھولنا چاہیے ملنا اور گرم پانی ڈالنا واسطے کہ عیال کرنے کے اور دھکے رگ مذکور کے اور ترقیق خون کے واسطے کہ رگ نہ کورنگ ہو اور خون اسکا غلیظ اور باندہ صاف باطل اور مضبوط نہ کرنا اسکو واسطے اسکے خمر کے کہ تو نیچے نشتر سے ایک طرف ہٹ بجاوے اسلئے کہ شدید الزوال ہو اور قائم ہو نا زوایہ بغل کا واسطے ان راق خون کے عریضے مانع فی اسلئے کہ شہور اور موضع اسکی قصد کا درمیان نہ ہو اور خضر کے ہر اور وہ نیچے اپنے اور پیلو اپنے شریان میں رکھ کر اور انقید ہو کہ اسکو سورب کھولیں لیکن مطلق افضل ہو اور اسلئے تسلیم اسلئے کہ ہر اور گزر چکا ہو کہ اسلئے باسلیق البلی کا ہر اور بنائے اسکے اسلئے واقع ہوئی ہو گویا اس سے نکلی ہو اور بیچ اسکی قصد کر کے باندہ صاف ہے اور ملکہ گرم پانی میں رکھنا اگر خون ضعیف الا بخار ہو تو خون جسقدر مطلوب ہو مکھلے اور اگر ملکہ گرم پانی میں رکھیں اسقدر تک رکھیں کہ خون خود بخود بند ہو جاوے اس واسطے کہ اس صورت میں سبب اسکے کہ یہ رگ باریک ہو اور خون اسکا غلیظ حاجت رو کئے کی نہیں ہوتی ہر بلکہ خون ایک قدر معتد بہ نکلمہ خود بخود بند ہو جاتا ہو اور اسلئے حاجی و باغ بعد اور جنب اور طحال کو بالذات مفید ہو اور اسلئے بائیں اعلاں دل کو بھی فائدہ کرتی ہو بیشر بلکہ سبب از کا بیچ جگر کے ہر اسلئے کہ اگر سدا مرض دل کا جگر سے ہو اسلئے حاجی و باغ زیادہ ہو اور اگر چہ باسلیق البلی اعلاں کبد کو اور باسلیق البلی اعلاں سبز کو سبب وسعت لطیف کے اور قرب خروج کے نفع تمام رکھتی ہو لیکن قصد اسلئے کی بھی سبب انا ناوہ کے جانب بعید کو باوجود کمی کھلنے کے فائدہ بہت رکھتی ہو کہ لاخیر طالع البحرین اور شیخ نے بیچ در وقت کے کھلا کا اثنی الا اسلئے من عرق الباسلیق فی علال الکبد والطحال اور علامہ نے بیچ شرح قانون کے بیچ بحث قصد اسلئے کے کھلا کا والا اسلئے رفیع البواسیر و باغ الطولہ المرمن والرقبۃ انتقاء بیچ فائدہ بزرگ بعد قصد کے جائین کہ بہ وقت قصد رگ مخصوص کی مقصود ہو اور خطا واقع ہو اگر حاجت ضروری وائی ہو چاہیے کہ کھلا رزخ کی نکیرین اور ربط اور شد میں مبالغہ نکیرین اور ایک دن یا دو دن درمیان میں فاصلہ دیکر کھولیں اور اگر حاجت ضروری ہو اور کھلا رگ قصود مجزوع کی مطلوب ہو چاہیے کہ اوپر بیچ سابق سے کھولیں اسلئے میں اور شیخ کرنا کھلا رگ موضع کا ایک دن

میں بسبب خوف و دم کے جو مخصوصا کہ مقرون شدت قوی اور زیادہ شدید سے ہو اور نبی غسل بضع سے
 ایسے ہو کہ اس صورت میں کہ گذرنا خون کا ضرورت سے بچنے بضع سے ہوتا ہو اور یہ امر بسبب
 ضعیف ہونے فعل جبروح کے خوف و دم کا اس فعل میں زیادہ ہو اور بہتر یہ ہو کہ گدی کو گلاب میں
 یا مسرہ بانی میں بچا کر یا زہلین تو بسبب رجوع مواء کے دم سے امن و سہاوہ پر فواید کما لقا
 بحث کے کہا گیا ہو کہ گدی کو روضہ میں آلودہ نہ کرنا چاہیے مگر اس حالت میں کہ تثنیہ فصد کا مطلق
 اور اس زخم میں بھی جب تک کہ تخریر نک روضہ میں لاویں استحالی نہ کریں لہذا اور لازم ہو
 کہ رباط کو سطح باندھیں کہ شق جلد کا محاذات سرق سے خوف نہ ہو بعد از غازی رباط کے ایسے کہ محاذات
 تحقیق کی موجب انزلاق خون کا ہو کہ کینہی اور یہ ایسا ہوتا ہو کہ باندھتے ہیں احتیاط کریں کہ
 موضع مخصوص جلد کا کہ قبل باندھتے کہ رگ سے ملا ہو اسی وضع پر باقی رباط بعد دست کرنے
 رباط کے اور پوشیدہ نہیں ہو کہ پہلے رباط کو زور سے باندھتے ہیں واسطہ ظاہر ہونے رگ کے
 بعد اسے صحت کرتے ہیں تو خون بدو ان تکلف کے نکلے اور باقیوں کے بیچ لاغروں کے شد رباط کا
 بسبب غلیظ ہونے عروق کا اور احتیاس دم کا ہوتا ہو پس ایسے آدمی میں واجب ہو کہ رباط
 نہ باندھیں تو یہ بسبب فدا کے مانع ظہور رگ کا نہوا در بعد فصد اہمہ صحت کریں تو بیچ نکلے تو
 غراحم نہویں کلا فدیوں کے کہ باندھنا رباط کا سبب ظاہر ہونے رگوں کا ہوتا ہو اور بعضے
 مساو واسطہ فحی کرنے در دے تخریر کرتے ہیں اسطر سے کہ رباط کو زور سے باندھتے ہیں اور
 ایک ساعت اسی طرح رکھتے ہیں اور یہ امر اگر اذیت بہت کہ نہ پہنچا دے باک نہیں ہو اور
 بعضے واسطہ کم کرنے در دے تخریر کو روضہ میں چرب کرتے ہیں اور کہا گیا ہو کہ یہ عمل مخفف
 در دہ کا اور دیر کر نہوا لاقام کا ہو اور جو وقت کہ رگیں مقصود ظاہر نہ ہوں شیبہ انکے و غنڈہ کہ
 چاہیے کہ ہاتھ اسیر طین بطریق مسح کے ہیں اگر خون نزدیک مفارقت مسح کے جلد اس شیبہ
 میں گرے اور اسکو شقی کرے چاہیے کہ لانا والا فلا اور بعد فصد کے جوارود و غونے کا کریں
 چاہیے کہ جلد کو مکھوین اور بعد غسل کے چوڑوین تو مال اصلی پر آباوے اور گدی نہہم کرنا
 شکل رکھکر پٹی سے باندھیں کہ اقال الشیخ اور تشریح نے بیچ اس مقام کے لکھا ہو کہ گدی
 کرومی شکل اس تقدیر پر چاہیے کہ تثنیہ فصد کا مطلوب ہو ورنہ شلت شکل یا مریج شکل

بہار کے واسطے نکالنے اس غلطی کے کہ عدل اسکے مزاج کا ہوا تو نقد اسکا اسمال سے کفایت کرتا
 اور ان حالات سے رنگ خون کا ہوا سوا غلطی کہ اگر خون سیاہ اور غلیظ ہوا اور قوت سے نکلے
 اور کوئی نفوذ ہو چاہیے کہ نکلے دین تو بقدر معتدل لیا جاوے اور اگر تغیر بیچ رنگ اور قوت
 نکلے خون کے ظاہر ہو قبل لینے قدر مطلوب سے اعتماد اور برہنہ کے ہو اور بہت ہونا ہو کہ فصد
 دین بیچ شروع نکلنے کے خون سرخ اور سفید آتا ہے اور طیبہ کو معالطہ میں ڈالتا ہو پس اس وقت
 میں طیبہ اگر اور اپنے حدس کے اعتماد رکھتا ہو اور بسبب وجود علامات امتلا سے خون اور
 وجوب نکالنے اسکے کے اور کیا ہے چاہیے کہ نہ درے اور نکلے ہرے کہ قصورے زمانہ میں خون
 سیاہ اور غلیظ واقع ہوگا اور یہ بھی شروع فصد معتدل سے ہر اسلئے کہ بیچ فصد رنگ کے
 نکالنا خون غلیظ کا حال ہے لیکن جہاں درم ہو اور فصد کریں اور خون سیاہ نکلے پاک نہیں اور
 مقدار مطلوب لینا چاہیے اسلئے کہ بیچ قدم کے توجہ خون کا طرف عضو متورم کے ہوتا ہے اور
 تغیر اور حالات واجب المراتب سے بغیر چاہیے کہ طیبہ ہاتھ اور برہنہ ہاتھ غیر مفرغ
 کے رکے وہ چیز جو وقت تغیر کو حس کرے خصوصاً ضعف جلد بند کرے اور اسی طرح اگر اعضا
 خبر دینے والے ضعف کے ظاہر نہ ہوں مانند تشاوب اور تمطی اور فواق اور غشیان کے اور قوت
 تغیر بیچ رنگ خون بلکہ تغیر نکلے خون کے جلد ظاہر ہوئے اور حال یہ کہ کلنا بہت خون کا واجب
 ہو پس اس وقت میں اعتماد اور برہنہ کے ہر اگر بغیر مائل نصف نہیں ہونی پاک نہیں ہوا اور
 جقدر مطلوب ہو لینا چاہیے ورنہ اوسی وقت بند کرنا چاہیے اور مائیں کہ آدمی گرم مزاج
 فحل البدن متعدد ترین اور پرواقع ہونے غشی کے اور حال ابدان معتدل شکوہ کا کافی لگا ہے کہ
 اختیار بیچ بیان ان چیزوں کے کہ لازم ہے ہونا ان کا ساتھ فساد کے اور وہ کسی چیز میں یکساں
 کہ شہر بہت ہوں اور بغیر ان سے شہرور کھتے ہیں اور بغیر بدون شہرہ کے تو اوسے شہر
 مناسب ہوں کام میں لا دین اور بیچ فصد عروق زواک کے مانند و اجین بغیر شہرہ دار تیر
 اور شہرہ دار اسکو کہتے ہیں کہ شہرہ کا دونوں طرف سے تیر ہو دو تیری چیز یہ ہر کہ
 واسطے نکالنے کے مقرر ہوتی ہے یا پھر مرغ کا موجود ہو تو اگر غشی ہو جلدی سے اس لکڑی یا
 ہر کو مائی میں والین تو نکال دے کہ اس طرح ترین چیزوں میں واسطے اناتہ کے تو تیری چیز

بہار
 فصد کریں
 ہاتھ چاہیے

وہ الک از لڑاویں سک تیار رکھے تو اگر نصف یا نشی ہو جائیگا تو عورتی واسطے اندیش حرارت کے دیوانہ اور بھی نافہ مشک کا تیار رکھے واسطے سو گھانے کے اس حالت میں کہ اوپر گداز چکا ہو کہ قدرے ولی خیزوں سے جو فصد کے نشی ہو اسلئے کہ کبھی بعد غشی کے افاقہ نہیں ہوتا پس لازم ہو کہ بچہ و احاس کرنے علامات غشی کے تدارک اُسکا کریں تو غشی ہفتہ کو موقوف رکھے جو غشی وہ کہ دیر لازیب اور دوار البصر و الکلند کہ معترب گداز تیار ہوں تو اگر نرف واقع ہوئے تدارک کریں اور کھایا ہو کہ نرف الدم رحم شرمائی کو لازم ہو اور کبھی بیچ رحم اور نہ کے غشی ہو جائے ہو اور اگر وقت کند کو باریک کر کے اور شیم خر گوش کا اسین آلودہ کر کے بیچ بضع صاف ترف کے بھیرین جلد بند کرے خصوصاً ترف اور بکوا انتہا جانین کے غشی در میان نکلے خوگ کم ہوتی ہو اگر وقوع اُسکا بعد بند کرنے کے ہو مگر یہ کہ خون بہت لیا جاوے یا نجا صفر کا بدن میں بہت ہو اور بسبب حرکت خون کے وہ بخاطر دل کے جاوے کہ اس صورت میں بھی در میان نکلنے کے کثرت حدوث غشی کی ممکن ہو اور جو شخص کہ قبل فصد کے خون سے بیہوش ہو اُسکا دل ضعیف اور روح اسکی قریق ہو کہ خنوق ہو گئی اور جو کوئی کہ اپنے خون کے دیکھنے سے یا کوئی سگانہ کے خون دیکھنے سے غشی میں پڑے یا وجود نہ ڈرنے کے پس سبب اور اسکی دماغ ہو گیا بسبب خیال سوداوی کے اور تحقیق دیکھا ہے ایسے بہت آدمیوں کو اور جب کثرت حدوث غشی کی بعد بند کرنے کے اور نہونا غشی کا وقت نکلے خون کے یہ ہو کہ طبیعت اور روح وقت نکلے خون کے طرف خارج کے متحرک ہوتی ہو واسطے انتہا بضع کے اور یہ اور مائع غشی کا ہوتا ہو مگر نزدیک افراط نکلنے کے اور جب خون بند ہو گیا طبیعت اور روح طرف دل کے متوجہ ہوتی ہو اور روح بسبب انتشار کے اور مصاحبت خون کے تغیر طبیعتی سے کم ہوتی ہو غلط اور باطن کی تدبیر نہیں کر سکتی ہو بالفرد و جمیع ہوگی دل میں اور خواہ ظاہری بیکار ہونگے جب تک کہ بسبب استراحت کے اور روح پیدا ہو اور کیفیت گہرے مطلب کو تنبیہ و توحش بیچ میات مطبقہ اور مبادی اسکے اور جزائیت اور اہم غلیہ ممکنہ اور اوجاع شدیدہ کے فصد کریں اور قبل اسکے خون بقدر ضرورت کے نکالیں اور غشی واقع ہو باک نہیں ہو تدارک غشی کا کرنا چاہیے اور پھر فصد کرنا چاہیے تو موافق ہو

مقدار مطلوب کے فوٹوں کے لیکن اجازت اس محل کی اس صورت میں ہو کہ قوت قوی ہو اور انکار
 فائدہ بیچ بیان قصد شیرین کے کہ ہاتھ میں واقع ہو جائیں کہ دلہنے ہاتھ میں لیتے کف کے
 در بیان سبب اور اسباب کے شیرین ہرگز اسکو واسطے اوجاع مزین کہہ اور حجاب کے کھولتے ہیں
 اور نفع شیب ہوتا ہے چالیسوں کو دروگر تھا خواب میں مامور اس علاج سے ہوا اسکے کرنے سے
 بہت منتفع ہوا بعد اسکے فائدہ اسکا مشہور ہوا اور تجربہ میں آیا اور معلوم ہوا کہ انعام بضع ان
 شیرین کا کہ دل سے دو رہیں دشوار نہیں ہوا اور قصد انکی خوف نہیں ہوا اور بھی شیرین
 دوسری مائل تر شیرین مذکور سے طرف باطن کقدرت کے ہوا و منفعت اسکی قصد کی تری
 منفعت قصد اس شیرین کے ہوا فائدہ بیچ بیان عروق مقصود یا تون کے وہ یا درویدین
 ایک آنے صافن ہوا در وہ اوپر جانب انکی کب کے آئی ہر گز بڑی اور بڑا ہوا اور معنی
 صافن کے سلیم میں اور جو یہ رگ نیچے اپنے اور پہلو اپنے کے کوئی شیرین اور عصب میں
 رکھتی ہوا اس نام سے سے ہوئی اور نفع اسکی قصد کا یہ ہر گز خون کو ان اعضا سے نکالتی ہر گز
 نیچے کبد کے ہیں اور مارا کرے نواحی اعضا سے عصب عالیہ سے طرف اعضا سے سافلہ کے اسی
 سبب سے بیچ امراض موسمی و مانی کے تقدم قصد صافن کا مستحسن ہوا چنانچہ قرشی بیچ بحث بہت
 کے کہ شیخ رئیس نے اشارہ کیا طرف قصد قیصال اور صافن کے کہتا ہر گز قصد صافن کی اور محبت
 ساق اسوقت کر سکتے ہیں کہ مادہ اول قصد میں ہوا اور آخر قصد میں قیصال کھولنا چاہیے لیکن
 بسوقت مادہ سہمیں مستقر ہوا و معبود موقوف ہوا ہو بہر وہ ہر گز عروق جہہ کو کھولیں اور اوپر
 القہر کے حجابت کریں اور بھی بیچ شرح اسباب اور علامات کے بیچ بحث مانیو لیا کے کہ سبب کا
 امتلا تمام بدن کا ہو کھلا ہر بدون قید اول قصد کے و قصد الصافن اولی من القیصال لیکن
 الا جذب الی المكان البعید و حاتمہ فی النسا اور جانین کو قصد صافن کی اور اطمینان کرتی ہر گز
 اور تفتیح انواہ بواہر کرتی ہوا اور تمام مقام عرق النسا کے ہر بیچ درو عرق النسا کے اور واسطے
 حاشیہ ران او خضیدہ در قیصیب کے اور انکے قروح کے اثر تمام رکھتی ہر طریق اسکی قصد کا یہ ہر
 کہ پائون کو اوپر پختہ انگ سے باندھیں اور کئی قدم پھر اوپر اور گر وہ نیچے پائون کے کھلیں
 اور کھلیں تو پائون کو اوپر دباوے اور مقصود ان جیلون سے ظاہر ہوا مارا کرے اور اور ہر گز

مقدار فصل اربع بیان قصد اور محبت کے
 مقصود یا تون کے وہ یا درویدین
 ایک آنے صافن ہوا در وہ اوپر جانب انکی کب کے آئی ہر گز بڑی اور بڑا ہوا اور معنی
 صافن کے سلیم میں اور جو یہ رگ نیچے اپنے اور پہلو اپنے کے کوئی شیرین اور عصب میں
 رکھتی ہوا اس نام سے سے ہوئی اور نفع اسکی قصد کا یہ ہر گز خون کو ان اعضا سے نکالتی ہر گز
 نیچے کبد کے ہیں اور مارا کرے نواحی اعضا سے عصب عالیہ سے طرف اعضا سے سافلہ کے اسی
 سبب سے بیچ امراض موسمی و مانی کے تقدم قصد صافن کا مستحسن ہوا چنانچہ قرشی بیچ بحث بہت
 کے کہ شیخ رئیس نے اشارہ کیا طرف قصد قیصال اور صافن کے کہتا ہر گز قصد صافن کی اور محبت
 ساق اسوقت کر سکتے ہیں کہ مادہ اول قصد میں ہوا اور آخر قصد میں قیصال کھولنا چاہیے لیکن
 بسوقت مادہ سہمیں مستقر ہوا و معبود موقوف ہوا ہو بہر وہ ہر گز عروق جہہ کو کھولیں اور اوپر
 القہر کے حجابت کریں اور بھی بیچ شرح اسباب اور علامات کے بیچ بحث مانیو لیا کے کہ سبب کا
 امتلا تمام بدن کا ہو کھلا ہر بدون قید اول قصد کے و قصد الصافن اولی من القیصال لیکن
 الا جذب الی المكان البعید و حاتمہ فی النسا اور جانین کو قصد صافن کی اور اطمینان کرتی ہر گز
 اور تفتیح انواہ بواہر کرتی ہوا اور تمام مقام عرق النسا کے ہر بیچ درو عرق النسا کے اور واسطے
 حاشیہ ران او خضیدہ در قیصیب کے اور انکے قروح کے اثر تمام رکھتی ہر طریق اسکی قصد کا یہ ہر
 کہ پائون کو اوپر پختہ انگ سے باندھیں اور کئی قدم پھر اوپر اور گر وہ نیچے پائون کے کھلیں
 اور کھلیں تو پائون کو اوپر دباوے اور مقصود ان جیلون سے ظاہر ہوا مارا کرے اور اور ہر گز

نظارہ ہو فقط بندش کافی ہو اور معلوم کریں کہ یہ رگ پیچ یعنی آدمی کے سیدھی آئی از بردن
شعبوں کے اور شعبوں میں بعد ہونے کے قریب کثیف کے دو شاخ و دو جانب سے نکلتی ہیں
پس قصد نزدیک کرنا چاہیے اور انفل اس کی قصد میں یہ ہر کہ بضع مورب مالک اور
اور وقت قصد کرنے کے اگر کھڑا رہتا مقصود کا بدن تکلیف کے میسر ہو بہتر ہو ورنہ اگر
والا غلام دوسری وہ رگ ہر بدن نام کی کہ پیچ عرقوب کے واقع ہو اور گویا شعبہ صافن کا ہر
اور حکم اسکا حکم صافن کا ہو اور عرقوب بضم عین جملہ عصب غلیظہ کو کہتے ہیں کہ اوپر عصب پائون
آدمی کے نکلنا ہر قسمی عرق النساء ہر اور یہ ایک رگ ہو کہ جانب دشی پائون سے کوب تک
آئی ہو بعد اسکے اوپر پشت پائون کے بھی پہنچی ہو اور نشان اس رگ کا ہو کہ اس پر کئی گرہ
ہوتی ہیں اکثر اور نفع اسکی قصد کا پیچ در عرق النساء کے صافن سے مجرا تیز زیادہ ہو اور
قریب صافن میں ہو اور امور میں اور طریق اسکی قصد کا یہ ہو کہ دستار لابنی پائون لیکر ایک
سر اسکا محل مقصود میں کہ اسفل ساق ہو متصل شاتلنگ کے باندھیں اور باقی کو اوپر تمام ساق
اور ران کے پیمین اسکا کام سے اور عرض کو کہیں کہ کئی بار بیٹھے اور اٹھیں اور اگر
قبل قصد کے حمام میں گیا ہو مد تمام اوپر ظاہر ہونے لگ کے کہ تا ہر اسلیے کہ یہ رگ پیچ اکثر
آدمی کے فحشی ہوتی ہو اور جو ظاہر ہو چاہیے کہ قصد پائون مقصود کو اوپر انیٹ کے رگ کے اوپر
طرف دشی کوب سے کھولیں اور رگ کے یا نیچے اسکے اور چاہیے کہ طول میں کھولیں یا اسلیے
کہ دونوں جانب اسکے عصبہ ہو اور اگر قریب شاتلنگ کے نہ پائی یا وے شعبہ اسکا کہ
خضر اور بصر کے ہو کھولا چاہیے اور صافنی خضر لکھتا ہو کہ اگر یہ شعبہ پایا جاوے ورنہ
بصر کے قصد اسکی بہتر ہو اسلیے کہ خط سے محفوظ ہو اور اگر اسکا بظاہر نہو قریب شاتلنگ کے
کھولنا چاہیے شیخ رئیس نے پیچ قانون کے درمیان صافن میں کہا ہو کہ العرق الذی بین الخضر والبصر
من الرجل مقصد بعد قصد عرق النساء قبل انہ الفح من عرق النساء اور یہ کلام شعر ہو اس پر کہ رگ
کو پیچ خضر اور بصر کے ہو سو اس عرق النساء کے ہو جو دشی بالفن ہو اور وہ باطن رگہ میں ہو اور
جو اس مقام میں دو عصبہ سے یا بظان واقع ہیں رگ تک کہ یہ کای بھی یہی نام ہو اور بعضے یہ
کہتے ہیں کہ باطن رگ کو بالفن کہتے ہیں اور اس لگ کو کہ کورہان ہو اضافت سے عرق بالفن

منہ لکین نیچے کان کے دو چین

عرق الارض

عرق النشا

کیر قطب تریز منہ قطب

کر کے چکر میں بس ہی کفایت کرتا ہوا نفع انکی فصدا و نفع کرنا مصالح اوقتیہ اور درہ مرزن اور درہ مناد
منشاد و او جرب الارض خان اور جو الخفین اور غشا کا جو یا پھرین تین رگیں جھوٹی ہیں کہ سب سے کان کے
واقع ہیں ایک انہی سے ظاہر تر ہے فصدا کی شروع نزل اعلیٰ اور شروع الاذن اور شروع موزن کی
کا مکہ کرتی ہے اور سر کو قبول کرنے کا وعدہ منع کرتی ہے اور اگر اکر اعلیٰ کتے ہیں کہ فصدا کی نسل کو
باجل کرتی ہے لیکن جالیوس اس امر کا منکر جو حقیقی انہی سے دو ہیں بین اور وہ دو مری رگیں ہیں کہ
دو طرف گردن کے واقع ہیں فصدا کی شروع بنام اور خفاقی شدید اور میں منفس اور بولے گرم اور
تجہ الصوت اوقات لہو یہ اور جو کہ اکثر خون گرم سے ہوا پر بیماریاں طحال اور دونوں جنب کونانیہ اور
ملین انکی فصدا کا جو کہ طلیل اپنے سر کو طرف مخالف جانب مقصود کے جھکا دے تو رگ کینج جاوے گا اور
تو جاوے گا بعد کے و کمین کہ رگ کس طرف شد الزوال جو اس جہت کی خدمت سے فصدا کیرین اور شتر شتر و
کمولین اور اوپر کیا گیا اور گ شدید الزوال کو تیز شتر سے کہ دونوں جانب اسکے تیز ہون کو ملنا چاہیے اور فصدا
و طہین کی طیل میں نہ لیا و اب جو ساتویں وہ رگ ہو کہ اوپر سرنگ کے واقع ہے اس کو عرق الارض کہتے ہیں
اور موضع اسکی فصدا کہ وسط سرنگ کا جو کہ گہرے غریف کی ہوا و تفرق زمین انکی کے چھوٹے سے تیزی سے
پہنچ بالون کے بلکہ اسی امر سے دلیل پکڑتے ہیں اور یہ واقع ہونے کے اور اسکی فصدا کے لیے شتر
طویل الراس چاہیے اور طریق اسکی فصدا کا یہ جو اکثر کو جگہ معلوم میں لگا دیں بدون ربطا اور شتر رگ
اور خون تھوڑا اس سے نکلتا ہے نفع اسکا واسطے کف اور کدورت رنگ اور بد اسیرنگ اور شواہد
ناک کے مقصود ہے لیکن کہیں ہوتا ہے جو کہ پینج رنگ منہ کے سدھی مشابہہ کے پیدا کرتی ہے اور فصدا
غلیظہ زیادہ اکثر اسکے نفع سے ظاہر ہوتا ہے اور احوط اس میں وہ جو کہ پہلے فصدا ہاتھ کی کیرین بعد
اسکی فصدا کیرین آتھویں کی رگیں ہیں کہ تحت النشا واقع ہیں فصدا انکی واسطے سہ کے کہ خون
لطیف سے ہوا واسطے اوجاع قدیم سر کے مفید ہے خواہ بغیر غائے عجمہ مشدود نام پڑی ہو کہ وہ بھی
کان کے جو اور اصل اسکی خشاہد کہ بسبب اوقام کے خشاہد ہو گیا تنبیہ اسکا خشاہد کہ جو اور ان
رگون کو اس مقام میں کہ متصل فقر ہو کہ موشے ہیں نویں چار رگ ہیں کہ اوپر دونوں لب کے
واقع ہیں نیچے اوپر دونوں لب کے دو دو رگ ہیں اور ان کا نام چار رگ ہے جو فصدا انکی واسطے
قوع منہ اور قلع اور درہ اور اور ام اور استرنا و قریح لکے کہ اوپر اسی اور خشاہد کہ لب میں

وہ کہ اوپر طحال کے موضوع پر حصہ اس کی بیماریوں طحال کو فائدہ کرتی، یہ انتباہ بیچ بیان اوقات قصہ جانین کے قصد کے دو وقت ہیں ایک اختیار سی و دوسرا اضطراری وقت اختیار سی و تیسرے وقت النہا بعد تلامی منہم اور بغض فضول کے اور وقت اضطراری جو وقت ہو کہ حاجت قصہ کی داعی ہو تاخیر انہیں جائز نہ ہو اور اس وقت میں کوئی چیز مانع نہیں، اگر اگر قوت اور سن سامعہ ہوں اور کوئی مانع حاجت سے قوی نہ ہو اور معلوم کریں کہ واسطے قصد کے اول شہر اور آخر زاد و اسطہ او سکے برابر میں بخلاف حاجت کے کہ اول اور آخر شہر میں میں کر سکتے ہیں اور بیچ بحث حاجت کے دلیل منع اس کی اور دلیل تجویز قصد کی مشروط آتی ہے اور بعض لوگوں نے بیچ وسط قسم کے بسبب اختلافوں فاسد کے ساتھ صالح کے ترک کرنا قصد کا سخت جانا ہے اور جو چیزیں کہ قصد کو لازم ہیں ایسے غسل بضع کا اور طریق ربط کا اور اختیار کرنا شرع میں کا اور ماضی کے درمیان ذکر کرنے اور وہ اور شرع میں کے بحث سلم میں کہ بچے ہیں اور شرع رنگ بھرا ہوا اور کونکر اس کو لینا چاہیے جو پیشور میں بنے ذکر میں کیا تعلیم جس شخص کے پسینا سبب انشاء کے بہت نکلتا ہو علاج اس کا قصد ہے اور شاید کہ محمود معدود کو کہ واجب قصد ہے اگر اس عمل ایسی آدین قصد سے متعلق کریں قسم دوسری بیچ حاجت کے اور یہ دو طرح ہو ایک وہ کہ ساتھ شرط کے ہو اور عام، اگر ناری ہو یا نہ دوسرے وہ کہ بدون شرط کے ہو اور یہ بھی دونوں کے ہو یا ساتھ آگ کے اور دونوں کو دو بحث میں ذکر کرتے ہیں بحث پہلی بیچ حاجت مع الشرط کے شرط فارسی میں پاکی زدن کو کہتے ہیں اور یہ بحث متضمن ہے اور یہ دو فائدہ کے فائدہ بیچ احکام کی کے کہ تعلق ہر سن اور وقت سے جانین کہ جیسے قبل و دوبرس کے حاجت روا نہیں، بعد ساتھ برس کے بھی منع کیا ہے و فریغ کہ پہلے امر کی ظاہر ہے کہ اگر ایک شیر خوار کو حاجت لگانے خون کی کمتر ہے اور مستقیم نہ ہونا اعضا کا انہیں مانع زیادہ ہے اور وجہ منع بعد برس امر کی یہ ہے کہ بعد ساتھ برس کے کہ سن شوخت شروع ہوتا ہے سروری علاج میں غلبہ کرتی ہے اور غلط خون میں ظاہر ہوجاتی ہے وقت کم ہوجاتی ہے اور معلوم ہے کہ حاجت میں نہیں نکلتا ہو مگر خون قریق پس وقوع حاجت کا اس سن میں لانی غلط کو زیادہ اور طبیعت کو تھیر اور جلد میں پیوست پیدا کرتا ہے اور نکالنا خون مقصود کا نہیں ہو سکتا

اور حضرت شیخ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن عیسیٰ بن ابی طالب

بجائز فصل کے کہ آخر عمر تک رخصت ہو کر نہ راقوت کے اسلئے کہ تفسیر اسکا عام یہ تفسیر اور غرض
خون کو کم کرنے قبل بارہ برس کے اور نزدیک مضمون کے قبل چودہ برس کے قصد عام نہیں تو
اسیہ کہ بعد و قصد سے نہ لگنا بہت خون کا ہر اور اس سن میں نکلنا دم کثیر کا مانع نہ ہوگا ہرگز نہ
بہی تفسیر قصد کا شامل ہر اضافے کیسے کو بھی اور نہ لگنا بہت تفسیر کہ لازم ہر اور حفاظت ان لفظ
اس سن میں واجب زیادہ ہر لگنا بعد دو برس سے چودہ برس کے گذر تک قشر کرنا اور ہر
حجاست اور جو تک کے مستحسن جانا ہر لگنا واجب و مطلب بعد ان آنت کے حاصل ہوا اور سن
کہ منع کرنا حجاست کا بعد ساٹھ برس کے اور منع کرنا قصد کا قبل چودہ برس کے قصد ہر اسلئے
کہ ضرورت ہو ورنہ نزدیک حاجت قوی اور شدید کے کہ کرنا حجاست کا لازم ہو ورنہ کے کہنے ہیں
اور معلوم کریں کہ اول اور آخر عینے میں حجاست منع ہر اسلئے کہ ان ایام میں غلا واساں کہ چوتھے
ہیں اور باطن کی طرف رجوع کرتے ہیں اسلئے کہ ثابت ہوا کہ زیادتی اور کثرت حرکت بلوبات
نام کی بسبب تاثیر زیادتی نور مگر کے ہر اسلئے کہ حاجت کے اور مضمون خود ہر خصوصاً
اول نصف ثانی میں کہ تاریخ سولہویں اور سترہویں ہوا اسلئے کہ مستحق ہوا کہ رطوبات اور غلا
مدن کے بھی ہر اتنی زیادتی نور مگر کے زیادہ ہوتے ہیں اور بالفرد و ظاہر بدن کی طرف میل کرتے ہیں
اور پنج اور سلا حقیقی کے کہ تاریخ چودھویں اور پندرہویں ہر کمال غلبہ کو پہنچتے ہیں پس تو جب
باطن کو ہنوسے ہیں اور اسی سبب سے کہ غلا واساں بسبب لطافت کے سہل الحیرت ہیں
جلد تر باطن کو میل کرتے ہیں اور غلا واساں بسبب غلظت کے سرعت سے حرکت نہیں
کرتے پس ظاہر ہر کہ اگر تجربہ کا اتفاق ہر سولہویں یا سترہویں تاریخ میں خون فاسد کیلا
نیکے لگے و ہوا المطلوب انتقام جو منع کرنا سبب حاجت کے لینے اول شہر اور آخر میں واقع
ہوا مخصوص حاجت سے ہر قصد کو اس پر تیس نہ کرنا چاہیے اسلئے کہ اول اور آخر شہر میں
غلا واساں جمع ہوتے ہیں اور قصد خون کو باطن سے بھی نکالتی ہر بخلاف حاجت کے
پس نہ منع ہر نہ قصد نہایت یہ کہ پہلے ہفتے ہیں کہ غلا واساں لکھنؤ میں خصوصاً اس
کے شروع میں اگر قصد اختیار ہی میں توقف ہو ورنہ ہر اسی طرح آخر عینے میں لگنا کہ اسلئے
کہ انہما مادہ غیر شکاف کا بہ نسبت شکاف کے البتہ آسان زیادہ ہوتا ہر اور طبیعت کے

اور بقرہ وقت جماعت کا دن بڑا دوسری ساعت میں اگر فصل گرہی کی ہو اور تیسری ساعت
 تک یہ وقت میں اگر فصل جائزہ کی ہو ایسے کا سو وقت میں خون رقیق اور لطیف ہو جاتا ہے اور اس کے
 میں ملائمت کرتا ہو اور اگر چہ یہ وقت بیچ قصد کے بھی تھا ہے لیکن رعایت اسکی جماعت میں اس
 زیادہ کی حکمت اور اگر کہیں کہ جوئی کو وقت دویہ کے خون جماعت رقیق ہوتا ہے واسطے
 جماعت کے بھی وقت اولیٰ جو ہم کہیں گے اولیٰ ہونا اس وقت کا بقرہ وقت کے مسلم ہے لیکن سبب
 ایک مانع کے ترک ہو یعنی اگر جماعت دہیوں کو مقرر کیا دے خدا قبل اس سے دین واجب
 اُسکے اگر پہلے دہیوں کا ہر کہ ہم کہہ دی اور حروفی اس مدت میں کامل نہیں ہو سکتے ہیں
 بیس واقع ہونا جماعت کا اس حالت میں موجب جذب غدا سے خبر طعام النفع کا ہو گا طرہ غشو
 نجوم کے اور اس میں خوف آفتون کا ہر ایک آن آفات سے برص کجاست ہو اور اگر غدا نہ دین
 ظاہر ہو کہ اوپر زیادتی خلوص کے جماعت کرنا باعث ضعف کا اور اگر نہ ضعف کا طاف معدے کے
 ہو گا اور جانین کے جماعت بعد حمام کے منع ہو مگر اس شخص کو کہ غلیظ الدم ہو ایسے کہ اسکو چاہیے
 کہ پہلے استحمام کریں اور ایک ساعت آرام دین بعد اسکے جماعت کریں فائدہ ہے چچ احکام جرنی
 جماعت کے کہ اعضا سے تعلق رکھتے ہیں جانین کے مقدم بدن میں حسن اور ذہن کو ضرر کرتی ہے
 ایسے کہ بعد جس کا مقدم بدن ہو لہذا اکثر آدمی جماعت اس محل میں مکروہ جانتے ہیں اور
 جماعت اور بقرہ کے خلیفہ العمل ہو اور نافع ہو نقل حاجیوں کو اور یخف جفن اور یضد جربہ میں
 اور خرقہ کو لیکن نسیان لاتی ہو لہذا بیچ حدیث ثریف کے بھی اس سے منع واد ہو اور وجہ اسکی ظاہر
 کہ مضر و مانع محل حفظ کا ہو اور ضعیف ہونا موضع مجرم کا جماعت مع الشرط کو لازم ہو لہذا وجہ
 کہ بیچ جماعت بقرہ کے متواتر ایمل طرف اسفل کے کریں تو نفع و دن مفرت کے حاصل ہووے
 اور بقرہ گزرتے کو کہتے ہیں کہ بیچ سر کے واقع ہو اور جماعت اوپر کاہل کے خلیفہ یا ملحق کی ہو
 اور نافع ہو در و مشک اور حلق کو لیکن خم سے کہ کو ضعیف کرتی ہے پس بہتر ہے کہ اسکا قیضہ
 میل صود کی طرف کریں تو بے مفرت ہو لیکن اگر مقصود جماعت اس مقام سے ساقیفت نام
 اور کھانسی کا ہو تو نزل کرنا چاہیے اور قصد غیر مفید ہو اور تقویت خم سے کہ اسکی نفع سے
 اور صورت خورق کے منفعت اسکا لازم ہو کاہل مابین الکتفین کو کہتے ہیں اور جماعت اوپر اندر کے

اور تباہت اور پاشل کبک کے قطع کرتی ہے و فرماں کر کہ کو کر سید ہوا ہونا لگا کر مت اور فائدہ کرتی ہے جو کتا
 روی اور قروح متہ خبیثہ سے کہ بیج ساق اور بیانون کے ہون اور حجامت اور کھین کے نافع ہے چنانچہ
 حیض اور عرق النساء اور نفوس کو تشفیہ حجامت خاتہ شرط کے عین فائدہ دیتی ہے و ایک دوسرے سے نفع کرتی ہے
 خصوصاً حصو سے دوسرے وہ کہ باوجود نکالتے خون کے اور اختلاط ہر روح کو نہیں نکالتی جو غیر عمل
 تجویم سے اور اپنے حال پر باقی رکھتی ہے جو میسر وہ کہ اشتقاق اسکا اختصاص کیس سے تعرض نہیں کرتا اور
 جانین کو گراہنا نہ دینا واجب ہو کہ جذب خود کو رجعت سے کرے اور حیض مت موضع لگانے سے کاردم
 کرے اور جبکہ اگر ناچہ کا شہا ہو جائے کہ فرقت یا ہر مردہ بیگم بانی سے کہ اول بوارت ہو بلکہ مین
 اور گرد اس کے گما کرین تو زنی اس محل میں ظاہر ہو کر مجہ آسانی سے جدا ہووے اور ایسا و دم کو
 استعمال محاجم کے اور پر نوامی پستان کے کہ واسطے منع نزف حیض کے یا رعان کے کام میں لاتے ہیں
 اکثر ماض ہوتا ہونا واجب ہو کہ وضع محاجم کا اور نفوس پستان کے کرین اور طریق لگانے محاجم کا
 کہ سید بیج محل مقصود کے روضہ میں بعد اسکے جلد مجبہ لگا دیں بدون شرط کے تو دوسری ماض اس
 مجبہ کو کر کہ جدا کرین بعد اسکے شرط کرین اور گند چکا کہ شرط عین کر تا جا ہے بعد اسکے پھر مجبہ لگا دیں
 اور ایک مدت ماض صالح تک یکے بعد جدا کرین اور اند مجبہ پاک کر کے اور حصو کو بھی کتر سے سے پاک کر
 دوسری مرتبہ لگا دیں اسی طرح تین چار مرتبہ کرین تو خود بمقدار مطلوب نکل آوے اور پس جب جانین
 کہ سبب نہ دے نہ با عین کے دوسری یا عیسری یا مین خون کما نبی نہیں نکلتا جو کہ شرط کرین اور
 چاہیے کہ پہلے مرتبہ میں جو ماضیف ہو اور جلد او کھاریو سے بعد اسکے ہر مرتبہ آنے والے میں تدریج
 زیادہ کرین بیج قوت انتصاص اور دیگر کرنے قلع کے اور مد فراغت کے جب ایک ساعت گزشتہ
 غذا دیوں اور مخمض صفاوی کو چاہیے کہ بعد حجامت کے حب الرمان اور مار الرمان اور
 ہار اللہ با ساتھ کر کے اور کا ہد کو ساتھ سکہ کے تناول کرے بحوث دوسری بیج حجامت
 بلا شرط کے یہ بھی ساتھ آگ کے ہو یا بدون آگ کے جو بدون آگ کے جو جوتے سے جوتی ہے
 اور جو ساتھ آگ کے جو معروف ہو اور طریق اسکا اسی بحث کے آئین اور لگا اور حجامت
 کے شرط جس جوتے کہ ہو واسطے کمی تر خون کے استعمال کرتے ہیں ایک ان عرصہ میں سے
 یہ جو کہ واسطے جذب مادہ کے طرفہ مخالف کے کرین پیسے واسطے جس نزف ہم لیس کے وضع

خارجہ کا اوپر پستانوں کے کریں غرض دوسری واسطے ظاہر کرنے و دم غار کے کریں تو اثر دواسے
 مرقیہ کا آسانی سے پیو چنے ایسے کہ کسی مادہ متور بہ عمق عضو میں جوتا جو از ظاہر میں دیکھ نہیں جوتا
 ورنہ اگر کہیں کہیں اثر نہیں کرتی پس اس وقت وضع خارجہ کا کرتے ہیں تو مادہ خارجہ کی طرف خواہش کرتے
 غرض تیسری واسطے نقل کرنے و دم کے عضو شریف سے طرف عضو خفیس کے کہ مہیاہ میں جز
 استعمال کریں اور یہ جذب اول نکلنے و دم میں ہو سکتا ہے کہ مادہ اس جانب منتہ کرنا جو سبب
 جذب خارجہ کے مائل ہوتا ہے لیکن جب وقت و دم ظاہر ہو گیا نقل کرنا اسکا طرف مہیاہ کے
 دشوار بلکہ مستعد ہے اور منوع ایسے کہ باعث الم کا ہوتا ہے جو عمل متورم میں اور الم اسکا امداد دے کہ اگر ان
 غرض چوتھی واسطے سمجھیں عضو کے اور جذب خون کے اس کے اور تحلیل کرنے کے یہاں کے کریں
 غرض پانچویں واسطے روک کر کے عضو کے طرف مرفوع جیسی اس عضو کے کریں جیسے واسطے
 روک کر کے فقرے زائد کے وضع نمبر کا اور فقرے کے کرتے ہیں اور واسطے روک کر کے
 اثر ب نامہ کے بیچ خفیہ کے کہ اسکا نام قبل جز اور پرمانہ کے نمبر لگاتے ہیں اور واسطے روک کر
 خفیہ ہند دس کے لگاتے ہیں اور جوتے ہیں غرض چوتھی واسطے تسکین درد کے استعمال کریں
 جیسے قولنج شدید میں کہ سبب و دم کے نہواں بیچ درد ریاضی اظہار کے اور بیچ درد و دم کے کہ
 عورتوں کو وقت حرکت میض کے جوتا جو عضو متورم جو انون کو نمبر اوپر سر دے لگاتے
 ہیں اور نمبر کہ واسطے تسکین درد کے کہ تلہ بین چاہیے کہ بڑے ہون تو بہت موانع گرد
 ناف سے جذب کرے چاہیں کہ نمبر پلاش یا بیچ جذب بیچ کے موثر زیادہ جو عضو متورم
 کہ نار می ہوا اور جماعت اوپر سر بین کے برق الشاکو نافع ہے اور خوف خلق کو میسر ہے
 اور جماعت و میان و دنوں سرین کے اور دنوں زانوہ اور دنوں زانوہ کے لایم
 اور نفسہ سر کو نامہ دہ کرتی ہے اور جماعت اوپر نفی کے تمام بدن سے اور سر سے
 جذب کرتی ہے اور نامہ دہ دیتی ہے اسکا کو اور فساد میض کو اور بدن کو ہلکا کرتی ہے لیکن
 کیفیت استعمال نمبر مہی کی باعتبار رواج کے ہر شہر میں مختلف اور مناج اور مشورہ ہے
 بہترین طریق وہ ہے کہ اوپر عضو مقصود اکجماعت کے تہی کو جب کہ کریں اسطور سے
 کہ عضو کو تکلیف نہ دے بعد اس کے نمبر کو اوپر او نہا کریں اور گردہ اس کے میں خیر لگا دیں

اس طرح کہ ہوا کو طرف داخل کے لئے باقی نمبر ہے اس لئے کہ جس وقت پہونچتا ہوا ہے
خارج کا اس کے اندر متوقف ہوا گا آگ کے جل رہی ہو یا لہر در کچھ گی سبب متقطع ہونے سے
اشتعال کے کہ ہوا سے خارجی ہو اور ظاہر ہو کہ ہوا سے داخلی سبب حرارت آگ کے تعلق متنی ہوا
سبب بخنے کے مچھیر ہوا سے نہ کو ذیل طرف سردی کے کرتی ہو اور شکافت ہوتی ہو اور متعجب ہوتی ہو
طرف مکان تنگ کے پس اندر درت خلا کے جذب ہوتی ہو اور جلد اور گوشت کے متعلق ہوا
نہ کو کے ہین تو بھریں اس مکان کو کہ ہوا وہاں سے بواسطہ تکافت کے خالی ہوا ہو لیکن غایم
ہوون آگ کے پس سبب اس کے جذب کا امتصاص ہوا و داخلی کا ہو کہ لازم کرتی ہو جذب
جلد اور گوشت کو واسطے ضرورت خلا کے قسم قسیری بیچ لگانے جو کہ کے قسم نقص ہوا پر
تین بحث کے بحث پہلی بیچ بیان اقسام جو تک اور اس چیز کے کہ اس سے متعلق ہو جانین کہ
اہل ہند نے اس مقام میں بہت بسط کیا ہو اس لئے کہ ان کے شہر دن میں استعمال اس کا بہت
راکھ ہو اور اعلیٰ زبان اس سبب سے کہ اکثر انواع اس کے سے میں اہمیں مبالغہ اور طویل
میں کیا بلکہ اکثر قدامت اس کا حکم نہیں دیا لیکن اس سبب سے کہ تین بیچ بعض مکانوں کے
کہ لگانا مجھ کا دشوار ہو چونکہ کے لگانے سے کام نکالتے ہیں زیادتی اچھائی جو تک میں پاکر
بیان احوال ان کا لازم جانا ہو معلوم کریں کہ جو جو تک بڑے سر کی ہو اور رنگ اس کا سر کی ہو
پا سبز ہو اور جو روگتے والی ہو یعنی صاحب رغب اور جو شاہ مار یا ماہی کے ہو اور جس کے
اور خطوط لازم روی ہوں اور جو رنگ میں مشابہت ہوں کے ہوا استعمال نہ کرنا چاہیے ہے
کہ ان سب میں بہت ہو لگانا ان کا موجب اور ام اور غشی اور زرق الدم اور حمی اور زرقاد
قروح روی کا ہوتا ہو اور غشیوں لفظ مفرد جو صیغہ جمع پر اور دو نام ایک چیز کا ہو کہ رنگ
اس کا عادی ہو اور رنگ اس کا متغیر ہوتا ہو باعتبار تغیر و ضاع ناظر و ن کے اہمیں کہ ان لفظی
فی شرحہ اور بھی ہو کہ میں اس جو تک سے کہ بیچ پانی حافی روی کے ہو اور مختار ہو جو تک ہو
کہ میا طبعی سے اور جگر رہنے میں تک سے شکار کریں اور جو بعض لوگوں نے کہا ہو کہ جو تک پانی
رنگ والی نیون روی ہو مقبول نہیں ہو اور چاہیے کہ جو تک پانی ہو اور پانی سے مائل
بشری ہو اور خط زینچی متہ ہوں کہ یہ بدون مفرت کے ہو اور بھی جو رنگ شہر سید لہر

اگر مقبول نہ ہو تو توبہ و رجوع ضروری

یا کہد می 'ملون' عید شایہ چوٹی پڑی کے ہو یا شاہ دم جو سپے کے ہو یا مغیرہ اس عید بکانت جو
 او جو نک کہ شکم اس کا سنج ہو بہتر اُس سے ہو کہ پٹیا اسکی نہیں ہو حصو صا اگر جگہ اس کے رہنے کی پانی پانی
 ہو اور واجب ہو کہ ایک دن قبل استعمال کے شکار کر کے اور ندی کریں تو جو کچھ اس کے جوف میں ہو
 قوت و فہم ہو پیدائش کے نمود را خون بکری وغیرہ کا نزدیک اس کے ذالین تو قبل نکانے کے اُس سے
 غذا کرے بعد اس کے لیوین اور زو دیات اور دولت اُس سے پاک کرین تا مذابہ مرہ سے
 تو مستعد ہو و اسے لگانے کے بحث دوسری چ لگانے جو نک کے جانین کو جوتیت لگانا جو نک
 کا مشورہ ہو اور جو نک اچھی لائق اس کام کے موجود ہو چاہیے کہ اسکو میٹھے پانی میں کرکھان باسن
 میں ہو و الین اور تھوڑی دیر پانی میں پھرت دیوین جو اسے سیر الکرکت ہو جو کچھ پاک کہہ دین
 اور جگہ لگانے کی نمک پانی سے دھو کر ملین تو سنج ہو پیدائش کے جو نک اور سیر لگا دین اس طرح کہ
 معلوم ہو اور اگر جو نک جلد تعلق نہو اُس جگہ تھوڑی مٹی سر لگانے کی یا خون ملین کہ اس سبب سے
 نشا کا کام سے متعلق ہو کا اور جوتیت خون سے بھر ہون اور چھوڑنا انکا مشورہ ہو تھوڑا نمک
 یا مکہ یا پورق یا سونہ کہ چھوٹے کتان کا یا ابر مردہ جلایا ہو یا صوف جلایا ہو اُس پر چکرین کہ علم
 کرتی ہیں اور نہ زمین برگ پینول سے جدا کرتے ہیں اور بعد کرنے کے نیک وہ ہو کہ جو ہے مٹی
 کو چرسین تو تھوڑا اور خون دہان سے نکلے اور کیفیت ضارہ سی بھی کہ وہان ہلو کل آوے اور علم
 ہو جو تیار می ہو یا غیر تیار می اور واجب ہو کہ وقت نکانے کے بہترین جالس خون کی موجود ہو و
 تو اگر بعد کرانے کے خون جاری رہے جلد تدارک کر سکیں اور بہترین مالبات میں اس مقام میں
 ماز و جلایا ہو یا پورہ یا راکھ یا پچھل کر می جو اسے ہو بیت بار یکدہ نیسکر و دیر کریں بحث تیسری
 بیج مذائع جو نک کے جانین کہ بہت جگہیں ایسی ہیں کہ خاص ترقیہ انکا جمر سے ممکن نہیں ہو اور نہ شک
 نہیں ہو کہ اس وقت میں جو نک کفایت کرتی ہو لیکن احوط وہ ہو کہ جو نک کو اوپر ایسی جگہ کے
 لگانا کہ میں کہ لگانا جمر کا وہان ممکن ہو ایسا کہ چوسنا اُس جگہ کا بعد چھوڑانے جو نک اور نکانے تھوڑے
 خون کا لزم ہو اگر بعد دیر میں ہو اور بھی معلوم ہو کہ بیج اکثر طریقات کے حصو صا بیج عورتوں اور
 مردوں اور ضعیفین کے کہ تحمل تکلیف شرب کا نہیں رکھتی ہیں لگانا جو نک کا بہتر خیر ہو اور مایہن
 کہ جذب خون کا جو نک سے خود حضور سے زیادہ تر ہو جذب جماعت سے اسی سبب سے

اگر بعد چھوڑنے جو تک کے سیلان خون کا باقی رہتا ہو اور غماز بند کرنے کے ہوتا ہے خلاف شرط
 حماقت کے کہ ترقی نہیں رہتا ہو مگر جیسا اس صورت میں کہ پیش بہت لگا ہو اور بوجھ
 اور ارض غریزہ جلدی کے مانند سفاد و راد کے لگنا جو تک کا کثیر الاثر ہو اور جیسے اطباء منہ کا پرین
 کہ جو تک جذب نہیں کرتی مگر خون فاسد کو اور کتے میں کراسی سبب سے خون کا اُس سے ٹکنا ہو
 سیاہ ہوتا ہے جو کتے میں کراسی پر ٹکنا خون فاسد کے جذبہ جو تک سے وجہ عقلی عالم ہر ایسے کتے
 تدبیری ہو اور عصری نہیں ہر پس طبیعت ناذن اپنے خالق کے بسبب تدریج کے جو خون فاسد
 و تہی ہر لکان من شان طبیعت محفوظہ الجید و دفع الودی الم لیا و تما الفاسد خلاف حماقت کے
 کہ وہاں سبب ضرورت فساد کے جو اُس سے متصل ہو منسوب ہوتا ہو بدون توقف کے صالح ہو یا فاسد
 اختیار کرنا لگنا اُس کا بعد گدگدے نصف اول کے جیسے سے سچ سا بوجھ ثالث کے اور مانند ان کے
 مقرر کرنا سماعت دن کا اور رعایت کرنا اختیار اور اضطراب کا یہاں بھی مرعی ہو لایا و السبب
 یہاں اور شک نہیں ہو کہ جیسے حماقت میں ایک برس اور چھ برس کے لڑکے کو رخصت نہیں
 دی ہو اور بعد ساٹھ برس کے بھی اُس سے منع کیا ہو سچ جو تک کے وہی اختیار ہو لیکن سچ جو تک
 لڑکوں کو چھ مہینے کے بلکہ چالیس دن کے اجازت لگانے و دین جو تک کی کی گئی وقت حماقت کے
 اور نفع بدون نفرت کے دیکھا گیا اور ہند میں معمول ہو کہ بہت چھوٹے لڑکے کے کپڑے سے ٹکے ہوں
 تھوڑا سا خون کا سرخ بادہ مشہور ہو انہیں ظاہر ہوا اور ہر موقع کے جو تک لگاتے ہیں اور طرح
 وہ تین مہینے کے لڑکوں کو کرنا ف انکی ایک گئی ہو اور استعمال کرنے اعلیٰ اور ذرورت محفوظہ سے
 نفع نہیں پاتے واسطے لگاتے جو تک کے گردماخت کے احباب ازت دی میں نہ متوی
 مدت میں خشک ہو گئی اور تاثیر او یہ موضوعیہ کی فظاہر ہو لی اور احوط یہ ہو کہ بدون ضرورت
 قوی کے خون کو اوپر معدے سے نہ لیا جائے اور اگر اتفاق پڑے تقویت معدے کی نشاندہ
 اور مانند اسکے کہ بہت تین ایک مہفتہ تک تو بہت ہو اور جو عوام الناس سچ لگانے خون جو
 کے احتیاط ساتھ او یہ کے اور مانند ان کے زیادہ اُس سے کہ چاہیے کرتے ہیں لغو محض ہر لکان
 خون کا پس طرح ہو احتیاط انکی برابر ہو اور استعمال کرنا اشیاء گرم کا بعد ٹکے جو تک کے محتسب ہو اور

۱۔ لکھنے کے
 ۲۔ شان حماقت کے
 ۳۔ جیسا کہ وہ
 ۴۔ سچ جو تک
 ۵۔ سچ جو تک
 ۶۔ فاسد
 ۷۔ بسبب
 ۸۔ سچ جو تک

استعمال کرتا ہے اور اس کا بدون ضرورت کے بھی جو زمین بڑا اور قدامت پر کوہ میں محمود ہر فصل
 العاشر فی التی والا سہال والحققتہ فصل سو میں مقدار پانچویں سے ثابت ہے۔ میں
 اور مسئلہ اولتہ کے اور یہ فصل تین قسم میں کی جاتی ہے: قسم پہلی چتر کے ادا تو فیکہ کیوں بالادہ
 استعمالی مفاہیر و فرائض مستعمل کیوں تو کہیں ہوتی ہے اور اسے عادت سے مانع نہیں کے اور استعمال کرتا
 کے نظر رکھتا ہے اور بہت ہوتا ہے کہ نفاق ہو اس کے استعمال کو تو دیکھوں ان طعام طبعی امدادہ کو نصف
 مایہ اور یا من الاعضا اور کہیں ہوتی ہے ساتھ ساتھ تبادل کرنے طعام کے پس پاک کرنی ہے جس کو
 اور ہلکا اور بیک کرتی ہے اور اسے عادت سے عادی ہو جاتا ہے اور اس میں اتحاد اور ہوا اب ہم طالب کثیر
 اس بحث کو لازم ہیں ذکر کرتے ہیں کہی فائدہ سے میں فائدہ پہنچ بیان اس امر کے کہ تو دہرے
 ایک دم کہ واسطے صفا صحت کے کریں دو مری کہ واسطے دور کرنے مرض کے جو صحت میں کرتے
 میں محمود اس سے حفاظت کی ہے اس واسطے کہ تبادل غذا سے ہر دن تدا میں جو اجزاء طبعی
 تر اور نچ ترین مایہ داخل ہندے میں باقی رہتے ہیں خصوصاً اگر ریاضت نہ کرتا ہو یا ممدہ
 بار و شب ہو اور غذا ہو کہ منع ہونا اس کا تصور اکتیر ہو کہ فساد پیدا کرتا ہے اور اس کو
 کہ قبل کثیر کے کلا جاوے لہذا بقراط نے ایک مینے میں ایک مرتبہ عادت تو کی کہ لازم ہونا
 لیکن دو دن مسلسل تو وہ غلط کہ پہلے دن اپنی نگہ سے حرکت کیا اور نہ نکلادو دوسرے دن بیکے
 اور بقراط نے ادا کیا ہے کہ اگر کوئی اس ترتیب کو نگاہ رکھے اور بیچ نہ ادا کرے اور اس کے اسراف
 مکر میں نمان صحت کا میرے اوپر ہے اور شرط یہ ہے کہ تقریر دو دن مسلسل کا مینے میں واسطے
 تو کے بطور انتظام کے نہ تو دفع ہونا تو بیچ ہر شہر کے مویکین تالیخ مختلف میں کہ یہ بات حسن
 بسبب نہ مالوف ہونے طبیعت کے لیکن جو تو مرض میں کرتے ہیں دو طرح ہو ایک ہے کہ در
 نتیجہ ممدہ کے ہو دوسرے وہ کہ واسطے قلع اور جذب مواد کے آگاہ بعیدہ سے ہو جو
 پاک ہونے ممدے کے ہو واجب ہے کہ وہاں اوپر دینے سکھین کے اور ان غذاؤں کے
 کہ غلط غلط کیا کہ کریں مانتہ عجلی شعور کے قدر کریں اور اگر حاجت ہو تو ہوا پانی سوکے کا
 ساتھ سکھین سہلی کے دے سکتے ہیں تو تو آسان زیادہ ہو لیکن ساتھ اور یہ قوی کے ہرگز
 مکر میں اور مانتہ بیچ تو کر کے کے روا نہ رکھیں اس لیے کہ اور یہ قوی اور مانتہ قریب ہوا بدلتا ہے

ادنیٰ معدے کے جذب کرتے ہیں اور یہ یہاں منطوق نہیں ہے اور جو واسطے مذیب ہوا کے اعضا
بعیدہ سے ہو وہاں ادویہ مقویہ اور بانہ سے بجا و نہیں ہے لیکن جب تک کام آسان سے نکلے
شکل سے مشغول نہوتا چاہیے اور اگر احوال کوئی شخص کا معلوم نہ ہو پہلے اسکو آنا چاہیے قیادت
خفیفہ سے اگر سید پادین اور ادویہ غیر قویہ کافی نہوں بیچ دینے ادویہ قوی کے مانند خرق کے
پس نہیں ہر در نہ مرج اور تکلیف گوارا نگریں عوض قوی کے اور تدابیر سے مشغول ہوں اور چنانچہ
قوی سے بجا و نہیں ہے اور خرق غیر متعدد قوی کا ہی چاہیے کہ پہلے اسکو متعدد کریں اسطرح کہ غذا
نرم اور چرب دین اور ریاضت کو منع کریں اور چکنی چیزیں اور روغن کو لازم رکھیں اور
تبدیل عادت قوی کریں اور جسدن کو قوی تمام کرادینے کے قبل قوی کے طعام جمید مختلف الاوان
کھلا دین بدون مضغ کی تر کے لیکن جیسا ایسے کہ اچھا نا اگر تڑا دے رہنا طعام کا بیچ معدے کے
فساد پہلانے کرے اور کثیر ایسے کہ جلد قوی ہوئے کو قبول کرے بسبب اشیاء کے اور مختلف الاوان
اس واسطے کہ قوت دافعہ معدے سے مخالفت کرے اور اوپر ایک طعام کے شامل ہونا جس کا
بہت ہوتا ہے اور اس سبب سے فعل دافعہ کا اسیں خوب زیادہ نہیں ہوتا ہے بلکہ مختلف الاوان
کے کہ بسبب عدم احتمال معدہ کے دافعہ سے خراحت نہیں کرتا ہے اور بیچ قوی کے تابعت کرتا ہے
اور بدون مضغ کے ایسے کہ مضغ اغذیہ کا اور غیر اغذیہ کا قوت دافعہ معدے کو حرکت میں
لاتا ہے اور حرکت دافعہ کی مخالفت کرتا ہے، اسی سبب سے قبل قوی کے مضغ کرنے
علک وغیرہ سے باز رکھنا لازم جانا ہے اور وہ اشیاء کہ نہیں قوی ہیں متادل کرتا جیسے کہ ہو اور
فحل اور طبع اور خود بخوبی تازہ اور سیاز اور کراش اور مار الشیر نقل و اساتحہ حل کے اور چرب
بلقہ کا ساتھ شکر کے اور شراب حلو ساتھ شکر کے اور بادام ساتھ شکر کے اور خرچہ اور کھیر اور
تخم بان کے یا اصول انکے کہ کوٹ کر بانی میں بھگوئیں اور شکر ملا کر دیون اور شوربا ہے جلی اور
جلی فیلر کہ بیچ روغن کے پکا دین اور بیچ شہد یا دوشاب کے رکھیں اور مانند انکے اور نفع
اگر ساتھ شہد کے ہیں پیچے حمام کے قوی لاتا ہے اور اس سال بھی فائدہ بیچ ان تدابیر کے کہ دینا
قوی کرے کہ ہیں جن وقت کہ تہیہ قوی کریں اور امتلا بیچ معدے کے نہو اور کوئی مانع دوسرا
بھی نہو ریاضت اور تعب فراوین قوی کر اور دیرسانی سے نکلے ایسے کہ تعب حرکت اور سخن

اعلاط اور اس سبب سے مسودہ اسکا آسانی سے ہوتا ہے نہ فائز اسل بقطرانے کہا کہ اگر کوئی شخص کو تریق دے تو میں چاہیے تعدیل تریق اسکی تریق کے زیادہ ہوا و بیج نسکین اور تنویم کے کہ اور اگر چاہیے تو کو استفادہ تریق سے زیادہ ہو حرکت دے تو بدین کو اور اگر چاہیے کہ کو ساکن ہو بیج نسکین تنویم کے کوشش کہ تو اور بھی شکم کو نرم تھام سے باندھیں متدل بندش سے تو واقعہ خوش خلق سے بدون منافقت کے امن دیوے سلیسے کہ غاہر کہ بندش منصف مانع خلق کی نہیں ہو سکتی اور شدت قوی دشواری لاتی ہوا چاہیے کہ اسفل اس بندش کا قوی تر ہوا سٹے سے تو مدد کر بیج دفع کرنے مواد کے طرف اوپر کے اور بھی دو دن نگہ بر گردی چکے تریق سے منسوب ہوا زمین کا کھمکے تختے سے مانع ہوا اگر گہرے گہری کے بیج خرید چھوٹے کے سرسہ بھر کر یا زمین بہتر ہوا و بعد شرب دعا کے جو ایک نماز معتد بہ کہ اسٹین اثر حاصل ہو سکتا ہو گندے طرف تریق سے حویہ ہون پہل اگر طبیعت حرکت میں آدے ہما در نہ پر مرغ روغن خنادرہ میں جبر کے کہ خلق میں دالین اور اگر یہ بھی کفایت نہ کرے تھوڑا ملا دین اور اگر یہ بھی کافی نہ ہو حمام میں لیا دین کہ حرکت اور حمام اعانت کرتے ہیں اوپر تریق کے اور اسی طرح تسخین بعدے کی اور اطراف کی تسخین واجب کرنا تسخین معدہ کا مشی کو لازم ہوا اور ظاہر لیکن واجب کرنا تسخین اطراف کا مشی کو لازم ہوا ایسے کہ کبھی تریق کو بند کبھی کرتا ہے سبب مذہب سو دے سے طرف اطراف کے اور جس وقت بعدینے معنی کے کرب اور تقطیع واقع ہو پانی گرم اور زیت دیوین تو تریق لاوے یا مال اور جو خضر ناد و اکامیج معدے کے ضروری تریق کو تاثیر کرنے اور اگر قبیل تاثیر کے بیج عمل تریق بلدی اگر یہ واجب ہے کہ بیج منع کرنے تریق کے کوشش کریں ساتھ سو گھنے راجھ طیب کے اور دامنے اطراف کے اور پلانے تھوڑے سر کے اور متادل کرنے سبب اور بھی کے ساتھ تھوڑے سر کے اور بیج مال تریق کے سیعہ بیٹھے اور اگر کھڑے تریق کے بہتر ہوا اور کوئی مال اوپر پہلو کیکنہ نہ لگا دین فائدہ بیج ادعات احوال تریق کے بہترین اوقات تریق کے باقیبا حصول گہری اور اعتبار ساعات یومی و دہر دن کا اس واسطے کہ وقت گرم مدد دیتا ہو حرج اخراج کے لیکن اعتبار کرنا آدے دن کا بیج حق اس شخص کے جو کہ تریق نہ کرے ایسے کہ اگر تریق نہ کرے افضل اوقات اس کے حتی عین تریق پہر دن چکھنے کے ہوا ایسے کہ اگر آدے دن تک

ہے کہ یہ ایک جھوٹا غائب ہو گیا اور نیکو بھوک کا ڈکھانے ہو اور جانین کے گھر گناہ کرنا ایمان میں جو ستر
 وریہ کو اور اس شخص کو کہ تین و خیرہ مٹی قوی سے جو کرے اس لیے کہ یہ فکر کرنے کے مٹی جو تین
 تہہ جو کہ معاذ خدا سے غالی ہو کر کثرت ممکن سے کہ ہفتہ ہو و سہ مٹی نہ پیدا کرے اور ما کو
 بھی چاہیے کہ نقل سے پاک خون تو غلیظ معادن نہ آیا و سہ اور جہان کہ تو اور پر ہمارے کہ تین
 طعام لیلیٰ قلیل المقدار سے کہتے ہیں اور سہم امکان دو وجہ دیکھتا ہو ایک وہ کہ تو کہہ دلو
 مستاد اسکا ہو کر اسکو ہمارے زمین آتی ہو دو سرورہ کہ ہم معہ نہایت شدید نخس ہو اور نہا
 یہ مثل الفرج خرق کا نہیں کر سکتا ہو اور بہت اتفاق ہو تا ہو کہ رقت خلد کی شواہر ہی سے ہو
 لاتی ہو اس صورت میں غلیظ اسکی ساتھ متادل مستوجب الزمان کے لازم ہو فائدہ ہی
 شمار ان لوگوں کے کہ یہاں جنت تو کی نہیں کہتے ہیں منتبہ الصدور روحی النفس میں
 نہ منت الہم و دقیق الرقبہ خوینا واسطے حدوث و زعم حلق کے متعین المعادہ غریہ شرط نہ ہوتا
 انکو متعسر تو جان کہہ کہ ان لوگوں میں خوف آفات کا تو ہے بہت ہو خصوصاً کہ ساتھ اور
 قوی کے ہو لیکن اس جگہ کہ حاجت ضروری داعی ہو اور نہ اسیر میل سے اور آسانی سے
 نہیں کر سکتا باک نہیں ہو اور اسی طرح جو شخص کہ ضعیف الذیاع یا اکلہ و مکان میں کوئی چیز
 گرم باوی کہ دیکھتا ہو یا بیخ سینہ اور حجب کے ورم ہو تو درست نہیں ہو اور بدستور حالہ کہ
 اس لیے کہ اخلاط اید سے ان کے بدن بسبب تو کے پاں نہیں ہوتے ہیں اور قوت تو سے
 اضطراب ان میں ظاہر ہو تا ہو لیکن وہ تو کہ حاملہ کو خود بخود آتی جو نہ ہی نکرنا چاہیے مگر
 وقت ضرورت کے فائدہ ہیج بیان ان تدابیر کے کہ بعد تو کے چاہیے جب تو سے
 قانع ہو نہ ہو اور عجز کہ یہ پانی سے کہ ملا یا گیا ساتھ سر کے کہ ہو و هو وین ملانا سر کے کا
 پانی کے واسطے روح سوار کے ہو تو مادہ کہ معہ کیا ہو سر سے اور تر اوے اور نقل و دہ ہو اور
 بھی منظر اس کے سے غلط طریق اور چاہیے کہ تھوڑی مقدار ملکی ساتھ پانی سب کے کمال وین تو
 کو قوت قوی اور صلی کہ منع کرے اور اگر بواسطہ ظاہر ہو پانی اور حلات نہ یوں اس لیے کہ یہ
 چیزیں منشی ہیں بلکہ ساتھ شربت سبب و نہ کہ کہ ساتھ کچھ نہیں کہ ملا باہر و فہرہ اس کا
 کہ نفع شربت سبب کا قوتی معہ ہو اور فائدہ کچھ نہیں کا تحلیل اور تقطیع سوار کا کہ معہ ہی

باقی رہا جو اور اگر یہ اس کے عین کے شربت لیمو یا شربت خاص کا دیوین بہتر ہو دے اس کے ایک کپڑے
 خالی نشیہ سے عین ہر دو بھی تھوڑا کلاب اور معشکی اگر پلا دیں بہتر ہو اور یا عین کے پیاس بعد اس کے
 کہ واقع ہوئی ہر بدون تا شہر او یہ گرم کے دلیل کمال تاثیر کی ہر اور بعد اس کے جب تک اگر کسی
 تازہ کرے غذا دیوین خسو ما قبل اس کے غذا کھائی ہو اور بہترین غذا اور وقت میں غذا سے
 طلیف سیرین الٹ کثیر التذہیر جو مانند چوبہ حرج وغیرہ کے اور و طبعی کو عصارہ فیروز اور نوہا میں
 بہترین اور بعد غذا کے بہترین ہانم و یا پیاسیہ اور شراب خور کو تین پیالہ شراب کے اور
 بھی بعد اس کے استراحت لازم ہو اور تین شراب کی اور استحام اور یہ سب چیزیں واسطے
 دفع کرنے ایسا اور کمال کے عین لیکن حمام میں نہ ٹھہریں بلکہ نہا کر غلیظہ محل آدین تو سبب خالی
 ہونے اور ضعیف ہونے سے اس کے کربیب اس کے حاصل ہوا پر رطوبات معدے پر نگرین
 اور جو شخص کہ ترش کرے اور عادت اس کی عین ہو اور اس کی خف میں تھوڑی گرمی ہو اگر
 مقدار آدے دن کے غذا دیوین اور قبل غذا کے کلاب پلا دیں گرم کر کے اور جس شخص کو
 قسوداوی ہو اور دام کرے ابر مردہ سرکہ تیز گرم کیے ہو سے میں آلودہ کر کے اور جو
 کے کہ عین تو بلغم کہ سبب ضعف کے بیج معدے کے جمع ہوا جو پچلے اور جس شخص کو کوبلجی اور
 اس کو عصارہ فیروز اور نوہا میں لیکن چاہیے کہ ہر بیان اطراف کی نہ کھائے اس کے کو دیوین
 عین اور حمام خف میں بیج پیاسیہ حمام کے اکثر چھالین اور مکرر کر عین فائدہ بیج
 تیز اور اطراف کے بیج قسوداوی بخروج خون ہو و صورت اور اطراف کے بیج تھوڑے کو شہر
 کہ عین جس جیل سے کہ ممکن ہو اور اطراف باندھیں اور انمہ نافذ مقوی اور پر معدے کے
 عین اور بیج قسوداوی ہو اور تدا بیر عین کے واسطے دفع خون کے عصارہ فروما
 ساتر عین ارشی کے بیج کر آدین اور طبع کو نرم کریں اور خون کہ معدے میں ہوا اور
 کو قسوداوی سے بھی باز رکھے اور عین بلکہ کہ خوف مستعد ہونے خون کا بیج نوامی سینہ اور معدے
 ہو کہ عین دیوین تھوڑی تھوڑی بیف میں سرکہ کے تو خون کو سبب محرومت اور جلا کے
 پچھلا دے اور سبب بروقت فعلی کے اعطاف کو بھی منہ پر کرے اور خون کو گرنے سے
 سو خوف رکھے فائدہ بیج تدارک ان حالات کے کہ تو گرنے والے کو عین

نہا
 حنفیہ بیج
 نشان راس
 سے عین

ہوتے ہیں اور یہ احوال کئی طرح ہیں ایک وہ کہ تھوڑے اور درویشیہ بہرہ سیت کے غلبہ سے
 اندیشہ لگتی کہ اگر گرم پانی سے اور استعمال کرنا دہان ملین سے اور کھانا خافہ نہائی کا
 دوسرا وہ کہ کدھ شہید معدے میں ہوا اور باوجود کھانے کے دورہ تو تھوڑے سی پانی شہید
 چکنے سیرج المضم کا جو اور تھوڑے معدے کی روغن بنفشہ سے کھایا گیا ہو ورنہ خیر سے
 ساتھ تھوڑے موم کے تیسرا وہ کہ کھانے کا جو اور دیر تک رہے تھوڑے سی تھوڑے سی
 تھوڑے کرنا اور جانین کے تھوڑے فواق استملانی کو فائدہ کرتی ہو وہیں بخلاف گرم پانی کے کہ یہ تھوڑے
 استملانی کو نافع ہو اور یہی فواق یہی کو کہ کھانے الحلاج ہو یہی بہرہ نسل کے اصل میں اور یہی بہرہ
 تھوڑے تانی میں اور یہی تھوڑے کا اسوا سے کہ اگر تھوڑے پانی کا اور تھوڑے معدے کے زمانہ طویل تک
 اور تھوڑے زیادہ ہو اور خاصہ فواق استملانی کا جو کہ دفع ہوتی ہو بخلاف یہی کے کہ حدوت ہوا
 بدون تھوڑے کے نہیں ہوتا جو تھوڑے کہ اس سے امراض بارہ اور نبات اور انقطاع ہوت
 ظاہر ہو تھوڑے کہ شد اور ربط اطراف کا جو اور کما و کرنا معدے کا زیت سے کہ یہیں بہرہ
 اور تھوڑے الحلاج ہوا اور یہی تھوڑے اور گرم پانی کا اور تھوڑے سی تھوڑے سی تھوڑے سی
 جملہ ہیات سے ہو اور جانین کہ اگر تھوڑے کہ بعد کھانے ہو تھوڑے سی تھوڑے سی تھوڑے سی
 یا حدوت خلط کی کہ تھوڑے معدے کو نفع کرتا ہو اور تھوڑے تھوڑے سی تھوڑے سی تھوڑے سی
 جس جگہ یہی بہرہ سیست کے ہو زیادتی استفادہ سے اچھا ہونا اسکا دشوار ہو علاج اسکا اگر
 ساتھ تھوڑے روغن بنفشہ اور کدھ و کدھ اور دہان قوی المریط میں لا غیر قلمہ و جہ بیان
 منافع کر کے اور یہی ان امراض کے کہ اس سے دور ہوتے ہیں جانین کہ تھوڑے سیست
 میں واسطے اسکی حفاظت کے اثر تمام رکھتی ہو بشرط اعتدال کے اور وہ تھوڑے سیست کی اور تھوڑے سیست
 حدوت کی پہلے فائدہ میں کی گئی اور تھوڑے سیست میں کہیں بطور معبود کہ اور کھانا کرنا
 نہ تھوڑے سیست کی تھوڑے سیست کے نفع پہلے کہ اگر تھوڑے سیست کو مفید ہو اسلئے کہ منع بخار تھوڑے سیست
 بہرہ یہی کہ ہونے تصاعد بخار کے جو مادہ معدے سے نکلے گا بالضرورت یہی سیست میں ہوا ہو
 نفع دوسرا وہ کہ بعد کھانے بہرہ یہی پاک کرنے روح باصرہ کے انجوسے سے اسلئے کہ
 بصوت مادہ معدے میں سے نکلے جو معبود کرنا بخار کا یہی تھوڑے سیست کی تھوڑے سیست کی تھوڑے سیست کی

اور جو کچھ کہہ چکا ہو غرض کہ وہاں سے جو کچھ کہہ چکا ہو غرض کہ وہاں سے جو کچھ کہہ چکا ہو
 مدد سے کہہ چکا ہو غرض کہ وہاں سے جو کچھ کہہ چکا ہو غرض کہ وہاں سے جو کچھ کہہ چکا ہو
 اگر سے مقرر کیا کہ وہاں سے جو کچھ کہہ چکا ہو غرض کہ وہاں سے جو کچھ کہہ چکا ہو
 یا مقرر کیا کہ وہاں سے جو کچھ کہہ چکا ہو غرض کہ وہاں سے جو کچھ کہہ چکا ہو
 تو وہاں سے جو کچھ کہہ چکا ہو غرض کہ وہاں سے جو کچھ کہہ چکا ہو
 اتحاد سے سبب ملنے غذا کے مفرد سے مقرر کیا کہ وہاں سے جو کچھ کہہ چکا ہو
 مقرر کیا کہ وہاں سے جو کچھ کہہ چکا ہو غرض کہ وہاں سے جو کچھ کہہ چکا ہو
 بیچ معدہ کے شہوت صانع کو اسکا اور شہوت رومی کو عادت کرتا ہے تو بیچ معدہ کے
 اور تہل کو دو سبب اصلاح مفہم کے اور کر کے رطوبات کے لیکر وہ اعضاء کو انکو بیچ کرتی ہے
 بہت ہیں مانند ہستقامع معویہ بالترغیب ایدام لفرس غرق النساء شہ خالج قروح گرد و شام و
 لہون یرقان آتے اب انفس اور تمام پاریان اسفل کی اور باوی اور اکثر اعضاء رومی علوی کے
 اور موانع ترین انھماں کا واسطے ہو کے وہ نفس جو کہ قراح طبعی اسکا مفردی ہے اور لاغر ہو اور
 قتالی ہو موانع سے کہ اوپر بیان ہوے قائم و بیچ مفرد کے جانیں کہ تو مفرد مفرد و مفرد
 کی جو سبب کثرت حرکات متبعہ کے اور جذب مواد کثیرہ کے کہ اسکو لازم ہے اور یہی معدہ کو
 کرتی جو سبب افزا و تحریک آلات حیثہ کے اور یہی اجبر کو اور کان کو سبب تحریک مواد کے
 صرف اٹلے کے اور بھی دانتوں کو سبب تعلق اس چیز کے کہ تو سے نکلتی ہے اور یہی اذجاع غریز
 سر کو کہ مشارکت معدے سے ہون اور بھی حریج و ماعی کو کہ بواسطہ اور مشارکت معدہ کے نہ اور
 بھی پیدا ہو یہ کہ سبب انجذاب مواد کے حریج سے طرف انجذاب اور پیدا کرنے منف کے انجذاب
 اور یہی حریج کو اس لیے کہ گھی حریج میں امتلا ہو یا جو اور تو مفرد سے اینس اندماج ہو یا تا
 اور معدوم کریں کہ بعض آدمی خفیس الطبع نہایت حرص سے اور بیطعام کے ایک دن میں کئی مرتبہ
 شکم سے کھاتے ہیں اور ہر مرتبہ تو سے دفع کرتے ہیں یہ عمل بہت بد ہے اور اعضاء کثیرہ پیدا کرتا ہے
 و جلد بڑھا کرتا ہے اور اس سے واجب ہے اور یہی حال کہ وہاں سے جو کچھ کہہ چکا ہو
 و سہ ماہی پنج اسماں کے و اما اسماں فیہ شجرہ فیہ تقدیم اللہیات لیکن اسماں پس شجرہ کی کئی ہے

اُمین کہ یہاں تک کہ نفعیات سے بعد اسکے مسل وین و سکون بعد قیام الراجح للمنافع من النسیان
 کالسفر محل و النفع اور بھی شرط ہے کہ سکون کریں بعد پینے مسل کے اور یہی عین ان کو کو منع کرتی ہیں
 تنگی کو مانند ہی اور پوچھ نہ کہ ایسے کے تنگی موجب ہوگی ہر اور کو مسل عمل مسل کی ہر پس ہر ہر اس سے
 ضروری ہوتا ہوا ان افراد الاسمال فی تنادل یا کچھ پس اگر انرا ذکر سے مسل اس سبب سے وجہ کر کے سکون
 دان تھم رہا انداز مسل اور اگر بی جا دے دو اسے مسل اور عمل مکر سے نالایق ان لایقک الطبقتہ ان بعد
 مرضا غو فائیں ہر وہ ہر کہ حرکت نید جا دے طبع اگر سپید بکھر سے عرض خوف ناک کو دان احدث فالادل ان سادہ
 الی الحتمہ اور اگر حادث کی کوئی مرض کو پس ہر وہ ہر کہ دوسرے طرف تھنہ کے فائنا یتفرغ فانی البطلان
 من الافلاک یسین تحقیق کہ تھنہ نکالتا ہوا اس چیز کو کہ کزج شکم اور تھنہ کون کے افلاک جوتن یں مذکور تھا تمام ہوا اب ہم
 مشر و ما اسکو بیان کرتے ہیں کئی فائدہ سے یں اور ہر فائدہ سے یں منافع کثیر مستور یں فائدہ
 بیچ بیان ان تدابیر کے قبل مسل کے کام یں لاتے یں اور بیچ بیان فریق کے درمیان تلپیں اور مسل
 یائین کہ یسین بیچ اصطلاح اہلک کے اس چیز کو کہتے یں کہ مواد کو مہرے اور احاسے نکالے اور مسل وہ جو
 کہ مواد کو حرق اور اعضا سے مہرے نکالے مانند شحم حنظل اور یقونیہ کے اور استعمال ان خیر و نکا
 بدوان حاجت کے اور بدوان اصلاح کے رو انہیں جو اور یسین او یہ مسئلہ جملہ زہرون سے یں مانند
 دو و ہر ہرم اور خب للوک اور یاز یون غیر مدبر اور ریوتدینی اور مانند نک ایسے کہ استقران
 ان او یہ کا افراط سے ہوتا ہوا اور مہرے انکی تو کو دن اور اعضا کو تو می ہوتی جو اور استعمال ایسی
 پیزون کا کوئی وجہ سے رو انہیں جو اور معلوم کریں کہ احوال سب آدمیوں کا و حال سے باہر یں
 یا ہر کہ بدن انکا مستعد ہر واسطے اسمال کے یعنی یسین الطبیعتہ یں یا مخالف اسکے یں اگر قبیل چیتہ
 یں تقدم استعمال نضجات اور طبیات کا کافی جو اور ساتھ ان معقون کے کہ بیچ قسم ثانی کے تقدیم
 انکی شجب رکھا ہوا حاجت نہیں جو اور اگر قبیل دوسرے سے جو یعنی بدن غیر مستعد اسمال کے یں
 ویکما پالیہ کہ وہ محتاج تلپیں کے یں یا اسمال کے اگر محتاج تلپیں کے یوں مستحب ہر کہ او کو
 قبل دیتے تلپیں کے کہ یں کہ طعام کو کہ ایک وقت یا دو وقت عادت کھانے کی رکھتے
 ہوں او سی مقدار معین کو یں چار وقت کریں اور بھی عمومی مختلفہ تنادل کریں او مقصود ترک
 کرنے عادت سے اور تنادل غذا سے اور مختلف کرنے غذا سے وہ ہر کہ نومعدہ او برنفع کے

مستعد ہو اور ساتھ قوی حرکت کے کھالنے میں اس چیز کے جو اس میں ہو کہ کرے لیکن اگر حاجت
مسل کی ہو وہ بان تقدیم اندان اور کی ہو گندے۔ و انہیں جو اس واسطے کہ اختلاف اٹھے و اثر ہو
اور مال اسکے بعض کا بعض میں موجب ضعف ہضم معدہ اور باعث فساد و غلط غذا جو اس سبب اور لاحقہ
اس مال سے مناسبت نہیں رکھتا جو رافع نفوذ قوت مسل کا اعضا میں جو مخصوص اُن اور ارض میں
کہ بیچ اسکے نفع ضروری ہو پس واجب نزدیک پینے مسل کے ساتھ جب نفع ہو اور مطلوب ہو تو قدیم
استعمال منجیات اور طبیات ہو و مادہ افصاح ظاہری و زلف طریب کا یہ ہو کہ بدن ہو جو معمول ہو
آگاہہ ساتھ مال کے ہو اور بھی نسخہ و علاج سے کہ لازمہ مسل ہو اور علت تحقیق کی جو تفرقہ
لہذا قبل سینے مسل کے ترک تعجب اور جماع اور اعدا نفسانہ قدیمہ لازم رکھنا جو اس واسطے کہ یہ
امور مختلف ہیں اور طریب مندرجہ اور بہت کم مدت کو بیچ ترک اُن امور اور مسل کے چاہتے تیر
شبانہ روز ہوں اور بہت ترک منجیات قبل سینے مسل سے ضروری ہو تو روز مسل اور لہذا
مسل تاکہ بدن بحال اصلی ہو اور بطریق اولیٰ ضرور تیرہ ماہین اور نیک تیرہ منجیات قبل سال
و استعمال حمام طریب کا جو بیچ اکثر ایام کے لیکن خشک خراجون میں ایسا یہ کہ ہر روز بلکہ ایک دن
میں دوبارہ استحمام چاہیے فرما دیا ہو بہت ہوتا ہو کہ سبب اس کی داعی اور اس کے ہوتی ہو کہ ملک کی پانچ
انگوٹھوں آہرن کا ایک دن میں کئی دفعہ اور جانین کہ حمام باوجود طریب کے اور مادہ ہو
اور وہ ترقیق ہو اور جو اور تسبیل اور آگاہہ کرنا اسکا ہو اور وہی مطلوب نسخہ و من لو
جانین کہ موافق مواد کے نفع مختلف ہوتے ہیں اگر مادہ مسفر و می ہو مادہ الشیر مع شکریہ عود
منجیات سے جو اور اسی طرح سے اثر یہ مبرہہ طریب جیسے شراب اباض اور نیلو فر اور اس طرح
نقودات کہ شدید الخویۃ ہوں اس واسطے کہ افراط حوصت میں خضم ہو اور وہی نفع کے لیے
نفع مضر کو اور اگر مادہ سوداوی ہو بھی مادہ الشیر مع شکریہ کے اچھا نفع ہو لیکن اگر سودا
نمو لازم ہو کہ مادہ الشیر اس چیز کا کہ ملطف اور قلیل الشین ہو اور ساتھ اسکے تفریح رکھنا
اور تقویٰ قلب ہو و مسل کا وزیران اور ریحان کہ ساتھ اصل السوس اور تخم بادیان اور
اسکے کے مرکب ہو پکا وین اور اگر سودا و اختراقی ہو اس میں یہ ہو کہ بیچ مادہ الشیر کے مثل قشاونہ
وز ہر نیلو فر کادین اور بیچ اس وقت کے مادہ الشیر مبرہہ و نافع زیادہ ہو اور اگر مادہ بلخی

اور وہ بلغم خود بہر اوجہ بھی مادر الشیرین مکر کے نافع ہو اور مکر واسطے انضاج بانفسم غیر مائع کے
 جو تریجہ مستحق اور مائع جو پیاستہ دینا اور اچھا نفعات کا بیج اس رنگ کے شرابہ اصول ہونے
 سکینچین منضلی کے خصوصاً گالہ بیج اصل السوس مزوج ہو اور اسی طرح سے بیج یزید ازیاں اور
 بزرگ رفس اور زرد ایندوان اور تین اور تریب اور اصل السوس اور بزرگ یوشان کو یکا دین
 اور چلیبین اور تریب منضلی مع کل کر کے دین اور اگر کچھ سے سکینچین منضلی سکینچین بزرگ رفس یا تریب
 یزید ازیاں دین یہی عمل کرے اور جانین کے واسطے پکانے بانفسم کے تریجہ شدید روانین جو
 اس واسطے کہ درارت مفرد بانفسم کو خشک کرتی ہو اور اجزائے لطیف اسکو تحلیل کر تریب
 پس غلظت آسکے زیادہ ہوتا ہو اور خسر و ج اسکا شغیر ہوتا ہو اور افزا طعونت تشنگی
 کی لاتا ہو اور کثرت سے بانی پلاتا ہو اور اس بات سے بھی تریجہ بانفسم ہوتی ہو اور
 قرشی نے بیج شح قانون کے اسی مقام پر کہا ہو کہ ما یلد فیہ الا بالما کثیر الاستعمال التریجین
 الشدید فی الأمراض البلیغۃ اور واجب ہو کہ شجاعت کو گرم کر کے استعمال کریں مگر شرابہ اور
 نقومات کے واسطے نفع صفر کے کام میں لادین انکو بیج گرمی کے چاہیے کہ سرد استعمال کریں
 اور بیج جائزے کے نمونہ اگر گرم کر کے تو سردی اسکی تھوڑی ہو اور غلظتیں کہ بیج ایام انضاج
 دین چاہیے کہ بیج میں مرض کے مناسب ساتھ مرض کے ہون لیکن بیج حالت صحت کے گوشت
 آید موٹی مرغی کا یا گوشت یک سالہ سے بنا دین اور سفید باج چاہیے دین بیج اسوقت کے اجتناب
 شویات و تلایا و شجاعت اور مثل اسکے سے جو کمخف ہو لایم ہو اور اسکا مرق کا واجب
 اور ایش جگہ کہ گوشت نہ تو تریجہ مع شکریہ خوب ہو اور زردہ سفید مرغ سفید اور بھی بیج وقت
 انضاج کے اخر از حوامض اور مائع اور حریف اور عسفی اور بقول اور فواک سے ضروری
 جانین اور پیلہ پینے مسلسل سے طبیعت کو ساتھ خشن لینہ اور احرار حرقہ اور مانند اسکے کے
 ملائم کریں اور ہر اس سال کہ مقصود اس سے انضاج مواد کا عروق اور اعضاء بعیدہ سے
 ہو تقدیم انضاج اور تریب کی بیج اسکے لاید ہو خواہ بدن سے چند سال کا ہو یا نہ ہو غایت
 کہ غیر تعدد محتاج زیادہ ہوتا ہو ساتھ بیج اور تریب کے اور ساتھ بلین کی بھی مکر در صورتیکہ
 صحت مرض صحت تندرستی اور انضاج تھوڑا مادہ سے ضرور پڑے بیج اسوقت کے واسطے

بنا کر نہ بیعت کے بدستور تہذیب اور تہذیب اور تعلیم کے استفادہ چاہیے کرنا اور تہذیب اور تہذیب
 چاہیے نہ لانا فائدہ پہنچ تو ان میں ضروریہ کے تعلق ساتھ مسل کے رکھتے ہیں جو کہ تہذیب ساتھ
 مسل کے نمودارے قومی انکو ندین جب ملک کا امتحان اُسکا پہلے ساتھ دو اسے ضعیف کے
 کو لین اور اسے ضعیف سے با یک بنش اور تہذیب اور تہذیب اور اس کے تہذیب کا ضعیف الامم اور
 حتی الامکان مسل قومی ندین کیونکہ بہت ہوتا ہے کہ اس کے قوت مسلہ اور اسے استدادہ کہ تہذیب
 اور اس سال تہذیب ہو اور علاج کثیر سے تہذیب ہو اور حیثیت کے تہذیب بہت ہو اور قوت ضعیف پہنچ
 کسی حال کے دوسرے قومی کہ بدن کو یکبارگی پاک کرے ندین بلکہ ساتھ وادے نرم اور
 کمرے کے تہذیب کرین اور درمیان سے استفادہ کے ساتھ اغذیہ ملائم اور لطیف کے حفظ قوت اور
 اصلاح غلط تہذیب کی کرین لیکن اس جگہ کہ قوت قومی ہو اور غلط فائدہ تہذیب کی بارگی اصلاح
 چاہیے کرنا ساتھ وادے موافقہ کے اور اس جگہ کہ قوت قومی ہو اور غلط بہت ساتھ وادے تہذیب
 اور مرآت کثیرہ کے تہذیب کرین اور اس جگہ کہ قوت ضعیف ہو اور غلط بھی تہذیب سے ہون شربت اور
 تہذیب ضعیف کافی ہو تو ہرگز اوپر قوت کے کوئی متور نہ ہو پنچے اور عین کے دو آدمیوں کو دو
 فوجی پنچا پیے دنیا ایک گرم شہر کے رہنے والے کو انہی شہرین دوسرے شہر کے کو انہی
 کی پیچ تو بیچ یا بس کے انتفاع ساتھ اشیاء نرم لزوج کے بہت ہوتا ہے لیکن تین آدمیوں کو نام
 ہو کہ مسل قومی دین ایک بار شہر کے رہنے والے کو بیچ ان کے شہر کے دوسرے اس شخص کو
 کہ پانی بند پیے تہذیب اس شخص کو کہ طول ہو بیچ شہر بارہ کے واسطے سردی کے کہ ضعیف کو بیچ ملی
 عمل کی ہو اور بیچ انہی کے واسطے غلط اخلاص کے اور واجب ہو کہ معدہ اور قدم مسل پینے
 واسطے کو گرم رکھیں اور نرمین کہ بعد پینے کے سیدھا پیتے تو دوا بھی معدہ سے پیچے اور
 اور انکسائس کا ٹھہرے اس وقت تہذیب اور حرکت کرے تو اعانت دے اور تہذیب اور
 حرکت کثیر کے کہ دفعہ ہو اور قومی ہو ہرگز نہ چاہیے کہ فوج دوا کا ہو ساتھ جلدی کے اگر جس شخص
 کہ بہتہ مسل کے خوف حدوت کر بہا و شیان کا ہو چاہیے کہ دوا و زہر یا تین روز پہلے پینے
 دوسرے کو کرے اعتقاد کر سیکہ بعد پینے مسل کے بد تہذیب و طرح جو ایک وہ کہ دوا کر بہ کرنا
 والی ہو جلد سے برفاں اور نہ نشہ اور سدا اور انیتون اور ماند اس کے اور اس مقام پر قدم تو کا

بر خلاف اسکے برعکس لیا ذائق اور احتیاط اور خارج فصل اور رواج وقت اور خاصیت ہوا کو
 بیچ اس امر کے واجب ہو تو اور بہت ہو کہ بیچ یعنی بلاد و بیچ یعنی بدنون کے احتیاج ساتھ اسکے
 پر ہے کہ اجرام اور وہیہ تمام ممکنین بلکہ قوت اس سے ہیں ساتھ نفع کے اور بیچ اور استحباب وین
 طریق اور یہ سہلہ کا ساتھ ہو کہ کثیر کے بیچ غائدہ ملحدہ کے کہ خصوص بیچ بیان ترکیب کے ہو کہ باہر
 غائدہ بیچ بیان کیفیت متبادل سہلات کے اور گرم و سرد پانی اور پیر اسکے بنیاد واجب ہو کہ بیچ
 کو نیگرم وین اور جب اور مجنون اور مانند اسکے کو بھی ساتھ پانی نیگرم کے وین خصوص بیچ ہو کہ
 کے اور ہر دو کو بخلاف شربت و در و کمر اور شل اسکے کا سہال اسکا ساتھ عمر کے ہو اور اسے
 کو ساتھ پانی شدید البرد کے چاہیے دنیا تو ہر دو ت میں عمر کی ہو اور قرشی نے بیچ شرع کے کو
 کرا با کے کہا ہو کہ وہ کوئی کر ترید اور نیجیل اور نمک سے بنا وین خاصیت اسکی ہو کہ ساتھ پانی
 سرد کے عمل اسکا قوی ہوتا ہو اور ساتھ پانی گرم کے منتفع ہوتا ہو انبیاء مسہل و دمال سے
 باہر بنین ہو ایک وہ کہ سیال اور ترقیق ہو مانند مطینج اور لقوح کے اور بنیا گرم پانی کا اور اسکے
 روانہ ہو کہ وقت ارادہ قطع عمل یا وقت ظہر منفس کے لیکن واسطے قطع عمل کے مقدار کثیر چاہیے
 دینا تو دو کو محدود ہے جلد اتوار دے اور واسطے لیکن منفس کے مقصورہ مقصورا برائیل جمع وین
 توجیح کو لئے محدہ کے یاری دے بے مبادرت واسطے اخراج دوا کے دوسرے دوا کو غیر سیال
 مانند جبوب اور سفون اور لعوق اور مجنون اور شل اسکے کے اور اوپر اسکے بنیا گرم پانی کا اور
 تو دوا کو گھلا دے اور طبیعت کو نکالنا اسکی قوت کا سہولیت سے حاصل ہو لیکن تھم تھم
 وین کو کثرت مقدار سے دوا کو متحد کرے پہلے عمل سے اور معلوم کریں کہ جو کچھ کہا گیا ہو اسکی
 اس صورت میں ہو کہ مقصود اخراج مادہ غلیظہ غیر حاد سے ہو کیونکہ وقت انتفاخ منفرد غلیظہ
 کرم و ترقیق ہو واجب ہو کہ متحد پانی میں تو افانت دے اور پیر سہال کے ساتھ تعدیل و اقام خلط
 توجیح و خارج بدن اور تقویت قوے اور عصر ہوا کے خصوص بیچ اس جگہ کے عمل سہل ساتھ ہو کہ
 اور پانی ملحدہ بھی مقصورہ مقصورا دینا چاہیے کہ کثرت مقدار سے اخراج مواد کا ساتھ سرعت کے
 اور اس جگہ کا انتفاخ خلط غلیظہ اور بیچ مطلوب ہو ہو ہر بنی پانی سرد سے واجب جانین لایہ
 شدہ خلط لایہ و بنیہ گرمی مطینج اور گرمی پانی کی کہ اوپر جبوب اور شل اسکے کو بنیہ

تو یہ مواد طرف اشک کے جو اور بیچ اس حالت کے گریب اصلاح تیزی اختلاط کے سہل میں تو
 اشک بر کر مواد و حرکت کے تمام طرف اشک کے آوت اور ورم پیدا کر سب امتیاز منع سہل
 منع ملین لازم پڑی ہے جانا کہ نہ بہت ہوتا ہو کہ ملین خفیف التهاب اشک کو فائدہ دیتا ہو اور
 ورم سے خوف کرنا ہو کہین منع اسہال کا وقت مدد کے واسطے منع اس کے کہ جو خصوصاً نفوذ تو
 واد اور اخراج مواد کو اور معلوم کریں کہ وہ اشک کا وقت اسہال کے مودر مواد کا اوپر کے ہوتا ہو
 سدہ اسی اشک کا منع اسہال جو نہیں غیر اور استقامت شمع اور سیل اختلاط لزج اور لطیف کرنا والا
 اختلاط غلیظ کا جو اور واسطے تحلیل ریح اور تند و شریف اور تصبیح مدد کے مخصوص اور است
 اور ترک حرکات و طینات شمع مواد جو اور التهاب اشک کو مقید فائدہ بیچ بیان احکام غریب کے
 سہل کے روز معلوم کریں کہ قبل شروع سے بیچ عمل کے خواب کرنا سہل عمل کا پورے حکم و
 مقوی ہو ورنہ نہ حرکت کرنے والا یا ضعیف کرنے والا اس کا حلالان الدوا و تہتم البدر الشیخ
 عند النوم اور بعد شمع بیچ عمل کے ترک غریب کا واسطے سہل قوی ہو یا ضعیف ایسے کر
 واد کا بیچ حرکت کے جو والنوم یزومہ السکون یعنی علاوہ اگر کہین کہ غریب میں ریح مداخل حرکت
 کرتی ہو اور اس سبب سے تمام اختلاط طرف باطن کے گرتے ہیں پس علیہ کہ خواب حلال
 میں مدین اسہال کا ہو اور قیض واسطے اس کے کہ حرکت ریح اور اختلاط کی بیچ اس کے خارج ہوتی ہو
 کہ باطن جذب سہل ہو اور اوپر اس تقدیر کے لازم آوے کہ لازم آوے کہ اوپر بیچ سہل کے
 بہتر یہ انفساخ اس کے عمل تک جواب اشک کا جو کہ بیچ قیض کے حرکت ریح کی دائمی ہو
 اور اس سبب سے حرکت اور تسلی بیچ اختلاط کے پڑتا ہو اور بیچ دیتا ہو اور اسہال کے
 اور اس سبب سے کہ حرکت ریح کی نظائر تدریجی اور طبعی جو ساتھ عمل سہل کے
 جانفت بھی نہیں رکھتا ہر اختلاف غریب کے کہ بیچ اشکے جو کہ حرکت طبعی باطن کے
 بیچ اول غریب کے ہوتی آدرا ایک مرتبہ اور بعد اس کے سکون دائمی ہو بھی ریح کو اور
 بھی اختلاط کو پس ضرورت میں اسہال کی ہو نہ غریب کی لیکن تجویز غریب کی بعد سہل
 قوی کے پہلے شمع ریح سے سبب توجہ طینت کے ان جانب جو پس نہیں جو حاجت
 اس کی بعد اس کے اس سبب سے کہ بعد چھپنے سہل کے بہت زمانہ تک ساکن

پیشنا اور حرکت نہ کرنا لازم جاننا ہوتا کہ طبیعت متوجہ ہو کر صرف بیچ و واس کے کرنے واسطے متوجہ ہوا
 کہ جب تک طبیعت اوپر نہ دے کہ مشعل ہو اور عمل بیچ اس کے نہ کرے دو اوج طبیعت کے عمل میں
 کرنی ہر قاعدہ بیچ احکام تمام اور تین اور دلک کے مسلسل کے دن معلوم کریں کہ بعد بیچ سے
 بیچ حمام کے چھاپیے جانے واسطے کہ حمام جذب مواد کا طرف خارج کے کرتا ہو اور اس سبب سے منع
 اسماں کا کرتا ہو اور طبیعت کو واسطے بیچ میں مخالفین کے متحرک کرتا ہو اگر باہر ہو اور بیچ گھر میں
 کہ حرارت اسکی بغیر اور جذب کے نہ ہو لیکن شہرہ کو نرم کرتی ہو اگر بیچ میں زمین ہو بلکہ اولیٰ
 اور تین بدن اور دلک اس کے ساتھ ایسا ہی لینہ کے معینات اسماں سے ہو واسطے پہلے اور
 بیچ غلام کے لیکن ملک قوی اور شرس بھی ہو کہ منع اسماں کا کرے اور معلوم کریں کہ غسل غلام
 پانی سے اگر چہ باعتبار تیرید کے ظاہر میں معین طبیعت اور اسماں کا ہو لیکن بہت ہوتا ہو کہ
 بعض اعضا سے قریب جلد کے مانع آوے خروج مواد کو بیچ اسماں کے واسطے ترک غسل کا بہتر ہو
 اسوقت میں کہ خارج کی مقدار ہو اور فصل گرمی کی ہو اور خارج قوی کہ فصل اسکو ضرر نہ کرے قاعدہ
 بیچ بیان وقت مسلسل کے بہتر وقت واسطے اس کام کے باعتبار یارون فصلوں کے بیچ ہو اور
 خریف لموسما میں العین والشتاء واعتدال قوام الافلاک علیہا لیکن اسجگہ کہ مقصود اسماں سے انکار
 اعتدال حسب اقدیم ہو بیچ بہتر زیادہ ہو اسواسطے کہ افلاک بیچ اس کے کثرت میں ہیں اور اسجگہ کہ
 مقصود اسماں سے انکار اعتدال حسب قوت ہو خریف بہتر زیادہ ہو اسواسطے کہ مواد بیچ اس کے ردی
 اور فاسد ہوتا ہو اور چاہیے کہ بیچ ربيع کے مسلسل لطیف دین نہ قوی کیونکہ گرمی متصل اس کے
 پوچھتی ہو اور مسلسل قوی خفیف اور متعفن بدن ہو اور کرنا گرمی کا اور ایسے بدن کے خلاف ہو اور
 اسکا ہو لیکن بیچ خریف کے جو کہ دین مسلمات توجہ سے بحسب حاجت رہا ہو اور اعتبار مسلسل
 بیچ گرمی اور باہر کے لازم ہو لیکن بیچ گرمی کے اس سبب سے کہ اجتماع حرارت ہو اور ذوا اور
 حرکت افلاک موجب فساد خارج اور غمے کا ہو اور اگر کہیں کہ جو کچھ کہا گیا وجہ منع اسماں سے اندر
 کر کے بیچ اس فصل کے ہو بھی موجود ہو مع قوت حرکت کے لان الہی زلزلة الہیہ اور زیادہ وجود
 اس بہتر وقت کے واسطے کر کے کہ واسطے مقرر ہو جواب اسکا یہ ہو کہ افلاک بیچ گرمی کے طانی
 ہوتے ہیں اس باعث سے بیچ کر کے سولیت سے چلتے ہیں اور طبیعت کو حرے نہیں ہوتا ہو خلاف

اس سال کے کہ ان اوقات کو طرف اسفل کے کہ جانب مخالف کے میل ہو گا جو گیتھا ہو اور باعث قسب غلبت کا
 ہو تا کہ اگر درین سال بیچ باؤ سے کہ واسطے جو باغیا و اور کثافت افسا کے ہر انتباہ جو کہ گما گیا
 اختیار فصلوں متوسط سے واسطے اس سال کے ہر وضع اور سنگین گرمی اور جات کے مخصوص واسطے اس
 اس سال کے ہر کہ واسطے استظہار اور تقدیم خشک کے کہیں اگر نہ وقت سب حاجت اور حصول مرض کے
 ہر وقت وقت اس کا ہر لا یجوز التوقف فیہ الا ان القار للارض وہ طویلہ لا خالہ رومی حکم اگر بیچ جائے
 کے جس روز کہ ہوا اندیا ہو اجنبی ہو سہل دین بہتر ہر اسلئے کہ دن بے ہوا کا لاجی اگر کم ہر روز طویل
 فی الشتاء اور ہو اجنبی بھی بہ نسبت شمال کے گرم ہر لیکن بیچ گرمی کے اگر شہر قریب دریا کے ہو تو
 کہ ہوا شمالی ہو بہتر ہر واسطے معتدل کر کے ہوسٹ شمالی کے رطوبت ہو اسے شہر کو اور اگر شہر سرد
 بحر کے نیو اور ہوسٹ اس کے ہو اکی غالب زیادہ اور اسکی حرارت کے ہو جس قدر کہ ہو اجنبی ہو
 بہتر ہر بسبب معتدل کرنے رطوبت جنوبی ہو اس کے ہوسٹ ہو اسے شہر کو باجملہ مقصود وہ ہر
 کہ جو روز کہ معتدل الکی غلبت ہو واسطے اس سال کے اختیار کرنا چاہیے اور وقت مختار واسطے سہل
 باعتبار شب و روز دہانے ہر کہ تنقیہ عام مقصود ہو اور عظم زادہ کا زمانہ طویل تک بیچ بلق کے
 مغلوب نہ و دن ہر اور جس جگہ تنقیہ خصوصاً سبب معده سے ہامد سر کے مطلوب ہو بالفرض وہاں
 اطاریت لبت دوا کے حاجت ہو تو بربیل تجیر قوت دوا کی دماغ میں ہو کے تو بیچ اس مہلت کے
 رات بہتر ہر اس سبب سے جو بہ نفعی الدماغ کارات کو کھانا مقرر ہو اور وہ دوا کہ لاف کو کھان
 قوی چاہیے تو سبب نوم کے تو اس کے عمل میں نہ آئے اور قسم محبوب سے چاہیے تو دیر تک ٹھہرے
 اور صاف خون دن سے جو کہ تمامہ بصل ہو اختیار کر میں خانی گرمی میں بیچ یا شام اور بارے میں
 دوسرہ کو اسی طرح اصلاح ہو اکی موافق ہر فصل کے وقت شرب سہل کے واجب ہو اور بہترین
 سہل کی ہو کہ مائل بحار ت فلیل ہو خانی کہ عرق اور کرب نہ لاوے اسلئے کہ ہوا سے سرد
 بہت گرم دونوں مانع اس سال کو میں کمالا یعنی آہر چاہیے کہ سہل نہا کیا وین وقت خلوص معده
 اور ماسا رتقا اور جگر کے غذا سے کیونکہ اگر غذا بیچ معده کے ہوش کر تی ہر نفوذ قوت دوا کو طرف اعتدال
 اور اگر بیچ ماسا رتقا اور جگر کے ہوش کر تی ہر اخذ مواد مجذوبہ کو طرف اعتدال کے لو نفوذ قوت دوا کو
 بھی کہ کہ وہاں بات قوی ہو اور نفوذ اور جذب کے یا غذا قلیل ہو لیکن اگر کوئی گرم مزاج نہ ہو کہ

شریف المعدہ تہو اسکو پہلے تھوڑی قدر سے لطیفہ خفیف مانند مار الشیخ اور آب انار اور مانند اس کے
 چاہیے دینا اور بعد اس کے دو آلو معدہ اسکا جذب سفر سے محفوظ رہے کہ قابل الشیخ اور قوشی نے لکھا کہ
 بہتر زیادہ وہ ہر کہ شخص مذکور سہل بہر نہ کہ کھاوے پہلے وقت بموکل سے اور بعد تھوڑی دیر کے
 ہر وقت معتاد کے تھوڑی قدر مذکور سے متبادل کرے تو بھی لغو وقت و دوا اور جذب مفعول
 بلا حالت ہو اور بھی انصباہ سفر اور نزدیک اس فقیر کے جو کچھ کہ شیخ نے فرمایا تقدم تناول
 شیخ شخص مذکور کے قریب بصواب معلوم ہوتا ہے کہ در صورت تقدم دوا کے اتھال فوی ہر
 کہ سفر استعداد انصباہ بنا بر جذب دوا و تھو معدہ غذا سے حرکت میں آوے اور اور بعد گھر کے
 اور کھانا غذا کا بعد اس کے مفید نہ ہو بلکہ ضعیفی شیخ دوا کے اور فساد اسکا شیخ علاج کے لاوے اگر بعد شرب
 دوا اور شروع شیخ عمل کے سبب غلو کے خوف انصباہ سفر کا ہو پھر تھوڑی غذا چاہیے دینا اور
 معلوم کرین کہ بعد شرب سہل کے پہلے اتمام عمل سے کھانا غذا کا جائز نہیں ہر گز اس شخص کو کہ
 قادران ہو اور بموکل یا ہو یا مقام ہو ساتھ گرنے سفر کے وقت غلو معدہ کے قاعدہ اس بیان میں
 جو سہل عمل تمام کرے واسطے تہیہ اعضاء اور تعدیل علاج کے برز و مناسبہ اشیا سے موافقہ چاہیے
 دینا مثلاً عمر و رو کو اسپنول ساتھ روغن بنفشہ کے چرب کر کے اور ساتھ پانی سرد کے کہ شکر یا بلا ب
 شیخ اس کے مل کیا ہو ملا کر ملاوین اور سرد کو کہ بلغم اس کے علاج میں غالب ہو حرف موصول ساتھ پانی
 گرم اور زیت کے ملا کر دیوین اور معتدل علاج کو تخم ریحان روغن بادام میں چرب کر کے اور شیخ
 شربت قند کے ملا کر چاہیے دینا اور یہ چیز بہر قبل اشکال مل دوا سے ندین کہ مجلس اسمال کر لیں
 اور اسکا کہ خوف شیخ ہو گل ارشی ساتھ آب انار کے اچھا شربت ہو اور جو بعد شرب مویات کے ایک
 ساعت گندے غذا ملائم چاہیے دینا اور بہر نہ دواؤں سے شیخ حق اس شخص کے کہ قوی دوا کھائی ہو
 مار الشیخ ہر لازہ مرغ غلامہ السمل وینسل مال الترق بالمار اور بعد پینے کے تین روز تک غذا سے قلیل
 اور حرکت عینف اور جماع و تعب سے پرہیز لازم ہو اور اس شخص کو کہ بعد سہل کے تب آوے
 بہر ہر دن سے مار الشیخ ہر غذا اور دوا اور بھی جب تک کہ دو روز اور تین روز گذرین
 سکے اور بخمین ندین کہ شیخ لاتی ہو اور اسی طرح شراب عیند شیخ سہل کے نہایت کہ مورت نہایت
 و النظر ہر فائدہ شیخ بیان قطع عمل اور نشان کمال اسمال کے بموت و اسمال موا کما تھو ہو

چاہیے
 بہر ہر دن
 شیخ

اور پیاس معلوم ہو دلیل کمال عمل کی ہو اور اسید طبع جسوت و دوسہل کہ مقصود واسطہ افراج
 غلط و امد کے ہر شروع ہیج افراط و دوسرے کے کرے دلیل کمال عمل کی ہو دے کذا قال الشیخ
 خان المسهل الصغیر اذا رانی بالاسمال قد استی الی البلقم عالم انہ قد افراط فیکف اذا رانی الی اسمال
 السواد واما الدم فهو عظم خطراً و ابل خطباً ان یساقہ جو کہ کیا ہی ہو تا پیاس کا دلیل از پر کمال نکاد
 اعتدال کے عمل تحقیق کرنے اسکے کا او پر اس تقدیر کے ہر کہ سبب پیاس کا تھید رطوبات کا ہو لاغیر
 ایسے کہ نزدیک استفراغ رطوبات معتدل المقدار کے واسطے پینے پانی کے شوق طبیعت کا ضرور
 ہوتا ہو پس حاصل ہوتا پیاس کا نزدیک تھید نوزاد کے لازم آیا اور جس قدر ممکن اخلاط کا بیشتر ہو غلبہ
 پیاس کا زیادہ تر الا ان یمنع مانع اور تھید کا غیر کی اس سبب سے کی گئی کہ اس پیاس کو کہ وہ
 مسهل کے بسبب حرارت یا بیہوشت معذہ یا حدت و و یا حدت خلط استفراغ سے ظاہر ہو دلیل
 کمال عمل کی چاہیے جانا بل انما یصل علی ذلک اذا علم ان حدوث ذلک العطش عن الاستفراغ لا عن
 سبب آخر اور تھید الا ان یمنع مانع کی اس سبب سے کی گئی تو مانعین کہ بہت ہوتا ہر کہ سبب
 بردت اور رطوبت معذہ کے یا بابت اور رطوبت ذلک کے خلط عطش ظاہر نہیں ہوتا ہر یا وجود
 استفراغ اخلاط کے جیسا کہ چاہیے باجماع جسوت خلط مقصود دفع کلان ہر اور کلان آسانی سے ہر اور
 بدن کو فرصت حاصل ہو خوف افراط کا نہ خصوص اگر پیاس بھی ظاہر نہ ہو لیکن جسوت پیاس غلط
 اور موا کو کثیر نکلا ہو البتہ بند چاہیے کہ نہ خصوصاً اگر کہ سبب پیاس کا استفراغ ہو نہ دوسرا امر
 جسکا ذکر ہوا اور معلوم کریں کہ نزدیک طبیعت کے محبوب ترین اخلاط کا خون ہر لہذا نزدیک
 جذب مسهل کے تا مقدور اسکو نکلنے نہیں دیتے ہیں اس سبب سے کہ جب دوا افراط عمل میں کرتا
 آخر سبب اخلاط کے خون کو نکالتی ہر لیکن وہ خون کہ پینے مسهل سے پینے افراط عمل میں اختیار ناغیر
 ہوتا ہر سبب کھٹنے منہم کسی رگ کے ہو گا کہ تیزی دوا کی سبب کھٹنے خون کی موٹی پیر کی سبب
 جذب دوا کے جذب ہوا اور کیفیت جذب دوا اور خصوصیت دوا کی غلط سے جدا فائدے ہیں
 کی باہمی قانہ ہیج بیان اسباب افراط اسمال کے اور ذکر تدارک افراط اسکے کا اور معلوم کریں کہ
 اسباب زیادتی اسمال کے چار ہیں ایک وہ کہ عروق ضعیف ہوں اور سبب ضعف کے نزدیک
 جذب دوا کے رطوبات طبیعت کو غفلت نہ کر سکین اور مسهل جذب اخلاط نا طبیعہ کا کرے یا تھید

اکسیر القلوب ترجمہ فیض القلوب

اسکے رطوبات طبعیہ بھی جذب ہوتے ہیں نیز اس کے کہ لوہا کہ مقناطیس سے جذب ہو جس سے قابل انقباض
 کہ متصل اس آہن کے ہو بھی اسکی طبیعت میں کھینچتا ہو اگر کوئی چیز مان نہ ہو دوسرے وہ کہ انواع عروق کے
 وسیع ہوں اور اس سبب سے ماسکہ متوسط القوتہ قادر نہوا پر کمال شداد خواہ کے تو منع کرے رطوبات
 طبیعت کو کھلنے سے ساتھ مصاحبت افلاط مستغرقہ کے تیسرے وہ کہ سہل ذیائع ہوا اور اس
 سبب سے جسوقت کیفیت لازمہ اسکی عروق کے منہ میں پہنچے عروق متحرک ہوں ہارہ غلظت
 کھینچا پس بالضرور وسیع ہوں اور حیثیت لیس سے منقسم نہوں چوتھے وہ کہ کتاب کہ بدن
 دولے متفرغ سو وراج مار کو یا یا جری جری سو وراج کو کہ کیفیت سہل ہو فیہر ہلی سخت
 وراج ہر افراد سے اور شک نہیں ہر کہ بیچ اس صورت کے رطوبات متدہ ہوتے ہیں اور
 طبیعت واسطہ تغیر کے علاج دولک ہوتی ہر اور تغیر دوسری کتاب امعا ہر دوا سے قوت
 سہل کو اور ظاہر ہر کہ بیچ اس حالت کے اگر چہ دوا کھلتی ہو لیکن اس سبب سے کہ قوت اسکی
 بیچ امعا کے باقی ہر اس سال آتا ہر اور پوشیدہ نہیں ہر کہ قوت سہل جاری جری سو وراج ہر عتبا
 اعداد ضرر کے اسلئے کہ سو وراج مخصوص ہر بیچ کیفیات اربعہ کے اور قوت سہل غیر اسکے ہر اور جو
 اسباب افراد اس سال کے معلوم ہوئے تدارک اسکا جس چیز سے کہ مناسب ہو چاہیے کرنا غنہ
 در صورت ضعف عروق کے تقویت دین ساتھ غذاؤں مقوی قابض کے اور سنگھانے عطیات قابض
 کے وقت کھلی نے منجہ رگوں کے بھی تقویت لازم ہر ساتھ اغذیہ اور موم مذکورہ کے اور واسطہ شد
 مغزیات کو بھی ساتھ تقویات کے ملاوین اور اس سبب سے کہ فرق مینہا من حیث الاشارہ شکل ہر
 ساتھ ادویہ مشترک النفع کے علاج چاہیے کرنا لان تدبیر کھلوا واد اور بیچ وقت مدت دولک
 ازوالیغ کا مغزیات اور جہدات سے چاہیے کرنا اور بہترین اشیاء ایجاب کے وہی ہر اور بیچ سو وراج
 اور بقاے قوت سہل کے تعدیل وراج اور اصلاح حال عضو کریں اب وہ تدبیرین کہ مخصوص اسلئے قطع
 اس سال کے ہیں ذکر کرتا ہوں میں مولف حاجت کے کام میں لادین ربط اطراف مفید ہر بیہ فضل
 اور بن ران سے باندھا شروع کریں اور اسفل کی طرف او تارین اور بھی تریاق فاروق اور
 ملو نیاناف ہر اور بھی تغیر لقی قابض ہر بسبب جذب کرنے ہادہ کے طرف ظاہر کے نولہ تغیرین
 استقام سے کریں خواہ تغیر پانی گرم سے چادر بدن پر لپیٹ کر اور سر اس سے باہر نکال کر اور

اگر پینہ زیادہ ہو شربت نامہ اور شربت بھی کاپلا دین اور پانی حبیب اور بھی کا اور پانی مورو و ترکا اور پانی
 طین خنصہ و صابون و عین اور سکنجبین طبعیہ پانیوں یا عین اور عصارات خواہ کرطیبہ اور صندل اور کافور اور گلاب سے
 ترتیب دیکر سوکھا دین اور بھی ملنا اعصاب کا اور گرم کرنا اذکار اور لگانا حجامہ زاری تحت الاصلح اور
 میں الکتنین کا او تسمید معدہ اور شاکا ساتھ معده قابضہ کے کہ جو کے متواور سیب کے پانی اور بھی کے
 پانی اور آب مورو اور گلاب اور طباشیر اور زرقوب اور مانند ان کے سے بنایا ہو فائدہ مند ہو اور اسطرح
 نمکین سیٹھ کی روغن بھی اور روغن مصطکی سے اور سیٹھ تقویت شہوات طبعیہ سے اور سیٹھ چند قطرہ روغن کے
 پیچ پانی کھینے نامہ کے بڑو کر کھلانا اور بعد اسکے تھوڑا کفک گسکر شرب ریحانی میں کر کے دینا اور
 سیٹھ متوجہ کے تھوڑے شفا میں مسکر کھلانا اور اسطرح جب الرشا وین حرم جمون کر اور بھی میں
 جوش دیکر جب گارھا ہو پانا و نہا غایت فی القبض و طبع الماروب اور اسی طرح اسپخول بریان اور کوند
 اور گل ارشی روغن گل میں چرب کر کے مع رب یہ اور رب سیب اور شرب مورو کے دینا اور شخص
 کہ فرج اسکا بت گرم ہو اور اسی طرح بوجان میں لانا اگر گریں گرم پانی سے ہو اور وضع اطراف
 پیچ پانی گرم کے مانع اسہال ہو اور واجب ہو کہ غذا بھی قابض دین اور پانی مورو کا اور مانند ان کے
 میں معده اگر کے مفید ہو اور چاہیے کہ خواہ گھر کی مستدل کریں اسلئے کہ ہوا سے بار د واسطے صحت کا
 اسہال کو مدد دیتی ہو اور ہوا سے گرم بھی خدا کی ہو اگر فوت رستری ہو اور تبرید ملتا ہر تین میں
 منع اسہال ہو اور شرب شلیدہ تنور پس اعتبار اسے لازم عین اور معلوم کریں کہ جس وقت تبرین
 معدہ اور قابضہ مفید نہوں اور ضرورت ہو آخر الامر خدرات اور بابا بات قویہ چاہیے دینا
 اور واجب ہو کہ قرص اور مغوف قابضہ نزدیک طبعیہ کے موجود رہیں تو وقت حاجت کے
 کام میں لاوے جو بہ اشیا پیچ قرما وینوں کے مخلوین اسجگہ لکھنا اذکار اچھا بنانا جب کبھی چاہے
 آئین دیکھ لے فائدہ پیچ تدبیر اس شخص کے کہ اسکو مسلسل دین اور عمل نکریں جس وقت پیچ
 عمل سہل کے دیری معاوم ہو اور عین کہ عمل نکرنا اسکا کچھ انداز عین دینا بہ بہتر دہ ہو کہ اور بہتر
 کے باعث نہوں پیچ اس دن کے اور اگر نفس اور تشویش اور سردار و صدام اور ترمطی اور شتاب
 لاوے اور دوا اسہال تک پیچ معدہ کے ہوا واصل گرم یا پانی گرم کٹا لکھ دین تو وہ غلط کونین
 کر کے مدد دے اور اجابت کے اور چاہیے کہ مبطوعات خواہ اگر دراز مار لینہ سے مدد دین اور بھی

اس وقت میں سعل کی یہی ہوگی ایک دم سے دو اشغال تک ساتھ پانی گرم کے کئی ٹانہ المین کر
 اسطرح تناول اشیا سے قابضہ کا خصوصاً کہ عطریہ ہوں مانند سفوف اور تفلح اور شل انجے اس مقام
 پر تبدیل ہیں اسلئے کہ یہ چیزیں واسطے قبضہ فم معدہ کے اور اس کے ماتحت کو کہ اس کے قریب ہر مصلحتی
 ہیں اور تیلی دفع کرتی ہیں اور دوا اور خلط کو قوت سے مائل طرف اسفل کے کرتی ہیں اور یہ عین
 طبیعت کو قوت دیتی ہیں اور اشیا سے مذکور بالا اعمال و عادت دیتی ہیں اور یہ قیامت کے اور اگر ان چیزوں
 اجابت نہ ہو جائیگا کہ میں تو دوا کہ بیچ معدہ کے باقی ہر دفع ہو اور اس کی مفرت سے ہوا اور
 جس وقت دوا معدہ سے اس حد میں گئی ہو اور وہاں بند ہوئی ہو اسطرح مارا غسل اور کھادی پانی
 دین اور اس وقت میں قنفذ اور شیا ف یلینہ سے مدد کرنا چاہیے اور نشان خالی ہونے معدہ کا دوا
 اور اوترے اس کے کا طرف امعا کے وہ ہر کہ بیچ معدہ کے کچھ قفل اور اضطراب اور تیلی نرسہ اور
 کو کار خالی دیکھ دوا سے آوے اور اس جگہ کہ قنفذ اور اور تبیرین فائدہ نین اور اعراض ردیہ مانند
 تھوہ بدن اور چھوٹا عین اور مانند اس کے ظاہر آوین اور دوا اوپر کو حرکت کرے اور کوئی چیز نکلے
 واجب ہر کہ قصد کریں تو مواد کو نکل جائیں اور اعضا ان کے کرنے سے محفوظ رہیں اور احوط وہ ہر
 کہ جس وقت سہل دین اور عمل کرے اگر اعراض ردی ظاہر ہوں قصد کرنا چاہیے اگر چہ بعد دین
 دن کے ہو تو سہا و بعد کچھ دنوں کے مادہ حرکت کرے اور احوط اسے ریشہ کی طرف میل کرے
 لیکن جمع کرنا و سہل کا ایک دن میں خوف رکھتا ہر اور خارج صواب سے ہر یعنی بعد تناول کرنے
 سہل کامل الوزن کے بسبب ویرمی اس کے عمل کے سہل دینا وہی سہل ہو یا دوسرا چاہیے اسلئے
 کہ ہو سکتا ہر کہ دو دنوں بیچ حرکت کے آوین اور اس حال افراط سے ہو اور یا دوسرے سے بھی عمل نہو
 پس بہت شرموگا اور مابین کہ جس وقت پینے والا سہل کا عرض ہو اور سہل خفیف ہو اور اس کے
 رہنے سے بدین مفرت متوقع نہو وقت عمل کرنے کے حاجت ترکیب کی نہیں ہر مگر تباخیر کو
 سے جو کوئی کہ اس سہل اور اصح حال عرض سے ہو کام میں لاسکتے ہیں فائدہ بیچ بیان ان اعراض اور
 اعراض کے کہ بعد سہل کے اتفاق ہوتا ہر اور بیان ان کے تدارک کا بہت اتفاق ہوتا ہر کہ چھ سہل
 اور قصد کے در دیگر میں ظاہر ہوتا ہر بسبب ٹھہرنے مادہ کے اس میں نزدیک مسوط کے جیسے کہ
 اس حال میں یا وقت معدود کے جیسے کہ قصد میں اسلئے کہ جگہ ہر دوا کا ہر اور نزدیک اس حال کے

بشاید مواد بخندہ عروق سے کو طریق اسما سے متوجہ نکلنے کے عین جب بلکہ عین ہو نہیں بسبب نقصان
یا بسبب اور کوئی امر کے تھوڑا آنسے بکریں رہ جاوے اور در وید اگر سے بسبب ازیت پانے اسکے
غشائے محل کے محیط نزدیک قصد کے اس بسبب سے کہ مواد معدہ سے اور حوالی اسکے سے متوجہ
طرف بکریں ہوتے ہیں یا جانب عروق سے نکلنے میں شاید کہ تھوڑا آنسے بکریں رہ جاوے اور در
پیدا کرے اور علاج ان مددوں کا پینا گرم پانی کا ہر اسے کہ پانی گرم اور کھارنہ ہر اسکو بسبب غشائے
تخلیل کے اور جو یہ مادہ تخلیل ہر اور غیر قریشیت پیچ بکریں اور بسبب قرب معدہ کے منصفیج قوتوں بکریں
پیدا نہیں کیا ہر حاجت معاہدہ قوی کی نہیں ہر گرم پانی کافی ہوتا ہر اور محیط بہت ہوتا ہر کہ بعد
اسمال کے جسی ظاہر ہوتی ہر یا اور امراض دموی اس بسبب سے کہ خون پیچ بدن کے بہت ہو اور
بسبب اسمال کے کہ حرارت لازمہ اسکی ہر باعتبار حرکت مواد کے اور حرارت دوا کے خون میں
بیجان ہو کر تب ظاہر ہوتی ہر علاج اسکا قصد ہر اور اکثر اعرین میں کافی ہوتا ہر اور شاید کہ بعد
قصد کے طرف تبرید قوی کے مانند قمر من کا نور کے اور مانند انیسے حاجت پڑتی ہر وقت قوی
ہونے جوش کے اور بھی بہت ہوتا ہر کہ اگر چہ دوا معدہ سے نکل گئی ہو لیکن دوا اسکی بانی ہو اور
گمان ہو کہ دوا باقی ہر فریل اسکا تناول کرتا متوجہ کا ہر اور بھی بہت ہوتا ہر کہ بعد اسمال کے
پیشگی ظاہر ہوتی ہر تبرید اسکی یہ ہر کہ اسبغول پیچ ردغن کدو اور پانی سرد کے چکر کہ ردغن
اور اطراف باندہ عین اور عطاسات کے سونگھانے سے چھینک لادین اور بھی بعد اسمال کے
سوزش اور حرارت پیچ معدہ کے ظاہر ہوتی ہر عیالاب اسبغول اور عیالاب بیدار کا ساتھ ردغن کا
بے پار ردغن باطام کا یا ردغن تخم کدو کا لایا ہر فریل اسکا ہر ہر ساعت یہی دینا چاہیے اور اگر بسبب
سوزش کا مادہ دھونا مادہ گرم کا ہو اور زوال اسکی قدرت کا لڑن پیڑوں سے نہو فکر کرنا چاہیے
اور کبھی تناول کرنا تو ایض کا بسبب عمر کرنے اعلیٰ سے معدہ کے مادے کو اندر کرتے ہیں اور
تسلیم اور کرب کو دور کرتے ہیں اور بھی مغش اور غشی اور مانند انیسے اعراض شکراہ سے کہ نزدیک ثل
نکرنے دوا کے ظاہر ہوتے ہیں بعد عمل کے بھی اتفاق انکا ہوتا ہر بسبب اعتماد دوا کے کہ طرف
معدہ کے اور حوالی قلب کے اور نہ نکلنا اسکا تبرید اسکی بھی تعدیل ہر اور نکالنا قریب سے تناول تو ایض
انتباہ اور یہ مسئلہ ہے بعضے کثیر النالیہ میں یعنی انہیں بیکہ اور ازیت بہت ہر مانند خربق اسود

اور فریون اور تریبد کے سفید اور چید نہ ہو بلکہ سیاہ اور زر واد و غن ہو اور مانند فانیون سیاہ اور
ماذیون اور ریون چینی کے کہ فارسی میں اسکو سیاہ بخیر خطائی کہتے ہیں اور مانند انکے جہان ہنگام کو
انکو استعمال کریں اور اگر اتفاق پڑے بہتر وہ ہو کہ دو اکو جہان تک ہو سکے بدن سے نکالیں براہ
قر کے یا باخارا اور واسطہ دور کرنے سمیت کے تریان دیون اور واسطہ دفع حضرت مازیون کو
دعا یہ اور ر و نہما اور مسکہ اور و غن تل نفع تمام رکھتے ہیں اور پھر بن نکر کو مکر و دنیا چاہتے
اور بعد انکے تھوڑا سرکہ ساتھ پانی سرد کے اور واسطہ تیزی فریون کے ر و غن گا و اور مسکہ والہ
اور اہان اور گلاب سرد کر کے اور بار الشیر ساتھ ر و غن بادام کے اور پانی انار اور پانی سیلہ کا اور
شعبہ مرغ مسمن مفید ہوتا ہے اور مندل اور کافور اور گلاب سو گھانا نافع ہے اور واسطہ آدیت
ریون چینی کے رب سیب اور رب بھی دینا اور سرد پانی سے غسل کرنا اور اوپر سر کے سرد پانی
بہت دالنا فائدہ مند ہے اور واسطہ تریبہ اصغر و غن کے پانی شدید البر و پلانا اور اندر آسکے
بٹھانا نافع ہے اور جہان کے تادل ماست لینے جنرات کا حضرت اکثر شروعات تھی کو مانند مادیون
دفع کرتا ہے اور اس حال مضر کو باز رکھتا ہے اور شیر تازہ گرم کیا ہوا مدت دو اکو دور کرتا ہے لیکن
اگر تپ ساتھ حرارت مضر ہو سکے ہونے اور صوقت بعد دواسکے فریون کی آوے شرب انکوری
تازہ دو ویرین پلاوین اسطرح کر دو ویر زیادہ ہو اسکو دیون ضرر دے کو رکھتا ہے اور پیاز سرکہ
میں پھونکہ کر کے کھانا اس شئی کو کہیں دواسکے پیدا ہوتی ہے رکھتا ہے فائدہ بیچ بیان ترکیب یہ
نہنہ کے اور انکی ترکیب میں فوہر مرغی رکھنا چاہیے ایک وہ کہ یانین کہ او دیر مسملہ تمام غم
معدہ کو مضر ہیں پس لازم ہے کہ او دیر طیبہ مقویہ قلب ساتھ اسکے ملاوین تو ضرر اسکا فوہر
باز رکھے اور روح حیوانی کی کہ سب اعضا میں آمیزہ قوت دے اور او پر اسماء کے مالدہ
دوسری وہ کہ ساتھ دواؤں سہل کے چیزیں ہوت ملاوین لائن الادار تین اس سال لاطرف
المواد الی التباہ تیسری وہ کہ دوا سخت مستقیم کریں اسلئے کہ بہت ہوتا ہے کہ بہت
بسیب علوات کے اسکو عوض غذا کے صرف کرے اور اس سے منفعل نہ ہو چو تھی وہ کہ
دوائے سہل العمل کو ساتھ سہل العمل کے مرکب کریں کیونکہ غلن ہے کہ سہل العمل قوت سہل العمل
تو ترقی ہے جب تک سہل العمل جلد فایع ہو سہل العمل ابدا اسکے بیچ حرکت کے آوے اور بسبب

اس کی ترکیب
اس کی ترکیب
اس کی ترکیب

نیابتی عمل کے بیچ تاثیر ہر واحد کے ضعف ہوتا ہے اور مخصوص حاصل نہیں ہوتا اور اگر ترکیب کا بیچ
 دو دو لگا اتفاق پڑے چاہیے کہ مقدار وزن کا اور تجربہ اسلما ایسی کریں کہ دونوں دو اسے
 ایک خارج اور ایک قوت ظاہر ہو یا پھر وہ کہ جائیں کہ بہت چیزیں ایسی ہیں کہ بدولت تیز
 تیز کرنے کے جلد عمل نہیں کرتی ہیں اور مادہ غلیظ کو بہین نکالتی ہیں لہذا ماننا سونمہ کا بیچ تیز کرنے
 لازم جانا ہو چکی وہ کہ دو کا فیض مانند بیلہ کے کہ استنفاع انکا بعصر ہو ساتھ دو اسے لے کر
 عمل اسکا پھیلانے سے ہوتا ہے مرکب کریں اور اگر کریں ایسا چاہیے کہ پہلے قابض عنصر
 بعد انھیں لے کر غلیظ کو جنبش دین اس واسطے کہ اس صورت میں خوف اسکا ہو کہ قابض نے سبب
 عصر کے جاری کو تنگ کیا ہو اور لے کر بعد اس کے غلیظ کو جنبش دے یا نہ کھلنے کی نہ پاوے
 اور شاید کہ عنصر میں رہ جاوے اور ورم پیدا کرے یا سدا ملکہ ایسا دینا چاہیے کہ پہلے دو اسے
 لے کر غلیظ کو پھیلانے لگے بعد اس کے قابض عنصر کرے تو غلیظ مہلہ دفع ہو تمام قوت سے اور یہ امر
 پیش مقدار قابض کے اور پھر مقدار لے کر کے یا سبب تقدم شرب لے کر کے حاصل ہو سالیوں
 وہ جائیں کہ جو خیر مصلح ہر نقص عمل کی نہیں حسبہ مصلح کم ہو واسطے کہ اصلاح کرے اور نقصان
 عمل میں بہت نکرے بہتر ہے اور تقدیر اس کے مقدار کی وقت یقین ضرر کے چوتھاں حصہ اور
 دست یقین ضرر کے برابر سہل کے بلکہ زیادہ اسیہ اس درجے تنگ کو بطلان بیچ عمل سہل کے نہ لگے
 اور نہ۔ لیکن ضرر کے بیچ حق کسی شخص کے بدولت تجربہ یا حدس صاحب کے کہ اعتبار فراموش کے
 حکم اس سے کریں نہیں ہو سکتا ہو کمالا نیچے آٹھویں وہ کہ اگر اجزائے مختلف سے مطبوع بناویں
 یا تنوع اجزائے مذکور سے قابل پگھلانے کے ہوں مانند نمک اور موم کے انکو موافق مقدار
 شربت کے ڈالنا چاہیے اور جب کا فصل رہ جاتا ہے اور قوت انکی بیچ مطبوع کے آتی ہے ورنہ انکا
 دو ناکرنا چاہیے تو عوض نقل کے قوت اسکی ساتھ مقدار شربت کے برابر آوے مثلاً جس
 شخص کو کہ جرم پلیدہ دو ورم دیتے ہیں بیچ مطبوع کے چھ ورم ڈالنا چاہیے پلایا ورم اور تھو
 اگر شہیت اس کے جرم کا مثلاً آدھا ورم ہر مطبوع میں دو ورم ڈالنا چاہیے اور ان میں پرتیاں کرنا چاہیے
 اور وادوں کو توین وہ کہ جو وایکن متعددہ کو مرکب کریں غرض ہر ایک ملکہ وزن ناموں کے
 اگر ایسا دیتے ہیں کم کرنا چاہیے تو مجموع سے مقدار شربت معتدل حاصل ہو مثلاً جہان تہجد

اکیلا و درم کفایت کرتا ہے اور ہلکے چار درم اور غایقون ایک شتقال اور صبر آدھا درم جب
ان چاروں کو مرکب کریں تو ہر چار دانگ اور ہلکے ایک درم اور غایقون آدھا درم اور صبر
چار دانگ ڈالنا چاہیے لیکن جانیں کہ یہ اس صورت میں ہر جس شخص کو ایک رو اور شربت
کامل دیتے ہیں اور عمل تمام کرتی ہے تو کچھ وقت ترکیب کے کم کرنا مقدار کا لازم ہے تو عمل میں انفراد
نہ لیکن اس شخص کو کہ شربت کامل ایک دو کا اثر تمام نہیں کرتا ہر دو تیس چار تک شرب کی عزیج حق
اس شخص کے وقت ترکیب کے بھی اگر ادویہ متعدد ہر ایک سے شربت کامل کریں ہر ایک
میں ہر تاملہ احتیاط واجب ہے کہ اور تجربہ لوں سے دریافت کرنا حال کا ادب اور کثرت
شریات کی بدولت تحقیق مزاج کے غیر مناسب ہے اور جو چیز قرا دینوں کے سمات و مرکبات
انواع لکھے ہیں لکھنا انکا یہاں مناسب نہ جانا قائلہ ہے بیان اس امر کے کہ عمل ادویہ سمات
کتنی قسم ہے تو عام کریں کہ دوائے مسلسل بعضی اسالی کرتی ہیں بسبب تالیف کے یہ عامیت
تکثیر اسکی ترہ ہے اور بعضی بسبب عصر کے ساتھ عامیت کے مثال اسکی ہلکے ہر دو بعضی بسبب
اتلاق کے مانند آلو اور لعاب اسفول کے اور اکثر ادویہ قیہ سمیت رکھتی ہیں اور بطریق قہر
طبیعت کے اسالی لاتی ہیں اور اسلح ایسی چیزوں کی ساتھ ان چیزوں کے کہ انہیں فادہ بہت
ہو واجب ہے اور معلوم کریں کہ حرارت اور حرقت اور قبض اور غفوت اور غفوت اکثر در
کرتی ہے اور عمل دوا کے بشرطیکہ خاصیت انکی موافق آوے نہ سمیت اسکی کو اسلئے کہ حرارت
اور حرقت مدد کرتی ہیں اور تحلیل کے اور غفوت مدد کرتی ہے اور ہر عصر کے اور غفوت
اور تحلیل کے اور ہر گزہ چکا ہے کہ ہر دوت مدد دیتی ہے ہر مسلسل بالعصر اور حرارت اسکی ضعف
قائلہ ہے بیان کیفیت ادویہ سمات اور بقیہ کے اور طریق نفوذ کرنے قوت دوا اور جذب
کرنے اختلاط اور ذکر خصوصیت بعض دوائے ساتھ بعضے مواد کے اور علت جذب دوا کی
اور کثرت نکلنے مواد کے بدن سے بعد جذب ہونے کے اور یہ پانچاں لکھا ہے جگر کے اور بیان
فرق کا بیچ عمل جاذبہ سمات اور بقیہ کے یہ قائلہ ہے کہ تین تکتہ پر تکتہ بیچ عمل دوا اور طریق اور
قوت دوا کے اور انجذاب مواد کے اور ذکر خصوصیت بعض دوائوں کا ساتھ بعضے اختلاط کے
جانیں کہ بیچ جذب مواد کے تین مذہب ہیں ایک بعض حدیث کا دوسرا بعض بقیہ میں کا

تفتیقین کا قریب بعض حدیثن کا یہ ہے کہ جذب مواد کا یہ سبب اضطرابِ خلا کے ہے اس سبب سے کہ جو
دوا اور دھروہ کے وارد ہوتی ہے طبیعت کو حرکت دیتی ہے اور وہ دفعِ فضول کے کہ معدہ اور دوا لیا
مین بین اور نزدیک نکلنے فضلات مذکور کے فضول دیگر اعتدال و جاوہ سے منجذب ہوتے ہیں
سبب محال ہونے خلا کے اور یہ اسے نزدیک اہل تحقیق کے خاصہ ہے اس دلیس سے اگر کوئی
مواد کا سبب استحالہ خلا کے ہو وقت پہنچے اس دوا کے کہ واسطے نکالنے ایک غلطی کے مخصوص ہے
استفیع اس غذا کا نہو سکے اسلئے کہ انما مین جذب کرتی ہے مگر اسکو کہ وہ انجذاب مین تا بعد از زیادہ
بعد اس کے جذب کرتی ہے اسکو کہ وہ عاصی زیادہ ہے اور حال یہ ہے کہ یہاں ایسا شہ و نہیں ہے
اور غریب بعض متذہبین کا وہ ہے کہ انجذاب مواد کا جاوہ دوا سے ہے نہ خلا سے اور شان اہل
سے یہ ہے کہ پہلے مادہ رقیق کو جذب کرتی ہے اور یہ قوم اگرچہ بیچ اثبات جذب کے سبب سے
دوا کے ساتھ اہل تحقیق کے موافقت رکھتے ہیں لیکن بیچ تخصیص جذب کرنے والا مادہ رقیق
خطا کی ہے اس وقت سے کہ اگر ایسا ہوتا نکلتا غلط غایت کا پہلے قطعاً نہو سکتا اور حال یہ ہے
کہ بعض دوا مین پہلے مادہ غلیظ کو نکالتی ہیں فقہ برون اس کے کہ پہلے مادہ رقیق کو نکالیں
پس باطل ہوے دونوں مذہب لیکن مذہب حق تحقیقن کا یہ ہے کہ جذب دوا کا جاوہ
دوا سے ہے سبب اس فاصیت کے کہ مانع حقیقی نے اس مین و ولایت کیا ہے اسی قوت سے
جذب مواد کرتی ہے بمشابهہ مقناطیس کے لوہے کو اور بیچ جذب دوا کے تقدم انجذاب مین
رقیق کا اور تاخر غلیظ کا مشر و تاہم ہر جیسا کہ ذکر کیا ہے لیکن بعض دوا ساتھ جذب مین
دوا کے مخصوص ہے جیسا کہ بیان اسکا آتا ہے اور مین کہ جرم دوا کا بیچ بدن کے نفوذ نہیں
کرتا ہر دوا موضع خلط مین نہیں پہنچتا ہے اور نفس و ماضیہ سے یا معالین رہتی ہے اور یہ
مقدمہ براین سے ثابت ہے ہوا واجب التسلیم ہے اور معلوم کریں کہ جیسا نکلتا غلط کا محتاج
جاری کہ ہے پہنچتا قوت دوا کا اسنے غلط تک محتاج اسکا نہیں ہے اسلئے کہ قوت دوا کی
جہ نہیں ہے اس سبب سے اوپر گوشت اور پوست اور غصہ و دوا تحال و غشائے گشتی ہے
اور محل مقصود کہ پہنچتی ہے اور کام کرتی ہے اور عامل ہوتا ان مین و ن کا مانع نفوذ قوت کا
نہیں ہوتا ہے جیسے ضحیٰ و ن مین کہ اوپر ظاہر مین کے کرتے ہیں غوسس ہے کہ مسلط اثر

مقدمه فعلی و بیان از آنرا در فصل اول از کتاب مذکور

اولا بلن میں سزایت کرتا یہی حکم نیچ بلن کے ہر اگر تریم دوا قادم کو سبب کی ہے
دنی اور اعتدال و سربے سے کیہ نہ فائدہ ہو یا میں ثابت ہو اگر قوت دوا کی نافذ ہوتی ہے
الٹا ہ بعض دوا بلن واسطے جذب ایک غلط کے مخصوص ہیں اور بعض واسطے جذب زیادہ
ایک غلط سے اور بعض ایک غلط کو دوسرے غلط سے زیادہ جذب کرتی ہیں اور جو غلط
واسطے جذب ایک غلط کے مخصوص ہیں ان میں بھی بعض واسطے بعض النوع انہی غلط کے مخصوص ہیں
یعنی تبرا و ستم غلط کہ واسطے تفریق بلغم کے مخصوص ہیں لیکن ہر ایک بلغم دوسرے کو نکالتی ہے اور
دوسری وجہ کے غلط دوسرے سے بمقدار دوسرے کے اور تفریق ہر ایک بلغم کو واسطے اس غلط اور
اور تفریق بلغم اور چرانی میں مسئل سودا اور فہر بلغم اور غایقون تینوں غلط کا
لیکن بلغم کو سودا سے زیادہ نکالتی ہے اور سودا کو غلط سے زیادہ اور فہر بلغم کو سہل بلغم
اور بلن کہ دوا اس تفریق اور تفریق سے وہ ہر ایک خاصیت بعض انہی کی ایسی ہے کہ بعض غلط
سے جذب کرتی ہے اور جب تک کہ جس اس غلط کا بیج بلن کے ہر ایک طبیعت کو اس کے دینے
میں ہیں ہر دوسرے غلط کو جذب نہیں کرتی اگر نہ یہ کہ سوائے غلط مخصوص کے اور غلط کو
ہر ایک جذب نہیں کرتی ہر ایک کے تفریق ہر ایک کے ہر دوا کہ واسطے نکالنے ایک غلط کے انھوں
ہوئے تفریق سے فاع ہوتی اور راجی تک بدن میں ہر ایک اور انواع کا اختلاط و یکمیت شروع
ہر ایک اور غلط بلغم کا وقت میں مسئل غلط کے دلیل خوب پاک ہونے صرف ایک غلطیت
ہر ایک کہ غلط غلط اور غلط ہر ایک سے واسطے یا خوب زیادہ ہر ایک بلغم کے باعث خون کے
اور اس غلط کا جذب غلط بلغم سے آسان ہیں ہر ایک بلغم خون کو کوئی دوا واسطے اس
دب کے مخصوص ہیں ہر ایک غلط اس کا واسطے معمول اور معمول نہیں ہر ایک تک ممکن طبیعت
اس کو خوب ہوتے ہیں دینی لکان خریدہ یا اس کا توقع فی الاوقات بلا احوال اور معلوم کریں
کہ غلط دوا کا ساتھ غلط ہر ایک کے اختصاص نہیں رکھتا ہر ایک غلط صابجہ کو بھی جذب کرتا ہے
و شہ ہر ایک غلط کے کہ اس میں مسئل تفریق و نیکی اور نیکی بالکاف من النکاتہ او بالاعلام من الاتعاب
اور بھی معلوم کریں کہ جو دوا واسطے نکالنے ہر غلط کے خاص ہر ایک شان سے ہر ایک تفریق
رہو تب بدن کا زیادہ اس کے کرتی ہر ایک تفریق اس غلط کا کہ اس سے مخصوص ہر ایک

[illegible]

پنج حالت ممکنه مولد کے بدن سے بعد پونچھنے کے اور دیگر کہ اور فرق پنج عمل سہل اور قوی کے
 جاتین کہ اور کر گیا کہ جرم و دوسے سہل اور قوی کا جگر میں نہیں بنایا بلکہ معدے میں بن کر پھر
 قوت اور مکمل سب اعضا کو پہنچتی اور سب ایک حرق و مزہ سے اور اتنا مواد کا اضافہ پیدا
 نہیں ہوتا ہر ایک عروق سے اور دیگر سے اور جب تک قوت و دلائی کا جگر میں پہنچتی ہر ایک سہل
 اور طرف اس کے نازل ہوئی اور بارہ بھی جگر سے ایسا کی طرف لے کر دوا میں سے بسبب دفع
 طبیعت کے متوجہ ہوتا اور اس حال سے اور اگر دوا بھی تک پہنچتے ہیں اور بھی طبیعت لائے کو دیگر سے
 بجانب اس کے دفع کرتی اور اوپر جذب دوا کے دیگر کر کے اور دوسری جانب ہوتی اور اگر کبھی دوا سے
 سہل کے معدے میں ہوتی اور اب کو دیگر سے طرف معدے کے پہنچتی اور اس میں کھنکھارے سے دفع
 طبیعت کے ہوا کثیرا طرف معاف ہوتا اور لیکن اگر دوا قوی ہو مادے کو دیگر میں پہنچا کر طرف اپنے
 مقام کے کہ معدہ پر جذب کرتی اور اور جو معدے میں پہنچا جلیا لے اس کو اپنے دفع کرتی اور اگر کبھی دوا
 جگر میں پہنچ کر طرف معدے کے جذب دوا قوی سے جذب نہیں ہوتا بلکہ بسبب دفع طبیعت کے دیگر
 سے طرف اس کے دوا کو کبھی معدے میں پہنچ کر بجانب اس کے جذب ہوتا اور قوی قلیل اور بپا تو
 وہ ہوتا ہے قوی کی کبھی سہل اور کبھی ہو جانے سہل کی پہنچتی جلد و حکیمان ہوتی اور اگر کبھی قوی
 چھ دوا سے سہل اور قوی کے یہ ہر کو دوا ویر شدہ یا جذب معاف لے سے انعام میں نہیں ہوتے ہیں اور
 اس کے شہرہ کے معدے میں اور قوی ہوتا ہے قوت کے مابقیہ کو اگر دیگر میں پہنچ کر دوا قوی طرف
 اور قوت دفع جگر کی کہ دفع اس کا ویر شدہ یا جذب معاف لے سے قوت میں شدت جذب دوا
 طاقت نہیں رکھتی ہر اگر اس کے طرف اس کے دفع کرنے اور جو دوا معدے میں پہنچ کر قوت
 دافعہ معدے کی مواد موزنی کو اور قوت طریق سے کہ عرض ہر نکالتی اور دیگر کہ کوئی مائع ہو جس
 جاتی ہر دوا سے قوی سہل بخلاف اور وہ شہرہ کہ شہرہ البزنجیہ میں عین لہذا طرف انعام کے
 جلد و شہرہ ہر قوت میں اور اگر چہ معدے کے تھلی میں دوا سے کہ جگر سے بسبب دفع و طاقت اس کے
 دافعہ کے کہ دوا ہوتی اور اس کو انعام میں شہرہ طرف اپنے میں پہنچتی اور اس میں ہر کو دوا ویر شدہ یا جذب
 ہر قوی ہوتا ہوا اور غیر شہرہ البزنجیہ سہل اور قوی اور میان قوت و قوت کے تھلی اور اور شہرہ
 اور جو دافعہ اعضا کی غرض ہر واسطے نکالتے مواد کے اور نکالتا دوا کا ہر عضو سے قوت قوی

سہل ہوا و طبع کے وقع کرنا طبیعت کا فرق کرنے والا ہو در میان مٹنی اور سہل کے درمیان
 باعتبار نفس جذب کے اور نہ تقاضا کرنا و داکھ و ج کو در میان سہل اور مٹنی کے فرق نہیں ہوا سہل
 کو نکالنا مواد مجذوبہ کا بسبب تقاضا کے طبع کے مقدر ہوا اگر مگر کہ ہم نہیں مانتے ہیں کہ
 اخلاط پنجہ کا بعد پھونچنے کے بیچ معدے اور اس کے وقع طبیعت سے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ جو مادہ ہر
 دوائے جاذب کے پھونچتا ہو اس سے ملکر تشبیت ہوتا ہو اور دو کی شان سے یہ کہ بعد فراغت عمل کے
 بدن سے نکل جاتی ہو اس طریق سے کہ اقرب ہوا و جود و انکلیتی ہو مواد جی کہ ساتھ اس کے تشبیت کہتے ہیں
 انجلیاتین جیسے کہ بیان کیا گیا کہ اس طبع سے تشبیت کے وہ بھی منتقل ہوتا ہو جس سے استفرار کے
 حاجت ساتھ وقع طبیعت کے لازم نہیں آتی جو جواب اس کا یہ بات صحیح نہیں ہو و وجہ سے
 ایک وہ کہ اگر ایسا ہوتا ہر طرح نکلتا مواد کا تو اس سال میں بدون ہمراہی دوا کے نہیں ہوتا اور
 حال ایسا نہیں ہوا سہل کے بارہا دیکھا گیا خصوصاً بیچ اس سال کے کہ دوائے سہل آخر اس سال تک ہرگز
 نکلی بعد نکلنے مواد کے ایک دو دست میں اکیلی یا کچل نکل گئی اور ہدایت باطل کہتی ہو قیاس کو
 دوسرا وہ کہ اگر نکلتا مواد کا یہ تشبیت دوا کے ہو لازم ہو کہ ہر دست میں تصوری دوا کے اس سے
 بیچ اس کے عمل کے نقصان ہر دست میں زیادہ ہو اور یہ مواد ایسا نہیں ہو اور جو سلطان اس عمل کا
 ثابت ہو حاجت ساتھ وقع طبیعت کے بیچ نکالنے مواد مجذوبہ کے متحقق ہونی ناظم قاعدہ
 بیچ بیان اس امر کے کہ بیچ متقیقہ کے حاجت اس سال کی کون وقت لازم ہو اور کفایت کرنا اوپر
 قصد کے کون وقت واجب ہو اور جمع کرنا در میان دونوں کے کون وقت مجوز ہو اور نزدیک
 جو اجماع کے مستند کرنا کس کا ضرور ہو چنانچہ کہ اشتلا خراج کرنے والی استفرار کی تین سال
 باہر نہیں ہو ایک وہ کہ باعتبار اوجیہ کے یعنی مقدار اخلاط کے زیادہ ہو و سہل باعتبار وقت
 یعنی زیادتی کیفیت اخلاط کی ہو اور اطلاق اشتلا کا اوپر خلیہ کیفیات کے مجاز ہو تیسرا باعتبار
 دونوں کے ہو اور اس بحث کو تین نوع میں ذکر کرتے ہیں نوع پہلی بیچ اشتلا باعتبار اوجیہ کے
 وہ دو طرح ہو ایک وہ کہ اشتلا سبب اخلاط سے ہو و دوسرا وہ کہ بعضے اخلاط سے ہو اور یہ نوع
 اشتلا کی دو صنف میں بیان ہوتی ہو صنف پہلی وہ کہ اشتلا بیچ سبب اخلاط کے ہو اور یہ بھی دو طرح
 ایک وہ کہ نسبت طبیعت کے در میان اخلاط پہلی کے قبل اشتلا کرے اور حالت صحت میں واقع ہو بعد

توازن ہونے مقادیر کے بھی وہی نسبت باقی ہے مثلاً ہم فرض کریں کہ نسبت طبیعی اخلاط کی اس میں وزن
 از خون تین حصہ بلغم سے ایک ہوا و بلغم و فاسفہ کا اور صفرا ایک حصہ سودا کا پس یہ نسبت فرضی ہے
 مسئلہ کے بھی اسی طرح یہ مختصراً یہو میان اخلاط کے اور اس صورت میں واجب وہ ہو کہ قصد کریں
 اور اوپر اسی قصد کے قصد کریں اور اسماں تکمیل نظر کرنا اور یہ قصد کے اس سبب سے کہ اخلاط
 محفوظ انبساط میں اور وقت میں مکمل اور واقع ہوتا قصد کا بیچ لگانے سب غلطوں کے غلط مانیضی
 کافی ہو کر یہ کہ قصد شک ہو اور اخلاط لطیف بھی ہوں کہ یہ مائع خیم سے خارج ہو کر نہ شغول ہونا
 اسماں سے اس لیے ہر اسماں میں کائنات و م کائنات ہوتا پس اگر اسی پر کفایت کریں اور اخلاط
 غلیظ سے کائنات و خون اسی طرح باقی رہیگا اور اگر بعد اسماں کے واسطے تھمتہ خون کے قصد کریں تو
 خون مرکب الا اخلاط ہوا و اخلاط بھی بالفرض در خلقت کے لا محالہ اختلاف ہو گا
 بسبب کم ہونے مقدار اخلاط کے یہ نسبت خون کے اور یہ غلوب بینین ہوا کرے اگر بعد قصد کے
 کوئی غلط میں طبع ظاہر ہو تھمتہ اس کا کیا پاس ہے دوسرا وہ کہ بیچ نسبت طبیعی مذکور کے فتور پہلے ہو
 اور اس صورت میں نظر کریں کہ غالب زیادہ خون ہو یا غلط و دوسرا اگر خون غالب زیادہ ہو
 بھی قصد کریں اور اسی قصد پر کفایت کریں اور وجہ اس کی گذر چکی ہو اور اگر غالب زیادہ دوسرے
 غلط ہو جائے کہ جمع کریں بیچ قصد اور سہل کے اور یہ امر کہ در صورت جمع کرنے کے ابتدا کس سے
 کرنا چاہیے تفصیل طلب ہو کر تفصیل اس کی یوں ہو کہ اگر حاجت بیچ اسماں کے ساتھ دواسے
 قوی کے ہو تو قدم قصد سے کریں بشرطیکہ غلط مذکور شدید اللزوم و کثیر البرودت ہو و اگر اسماں
 کو قدم کریں اور یہ اسماں اس طرح چاہیے کہ جتنی غلط کہ اوپر نسبت طبیعی اخلاط زائد کے ہو
 اسی طرح نکلے نہ وہ کہ بدرجہ تعیل کے یہو نیچے اس لیے کہ اسماں غلط مذکور کا اس درجے کہ
 تعدیل آسین ظاہر ہو جائے بینین ہوا اس لیے کہ بچلنا اس کا دوسری مرتبہ بیچ قصد کے کہ سترم
 نقصان مقدار معتدل کا ہو لا محالہ نقصان کرتا ہو اس لیے کہ حصول صحت کا موقوف ہو اور باقی
 رہنے اعتدال کے اور اگر حاجت بیچ اسماں کے ساتھ دواسے قوی کے نہ ہو بلکہ دواسے نرم و ضعیف
 کافی ہو تو قدم اسماں سے کریں اور میان بھی وہی قانون مرغی رکھیں کہ غلط غالب زیادہ ہو
 نکلے اور اوپر نسبت طبیعی کے عود کرے فقط نہ یہ کہ درجہ اعتدال کو پہنچے تو نزدیک قصد کے

اور جب اس کا غلبہ ہو تو میں بخلاف اسکے کہ تقدم اس سال سے کریں کہ وہ اسے طبعی طور پر
 فاحش خون میں مین لاتی ہے اور نکالنا غلط غالب تر کا کہ پہلے وقع اس کا مطلب ہے جو بدون اذیت کے
 کرتا ہے اور اگر کریں کہ جو نکالنا صفر کا بعد قصد کے ممکن ہے اس سال سے پس تقدم قصد سے ضرر نہیں
 ہوتا ہے جو اب اس کا یہ ہے کہ فصل در میان دونوں تہیہ کے لازم ہے اور بعد حرکت صفر کے خوف
 بعض احوال میں ممکن کہ متوقع نہیں اس صورت میں کیا ضرر ہے کہ یا وجود ان احتمالات کے آدمی کو
 کئی دن تک آفات میں مبتلا کیا جاوے اور اسکے حق میں خوف خدا لگ تجویز کیا جاوے نصف
 دوسری پہلی نوع سے وہ کہ امتلایح بعض اعتلاط کے ہو اور یہ بھی دو طرح ہے ایک وہ کہ خون قسط
 غالب ہو اس حالت میں بھی قصد اکیلی کافی ہے اور وجہ اس کی ظاہر ہے لیکن واجب ہے کہ خون اعتدال
 میں نہ ہو کہ اعتدال میں ظاہر ہو اور ابھی تک کچھ مادہ اس میں باقی رہا ہو کہ بند کرے اور وجہ اس کی
 یہ ہے کہ دم مرکب الا اعتلاط ہے اور بیچ اسکے بچنے کے سبب اعتلاط کا نکلتا لازم ہے چون جس وقت اعتلاط
 اور مقدار میں متساوی ہوتے ہیں اور خون اکیلا راہ ہو اگر نکالنا خون کا اس متساوی ہو کہ اعتدال
 میں ظاہر ہو بالضرور نقصان ظاہر درجہ اعتدال سے بیچ اور اعتلاط کے پڑ گیا اور یہی مطلب
 اور تعلق نہیں ہے اور اگر کریں کہ جو زیادتی اعتلاط ناقصہ کی ممکن ہے نکالنا خون کا اس طرح کہ اعتدال
 پہونچنے سے منع نہ ہو جواب اس کا یہ ہے کہ زیادتی کرنے والا اور اعتلاط کا لا محاکم کرنے والا خون کا ہے
 اور جب خون بدرجہ اعتدال پہونچ گیا ہو کم کرنا ضرر ترین اشیاء ہیں بخلاف اسکے کہ کچھ نیلوتی
 خون میں باقی ہو اور واسطے زیادہ کرنے اعتلاط کے کہ درجہ اعتدال میں تھی اور بچنے خون سے
 نقصان نہیں واقع ہوا تو وجہ کیا ہوے سی قار خون کہ قدم اعتدال سے زیادہ رہا جو سبب
 تکیہ اعتلاط کے نقصان پاویگا اور برابر بیچ نسبت مطلوبہ کے حاصل ہوگی بدون تکلیف کے
 دوسرا وہ کہ اعتلاط دوسری اعتلاط نشہ سے غالب ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ باوجود غالب ہونے
 اس غلبہ کے خون بھی متساوی رہتا ہو اس حالت میں مع در میان قصد اور اس سال کے اور رعایت
 نہ پہونچانے ہر ایک کی نین سے بدرجہ اعتدال کے واجب ہے قوت و تہیہ کے اعتدال اور زیادتی
 ان کے بدون ضرر کے ظاہر ہو گیا کہ ذکر کیا گیا ہے اور تہیہ ہونا تقدم اعتلاط کے کہ اس سے ہونا بدو
 سطحی سے یعنی نہیں ہے دوسرا وہ کہ کوئی اعتلاط اعتلاط نشہ سے اکیلی یا ساتھ دوسرے کے غالب ہو

اور خون اور اعتدال کے ہوا اور اس صورت میں نتیجہ غلبہ غالب کا کافی ہو اور فصد کی حاجت نہیں ہوتی
 نوع دوسری بیچ استلابا اعتبار قوت کے یعنی کیفیت اخلاط کی زیادہ ہو یہ بھی دو طرح ہر ایک پر
 کہ سورج خارج کرنے والا استقراغ کا قیصل حرارت سے ہو اور بیان فسر کرین کہ خون ناقص ہر
 یا نہیں اگر خون میں نقصان ہو اس سال پر کفایت کرین ورنہ فصد بھی جائز ہو اور اس سال بھی دوسرا
 وہ کہ سورج خارج ہونے والا استقراغ کا قیصل برودت سے ہو بیان اس سال کافی ہو اور فصد
 جائز نہیں ہر ایک کے فصد سردی کو زیادہ کرتی ہر نوع تیسری وہ کہ استلابا اعتبار اوپر اور قوت کے
 ہو حکام اسکا دو نوع سابق سے نکال سکتے ہیں ساتھ لگا کر کرنے شرکاء اور مراتب کے کہ مشروحا
 بیان ہوا ہے اور سبب اس امر کا کہ سورج خارج ساچ کون وقت استقراغ کا قیصل کرتا ہے اور ترقیہ
 آئین صرف واسطے کم کر کے کیفیت کے ہر پیرس ساتھ تکثیر استقراغ کے حاجت نہیں ہر بیچ اپنی
 بحث کے مضبوط ہو اور پیرس چاہیے کہ وہاں دیکھا جاوے قسم تیسری دسویں فصل سے تہمین
 بیچ بیان مہنت کے بتائیں کہ عمل احتقان کا ماضل ترین معالجات کا ہر بیچ نقص فضول کے اعتدال
 اور واسطے تسکین ادواء کلیہ اور مشانہ اور ادرام ان اعضا کے اور واسطے قیصل کے اور جذب
 کرنے فضول کے اعضاءے یکسہ عالیہ سے مگر یہ کہ مہنت مادہ مضعف جگر اور مورث حمی ہر
 جہاں تک ممکن ہو بہارت کرین مہنت مادہ سے اور واسطے دور کرنے ان فضول کے کہ اور استقراغات سے بانی سے
 ہوں مہنت خوب مددگار ہے اور واسطے شافہ قائم مقام مہنت کا کہ اور بیچ فصل انھوں کے مقابلہ چوتھے سے کوچ
 علاج مرضی کے ہر مہنت مہنت کے اور صورت مہنت کی اور طریق اس کے استعمال کا اور بیان مفادیر اور تہر ایکب کا
 اور سوا ان کے جو کچھ اس سے متعلق ہے مشروحا مذکور ہوا تھا بیان مگر انہیں کیا گیا اور بھی جائیں کہ
 اس فصل میں یعنی قیصل اور نطول اور سکوب اور کما د اور طلا اور نما د اور شوموم اور نکلہ اور نفوخ اور عطوس
 اور جوار اور سوط اور نولون اور کحل اور ذرد اور برود اور بخور اور تہر اور بیچ تہمین اور شافہ اور
 قیصل اور آجرن اور پاشویہ اور شہ اطراف اور حصول اور فرزجہ اور انکباب کے ساتھ فوائد کثیرہ کے
 اور قواعد استعمال کے اور طریق جبر اور ربط اور کی کے مشروحا کہ گئے تھے بیان بطریق تبدیلیہ اور
 تذکرہ کے اشارہ کیا میں نے تو طالب کو آسانی ہو خاتمہ بیچ غرض قصر کرنے کے اور پر شرح کرنے
 کلیات قانونچہ کے اور نہ مشغول ہونے کے بیچ شرح اس کے معالجات کے مشہودار باب کمال کے

علاج الاعراض - اردو طب کی مستند کتاب
مترجمہ حکیم ہادی حسین خان۔

رسالہ قارورہ - شفاخت رنگ و قوام
در کتب بول میں عمدہ رسالہ مولفہ حکیم نظام کی۔
وکیات احسانی - بطور قریبا دین ہر مرض
کی تشخیص بہ ترتیب حروف تہجی از حکیم حسن علی۔
علاج الامسجی - معالجہ امراض وبائی و موسمی
مولفہ حکیم سید محمد علی۔

کیمیائے عناصری - ترجمہ قریبا دین قادی
مترجمہ حکیم نور کریم۔

تشریح الاجسام - علاج اقسام بخور و اجنبی
مولفہ فیض علی ڈاکٹر۔

مجمع البحرین - یہ کتاب طب یونانی اور
ڈاکٹری میں بہت قابل قدر اس عنوان کی کتاب
اشترک تالیف نہیں ہوئی جو جامع کمالات حکیم
محمد حیدر خان رئیس جالندہ معر لازم سرکار ریاست
کیونچھلہ نے یادگار بنائی۔

ترجمہ ذخیرہ خوارزم شاہی - کلیات
و معالجات طب میں اعلیٰ درجہ کی کتاب جو غالب
فارس میں تصنیف حکیم اسمعیل بن الحسن
محمد امیر الحسنی جرجانی تھی اسکا ترجمہ اردو میں
منجانب مطبع حکیم ہادی حسین خان مراد آبادی
پیش کیا گیا۔

۱۔ حصہ اول۔

۲۔ جلد پنجم و ششم و سہم و چہارم۔

۳۔ جلد ہفتم و ششم و پنجم و چہارم و سوم و دوم و اول۔
تربیع مسموم - نسخہ متحرک اقسام سانپوں کے
سلط میں مع لکھی ننگیل اور تصاویر اور نظام کی
پیمائش کے مولفہ حکیم نذیر الدین احمد۔

ترجمہ اردو قانون شہر الہند
سینا کا جلد اول کلیات فن طب میں ترجمہ
مولوی غلام حسین۔

شفا الاراض - معنیوں ہر مرض و
امراض کا علاج و لفظ حکیم محمد نور کریم۔

ترجمہ اردو و اعتراف ساگر سیدک بین
انتخاب کتاب جو جس شخص نے اسے جس نسخے
کو از مایا مجرب پایا مترجمہ پیدت پیر لال
ملازم مطبع۔

مجموعہ میزان الطب - اردو رسالہ
بحران وغیرہ مفصلہ ذیل۔

۱۔ میزان الطب اردو ۲۔ رسالہ

بحران اردو ۳۔ طب عمری۔

۴۔ رسالہ دلائل النبض ۵۔ رسالہ

دلائل البول - مترجمہ مولوی صاحب علی

کتب طب فارسی

اکسیر عظم - پارجلدین جامع کلیات و معالجات

صاحب ہونہ لکھنؤ عظیم خان المصطفیٰ بحکم
انظم جہان۔

ملخص فصول الفجر اطلی۔ مشہور کتاب بقراط
کی جسکی تفسیر مولوی غلام نبین نے فرمائی۔
خلافت النجاریہ۔ جربات طبہ حکیم لویجات
و نہ حکیم سہ الدور بہار۔

ایضاً۔ مطبوعہ جدید۔

تحریرات اکبری۔ محشی تصنیف حکیم
میرزا رفیع المعروف حکیم لڑائی۔

تحریرات اکبریت۔ تصنیف حکیم سلیم الدین خان
نچاچہ منصور۔ مع رسالہ چوب چینی
مشہور کتاب ساجد و شریح میں تصنیف حکیم
منصور بن حکیم محمد یوسف۔

تحریرات الاطباء۔ تصنیف حکیم محمود خان۔

تحریرات رضائی۔ مع لکچر اراض منقبہ
رشتہ بین مولانا حکیم سید رضا حسین۔

مندی العلاج۔ تصنیف حکیم سلطان علی خراسانی۔

میزان الطبہ۔ محشی مشہور کتاب طبہ
مع رسالہ ذیل تصانیف مختلف۔

۱۔ میزان الطبہ محشی۔ تصنیف حکیم
محمد اکبر لڑائی۔

۲۔ رسالہ دلائل النقص۔

۳۔ رسالہ امل البصا۔

۴۔ رسالہ بچران۔ مع بدل ایام بچران
انیس الاطباء منصفہ مولوی محمد مبارک علی۔

طب اکبر۔ ترمی سندھی کتاب طبہ بین
تصنیف حکیم محمد اکبر لڑائی۔

طب علویجان۔ نسخہ نادہ تختی کا جوہر
زکیم علویجان۔

منفح القلوب۔ تصنیف حکیم محمد اکبر لڑائی۔
عجالتہ نافعہ۔ تصنیف حکیم محمد شریف خان۔

ام العلاج۔ غریب رسالہ ہرادی ترکیب
معاجات طبہ محمد دولت نور الدین محمد اکبر۔

بادشاہ فازی میں تصنیف حکیم نان اللہ
فیروز جنگ کی۔

طب یوسفی۔ مع خبر عہدہ رسائل قبل۔

۱۔ رسالہ یوسفی۔ ۲۔ رسالہ قارورہ

۳۔ رسالہ صبروریہ۔ ۴۔ رسالہ

مقطعات یوسفی۔ ۵۔ رسالہ

ماکول و مشروب۔ ۶۔ تصنیف

در حفظ صحت۔ ۷۔ رسالہ بچران۔

تراویح و صیام۔ ۸۔ رسالہ بچران کے لیے

۹۔ نسخہ تھیرم مع لکچر مولوی محمد مبارک علی

کڑی کی دوا لاکھون لکچر مولوی محمد مبارک علی